فہرست

بہشتی زیور حصہ اول

بہشتی زیور حصہ سوم

بھشتی زیور حصہ چھارم

کون کون لوگ اپنے برابر اور اپنے میل کے ہیں اور کون کون برابر کے نہیں ہیں

نسب میں برابری کا بیان

مسلمان ہونے میں برابری کا بیان

دینداری میں برابری کا بیان

مال میں برابری کا بیان

پیشہ میں برابری کا بیان

مہر کا بیان

مہر مثل کا بیان

کافروں کے نکاح کا بیان

بیبیوں میں برابری کرنے کا بیان

دودھ پینے اور پلانے کا بیان
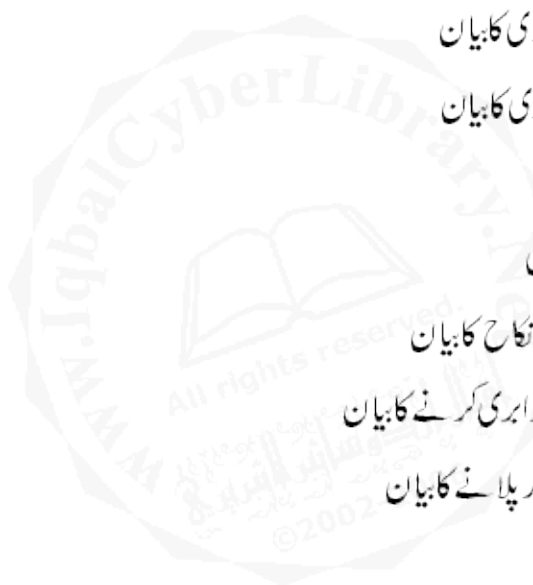
بہشتی زیور حصہ اول

دیباچہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَالَ فِیْ کِتَابِہٖ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ وَ قَالَ تَعَالٰی وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ وَالْحِکْمَۃِ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ صَفْوَۃِ الْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْ قَالَ فِیْ خِطَابِہٖ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْمُتَاَدِّبِیْنَ وَالْمُؤَدِّبِیْنَ بِاٰدَابِہٖ ط ☆

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنی کتاب میں فرمایا ۔ اے ایمان والو بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ (یعنی دوزخ) سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں ۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور یاد کرو (اے عورتو!) جو پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتیں اور دانائی کی باتیں اور درود اور سلام آپ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو برگزیدہ ہیں انبیاء کے آپ نے فرمایا' اپنے ارشادات میں ہر ایک تم میں سے راعی (نگہبان) ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھ ہوگی ۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاصل کرنا علم کا ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے اور درود نازل ہو آپ کی اولاد اور اصحاب پر جو آپ کے اخلاق و عادات کو سیکھنے اور سکھانے والے ہیں 21) ۔

اما بعد: حقیر ناچیز اشرف علی تھانوی حنفی مظہر مدعا ہے کہ ایک مدت سے ہندوستان کی عورتوں کے دین کی تباہی دیکھ دیکھ کر قلب دکھتا تھا اور اس کے علاج کی فکر میں رہتا تھا اور زیادہ وجہ فکر کی یہ تھی کہ یہ تباہی صرف ان کی دین تک محدود نہیں تھی

بلکہ دین سے گزر کر ان کی دنیا تک پہنچ گئی تھی اور ان کی ذات سے گزر کر ان کے بچوں بلکہ بہت سے آثار سے ان کے شوہروں تک اثر کر گئی تھی۔ اور جس رفتار سے یہ تباہی بڑھتی جاتی تھی اس کے اندازہ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اگر اس کی اصلاح نہ کی گئی تو شاید یہ مرض قریب قریب لاعلاج کے ہو جائے اس لئے علاج کی فکر زیادہ ہوئی۔ اور سبب اس تباہی کا بالقاء الٰہی اور تجربہ اور دلائل اور خود علم ضروری سے محض یہ ثابت ہوا کہ عورتوں کا علوم دینیہ سے ناواقف ہونا ہے جس سے ان کے عقائد ان کے اعمال ان کے اخلاق ان کا طرز معاشرت سب برباد ہو رہا ہے بلکہ ایمان تک بچنا مشکل ہے کیونکہ بعضے اقوال و افعال کفریہ تک ان سے سرزد ہو جاتے ہیں اور چونکہ بچے ان کی گودوں میں پلتے ہیں زبان کے ساتھ ان کا طرز عمل ان کے خیالات بھی ساتھ ساتھ دل میں جمتے جاتے ہیں جس سے دین تو ان کا تباہ ہی ہے مگر دنیا بھی بے لطف و بدمزہ ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے کہ بداعتقادی سے بداخلاقی پیدا ہوتی ہے اور بداخلاقی سے بداعمالی اور بداعمالی سے بدمعاملگی جو جڑ ہے تکدر معیشت کی۔ رہا شوہر اگر ان ہی جیسا ہوا۔ تو دو مفسدوں کے جمع ہو جانے سے فساد میں اور ترقی ہوئی جس سے آخرت کی تو خانہ ویرانی ضروری ہے مگر اکثر اوقات اس فساد کا انجام باہمی نزاع ہو کر دنیا کی خانہ ویرانی بھی ہو جاتی ہے۔ اور اگر شوہر میں کچھ صلاحیت ہوئی تو اس بیچارہ کو عمر بھر کی قید نصیب ہوئی۔ بی بی کی ہر حرکت اس بیچارہ شوہر کے لئے ایذا رساں اور اس کی ہر نصیحت اس بی بی کو ناگوار اور گراں۔ اور اگر صبر نہ ہو سکا تو نوبت نااتفاقی اور علیحدگی کی پہنچ گئی اور اگر صبر کیا گیا تو قید تلخ ہونے میں شبہ ہی نہیں۔ اور اس ناواقفیت علوم دین کی وجہ سے ان کی دنیا بھی خراب ہوتی ہے۔ مثلاً کسی کی غیبت کی اس سے عداوت ہو گئی اور اس سے کوئی ضرر پہنچ گیا۔ اور مثلاً طلب جاہ اور ناموری کے لئے فضول رسوم میں اسراف کیا اور مالداری غربت میں تبدیل ہو گئی۔ اور مثلاً شوہر کو ناراض کر دیا اس نے نکال باہر کیا یا بے اتفاقی کر

کے نظر انداز کر دیا۔ اور مثلاً اولاد کی بلا وجہ برداری کی اور وہ بے ہنر اور نامکمل رہ گئی انکو دیکھ دیکھ کر ساری عمر کوفت میں گزری اور مثلاً مال و زیور کی حرص بڑھی اور بقدر حرص نصیب نہ ہوا تو تمام عمر اسی ادھیڑ بن میں کاٹی۔ اور اسی طرح بہت سے مفاسد لازمی و متعدی اس ناواقفیت کی بدولت پیدا ہوتے ہیں۔ چونکہ علاج ہر شے کا اس کی ضد سے ہوتا ہے اس لئے اس کا علاج واقفیت علم دین یقینی قرار پایا۔ اسی بناء پر عرصے سے اس خیال میں تھا کہ عورتوں کو اہتمام کر کے علم دین گو اردو ہی میں کیوں نہ ہو ضرور سکھایا جائے۔ اس ضرورت سے موجودہ اردو کے رسالے اور کتابیں دیکھی گئیں۔ تو اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کافی نہیں پائی گئیں۔ بعضی کتابیں تو محض نامعتبر اور غلط پائی گئیں۔ بعضی کتابیں جو معتبر تھیں ان کی عبارت ایسی آسان نہ تھی جو عورتوں کے فہم کے لائق ہو۔ پھر اس میں وہ مضامین بھی مخلوط تھے جن کا تعلق عورتوں سے کچھ بھی نہیں بعضی کتابیں عورتوں کے لئے پائی گئیں مگر وہ اس قدر تنگ اور کم تھیں کہ ضروری مسائل اور احکام کی تعلیم میں کافی نہیں اس لئے یہ تجویز کی کہ ایک کتاب خاص ان کے لئے ایسی بنائی جائے جس کی عبارت بہت ہی آسان ہو۔ تمام ضروریات دین کو وہ حاوی ہو اور جو احکام صرف مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں ان کو اس میں نہ لیا جائے اور وہ ایسی کافی ووافی ہو کہ صرف اس کا پڑھ لینا ضروریات دین روزمرہ میں اور کتابوں سے مستغنی کر دے۔ اور یوں تو علم دین کا احاطہ ایک کتاب میں ظاہر ہے کہ ناممکن ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کو علماء سے استغناء محال ہے۔ کئی سال تک یہ خیال دل میں پکتا رہا۔ لیکن بعض عوارض کی وجہ سے جس میں بڑا امر کم فرصتی ہے اس کے شروع کی نوبت نہ آئی۔ آخر ۱۳۲۰ھ میں جس طرح ہو سکا۔ خدا کا نام لے کر اس کو شروع کر ہی دیا۔ اور خدا کا فضل شامل حال یہ ہوا کہ ساتھ ہی اس کا سامان طبع بھی کچھ شروع ہو گیا۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے رنگون کے مدرسۂ نسواں سورتی کے مہتمم سیٹھ صاحب کا اور جناب مولانا عبدالغفار صاحب

لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ کی صاحبزادی مرحومہ کا جو حکیم عبدالسلام صاحب داناپوری سے منسوب تھیں حصہ رکھا تھا کہ ان کی رقموں سے یہ نیک کام شروع ہوا اللہ تعالیٰ قبول فرما دیں۔ دیکھئے آئندہ اس میں کس کس کا حصہ ہے۔ تالیف اس کی برائے نام اس ناکارہ وناچیز کی طرف منسوب ہے اور واقع میں اس کے گل سرسبد حبیبی عزیزی مولوی سید احمد علی صاحب فتح پوری سلمہ اللہ تعالیٰ بالافادات والافاضات ہیں۔ جزا هم الله تعالىٰ خير الجزاء عني و عن جميع المسلمين و المسلمات

اب یہ کتاب ماشاء اللہ تعالیٰ چشم بد دور اکثر ضروریات بلکہ آداب دین کو بلکہ بعضی ضروریات معاش تک کو ایسی حاوی ہے کہ اگر کوئی اس کو اول سے آخر تک سمجھ کر پڑھ لے تو واقفیت دین میں ایک متوسط عالم کے برابر ہو جائے۔ اس کے ساتھ ہی عبارت اس قدر سلیس ہے کہ اس سے زیادہ سلاست ہم لوگوں کی قدرت سے بظاہر خارج تھی۔ جن امور کی عورتوں کو اکثر ضرورت واقع نہیں ہوتی جیسے احکام جمعہ وعیدین وامامت وغیرہا ان کو قلم انداز کر دیا گیا۔ صرف دو قسم کے احکام لئے گئے ایک وہ جو مردوں عورتوں کی ضروریات میں مشترک ہیں دوسرے وہ جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اور ان مخصوص مسائل میں یہ بھی التزام کیا گیا ہے کہ حاشیہ پر اس باب میں مردوں کے لئے جو حکم ہے۔ اس کو بھی لکھ دیا تا کہ مردوں کو بھی اس سے انتفاع ممکن ہو اور ایسے مسائل میں غلطی نہ پڑے اور اس نظر سے کہ ضرورت کے لئے اور کوئی کتاب ڈھونڈنی پڑے۔ شروع میں الف با تا بھی لگا دیا گیا جس کا ماخذ رسالہ ترکیب الحروف مصنفہ مخدومی جناب ماموں منشی شوکت علی صاحب مرحوم ہے پس قرآن مجید ختم کرتے ہی اس کتاب کا شروع کر دینا ممکن ہے اور نام اس کا بمناسبت مذاق نسوں کے بہشتی زیور رکھا گیا کیونکہ اصلی زیور یہی کمالات دین ہیں۔ چنانچہ جنت میں ان ہی کی بدولت زیور پہننے کو ملے گا۔ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تعالىٰ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ

الحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الوُضُوْءُ☆

چونکہ اس وقت صحیح اندازہ نہیں ہوسکتا کہ یہ کتاب کس مقدار تک پہنچ جائے گی۔ اس لئے ختم کے انتظار کو موجب تاخیر فی الخیر سمجھ کر مناسب معلوم ہوا کہ اس کے کئی چھوٹے چھوٹے حصے کر دیئے جاتیں۔ اس میں اشاعت کی بھی جلدی ہے۔ نیز پڑھنے والوں کا دل بھی بڑھے گا کہ ہم نے ایک حصہ پڑھ لیا' دو حصے پڑھ لئے۔ اور تالیف میں بھی گنجائش رہے گی کہ جہاں تک ضرورت سمجھو لکھتے چلے جاؤ اور یہ بھی فائدہ ہے کہ اگر کوئی لڑکی بعض حصوں کے مضامین کو دوسری کتابوں سے حاصل کر چکی ہو تو پڑھانے میں اس حصہ کی قدرے تخفیف نکل آئے گی۔ یا کسی وجہ خاص سے کوئی خاص حصہ پڑھانا ضروری اور مقدم ہو تو اس کی تقدیم و تحصیل میں آسانی ہو جائے گی۔ چنانچہ یہ پہلا حصہ ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بخیر وخوبی جلد اختتام کو پہنچے۔ اور بدلالت آیات واحادیث مندرجہ دیباچہ مردوں پر واجب ہے کہ اس میں بیبیوں لڑکیوں کو لگا دیں اور عورتوں پر واجب ہے اس کو حاصل کریں۔ اولاد کو بالخصوص لڑکیوں کو اس پر متوجہ کریں۔ دل اس وقت مسرور ہوگا کہ جو مضامین ذہن میں ہیں وہ سب جمع ہیں اور طبع ہو جائیں اور میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں کہ لڑکیوں کے درس میں عام طور سے یہ کتاب داخل ہو گئی ہے اور گھر گھر اس کا چرچا ہو رہا ہے آئندہ توفیق حق جل وعلا شانہٗ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ میں جس وقت یہ دیباچہ لکھنے کو تھا پرچہ نور علیٰ نور میں ایک نظم اس کتاب کے نام اور مضمون کے مناسب نظر سے گزری جو دل کو بھلی معلوم ہوئی۔ جی چاہا کہ اپنے دیباچہ کو اسی پر ختم کروں تا کہ ناظرین خصوصاً لڑکیاں دیکھ کر خوش ہوں۔ اور مضامین کتاب ہذا میں ان کو زیادہ رغبت ہو۔ بلکہ اگر یہ نظم اس کتاب کے ہر حصہ کے شروع پر ہو تو قند مکرر کی حلاوت بخشے۔ وہ نظم یہ ہے۔

جملے

خدا سے ڈر۔ گناہ مت کر۔ وضو کر کے نماز پڑھ۔ نمازی آدمی خدا کا پیارا ہے۔ بے نمازی رحمت سے دور ہے۔ کسی پر ظلم مت کر۔ مظلوم کی بد دعا بڑی جلدی قبول ہوتی ہے۔ ناحق کسی جانور یا چڑیا کو ستانا کتے بلی کو مارنا بہت برا ہے' ماں باپ کا کہا مانو۔ ان کی مار کو فخر جانو۔ دل سے ان کی خدمت کرو۔ جنت ماں باپ کے پاؤں کے تلے ہے۔ الٹ کر ان کو جواب مت دو۔ جو کچھ غصہ میں کہیں چپ چاپ سن لو۔ کسی بات میں ان کو مت ستاؤ۔ بڑوں کے سامنے ادب تعظیم سے رہو۔ چھوٹوں کو محبت پیار سے رکھو۔ کسی کو حقیر نہ جانو۔ اپنے کو سب سے کم جانو۔ اپنے کو بڑا سمجھنا بری بات ہے۔ کسی کو مٹکانا' چمکانا عیب نکالنا' بڑا گناہ ہے۔ کھانا داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ پانی داہنے ہاتھ سے پیو۔ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے۔ پانی تین سانس میں پیو۔ کھانا ٹھنڈا کر کے کھاؤ۔ گرم گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔ جو بات کہو سچ کہو۔ جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے۔ صبح اٹھ کر بڑوں کو سلام کیا کرو۔ نماز کے بعد قرآن شریف کی تلاوت کیا کرو۔ سبق خوب یاد کیا کرو۔ کھیل کود میں دل میں نہ لگاؤ۔ ہر بات پر قسم نہ کھایا کرو۔ بار بار قسم کھانا بری بات ہے۔ اپنی کتاب کو احتیاط سے رکھو۔ کسی کی صورت بری ہو تو اس کو انگلیوں پر نہ نچاؤ۔ خدا کے نزدیک بھلی بری صورت سب ایک ہے۔ شرارت نہ کیا کرو۔ تم پر کبھی مار نہ پڑے۔ ناک بائیں ہاتھ سے صاف کیا کرو۔ استنجا بائیں ہاتھ سے کیا کرو۔ پاخانہ جاتے وقت پہلے بایاں پیر اندر رکھو اور نکلتے وقت پہلے داہنا پیر نکالو۔ جوتی پہلے داہنے پیر میں پہنا کرو پھر بائیں میں۔

قواعد مخصوصہ استعمال

حروف ذیل

ن و ھ ی ے ا ل

کہلاتا ہے جیسے وہی ۔ بری ۔ بھلی ۔ پھلی ۔ سڑی ۔ گلی ۔ ہنسی ۔ خوشی ۔ نبی ۔ ولی ۔ ڈلی ۔ چھپکلی ۔ چوڑی ۔ بالی ۔ بجلی ۔

کبھی یہ حرف کسی لفظ کے آخر میں آ کی آواز دیتا ہے اور مقصورہ کہلاتا ہے ۔ جیسے عیسٰی ۔ موسٰی ۔ مجتبٰی ۔ مصطفٰی ۔ مرتضٰی ۔ حتٰی ۔ الی ۔ اعلی ۔ مولی ۔ یحیٰی ۔ کبریٰ ۔ صغریٰ ۔

(ے)

اس حرف کے اول میں اگر زیر ہو اور خوب ظاہر کر کے نہ پڑھ جائے تو کبھی اس کو (ے) لکھتے ہیں اور کبھی اس طرح (ی) لکھتے اور اس کو مجہول کہتے ہیں جیسے کے ۔ سے ۔ نے ۔ تھے ۔ دیے ۔ لیے ۔ آئے ۔ گئے ۔ کی ۔ سی ۔ تھی ۔ وغیرہ ۔

(ال)

یہ دونوں حرف اگر (اب ج ح خ ع غ ف ق ک م وہ ی) کے اول میں ملائے جاویں تو صرف ل پڑھا جائے گا اور الف کو نہ پڑھیں گے ۔ جیسے حتٰی الامکان ۔ عبدالباری ۔ جواب الجواب ۔ عبدالحق ۔ عبدالخالق ۔ نورالعین ۔ عبدالغنی ۔ بالفعل ۔ عبدالقادر ۔ عبدالکریم ۔ بالکل ۔ حتٰی المقدر ۔ عبدالوہاب ۔ بوالہوس ۔ طویل الید اور اگر (ت ث و ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن) کے اول میں ملائے جاویں تو دونوں نہ پڑھے جاویں گے بلکہ ال کے بعد والے حرف پر تشدید پڑھی جائے گی ۔ جیسے عندالتاکید ۔ نجم الثاقب ۔ علیم الدین ۔ غبی الذہن ۔ عبدالرزاق ۔ عدیم الزوال ۔ عندالسوال ۔ عبدالشکور ۔ بالصواب بالضرور ۔ میزان الطب ۔ وسیلۃ الظفر ۔ قائم اللیل ۔ نصف النہار وغیرہ ۔

حرکات وسکنات ذیل کا استعمال

نام	صورت	آواز	نام	صورت	آواز
مد	ٓ	ا	تنوین دوزیر	ٍ	ن
تنوین دوزبر	ً	ن	تنوین دوپیش	ٌ	ن
تشدید	ّ	دوہرا حرف	سکون	ْ	اس پر پچھلا حرف ٹھیرنا ہے
وقف	.	سکون کے بعد سکون	0	.	

(مد)

یہ حرکت الف کے اوپر آتی ہے۔ جیسے آج۔ آگ۔ آڑ۔ آرہ۔ آس۔ آل۔ آم۔ آن۔ آنت۔ آری۔ آدھی۔ آنچ۔ آندھی۔ آیا۔ آتا۔ آٹا۔ آدم۔ آفت۔ آہٹ۔ آلو۔ آسمان۔

تنوین دوزبر

تنوین دوزبر (ً) یہ حرکت ہمیشہ الف کے ساتھ ہوتی ہے اور کبھی ت کے ساتھ بھی آتی ہے جیسے معاً۔ فوراً۔ مثلاً۔ اتفاقاً۔ عمداً۔ سہواً۔ خصوصاً۔ عموماً۔ طوعاً۔ کرہاً۔ جبراً۔ قہراً۔ نحتتۃً۔ عداوۃً۔

تنوین دوزیر

جیسے یومئذٍ۔ حینئذٍ۔ تنوین دوپیش (ٌ) جیسے نورٌ۔ حورٌ

تشدید

یہ حرکت جس حرف پر ہوتی ہے وہ دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے اُلّو۔ چلّو۔ کلّو۔ منّو۔ بلّی۔ کتّا۔ دلّی۔ بڈّھو۔ چکّی۔ چکّر۔ ملّو۔ لڈّو۔ سچّا۔ پکّا۔ ہتّا۔ پتّا۔ پتّہ۔ پلّا۔ بلّا۔ چھلّا۔

سکون

اس کے معنی ٹھہرنے کے ہیں۔ اس سے پہلے حرف کو اس کے ساتھ ملا کر ٹھہر جاتے ہیں جس حرف پر یہ ہوتا ہے۔ وہ ساکن کہلاتا ہے جیسے اب۔ جب۔ دل۔ دم۔ دس۔ رس۔ اس۔ اس۔ کل۔ گل۔ دن

وقف

یہ سکون کے بعد ہوتا ہے۔ جس حرف پر یہ ہوتا ہے۔ موقوف کہلاتا ہے۔ جیسے ابر۔ جبر۔ صبر۔ قبر۔ علم۔ حلم۔ گوشت۔ پوست۔ دوست۔ قہر۔ مہر۔ شہر۔ بند۔ نرم۔ سخت۔ تخت۔ وغیرہ۔

خط لکھنے کا بیان

جب کسی کو خط لکھنا منظور ہو تو پہلے یہ خیال کر لو کہ وہ تم سے بڑا ہے یا چھوٹا یا برابر۔ جس درجے کا آدمی ہو اس کے موافق خط میں الفاظ لکھو۔ بڑوں کے خط کو۔ والا نامہ۔ سرفراز نامہ۔ افتخار نامہ۔ کرامت نامہ۔ اعزاز نامہ۔ صحیفۂ عالی۔ صحیفۂ گرامی لکھتے ہیں اور جو شخص بہت بڑا ہو تو اس کو آپ کی جگہ آنجناب۔ جناب عالی۔ جناب والا حضرت والا۔ حضرت عالی لکھتے ہیں جیسے یہ لکھنا منظور ہو کہ آپ کا خط آیا تو یوں لکھیں گے۔ جناب والا کا سرفراز نامہ آیا کی جگہ یوں لکھتے ہیں سرفراز نامہ صادر ہوا۔ سرفراز نامہ نے مشرف فرمایا اور چھوٹے کے خط کو مسرت نامہ۔ راحت نامہ لکھتے ہیں۔ اور برابر والے کے خط کو عنایت نامہ۔ کرم نامہ لکھتے ہیں اور خط لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً اگر باپ کو خط لکھو تو اس طرح لکھو جناب والد صاحب مخدوم و معظم فرزندان دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم۔ بعد تسلیم بصد آداب و تعظیم کے عرض ہے کہ آپ کا والا نامہ آیا خیریت مزاج مبارک کے دریافت ہونے سے اطمینان ہوا اس کے بعد اور جو کچھ مضمون لکھنا منظور ہو لکھ دو۔ اس میں سے دام ظلکم العالی تک جو کچھ لکھا جاتا ہے اس کو القاب کہتے ہیں اور اس کے بعد سلام و دعا جو کچھ لکھا جاتا ہے اس کو آداب کہتے ہیں۔ اس کے بعد جو حال چاہو لکھو اس کو خط کا مضمون کہتے ہیں۔

بڑوں کے القاب اور آداب

والد کے نام — جناب والد صاحب معظم و محترم فرزندان مخدوم و مطاع کمترینان دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ بعد تسلیم بصد آداب و تکریم عرض ہے کہ:۔

ایضاً — جناب والد صاحب معظم و محترم فرزندان دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ بعد آداب و تسلیم بصد تسلیم و تکریم عرض ہے کہ:۔

جوالقاب والدہ کے ہیں خالہ اور ممانی اور نانی اور چچی وغیرہ بڑے رشتوں کے بھی وہی القاب ہیں والدہ صاحبہ کی جگہ خالہ صاحبہ' ممانی صاحبہ لکھ دیا کرو۔ دیور جیٹھ سے جہاں تک ہو سکے خط و کتابت نہ رکھو۔ زیادہ میل جول مت بڑھاؤ۔ اگر کبھی ایسی ضرورت ہی آپڑے تو خیر لکھ دو اور ان کو جناب بھائی صاحب کر کے لکھ دو۔ آداب سب رشتوں کے ایک ہی طرح کے ہیں۔

چھوٹوں کے القاب اور آداب

بیٹا' پوتا' بھتیجا' نواسا وغیرہ	برخوردار نورچشم راحت جان۔ سعادت و اقبال نشان سلمہٗ اللہ تعالیٰ السلام علیکم و رحمۃ اللہ بعد دعائے زیادتی عمر و ترقی درجات کے واضح ہو۔
ایضاً	نور بصر لخت جگر طول عمرہٗ' السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ بعد دعائے درازی عمر و حصول سعادت دارین کے واضح رائے سعید ہو۔
ایضاً	فرزند دلبند جگر پیوند طال عمرہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ بعد دعا ہائے فراواں کے واضح ہو۔
چھوٹا بھائی	برادر عزیز از جان سلمہٗ اللہ تعالیٰ السلام علیکم و رحمۃ اللہ بعد دعا کے واضح ہو۔
برابر کا بھائی	برادر بجان برابر سلمہٗ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ بعد دعائے سعادت مندی و نیک اطواری کے واضح ہو۔
چھوٹی بہن کو	ہمشیرہ عزیزہ نورچشمی صالحہ۔ سلمہا اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔
ایضاً	خواہر نیک اختر طول عمرہا۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ۔

آداب سب کے ایک ہی طرح کے ہیں جس طرح جی چاہے لکھ دو۔

شوہر کے القاب وآداب

1۔ سردار من سلامت۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ بعد سلام اور شوق ملاقات کے عرض ہے کہ۔

2- محرم اسرار انیس غمگسار من سلامت۔ السلام و رحمۃ اللہ بعد سلام نیاز کے التماس ہے۔

3۔ واقف راز ہمدم وہمساز من سلامت۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ اشتیاق ملاقات کے بعد عرض ہے۔

بیوی کے القاب وآداب

1۔ محرم راز ہمدم ہمساز من سلامت۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ بعد اشتیاق و تمنائے ملاقات کے واضح ہو کہ۔

2- رونق خانہ و زیب کاشانہ من سلامت السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ بعد اشتیاق ملاقات کے واضح ہو۔

3۔ انیس خاطر غمگین تسکین بخش دل اندوہ گین سلامت' السلام علیکم و رحمۃ اللہ بعد اشتیاق ملاقات کے واضح ہو۔

باپ کے نام خط

معظم و محترم فرزنان دام ظلہم العالی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بعد تسلیم بصد تعظیم کے عرض ہے کہ عرصہ سے جناب والا کا سرفراز نامہ صادر نہیں ہوا۔ اس لئے یہاں سب کو بہت تردد و پریشانی ہے امید ہے کہ اپنے مزاج مبارک کی خیریت سے جلدی مطلع فرما کر سرفراز فرماویں۔ ہمشیرہ عزیزہ مساۃ زبیدہ خاتون خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے کل اس کا کلام مجید ختم ہو گیا اب آپ اس کے واسطے اردو کی کوئی

کتاب روانہ فرمایئے تاکہ شروع کرا دی جاتے جو کتاب تعلیم الدین آپ نے میرے واسطے بھیجی ہے وہ بڑی اچھی کتاب ہے۔ سب بیبیوں نے اس کو پسند کیا اور اس کی طلب گار ہیں اس لئے اس کی چار پانچ جلدیں اور بھیج دیجئے باقی یہاں سب خیریت ہے۔ آپ اپنی خیریت سے جلدی مطلع فرمایئے تاکہ تردد رفع اور اطمینان ہو۔ والتسلیم فقط عریضہ ادب حمیدہ خاتون از الہ آباد 31 محرم روز شنبہ۔

بیٹی کے نام خط

لخت جگر نیک اختر نور چشم راحت جان بی بی خدیجہ سلہا اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ بعد دعا درازی عمر وترقی علم وہنر کے واضح ہو کہ بہت عرصہ سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا جس سے دل کو تردد تھا۔ لیکن پرسوں تمہارے بڑے بھائی کا مسرت نامہ آیا۔ خیریت دریافت ہونے سے اطمینان ہوا۔ اس خط سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تم کو لکھنے پڑھنے کا شوق نہیں ہے اور اس میں بہت کم دل لگاتی ہو۔ یہ بھی سنا کہ بعض عورتیں تمہارے لکھنے پڑھنے پر یوں کہتی ہیں کہ لڑکیوں کو لکھانے پڑھانے سے کیا فائدہ۔ ان کو سینا پرونا کھانا پکانا۔ چکن وغیرہ کاڑھنا چاہئے ان کو پڑھا لکھا کر کیا مردوں کی طرح مولوی بنانا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ان ہی لوگوں کے بہکانے سے تمہارا دل اچاٹ ہو گیا اور تم نے محنت کم کر دی اے میری بیٹی! تم ان بیوقوف عورتوں کے کہنے پر ہرگز نہ جانا اور یہ سمجھو کہ مجھ سے بڑھ کر کوئی دوسرا تمہارا خیر خواہ نہیں ہو سکتا اس لئے میری یہ نصیحت یاد رکھو ان عورتوں کا یہ کہنا بالکل بیوقوفی ہے کم سے کم اتنا ہر عورت کے لئے ضروری ہے کہ اردو لکھ پڑھ لیا کرے اس میں بڑے فائدے ہیں اور لکھنا پڑھنا نہ جاننے میں بڑے بڑے نقصان ہیں۔ اول تو بڑا فائدہ یہ ہے کہ زبان صاف ہو جاتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بے پڑھی عورتیں ثواب کو سباب اور شوربے کو سروا کبوتر کو قبوتر۔ جہیز کو دہیز زکام کو جکھام اور بعض زخام بولتی ہیں اور جو عورتیں پڑھی لکھی ہوتی ہیں وہ ان پر ہنستی ہیں اور ان کی نقلیں کرتی ہیں سو لکھنے پڑھنے سے یہ عیب

بالکل جاتا رہتا ہے۔ دوسرے نماز روزہ درست ہو جاتا ہے۔ دین و ایمان سنبھل جاتا ہے۔ بے پڑھی عورتیں اپنی جہالت سے بہت کام ایسی کرتی ہیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے اور ان کو خبر بھی نہیں ہوتی۔ اگر خدانخواستہ اس وقت موت آ جاتے تو کافروں کی طرح ہمیشہ دوزخ میں جانا پڑے گا کبھی نجات نہیں ہو سکتی پڑھنے لکھنے سے یہ کھٹکا جاتا رہتا ہے اور ایمان مضبوط ہو جاتا ہے۔ تیسرے گھر کا بندوبست جو خاص عورتوں ہی کے ذمہ ہوتا ہے وہ بخوبی انجام پاتا ہے۔ سارے گھر کا حساب کتاب ہر وقت اپنی نگاہ میں ہوتا ہے۔ چوتھے اولاد کی پرورش عورت سے خوب ہوتی ہے۔ کیونکہ چھوٹے بچے ماں کے پاس زیادہ رہتے ہیں۔ خاص کر لڑکیاں تو ماں ہی کے پاس رہتی ہیں۔ تو اگر ماں پڑھی لکھی ہوگی تو ماں کی عادتیں اور بات چیت بھی اچھی ہوگی تو اولاد بھی وہی سیکھے گی اور بچپن ہی سے خوش اخلاق اور نیک بخت ہوگی کیونکہ ماں ان کو ہر وقت تعلیم کرتی اور ٹوکتی رہے گی۔ دیکھو تو یہ کتنا بڑا فائدہ ہے۔ پانچویں یہ کہ جب عورت کو علم ہوگا تو ہر وقت اپنے ماں باپ خاوند عزیز و اقربا کا رتبہ پہچان کر ان کے حقوق ادا کرتی رہے گی۔ اس کی دنیا اور آخرت دونوں بن جائیں گے۔ ان سب کے علاوہ پڑھنا لکھنا نہ جاننے میں ایک اور بڑی خرابی یہ ہے کہ گھر کی بات غیروں پر ظاہر کرنی پڑتی ہے یا اس کے چھپانے سے نقصان ہوتا ہے۔ عورتوں کی باتیں اکثر حیا و شرم کی ہوتی ہیں۔ لیکن اپنی ماں بہن سے کبھی ظاہر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور اتفاق سے ماں بہن وقت پر پاس نہیں ہوتیں۔ ایسی صورت میں یا تو بے شرمی کرنی پڑتی ہے اور دوسروں سے خط لکھانا پڑتا ہے۔ یا نہ کہنے سے بہت نقصان اٹھانا ہوتا ہے اس کے علاوہ اور ہزاروں فائدے ہیں اور پڑھنا نہ جاننے میں نقصان ہیں کہاں تک بیان کروں دیکھو اب تم میری نصیحت یاد رکھنا اور پڑھنے لکھنے سے ہرگز جی نہ چرانا۔ زیادہ دعا فقط۔ (راقم عبداللہ از بنارس۔ 25 رمضان بروز جمعہ)۔

بیٹی کی طرف سے خط کا جواب

معظم ومحترم فرزندان دام ظلکم العالی۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ بعدآداب وتسلیم کے عرض ہے کہ صحیفۃ عالی نے صادر ہوکر مشرف فرمایا۔آپ کے مزاج کی خیریت دریافت ہونے سے اطمینان ہوا' اللہ تعالیٰ آپ کی ذات بابرکات کو ہمارے سروں پر دائم و قائم رکھے۔ جناب والا نے بندی کے لکھنے پڑھنے کے متعلق جو لکھا۔اس سے مجھ کو بہت فائدہ ہوا بیشک لوگوں کے کہنے سننے کی وجہ سے میرا دل اچاٹ ہوگیا تھا۔اب جس دن سے والا نامہ آیا ہے۔ میں بہت دل لگا کر پڑھتی اور کچھ برا بھلا لکھنے بھی لگی ہوں بیشک آپ کا فرمانا بہت بجا ہے کہ اس میں بے انتہا فائدے ہیں' اور جو عورتیں پڑھنا لکھنا نہیں جانتیں وہ بہت پچھتاتی ہیں' کہ ہم نے کیوں نہ سیکھ لیا پرسوں کی بات ہے کہ پیش کار صاحب کی بی بی جو ہمارے پڑوس میں رہتی ہیں' ان کے ماموں کا خط آیا اور گھر میں کوئی مرد آج کل ہے نہیں بیچاری ایک ایک کی خوشامد کرتی پھریں کہ کوئی خط پڑھ دے یا کہیں سے پڑھوا دے کہ اب ممانی کی طبیعت کیسی ہے۔سنا گیا تھا کہ ان کا برا حال ہے اس وجہ سے بیچاری بڑی گھبرا رہی تھیں۔ دوپہر کا آیا ہوا خط دن بھر پڑا رہا اور کوئی پڑھنے والا نہ ملا۔مغرب کے بعد بیچاری میرے پاس آئیں تو میں نے حال سنایا۔تب ان کا جی ٹھکانے ہوا تب سے میرے جی کو یہ بات لگ گئی کہ بے شک پڑھنے لکھنے کا ہنر بھی بڑی دولت ہے اور اس کے نہ جاننے سے بعضے وقت بڑی مصیبت پڑتی ہے اور یہ بھی میں دیکھتی ہوں کہ ہماری برادری میں پانچ بیبیاں خوب پڑھی لکھی ہیں وہ جہاں جاتی ہیں ان کی بڑی عزت ہوتی ہے۔ جو بات خلاف شرع کسی سے ہوجاتی ہے یا بیاہ شادی میں کوئی بری ہوتی ہے تو اس کو ٹوکتی ہیں۔منع کرتی ہیں خوب سمجھا کر نصیحت کرتی ہیں اور سب بیبیاں چپ ہوکر کان لگا کر سنتی رہتی ہیں۔جو کوئی بات پوچھنی ہوتی ہے ان ہی سے پوچھتی ہیں۔بیبیوں میں سب سے پہلے وہی پوچھی جاتی ہیں۔ساری بیبیاں ان کی تعریفیں

کرتی رہتی ہیں۔اس لئے میں ضرور جی لگا لکھنا پڑھنا سیکھوں گی۔مجھ کو خود بڑا شوق ہو گیا ہے آپ بھی اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو یہ دولت نصیب فرماوے۔باقی یہاں سب خیریت ہے زیادہ حد ادب۔فقط

آپ کی لونڈی خدیجہ عفی عنہا از سہارنپور۔82 رمضان روز دوشنبہ

بھانجی کے نام خط

نور چشم راحت جان بی بی صدیقہ سلمہا اللہ تعالیٰ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔بعد دعاء کے واضح ہو کہ تمہارا مسرت نامہ آیا۔حال معلوم ہونے سے تسلی ہوئی۔تمہارے پڑھنے کا حال سن کر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں برکت دے اور تمہاری محنت کا پھل تم کو جلدی نصیب کرے۔جس دن تم اپنے ہاتھ سے مجھے خط لکھو گی۔اس دن میں پانچ روپے مٹھائی کھانے کے لئے تم کو روانہ کروں گا اور ایک نصیحت میں تم کو کرتا ہوں۔میں نے سنا ہے کہ تم شوخی بہت کیا کرتی ہو'اور کسی کا ادب لحاظ نہیں کرتی ہو۔اس بات سے مجھ کو بڑا افسوس ہوا۔کیونکہ آدمی کی عزت صرف پڑھنے لکھنے سے نہیں ہوتی' جب تک ادب لحاظ نہ سیکھو گی'لوگ تم سے محبت اور پیار نہ کریں گے پڑھنے لکھنے کے ساتھ سب سے اول لڑکوں اور لڑکیوں کو لازم ہے کہ ادب سیکھیں۔کیونکہ ادب سے آدمی ہر دلعزیز ہو جاتا ہے اور سب آدمی اس کو خاطر کرتے ہیں ادب کرنے والا ہمیشہ خوش نصیب ہوتا ہے۔چنانچہ کسی کا قول ہے با ادب با نصیب۔بے ادب بے نصیب اب میں تم کو بتاتا ہوں کہ ادب کیا چیز ہے اور اس کا برتاؤ کیسا ہونا چاہئے۔جو کوئی تم سے عمر اور رشتہ میں بڑا ہو اس کو بہت تعظیم سے سلام کرو اس کے سامنے کوئی فحش بات زبان سے مت نکالو۔نہ اپنے برابر والوں سے اس کے سامنے خوش طبعی اور دل لگی مذاق کرو۔جب وہ تمہیں پکارے تو بہت نرم آواز سے جواب دو اور جب تم کو کچھ دیوے تو سلام کرو اور جو نصیحت کی

بات کہے خوب غور سے سنو۔ جب وہ بول رہا ہوتو بیچ سے اس کی بات مت کاٹو۔ جہاں وہ بیٹھا ہو اس سے اونچی جگہ مت بیٹھو اور اس کا نام لے کر مت پکارو۔ بلکہ اس سے رشتہ لگا کر بولو۔ نام بڑھا کر لیا کرو۔ جیسے خالو جان۔ پھوپھی اماں۔ نانا جی۔ آپا جان۔ اگر غصہ میں آ کر وہ تم کو کچھ برا بھلا کہیں تو تم ہرگز اس کا جواب مت دو۔ الٹ کر ان کو کچھ نہ کہو اسی کا نام ادب ہے اور یہ آدمی کے واسطے بہت ضروری ہے۔

فقط

محمد واجد حسین از فیض آباد

اگر کسی برابر والے کو خط لکھنا ہو تو اس کے لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس کے مرتبہ کے موافق اس طرح القاب لکھو۔

القاب

عنایت فرمائے من سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

مشفقہ شفیقہ من سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

مہربان من سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

(پھر اس طرح آداب لکھو)

بعد سلام مسنون کے عرض ہے۔ یا یوں لکھو۔ بعد سلام مسنون وشوق ملاقات کے عرض ہے پھر خط کا مضمون لکھ دو اور یہ خیال رکھو کہ نہ تو اتنا بڑھا کر لکھو جس طرح کہ بڑوں کو لکھتے ہیں اور نہ اتنا گھٹا کر لکھو جیسے کہ چھوٹوں کو لکھتے ہیں۔ بلکہ ہر بات میں برابری کا خیال رکھو۔

خط کا پتہ لکھنے کا طریقہ

نمونہ کے لئے دو پتے لکھے جاتے ہیں

محلّہ امین آباد۔ قریب مکان حکیم عبدالغنی صاحب نائب تحصیلدار لکھنو۔ بخدمت والا درجت معظم ومحترم من جناب داروغہ وحید الزمان صاحب دام ظلکم العالی۔

پتہ: مقام فیض آباد بر دکان لیاقت حسین صاحب سادہ کار۔

بمطابق برخوردار سعادت اطوار منشی محمد سعید الدین سلمہ اللہ تعالیٰ درآید۔

گنتی

نام	صورت	نام	صورت	نام	صورت	نام	صورت	نام

ایک	1	اکیس	21	اکتالیس	41	اکسٹھ	61	اکیا
دو	2	بائیس	22	بیالیس	42	باسٹھ	62	بیاسی
تین	3	تیئس	23	تینتالیس	43	تریسٹھ	63	تراسی
چار	4	چوبیس	24	چوالیس	44	چونسٹھ	64	چورا
پانچ	5	پچیس	25	پینتالیس	45	پینسٹھ	65	پچاسی
چھ	6	چھبیس	26	چھیالیس	46	چھیاسٹھ	66	چھیا
سات	7	ستائیس	27	سینتالیس	47	سڑسٹھ	67	ستاسی
آٹھ	8	اٹھائیس	28	اڑتالیس	48	اڑسٹھ	68	اٹھاسی
نو	9	انتیس	29	انچاس	49	انہتر	69	نواسی
دس	10	تیس	30	پچاس	50	ستر	70	نوے
گیارہ	11	اکتیس	31	اکیاون	51	اکہتر	71	اکیانو
بارہ	12	بتیس	32	باون	52	بہتر	72	بانوے
تیرہ	13	تینتیس	33	ترپن	53	تہتر	73	ترانو
چودہ	14	چونتیس	34	چون	54	چوہتر	74	چورا
پندرہ	15	پینتیس	35	پچپن	55	پچھتر	75	پچانو
سولہ	16	چھتیس	36	چھپن	56	چھہتر	76	چھیان
سترہ	17	سینتیس	37	ستاون	57	ستتر	77	ستانو
اٹھارہ	18	اڑتیس	38	اٹھاون	58	اٹھتر	78	اٹھانو
انیس	19	انتالیس	39	انسٹھ	59	اناسی	79	ننانو
بیس	20	چالیس	40	ساٹھ	60	اسی	80	سو

سچی کہانیاں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی جنگل میں تھا اچانک

اس نے ایک بدلی میں یہ آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی دے' اس آواز کے ساتھ وہ بدلی چلی اور ایک سنگستان میں خوب پانی برسا۔ اور تمام پانی ایک نالے میں جمع ہو کر چلا۔ یہ شخص اس پانی کے پیچھے ہولیا دیکھتا کیا ہے کہ ایک شخص اپنے باغ میں کھڑا ہوا بیلچہ سے پانی پھیر رہا ہے۔ اس نے باغ والے سے پوچھا کہ اے بندہ خدا تیرا نام کیا ہے اس نے وہی نام بتایا جو اس نے بدلی سے سنا تھا پھر باغ والے نے اس سے پوچھا اے بندہ خدا تو میرا نام کیوں دریافت کرتا ہےم اس نے کہا کہ میں نے اس بدلی میں جس کا یہ پانی ہے ایک آواز سنی کہ تیرا نام لے کر کہا کہ اس کے باغ کو پانی دے تو ایسا کیا عمل کرتا ہے کہ اس قدر مقبول ہےم اس نے کہا جب تو نے پوچھا تو مجھ کو کہنا ہی پڑا' میں اس کی کل پیداوار کو دیکھتا ہوں اور ایک تہائی خیرات کر دیتا ہوں' ایک تہائی اپنے بال بچوں کے لئے رکھ لیتا ہوں اور ایک تہائی پھر اس باغ میں لگا دیتا ہوں۔

فائدہ:۔ سبحان اللہ کیا خدا کی رحمت ہے کہ جو اس کی اطاعت کرتا ہے اس کے کام غیب سے اس طرح سرانجام ہو جاتے ہیں کہ اس کو خبر بھی نہیں ہوتی۔ بے شک سچ ہے جو اللہ کا ہو گیا اس کا اللہ ہو گیا۔

دوسری کہانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے۔ ایک کوڑھی' دوسرا گنجا' تیسرا اندھا۔ خداوند تعالیٰ نے ان کو آزمانا چاہا اور ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ پہلے وہ کوڑھی کے پاس آیا اور پوچھا تجھ کو کیا چیز پیاری ہےم اس نے کہا مجھے اچھی رنگت اور خوبصورت کھال مل جائے اور یہ بلا جاتی رہے جس سے لوگ مجھ کو اپنے پاس بیٹھنے نہیں دیتے اور گھن کرتے ہیں اس فرشتہ نے اپنا ہاتھ اس کے بدن پر پھیر دیا اسی وقت ٹھیک ہو گیا اور اچھی کھال اور خوبصورت رنگت نکل آئی پھر پوچھا تجھ کو کون سے مال سے زیادہ رغبت ہے اس نے کہا اونٹ سے پس

ایک گابھن اونٹنی بھی اس کو دے دی اور کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔ پھر گنجے کے پاس آیا اور پوچھا۔ تجھ کو کونسی چیز پیاری ہے کہا میرے بال اچھے نکل آئیں اور یہ بلا مجھ سے جاتی رہے کہ لوگ جس سے گھن کرتے ہیں۔ فرشتے نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر پھیر دیا' فوراً اچھا ہو گیا اور اچھے بال نکل آئے پھر پوچھا تجھ کو کونسا مال پسند ہے اس نے کہا گائے پس اس کو ایک گابھن گائے دے دی اور کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت بخشے۔ پھر اندھے کے پاس آیا اور پوچھا۔ تجھ کو کیا چیز چاہئے کہا اللہ تعالیٰ میری نگاہ درست کر دے کہ سب آدمیوں کو دیکھوں اس فرشتے نے آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی نگاہ درست کر دی پھر پوچھا۔ تجھ کو کونسا مال پیارا ہے۔ کہا بکری۔ پس اس کو ایک گابھن بکری دے دی تینوں کے جانوروں نے بچے دیئے تھوڑے دنوں میں اس کے اونٹوں سے جنگل بھر گیا اور اس کی گایوں سے اور اس کی بکریوں سے پھر وہ فرشتہ خدا کے حکم سے اسی پہلی صورت میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں میرے سفر کا سب سامان چک گیا (ختم ہو گیا) آج میرے پہنچنے کا کوئی وسیلہ نہیں سوائے خدا کے اور پھر تیرا میں اس اللہ کے نام پر جس نے تجھ کو اچھی رنگت اور عمدہ کھال عنایت فرمائی تجھ سے ایک اونٹ مانگتا ہوں کہ اس پر سوار ہو کر اپنے گھر پہنچ جاؤں وہ بولا یہاں سے چل دور ہو مجھے اور بہت سے حقوق ادا کرنے ہیں تیرے دینے کی اس میں گنجائش نہیں فرشتہ نے کہا۔ شاید تجھ کو میں پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی نہیں تھا کہ لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے۔ اور کیا تو مفلس نہیں تھا۔ پھر تجھ کو خدا نے اس قدر مال عنایت فرمایا۔ اس نے کہا واہ کیا خوب یہ مال تو میری کئی پشتوں سے باپ دادا کے وقت سے چلا آتا ہے۔ فرشتہ نے کہا۔ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی کرے جیسے پہلے تھا۔ پھر گنجے کے پاس اس پہلی صورت میں آیا اور اسی طرح اس سے بھی سوال کیا اور اس نے بھی ویسا ہی جواب دیا۔ فرشتہ نے کہا' اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسا پہلے تھا۔ پھر

اندھے کے پاس اسی پہلی صورت میں آیا اور کہا میں مسافر ہوں بے سامان ہوگیا ہوں آج سوائے خدا کے اور پھر تیرے کوئی میرا وسیلہ نہیں ہے میں اس کے نام پر جس نے دوبارہ تجھ کو نگاہ بخشی تجھ سے ایک بکری مانگتا ہوں کہ اس سے اپنی کاروائی کر کے سفر پورا کروں۔ اس نے کہا بے شک میں اندھا تھا۔ خداوند تعالیٰ نے محض اپنی رحمت سے مجھ کو نگاہ بخشی جتنا تیرا جی چاہے لے جا اور جتنا چاہے چھوڑ جا۔ خدا کی قسم کسی چیز سے میں تجھ کو منع نہیں کرتا فرشتے نے کہا تو اپنا مال اپنے پاس رکھ مجھ کو کچھ نہیں چاہئے۔ فقط تم تینوں کی آزمائش منظور تھی سو ہو چکی۔ خدا تجھ سے راضی ہو اور ان دونوں سے ناراض۔

فائدہ: ۔خیال کرنا چاہئے کہ ان دونوں کو ناشکری کا نتیجہ ملا کہ تمام نعمت چھن گئی اور جیسے تھے ویسے ہی رہ گئے اور خدا ان سے ناراض ہوا۔ دنیا اور آخرت دونوں میں نامراد رہے اور اس شخص کو شکر کی وجہ سے کیا عوض ملا کہ نعمت بحال رہی اور خدا اس سے خوش ہوا اور وہ دنیا اور آخرت دونوں میں شاد و بامراد ہوا۔

تیسری کہانی

ایک بار حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کہیں سے کچھ گوشت آیا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بہت اچھا لگتا تھا۔ اس لئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خادمہ سے فرمایا کہ یہ گوشت طاق میں رکھ دے۔ شاید حضرت نوش فرماویں، اس نے طاق میں رکھ دیا اتنے میں ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر آواز دی۔ بھیجو اللہ کے نام پر خدا برکت کرے۔ گھر میں سے جواب دیا خدا تجھ کو بھی برکت دے اس لفظ میں یہ اشارہ ہے کہ کوئی چیز دینے کی موجود نہیں ہے۔ وہ سائل چلا گیا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اے ام سلمہ تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے انہوں نے کہا ہاں اور خادمہ سے کہا۔ جاو گوشت آپ کے واسطے لے آو گوشت لینے گئی دیکھتی کیا ہے کہ وہاں گوشت کا تو نام

بھی نہیں ہے صرف ایک (سفید) پتھر کا ٹکڑا رکھا ہے آپ نے فرمایا کہ چونکہ تم نے سائل کو نہ دیا تھا اس لیے وہ گوشت پتھر بن گیا۔

فائدہ:۔ غور کیجئے کہ خدا کے نام پر نہ دینے کی یہ نحوست ہوئی کہ اس گوشت کی صورت بگڑ گئی اور پتھر بن گیا اسی طرح جو شخص سائل سے بہانہ کر کے خود کھاتا ہے وہ پتھر کھا رہا ہے جس کا اثر ہے کہ سنگدلی اور دل کی سختی بڑھتی چلی جاتی ہے چونکہ حضرت کے گھر والوں کے ساتھ خداوند کریم کی بڑی عنایت اور رحمت ہے اس لیے اس گوشت کی صورت کھلی نگاہوں میں بدل دی تا کہ اس کے استعمال سے محفوظ رہیں۔

چوتھی کہانی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریف تھی کہ فجر کی نماز پڑھ کر اپنے یار واصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے رات کو کسی نے کوئی خواب تو نہیں دیکھا اگر کوئی دیکھتا تو عرض کر دیا کرتا تھا آپ کچھ تعبیر ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ عادت کے موافق ایک بار سب سے پوچھا کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے سب نے عرض کیا کہ کوئی نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے کہ دو شخص میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو ایک زمین مقدس کی طرف لے چلے۔ دیکھتا کیا ہوں کہ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور دوسرا کھڑا ہے اور اس کے ہاتھ میں لوہے کا زنبور ہے اس بیٹھے ہوئے کے کلے کو اس سے چیر رہا ہے یہاں تک کہ گدی تک جا پہنچتا ہے۔ پھر دوسرے کلے کے ساتھ بھی یہی معاملہ کر رہا ہے اور پھر وہ کلہ اس کا درست ہو جاتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ ایسا ہی کرتا ہے میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے وہ دونوں شخص بولے آگے چلو ہم آگے چلے یہاں تک کہ ایک ایسے شخص پر گزر ہوا جو لیٹا ہوا ہے اور اس کے سر پر ایک شخص ہاتھ میں بڑا بھاری پتھر لئے کھڑا ہے۔ اس سے اس کا نہایت زور سے پھوڑتا ہے۔ جب وہ پتھر

اس کے سر پر دے مارتا ہے پتھر لڑھک کر دور جا گرتا ہے جب وہ اس کے اٹھانے کے لئے جاتا ہے تو اب تک لوٹ کر اس کے پاس نہیں آنے پاتا کہ اس کا سر پھر اچھا خاصا جیسا تھا ویسا ہی ہو جاتا ہے اور پھر اس کو اسی طرح پھوڑتا ہے میں نے پوچھا یہ کیا ہے وہ دونوں بولے آگے چلئے یہاں تک کہ ہم ایک غار پر پہنچے جو مثل تنور کے تھا نیچے سے فراخ تھا اوپر سے تنگ اس میں آگ جل رہی ہے اور اس میں بہت سے ننگے مرد اور عورت بھرے ہوئے ہیں جس وقت وہ آگ اوپر کو اٹھتی ہے اس کے ساتھ وہ سب اٹھ آتے ہیں یہاں تک کہ قریب نکلنے کے ہو جاتے ہیں۔ پھر جس وقت بیٹھتی ہے وہ بھی نیچے چلے جاتے ہیں میں نے پوچھا یہ کیا ہے وہ دونوں بولے آگے چلو۔ ہم آگے چلے یہاں تک کہ ایک خون کی نہر پر پہنچے اس کے بیچ میں ایک شخص کھڑا ہے اور نہر کے کنارے پر ایک شخص کھڑا ہے اور اس کے سامنے بہت سے پتھر پڑے ہیں۔ وہ نہر کے اندر والا شخص نہر کے کنارہ کی طرف آتا ہے جس وقت نکلنا چاہتا ہے اسی طرح پتھر مار کر اس کو ہٹا دیتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے۔ وہ دونوں بولے آگے چلو ہم آگے چلے یہاں تک کہ ایک ہرے بھرے باغ میں پہنچے اس میں ایک بڑا درخت ہے اور اس کے نیچے ایک بوڑھا آدمی اور بہت سے بچے بیٹھے ہیں اور درخت کے قریب ایک اور شخص بیٹھا ہوا ہے اس کے سامنے آگ جل رہی ہے وہ اس کو دھونک رہا ہے۔ پھر وہ دونوں مجھ کو چڑھا کر درخت کے اوپر لے گئے اور ایک گھر درخت کے بیچ میں نہایت عمدہ بن رہا تھا اس میں لے گئے میں نے ایسا گھر کبھی نہیں دیکھا اس میں مرد بوڑھے جوان عورتیں اور بچے بہت سے تھے پھر اس سے باہر لا کر اور اوپر لے گئے وہاں ایک گھر پہلے گھر سے بھی عمدہ تھا اس میں لے گئے۔ اس میں بوڑھے اور جوان تھے۔ میں نے ان دونوں شخصوں سے کہا کہ تم نے مجھ کو تمام رات پھرایا۔ اب بتاؤ کہ یہ سب کیا اسرار تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ شخص جو تم نے دیکھا کہ اس کے کلے چیرے جاتے تھے وہ شخص جھوٹا ہے کہ جھوٹی

باتیں کہا کرتا تھا اور وہ باتیں تمام جہان میں مشہور ہو جاتی تھیں اس کے ساتھ قیامت تک یوں ہی کرتے رہیں گے اور جس کا سر پھوڑتے ہوئے دیکھا۔ وہ شخص ہے کہ اللہ تعالی نے اس کو علم قرآن دیا رات کو اس سے غافل ہو کر سو رہا اور دن کو اس پر عمل نہ کیا۔ قیامت تک اس کے ساتھ یہی معاملہ رہے گا اور جن کو تم نے آگ کے غار میں دیکھا وہ زنا کرنے والے لوگ ہیں اور جس کو خون کی نہر میں دیکھا وہ سود کھانے والا ہے اور درخت کے نیچے جو بوڑھے شخص تھے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے اردگرد جو بچے دیکھے وہ لوگوں کی نابالغ اولاد ہے اور جو آگ دھونک رہا تھا وہ مالک داروغہ دوزخ کا ہے اور پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے وہ عام مسلمانوں کا ہے اور یہ دوسرا گھر شہیدوں کا ہے اور میں جبرائیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ پھر بولے سر اوپر اٹھاؤ میں نے سر اٹھایا تو میرے اوپر ایک سفید بادل نظر آیا بولے کہ یہ تمہارا گھر ہے۔ میں نے کہا مجھ کو چھوڑ دو میں اپنے گھر میں داخل ہوں۔ بولے ابھی تمہاری عمر باقی ہے۔ پوری نہیں ہوئی اگر پوری ہو چکتی تو ابھی چلے جاتے۔

فائدہ: جاننا چاہئے کہ خواب انبیاء کا وحی ہوتا ہے۔ یہ تمام واقعے سچے ہیں۔ اس قدر سے کئی چیزوں کا حال معلوم ہوا۔ اول جھوٹ کا کہ کیسی سخت سزا ہے۔ دوسرے عالم بے عمل کا، تیسرے زنا کا، چوتھے سود کا۔ خدا سب مسلمانوں کو ان کاموں سے محفوظ رکھے۔

عقیدوں کا بیان

عقیدہ نمبر 1: تمام عالم پہلے بالکل ناپید تھا۔ پھر اللہ تعالی کے پیدا کرنے سے موجود ہوا۔ عقیدہ نمبر 2: اللہ ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں نہ اس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا نہ اس کی کوئی بی بی ہے۔ کوئی اس کے مقابل کا نہیں۔ عقیدہ نمبر 3: وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ عقیدہ نمبر 4: کوئی چیز اس کے مثل نہیں۔ وہ سب سے نرالا ہے۔ عقیدہ نمبر 5: وہ زندہ ہے۔ ہر چیز پر اس کی

قدرت ہے۔ کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ سنتا ہے۔ کلام فرماتا ہے لیکن اس کا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح نہیں۔ جو چاہے کرتا ہے کوئی اس کا روک ٹوک کرنے والا نہیں۔ وہی عبادت کے قابل ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے سب عیبوں سے پاک ہے وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے۔ وہی عزت والا ہے۔ بڑائی والا ہے۔ ساری چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں۔ گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ زبردست ہے۔ بہت دینے والا ہے۔ روزی پہنچانے والا ہے۔ جس کی روزی چاہے تنگ کر دے اور جس کی چاہے زیادہ کر دے۔ جس کو چاہے پست کر دے جس کو چاہے بلند کر دے۔ جس کو چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلت دے۔ انصاف والا ہے۔ بڑے تحمل اور برداشت والا ہے۔ خدمت اور عبادت کی قدر کرنے والا ہے دعا کا قبول کرنے والا ہے۔ سمائی والا ہے۔ وہ سب پر حاکم ہے اس پر کوئی حاکم نہیں۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ وہ سب کا کام بنانے والا ہے۔ اسی نے سب کو پیدا کیا ہے۔ وہی قیامت میں پھر پیدا کرے گا۔ وہی زندہ ہے۔ وہی مارتا ہے۔ اس کو نشانیوں اور صفتوں سے سب جانتے ہیں۔ اس کی ذات کی باریکی کو کوئی نہیں جان سکتا۔ گنہگاروں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو سزا کے قابل ہیں ان کو سزا دیتا ہے۔ وہی ہدایت کرتا ہے۔ جہاں میں جو کچھ ہوتا ہے اسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ بے اس کے حکم کے ذرہ نہیں ہل سکتا۔ نہ وہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے۔ وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں وہی سب چیزوں کو تھامے ہوئے ہے۔ اسی طرح تمام اچھی اور کمال کی صفتیں اس کو حاصل ہیں اور بری اور نقصان کی کوئی صفت اس میں نہیں نہ اس میں کوئی عیب ہے۔ عقیدہ نمبر 6: اس کی سب صفتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی اور اس کی کوئی صفت کبھی جا نہیں سکتی۔ عقیدہ نمبر 7 مخلوق کی صفتوں سے وہ پاک ہے۔ اور قرآن و حدیث میں بعض جگہ جو ایسی باتوں کی خبر دی

گئی ہے تو ان کے معنی اللہ کے حوالہ کریں کہ وہی اس کی حقیقت جانتا ہے۔ اور ہم بے کھود کرید کئے اسی طرح ایمان لاتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ اس کا مطلب ہے وہ ٹھیک ہے اور حق ہے اور یہی بات بہتر ہے۔ یا اس کے کچھ مناسب معنی لگالیں جس سے وہ سمجھ میں آجائے۔ عقیدہ نمبر 8: عالم میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے سب کو خدا تعالیٰ اس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے۔ تقدیر اسی کا نام ہے۔ اور بری چیزوں کے پیدا کرنے میں بہت بھید ہیں جن کو ہر ایک نہیں جانتا۔ عقیدہ نمبر 9: بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں۔ مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔ گناہ اور ثواب کے کام سے اللہ میاں ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔ عقیدہ نمبر 10: اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہو سکے۔ عقیدہ نمبر 11: کوئی چیز خدا کے ذمہ ضروری نہیں وہ کچھ مہربانی کرے اس کا فضل ہے۔ عقیدہ نمبر 12: بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی راہ بتانے آئے اور وہ سب گناہوں سے پاک ہیں۔ گنتی انکی پوری طرح اللہ ہی کو معلوم ہے ان کی سچائی بتانے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ایسی نئی نئی اور مشکل مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے۔ ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے اور سب کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور باقی درمیان میں ہوئے۔ ان میں بعضے بہت مشہور ہیں۔ جیسے حضرت نوح علیہ السلام' ابراہیم علیہ السلام' اسحٰق علیہ السلام' اسمٰعیل علیہ السلام' یعقوب علیہ السلام' یوسف علیہ السلام' داؤد علیہ السلام' سلیمان علیہ السلام' ایوب علیہ السلام' موسیٰ علیہ السلام' ہارون علیہ السلام' زکریا علیہ السلام' یحییٰ علیہ السلام' عیسیٰ علیہ السلام' الیاس علیہ السلام' الیسع علیہ السلام' یونس علیہ السلام' لوط علیہ السلام'

ادریس علیہ السلام، ذوالکفل علیہ السلام، صالح علیہ السلام، ہود علیہ السلام، شعیب علیہ السلام۔ عقیدہ نمبر 13: سب پیغمبروں کی گنتی اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتائی اس لئے یوں عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جتنے پیغمبر ہیں ہم ان سب پر ایمان لاتے ہیں جو ہم کو معلوم ہیں ان پر بھی اور جو نہیں معلوم ان پر بھی۔ عقیدہ نمبر 14: پیغمبروں میں بعضوں کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے۔ سب سے زیادہ مرتبہ ہمارے پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آ سکتا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہوں گے آپ سب کے پیغمبر ہیں۔ عقیدہ نمبر 15: ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتویں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا پہنچایا اور وہ پھر مکہ میں پہنچا دیا اس کو معراج کہتے ہیں۔ عقیدہ نمبر 16: اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے۔ ان کو فرشتہ کہتے ہیں۔ بہت سے کام ان کے حوالے ہیں۔ وہ کبھی اللہ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے۔ جس کام میں لگا دیا ہے اس میں لگے ہیں۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام۔ حضرت میکائیل علیہ السلام۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی ہے۔ وہ بھی ہم کو نہیں دکھائی دیتی۔ ان کو جن کہتے ہیں ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں۔ ان کے اولاد بھی ہوتی ہے ان سب میں زیادہ مشہور شریر ابلیس یعنی شیطان ہے۔ عقیدہ نمبر 17: مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہیں رکھتا اور پیغمبر صاحب کی طرح خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں۔ اس شخص سے کبھی ایسی باتیں ہونے لگتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں۔ ان باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔ عقیدہ نمبر 18: ولی کتنے ہی

بڑے درجہ کو پہنچ جاتے مگر نبی کے برابر نہیں ہوسکتا۔ عقیدہ نمبر 19: خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جاتے۔ مگر جب تک ہوش وحواس باقی ہوں شرع کا پابند رہنا فرض ہے۔ نماز روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی۔ جو گناہ کی باتیں ہیں وہ اس کے لئے درست نہیں ہو جاتیں۔ عقیدہ نمبر 20: جو شخص شریعت کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہیں ہوسکتا اگر اس کے ہاتھ سے کوئی عجیب بات دکھائی دے یا تو وہ جادو ہے یا نفسانی اور شیطانی دھندا ہے اس سے عقیدہ نہ رکھنا چاہئے۔ عقیدہ نمبر 21: ولی لوگوں کو بعض بھید کی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں اس کو کشف اور الہام کہتے ہیں اگر وہ شرع کے موافق ہے تو قبول ہے اور اگر شرع کے خلاف ہے تو رد ہے۔ عقیدہ نمبر 22: اللہ ورسول نے دین کی سب باتیں قرآن وحدیث میں بندوں کو بتا دیں۔ اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں۔ ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔ عقیدہ نمبر 23: اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ بہت سے پیغمبروں پر اتاریں تا کہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں سنائیں۔ ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ قرآن مجید ہمارے پیغمبر محمد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو۔ اور قرآن مجید آخری کتاب ہے اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آئے گی۔ قیامت تک قرآن ہی کا حکم چلتا رہے گا۔ دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا۔ مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ عقیدہ نمبر 24: ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جن جن مسلمانوں نے دیکھا ہے ان کو صحابی کہتے ہیں ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آتی ہیں۔ ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہئے۔ اگر ان کے آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا سننے میں آئے تو اس کو بھول چوک سمجھے ان کی کوئی برائی نہ کرے ان سب میں سے بڑھ کر

چار صحابی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ان کی جگہ بیٹھے اور دین کا بندوبست کیا اس لئے یہ اول خلیفہ کہلاتے ہیں۔ تمام امت میں یہ سب سے بہتر ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ دوسرے خلیفہ ہیں ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ تیسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ چوتھے خلیفہ ہیں۔ عقیدہ نمبر 25: صحابی کا اتنا بڑا رتبہ ہے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی ادنٰی درجہ کے صحابی کے برابر مرتبے میں نہیں پہنچ سکتا۔ عقیدہ نمبر 26: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد اور بیبیاں سب تعظیم کے لائق ہیں۔ اور اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے اور بیبیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا۔ عقیدہ نمبر 27: ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ و رسول کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان سب کو مان لے۔ اللہ و رسول کی کسی بات میں شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا یا اس کے ساتھ مذاق اڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ عقیدہ نمبر 28: قرآن اور حدیث کے کھلے کھلے مطلب کو نہ ماننا اور اینچ پینچ کر کے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھڑنا بددینی کی بات ہے۔ عقیدہ نمبر 29: گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ عقیدہ نمبر 30: گناہ چاہے جتنا بڑا ہو۔ جب تک اس کو برا سمجھتا رہے ایمان نہیں جاتا البتہ کمزور ہو جاتا ہے۔ عقیدہ نمبر 31: اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا یا ناامید ہو جانا کفر ہے۔ عقیدہ نمبر 32: کسی سے عیب کی باتیں پوچھنا اور اس کا یقین کر لینا کفر ہے۔ عقیدہ نمبر 33: غیب کا حال سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ البتہ نبیوں کو وحی سے اور ولیوں کو کشف اور الہام سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے بعضی باتیں معلوم ہو جاتی ہیں۔ عقیدہ نمبر 34: کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے۔ ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت

جھوٹوں پر لعنت۔ مگر جن کا نام لے کر اللہ و رسول نے لعنت کی ہے یا ان کے کفر ہونے کی خبر دی ہے۔ ان کو کافر۔ معلون کہنا گناہ نہیں۔ عقیدہ نمبر 35: جب آدمی مر جاتا ہے اگر دفنایا جائے تو دفنانے کے بعد اور اگر نہ دفن کیا جائے تو جس حال میں ہو اس کے پاس دو فرشتے جن میں ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں آ کر پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے۔ تیرا دین کیا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں۔ اگر مردہ ایمان دار ہو تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے پھر اس کے لئے ہر طرح کی راحت ہے۔ جنت کی طرف کھڑکی کھول دیتے ہیں جس سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور وہ مزے میں پڑ کر سو رہتا ہے اور اگر مردہ ایمان دار نہ ہو وہ سب باتوں میں یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں۔ پھر اس پر بڑی سختی اور عذاب قیامت تک ہوتا ہے اور بعضوں کو اللہ تعالیٰ اس امتحان سے معاف کر دیتا ہے مگر یہ سب باتیں مردہ کو معلوم ہوتی ہیں ہم لوگ نہیں دیکھتے۔ جیسے سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اس کے پاس بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔ عقیدہ نمبر 36: مرنے کے بعد ہر دن صبح اور شام کے وقت مردے کا جو ٹھکانا ہے دکھلا دیا جاتا ہے۔ جنتی کو جنت دکھلا کر خوشخبری دیتے ہیں اور دوزخی کو دوزخ دکھلا کر اور حسرت بڑھاتے ہیں۔ عقیدہ نمبر 37: مردے کے لئے دعا کرنے سے کچھ خیر خیرات دے کر بخشنے سے اس کو ثواب پہنچتا ہے اور اس س اس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ عقیدہ نمبر 38: اللہ و رسول ﷺ نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتائی ہیں سب ضرور ہونے والی ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے اور خوب انصاف سے بادشاہی کریں گے' کانا دجال نکلے گا۔ اور دنیا میں بہت فساد مچا دے گا اس کے مار ڈالنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر سے اتریں گے اور اس کو مار ڈالیں گے یاجوج ماجوج بڑے زبردست لوگ ہیں۔ وہ تمام زمین پر پھیل پڑیں گے اور بڑا فساد مچائیں گے۔ پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہوں

گے۔ایک عجیب طرح کا جانور زمین سے نکلے گا اور آدمیوں سے باتیں کرے گا۔ مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا۔قرآن مجید اٹھ جائے گا۔اور تھوڑے دنوں میں سارے مسلمان مر جائیں گے اور تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی۔اور اس کے سوائے اور بہت سی باتیں ہوں گی۔ عقیدہ نمبر 39: جب ساری نشانیاں پوری ہو جائیں گی تو قیامت کا سامان شروع ہوگا۔حضرت اسرافیل علیہ السلام خدا کے حکم سے صور پھونکیں گے یہ صور ایک بہت بڑی چیز سینگ کی شکل پر ہے۔اس صور کے پھونکنے سے تمام زمین و آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔تمام مخلوقات مر جائے گی اور جو مر چکے ہیں ان کی روحیں بے ہوش ہو جائیں گی۔مگر اللہ تعالی کو جن کا بچانا منظور ہے وہ اپنے حال پر رہیں گے۔ایک مدت اسی کیفیت پر گزر جائے گا۔ عقیدہ نمبر 40: پھر جب اللہ تعالی کو منظور ہوگا کہ تمام عالم پھر پیدا ہو جاتے تو دوسری بار صور پھونکا جائے گا۔اس سے پھر سارا عالم پیدا ہو جاتے گا۔مردے زندہ ہو جائیں گے۔اور قیامت کے میدان میں سب اکٹھے ہوں گے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جاویں گے۔ آخر ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفارش کریں گے۔ترازو کھڑی کی جائے گی۔ بھلے برے عمل تولے جائیں گے ان کا حساب ہوگا۔بعضے بے حساب جنت میں جائیں گے۔نیکوں کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو حوض کوثر کا پانی پلائیں گے۔ جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔پل صراط پر چلنا ہوگا۔جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہو کر بہشت میں پہنچ جائیں گے جو برے ہیں وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔ عقیدہ نمبر 41: دوزخ پیدا ہو چکی ہے اس میں سانپ اور بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے۔دوزخیوں میں سے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر بہشت

ہیں۔ بعضے قریب کفر اور شرک کے اور بعضے بدعت اور گمراہی اور بعضے فقط گناہ غرضیکہ سب سے بچنا ضروری ہے۔ پھر جب ان چیزوں کا بیان ہو چکے گا تو اس کے بعد گناہوں سے جو دنیا کا نقصان اور اطاعت سے جو دنیا کا نفع ہوتا ہے کچھ تھوڑا سا اس کو بیان کریں گے کیونکہ دنیا کے نفع نقصان کا لوگ زیادہ خیال کرتے ہیں شاید اسی خیال سے کچھ نیک کام کی توفیق اور گناہ سے پرہیز ہو۔

کفر اور شرک کی باتوں کا بیان

کفر کو پسند کرنا۔ کفر کی باتوں کو اچھا جاننا۔ کسی دوسرے سے کفر کی کوئی بات کرانا۔ کسی وجہ سے اپنے ایمان پر پشیمان ہونا کہ اگر مسلمان نہ ہوتے تو فلانی بات حاصل ہو جاتی۔ اولاد وغیرہ کسی کے مرجانے پر رنج میں اس قسم کی باتیں کہنا۔ خدا نے بس اسی کو مارنا تھا۔ دنیا بھر میں مارنے کے لئے بس یہی تھا۔ خدا کو ایسا نہ چاہئے تھا۔ ایسا ظلم کوئی نہیں کرتا جیسا تو نے کیا۔ خدا اور رسول کے کسی حکم کو برا سمجھنا اس میں عیب نکالنا۔ کسی نبی یا فرشتے کی حقارت کرنا۔ ان کو عیب لگانا۔ کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت ضرور خبر رہتی ہے۔ نجومی پنڈت یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے غیب کی خبریں پوچھنا یا فال کھلوانا پھر اس کو سچ جاننا۔ کسی بزرگ کے کلام سے فال دیکھ کر اس کو یقینی سمجھنا کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگی۔ کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا۔ کسی سے مرادیں مانگنا روزی اولاد مانگنا۔ کسی کے نام روزہ رکھنا۔ کسی کو سجدہ کرنا۔ کسی کے نام کا جانور چھوڑنا یا چڑھاوا چڑھانا کسی کے نام کی منت ماننا۔ کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا۔ خدا کے حکم کے مقابلہ میں کسی دوسری بات یا رسم کو مقدم رکھنا۔ کسی کے سامنے جھکنا یا تصویر کی طرح کھڑا رہنا۔ توپ پر بکرا چڑھانا۔ کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا۔ جن بھوت پریت وغیرہ کے چھوڑ دینے کے لئے ان کی بھینٹ دینا۔ بکرا وغیرہ ذبح کرنا۔ بچے کے جینے کے لئے اس کے نار کا پوجنا۔ کسی کی دہائی دینا کسی جگہ کا کعبہ کے برابر ادب

تعظیم کرنا۔ کسی کے نام پر بچہ کے کان ناک چھیدنا۔ بالی اور بلاق پہنانا۔ کسی کے نام کا بازو پر پیسہ باندھنا یا گلے میں ناڑا ڈالنا۔ سہرا باندھنا۔ چوٹی رکھنا۔ بدھی پہنانا فقیر بنانا۔ علی بخش۔ حسین بخش۔ عبدالنبی وغیرہ نام کرنا۔ کسی جانور پر کسی بزرگ کا نام لگا کر اس کا ادب رکھنا۔ عالم کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا۔ اچھی بری تاریخ اور دن کا پوچھنا۔ شگون لینا۔ کسی مہینے یا تاریخ کو منحوس رکھنا۔ کسی بزرگ کا نام بطور وظیفہ کے جپنا۔ یوں کہنا کہ خدا و رسول اگر چاہے گا فلانا کام ہو جائے گا۔ کسی کی نام یا سر کی قسم کھانا۔ تصویر رکھنا۔ خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لئے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا۔

بدعتوں اور بری رسموں اور بری باتوں کا بیان

قبروں پر دھوم دھام سے میلا کرنا۔ چراغ جلانا۔ عورتوں کا وہاں جانا۔ چادریں ڈالنا۔ پختہ قبریں بنانا۔ بزرگوں کو راضی کرنے کو قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا۔ تعزیہ یا قبر کو چومنا چاٹنا۔ خاک ملنا۔ طواف اور سجدہ کرنا۔ قبروں کی طرف نماز پڑھنا۔ مٹھائی۔ چاول۔ گلگلے وغیرہ چڑھانا۔ تعزیہ علم وغیرہ رکھنا۔ اس پر حلوہ' مالیدہ چڑھانا۔ یا اس کو سلام کرنا۔ کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا۔ محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا۔ مہندی' مسی نہ لگانا مرد کے پاس نہ رہنا۔ لال کپڑا نہ پہننا۔ بی بی کی صحنک تک مردوں کو نہ کھانے دینا۔ تیجا۔ چالیسواں وغیرہ کو ضروری سمجھ کر کرنا باوجود ضرورت کے عورت کے دوسرے نکاح کو معیوب سمجھنا۔ نکاح۔ ختنہ۔ بسم اللہ وغیرہ میں اگرچہ وسعت نہ ہو مگر ساری خاندانی رسمیں کرنا۔ خصوصاً قرض لے کر ناچ رنگ وغیرہ۔ ہولی دیوالی کی رسمیں کرنا سلام کی جگہ بندگی وغیرہ کرنا یا صرف سر پر ہاتھ رکھ کر جھک جانا۔ دیور۔ جیٹھ۔ پھوپھی زاد۔ خالہ زاد بھائی کے سامنے بے پردہ آنا۔ یا اور کسی نامحرم کے سامنے آنا۔ گگرا دریا سے گاتے بجاتے لانا۔ راگ باجا۔ گانا سننا۔ ڈومنیوں وغیرہ کو نچانا اور دیکھنا۔ اس پر خوش ہو کر ان کو انعام دینا۔ نسب پر فخر کرنا یا

کسی بزرگ سے منسوب ہونے کو نجات کے لئے کافی سمجھنا۔ کسی کے نسب میں کسر ہو اس پر طعن کرنا۔ جائز پیشہ کو ذلیل سمجھنا۔ حد سے زیادہ کسی کی تعریف کرنا۔ شادیوں میں فضول خرچی اور خرافات باتیں کرنا۔ ہندوؤں کی رسمیں کرنا۔ دولہا کو خلاف شرع پوشاک پہنانا۔ کنگنا سہرا باندھنا۔ مہندی لگانا۔ آتش بازی ٹیٹوں وغیرہ کا سامنا کرنا۔ فضول آرائش کرنا گھر کے اندر عورتوں کے درمیان دولہا کو بلانا اور سامنے آجانا۔ تاک جھانک کر اس کو دیکھ لینا۔ سیانی سمجھ دار سالیوں وغیرہ کے سامنے آنا۔ اس سے ہنسی دل لگی کرنا۔ چوتھی کھیلنا۔ جس جگہ دولہا دلہن لیٹے ہوں اس کے گرد جمع ہو کر باتیں سننا۔ جھانکنا۔ تاکنا۔ اگر کوئی بات معلوم ہو جائے تو اس کو اوروں سے کہنا۔ مانجھے بٹھانا اور ایسی شرم کرنا جس سے نمازیں قضا ہو جائیں شیخی سے مہر زیادہ مقرر کرنا۔ غمی میں چلا کر رونا۔ منہ اور سینہ پیٹنا۔ بیان کر کے رونا استعمالی گھڑے توڑ ڈالنا۔ جو کپڑے اس کے بدن سے لگے ہوں سب کو دھلوانا۔ برس روز تک یا کچھ کم زیادہ اس گھر میں اچار نہ پڑنا۔ کوئی خوشی کی تقریب نہ کرنا۔ مخصوص تاریخوں میں پھر غم کا تازہ کرنا۔ حد سے زیادہ زیب و زینت میں مشغول ہونا۔ ساری وضع کو معیوب جاننا۔ مکان میں تصویریں لگانا۔ خاصدان۔ عطر دان۔ سرمہ دانی سلائی وغیرہ چاندی سونے کی استعمال کرنا۔ بہت باریک کپڑا پہننا یا بجتا زیور پہننا۔ لہنگا پہننا۔ مردوں کے مجمع میں جانا۔ خصوصاً تعزیہ دیکھنے اور میلوں میں جانا۔ اور مردوں کی وضع اختیار کرنا۔ بدن گودانا۔ خدائی رات کرنا ٹوٹکہ کرنا۔ محض زیب و زینت کے لئے دیوار گیری چھت گیری لگانا۔ سفر کو جاتے یا لوٹتے وقت غیر محرم کے گلے لگنا یا گلے لگانا۔ جینے کے لئے لڑکے کا کان یا ناک چھیدنا۔ لڑکے کو بالا یا بلاق پہنانا۔ ریشمی یا کسم یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا یا ہنسلی یا گھونگرو یا کوئی اور زیور پہنانا۔ کم رونے کے لئے افیون کھلانا۔ کسی بیماری میں شیر کا دودھ یا اس کا گوشت کھلانا اس قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں بطور نمونہ کی اتنی بیان کر دی گئیں۔

جاتی رہنا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہو جانا۔ دوسری مخلوق کو اس کا نقصان پہنچنا اور اس وجہ سے اس پر لعنت کرنا۔ عقل میں فتور ہو جانا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اس پر لعنت ہونا۔ فرشتوں کی دعا سے محروم رہنا۔ پیداوار میں کمی ہونا۔ شرم اور غیرت کا جاتا رہنا۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی اس کے دل سے نکل جانا نعمتوں کا چھن جانا۔ بلاؤں کا ہجوم ہونا۔ اس پر شیطانوں کا مقرر ہونا۔ دل کا پریشان رہنا۔ مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا۔ خدا کی رحمت سے مایوس ہونا اور اس وجہ سے بے توبہ مرنا۔

عبادت سے بعضے دنیا کے فائدوں کا بیان

روزی بڑھنا۔ طرح طرح کی برکت ہونا۔ تکلیف اور پریشانی دور ہونا۔ مرادوں کے پورے ہونے میں آسانی ہونا لطف کی زندگی ہونا۔ بارش ہونا۔ ہر قسم کی بلا کا ٹل جانا۔ اللہ تعالیٰ کا مہربان اور مددگار رہنا۔ فرشتوں کو حکم ہونا کہ اس کا دل مضبوط رکھو۔ سچی عزت و آبرو ملنا۔ مرتبے بلند ہونا۔ سب کے دلوں میں اس کی محبت ہو جانا۔ قرآن کا اس کے حق میں شفا ہونا۔ مال کا نقصان ہو جائے تو اس سے اچھا بدلہ مل جانا۔ دن بدن نعمت میں ترقی ہونا۔ مال بڑھنا۔ دل میں راحت اور تسلی رہنا۔ آئندہ نسل میں یہ نفع پہنچنا۔ زندگی میں غیبی بشارتیں نصیب ہونا۔ مرتے وقت فرشتوں کا خوشخبری سنانا۔ مبارکباد دینا۔ عمر بڑھنا۔ افلاس اور فاقہ سے بچا رہنا۔ تھوڑی چیز میں زیادہ برکت ہونا۔ اللہ تعالیٰ کا غصہ جاتا رہنا۔

وضو کا بیان

وضو کرنے والی کو چاہئے کہ وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی اونچی جگہ بیٹھے کہ چھینٹیں اڑ کر اوپر نہ پڑیں۔ اور وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ کہے اور سب سے پہلے تین دفعہ گٹوں تک ہاتھ دھو دے۔ پھر تین دفعہ کلی کرے اور مسواک کرے۔ اگر مسواک نہ ہو تو کسی موٹے کپڑے یا صرف انگلی سے اپنے دانت

صاف کرلے کہ سب میل کچیل جاتا رہے اور اگر روزہ دار نہ ہوتو غرغرہ کر کے اچھی
طرح سارے منہ میں پانی پہنچاوے اور اگر روزہ ہوتو غرغرہ نہ کرے کہ شاید کچھ پانی
حلق میں چلا جائے۔ پھر تین بار ناک میں ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف
کرے۔لیکن جس کا روزہ ہو وہ جتنی دور تک نرم نرم گوشت ہے اس سے اوپر پانی نہ
لے جائے۔ پھر تین دفعہ منہ دھوئے۔ سر کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک
اور اس کان کی لو سے اس کان کی لو تک سب جگہ پانی بہ جائے۔ دونوں ابروؤں کے
نیچے بھی پانی پہنچ جائے۔ کہیں سوکھا نہ رہے۔ پھر تین بار داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھوئے
پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین دفعہ دھوئے۔ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی
انگلیوں میں ڈال کر خلال کرے اور انگوٹھی چھلا چوڑی جو کچھ ہاتھ میں پہنے ہو ہلا لے
کہ کہیں سوکھا نہ رہ جائے پھر ایک مرتبہ سارے سر کا مسح کرے پھر کان کا مسح کرے
اندر کی طرف کا کلمہ کی انگلی سے اور کان کے اوپر کی طرف کا انگوٹھوں سے مسح کرے
پھر انگلیوں کی پشت کی طرف سے گردن کا مسح کرے لیکن گلے کا مسح نہ کرے کہ یہ برا
اور منع ہے کان کے مسح کے لئے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ سر کے مسح سے جو
بچا ہوا پانی ہاتھ میں لگا ہے وہی کافی ہے اور تین بار داہنا پاؤں ٹخنے سمیت دھوتے۔
پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین دفعہ دھوتے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے پیر کی
انگلیوں کا خلال کرے۔ پیر کی داہنی چھنگلیا سے شروع کرے اور بائیں چھنگلیا پر ختم
کرے۔ یہ وضو کرنے کا طریقہ ہے لیکن اس میں بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ اگر اس
میں سے ایک بھی چھوٹ جائے یا کچھ کمی رہ جائے یا کچھ وضو نہیں ہوتا جیسے پہلے بے
وضو تھی اب بھی بے وضو رہے گی۔ایسی چیزوں کو فرض کہتے ہیں اور بعضی باتیں ایسی
ہیں کہ ان کے چھوٹ جانے سے وضو تو ہو جاتا ہے لیکن ان کے کرنے سے ثواب ملتا
ہے اور شریعت میں ان کے کرنے کی تاکید بھی آئی ہے۔ اگر کوئی اکثر چھوڑ دیا
کرے تو گناہ ہوتا ہے۔ایسی چیزوں کو سنت کہتے ہیں اور بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ

نمبر 7: ہر عضو کے دھوتے وقت یہ بھی سنت ہے کہ اس پر ہاتھ بھی پھیر لے تا کہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہے۔ سب جگہ پانی پہنچ جاتے۔ مسئلہ نمبر 8: وقت آنے سے پہلے ہی وضو نماز کا سامان اور تیاری کرنا بہتر اور مستحب ہے۔ مسئلہ نمبر 9: جب تک کوئی مجبوری نہ ہو خود اپنے ہاتھ سے وضو کرے کسی اور سے پانی نہ ڈلوائے اور وضو کرنے میں دنیا کی کوئی بات چیت نہ کرے بلکہ ہر عضو کے دھوتے وقت بسم اللہ اور کلمہ پڑھا کرے اور پانی کتنا ہی فراغت کا کیوں نہ ہو چاہے دریا کے کنارے پر ہو لیکن تب بھی پانی ضرورت سے زیادہ خرچ نہ کرے اور نہ پانی میں بہت کمی کرے کہ اچھی طرح دھونے میں دقت ہو نہ کسی عضو کو تین مرتبہ سے زیادہ دھوتے اور منہ دھوتے وقت پانی کا چھینٹا زور سے منہ پر نہ مارے۔ نہ پھنکار مار کر چھینٹیں اڑادے اور اپنے منہ اور آنکھوں کو بہت زور سے بند نہ کرے کہ یہ سب باتیں مکروہ اور منع ہیں۔ اگر آنکھ یا منہ زور سے بند کیا اور پلک یا ہونٹ پر کچھ سوکھا رہ گیا یا آنکھ کے کوئے میں پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا۔ مسئلہ نمبر 10: انگوٹھی، چھلے، چوڑی، کنگن وغیرہ اگر ڈھیلے ہوں کہ بغیر ہلاتے بھی ان کے نیچے پانی پہنچ جائے۔ تب بھی ان کا ہلا لینا مستحب ہے اور اگر ایسے تنگ ہوں کہ بغیر ہلائے پانی نہ پہنچنے کا گمان ہو تو ان کو ہلا کر اچھی طرح پانی پہنچا دینا ضروری اور واجب ہے۔ نتھ کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر سوراخ ڈھیلا ہے اس وقت تو ہلانا مستحب ہے اور اگر تنگ ہو کہ بغیر ہلائے پانی نہ پہنچے گا تو منہ دھوتے وقت گھما کر اور ہلا کر پانی اندر پہنچانا واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 11: اگر کسی کے ناخن میں لگ کر سوکھ گیا اور اس کے نیچے پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا۔ جب یاد آئے اور آٹا دیکھے تو آٹا چھوڑ کر پانی ڈال لے اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اس کو لوٹا دے اور پھر سے پڑھے۔ مسئلہ نمبر 12: کسی کے ماتھے پر افشاں چنی ہو اور اوپر اوپر سے پانی بہا لے کہ افشاں نہ چھوٹنے پاوے تو وضو نہیں ہوتا۔ ماتھے کا سب گوند چھڑا کر منہ دھونا چاہئے۔ مسئلہ

نمبر 13: جب وضو کر چکے تو سورہ انا انزلنا اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ ☆

اے اللہ کر دے مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے اور کر دے مجھ کو گناہوں سے پاک ہونے والے لوگوں میں سے اور کر دے مجھ کو اپنے نیک بندوں میں سے اور کر دے مجھ کو ان لوگوں میں سے کہ جن کو (دونوں جہاں میں) کچھ خوف نہیں اور نہ وہ (آخرت غمگین ہوں گے 21)۔

مسئلہ نمبر 14: جب وضو کر چکے تو بہتر ہے کہ دو رکعت نماز پڑھے اس نماز کو جو وضو کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ تَحِیَّةُ الْوُضُوْ کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں اس کا بڑا ثواب آیا ہے۔ مسئلہ نمبر 15: اگر ایک وقت وضو کیا تھا پھر دوسرا وقت آ گیا اور ابھی وضو ٹوٹا نہیں ہے تو اسی وضو سے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اور اگر دوبارہ کر لے تو بہت ثواب ملتا ہے۔ مسئلہ نمبر 16: جب ایک دفعہ وضو کر لیا اور ابھی وہ ٹوٹا نہیں تو جب تک اس وضو سے کوئی عبادت نہ کر لے اس وقت تک دوسرا وضو کرنا مکروہ اور منع ہے تو اگر نہاتے وقت کسی نے وضو کیا ہے تو اسی وضو سے نماز پڑھنا چاہئے بغیر اس کی ٹوٹے دوسرا وضو نہ کرے۔ ہاں اگر کم سے کم دو ہی رکعت نماز اسی وضو سے پڑھ چکی ہو تو دوسرا وضو کرنے میں کچھ حرج نہیں بلکہ ثواب ہے۔ مسئلہ نمبر 17: کسی کے ہاتھ یا پاؤں پھٹ گئے اور اس میں موم روغن یا کوئی دوا بھر لی (اور اس کے نکالنے سے ضرر ہوگا۔) تو اگر بغیر اس کے نکالے اوپر ہی اوپر پانی بہا دیا تو وضو درست ہے۔ مسئلہ نمبر 18: وضو کرتے وقت ایڑی پر یا کسی اور جگہ پانی نہیں پہنچا اور جب پورا وضو ہو چکا تب معلوم ہوا کہ فلاں جگہ سوکھی ہے تو وہاں پر فقط ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے۔ بلکہ پانی بہانا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 19: اگر ہاتھ یا پاؤں وغیرہ میں کوئی پھوڑا ہے یا کوئی اور ایسی بیماری ہے کہ اس پر پانی ڈالنے سے نقصان

ہوتا ہے تو پانی نہ ڈالے ۔وضو کرتے وقت صرف بھیگا ہاتھ پھیر لے اس کو مسح کہتے ہیں ۔اور اگر یہ بھی نقصان کرے تو ہاتھ بھی نہ پھیرے اتنی جگہ چھوڑ دے ۔مسئلہ نمبر 20:اگر زخم پر پٹی بندھی ہو اور پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنے سے نقصان ہو ۔یا پٹی کھولنے باندھنے میں بڑی مشکل اور تکلیف ہو تو پٹی کے اوپر مسح کر لینا درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو پٹی پر مسح کرنا درست نہیں پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنا چاہئے۔ مسئل مسئلہ نمبر 21:اگر پوری پٹی کے نیچے زخم نہیں ہے تو اگر پٹی کھول کر زخم کو چھوڑ کر اور سب جگہ دھو سکے تو دھونا چاہئے اور اگر پٹی نہ کھول سکے تو ساری پٹی پر مسح کرلے جہاں زخم ہے وہاں بھی اور جہاں زخم نہیں ہے وہاں بھی ۔مسئلہ نمبر 22:ہڈی کے ٹوٹ جانے کے وقت بانس کی کھپچیاں رکھ کے کھٹی بنا کے باندھتے ہیں اس کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک کھٹی نہ کھول سکے کھٹی کے اوپر ہاتھ پھیر لیا کرے ۔اور فصد کی پٹی کا بھی یہی حکم ہے۔ کہ اگر زخم کے اوپر مسح نہ کر سکے تو پٹی کھول کر کپڑے کی گدی پر مسح کرے اور اگر کوئی کھولنے باندھنے والا نہ ملے تو پٹی پر ہی مسح کرلے۔مسئلہ نمبر 23: کھٹی اور پٹی وغیرہ میں بہتر تو یہ ہے کہ ساری کھٹی پر مسح کرے اور اگر ساری کھٹی پر مسح کرے اور اگر ساری پر نہ کرے بلکہ آدھی سے زائد پر کرے تو بھی جائز ہے اگر فقط آدھی یا آدھی سے کم پر کرے تو جائز نہیں ۔ مسئلہ نمبر 24:اگر کھٹی یا پٹی کھل کر گر پڑے اور زخم ابھی اچھا نہیں ہوا تو پھر باندھ لے اور وہی پہلا مسح باقی ہے پھر مسح کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر زخم اچھا ہو گیا کہ اب باندھنے کی ضرورت نہیں ہے تو مسح ٹوٹ گیا اب اتنی جگہ دھو کر نماز پڑھے سارا وضو دہرانا ضروری نہیں ہے ۔

وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ نمبر 1:پاخانہ پیشاب اور ہوا۔ جو پیچھے سے نکلے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے البتہ اگر آگے کی راہ سے ہوا نکلے جیسا کہ کبھی بیماری سے ہو جاتا ہے۔تو اس سے

وضو نہیں ٹوٹا اور اگر آگے یا پیچھے سے کوئی کیڑا جیسے کینچوا یا کنکری وغیرہ نکلے تو بھی وضو ٹوٹ گیا۔ مسئلہ نمبر 2: اگر کسی کے کوئی زخم ہو اس میں سے کیڑا نکلے یا کان سے نکلا یا زخم میں سے کچھ گوشت کٹ کے گر پڑا اور خون نہیں نکلا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹا۔ مسئلہ نمبر 3: اگر کسی نے فصد لی یا نکسیر پھوٹی یا چوٹ لگی اور خون نکل آیا یا پھوڑے پھنسی سے یا بدن بھر میں اور کہیں سے خون نکلا یا پیپ نکلی تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ اگر زخم کے منہ ہی پر رہے زخم کے منہ سے آگے نہ بڑھے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ تو اگر کسی کو سوئی چبھ گئی اور خون نکل آیا لیکن بہا نہیں ہے تو وضو نہیں ٹوٹا اور جو ذرا بھی بہہ پڑا ہو تو وضو ٹوٹ گیا۔ مسئلہ نمبر 4: اگر کسی نے ناک سنکی اور اس میں جمے ہوئے خون کی پھٹکیاں نکلیں تو وضو نہیں گیا۔ وضو جب ٹوٹتا ہے کہ پتلا خون نکلے اور بہہ پڑے۔ سو اگر کسی نے اپنی ناک میں انگلی ڈالی پھر جب اس کو نکالا تو انگلی میں تو ذرا سا لگ جاتا ہے لیکن بہتا نہیں تو انگلی میں خون کا دھبہ معلوم ہوا لیکن وہ خون بس اتنا ہی ہے کہ انگلی میں ذرا سا لگ جاتا ہے لیکن بہتا نہیں تو اس سے وضو نہیں ٹوٹا۔ مسئلہ نمبر 5: کسی کی آنکھ کے اندر کوئی دانہ وغیرہ تھا وہ ٹوٹ گیا۔ یا خود اس نے توڑ دیا اور اس کا پانی بہہ کر آنکھ میں تو پھیل گیا لیکن آنکھ سے باہر نہیں نکلا تو اس کا وضو نہیں ٹوٹا اور آنکھ کے باہر پانی نکل پڑا تو وضو ٹوٹ گیا۔ اسی طرح اگر کان کے اندر دانہ ہو اور ٹوٹ جائے تو جب تک خون پیپ سوراخ کے اندر اس جگہ تک رہے جہاں پانی پہنچانا غسل کرتے وقت فرض نہیں ہے۔ تب تک وضو نہیں جاتا۔ اور جب ایسی جگہ پر آجائے جہاں پانی پہنچانا فرض ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ مسئلہ نمبر 6: کسی نے اپنے پھوڑے یا چھالے کے اوپر کا چھلکا نوچ ڈالا اور اس کے نیچے خون یا پیپ دکھلائی دینے لگا لیکن وہ خون پیپ اپنی جگہ پر ٹھہرا ہے کسی طرف نکل کے بہا تو نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا اور جو بہہ پڑا تو وضو ٹوٹ گیا۔ مسئلہ نمبر 7: کسی کے پھوڑے میں بڑا گہرا گھاؤ ہو گیا تو جب تک خون پیپ اس گھاؤ کے سوراخ

کے اندر ہی اندر ہے۔ باہر نکل کر بدن پر نہ آئے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹتا۔
مسئلہ نمبر 8: اگر پھوڑے پھنسی کا خون آپ سے نہیں نکلا بلکہ اس نے دبا کے نکالا ہے تو بھی وضو ٹوٹ جائے گا جب کہ وہ خون بہہ جائے۔ مسئلہ نمبر 9: کسی کے زخم سے ذرا ذرا خون نکلنے لگا اس نے اس پر مٹی ڈال دی یا کپڑے سے صاف کر لیا۔ پھر ذرا سا نکلا پھر اس نے صاف کر ڈالا اسی طرح کئی دفعہ کیا کہ خون بہنے نہ پایا تو دل میں سوچے اگر ایسا معلوم ہو کہ اگر صاف نہ کیا جاتا تو بہہ پڑتا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ اور اگر ایسا ہو کہ صاف نہ کیا جاتا تب بھی نہ بہتا تو وضو نہ ٹوٹے گا۔ مسئلہ نمبر 10: کسی کی تھوک میں خون معلوم ہوا تو اگر تھوک میں خون بہت کم ہے اور تھوک کا رنگ سپیدی یا زردی مائل ہے تو وضو نہیں گیا اور اگر خون زیادہ یا برابر ہے اور رنگ سرخی مائل ہے تو وضو ٹوٹ گیا۔ مسئلہ نمبر 11: اگر دانت سے کوئی چیز کاٹی اور اس چیز پر خون کا دھبہ معلوم ہوا یا دانت میں خلال کیا اور خلال میں خون کی سرخی دکھائی دی لیکن تھوک میں بالکل خون کا رنگ معلوم نہیں ہوتا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ مسئلہ نمبر 12: کسی نے جونک لگوائی اور جونک میں اتنا خون بھر گیا کہ اگر بیچ سے کاٹ دو تو خون بہہ پڑے تو وضو جاتا رہا اور جو اتنا نہ پیا ہو بلکہ بہت کم پیا ہو تو وضو نہیں ٹوٹا۔ اور اگر مچھر یا مکھی یا کھٹمل نے خون پیا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ مسئلہ نمبر 13: کسی کے کان میں درد ہوتا ہے اور پانی نکلا کرتا ہے تو یہ پانی جو کان سے بہتا ہے نجس ہے اگر کچھ پھوڑا یا پھنسی نہ معلوم ہوتی ہو۔ پس اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا جب کان کے سوراخ سے نکل کر اس جگہ تک آ جائے جس کا دھونا غسل کرتے وقت فرض ہے۔ اسی طرح اگر ناف سے پانی نکلے اور درد بھی ہوتا ہو تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔ ایسے ہی اگر آنکھیں دکھتی ہوں اور کھٹکتی ہوں تو پانی بہنے اور آنسو نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اگر آنکھیں نہ دکھتی ہوں نہ اس میں کچھ کھٹک ہو تو آنسو نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ مسئلہ نمبر 14: اگر چھاتی سے پانی نکلتا ہے اور درد بھی ہوتا

ہے تو وہ بھی ناپاک ہے اس سے وضو جاتا رہے گا اور اگر درد نہیں ہے تو ناپاک نہیں ہے اور اس سے وضو بھی نہ ٹوٹے گا۔ مسئلہ نمبر 15: اگر قے ہوئی اور اس میں کھانا یا پانی یا پت گرے تو اگر بھر منہ قے ہوئی ہو تو وضو ٹوٹ گیا اور بھر منہ قے نہیں ہوتی ہو تو وضو نہیں ٹوٹا اور بھر منہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ مشکل سے منہ میں رکے اور اگر قے میں صرف بلغم گری تو وضو نہیں گیا چاہے جتنا ہو منہ بھر کے ہو چاہے نہ ہو سب کا ایک کلیم ہے اور اگر قے میں خون گرے تو اگر پتلا اور بہتا ہوا ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا چاہے کم ہو چاہے زیادہ۔ بھر منہ ہو یا نہ ہو۔ اور اگر جما ہوا لکڑے ٹکڑے گرے اور بھر منہ ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر کم ہو تو وضو نہ جائے گا۔ مسئلہ نمبر 16: اگر تھوڑی تھوڑی کر کے کئی دفعہ قے ہوئی۔ لیکن سب ملا کر اتنی ہے کہ اگر ایک دفعہ میں گرتی تو بھر منہ ہو جاتی تو اگر ایک ہی متلی برابر باقی رہی اور تھوڑی تھوڑی قے ہوتی رہی تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر ایک ہی متلی برابر نہیں رہی بلکہ پہلی دفعہ کی متلی جاتی رہی تھی اور جی اچھا ہو گیا تھا پھر دوبارہ متلی شروع ہوئی اور تھوڑی سی قے ہو گئی۔ پھر جب یہ متلی جاتی رہی تو تیسری دفعہ پھر متلی شروع ہو کر قے ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا۔ مسئلہ نمبر 17: لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی یا کسی چیز سے ٹیک لگا کر بیٹھے بیٹھے سو گئی اور ایسی غفلت ہو گئی کہ اگر وہ ٹیک نہ ہوتی تو گر پڑتی تو وضو جاتا رہا۔ اور کوئی نماز میں بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے سو جائے تو وضو نہیں گیا۔ اور اگر سجدے میں سو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ مسئلہ نمبر 18: اگر نماز سے باہر بیٹھے بیٹھے سو گیا اور اپنا چوتڑ ایڑی سے دبا لیوے اور دیوار وغیرہ کسی چیز سے ٹیک بھی نہ لگاتے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ مسئلہ نمبر 19: بیٹھے ہوئے نیند کا ایسا جھونکا آیا کہ گر پڑی تو اگر گر کے فوراً ہی آنکھ کھل گئی ہو تو وضو نہیں گیا۔ اور جو گرنے کے ذرا بعد آنکھ کھلی ہو تو وضو جاتا رہا اور اگر بیٹھی جھومتی رہی گری نہیں تب بھی وضو نہیں گیا۔ مسئلہ نمبر 20: اگر بے ہوشی ہو گئی یا جنون سے عقل جاتی رہی تو وضو جاتا رہا چاہے بے ہوشی اور جنون تھوڑی ہی

دیر رہا ہو۔ ایسے ہی اگر تمباکو وغیرہ کوئی نشہ کی چیز کھالی اور اتنا نشہ ہوگیا کہ اچھی طرح چلا نہیں جاتا اور قدم ادھر ادھر بہکتا اور ڈگمگاتا ہے تو بھی وضو جاتا رہا۔ مسئلہ نمبر 21: اگر نماز میں اتنی زور سے ہنسی نکل گئی کہ اس نے آپ بھی اپنی آواز سن لی اور اس کے پاس والیوں نے بھی سب نے سن لی۔ جیسے کھل کھلا کر ہنسنے میں سب پاس والیاں سن لیتی ہیں اس سے بھی وضو ٹوٹ گیا اور نماز بھی ٹوٹ گئی اور اگر ایسا ہو کہ اپنے کو تو آواز سنائی دی ہے مگر سب پاس والیاں نہ سن سکیں اگر چہ بہت ہی پاس والی سن لے اس سے نماز ٹوٹ جائے گی وضو نہ ٹوٹے گا اور اگر ہنسی میں صرف دانت کھل گئے آواز بالکل نہیں نکلی تو نہ وضو ٹوٹا نہ نماز گئی۔ البتہ اگر چھوٹی لڑکی جو ابھی جوان نہ ہوئی ہو زور سے نماز میں ہنسے یا سجدہ تلاوت میں بڑی عورت کو ہنسی آجائے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ ہاں وہ سجدہ اور نماز جاتی رہے گی جس میں ہنسی آئی۔

نوٹ: مسئلہ نمبر 22, 23, 24, 25, 26 پر درج کیا گیا ہے۔

مسئلہ نمبر 26: وضو کے بعد ناخن کٹائے یا زخم کے اوپر کی مردار کھال نوچ ڈالی تو وضو میں کوئی نقصان نہیں آیا نہ تو وضو کے دہرانے کی ضرورت ہے اور نہ اتنی جگہ دھونے کی ضرورت ہے۔ مسئلہ نمبر 27: وضو کے بعد کسی کا ستر دیکھ لیا یا اپنا ستر کھل گیا۔ یا ننگی ہو کر نہائی اور ننگے ہی وضو کیا تو اس کا وضو درست ہے پھر وضو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے البتہ بغیر مجبوری کے کسی کا ستر دیکھنا یا اپنا ستر دکھانا گناہ کی بات ہے۔ مسئلہ نمبر 28: جس چیز کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ چیز ناپاک ہے اور جس سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ ناپاک بھی نہیں تو اگر ذرا سا خون نکلا کہ زخم کے منہ سے بہا نہیں یا ذرا سی قے ہوئی بھر منہ نہیں ہوئی اور اس میں کھانا یا پانی یا پت یا جما ہوا خون نکلا تو یہ خون اور یہ قے ناپاک نہیں ہے۔ اگر کپڑے یا بدن پر لگ جاتے اس کا دھونا واجب نہیں اور اگر منہ بھر کے قے ہوئی اور خون زخم سے بہہ گیا تو وہ نجس ہے اس کا دھونا واجب ہے اور اگر اتنی قے کر کے کٹورے یا لوٹے کو منہ لگا

گا اور پھر سے کرنا پڑے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کسی کو ایسی نکسیر پھوٹی کہ کسی طرح بند نہیں ہوئی اس نے ظہر کے وقت وضو کر لیا تو جب تک ظہر کا وقت رہے گا نکسیر کے خون کی وجہ سے اس کا وضو نہ ٹوٹے گا۔ البتہ اگر پاخانہ پیشاب کرنے گئی یا سوئی چبھ گئی اس سے خون نکل پڑا تو وضو جاتا رہے۔ وضو کرے جب یہ وقت چلا گیا دوسری نماز کا وقت آ گیا تو اب دوسرے وقت دوسرا وضو کرنا چاہئے۔ اسی طرح ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے اور اس وضو سے فرض نفل جو نماز چاہے پڑھے۔ مسئلہ نمبر 2: اگر فجر کے وقت وضو کیا تو آفتاب نکلنے کے بعد اس وضو سے نماز نہیں پڑھ سکتی دوسرا وضو کرنا چاہئے اور جب آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو اس وضو سے ظہر کی نماز پڑھنا درست ہے۔ ظہر کے وقت نیا وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے جب عصر کا وقت آئے گا تب نیا وضو کرنا پڑے گا۔ ہاں اگر کسی اور وجہ سے ٹوٹ جائے تو یہ اور بات ہے۔ مسئلہ نمبر 3: کسی کے ایسا زخم تھا کہ ہر دم بہا کرتا تھا۔ اس نے وضو کیا۔ پھر دوسرا زخم پیدا ہو گیا اور بہنے لگا تو وضو ٹوٹ گیا پھر سے وضو کرے۔ مسئلہ نمبر 4: آدمی معذور جب بنتا ہے اور یہ حکم اس وقت لگاتے ہیں کہ پورا ایک وقت اسی طرح گزر جائے کہ خون برابر بہا کرے اور اتنا بھی وقت نہ ملے کہ اس وقت کی نماز طہارت سے پڑھ سکے۔ اگر اتنا وقت مل گیا کہ اس میں طہارت سے نماز پڑھ سکتی ہے تو اس کو معذور نہ کہیں گے اور جو حکم ابھی بیان ہوا ہے اس پر نہ لگائیں گے۔ البتہ جب پورا ایک وقت اسی طرح گزر گیا کہ اس کو طہارت سے نماز پڑھنے کا موقع نہیں ملا یہ معذور ہو گئی اب اس کا وہی حکم ہے کہ ہر وقت نیا وضو کر لیا کرے۔ پھر جب دوسرا وقت آئے تو اس میں ہر وقت خون کا بہنا شرط نہیں ہے بلکہ وقت بھر میں اگر ایک دفعہ بھی خون آ جایا کرے اور سارے وقت بند رہے تو بھی معذور باقی رہے گی۔ ہاں اگر اس کے بعد ایک پورا وقت ایسا گزر جائے جس میں خون بالکل نہ آئے تو اب معذور نہیں رہی اب اس کا حکم یہ ہے کے جتنی دفعہ خون نکلے گا وضو ٹوٹ

جائے گا۔خوب اچھی طرح سمجھ لو۔ مسئلہ نمبر 5:ظہر کا وقت کچھ ہو لیا تھا تب زخم
وغیرہ کا خون بہنا شروع ہوا تو اخیر وقت تک انتظار کرے اگر بند ہو جائے تو خیر نہیں
تو وضو کر کے نماز پڑھ لے۔پھر اگر عصر کے پورے وقت میں اس طرح بہا کیا کہ
نماز پڑھنے کی مہلت نہیں ملی تو اب عصر کا وقت گزرنے کے بعد معذور ہونے کا حکم
لگائیں گے۔اور اگر عصر کے وقت اندر ہی اندر بند ہو گیا تو وہ معذور نہیں ہے جو
نمازیں اتنے وقت میں پڑھی ہیں وہ درست نہیں ہوئیں پھر سے پڑھے۔مسئلہ
نمبر 6:ایسی معذور نے پیشاب پاخانہ کی وجہ سے وضو کیا اور جس وقت کیا تھا اس
وقت خون بند تھا جب وضو کر چکی تب خون آیا تو اس خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے
گا۔البتہ جو وضو نکسیر وغیرہ کے سبب کیا ہے خاص وہ وضو نکسیر کی وجہ سے نہیں ٹوٹا۔
مسئلہ نمبر 7:اگر یہ خون کپڑے وغیرہ میں لگ جاتے تو دیکھو اگر ایسا ہو کہ نماز ختم
کرنے سے پہلے ہی پھر لگ جائے گا تو اس کا دھونا واجب ہو گا۔البتہ اور اگر یہ معلوم
ہو کہ اتنی جلدی نہ بھرے گا بلکہ نماز طہارت سے ادا ہو جائے گی تو دھو ڈالنا واجب
ہے اگر ایک روپے سے بڑھ جائے تو بغیر دھوئے ہوئے نماز نہ ہو گی۔

غسل کا بیان

مسئلہ نمبر 1: غسل کرنے والی کو چاہئے کہ پہلے گٹے تک دونوں ہاتھ دھوتے۔
پھر استنجے کی جگہ دھوتے ہاتھ اور استنجے کی جگہ پر ناپاکی ہو تب بھی اور نہ ہو تب بھی ہر
حال میں ان دونوں کو پہلے دھونا چاہئے۔پھر جہاں بدن پر ناپاکی لگی ہو پاک کرے
پھر وضو کرے اور اگر کسی چوکی یا پتھر پر غسل کرتی ہو تو وضو کرتے وقت پیر بھی دھولے
اور اگر ایسی جگہ ہے کہ پیر بھر جائیں گے اور غسل کے بعد پھر دھونے پڑیں گے تو سارا
وضو کرے مگر پیر نہ دھوتے پھر وضو کے بعد تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔پھر تین
مرتبہ داہنے کندھے پر۔پھر تین بار بائیں کندھے پر پانی ڈالے اسی طرح کہ
سارے بدن پر پانی بہہ جائے۔پھر اس جگہ سے ہٹ کر پاک جگہ میں آئے اور پھر

پیر دھوتے اور اگر وضو کے وقت پیر دھو لئے ہوں تو اب دھونے کی حاجت نہیں ۔مسئلہ نمبر 2: پہلے سارے بدن پر اچھی طرح ہاتھ پھیر لے تب پانی بہاتے تاکہ سب کہیں اچھی طرح پانی پہنچ جائے کہیں سوکھا نہ رہے۔ مسئلہ نمبر 3: غسل کا طریقہ جو ہم نے ابھی بیان کیا سنت کے موافق ہے اس میں سے بعضی چیزیں فرض ہیں کہ بے ان کے غسل درست نہیں ہوتا آدمی ناپاک رہتا ہے اور بعضی چیزیں سنت ہیں ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور اگر نہ کرے تو بھی غسل ہو جاتا ہے۔ فرض صرف تین چیزیں ہیں۔ اس طرح کلی کرنا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جائے۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ جہاں تک ناک نرم ہے سارے بدن پر پانی پہنچانا ۔مسئلہ نمبر 4: غسل کرتے وقت قبلہ کی طرف کو منہ نہ کرے۔ اور پانی بہت زیادہ نہ پھینکے اور نہ بہت کم لے کہ اچھی طرح غسل نہ کر سکے اور ایسی جگہ غسل کرے کہ اس کو کوئی نہ دیکھے اور غسل کرتے وقت باتیں نہ کرے اور غسل کے بعد کسی کپڑے سے اپنا بدن پونچھ ڈالے اور بدن ڈھکنے میں بہت جلدی کرے یہاں تک کہ اگر وضو کرتے وقت پیر نہ دھوئے ہوں تو غسل کی جگہ سے ہٹ کر پہلے اپنا بدن ڈھکے پھر دونوں پیر دھوئے ۔مسئلہ نمبر 5: اگر تنہائی کی جگہ ہو جہاں کوئی دیکھ نہ پاوے تو ننگے ہو کر نہانا بھی درست ہے چاہے کھڑی ہو کر نہاوے یا بیٹھ کر اور چاہے غسل خانہ کی چھت پٹی ہو یا نہ پٹی ہو لیکن بیٹھ کر نہانا بہتر ہے کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے اور ناف سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک دوسری عورت کے سامنے بھی بدن کھولنا گناہ ہے۔ اکثر عورتیں دوسری کے سامنے بالکل ننگی ہو کر نہاتی ہیں یہ بڑی بری اور بے غیرتی کی بات ہے۔ مسئلہ نمبر 6: جب سارے بدن پر پانی پڑ جائے اور کلی کر لی اور ناک میں پانی ڈال لے تو غسل ہو جائے گا چاہے غسل کرنے کا ارادہ ہو چاہے نہ ہو تو اگر پانی برستے میں ٹھنڈی ہونے کی غرض سے کھڑی ہو گئی یا حوض وغیرہ میں گر پڑی اور سب بدن بھیگ گیا اور کلی بھی کر لی اور ناک میں بھی پانی

ڈال لیا تو غسل ہوگیا۔ اسی طرح غسل کرتے وقت کلمہ پڑھنا یا پڑھ کر پانی پر دم کرنا بھی ضروری نہیں ہے چاہے کلمہ پڑھے یا نہ پڑھے۔ ہر حال میں آدمی پاک ہوجاتا ہے بلکہ نہاتے وقت کلمہ یا کوئی دعا نہ پڑھنا بہتر ہے اس وقت کچھ نہ پڑھے۔ مسئلہ نمبر 7: اگر بدن بھر میں بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی رہ جائے گی تو غسل نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر غسل کرتے وقت کلی کرنا بھول گئی یا ناک میں پانی نہیں ڈالا تو بھی غسل نہیں ہوا۔ مسئلہ نمبر 8: اگر غسل کے بعد یاد آئے کہ فلانی جگہ سوکھی رہ گئی تھی تو پھر سے نہانا واجب نہیں بلکہ جہاں سوکھا رہ گیا تھا اسی کو دھولے لیکن فقط ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے بلکہ تھوڑا پانی لے کر اس جگہ کو دھونا چاہیے اور اگر کلی کرنا بھول گئی ہو تو اب کلی کرلے۔ اگر ناک میں پانی نہ ڈالا ہو تو اب ڈال لے۔ غرضیکہ جو چیز رہ گئی ہو اب اس کو کرلے نئے سرے سے غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 9: اگر کسی بیماری کی وجہ سے سر پر پانی ڈالنا نقصان کرے اور سر چھوڑ کر سارا بدن دھولے تب بھی غسل درست ہوگیا لیکن جب اچھی ہوجائے تو اب سر دھوڈالے پھر سے نہانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 10: پیشاب کی جگہ آگے کی کھال کے اندر پانی پہنچانا غسل میں فرض ہے اگر پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 11: اگر سر کے بال گندھے ہوئے نہ ہوں تو سب بال بھگونا اور ساری جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے ایک بال بھی سوکھا رہ گیا یا ایک بال کی جڑ میں پانی نہیں پہنچا تو نہ ہوگا۔ اگر بال گندھے ہوئے ہوں تو بالوں کا بھگونا معاف ہے البتہ سب جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے ایک جڑ بھی سوکھی نہ رہنے پاتے اور اگر بغیر کھولے سب جڑوں میں پانی نہ پہنچ سکے تو کھول ڈالے اور بالوں کو بھی بھگو دے۔ مسئلہ نمبر 12: نتھ اور بالیوں اور انگوٹھی چھلوں کو خوب ہلالے کہ پانی سوراخوں میں پہنچ جائے اور اگر بالیاں نہ پہنے ہو تب بھی ارادہ کرکے سوراخوں میں پانی ڈال لے۔ ایسا نہ ہو کہ پانی نہ پہنچے اور غسل صحیح نہ ہو۔ البتہ اگر انگوٹھی چھلے ڈھیلے

ہوں کہ بے ہلائے بھی پانی پہنچ جائے تو ہلانا واجب نہیں لیکن ہلا لینا اب بھی مستحب ہے۔ مسئلہ نمبر 13: اگر ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اس کے نیچے پانی نہیں پہنچا تو غسل نہیں ہوا جب یاد آئے اور آٹا دیکھے تو آٹا چھڑا کر پانی ڈال لے اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اس کو لوٹاتے۔ مسئلہ نمبر 14: ہاتھ پیر پھٹ گئے اور اس میں موم روغن یا اور کوئی دوا بھر لی تو اس کے اوپر سے پانی بہا لینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 15: کان اور ناف میں بھی خیال کر کے پانی پہنچانا چاہئے پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 16: اگر نہاتے وقت کلی نہیں کی لیکن خوب منہ بھر کے پانی پی لیا کہ سارے منہ میں پہنچ گیا کیونکہ مطلب تو سارے منہ میں پانی پہنچ جانے سے ہے کلی کرے یا نہ کرے۔ البتہ اگر اسی طرح پانی پیوے کہ سارے منہ بھر میں پانی نہ پہنچے تو یہ پینا کافی نہیں ہے کلی کرنا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 17: اگر بالوں میں یا ہاتھ پیروں میں تیل لگا ہوا ہے کہ بدن پر پانی اچھی طرح ٹھہرتا نہیں ہی بلکہ پڑتے ہی ڈھلک جاتا ہے تو اس کا کچھ حرج نہیں جب سارے بدن اور سارے سر پر پانی ڈال لیا غسل ہو گیا۔ مسئلہ نمبر 18: اگر دانتوں کے درمیان میں ڈلی کا ٹکڑا پھنس گیا تو اس کو خلال سے نکال ڈالے۔ اگر اس کی وجہ سے دانتوں کے درمیان میں پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 19: ماتھے پر افشاں چنی ہے یا بالوں میں اتنا گوند لگا ہے کہ بال اچھی طرح نہ بھیگیں گے تو گوند خوب چھڑا ڈالے اور افشاں دھو ڈالے اور اگر گوند کے نیچے پانی نہ پہنچے گا اوپر ہی اوپر سے بہہ جائے گا تو غسل نہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 20: اگر مسی کی دھڑی جمائی ہے تو اس کو چھڑا کر کلی کرے نہیں تو غسل نہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 21: کسی کی آنکھیں دکھتی ہیں اس لئے اس کی آنکھوں سے کیچڑ بہت نکلا اور ایسا سوکھ گیا کہ اگر اس کو نہ صاف کرے گی تو اس کے نیچے آنکھ کے کوئے پر پانی نہ پہنچے گا تو اس کا صاف کرنا واجب ہے بغیر اس کے صاف کئے نہ وضو درست ہے نہ غسل۔

حساب لگالینا چاہئے۔ اگر اس میں دو ڈول سمجھیں اور اگر چار ڈول سماتا ہو تو چار ڈول سمجھنا چاہئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جے ڈول پانی آتا ہوگا اسی کے حساب سے کھینچا جائے گا۔ مسئلہ نمبر 10: اگر کنویں میں اتنا بڑا سوت ہے کہ سب پانی نہیں نکل سکتا جیسے جیسے پانی نکالتے ہیں ویسے ویسے اس میں سے اور نکلتا آتا ہے تو جتنا پانی اس میں اس وقت موجود ہے اندازہ کرکے اس قدر نکال ڈالیں۔ فائدہ: پانی کے اندازہ کرنے کی کئی صورتیں ہیں ایک یہ کہ مثلاً پانچ ہاتھ پانی ہے تو ایک دم لگاتار سو ڈول پانی نکال کر دیکھو کہ کتنا پانی کم ہوا اگر ایک ہاتھ کم ہوا ہو تو بس اسی سے حساب لگالو کہ سو ڈول میں ایک ہاتھ پانی ٹوٹا تو پانچ ہاتھ پانی پانچ سو ڈول میں نکل جائے گا۔ دوسرے یہ کہ جن لوگوں کو پانی کی پہچان ہو اور اس کا اندازہ آتا ہو ایسے دو دیندار مسلمانوں سے اندازہ کرالو۔ جتنا وہ کہیں نکلوا دو اور جہاں یہ دونوں باتیں مشکل معلوم ہوں تو تین سو ڈول نکلوا دیں۔ مسئلہ نمبر 11: کنویں میں مرا ہوا چوہایا اور کوئی جانور نکلا اور یہ معلوم نہیں کہ کب سے گرا ہے اور وہ ابھی پھولا پھٹا بھی نہیں ہے تو جن لوگوں نے اس کنویں سے وضو کیا ہے ایک دن رات کی نمازیں دوبارہ پڑھیں اور اس پانی سے جو کپڑے دھوئے ہیں پھر ان کو دھونا چاہئے اور اگر پھول گیا ہے یا پھٹ گیا ہے تو تین دن تین رات کی نمازیں دہرانا چاہئے۔ البتہ جن لوگوں نے اس پانی سے وضو نہیں کیا ہے وہ نہ دہراویں۔ یہ بات تو احتیاط کی ہے اور بعضے عالموں نے یہ کہا ہے کہ جس وقت کنویں کا ناپاک ہونا معلوم ہوا ہے اسی وقت ناپاک سمجھیں گے۔ اس سے پہلے کی نماز وضو سب درست ہے اگر کوئی اس پر عمل کرے تب بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 12: جس کو نہانے کی ضرورت ہے وہ ڈول ڈھونڈنے کے واسطے کنویں میں اترا اور اس کے بدن اور کپڑے پر آلودگی نجاست نہیں ہے تو کنواں ناپاک نہ ہوگا ایسے ہی اگر کافر اترے اور اس کے کپڑے اور بدن پر نجاست نہ ہو تب بھی کنواں پاک ہے البتہ اگر نجاست لگی ہو تو ناپاک

ہو جائے گا اور سب پانی نکالنا پڑے گا اور اگر شک ہو کہ معلوم نہیں کپڑا پاک ہے یا ناپاک ہے تب بھی کنواں پاک سمجھا جائے گا لیکن اگر دل کی تسلی کے لئے بیس یا تیس ڈول نکلوا دیں تب بھی کچھ حرج نہیں۔ مسئلہ نمبر 13: کنویں میں بکری یا چوہا گر گیا اور زندہ نکل آیا تو پانی پاک ہے کچھ نہ نکالا جائے۔ مسئلہ نمبر 14: چوہے کو بلی نے پکڑا اور اس کے دانت لگنے سے زخمی ہو گیا۔ پھر اس سے چھوٹ کر اسی طرح خون میں بھرا ہوا کنویں میں گر پڑا تو سارا پانی نکالا جائے۔ مسئلہ نمبر 15: چوہا نابدان میں سے نکل کر بھاگا اور اس کے بدن میں نجاست بھر گئی پھر کنویں میں گر پڑا تو سب پانی نکالا جائے چاہے چوہا کنویں میں مر جائے یا زندہ نکلے۔ مسئلہ نمبر 16: چوہے کی دم کٹ کر گر پڑی تو سارا پانی نکالا جائے۔ اسی طرح وہ چھپکلی جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہو اس کی دم گرنے سے بھی پانی نکالا جائے۔ مسئلہ نمبر 17: جس چیز کے گرنے سے کنواں ناپاک ہوا ہے۔ اگر وہ چیز باوجود کوشش کے نہ نکل سکے تو دیکھنا چاہئے کہ وہ چیز کیسی ہے۔ اگر وہ چیز ایسی ہے کہ خود تو پاک ہوتی ہے لیکن ناپاکی لگنے سے ناپاک ہو گئی ہے جیسے ناپاک کپڑا ناپاک گیند ناپاک جوتہ تب تو اس کا نکالنا معاف ہے ویسے ہی پانی نکال ڈالیں اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ خود ناپاک ہے جیسے مردہ جانور چوہا وغیرہ تو جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ یہ گل سڑ کر مٹی ہو گیا ہے اس وقت تک کنواں پاک نہیں ہو سکتا اور جب یہ یقین ہو جائے اس وقت سارا پانی نکال دیں کنواں پاک ہو جائے گا۔ مسئلہ مسئلہ نمبر 18: جتنا پانی کنویں میں سے نکالنا ضروری ہو چاہے ایک دم سے نکالیں چاہے تھوڑا تھوڑا کر کے کئی دفعہ نکالیں ہر طرح پاک ہو جائے گا۔

جانوروں کے جھوٹے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: آدمی کا جھوٹا پاک ہے چاہے بددین ہو یا حیض سے ہو یا ناپاک ہو یا نفاس میں ہو ہر حال میں پاک ہے۔ اسی طرح پسینہ بھی ان سب کا پاک ہے۔

البتہ اگر اس کے ہاتھ منہ میں کوئی ناپاکی لگی ہو تو اس سے وہ جھوٹا ناپاک ہوجائے گا۔ مسئلہ نمبر 2: کتے کا جھوٹا نجس ہے اگر کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تین مرتبہ دھونے سے پاک ہوجائے گا۔ چاہے مٹی کا برتن ہو چاہے تانبے وغیرہ کا دھونے سے سب پاک ہوجاتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ سات مرتبہ دھووے اور ایک مرتبہ مٹی لگا کر مانجھ بھی ڈالے کہ خوب صاف ہوجائے۔ مسئلہ نمبر 3: سور کا جھوٹا بھی نجس ہے۔ اسی طرح شیر، بھیڑیا، بندر، گیدڑ وغیرہ جتنے پھاڑ چیر کر کے کھانے والے جانور ہیں سب کا جھوٹا نجس ہے۔ مسئلہ نمبر 4: بلی کا جھوٹا پاک تو ہے لیکن مکروہ ہے تو اور پانی ہوتے وقت اس سے وضو نہ کرے۔ البتہ اگر کوئی اور پانی نہ ملے تو اس سے وضو کرلے۔ مسئلہ نمبر 5: دودھ، سالن، وغیرہ میں بلی نے منہ ڈال دیا تو اگر اللہ نے سب کچھ دیا ہے۔ تو اسے نہ کھاتے اور اگر غریب آدمی ہو تو کھالے اس میں کچھ حرج اور گناہ نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کے واسطے مکروہ نہیں۔ مسئلہ نمبر 6: بلی نے چوہا کھایا اور فوراً آکر برتن میں منہ ڈال دیا تو وہ نجس ہوجائے گا اور جو تھوڑی دیر ٹھہر کر منہ ڈالے کہ اپنا منہ زبان سے چاٹ چکی ہو تو نجس نہ ہوگا بلکہ مکروہ ہی رہے گا۔ مسئلہ نمبر 7: کھلی ہوئی مرغی جو ادھر ادھر گندی پلید چیزیں کھاتی پھرتی ہے اس کا جھوٹا مکروہ ہے اور جو مرغی بند رہتی ہو اس کا جھوٹا مکروہ نہیں ہے بلکہ پاک ہے۔ مسئلہ نمبر 8: شکار کرنے والے پرندے جیسے شکرہ، باز وغیرہ ان کا جھوٹا بھی مکروہ ہے لیکن جو پالتو ہو اور مردار نہ کھایا ہو نہ اس کی چونچ میں کسی نجاست کے لگے ہونے کا شبہ ہو اس کا جھوٹا پاک ہے۔ مسئلہ نمبر 9: حلال جانور، جیسے مینڈھا، بکری، بھیڑ، گائے، بھینس، ہرنی وغیرہ اور حلال چڑیاں جیسے مینا، طوطا، فاختہ، گوریا ان سب کا جھوٹا پاک ہے۔ اسی طرح گھوڑے کا جھوٹا بھی پاک ہے۔ مسئلہ نمبر 10: جو چیزیں گھروں میں رہا کرتی ہیں جیسے سانپ، بچھو، چوہا، چھپکلی وغیرہ ان کا جھوٹا مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 11: اگر چوہا روٹی کتر کر کھا گیا۔ تو بہتر یہ

ہے کہ اس جگہ سے ذرا سی توڑ ڈالے تب کھائے۔ مسئلہ نمبر 12: گدھے اور خچر کا جھوٹا پاک تو ہے لیکن وضو ہونے میں شک ہے سو اگر کہیں فقط گدھے خچر کا جھوٹا پانی ملے اور اس کے سوا اور پانی نہ ملے تو وضو بھی کرے اور تیمم بھی کرے اور چاہے پہلے وضو کرے چاہے پہلے تیمم کرے دونوں اختیار ہیں۔ مسئلہ نمبر 13: جن جانوروں کا جھوٹا نجس ہے ان کا پسینہ بھی نجس ہے اور جن کا جھوٹا پاک ہے ان کا پسینہ بھی پاک ہے اور جن کا جھوٹا مکروہ ہے ان کا پسینہ بھی مکروہ ہے اور گدھے اور خچر کا پسینہ پاک ہے۔ کپڑے اور بدن پر لگ جائے تو دھونا واجب نہیں۔ لیکن دھو ڈالنا بہتر ہے۔ مسئلہ نمبر 14: کسی نے بلی پالی وہ پاس آ کر بیٹھتی ہے اور ہاتھ وغیرہ چاٹتی ہے تو جہاں چاٹے یا اس کا لعاب لگے تو اس کو دھو ڈالنا چاہئے اگر نہ دھویا اور یہاں ہی رہنے دیا تو مکروہ اور برا کیا۔ مسئلہ نمبر 15: غیر مرد کا جھوٹا کھانا اور پانی پینا عورت کے لئے مکروہ ہے جبکہ جانتی ہو کہ یہ اس کا جھوٹا ہے اور اگر معلوم نہ ہو تو مکروہ نہیں۔

تیمّم کا بیان

مسئلہ نمبر 1: اگر کوئی جنگل میں ہے اور بالکل معلوم نہیں کہ پانی کہاں ہے نہ وہاں کوئی ایسا آدمی ہے جس سے دریافت کرے تو ایسے وقت تیمم کر لے اور اگر کوئی آدمی مل گیا اور اس نے ایک میل شرعی کے اندر پانی کا پتہ بتایا اور گمان غالب ہوا کہ یہ سچا ہے یا آدمی تو نہیں ملا لیکن کسی نشانی سے خود اس کا جی کہتا ہے کہ یہاں ایک میل شرعی کے اندر اندر کہیں پانی ضرور ہے تو پانی کا اس قدر تلاش کرنا کہ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو کسی قسم کی تکلیف اور حرج نہ ہو ضروری ہے بغیر ڈھونڈے تیمم کرنا درست نہیں ہے اور اگر خوب یقین ہے کہ پانی ایک میل شرعی کے اندر ہے تو پانی لانا واجب ہے۔ فائدہ: میل شرعی میل انگریزی سے ذرا زیادہ ہوتا ہے یعنی انگریزی ایک میل پورا اور اس کا آٹھواں حصہ یہ سب مل کر ایک میل شرعی ہوتا ہے۔ مسئلہ

نمبر 2: اگر پانی کا پتہ چل گیا لیکن پانی ایک میل سے دور ہے تو اتنی دور سے پانی لانا واجب نہیں ہے بلکہ تیمم کر لینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 3: اگر کوئی آبادی سے ایک میل کے فاصلہ پر ہو اور ایک میل سے قریب کہیں پانی نہ ملے تو بھی تیمم کر لینا درست ہے چاہے مسافر ہو یا مسافر نہ ہو تھوڑی دور جانے کے لئے نکلی ہو۔ مسئلہ نمبر 4: اگر راہ میں کنواں تو مل گیا مگر لوٹا ڈور پاس نہیں ہے اس لئے کنویں سے پانی نکال نہیں سکتی نہ کسی اور سے مانگے مل سکتا ہے تو بھی تیمم درست ہے۔ مسئلہ نمبر 5: اگر کہیں پانی مل گیا لیکن بہت تھوڑا ہے تو اگر اتنا ہو کہ ایک ایک دفعہ منہ اور دونوں ہاتھ ور پاؤں دھو سکے تو تیمم کرنا درست نہیں ہے بلکہ ایک ایک دفعہ ان چیزوں کو دھو دے اور سر کا مسح کر لے اور کلی وغیرہ کرنا یعنی وضو کی سنتیں چھوڑ دے اور اگر اتنا بھی نہ ہو تو تیمم کرے مسئلہ نمبر 6: اگر بیماری کی وجہ سے پانی نقصان کرتا ہو کہ اگر وضو یا غسل کرے گی تو بیماری بڑھ جائے گی یا دیر میں اچھی ہو گی تب بھی تیمم درست ہے لیکن اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہو اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے غسل کرنا واجب ہے۔ البتہ اگر ایسی جگہ ہے کہ گرم پانی نہیں مل سکتا تو تیمم کرنا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 7: اگر پانی قریب ہے یعنی یقیناً ایک میل سے کم دور ہے تو تیمم کرنا درست نہیں۔ جا کر پانی لانا اور وضو کرنا واجب ہے مردوں سے شرم کی وجہ سے یا پردہ کی وجہ سے پانی لینے کو نہ جانا اور تیمم کر لینا درست نہیں۔ ایسا پردہ جس میں شریعت کا کوئی حکم چھوٹ جائے ناجائز اور حرام ہے۔ برقعہ اوڑھ کر یا سارے بدن سے چادر لپیٹ کر جانا واجب ہے۔ البتہ لوگوں کے سامنے بیٹھ کر وضو نہ کرے اور ان کے سامنے ہاتھ منہ نہ کھولے۔ مسئلہ نمبر 8: جب تک پانی سے وضو نہ کر سکے برابر تیمم کرتی رہے چاہے کتنے دن گزر جائیں کچھ خیال وسوسہ نہ لائے۔ جتنی پاکی وضو اور غسل کرنے سے ہوتی ہے اتنی ہی پاکی تیمم سے بھی ہو جاتی ہے۔ یہ نہ سمجھے کہ تیمم سے اچھی طرح پاک نہیں ہوتی۔ مسئلہ نمبر 9: اگر پانی مول بکتا

ہے تو اگر اس کے پاس قیمت نہ ہو تو تیمم کرلینا درست ہے اور اگر قیمت پاس ہو اور رستہ میں کرایہ بھاڑے کی جتنی ضرورت پڑے گی اس سے زیادہ بھی ہے تو خریدنا واجب ہے۔ البتہ اتنا گراں بیچے کہ اتنے دام کوئی لگا ہی نہیں سکتا تو خریدنا واجب نہیں تیمم کرلینا درست ہے اور اگر کرایہ وغیرہ رستہ کے خرچ سے زیادہ قیمت نہیں ہے تو بھی خریدنا واجب نہیں تیمم کرلینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 10: اگر کہیں اتنی سردی پڑتی ہو اور برف کٹتی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہو جانے کا خوف ہو اور رضائی لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ نہا کرکے اس میں گرم ہو جائے تو ایسی مجبوری کے وقت تیمم کرلینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 11: اگر کسی آدھے سے زیادہ بدن زخم ہوں یا چیچک نکلی ہو تو نہانا واجب نہیں بلکہ تیمم کرلے۔ مسئلہ نمبر 12: اگر کسی کے آدھے سے زیادہ بدن پر زخم ہوں' پانی قریب ہی تھا مگر اس کو خبر نہ تھی تو تیمم اور نماز دونوں درست ہیں۔ جب معلوم ہو تو دہرانا ضروری نہیں۔ مسئلہ نمبر 13: اگر سفر میں کسی اور کے پاس پانی ہو تو اپنے جی کو دیکھے اگر اندر سے دل کہتا ہو کہ اگر میں مانگوں گی تو پانی مل جائے گا تو بغیر مانگے ہوئے تیمم کرکے نماز پڑھ لینا درست ہے۔ لیکن اگر نماز کے بعد اس سے پانی مانگا اور اس نے دے دیا تو نماز کو دہرانا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 14: اگر زمزم کا پانی زمزمی میں بھرا ہوا ہے تو تیمم کرنا درست نہیں زمزمیوں کو کھول کر اس پانی سے نہانا اور وضو کرنا واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 15: کسی کے پاس پانی تو ہے لیکن راستہ ایسا خراب ہے کہ کہیں پانی نہیں مل سکتا اس لئے راہ میں پیاس کے مارے تکلیف اور ہلاکت کا خوف ہے تو وضو نہ کرے تیمم کرلینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 16: اگر غسل کرنا نقصان کرتا ہو اور وضو نقصان نہ کرے تو غسل کی جگہ تیمم کرے پھر اگر تیمم غسل کے بعد وضو ٹوٹ جائے تو وضو کے لئے تیمم نہ کرے بلکہ وضو کی جگہ وضو کرنا چاہیے اور اگر تیمم غسل سے پہلے کوئی بات وضو توڑنے والی بھی پائی گئی اور پھر غسل کا تیمم کیا ہو تو

یہی تیمم غسل ووضو دونوں کے لئے کافی ہے۔ مسئلہ نمبر 17: تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پاک زمین پر مارے اور سارے منہ کو مل لے پھر دوسری مرتبہ زمین پر دونوں ہاتھ مارے اور دونوں ہاتھوں پر کہنی سمیت ملے۔ چوڑیاں' کنگن وغیرہ کے درمیان اچھی طرح ملے اگر اس کے گمان میں ناخن برابر بھی کوئی جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمم نہ ہوگا۔ چھلے اتار ڈالے تاکہ کوئی جگہ چھوٹ نہ جائے انگلیوں میں خلال کرلے۔ جب یہ دونوں چیزیں کرلیں تو تیمم ہوگیا۔ مسئلہ نمبر 18: مٹی پر ہاتھ مار کے ہاتھ جھاڑ ڈالے تاکہ بانہوں اور منہ پر مٹی نہ لگ جائے اور صورت نہ بگڑے۔ مسئلہ نمبر 19: زمین کے سوا اور جو چیز مٹی کی قسم سے ہو اس پر بھی تیمم درست ہے۔ جیسے مٹی' ریت' پتھر' گچ' چونا' ہڑتال' سرمہ گیرو وغیرہ۔ اور جو چیز مٹی کی قسم سے نہ ہو اس سے تیمم درست نہیں جیسے سونا' چاندی' رانگا' گیہوں' لکڑی کپڑا اور اناج وغیرہ۔ ہاں اگر ان چیزوں پر گرد اور مٹی لگی ہو اس وقت البتہ ان پر تیمم درست ہے۔ مسئلہ نمبر 20: جو چیز نہ تو آگ میں جلے اور نہ گلے وہ چیز مٹی کی قسم سے ہے اس پر تیمم درست ہے اور جو چیز جلکر راکھ ہو جائے یا گل جائے اس پر تیمم درست نہیں۔ اسی طرح راکھ پر بھی تیمم درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 21: تانبے کے برتن تکیے اور گدے وغیرہ کپڑے پر تیمم کرنا درست نہیں البتہ اگر اس پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے خوب اڑاتی ہے اور ہتھیلیوں میں خوب اچھی طرح لگ جاتی ہے تو تیمم درست ہے اور اگر ہاتھ مارنے سے ذرا ذرا گرد اڑتی ہو تو بھی اس پر تیمم درست نہیں ہے اور مٹی کے گھڑے بدھنے پر تیمم درست ہے چاہے اس میں پانی بھرا ہو یا پانی نہ ہو لیکن اگر اس پر روغن پھرا ہوا ہو تو تیمم درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 22: اگر پتھر پر بالکل گرد نہ ہو تب بھی تیمم درست ہے۔ بلکہ اگر پانی سے خوب دھلا ہو اتب بھی درست ہے ہاتھ پر گرد کا لگنا کچھ ضروری نہیں ہے اسی طرح پکی اینٹ پر بھی تیمم درست ہے چاہے اس پر کچھ گرد ہو چاہے نہ ہو۔

مسئلہ نمبر 23: کیچڑ سے تیمم کرنا درست ہے مگر مناسب نہیں۔ اگر کہیں کیچڑ کے سوا اور کوئی چیز نہ ملے تو یہ ترکیب کرے کہ اپنے کپڑے میں بھر لے جب وہ سوکھ جائے تو اس سے تیمم کر لے۔ البتہ اگر نماز کا وقت ہی نکلا جاتا ہو تو اس وقت جس طرح بن پڑے تر سے یا خشک سے تیمم کر لے نماز نہ قضا ہونے دے۔ مسئلہ نمبر 24: اگر زمین پر پیشاب وغیرہ کوئی نجاست پڑ گئی اور دھوپ سے سوکھ گئی اور بدبو بھی جاتی رہی تو وہ زمین پاک ہو گئی اس پر نماز درست ہے لیکن اس زمین پر تیمم کرنا درست نہیں جب معلوم ہو کہ یہ زمین ایسی ہے اور اگر معلوم نہ ہو تو وہم نہ کرے۔ مسئلہ نمبر 25: جس طرح وضو کی جگہ تیمم درست ہے اسی طرح غسل کی جگہ بھی مجبوری کے وقت تیمم درست ہے ایسے ہی جو عورت حیض اور نفاس سے پاک ہوئی ہو مجبوری کے وقت اس کو بھی تیمم درست ہے وضو اور غسل کے تیمم میں کوئی فرق نہیں دونوں کا ایک ہی طریقہ ہے۔ مسئلہ نمبر 26: اگر کسی کو بتلانے کے لئے تیمم کر کے دکھلایا لیکن دل میں اپنے تیمم کرنے کی نیت نہیں بلکہ فقط اس کو دکھلانا مقصود ہے تو اس کا تیمم نہ ہو گا کیونکہ تیمم درست ہونے میں تیمم کرنے کا ارادہ ہونا ضروری ہے تو جب تیمم کرنے کا ارادہ نہ ہو گا۔ بلکہ صرف دوسرے کو بتلانا اور دکھلانا مقصود ہو تو تیمم نہ ہو گا۔ مسئلہ نمبر 27: تیمم کرتے وقت اپنے دل میں بس اتنا ارادہ کر لے کہ میں پاک ہونے کے لئے تیمم کرتی ہوں یا نماز پڑھنے کے لئے تیمم کرتی ہوں تو تیمم ہو جائے گا اور یہ ارادہ کرنا کہ میں وضو کا تیمم کرتی ہوں یا غسل کا کچھ ضروری نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 28: اگر قرآن مجید کے چھونے کے لئے تیمم کیا تو اس سے نماز پڑھنا درست نہیں ہے اور اگر ایک نماز کے لئے تیمم کیا دوسرے وقت کی نماز بھی اس سے پڑھنا درست ہے اور قرآن مجید کا چھونا بھی اس تیمم سے درست ہے۔ مسئلہ نمبر 29: کسی کو نہانے کی بھی ضرورت ہے اور وضو بھی نہیں ہے تو ایک ہی تیمم کرے دونوں کے لئے الگ الگ تیمم کرنے کی ضرورت نہیں

ہے۔ مسئلہ نمبر 30: کسی نے تیمم کرکے نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا اور وقت ابھی باقی ہے تو نماز کا دہرانا واجب نہیں وہی نماز تیمم سے درست ہوگئی۔ مسئلہ نمبر 31: اگر پانی ایک میل شرعی سے دور نہیں لیکن وقت بہت تنگ ہے کہ اگر پانی لینے کو جائے گی تو وقت جاتا رہے گا تو بھی تیمم درست نہیں ہے پانی لائے اور قضا پڑھے۔ مسئلہ نمبر 32: پانی موجود ہوتے وقت قرآن مجید کے چھونے کے لئے تیمم کرنا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 33: اگر پانی آگے چل کر ملنے کی امید ہو تو بہتر ہے کہ اول وقت نماز نہ پڑھے بلکہ پانی کا انتظار کرے لیکن اتنی دیر نہ لگائے کہ وقت مکروہ ہو جائے اور اگر پانی کا انتظار نہ کیا اول ہی وقت نماز پڑھ لی تب بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 34: اگر پانی پاس ہے لیکن یہ ڈر ہے کہ اگر ریل پر سے اترے گی تو ریل چل پڑے گی تب بھی تیمم درست ہے۔ یا سانپ وغیرہ کوئی جانور پانی کے پاس ہے جس سے پانی نہیں مل سکتا تو بھی تیمم درست ہے۔ مسئلہ نمبر 35: اسباب کے ساتھ پانی بندھا تھا لیکن یاد نہ رہا اور تیمم کرکے نماز پڑھ لی پھر یاد آیا کہ میرے اسباب میں تو پانی بندھا ہوا ہے تو اب پانی کا دہرانا واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 36: جتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی مل جانے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر تیمم کرکے آگے چلی اور پانی ایک میل شرعی سے کم فاصلہ پر رہ گیا تو بھی تیمم ٹوٹ گیا۔ مسئلہ نمبر 37: اگر وضو کا تیمم ہے تو وضو کے موافق پانی ملنے سے تیمم ٹوٹے گا اور اگر غسل کا تیمم ہے تو جب غسل کے موافق پانی ملے گا تب تیمم ٹوٹے گا اگر پانی کم ملا تو تیمم نہیں ٹوٹا۔ مسئلہ نمبر 38: اگر راستہ میں پانی ملا لیکن اس کو پانی کی کچھ خبر نہ ہوئی اور معلوم نہ ہوا کہ یہاں پانی ہے تو بھی تیمم نہیں ٹوٹا۔ مسئلہ نمبر 39: اگر بیماری کی وجہ سے تیمم کیا ہے تو جب بیماری جاتی رہے کہ وضو اور غسل نقصان نہ کرے تو تیمم ٹوٹ جائے گا اب وضو کرنا اور غسل کرنا واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 40: پانی نہیں

تیسرے دن کے سورج ڈوبنے تک۔ جب سورج ڈوب گیا تو اب مسح کرنا درست نہیں رہا۔ مسئلہ نمبر 4: اگر کوئی ایسی بات ہوگئی جس سے نہانا واجب ہوگیا تو موزہ اتار کر نہائے۔ غسل کے ساتھ موزے پر مسح کرنا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 5: موزہ کے اوپر کی طرف مسح کرے تلوے کی طرف مسح نہ کرے۔ مسئلہ نمبر 6: موزہ پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی انگلیاں تر کرکے آگے کی طرف رکھے۔ انگلیاں تو سموچی موزہ پر رکھ دے اور ہتھیلی موزے سے الگ رکھے پھر ان کو کھینچ کر ٹخنے کی طرف لے جائے اور اگر انگلیوں کے ساتھ ہتھیلی بھی رکھ دے اور ہتھیلی سمیت انگلیوں کو کھینچ کر لے جائے تو بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 7: اگر کوئی الٹا مسح کرے یعنی ٹخنے کی طرف سے کھینچ کر انگلیوں کی طرف لائے تو بھی جائز ہے لیکن مستحب کے خلاف ہے ایسے ہی اگر لمبائی میں مسح نہ کرے بلکہ موزے کی چوڑائی میں مسح کرے تو بھی درست ہے۔ لیکن مستحب کے خلاف ہے۔ مسئلہ نمبر 8: اگر تلوے کی طرف یا ایڑی پر یا موزہ کے اغل بغل میں مسح کرے تو یہ مسح درست نہیں ہوا۔ مسئلہ نمبر 9: اگر پوری انگلیوں کو موزہ پر نہیں رکھا بلکہ صرف انگلیوں کا سرا موزہ پر رکھ دیا اور انگلیاں کھڑی رکھیں تو یہ مسح درست نہیں ہوا۔ البتہ اگر انگلیوں سے پانی برابر ٹپک رہا ہو جس سے بہہ کر تین انگلیوں کے برابر پانی موزہ کو لگ جائے تو درست ہو جائے گا۔ مسئلہ نمبر 10: مسح میں مستحب تو یہی ہے کہ ہتھیلی کی طرف سے مسح کرے اور اگر کوئی ہتھیلی کے اوپر کی طرف سے مسح کرے تو بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 11: اگر کسی نے موزہ پر مسح نہیں کیا لیکن پانی برستے وقت باہر نکلی یا بھیگی گھاس میں چلی جس سے موزہ بھیگ گیا تو مسح ہوگیا۔ مسئلہ نمبر 12: ہاتھ کی تین انگلیوں کی جگہ کے برابر ہر موزہ پر مسح کرنا فرض ہے اس سے کم میں مسح درست نہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 13: جو چیز وضو توڑ دیتی ہے اس سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے اور موزوں کے اتار دینے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے۔ تو

اگرکسی کاوضوتونہیں ٹوٹا لیکن اس نے موزے اتارڈالےتومسح جاتارہا۔اب دونوں پیر دھولے پھر سے وضوکرنے کی ضرورت نہیں ہے۔مسئلہ نمبر 14:اگرایک موزہ اتارڈالاتو دوسراموزہ بھی اتارکردونوں پاؤں کادھوناواجب ہے۔ مسئلہ نمبر 15:اگرمسح کی مدت پوری ہوگئ تو بھی مسح جاتارہا۔اگروضونہ ٹوٹا ہوتو موزہ اتارکردونوں پاؤں دھوئے پورے وضوکادہراناواجب نہیں اوراگروضوٹوٹ گیا ہوتو موزے اتارکرپوراوضوکرے۔مسئلہ نمبر 16:موزہ پرمسح کرنے کے بعدکہیں پانی میں پیر پڑ گیااورموزہ ڈھیلا تھااس لئے موزے کے اندر پانی چلا گیااورساراپاؤں یا آدھے سے زیادہ پاؤں بھیگ گیاتو بھی مسح جاتا رہا دوسرا موزہ بھی اتار دیوےاوردونوں پیراچھی طرح سے دھوئے۔مسئلہ نمبر 17:جوموزہ اتناپھٹ گیاہوکہ چلنے میں پیر کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابرکھل جاتاہےتواس پرمسح درست نہیں اوراگراس سے کم کھلتاہوتومسح درست ہے۔مسئلہ نمبر18:اگرموزہ کی سیون کھل گئی لیکن اس میں سے پیردکھائی نہیں دیتاتومسح درست ہے۔مسئلہ نمبر 19:اگرایک موزہ میں دوانگلیوں کے برابرپیرکھل جاتاہےاوردوسرےموزہ میں ایک انگلی کے برابرتو کچھ حرج نہیں مسح جائز ہے۔اوراگرایک ہی موزہ کئی جگہ سے پھٹاہےاورسب ملاکرتین انگلیوں کے برابرکھل جاتاہےتومسح جائزنہیں اوراگر اتناکم ہوکہ سب ملاکربھی پوری تین انگلیوں کے برابرنہیں ہوتاتومسح درست ہے۔ مسئلہ نمبر 20: کسی نےموزہ پرمسح کرناشروع کیااورابھی ایک دن رات گزرنے نہ پایاتھاکہ مسافرہوگئی تو تین دن رات تک مسح کرتی رہےاوراگرسفرسے پہلے ہی ایک دن رات گزرجائےتومدت ختم ہوچکی۔پیردھوکرپھرسےموزہ پہنے۔ مسئلہ نمبر 21:اوراگرسفرمیں مسح کرتی تھی پھرگھرپہنچ گئی تواگرایک دن رات پوراہوچکاہےتواب موزہ اتاردےاب اس پرمسح درست نہیں اوراگرابھی تک دن رات پورا کرلےاس سےزیادہ تک مسح درست نہیں۔مسئلہ نمبر22:اگرجراب

کے اوپر موزے پہنے ہیں۔تب بھی موزوں پر مسح درست ہے۔ مسئلہ نمبر 23: جرابوں پر مسح درست نہیں ہے البتہ اگر ان پر چمڑا چڑھا دیا گیا ہو یا سارے موزے پر چمڑا نہ چڑھایا ہو بلکہ مردانہ جوتے کی شکل پر چمڑا لگا دیا گیا ہو یا بہت سنگین اور سخت ہوں کہ بغیر کسی چیز سے باندھے ہوئے آپ ہی آپ ٹھہرے رہتے ہوں اور ان کو پہن کر تین چار میل رستہ بھی چل سکتی ہو تو ان سب صورتوں میں جراب پر بھی مسح درست ہے۔ مسئلہ نمبر 24: برقع اور دستانوں پر مسح درست نہیں۔
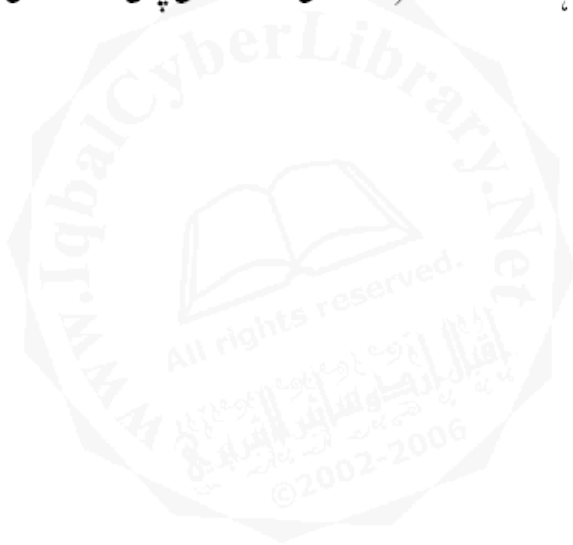
مسائل

وضو کی توڑنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ نمبر 22: مرد کے ہاتھ لگانے سے یا یوں ہی خیال کرنے سے اگر آگے کی راہ سے پانی آ جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اس پانی کو جوش کے وقت نکلتا ہے مذی کہتے ہیں۔ مسئلہ نمبر 23: بیماری کی وجہ سے ریشٹ کی طرف لیس دار پانی آگے کی طرف سے آتا ہو تو احتیاط اس کہنے میں ہے کہ وہ پانی نجس ہے۔ اور اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ مسئلہ نمبر 24: پیشاب یا مذی کا قطرہ سوراخ سے باہر نکل آیا لیکن ابھی اس کھال کے اندر ہے جو اوپر ہوتی ہے۔ تب بھی وضو ٹوٹ گیا وضو ٹوٹنے کے لئے کھال سے باہر نکلنا ضروری نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 25: مرد کے پیشاب کے مقام سے جب عورت کا پیشاب کا مقام مل جائے اور کچھ کپڑا وغیرہ بیچ میں آڑ نہ ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ایسے ہی اگر دو عورتیں اپنی اپنی پیشاب گاہیں ملائیں تب بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن خود یہ نہایت برا اور گناہ ہے دونوں صورتوں میں چاہے کچھ نکلے چاہے نہ نکلے ایک ہی حکم ہے۔

مسائل ذیل کے پڑھانے کا طریقہ

اگر پڑھانے والا مرد ہو تو ان مسائل کو خود پڑھا لے یا تو اپنی بیوی کے ذریعہ سے سمجھا دے یا ہدایت کر دے کہ بعد میں ان مسائل کو دیکھ لینا۔ اور اگر پڑھنے والا لڑکا کم عمر ہو اس کو بھی نہ پڑھائیں بلکہ صرف ہدایت کر دیں کہ بعد کو دیکھ لینا۔

جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے ان کا بیان

مسئلہ نمبر 1: سوتے یا جاگتے میں جب جوانی کے جوش کے ساتھ منی نکل آئے تو غسل واجب ہو جاتا ہے چاہے مرد کے ہاتھ لگانے سے نکلے یا فقط خیال اور دھیان کرنے سے نکلے یا اور کسی طرح نکلے ہر حال میں غسل واجب ہے۔ مسئلہ

نمبر 2: اگر آنکھ کھلی اور کپڑے یا بدن پر منی لگی ہوئی دیکھی تو بھی غسل کرنا واجب ہے چاہے سوتے میں کوئی خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو تنبیہ جوانی کے جوش کے وقت اول جو پانی نکلتا ہے اس کے نکلنے سے جوش زیادہ ہو جاتا ہے کم نہیں ہوتا اس کو مذی کہتے ہیں اور خوب مزہ آ کر جب جی بھر جاتا ہے اس وقت جو نکلتا ہے اس کو منی کہتے ہیں اور پہچان دونوں کی یہی ہے کہ منی نکلنے کے بعد جی بھر جاتا ہے اور جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے اور مذی نکلنے سے جوش کم نہیں ہوتا بلکہ زیادہ ہو جاتا ہے اور مذی پتلی ہوتی ہے اور منی گاڑھی ہوتی ہے سو صرف مذی نکلنے سے غسل واجب نہیں ہوتا البتہ وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ مسئلہ نمبر 3: جب مرد کے پیشاب کے مقام کی سپاری اندر چلی جائے اور چھپ جائے تو بھی غسل واجب ہو جاتا ہے چاہے منی نکلے یا نہ نکلے۔ مرد کی سپاری آگے کی راہ میں گئی ہو تو بھی غسل واجب ہے چاہے کچھ بھی نہ نکلا ہو اور اگر پیچھے کی راہ میں گئی ہو تب بھی غسل واجب ہے لیکن پیچھے کی راہ میں کرنا کرانا بڑا گناہ ہے۔ مسئلہ نمبر 4: جو خون ہر مہینے آگے کی راہ سے آیا کرتا ہے۔ اس کو حیض کہتے ہیں جب یہ خون بند ہو جائے تو غسل کرنا واجب ہے اور جو خون بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے۔ اس کو نفاس کہتے ہیں اس کے بند ہونے پر بھی غسل کرنا واجب ہے خلاصہ یہ کہ چار چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے۔ جوش کے ساتھ منی نکلنا۔ مرد کی سپاری کا اندر چلا جانا۔ حیض اور نفاس کے خون کا بند ہو جانا۔ مسئلہ نمبر 5: چھوٹی لڑکی سے اگر کسی مرد نے صحبت کی جو ابھی جوان نہیں ہوئی ہے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔ لیکن عادت ڈالنے کے لئے اس سے غسل کرانا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 6: سوتے میں مرد کے پاس رہنے اور صحبت کرنے کا خواب دیکھا اور مزہ بھی آیا لیکن آنکھ کھلی تو دیکھا کہ منی نہیں نکلی ہے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔ البتہ اگر منی نکل آئی ہو تو غسل واجب ہے اور اگر کپڑے یا بدن پر کچھ بھیگا بھیگا معلوم ہو لیکن یہ خیال ہوا کہ یہ مذی ہے منی نہیں ہے تب بھی غسل کرنا واجب ہے۔ مسئلہ

اصلی انسانی زیور

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی اماں جان سے
آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ بتا دیجئے مجھے
اور جو بدزیب ہیں وہ بھی بتا دیجئے مجھے !
تا کہ اچھے اور برے میں مجھ کو بھی ہو امتیاز
اور مجھ پر آپ کی برکت سے کھل جائے یہ راز
یوں کہاں ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی مری
گوش دل سے بات سن لو زیوروں کی تم ذری
سیم وزر کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا
پر نہ میری جان ہونا تم کبھی ان پر فدا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے
چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات
دین ودنیا کی بھلائی جس سے اے جاں آئے ہاتھ
سرپہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام
چلتے ہیں جس کے ذریعے سے ہی سب انسان کے کام
بالیاں ہوں کان میں اے جان گوش ہوش کی
اور نصیحت لاکھ تیرے جھومکوں میں ہو بھری
اور آویزے نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں
گر کرے ان پر عمل تیرے نصیبے تیز ہوں

کان کے پتے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب
کان میں رکھو نصیحت دیں جو اوراق کتاب
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہوں
نیکیاں پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہوں
قوت بازو کا حاصل تجھ کو باز و بند ہو
کامیابی سے سدا تو خرم و خرسند ہو
ہیں جو سب بازو کے زیور سب کے سب بیکار ہیں
ہمتیں بازو کی اے بیٹی تیری درکار ہیں
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے
دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
کیا کرو گی اے مری جاں زیور خلخال کو
پھینک دینا چاہئے بیٹی بس اس جنجال کو
سب سے اچھا پاؤں کا زیور یہ ہے نور بصر
تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہ نیک پر
سیم و زر کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں
راستی سے پاؤں پھسلے گر نہ میری جان کہیں

نجاست کے پاک کرنے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: نجاست کی دو قسمیں ہیں۔ایک وہ جس کی نجاست زیادہ سخت ہے۔تھوڑی سی لگ جائے۔تب بھی دھونے کا حکم ہے اس کو نجاست غلیظہ کہتے ہیں دوسری وہ جس کی نجاست ذرا کم اور ہلکی ہے اس کو نجاست خفیفہ کہتے ہیں۔مسئلہ نمبر 2: خون اور آدمی کا پاخانہ‘ پیشاب اور منی اور شراب اور کتے کا پاخانہ‘ پیشاب اور سور کا گوشت اور اس کے بال وہڈی وغیرہ اس کی ساری چیزیں اور گھوڑے گدھے‘ خچر کی لید اور گائے بیل‘ بھینس وغیرہ کا گوبر‘ اور بکری بھیڑ کی مینگنی غرضیکہ سب جانوروں کا پاخانہ اور مرغی بطخ اور مرغابی کی بیٹ اور گدھے خچر اور سب حرام جانوروں کا پیشاب یہ سب چیزیں نجاست غلیظہ ہیں۔مسئلہ نمبر 3: چھوٹے دودھ پیتے بچہ کا پیشاب پاخانہ بھی نجاست غلیظہ ہے۔مسئلہ نمبر 4: حرام پرندوں کی بیٹ اور حلال جانوروں کا پیشاب جیسے بکری‘ گائے‘ بھینس وغیرہ اور گھوڑے کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے۔ مسئلہ نمبر 5: مرغی‘ بطخ‘ مرغابی کے سوا اور حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہے جیسے کبوتر‘ گوریا یعنی چڑیا مینا وغیرہ اور چمگادڑ کا پیشاب اور بیٹ بھی پاک ہے۔مسئلہ نمبر 6: نجاست غلیظہ میں سے اگر پتلی اور بہنے والی چیز کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو اگر پھیلاؤ میں روپے کے برابر یا اس سے کم ہو تو معاف ہے بے اس کے دھوئے اگر نماز پڑھ لے تو نماز پڑھ ہو جائے گی لیکن نہ دھونا اور اسی طرح نماز پڑھتے رہنا مکروہ اور برا ہے اور اگر روپے سے زیادہ ہو تو وہ معاف نہیں بغیر اس کے دھوئے نماز نہ ہوگی اور اگر نجاست غلیظہ میں سے گاڑھی چیز لگ جائے۔جیسے پاخانہ اور مرغی کی بیٹ‘ تو اگر وزن میں ساڑھے چار ماشہ یا اس سے کم ہو تو بغیر دھوئے ہوئے نماز درست ہے اور اگر اس سے زیادہ لگ جائے تو بغیر دھوئے ہوئے نماز درست نہیں ہے۔مسئلہ نمبر 7: اگر نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو جس حصہ لگی ہے اگر اس کے چوتھائی سے کم ہو

تو معاف ہے اور اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں یعنی اگر آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوتھائی سے کم ہو' اگر کلی میں لگی ہے تو اس کو چوتھائی سے کم ہو۔اگر دوپٹہ میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو تب معاف ہے۔اسی طرح اگر اسی طرح اگر نجاست خفیفہ ہاتھ میں بھری ہے تو ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہو تب معاف ہے اسی طرح اگر ٹانگ میں لگ جائے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو تب معاف ہے غرضیکہ جس عضو میں لگے اس کی چوتھائی سے کم ہو' اور اگر پورا چوتھائی ہو تو معاف نہیں' اس کا دھونا واجب ہے یعنی بغیر دھوئے ہوئے نماز درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 8: نجاست غلیظہ جس پانی میں پڑ جائے تو وہ بھی نجس غلیظ ہو جاتا ہے اور نجاست خفیفہ پڑ جائے تو وہ پانی بھی نجس خفیف ہو جاتا ہے چاہے کم پڑے یا زیادہ۔ مسئلہ نمبر 9: کپڑے میں نجس تیل لگ گیا اور ہتھیلی کے گہراؤ یعنی روپے سے کم بھی ہے لیکن دو ایک دن میں پھیل کر زیادہ ہو گیا تو جب تک روپے سے زیادہ نہ ہو معاف ہے اور جب بڑھ گیا تو معاف نہیں رہا اب اس کا دھونا واجب ہے بغیر دھوئے ہوئے نماز نہ ہو گی۔مسئلہ نمبر 10: مچھلی کا خون نجس نہیں ہے۔اگر لگ جائے تو کچھ حرج نہیں اسی طرح مکھی کھٹمل مچھر کا بھی نجس نہیں ہے۔مسئلہ نمبر 11:اگر پیشاب کی چھینٹیں سوئی کی نوک کے برابر پڑ جائیں کہ دیکھنے سے دکھائی نہ دیں تو اس کا کچھ حرج نہیں دھونا واجب نہیں ہے۔مسئلہ نمبر 12:اگر دلدار نجاست لگ جائے جیسے پاخانہ خون تو اتنا دھوئے کہ نجاست داغ صاف ہو جائے اور دھبہ جاتا رہے۔ چاہے کئی مرتبہ دھونا پڑے جب نجاست داغ صاف ہو جائے گی تو کپڑا پاک ہو جائے گا اور بدن میں لگ گئی ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ البتہ اگر پہلی ہی دفعہ میں نجاست کے داغ صاف ہو گئے تو دو مرتبہ اور دھو لینا بہتر ہے اگر دو مرتبہ میں داغ صاف ہوں تو ایک مرتبہ اور دھوئے' غرضیکہ تین بار پورے کر لینا بہتر ہے۔مسئلہ نمبر 13:اگر ایسی نجاست ہے کئی دفعہ دھونے اور

نجاست کے داغ صاف ہو جانے پر بھی بد بو نہیں گئی یا کچھ دھبہ رہ گیا تب بھی کپڑا پاک ہو گیا۔ صابون وغیرہ لگا کر دھبہ داغ صاف کرنا اور بد بو دور کرنا ضروری نہیں۔ مسئلہ نمبر 14: اور اگر پیشاب کی طرح کوئی نجاست لگ گئی جو جسم والی نہیں ہے تو تین مرتبہ دھوئے اور ہر مرتبہ نچوڑے اور تیسری مرتبہ اپنی طاقت بھر خوب زور سے نچوڑے تب پاک ہو گا۔ تو اگر خوب زور سے نہ نچوڑے گی تو کپڑا پاک نہ ہو گا۔ مسئلہ نمبر 15: اگر نجاست ایسی چیز میں لگی ہے جس کو نچوڑ نہیں سکتی۔ جیسے تخت، چٹائی، زیور، مٹی یا چینی وغیرہ کے برتن، بوتل، جوتا وغیرہ تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک دفعہ دھو کر ٹھہر جائے۔ جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے پھر دھوئے پھر جب پانی ٹپکنا ٹھہر جائے تب پھر دھوئے اسی طرح تین دفعہ دھوئے تو وہ چیز پاک ہو جائے گی۔ مسئلہ نمبر 16: پانی کی طرح جو چیز پتلی اور پاک ہو اس سے بھی نجاست کا دھونا درست ہے تو اگر کوئی گلاب یا عرق گاؤزبان یا اور کسی عرق سے یا سرکہ سے دھوئے تو بھی چیز پاک ہو جائے گی۔ لیکن گھی اور تیل اور دودھ وغیرہ کسی ایسی چیز سے دھونا درست نہیں جس میں چکنائی ہو، وہ چیز ناپاک رہے گی۔ مسئلہ نمبر 17: بدن میں یا کپڑے میں منی لگ کر سوکھ گئی ہو تو کھرچ کر خوب مل ڈالنے سے پاک ہو جائے گا اور اگر ابھی سوکھی نہ ہو تو صرف دھونے سے پاک ہو گا لیکن اگر کسی نے پیشاب کر کے استنجا نہیں کیا تھا ایسے وقت منی نکلی تو وہ ملنے سے پاک نہ ہو گی۔ اس کو دھونا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 18: جوتے اور چمڑے کے موزے میں اگر جسم والی نجاست لگ کر سوکھ جائے جیسے گوبر، پاخانہ، خون، منی وغیرہ تو زمین پر خوب گھس کر نجاست چھوڑ ڈالنے سے پاک ہو جاتا ہے ایسے ہی کھرچ ڈالنے سے بھی پاک ہو جاتا ہے اور اگر سوکھی نہ ہو تب بھی اگر اتنا رگڑ ڈالے کہ نجاست کا نام و نشان باقی نہ رہے تو پاک ہو جائے گا۔ مسئلہ نمبر 19: اور اگر پیشاب کی طرح کوئی نجاست جوتے میں یا چمڑے کے موزے میں لگ گئی جو جسم

والی نہیں ہے تو بغیر دھوئے پاک نہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 20: کپڑا اور بدن صرف دھونے سے ہی پاک ہوتا ہے چاہے جسم والی نجاست لگے یا بغیر جسم کی کسی اور طرح پاک نہیں ہوتا۔ مسئلہ نمبر 21: آئینہ کا شیشہ اور چھری چاقو چاندی سونے کے زیور پھول تانبے لوہے گلٹ شیشے وغیرہ کی چیزیں اگر نجس ہو جائیں تو خوب پونچھ ڈالنے اور رگڑ دینے یا مٹی سے مانج ڈالنے سے پاک ہو جاتی ہیں لیکن اگر نقشی چیزیں ہوں تو بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی۔ مسئلہ نمبر 22: زمین پر نجاست پڑ گئی پھر ایسی سوکھ گئی کہ نجاست کا نشان بالکل جاتا رہا۔ نہ تو نجاست کا دھبہ رہے نہ بدبو آتی ہے تو اسی طرح سوکھ جانے سے زمین پاک ہو جاتی ہے لیکن ایسی زمین پر تیمم کرنا درست نہیں البتہ نماز پڑھنا درست ہے جو اینٹیں یا پتھر چونہ یا گارے سے زمین میں خوب جما دیئے گئے ہوں کہ بے کھودے زمین سے جدا نہ ہو سکیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ سوکھ جانے اور نجاست کا نشان نہ رہنے سے پاک ہو جائیں گے۔ مسئلہ نمبر 23: جو اینٹیں زمین پر صرف بچھا دی گئی ہیں چونہ یا گارے سے انکی جڑائی نہیں کی گئی ہے وہ سوکھنے سے پاک نہ ہوں گی ان کو دھونا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 24: زمین پر جمی ہوئی گھاس بھی سوکھنے اور نجاست کا نشان جاتے رہنے سے پاک ہو جاتی ہے اگر کٹی ہوئی گھاس ہو تو بغیر دھوئے پاک نہ ہوگی۔ مسئلہ نمبر 25: نجس چاقو چھری یا مٹی اور تانبے وغیرہ کے برتن اگر دہکتی آگ میں ڈال دیئے جائیں تو بھی پاک ہو جاتے ہیں۔ مسئلہ نمبر 26: ہاتھ میں کوئی نجس چیز لگی تھی اس کو کسی نے زبان سے تین دفعہ چاٹ لیا تو بھی پاک ہو جائے گا۔ مگر چاٹنا منع ہے یا چھاتی پر بچہ کی قے کا دودھ لگ گیا پھر بچہ نے تین دفعہ چوس کر پی لیا۔ تو پاک ہو گیا۔ مسئلہ نمبر 27: اگر کورا برتن نجس ہو جائے اور وہ برتن نجاست کو چوس لے تو صرف دھونے سے پاک نہ ہوگا بلکہ اس میں پانی بھر دے۔ پھر جب نجاست کا اثر پانی میں آ جائے تو گرا کر کے پھر بھر دیوے اسی طرح برابر کرتی

رہے۔ جب نجاست کا نام ونشان بالکل جاتا رہے نہ رنگ باقی رہے نہ بدبو تب پاک ہوگا۔ مسئلہ نمبر 28: نجس مٹی سے جو برتن کمہار نے بنائے تو جب تک وہ کچے ہیں ناپاک ہیں جب پکائے گئے تو پاک ہو گئے۔ مسئلہ نمبر 29: شہد یا شیرہ یا گھی‘ تیل ناپاک ہو گیا تو جتنا تیل وغیرہ ہو اتنا یا اس سے زیادہ پانی ڈال کر پکاتے جب پانی جل جائے تو پھر پانی ڈال کر جلائے اسی طرح تین مرتبہ کرنے سے پاک ہو جائے گا یا یوں کرو کہ جتنا گھی تیل ہو اتنا ہی پانی ڈال کر ہلاؤ۔ جب پانی کے اوپر آ جائے تو کسی طرح اٹھا لو اسی طرح تین دفعہ پانی ملا کر اٹھاؤ تو پاک ہو جائے گا اور گھی اگر جم گیا ہو تو پانی ڈال کر آگ پر رکھ دو جب پگھل جائے تو اس کو نکال لو۔ مسئلہ نمبر 30: نجس رنگ میں کپڑا رنگا تو اتنا دھوئے کہ پانی صاف آنے لگے تو پاک ہو جائے گا چاہے کپڑے سے رنگ چھوٹے یا نہ چھوٹے۔ مسئلہ نمبر 31: گوبر کے کنڈے اور لید وغیرہ نجس چیزوں کی راکھ پاک ہے اور ان کا دھواں بھی پاک ہے‘ روٹی میں لگ جائے تو کچھ حرج نہیں۔ مسئلہ نمبر 32: بچھونے کا ایک کونہ نجس ہے اور باقی سب پاک ہے تو پاک کرنے پر نماز پڑھنا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 33: جس زمین کو گوبر سے لیپا ہو وہ نجس ہے اس پر بغیر کوئی پاک چیز بچھائے نماز درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 34: گوبر سے لیپی ہوئی زمین اگر سوکھ گئی ہو تو اس پر گیلا کپڑا بچھا کر بھی نماز پڑھنا درست ہے لیکن وہ اتنا گیلا نہ ہو کہ اس زمین کی کچھ مٹی چھوٹ کر کپڑے میں بھر جائے۔ مسئلہ نمبر 35: پیر دھو کر ناپاک زمین پر چلی اور پیر کا نشان زمین پر بن گیا تو اس سے پیر ناپاک نہ ہو گا ہاں اگر پیر کے پانی سے زمین اتنی بھیگ جائے کہ زمین کی کچھ مٹی یا یہ نجس پانی پیر میں لگ جائے تو نجس ہو جائے گا۔ مسئلہ نمبر 36: نجس بچھونے پر سوئی اور پسینہ سے وہ کپڑا بھیگ گیا تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اس کا کپڑا اور بدن ناپاک نہ ہو گا۔ ہاں اگر اتنا بھیگ جائے کہ بچھونے میں سے کچھ نجاست چھوٹ کر بدن یا کپڑے کو لگ

جائے تو نجس ہو جائے گا۔ مسئلہ نمبر 37: نجس سرمہ یا کاجل آنکھوں میں لگایا تو اس کا پونچھنا اور دھونا واجب نہیں۔ ہاں اگر پھیل کر باہر آنکھ کے آ گیا تو دھونا واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 38: نجس مہندی ہاتھوں پیروں میں لگائی تو تین دفعہ خوب دھو ڈالنے سے ہاتھ پیر پاک ہو جائیں گے رنگ کا داغ صاف کرنا واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 39: نجس تیل سر میں ڈال لیا یا بدن میں لگالیا تو قاعدے کے موافق تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا، کھلی ڈال کر یا صابون لگا کر تیل کا داغ صاف واجب نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 40: کتے نے آٹے میں منہ ڈال دیا یا بندر نے جھوٹا کر دیا تو اگر آٹا گندھا ہوا ہو تو جہاں منہ ڈالا ہے اتنا نکال ڈالے باقی کا کھانا درست ہے اور اگر سوکھا آٹا ہو تو جہاں جہاں اس کے منہ کا لعاب لگا ہو نکال ڈالے باقی سب پاک ہے۔ مسئلہ نمبر 41: کتے کا لعاب نجس ہے اور خود کتا نجس نہیں ہوتا اگر کتا کسی کے کپڑے یا بدن سے لگ جائے تو نجس نہیں ہوتا چاہے کتے کا بدن سوکھا ہو یا گیلا ہاں اگر کتے کے بدن پر کوئی نجاست لگی ہو تو اور بات ہے۔ مسئلہ نمبر 42: رومالی بھیگی ہونے کے وقت ہوا نکلی تو اس سے کپڑا نجس نہیں ہوا۔ مسئلہ نمبر 43: نجس پانی میں جو کپڑا بھیگ گیا تھا اس کے ساتھ پاک کپڑے کو لپیٹ کر رکھ دیا اور اس کی تری اس پاک کپڑے میں آ گئی لیکن نہ تو اس میں نجاست کا رنگ آیا۔ نہ بد بو آئی۔ تو اگر یہ پاک کپڑا اتنا بھیگ گیا ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ قطرہ ٹپک پڑے یا نچوڑتے وقت ہاتھ بھیگ جائے تو وہ پاک کپڑا ابھی نجس ہو جائے گا اور اگر اتنا نہ بھیگا ہو تو پاک رہے گا اور اگر پیشاب وغیرہ خاص نجاست کے بھیگے ہوئے کپڑے کے ساتھ لپیٹ دیا تو جب پاک کپڑے میں ذرا بھی اس کی نمی اور دھبہ آ گیا تو نجس ہو جائے گا۔ مسئلہ نمبر 44: اگر لکڑی کا تختہ ایک طرف سے نجس ہے اور دوسری طرف سے پاک ہے تو اگر اتنا موٹا ہے کہ بیچ سے چر سکتا ہے تو اس کو پلٹ کر دوسری طرف نماز پڑھنا درست ہے اور اگر اتنا موٹا نہ

ہوتو درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 45: دو تہہ کا کوئی کپڑا ہے اور ایک تہہ نجس ہے دوسری پاک ہے تو اگر دونوں تہیں سلی ہوئی نہ ہوں تو پاک تہہ کی طرف نماز پڑھنا درست ہے اور اگر سلی ہوں تو پاک تہہ پر بھی نماز پڑھنا درست نہیں۔

نہ ہو گی اور نجاست پھیلی نہ ہو تو صرف ڈھیلے سے پاک کر کے بھی نماز درست ہے لیکن سنت کے خلاف ہے۔ مسئلہ نمبر 6: پانی سے استنجا کرے تو پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھولے پھر تنہائی کی جگہ جا کر بدن ڈھیلا کر بیٹھے اور اتنا دھوئے کہ دل کہنے لگے کہ اب بدن پاک ہو گیا۔ البتہ اگر کوئی شکی مزاج ہو کر پانی بہت پھینکتی ہے پھر بھی دل اچھی طرح صاف نہیں ہوتا تو اس کو یہ حکم ہے کہ تین دفعہ یا سات دفعہ دھو لے بس اس سے زیادہ نہ دھوئے۔ مسئلہ نمبر 7: اگر کہیں تنہائی کا موقع نہ ملے تو پانی سے استنجا کرنے کے واسطے کسی کے سامنے اپنے بدن کو کھولنا درست نہیں نہ مرد کے سامنے نہ کسی عورت کے سامنے ایسے وقت پانی سے استنجا نہ کرے اور بغیر استنجا کیے نماز پڑھ لے کیونکہ بدن کا کھولنا بڑا گناہ ہے۔ مسئلہ نمبر 8: ہڈی اور نجاست جیسے گوبر لید وغیرہ اور کوئلہ اور کنکر اور شیشہ اور پکی اینٹ اور کھانے کی چیز یا کاغذ سے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا برا اور منع ہے نہ کرنا چاہیے' لیکن اگر کوئی کرے تو بدن پاک ہو جائے گا۔ مسئلہ نمبر 9: کھڑے کھڑے پیشاب کرنا منع ہے۔ مسئلہ نمبر 10: پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا اور پیٹھ کرنا منع ہے۔ مسئلہ نمبر 11: چھوٹے بچہ کو قبلہ کی طرف بٹھا کر پاخانہ یا پیشاب کرانا بھی مکروہ اور منع ہے۔ مسئلہ نمبر 12: استنجے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا درست ہے۔ اور وضو کے بچے ہوئے پانی سے استنجا بھی درست ہے لیکن نہ کرنا بہتر ہے۔ مسئلہ نمبر 13: جب پاخانہ پیشاب کو جائے تو پاخانہ کے دروازے سے باہر بسم اللہ کہے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ اور ننگے سر نہ جائے اور اگر کسی انگوٹھی وغیرہ پر اللہ رسول کا نام ہو تو اس کو اتار ڈالے اور پہلے بایاں پیر کو رکھے اور اندر خدا کا نام نہ لے' اگر چھینک آئے تو فقط دل ہی دل میں الحمد اللہ کہے نہ وہاں کچھ بولے نہ بات کرے' پھر جب نکلے تو داہنا پیر پہلے نکالے اور دروازہ سے نکل کر یہ دعا پڑھے۔ غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

اَلَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ اور استنجے کے بعد بائیں ہاتھ کو زمین پر رگڑ کے یا مٹی سے مل کر دھووے۔

نماز کا بیان

اللہ تعالی کے نزدیک نماز کا بہت بڑا رتبہ ہے کوئی عبادت اللہ تعالی کے نزدیک نماز سے زیادہ پیاری نہیں ہے اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کر دی ہیں ان کے پڑھنے کا بڑا ثواب ہے اور ان کے چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اچھی طرح سے وضو کیا کرے اور خوب دل لگا کر اچھی طرح نماز پڑھا کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ سب بخش دے گا اور جنت دے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز دین کا ستون ہے سو جس نے نماز کو اچھی طرح پڑھا اس نے دین کو ٹھیک رکھا اور جس نے اس ستون کو گرا دیا (یعنی نماز نہ پڑھی) اس نے دین برباد کر دیا اور حضرت نے فرمایا ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کی پوچھ ہو گی اور نمازیوں کے ہاتھ اور پاؤں اور منہ قیامت میں کی طرح چمکتے ہوں گے اور بے نمازی اس دولت سے محروم رہیں گے اور حضرت نے فرمایا ہے کہ نمازیوں کا حشر قیامت کے دن نبیوں اور شہیدوں اور ولیوں کے ساتھ ہوگا اور بے نمازیوں کا حشر فرعون اور ہامان اور قارون ان بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا اس لئے نماز پڑھنا بہت ضروری ہے اور نہ پڑھنے سے دین اور دنیا دونوں کا بہت نقصان ہوتا ہے' اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ بے نمازی کا حشر کافروں کے ساتھ کیا گیا۔ بے نمازی کافروں کے برابر سمجھا گیا خدا کی پناہ نماز نہ پڑھنا کتنی بری بات ہے۔ البتہ ان لوگوں پر نماز واجب نہیں۔ مجنوں اور چھوٹی لڑکی اور لڑکا جو ابھی جوان نہ ہوئے ہوں باقی سب مسلمانوں پر فرض ہے لیکن اولاد جب سات برس کی ہو جائے تو ماں باپ کو حکم ہے کہ ان سے نماز پڑھواویں اور جب دس برس کی ہو جائے تو مار کر پڑھواویں

اور نماز کا چھوڑنا کبھی کسی وقت درست نہیں ہے جس طرح ہو سکے نماز ضرور پڑھے البتہ اگر نماز پڑھنا بھول گئی بالکل یاد ہی نہ رہا جب وقت جاتا رہا تب یاد آیا کہ میں نے نماز نہیں پڑھی یا ایسی غافل سو گئی کہ آنکھ نہ کھلی اور نماز قضا ہو گئی تو ایسے وقت گناہ نہ ہو گا لیکن جب یاد آئے اور آنکھ کھلے تو وضو کر کے فوراً قضا پڑھ لینا فرض ہے البتہ اگر وہ وقت مکروہ ہو تو ذرا ٹھہر جائے تاکہ مکروہ وقت نکل جائے اسی طرح جو نمازیں بے ہوشی کی وجہ سے نہیں پڑھیں اس میں بھی گناہ نہیں لیکن ہوش آنے کے بعد فوراً قضا پڑھنی پڑے گی۔

مسئلہ نمبر 1: کسی کے لڑکا پیدا ہو رہا ہو لیکن ابھی سب نہیں نکلا کچھ باہر نکلا ہے اور کچھ نہیں نکلا۔ ایسے وقت بھی اگر ہوش و حواس باقی ہوں تو نماز پڑھنا فرض ہے۔ قضا کر دینا درست نہیں۔ البتہ اگر نماز پڑھنے سے بچہ کی جان کا خوف ہو تو نماز کا قضا کر دینا درست ہے۔ اسی طرح دائی جنائی کو بھی اگر یہ خوف ہو کہ اگر میں نماز پڑھنے لگوں گی تو بچہ کو صدمہ پہنچے گا تو ایسے وقت دائی کو بھی نماز کا قضا کر دینا درست ہے۔ لیکن ان سب کو پھر جلدی قضا پڑھ لینا چاہئے۔

نماز کے وقتوں کا بیان

مسئلہ نمبر 1: پچھلی رات کو صبح ہوتے وقت مشرق کی طرف یعنی جدھر سے سورج نکلتا ہے آسمان کے لنبان پر کچھ سفیدی دکھائی دیتی ہے پھر تھوڑی دیر میں آسمان کے کنارے پر چوڑائی میں سفیدی معلوم ہوتی ہے اور آناً فاناً بڑھتی جاتی ہے اور تھوڑی دیر میں بالکل اجالا ہو جاتا ہے تو جب سے یہ چوڑی سفیدی دکھائی دے تب سے فجر کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور آفتاب نکلتے تک باقی رہتا ہے جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ نکل آتا ہے تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے لیکن اول ہی وقت بہت تڑکے نماز پڑھ لینا بہتر ہے۔ مسئلہ نمبر 2: دوپہر ڈھل جانے سے ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور دوپہر ڈھل جانے کی نشانی یہ ہے کہ لمبی چیزوں کا سایہ مغرب سے شمال

کی طرف سرکتا سرکتا بالکل شمال کی سیدھ میں آکر مشرق کی طرف مڑنے لگے بس سمجھو کہ دوپہر ڈھل گئی اور مشرق کی طرف منہ کر کے کھڑے ہونے سے بائیں ہاتھ کی طرف کا نام شمال ہے اور ایک پہچان اس سے بھی آسان ہے وہ یہ کہ سورج نکل کر جتنا اونچا ہوتا جاتا ہے ہر چیز کا سایہ گھٹتا جاتا ہے پس جب گھٹنا موقوف ہو جائے اس وقت ٹھیک دوپہر کا وقت ہے۔ پھر جب سایہ بڑھنا شروع ہو جائے تو سمجھو کہ دن ڈھل گیا بس اسی وقت سے ظہر کا وقت شروع ہوتا ہے اور جتنا سایہ ٹھیک دوپہر کو ہوتا ہے اس کو چھوڑ کر جب تک ہر چیز کا سایہ دگنا ہو جائے اس وقت تک ظہر کا وقت رہتا ہے مثلاً ایک ہاتھ لکڑی کا سایہ ٹھیک دوپہر کو چار انگل تھا تو جب تک دو ہاتھ اور چار انگل نہ ہو تب تک ظہر کا وقت ہے اور جب دو ہاتھ اور چار انگل ہو گیا تو عصر کا وقت آ گیا اور عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک باقی رہتا ہے لیکن جب سورج کا رنگ بدل جائے اور دھوپ زرد پڑ جائے اس وقت عصر کی نماز پڑھنا مکروہ ہے اگر کسی وجہ سے اتنی دیر ہو گئی تو خیر پڑھ لے قضا نہ کرے لیکن پھر کبھی اتنی دیر نہ کرے اور اس عصر کے سوا اور کوئی نماز ایسے وقت پڑھنا درست نہیں ہے نہ قضا نہ نفل کچھ نہ پڑھے۔

مسئلہ نمبر 3: جب سورج ڈوب گیا تو مغرب کا وقت آ گیا پھر جب تک مغرب کی طرف آسمان کے کنارے پر سرخی باقی رہے تب تک مغرب کا وقت رہتا ہے لیکن مغرب کی نماز میں اتنی دیر نہ کرے کہ تارے خوب چھٹک جائیں کہ اتنی دیر کرنا مکروہ ہے پھر جب وہ سرخی جاتی رہے تو عشاء کا وقت شروع ہو گیا اور صبح ہونے تک باقی رہتا ہے لیکن آدھی رات کے بعد عشاء کا وقت مکروہ ہو جاتا ہے اور ثواب کم ملتا ہے اس لئے اتنی دیر کر کے نماز نہ پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ تہائی رات جانے سے پہلے ہی پڑھ لے۔ مسئلہ نمبر 4: گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز میں جلدی نہ کرے گرمی کی تیزی کا وقت جاتا رہے تب پڑھنا مستحب ہے اور جاڑوں میں اول وقت پڑھ لینا مستحب ہے۔ مسئلہ نمبر 5: اور عصر کی نماز ذرا اتنی دیر کر کے پڑھنا درست

ہے کہ وقت آنے کے بعد اگر کچھ نفلیں پڑھنا چاہے تو پڑھ سکے کیونکہ عصر کے بعد نفلیں پڑھنا درست نہیں چاہے گرمی کا موسم ہو یا سردی کا دونوں کا ایک حکم ہے لیکن اتنی دیر نہ کرے کہ سورج میں زردی آ جائے اور دھوپ کا رنگ بدل جائے اور مغرب کی نماز میں جلدی کرنا اور سورج ڈوبتے ہی پڑھ لینا مستحب ہے۔ مسئلہ نمبر 6: جو کوئی تہجد کی نماز پچھلی رات کو اٹھ کر پڑھا کرتی ہو تو اگر پکا بھروسہ ہو کہ آنکھ ضرور کھلے گی تو اس کو وتر کی نماز تہجد کے بعد پڑھنا بہتر ہے لیکن اگر آنکھ کھلنے کا اعتبار نہ ہو اور سو جانے کا ڈر ہو تو عشاء کے بعد سونے سے پہلے ہی پڑھ لینا چاہیے۔ مسئلہ نمبر 7: بدلی کے دن فجر اور ظہر اور مغرب کی نماز دیر کر کے پڑھنا بہتر ہے اور عصر کی نماز میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ مسئلہ نمبر 8: سورج نکلتے وقت اور ٹھیک دوپہر کو اور سورج ڈوبتے وقت کوئی نماز صحیح نہیں ہے البتہ عصر کی نماز اگر ابھی نہ پڑھی ہو تو وہ سورج ڈوبتے وقت بھی پڑھ لے اور ان تینوں وقت سجدہ تلاوت بھی مکروہ اور منع ہے۔ مسئلہ نمبر 9: اور فجر کی نماز پڑھ لینے کے بعد جب تک سورج نکل کے اونچا نہ ہو جائے نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ البتہ سورج نکلنے سے پہلے قضا نماز پڑھنا درست ہے اور سجدہ تلاوت بھی درست ہے اور جب سورج نکل آیا تو جب تک ذرا روشنی نہ آ جائے قضا نماز بھی درست نہیں ایسے ہی عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں۔ البتہ قضا اور سجدہ کی آیت کا سجدہ درست ہے لیکن جب دھوپ پھیکی پڑ جائے تو یہ بھی درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 10: فجر کے وقت سورج نکل آنے کے ڈر سے جلدی کے مارے فرض فرض پڑھ لیے تو اب جب تک سورج اونچا اور روشن نہ ہو جائے تب تک سنت نہ پڑھے جب ذرا روشنی آ جائے تب سنت وغیرہ جو نماز چاہے پڑھے۔ مسئلہ نمبر 11: جب صبح ہو جائے اور فجر کا وقت آ جائے تو دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض کے سوا اور کوئی نفل نماز پڑھنا درست نہیں یعنی وہ مکروہ ہے البتہ قضا نمازیں پڑھنا اور سجدہ کی آیت پر سجدہ کرنا

درست ہے۔ مسئلہ نمبر 12: اگر فجر کی نماز پڑھنے میں سورج نکل آیا تو نماز نہیں ہوئی۔ سورج میں روشنی آ جانے کے بعد قضا پڑھے اور اگر عصر کی نماز پڑھنے میں سورج ڈوب گیا تو نماز ہوگئی۔ قضا نہ پڑھے۔ مسئلہ نمبر 13: عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے سونا مکروہ ہے نماز پڑھ کے سونا چاہیے لیکن کوئی مرض سے یا سفر سے بہت تھکا ماندہ ہو اور کسی سے کہہ دے کہ مجھکو نماز کے وقت جگا دینا اور دوسرا وعدہ کر لے تو سونا درست ہے۔

نماز کی شرطوں کا بیان

مسئلہ نمبر 1: نماز شروع کرنے سے پہلے کئی چیزیں واجب ہیں اگر وضو نہ ہو تو وضو کرے نہانے کی ضرورت ہو تو غسل کرے۔ بدن پر یا کپڑے پر کوئی نجاست لگی ہو تو اس کو پاک کرے جس جگہ نماز پڑھتی ہو وہ بھی پاک ہونی چاہیے صرف منہ اور دونوں ہتھیلی اور دونوں پیر کے سوا سر سے پیر تک سارا بدن خوب ڈھانک لے قبلہ کی طرف منہ کرے جس نماز کو پڑھنا چاہتی ہے اس کی نیت یعنی دل سے ارادہ کرے وقت آنے کے بعد نماز پڑھے یہ سب چیزیں نماز کے لئے شرط ہیں اگر اس میں سے ایک چیز بھی چھوٹ جائے گی تو نماز نہ ہوگی۔ مسئلہ نمبر 2: باریک کپڑا پہن کر یا جالی وغیرہ کا بہت باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھنا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 3: اگر نماز پڑھتے وقت چوتھائی پنڈلی یا چوتھائی ران یا چوتھائی بازو کھل جائے اور اتنی دیر کھلی رہے جتنی دیر میں تین بار سبحان اللہ کہہ سکے تو نماز جاتی رہی پھر سے پڑھے اور اگر اتنی دیر نہیں لگی بلکہ کھلتے ہی ڈھک لیا تو نماز ہوگئی اسی طرح جتنے بدن کا ڈھانکنا واجب ہے اس میں سے جب چوتھائی عضو کھل جائے گا تو نماز نہ ہوگی جیسے ایک کان کا چوتھائی یا چوتھائی سر یا چوتھائی بال' چوتھائی پیٹ' چوتھائی پیٹھ' چوتھائی گردن' چوتھائی سینہ' چوتھائی چھاتی وغیرہ کھل جانے سے نماز نہ ہوگی۔ مسئلہ نمبر 4: جو لڑکی ابھی جوان نہیں ہوئی اگر اس کی اوڑھنی سرک گئی اور اس کا سر کھل گیا

سال کچھ یاد نہ ہوں تو یوں نیت کرے کہ فجر کی نمازیں جتنی میرے ذمے قضا ہیں ان میں سے جو سب سے اول ہے اس کی قضا پڑھتی ہوں یا ظہر کی نمازیں جتنی میرے ذمے قضا ہیں ان میں جو سب سے اول ہے اس کی قضا پڑھتی ہوں اسی طرح نیت کر کے برابر قضا پڑھتی رہے۔ جب دل گواہی دے دے کہ اب سب نمازیں جتنی جاتی رہی تھیں سب کی قضا پڑھ چکی ہوں تو قضا پڑھنا چھوڑ دے۔ مسئلہ نمبر 8: سنت اور نفل اور تراویح کی نماز میں فقط اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ میں نماز پڑھتی ہوں۔ سنت ہونے اور نفل ہونے کی کچھ نیت نہیں کی تو بھی درست ہے مگر سنت تراویح کی نیت کر لینا زیادہ احتیاط کی بات ہے۔

قبلہ کی طرف منہ کرنے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: اگر کسی ایسی جگہ ہے کہ قبلہ معلوم نہیں ہوتا کدھر ہے اور نہ وہاں کوئی ایسا آدمی ہے جس سے پوچھ سکے تو اپنے دل میں سوچے جدھر دل گواہی دے اس طرف پڑھ لے اگر بغیر سوچے پڑھ لے گی تو نماز نہ ہوگی لیکن اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ ٹھیک قبلہ ہی کی طرف نماز پڑھی ہے تو نماز ہو جائے گی اور اگر وہاں آدمی تو موجود ہے لیکن پردہ اور شرم کے مارے پوچھا نہیں اسی طرح نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوئی ایسے وقت ایسی شرم نہ کرنا چاہیے بلکہ پوچھ کر نماز پڑھے۔ مسئلہ نمبر 2: اگر کوئی بتلانے والا نہ ملا اور دل کی گواہی پر نماز پڑھ لی پھر معلوم ہوا کہ جدھر نماز پڑھی ہے ادھر قبلہ نہیں ہے تو بھی نماز ہوگی۔ مسئلہ نمبر 3: اگر قبلہ رخ کے علاوہ دوسری طرف منہ کر کے نماز پڑھ لی تھی پھر نماز ہی میں معلوم ہو گیا کہ قبلہ ادھر نہیں ہے بلکہ فلانی طرف ہے تو نماز ہی میں قبلہ کی طرف گھوم جائے اب معلوم ہونے کے بعد اگر قبلہ کی طرف نہ پھرے گی تو نماز نہ ہوگی۔ مسئلہ نمبر 4: اگر کوئی کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھے تو یہ بھی جائز ہے اور اس کے اندر نماز پڑھنے والی کو اختیار ہے جدھر چاہے منہ کر کے نماز پڑھے۔ مسئلہ نمبر 5: کعبہ شریف کے اندر فرض نماز بھی

درست ہے اور نفل بھی درست ہے۔

فرض نماز پڑھنے کے طریقہ کا بیان

مسئلہ نمبر 1: نماز کی نیت کر کے اللہ اکبر کہے اور اللہ اکبر کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھ کندھے تک اٹھاوے لیکن ہاتھوں کو ڈوپٹہ سے باہر نہ نکالے پھر سینہ پر ہاتھ باندھ لے اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھدے اور یہ دعا پڑھے سُبۡحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمۡدِکَ وَ تَبَارَکَ اسۡمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیۡرُکَ پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر الحمد پڑھے اور وَلَا الضَّآلِّیۡنَ کے بعد آمین کہے پھر بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کے رکوع میں جائے اور سُبۡحٰنَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡم تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ کہے اور رکوع میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھدے اور دونوں بازو پہلو سے خوب ملائے رہے اور دونوں پیر کے ٹخنے بالکل ملادے پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الۡحَمۡد کہتی ہوئی سر کو اٹھائے۔ جب خوب سیدھی کھڑی ہو جائے تو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی سجدے میں جائے۔ زمین پر پہلے گھٹنے رکھے۔ پھر کانوں کے برابر ہاتھ رکھے اور انگلیاں خوب ملالے پھر دونوں ہاتھوں کی بیچ میں ماتھا رکھے اور سجدے کے وقت ماتھا اور ناک دونوں زمین پر رکھدے اور ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھے مگر پاؤں کھڑے نہ کرے بلکہ داہنی طرف کو نکال دے اور خوب سمٹ کر اور دب کر سجدہ کرے تو پیٹ دونوں رانوں سے اور بانہیں دونوں پہلو سے ملادے اور دونوں بانہیں زمین پر رکھدے اور سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ سُبۡحٰنَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی کہے پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اٹھے اور خوب اچھی طرح بیٹھ جائے تب دوسرا سجدہ اللہ اکبر کہہ کے کرے اور کم سے کم تین دفعہ سُبۡحٰنَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی کہہ کے اللہ اکبر کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے اور زمین پر ہاتھ ٹیک کر کے نہ اٹھے پھر بسم اللہ کہہ کر الحمد اور سورت پڑھ کے دوسری رکعت اسی طرح پوری

کرے جب دوسرا سجدہ کر چکے تو بائیں چوتڑ پر بیٹھے اور اپنے دونوں پاؤں داہنی
طرف نکال دے اور دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لے اور انگلیاں خوب ملا کر رکھے
پھر پڑھے۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوٰتُ وَ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا
النَّبِيُّ وَ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
اور جب کلمہ پر پہنچے تو بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر اَلا اللّٰہ کہنے کے وقت
انگلی اٹھائے اور اَلا اللّٰہ کے وقت جھکائے مگر عقد سے حلقہ کی ہیت کو آخر نماز تک
باقی رکھے اگر چار رکعت پڑھنا ہو تو اس سے زیادہ اور کچھ نہ پڑھے بلکہ فوراً اللہ اکبر
کہہ کے اٹھ کھڑی ہو اور دو رکعت اور پڑھ لے اور فرض نماز میں پچھلی دو رکعتوں میں
الحمد کے ساتھ اور کوئی سورت نہ ملائے۔ جب چوتھی رکعت پر بیٹھے تو پھر التحیات پڑھ
کے یہ درود شریف پڑھے:۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ پھر یہ دعا پڑھے رَبَّنَا اٰتِنَا
فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ یا یہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَ لِوَالِدَىَّ وَ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ
وَ الْمُسْلِمٰتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَلْاَمْوَاتِ. یا کوئی اور دعا پڑھے جو حدیث یا
قرآن مجید میں آئی ہو پھر اپنے داہنی طرف سلام پھیرے اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ پھر یہی کہہ کر بائیں طرف سلام پھیرے اور سلام کرتے وقت
فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرے یہ نماز پڑھنے کا طریقہ ہے لیکن اس میں جو
فرائض ہیں ان میں سے اگر ایک بات بھی چھوٹ جائے تو نماز نہیں ہوتی چاہئے
قصداً چھوڑا ہو یا بھولے سے دونوں کا ایک حکم ہے اور بعض چیزیں واجب ہیں کہ

اس میں سے اگر کوئی چیز قصداً چھوڑ دے تو نماز نامکمل اور خراب ہو جاتی ہے اور پھر سے نماز پڑھنی پڑتی ہے۔ اگر کوئی پھر سے نہ پڑھے تو خیر تب بھی فرض سر سے اتر جاتا ہے لیکن بہت گناہ ہوتا ہے اور اگر بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز ہو جائے گی اور بعض چیزیں سنت ہیں اور بعض چیزیں مستحب ہیں۔ مسئلہ نمبر 2: نماز میں چھ چیزیں فرض ہیں۔ نیت باندھتے وقت اللہ اکبر کہنا۔ کھڑا ہونا قرآن میں سے کوئی سورت یا آیت پڑھنا۔ رکوع کرنا اور دونوں سجدے کرنا اور نماز کے اخیر میں جتنی دیر التحیات پڑھنے میں لگتی ہے اتنی دیر بیٹھنا۔ مسئلہ نمبر 3: یہ چیزیں نماز میں واجب ہیں۔ الحمد پڑھنا اس کے ساتھ کوئی سورت ملانا' ہر فرض کو اپنے اپنے موقع پر ادا کرنا اور پہلے کھڑے ہو کر الحمد پڑھنا پھر سورت ملانا پھر رکوع کرنا پھر سجدہ کرنا دو رکعت پر بیٹھنا' دونوں بیٹھکوں میں التحیات پڑھنا' وتر کی نماز میں دعاء قنوت پڑھنا' اسلام علیکم ورحمتہ اللہ کہہ کر سلام پھیرنا۔ ہر چیز کو اطمینان سے ادا کرنا۔ بہت جلدی نہ کرنا۔ مسئلہ نمبر 4: ان باتوں کے سوا جتنی اور باتیں ہیں وہ سب سنت ہیں لیکن بعض ان میں سے مستحب ہیں۔ مسئلہ نمبر 5: اگر کوئی نماز میں الحمد نہ پڑھے بلکہ کوئی اور آیت یا کوئی اور پوری سورت پڑھے یا صرف الحمد پڑھے اس کے ساتھ کوئی سورت یا کوئی آیت نہ ملائے یا دو رکعت پڑھ کے نہ بیٹھنے بغیر بیٹھے اور بغیر التحیات پڑھے تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو جائے یا بیٹھ تو گئی لیکن التحیات نہیں پڑھی تو ان سب صورتوں میں سر سے فرض تو اتر جائے گا لیکن نماز بالکل نامکمل اور خراب ہے پھر سے پڑھنا واجب ہے نہ دہرائے گی تو بڑا گناہ ہو گا' البتہ اگر بھولے سے ایسا کیا ہو تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جائے گی۔ مسئلہ نمبر 6: اگر السلام علیکم ورحمتہ اللہ کے موقع پر سلام نہیں پھیرا بلکہ جب سلام کا وقت آیا تو کسی سے بول پڑی' باتیں کرنے لگی یا اٹھ کے کہیں چلی گئی اور کوئی ایسا کام کیا جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ فرض تو اتر جائے گا

لیکن نماز کا دہرانا واجب ہے پھر سے نہ پڑھے گی تو بڑا گناہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 7: اگر پہلے سورت پڑھی پھر الحمد پڑھی تب بھی نماز دہرانا پڑھے گی اور اگر بھولے سے ایسا کیا تو سجدہ سہو کرلے۔ مسئلہ نمبر 8: الحمد کے بعد کم سے کم تین آیتیں پڑھنی چاہیں۔ اگر ایک ہی آیت یا دو آیتیں الحمد کے بعد پڑھے تو اگر وہ ایک آیۃ اتنی بڑی ہو کہ چھوٹی چھوٹی تین آیتوں کی برابر ہوجائے تب بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 9: اگر کوئی رکوع سے کھڑی ہوکر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یا رکوع میں سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم نہ پڑھے یا سجدہ میں سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی نہ پڑھے یا اخیر کی بیٹھک میں التحیات کے بعد درود شریف نہ پڑھے تو بھی نماز ہوگئی لیکن سنت کے خلاف ہے۔ اسی طرح اگر درود شریف کے بعد کوئی دعا نہ پڑھی صرف درود پڑھ کر سلام پھیر دیا تب بھی نماز درست ہے لیکن سنت کے خلاف ہے۔ مسئلہ نمبر 10: نیت باندھتے وقت ہاتھوں کا اٹھانا سنت ہے اگر کوئی نہ اٹھائے تب نماز درست ہے مگر خلاف سنت ہے۔ مسئلہ نمبر 11: ہر رکعت میں بسم اللہ پڑھ کر الحمد پڑھے اور جب سورت ملائے تو سورت سے پہلے بسم اللہ پڑھ لے یہی بہتر ہے۔ مسئلہ نمبر 12: سجدہ کے وقت اگر ناک اور ماتھا دونوں زمین پر نہ رکھے بلکہ صرف ماتھا زمین پر رکھے اور ناک نہ رکھے تو بھی نماز درست ہے اور اگر ماتھا نہیں لگایا صرف ناک زمین پر لگائی تو نماز نہیں ہوئی البتہ اگر کوئی مجبوری ہو تو فقط ناک لگانا بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 13: اگر رکوع کے بعد اچھی طرح کھڑی نہیں ہوئی ذرا سا سر اٹھا کر سجدہ میں چلی گئی تو نماز پھر سے پڑھے۔ مسئلہ نمبر 14: اگر دونوں سجدوں کے بیچ میں اچھی طرح نہیں بیٹھی ذرا سا سر اٹھا کے دوسرا سجدہ کرلیا تو اگر ذرا ہی سر اٹھایا ہو تو ایک ہی سجدہ ہوا دونوں سجدے ادا نہیں ہوئے اور نماز بالکل نہیں ہوئی اور اگر اتنا ہی اٹھی کہ قریب قریب بیٹھنے کے ہوگئی ہے تو خیر نماز سر سے تو اتر گئی لیکن بڑی نامکمل اور خراب ہوگئی اس لئے پھر سے پڑھنا

چاہیے نہیں تو بڑا گناہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 15: اگر پیال پر یا روئی کی چیز پر سجدہ کرے تو سر کو خوب دبا کر سجدہ کرے اتنا دبا دے کہ اس سے زیادہ نہ دب سکے اگر اوپر اوپر ذرا اشارہ سے سر رکھ دیا دبایا نہیں تو سجدہ نہیں ہوا۔ مسئلہ نمبر 16: فرض نماز میں پچھلی دو رکعتوں میں اگر الحمد کے بعد کوئی سورہ بھی پڑھ گئی تو نماز میں کچھ نقصان نہیں آیا نماز بالکل صحیح ہے۔ مسئلہ نمبر 17: اگر پچھلی دو رکعتوں میں الحمد نہ پڑھے بلکہ تین دفعہ سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ لے تو بھی درست ہے لیکن الحمد پڑھ لینا بہتر ہے اور اگر کچھ نہ پڑھے چپکی کھڑی رہے تو بھی کچھ حرج نہیں نماز درست ہے۔ مسئلہ نمبر 18: پہلی دو رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے اگر کوئی پہلی رکعتوں میں صرف الحمد پڑھے سورت نہ ملائے یا الحمد بھی نہ پڑھے سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھتی رہے تو اب پچھلی رکعتوں میں صرف الحمد پڑھے سورت نہ ملائے یا الحمد بھی نہ پڑھے سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھتی رہے تو اب پچھلی رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا چاہیے پھر اگر قصداً ایسا کیا ہے تو نماز پھر سے پڑھے اور اگر بھولے سے کیا ہو تو سجدہ سہو کر لے۔ مسئلہ نمبر 19: نماز میں الحمد اور سورت وغیرہ ساری چیزیں آہستہ اور چپکے سے پڑھے لیکن اسی طرح پڑھنا چاہیے کہ خود اپنے کان میں آواز ضرور آئے اگر اپنی آواز خود اپنے آپ کو بھی نہ سنائی دے تو نماز نہ ہو گی۔ مسئلہ نمبر 20: کسی نماز کے لئے کوئی سورت مقرر نہ کرے بلکہ جو جی چاہے پڑھا کرے سورت مقرر کر لینا مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 21: دوسری رکعت میں پہلی رکعت سے زیادہ لمبی سورت نہ پڑھے۔ مسئلہ نمبر 22: سب عورتیں اپنی اپنی نماز الگ الگ پڑھیں جماعت سے نہ پڑھیں اور جماعت کے لئے مسجد میں جانا اور وہاں جا کر مردوں کے ساتھ پڑھنا نہ چاہیے۔ اگر کوئی عورت اپنے شوہر وغیرہ کسی محرم کے ساتھ جماعت کر کے نماز پڑھے تو اس کے مسئلے کسی سے پوچھ لے۔ چونکہ ایسا اتفاق کم ہوتا ہے اس لئے ہم نے بیان نہیں کئے البتہ اتنی بات یاد

رکھے کہ اگر کبھی ایسا موقع ہو تو کسی مرد کے برابر نہ کھڑی ہو بالکل پیچھے رہے ورنہ اس کی نماز بھی خراب ہوگی اور اس مرد کی نماز بھی برباد ہو جائے گی۔ مسئلہ نمبر 23: اگر نماز پڑھتے میں وضو ٹوٹ جائے تو وضو کرکے پھر سے نماز پڑھے۔ مسئلہ نمبر 24: مستحب یہ ہے کہ جب کھڑی ہو تو اپنی نگاہ سجدے کی جگہ رکھے اور جب رکوع میں جائے تو پاؤں پر نگاہ رکھے اور جب سجدہ کرے تو ناک پر سلام پھیرتے وقت کندھوں پر نگاہ رکھے اور جب جمائی آئے تو منہ خوب بند کرے اور اگر کسی طرح نہ رکے تو ہاتھ ہتھیلی کے اوپر کی طرف سے روکے اور جب گلا سہلا دے تو جہاں تک ہو سکے کھانسی کو روکے اور ضبط کرے۔

قرآن شریف پڑھنے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: قرآن شریف کو صحیح صحیح پڑھنا واجب ہے۔ ہر حرف کو ٹھیک ٹھیک پڑھے۔ ہمزہ اور عین میں جو فرق ہے اسی طرح بڑی ح اور ہ میں ذ ظ ز ض میں اور س ص ث میں ٹھیک نکال کے پڑھے ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف نہ پڑھے۔ مسئلہ نمبر 2: اگر کسی سے کوئی حرف نہیں نکلتا جیسے ح کی جگہ ہ پڑھتی ہے یا عین نہیں نکلتا یا ث س ص سب کو سین ہی پڑھتی ہے تو صحیح پڑھنے کی مشق کرنا لازم ہے اگر صحیح پڑھنے کی محنت نہ کرے گی تو گنہگار ہوگی اور اس کی کوئی نماز صحیح نہ ہوگی البتہ اگر محنت سے بھی درستی نہ ہو تو لاچاری ہے۔ مسئلہ نمبر 3: اگر ح ع وغیرہ سب حرف نکلتے تو ہیں لیکن ایسی بے پروائی سے پڑھتی ہے کہ ح کی جگہ ہمزہ ہمیشہ پڑھ جاتی ہے کچھ خیال کرکے نہیں پڑھتی تب بھی گنہگار ہے اور نماز صحیح نہیں ہوتی۔ مسئلہ نمبر 4: جو سورۃ پہلی رکعت میں پھر پڑھ گئی تو بھی حرج نہیں لیکن بغیر ضرورت ایسا کرنا بہتر نہیں۔ مسئلہ نمبر 5: جس طرح کلام مجید میں سورتیں آگے پیچھے لکھی ہیں نماز میں اسی طرح پڑھنا چاہئے جس طرح عم کے سیپارہ میں لکھی ہیں اس طرح نہ پڑھے جیسے کسی نے پہلی رکعت میں قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھی تو اب اِذَا جَآءَ یا قُلْ هُوَ

اللّٰہُ یا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ یا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے اور اَلَمْ تَرَ کَیْفَ اور لِاِ یْلٰفِ وغیرہ اس کے اوپر کی سورتیں نہ پڑھے کہ اس طرح پڑھنا مکروہ ہے۔ لیکن اگر بھولے سے اس طرح پڑھ جائے تو مکروہ نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 6: جب کوئی سورت شروع کرے تو بغیر ضرورت اس کو چھوڑ کر دوسری سورت شروع کرنا مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 7: جس کو نماز بالکل نہ آتی ہو یا نئی مسلمان ہوئی ہو وہ سب جگہ سبحان اللہ سبحان اللہ وغیرہ پڑھتی رہے تو فرض ادا ہو جائے گا لیکن برابر نماز سیکھتی رہے اگر نماز سیکھنے میں کوتاہی کرے گی تو بہت گنہگار ہوگی۔

نماز توڑ دینے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ نمبر 1: قصداً یا بھولے سے نماز میں بول اٹھی تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ مسئلہ نمبر 2: نماز میں آہ یا اف یا ہائے کہے یا زور سے روئے تو نماز رہتی ہے البتہ اگر جنت یا دوزخ کو یاد کرنے سے دل بھر آیا اور زور سے آواز یا آہ یا اف وغیرہ بھی نکل جائے تو نماز نہیں ٹوٹی۔ مسئلہ نمبر 3: بغیر ضرورت کھانسنے اور گلا صاف کرنے سے جس سے ایک آدھ حرف بھی پیدا ہو جائے نماز ٹوٹ جاتی ہے البتہ لاچاری اور مجبوری کے وقت کھانسنا درست ہے اور نماز نہیں جاتی۔ مسئلہ نمبر 4: نماز میں چھینک آئی اس پر الحمد اللہ کہا تو نماز نہیں گئی لیکن نہ کہنا چاہئے اور اگر کسی اور کو چھینک آئی اور اس نے نماز ہی میں اس کو یرحمک اللہ کہا تو نماز جاتی رہی۔ مسئلہ نمبر 5: قرآن شریف میں دیکھ دیکھ کر پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ مسئلہ نمبر 6: نماز میں اتنی مڑ گئی کہ سینہ قبلہ کی طرف مڑ گیا تو نماز ٹوٹ گئی۔ مسئلہ نمبر 7: کسی کے سلام کا جواب دیا اور وعلیکم السلام کہا تو نماز جاتی رہی۔ مسئلہ نمبر 8: نماز کے اندر جوڑا باندھا تو نماز جاتی رہی۔ مسئلہ نمبر 9: نماز میں کوئی چیز کھالی یا کچھ پی لیا تو نماز جاتی رہی۔ یہاں تک کہ اگر ایک تل یا دھرا اٹھا کر کھالے تو بھی نماز ٹوٹ جائے گی۔ البتہ اگر دھرا وغیرہ کوئی چیز دانتوں میں اٹکی

ہوئی تھی اس کو نگل گئی تو اگر چنے سے کم ہوتب تو نماز ہوگئی اور اگر چنے کے برابر یا زیادہ ہوتو نماز ٹوٹ گئی۔ مسئلہ نمبر 10: منہ میں پان دبا ہوا ہے اور اس کی پیک حلق میں جاتی ہے تو نماز نہیں ہوئی۔ مسئلہ نمبر 11: کوئی میٹھی چیز کھائی۔ پھر کلی کر کے نماز پڑھنے لگی لیکن منہ میں اس کا مزہ کچھ باقی ہے اور تھوک کے ساتھ حلق میں جاتا ہے تو نماز صحیح ہے۔ مسئلہ نمبر 12: نماز میں کچھ خوشخبری سنی اور اس پر الحمدللہ کہہ دیا یا کسی موت کی خبر سنی اس پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو نماز جاتی رہی۔ مسئلہ نمبر 13: کوئی لڑکا گر پڑا اس کے گرتے وقت بسم اللہ کہہ دیا تو نماز جاتی رہی۔ مسئلہ نمبر 14: نماز میں بچے نے آکر دودھ پی لیا تو نماز جاتی رہی البتہ اگر دودھ نہیں نکلا تو نماز نہیں گئی۔ مسئلہ نمبر 15: اللہ اکبر کہتے وقت اللہ کے الف کو بڑھا دیا اور آللہ اکبر کہا یا اللہ آکبر کہا تو نماز جاتی رہی۔ اسی طرح اگر اکبر کی بے کو بڑھا کر پڑھا اور اللہ اکبار کہا تو بھی نماز جاتی رہی۔ مسئلہ نمبر 16: کسی خط یا کسی کتاب پر نظر پڑی اور اس کو اپنی زبان سے نہیں پڑھا لیکن دل ہی دل میں مطلب سمجھ گئی تو نماز نہیں ٹوٹی۔ البتہ اگر زبان سے پڑھ لیوے تو نماز جاتی رہے گی۔ مسئلہ نمبر 17: نمازی کے سامنے سے اگر کوئی چلا جائے یا کتا بلی، بکری وغیرہ کوئی جانور نکل جائے تو نماز نہیں ٹوٹی۔ لیکن سامنے سے جانے والے آدمی کو بڑا گناہ ہو گا۔ اس لئے ایسی جگہ نماز پڑھنا چاہئے جہاں آگے سے کوئی نہ نکلے اور پھرنے چلنے میں لوگوں کو تکلیف نہ ہو اور اگر ایسی الگ جگہ نہ ہو تو اپنے سامنے کوئی لکڑی گاڑ لے جو کم سے کم ایک ہاتھ لمبی اور ایک انگلی موٹی ہو اور اس لکڑی کے پاس کو کھڑی ہو اور اس کو بالکل ناک کے سامنے نہ رکھے بلکہ داہنی یا بائیں آنکھ کے سامنے رکھے اگر کوئی لکڑی نہ گاڑھے تو اتنی ہی اونچی کوئی اور چیز رکھ لے جیسے مونڈھا تو اب سامنے سے جانا درست ہے کچھ گناہ نہ ہو گا۔ مسئلہ نمبر 18: کسی ضرورت کی وجہ سے اگر قبلہ کی طرف ایک آدھ قدم آگے بڑھ گئی یا پیچھے ہٹ آئی لیکن سینہ قبلہ کی طرف

منہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 9: اگر نمازی کے سامنے قرآن شریف یا تلوار لٹکی ہو تو اس کا کچھ حرج نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 10: جس فرش پر تصویریں بنی ہوں اس پر نماز ہو جاتی ہے لیکن تصویر پر سجدہ نہ کرے اور تصویر دار جانماز مکروہ ہے اور تصویر کا گھر میں رکھنا بڑا گناہ ہے۔ مسئلہ نمبر 11: اگر تصویر سر کے اوپر ہو یعنی چھت میں یا چھت گیری میں تصویر بنی ہوئی ہو یا آگے کی طرف کو ہو یا بائیں طرف ہو تو نماز مکروہ ہے اور اگر پیر کے نیچے ہو تو نماز مکروہ نہیں لیکن اگر بہت چھوٹی تصویر ہو کہ اگر زمین پر رکھ دو تو کھڑے ہو کر نہ دکھائی دے یا پوری تصویر نہ ہو بلکہ سر کٹا ہوا اور مٹا ہوا تو ان کا کچھ حرج نہیں۔ ایسی تصویر سے کسی صورت میں نماز مکروہ نہیں ہوتی چاہے جس طرف ہو۔ مسئلہ نمبر 12: تصویر دار کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 13: درخت یا مکان وغیرہ کسی بے جان چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 14: نماز کے اندر آیتوں کا یا کسی اور چیز کا انگلیوں پر گننا مکروہ ہے البتہ اگر انگلیوں کو دبا کر گنتی یاد رکھے تو کچھ حرج نہیں۔ مسئلہ نمبر 15: دوسری رکعت کو پہلی رکعت سے زیادہ لمبی کرنا مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 16: کسی نماز میں کوئی سورت مقرر کر لینا کہ ہمیشہ وہی پڑھا کرے کوئی اور سورت کبھی نہ پڑھے یہ بات مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 17: کندھے پر رومال ڈال کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 18: بہت برے اور میلے کچیلے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اگر دوسرے کپڑے نہ ہوں تو جائز ہے۔ مسئلہ نمبر 19: پیسہ کوڑی وغیرہ کوئی چیز منہ میں لے کر پڑھنا مکروہ ہے اور اگر ایسی چیز ہو کہ نماز میں قرآن شریف وغیرہ نہیں پڑھ سکتی تو نماز نہیں ہوئی ٹوٹ گئی۔ مسئلہ نمبر 20: جب بہت بھوک لگی ہو اور کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھا لے تب نماز پڑھے بے کھانا کھائے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اور اگر وقت تنگ ہونے لگے تو پہلے نماز پڑھ لے۔ مسئلہ نمبر 21: جس وقت پیشاب پاخانہ زور

سے لگا ہو ایسے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 22: آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا بہتر نہیں ہے لیکن اگر آنکھیں بند کرنے سے نماز میں دل خوب لگے تو بند کر کے نماز پڑھنے میں بھی کوئی برائی نہیں۔ مسئلہ نمبر 23: بے ضرورت نماز میں تھوکنا اور ناک صاف کرنا مکروہ ہے اور اگر ضرورت پڑے تو درست ہے۔ جیسے کسی کو کھانسی آئی اور منہ میں بلغم آ گیا تو اپنے بائیں طرف تھوک دے یا کپڑے میں لے کر مل ڈالے اور داہنی طرف اور قبلہ کی طرف نہ تھوکے۔ مسئلہ نمبر 24: نماز میں کھٹمل نے کاٹ کھایا تو اس کو پکڑ کے چھوڑ دے نماز پڑھنے میں مارنا اچھا نہیں اور اگر کھٹمل نے ابھی کاٹا نہیں ہے تو اس کو نہ پکڑے بے کاٹے پکڑنا بھی مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 25: فرض نماز میں بغیر ضرورت دیوار وغیرہ کسی چیز کے سہارے پر کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 26: ابھی سورت پوری ختم نہیں ہوئی دو ایک کلمے رہ گئے تھے کہ جلدی کے مارے رکوع میں چلی گئی اور سورت کو رکوع میں جا کر ختم کیا تو نماز مکروہ ہوئی۔ مسئلہ نمبر 27: اگر سجدہ کی جگہ پیر سے اونچی ہو جیسے کوئی دہلیز پر سجدہ کرے تو دیکھو کتنی اونچی ہے اگر ایک بالشت سے زیادہ اونچی ہو تو نماز درست نہیں ہے اور اگر ایک بالشت یا اس سے کم ہے تو نماز درست ہے لیکن بغیر ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔

جن وجہوں سے نماز کا توڑ دینا درست ہے ان کا بیان

مسئلہ نمبر 1: نماز پڑھتے میں ریل چل پڑی اور اس پر اپنا اسباب رکھا ہوا ہے یا بال بچے سوار ہیں تو نماز توڑ کے بیٹھ جانا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 2: سامنے سانپ آ گیا تو اس کے ڈر سے نماز کا توڑ دینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 3: رات کو مرغی کھلی رہ گئی اور بلی اس کے پاس آ گئی تو اس کے خوف سے نماز توڑ دینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 4: نماز میں کسی نے جوتی اٹھا لی اور ڈر ہے کہ اگر نماز نہ توڑے گی تو لے کر کوئی بھاگ جائے گا تو اس کے لئے توڑ دینا درست ہے۔ مسئلہ

نمبر 5: کوئی نماز میں ہے اور ہانڈی ابلنے لگی جس کی لاگت تین چار آنہ ہیں تو نماز توڑ کر اس کو درست کر دینا جائز ہے غرضیکہ جب ایسی چیز کے ضائع ہو جانے یا خراب ہو جانے کا ڈر ہو جس کی قیمت تین چار آنے ہو تو اس کی حفاظت کے لئے نماز کا توڑ دینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 6: اگر نماز میں پیشاب پاخانہ زور کرے تو نماز توڑ دے اور فراغت کر کے پھر پڑھے۔ مسئلہ نمبر 7: کوئی اندھی عورت یا مرد جا رہا ہے اور آگے کنواں ہے اور اس میں گر پڑنے کا ڈر ہے تو اس کے بچانے کے لئے نماز کا توڑ دینا فرض ہے اگر نماز نہیں توڑی اور وہ گر کے مر گیا تو گنہگار ہو گی۔ مسئلہ نمبر 8: کسی بچہ وغیرہ کے کپڑوں میں آگ لگ گئی اور وہ جلنے لگا تو اس کے لئے بھی نماز توڑ دینا فرض ہے۔ مسئلہ نمبر 9: ماں۔ باپ۔ دادا۔ دادی۔ نانا۔ نانی۔ کسی مصیبت کی وجہ سے پکاریں تو فرض نماز کو توڑ دینا واجب ہے جیسے کسی کا باپ ماں وغیرہ بیمار ہے اور پاخانہ وغیرہ کسی ضرورت سے گیا اور آتے میں یا جاتے میں پیر پھسل گیا اور گر پڑا تو نماز توڑ کے اسے اٹھا لے لیکن اگر کوئی اٹھانے والا ہو تو بغیر ضرورت نماز نہ توڑ دے۔ مسئلہ نمبر 10: اور اگر ابھی گرا نہیں ہے لیکن گرنے کا ڈر ہے اور اس نے اس کو پکارا تب بھی نماز نہ توڑے۔ مسئلہ نمبر 11: اور اگر کسی ایسی ضرورت کے لئے نہیں پکارا یوں ہی پکارا ہے تو فرض نماز کا توڑ دینا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 12: اور اگر نفل یا سنت پڑھتی ہو تو اس وقت باپ' ماں' دادی' دادا' نانا' نانی' پکاریں لیکن یہ ان کو معلوم نہیں ہے کہ فلانی نماز پڑھتی ہے تو ایسے وقت بھی نماز کو توڑ کر ان کی بات کا جواب دینا واجب ہے چاہے کسی مصیبت سے پکاریں اور چاہے بغیر ضرورت پکاریں دونوں کا ایک حکم ہے۔ اگر نماز توڑ کے نہ بولے گی تو گناہ ہو گا اور اگر وہ جانتے ہوں کہ نماز پڑھتی ہے پھر بھی پکاریں تو نماز نہ توڑے۔ لیکن اگر کسی ضرورت سے پکاریں اور انکو تکلیف ہونے کا ڈر ہو تو نماز توڑ دے۔

وتر نماز کا بیان

مسئلہ 1 ۔وتر کی نماز واجب ہے اور واجب کا مرتبہ قریب قریب فرض کے ہے چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے ۔اگر کبھی چھوٹ جائے تو جب موقع ملے فوراً اسکی قضا پڑھنی چاہئے ۔مسئلہ 2 ۔وتر کی رکعتیں تین رکعتیں ہیں دو رکعتیں پڑھ کے بیٹھے اور التحیات پڑھے اور درود بالکل نہ پڑھے بلکہ التحیات پڑھ چکنے کے بعد فوراً اٹھ کھڑی ہو اور الحمد اور سورت پڑھ کر اللہ اکبر کہے اور کندھے تک ہاتھ اٹھائے اور پھر ہاتھ باندھ لے پھر دعا قنوت پڑھ کے رکوع کرے اور تیسری رکعت پر بیٹھ کے التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کے سلام پھیرے ۔مسئلہ 3 ۔دعا قنوت یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَ نُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَ نَشْکُرُکَ وَ لَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ لَکَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَ نَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ. مسئلہ نمبر 4:وتر کی تینوں رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا چاہئے جیسا کہ ابھی بیان ہو چکا ہے۔مسئلہ نمبر 5:اگر تیسری رکعت میں دعا قنوت پڑھنا بھول گئی اور رکوع میں چلی گئی تب یاد آیا تو اب دعا قنوت نہ پڑھے بلکہ نماز کے ختم میں سجدہ سہو کر لے اور اگر رکوع چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہو اور دعا قنوت پڑھ لے تب بھی خیر نماز ہو گئی لیکن ایسا نہ کرنا چاہئے تھا اور سجدہ سہو کرنا اس صورت میں بھی واجب ہے ۔مسئلہ نمبر 6:اگر بھولے سے پہلی یا دوسری رکعت میں دعا قنوت پڑھ گئی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے تیسری رکعت میں پھر پڑھنی چاہئے اور سجدہ سہو بھی کرنا پڑے گا۔مسئلہ نمبر 7:جس کو دعاء قنوت یاد نہ ہو یہ پڑھ لیا کرے ۔رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ تین دفعہ یہ کہہ لے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ یا تین دفعہ یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ کہہ لے تو نماز ہو

جائے گی۔

سنت اور نفل نمازوں کا بیان

مسئلہ نمبر 1: فجر کے وقت فرض سے پہلے دو رکعت نماز سنت ہے۔ حدیث میں اس کی بڑی تاکید آئی ہے کبھی اس کو نہ چھوڑے اگر کسی دن دیر ہو گئی اور نماز کا وقت بالکل اخیر ہو گیا۔ تو مجبوری کے وقت صرف دو رکعت فرض پڑھ لیوے لیکن جب سورج نکل آئے اور اونچا ہو جائے تو سنت کی دو رکعت قضا پڑھ لے۔ مسئلہ نمبر 2: ظہر کے وقت پہلے چار رکعت سنت پڑھے پھر چار رکعت فرض۔ پھر دو رکعت سنت ظہر کے وقت کی یہ چھ رکعتیں بھی ضروری ہیں۔ ان کے پڑھنے کی بہت تاکید ہے بغیر وجہ چھوڑ دینے سے گناہ ہوتا ہے۔ مسئلہ نمبر 3: عصر کے وقت پہلے چار رکعت سنت پڑھے پھر چار رکعت فرض پڑھے لیکن عصر کے وقت کی سنتوں کی تاکید نہیں ہے اگر کوئی نہ پڑھے تو بھی گناہ نہیں ہوتا اور جو کوئی پڑھے اس کو بہت ثواب ملتا ہے۔ مسئلہ نمبر 4: مغرب کے وقت پہلے تین رکعت فرض پڑھے پھر دو رکعت سنت پڑھے یہ سنتیں بھی ضروری ہیں نہ پڑھنے سے گناہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 5: عشاء کے وقت بہتر اور مستحب ہے کہ پہلے چار رکعت سنت پڑھے پھر چار رکعت فرض۔ پھر دو رکعت سنت پڑھے اگر جی چاہے دو رکعت نفل بھی پڑھ لے۔ اس حساب سے عشاء کی چھ رکعت سنت ہوئیں۔ اور اگر کوئی اتنی رکعتیں نہ پڑھے تو پہلے چار رکعت فرض پڑھے۔ پھر دو رکعت سنت پڑھے۔ پھر وتر پڑھے۔ عشاء کے بعد یہ دو رکعتیں پڑھنی ضروری ہیں نہ پڑھے گی تو گناہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 6: رمضان کے مہینے میں تراویح کی نماز بھی سنت ہے اس کی تاکید آئی ہے اس کا چھوڑ دینا اور نہ پڑھنا گناہ ہے۔ عورتیں تراویح کی نماز اکثر چھوڑ دیتی ہیں۔ ایسا ہرگز نہ کرنا چاہئے عشاء کے فرض اور سنتوں کے بعد بیس رکعت تراویح پڑھے چاہے دو دو رکعت کی نیت باندھے چاہے چار چار رکعت کی۔ مگر دو دو رکعت پڑھنا اولیٰ ہے۔ جب بیسوں

رکعتیں پڑھ چکے تو وتر پڑھے۔ فائدہ: جن سنتوں کا پڑھنا ضروری ہے یہ سنت موکدہ کہلاتی ہیں اور رات دن میں ایسی سنتیں بارہ ہیں۔ دو فجر کی چار ظہر کے بعد۔ دو مغرب کے دو عشاء کے بعد اور رمضان میں تراویح اور بعض عالموں نے تہجد کو بھی موکدہ میں گنا ہے۔ مسئلہ نمبر 7: اتنی نمازیں تو شروع کی طرف سے مقرر ہیں۔ اگر اس سے زیادہ پڑھنے کو کسی کا جی چاہے تو جتنا چاہے زیادہ پڑھے اور جس وقت جی چاہے پڑھے صرف اتنا خیال رکھے کہ جن وقتوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اس وقت نہ پڑھے فرض اور سنت کے سوائے جو کچھ پڑھے گی اس کو نفل کہتے ہیں جتنی زیادہ نفلیں پڑھے گی اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ بعضے خدا کے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ساری رات نفلیں پڑھا کرتے تھے اور بالکل نہیں سوتے تھے۔ مسئلہ نمبر 8: بعضی نفلوں کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے اس لئے اور نفلوں سے انکا پڑھنا بہتر ہے کہ تھوڑی سی محنت میں بہت ثواب ملتا ہے وہ یہ ہیں تحیتہ الوضو۔ اشراق۔ چاشت۔ اوابین۔ تہجد۔ صلوۃ التسبیح۔ مسئلہ نمبر 9: تحیتہ الوضو اس کو کہتے ہیں کہ جب کبھی وضو کرے تو وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھ لیا کرے۔ حدیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے لیکن جس وقت نفل نماز مکروہ ہے اس وقت نہ پڑھے۔ مسئلہ نمبر 10: اشراق کی نماز کا یہ طریقہ ہے کہ جب فجر کی نماز پڑھ چکے تو جانماز پر سے نہ اٹھے اسی جگہ بیٹھے بیٹھے درود شریف یا کلمہ یا اور کوئی وظیفہ پڑھتی رہے اور اللہ کی یاد میں لگی رہے۔ دنیا کی کوئی بات چیت نہ کرے نہ دنیا کا کوئی کام کرے جب سورج نکل آئے اور اونچا ہو جائے تو دو رکعت یا چار رکعت پڑھ لے تو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے اور اگر فجر کی نماز پڑھی تو بھی درست ہے لیکن ثواب کم ہو جائے گا۔ مسئلہ نمبر 11: پھر جب سورج خوب زیادہ اونچا ہو جائے اور دھوپ تیز ہو جائے تب کم سے کم دو رکعت پڑھے یا اس سے زیادہ پڑھے یعنی چار رکعت یا آٹھ رکعت یا بارہ رکعت پڑھ لے اس کو

نمبر 15: ان چاروں رکعتوں میں جو سورۃ چاہے پڑھے کوئی سورۃ مقرر نہیں ہے۔

فصل

مسئلہ نمبر 1: دن کو نفلیں پڑھے تو چاہے دو دو رکعت کی نیت باندھے اور چاہے چار چار رکعت کی نیت باندھے اور دن کو چار رکعت سے زیادہ کی نیت باندھنا مکروہ ہے اور رات کو ایک دم سے چھ چھ یا آٹھ آٹھ رکعت کی نیت باندھ لے تو بھی درست ہے اور اس سے زیادہ کی نیت باندھنا رات کو بھی مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 2: اگر چار رکعتوں کی نیت باندھے اور چاروں پڑھنی بھی چاہے تو جب دو رکعت پڑھ کے بیٹھے اس وقت اختیار ہے التحیات کے بعد درود شریف اور دعا بھی پڑھے پھر بے سلام پھیرے اٹھ کھڑی ہو۔ پھر تیسری رکعت پر سبحانک اللھم پڑھ کے اعوذ بسم اللہ کہہ کے الحمد شروع کرے اور چاہے صرف التحیات پڑھ کر اٹھ کھڑی ہو اور تیسری رکعت پر بسم اللہ اور الحمد سے شروع کرے پھر چوتھی رکعت پر بیٹھ کر التحیات وغیرہ سب پڑھ کر سلام پھیرے اور اگر آٹھ رکعت کی نیت باندھی ہے اور آٹھوں رکعتیں ایک سلام سے پوری کرنا چاہئے تو اسی طرح دونوں باتیں اب بھی درست ہیں چاہے التحیات درود شریف اور دعا پڑھ کے کھڑی ہو جائے اور پھر سبحانک اللھم پڑھے اور چاہے التحیات پڑھ کر کھڑی ہو کر بسم اللہ اور الحمد سے شروع کردے اور اسی طرح چھٹی رکعت پر بیٹھ کر بھی چاہے التحیات درود دعا سب کچھ پڑھ کے کھڑی ہو پھر سبحانک اللھم پڑھے اور چاہے صرف التحیات پڑھ کے کھڑی ہو کر بسم اللہ اور الحمد سے شروع کردے اور آٹھویں پر بیٹھ کر سب کچھ پڑھ کے سلام پھیرے اور اسی طرح ہر دو دو رکعت پر ان دونوں باتوں کا اختیار ہے۔ مسئلہ نمبر 3: سنت اور نفل کی سب رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے اگر قصداً سورت نہ ملائے گی تو گنہگار ہوگی اور اگر بھول گئی تو سجدہ سہو کرنا پڑے گا اور سجدہ سہو کا بیان آگے آئے گا۔ مسئلہ نمبر 4: نفل نماز کی

جب کسی نے نیت باندھ لی تو اب اس کا پورا کرنا واجب ہو گیا۔ اگر توڑے گی تو گہنگار ہو گی۔ اور جو نماز توڑی ہے اس کی قضا پڑھنا پڑے گی لیکن نفل کی ہر دو دو رکعت الگ ہیں اگر چار یا چھ رکعت کی نیت باندھے تو فقط دو ہی رکعت کو پورا کرنا واجب ہوا۔ چاروں رکعتیں واجب نہیں ہوئیں پس اگر کسی نے چار رکعت نفل کی نیت کی پھر دو رکعت پڑھ کے سلام پھیر دیا تو کچھ گناہ نہیں۔ مسئلہ نمبر 5: اگر کسی نے چار رکعت نفل کی نیت باندھی اور ابھی دو رکعتیں پوری نہ ہوئی تھیں کہ نماز توڑ دی تو صرف دو رکعت کی قضا پڑھے۔ مسئلہ نمبر 6: اور اگر چار رکعت کی نیت باندھی اور دو رکعت پڑھ چکی تیسری یا چوتھی میں نیت توڑ دی تو اگر دوسری رکعت پر بیٹھ کر اس نے التحیات وغیرہ پڑھی ہے تو فقط دو رکعت کی قضا پڑھے اور اگر دوسری رکعت پر نہیں بیٹھی۔ تو التحیات پڑھے بھولے سے کھڑی ہو گئی یا قصداً کھڑی ہو گئی تو پوری چاروں رکعتوں کی قضا پڑھے۔ مسئلہ نمبر 7: ظہر کی چار رکعت سنت کی نیت اگر ٹوٹ جائے تو پوری چار رکعتیں پھر سے پڑھے چاہے دو رکعت پر بیٹھ کے التحیات پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو۔ مسئلہ نمبر 8: نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا بھی درست ہے لیکن بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے اس لئے کھڑے ہو کر پڑھنا بہتر ہے اس میں وتر کے بعد کی نفلیں بھی آ گئیں۔ البتہ بیماری کی وجہ سے کھڑی نہ ہو سکے تو پورا ثواب ملے گا اور فرض نماز اور سنت جب تک مجبوری نہ ہو بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 9: اگر نفل نماز کو بیٹھ کر شروع کیا پھر کچھ بیٹھے بیٹھے پڑھ کر کھڑی ہو گئی یہ بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 10: نفل نماز کھڑے ہو کر شروع کی پھر پہلی ہی رکعت یا دوسری رکعت میں بیٹھ گئی تو یہ درست ہے۔ مسئلہ نمبر 11: نفل نماز کھڑے کھڑے پڑھی۔ لیکن ضعف کی وجہ سے تھک گئی تو کسی لاٹھی یا دیوار کی ٹیک لگا لینا اور اس کے سہارے سے کھڑا ہونا بھی درست ہے مکروہ نہیں۔

نماز توبہ کا بیان

مسئلہ نمبر 1: اگر کوئی بات خلاف شرع ہو جائے تو دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالےٰ کے سامنے خوب گڑگڑا کر اس سے توبہ کرے اور اپنے کیے پر پچھتائے اور اللہ تعالیٰ سے معاف کرادے اور آئندہ کے لئے پکا ارادہ کرے کہ اب کبھی نہ کروں گی اس سے بفضل خدا وہ گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

قضا نمازوں کے پڑھنے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جسکی کوئی نماز چھوٹ گئی ہو تو جب یاد آئے فوراً اس کی قضا۔ بلا کسی عذر کے قضا پڑھنے میں دیر لگانا گناہ ہے۔ سو جسکی کوئی نماز قضا ہو گئی اور اس نے فوراً اس کی قضا نہ پڑھی دوسرے وقت پر یا دوسرے پر ڈالدی کہ فلانے دن پڑھ لونگی اور اس دن سے پہلے ہی اچانک موت سے مرگئی تو دوہرا گناہ ہوا ایک تو نماز کے قضا ہو جانے کا اور دوسرے فوراً قضا نہ پڑھنے کا۔ مسئلہ نمبر 2: اگر کسی کی کئی نمازیں قضا ہو گئیں تو جہاں تک ہو سکے جلدی سے سب کی قضا پڑھ لے۔ ہو سکے تو ہمت کر کے ایک ہی وقت سب کی قضا پڑھ لے۔ یہ ضروری نہیں کہ ظہر کی قضا ظہر کیوقت پڑھے اور عصر کی قضا عصر کے وقت اور اگر بہت سی نمازیں کئی مہینے یا کئی برس کی قضا ہوں تو ان کی قضا میں بھی جہاں تک ہو سکے جلدی کرے ایک ایک وقت دو دو چار نمازیں قضا پڑھ لیا کرے اگر کوئی مجبوری اور ناچاری ہو تو خیر ایک وقت ایک ہی نماز کی قضا سہی یہ بہت کم درجہ کی بات ہے۔ مسئلہ نمبر 3: قضا پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے جس وقت فرصت ہو وضو کر کے پڑھ لے۔ البتہ اتنا خیال رکھے کہ مکروہ وقت نہ ہو۔ مسئلہ نمبر 4: جس کی ایک ہی نماز قضا ہوئی اس سے پہلے کوئی نماز اسکی قضا نہیں ہوئی یا اس سے پہلے نمازیں قضا تو ہوئیں لیکن سب کی قضا پڑھ چکی ہے صرف اسی ایک نماز کی قضا پڑھنی باقی ہے تو پہلے اس کی قضا پڑھ لے تب کوئی ادا نماز پڑھے اگر بغیر قضا نماز پڑھے ہوئے ادا نماز پڑھی تو ادا درست نہیں ہوئی قضا

پڑھ کے پھر ادا پڑھے۔ ہاں اگر قضا پڑھنی یاد نہیں رہی بالکل بھول گئی تو ادا درست ہو گئی۔ اب جب یاد آئے تو صرف قضا پڑھ لے۔ ادا کو نہ دہراوے۔ مسئلہ نمبر 5: اگر وقت تنگ ہے کہ اگر پہلے قضا پڑھے گی تو ادا کا وقت باقی نہ رہے گا تو پہلے ادا پڑھ لے تب قضا پڑھے۔ مسئلہ نمبر 6: اگر دو تین یا چار یا پانچ نمازیں قضا ہو گئیں اور سوائے ان نمازوں کے اس کے ذمے کسی اور نماز کی قضا باقی نہیں ہے یعنی عمر بھر میں جب سے جوان ہوئی ہے کبھی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی یا قضا تو ہو گئی لیکن سب کی قضا پڑھ چکی ہے تو جب تک ان پانچوں کی قضا نہ پڑھ لے تب تک ادا نماز پڑھنا درست نہیں ہے اور جب تک ان پانچوں کی قضا پڑھے تو اسی طرح پڑھے کہ جو نماز سے اول ہے چھوٹی ہے پہلے اس کی قضا پڑھے پھر اس کے بعد والی پھر اس کے بعد والی۔ اسی طرح ترتیب سے پانچوں کی قضا پڑھے جیسے کسی نے پورے ایک دن کی نمازیں نہیں پڑھیں۔ فجر' ظہر' عصر' مغرب' عشاء پانچوں نمازیں چھوٹ گئیں تو پہلے فجر' پھر ظہر' پھر عصر' پھر مغرب' پھر عشاء اسی ترتیب سے قضا پڑھے گی اگر پہلے فجر کی قضا نہیں پڑھی بلکہ ظہر کی پڑھی یا عصر کی یا تو اور کوئی تو درست نہیں ہوئی پھر سے پڑھنا پڑھے گی۔ مسئلہ نمبر 7: اگر کسی کی چھ نمازیں قضا ہو گئیں تو اب بے ان کی قضا پڑھے ہوئے بھی ادا نماز پڑھنی جائز ہے اور جب ان چھ نمازوں کی قضا پڑھے تو جو نماز سب سے اول قضا ہوئی ہے پہلے اس کی قضا پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ جو چاہے پہلے پڑھے اور جو چاہے پیچھے پڑھے سب جائز ہے اور اب ترتیب سے پڑھنی واجب نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 8: دو چار مہینے یا دو چار برس ہوئے کہ کسی کی چھ نمازیں یا زیادہ قضا ہو گئی تھیں اور اب تک ان کی قضا نہیں پڑھی۔ لیکن اس کے بعد سے ہمیشہ نماز پڑھتی رہی کبھی قضا نہیں ہونے پائی۔ مدت کے بعد اب پھر ایک نماز جاتی رہی تو اس صورت میں بھی بغیر اس کی قضا پڑھے ہوئے ادا نماز پڑھنی درست ہے اور ترتیب واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 9: کسی کے ذمے چھ

نمازیں یا بہت سی نمازیں قضا تھیں اس وجہ سے ترتیب سے پڑھنی اس پر واجب نہیں تھی لیکن اس نے ایک ایک دو دو کر کے سب کی قضا پڑھ لی۔ اب کسی نماز کی قضا پڑنی باقی نہیں رہی تو اب پھر جب ایک نماز یا پانچ نمازیں قضا ہو جائیں تو ترتیب سے پڑھنا پڑیگا اور بغیر ان پانچوں کی قضا پڑھے ادا نماز پڑھنی درست نہیں البتہ اب پھر چھ نمازیں چھوٹ جائیں تو پھر ترتیب معاف ہو جائے گی اور بغیر ان چھ نمازوں کی قضا پڑھے بھی ادا پڑھنی درست ہوگی۔ مسئلہ نمبر 10: کسی کی بہت سی نمازیں قضا ہو گئی تھیں۔ اس نے تھوڑی تھوڑی کر کے سب کی قضا پڑھ لی۔ اب فقط چار پانچ نمازیں رہ گئیں تو اب ان چار پانچ نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ اختیار ہے جس طرح جی چاہے پڑھے اور بغیر ان باقی نمازوں کی قضا پڑھے ہوئے بھی ادا پڑھ نالینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 11: اگر وتر کی نماز قضا ہو گئی اور سوائے وتر کی کوئی اور نماز اس کے ذمہ قضا نہیں تو بغیر وتر کی قضا پڑھے ہوئے فجر کی نماز پڑھنی درست نہیں ہے۔ اگر وتر کا قضا ہونا یاد ہو پھر بھی پہلے قضا نہ پڑھے بلکہ فجر کی نماز پڑھ لے تو اب قضا پڑھ کے فجر کی نماز پھر پڑھنی پڑے گی۔ مسئلہ نمبر 12: صرف عشاء کی نماز پڑھ کے سو رہی۔ پھر تہجد کے وقت اٹھی اور وضو کر کے تہجد اور وتر کی نماز پڑھی۔ پھر صبح کو یاد آیا کہ عشاء کی نماز بھولے سے بغیر وضو پڑھ لی تھی تو اب صرف عشاء کی قضا پڑھے وتر کی قضا نہ پڑھے۔ مسئلہ نمبر 13: قضا صرف فرض نمازوں اور وتر کی پڑھی جاتی ہے سنتوں کی قضا نہیں ہے البتہ اگر فجر کی نماز قضا ہو جائے تو اگر دوپہر سے پہلے پہلے قضا پڑھے تو سنت اور فرض دونوں کی قضا پڑھے اور اگر دوپہر کے بعد قضا پڑھے تو صرف دو رکعت کی قضا پڑھے۔ مسئلہ نمبر 14: اگر فجر کا وقت تنگ ہو گیا اس لئے صرف دو رکعت فرض پڑھ لئے سنت چھوڑ دی تو بہتر یہ ہے کہ سورج اونچا ہونے کے بعد سنت کی قضا پڑھ لے۔ لیکن دوپہر سے پہلے ہی پہلے پڑھے۔ مسئلہ نمبر 15: کسی بے نمازی نے توبہ کی تو

جتنی نمازیں عمر بھر میں قضا ہوئی ہیں۔ سب کی قضا پڑھنی واجب ہے۔تو بہ سے نمازیں معاف نہیں ہوتیں۔البتہ نہ پڑھنے سے جو گناہ ہوا تھا وہ تو بہ سے معاف ہو گیا۔اب ان کی قضا نہ پڑھے گی تو پھر گنہگار ہوگی۔مسئلہ نمبر 16:اگر کسی کی کچھ نمازیں قضا ہوگئی ہوں اوران کی قضا پڑھنے کی ابھی نیت نہیں آئی تو مرتے وقت نمازوں کی طرف سے فدیہ دینے کی وصیت کر جانا واجب ہے نہیں تو گناہ ہوگا اور نماز کے فدیہ کا بیان روزے کے فدیہ کے ساتھ (حصہ سوم میں آئے گا) انشاءاللہ تعالےٰ۔

سجدہ سہو کا بیان

مسئلہ نمبر 1: نماز میں جتنی چیزیں واجب ہیں اس میں سے ایک واجب یا کئی واجب اگر بھولے سے رہ جائیں تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے اوراس کے کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے۔اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز پھر سے پڑھے۔مسئلہ نمبر 2:اگر بھولے سے نماز کا کوئی فرض چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز درست نہیں ہوتی پھر سے پڑھے۔مسئلہ نمبر 3: سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر رکعت میں فقط التحیات پڑھ کے ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر بیٹھ کر التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کے دونوں طرف سلام پھیرے اور نماز ختم کرے۔مسئلہ نمبر 4: کسی نے بھول کر سلام پھیرنے سے پہلے ہی سجدہ سہو کر لیا تب بھی ادا ہو گیا اور نماز صحیح ہوگئی۔مسئلہ نمبر 5:اگر بھولے سے دو رکوع کر لئے یا تین سجدے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔مسئلہ نمبر 6: نماز میں الحمد پڑھنا بھول گئی صرف سورت پڑھی یا پہلے سورت پڑھی اور پھر الحمد پڑھی تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔مسئلہ نمبر 7:فرض کی پہلی دو رکعتوں میں ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی تو پچھلی ایک رکعت میں سورت ملائے اور سجدہ سہو کرے اگر پچھلی رکعتوں میں بھی سورت ملانا یاد نہ رہا۔نہ پہلی رکعتوں میں سورت ملائی۔نہ پچھلی رکعتوں میں

بالکل اخیر رکعت میں التحیات پڑھتے وقت یاد آیا کہ دونوں رکعتوں میں یا ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی تب بھی سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی۔ مسئلہ نمبر 8: سنت اور نفل کی سب رکعتوں میں سورۃ کا ملانا واجب ہے اسی لئے اگر کسی رکعت میں سورۃ ملانا بھول جائے تو سجدہ سہو کرے۔ مسئلہ نمبر 9: الحمد پڑھ کے سوچنے لگی کہ کونسی سورۃ پڑھوں اور اس سوچ بچار میں اتنی دیر لگ گئی جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکتی ہے تو بھی سجدہ سہو واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 10: اگر بالکل اخیر رکعت میں التحیات اور درود شریف کے بعد شبہ ہوا کہ میں نے چار رکعتیں پڑھی ہیں۔ یا تین۔ اسی سوچ میں خاموش بیٹھی رہی اور سلام پھیرنے میں اتنی دیر لگ گئی جتنی دیر میں تین دفعہ سبحان اللہ کہہ سکتی ہے پھر یاد آ گیا کہ میں نے چاروں رکعتیں پڑھ لیں تو اس صورت میں بھی سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 11: جب الحمد اور سورت پڑھ چکی بھولے سے کچھ سوچنے لگی اور رکوع کرنے میں اتنی دیر ہوئی جتنی کہ اوپر بیان ہوگئی۔ تو بھی سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 12: اسی طرح اگر پڑھتے پڑھتے درمیان میں رک گئی اور کچھ سوچنے لگی اور سوچنے میں اتنی دیر لگ گئی یا جب دوسری یا چوتھی رکعت پر التحیات کے لئے بیٹھی تو فوراً التحیات نہیں شروع کی کچھ سوچنے میں اتنی دیر لگ گئی یا جب رکوع سے اٹھی تو دیر تک کچھ کھڑی سوچنے لگی یا دونوں سجدہ کے بیچ میں جب بیٹھی تو کچھ سوچنے میں اتنی دیر لگا دی تو ان صورتوں میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے غرضیکہ جب بھولے سے کسی بات کے کرنے میں دیر کردے گی یا کسی بات کے سوچنے کی وجہ سے دیر لگ جائے گی تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔ مسئلہ نمبر 13: تین رکعت یا چار رکعت والی فرض نماز ادا پڑھ رہی ہو یا قضا اور وتروں میں اور ظہر کی پہلی سنتوں کی چار رکعتوں میں جب دو رکعت پر التحیات کے لئے بیٹھی تو دو دفعہ التحیات پڑھ گئی تو بھی سجدہ سہو واجب ہے اور اگر التحیات کے بعد اتنا درود شریف پڑھ گئی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اس سے

زیادہ پڑھ گئی تب یاد آیا اور کھڑی ہوئی تو بھی سجدہ سہو واجب ہے اور اگر اس سے کم پڑھا ہو تو سہو کا سجدہ واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 14: نفل نماز (یا سنت موکدہ کی چار رکعت والی نماز) میں دو رکعت پر بیٹھ کر التحیات کے ساتھ درود شریف بھی پڑھنا جائز ہے اس لئے کہ نفل (اور سنت غیر موکدہ کی نماز) میں درود شریف کے پڑھنے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا البتہ اگر دو دفعہ التحیات پڑھ جائے تو نفل میں بھی سجدہ سہو واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 15: التحیات پڑھنے بیٹھی مگر بھولے سے التحیات کی جگہ کچھ اور پڑھ گئی یا الحمد پڑھنے لگی تو سہو کا سجدہ کا واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 16: نیت باندھنے کے بعد سبحانک اللھم کی جگہ دعا قنوت پڑھنے لگی تو سہو کا سجدہ واجب نہیں۔ اسی طرح فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں اگر الحمد کی جگہ التحیات یا کچھ اور پڑھنے لگی تو بھی سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 17: تین رکعت یا چار رکعت والی نماز میں بیچ میں بیٹھنا بھول گئی اور دو رکعت پڑھ کے تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہوگئی تو اگر نیچے کا آدھا دھڑ ابھی سیدھا نہ ہوا ہو تو بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ لے تب کھڑی ہو اور ایسی حالت میں سجدہ سہو کرنا واجب نہیں۔ اور اگر نیچے کا آدھا دھڑ سیدھا ہو گیا ہو تو نہ بیٹھے بلکہ کھڑی ہو کر چاروں رکعتیں پڑھ لے صرف اخیر میں بیٹھے اور اس صورت میں سجدہ سہو واجب ہے۔ اگر سیدھی کھڑی ہو جانے کے بعد پھر لوٹ آئے گی اور بیٹھ کر التحیات پڑھے گی تو گناہ گار ہوگی اور سجدہ سہو کرنا اب بھی واجب ہوگا۔ مسئلہ نمبر 18: اگر چوتھی رکعت پر بیٹھنا بھول گئی تو اگر نیچے کا دھڑ بھی سیدھا نہیں ہوا تو بیٹھ جائے اور التحیات درود وغیرہ پڑھ کے سلام پھیرے اور سجدہ سہو نہ کرے۔ اور اگر سیدھی کھڑی ہوگئی ہو تب بھی بیٹھ جائے بلکہ اگر الحمد اور سورت بھی پڑھ چکی ہو یا رکوع بھی کر چکی ہو تب بھی بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کے سجدہ سہو کرے۔ البتہ اگر رکوع کے بعد بھی یاد نہ آیا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو فرض نماز پھر سے پڑھے۔ یہ نماز نفل ہوگئی۔ ایک رکعت اور ملا

کے پوری چھ رکعت کر لے اور اگر سہو نہ کرے اور اگر ایک رکعت اور نہیں ملائی یا پانچویں رکعت پہ سلام پھیر دیا تو چار رکعتیں نفل ہو گئیں اور ایک رکعت اکارت گئی۔ مسئلہ نمبر 19: اگر چوتھی رکعت پر بیٹھی اور التحیات پڑھ کے کھڑی ہو گئی۔ تو سجدہ کرنے سے پہلے جب یاد آئے بیٹھ جائے اور التحیات نہ پڑھے بلکہ بیٹھ کر ترت سلام پھیر کے سجدہ سہو بھی کرے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر چکی تب یاد آیا تو ایک رکعت اور ملا کے چھ کر لے چار ہو گئیں اور دو نفل اور چھٹی رکعت پر سجدہ سہو بھی کرے۔ اگر پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا اور سجدہ سہو کر لیا تو برا کیا چار فرض ہوئے اور ایک رکعت اکارت گئی۔ مسئلہ نمبر 20: اگر چار رکعت نفل نماز پڑھی اور بیچ میں بیٹھنا ہی بھول گئی تو جب تک تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تب تک یاد آنے پر بیٹھ جانا چاہیے۔ اگر سجدہ کر لیا تو خیر تب بھی نماز ہو گئی اور سجدہ سہو ان دونوں صورتوں میں واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 21: اگر نماز میں شک ہو گیا کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں۔ تو اگر یہ شک اتفاق سے ہو گیا ہے ایسا شبہ پڑنے کی اس کی عادت نہیں ہے تو پھر سے نماز پڑھے اور اگر شک اتفاق سے ہو گیا ہے ایسا شبہ پڑنے کے اس کی عادت نہیں ہے تو پھر سے نماز پڑھے اور اگر شک کرنے کی عادت ہے اور اکثر ایسا شبہ پڑ جاتا ہے تو دل میں سوچ کر دیکھے کہ دل زیادہ کدھر جاتا ہے اگر زیادہ گمان تین رکعت پڑھنے کا ہو تو ایک اور پڑھ لے اور سجدہ سہو واجب نہیں ہے اور اگر زیادہ گمان یہی ہے کہ میں نے چاروں رکعتیں پڑھ لی ہیں تو اور رکعت نہ پڑھے اور سجدہ سہو بھی نہ کرے اور اگر سوچنے کے بعد دونوں طرف برابر خیال رہے نہ تین رکعت کی طرف زیادہ گمان جاتا ہے اور نہ چار کی طرف تو تین ہی رکعتیں سمجھے اور ایک رکعت اور پڑھ لے لیکن اس صورت میں تیسری رکعت پر بھی بیٹھ کر التحیات پڑھے تب کھڑی ہو کے چوتھی رکعت پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔ مسئلہ نمبر 22: اگر یہ شک ہوا کہ یہ پہلی رکعت ہے یا دوسری رکعت تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر

اتفاق سے یہ شک پڑا تو پھر سے پڑھے اور اگر اکثر شک پڑ جاتا ہو تو جدھر زیادہ گمان ہو جائے اس کو اختیار کرے اور اگر دونوں طرف برابر گمان رہے کسی طرف زیادہ نہ ہو تو ایک ہی سمجھے لیکن اس پہلی رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھے کہ شاید یہ دوسری رکعت اور دوسری رکعت پڑھ کے پھر بیٹھے اور اس میں الحمد کے ساتھ سورت بھی ملائے پھر تیسری رکعت پڑھ کر بھی بیٹھے کہ شاید یہی چوتھی ہو پھر چوتھی رکعت پڑھے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے۔ مسئلہ نمبر 23: اگر یہ شک ہوا کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری تو اس کا بھی حکم ہے کہ اگر دونوں گمان برابر درجہ کے ہوں تو دوسری رکعت پر بیٹھ کر تیسری رکعت پڑھے اور پھر بیٹھ کے التحیات پڑھے کہ شاید یہی چوتھی ہو پھر چوتھی پڑھے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے۔ مسئلہ نمبر 24: اگر نماز پڑھ چکنے کے بعد یہ شک ہوا کہ نہ معلوم تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو اس شک کا کچھ اعتبار نہیں نماز ہو گئی البتہ اگر ٹھیک یاد آ جائے کہ تین ہی ہوئیں تو پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھ لے اور سجدہ سہو کر لے اور اگر پڑھ کے بول پڑی ہو یا اور کوئی ایسی بات کی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو پھر سے پڑھے۔ اسی طرح اگر التحیات پڑھ چکنے کے بعد یہ شک ہوا تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک ٹھیک یاد نہ آئے اس کا کچھ اعتبار نہ کرے لیکن اگر کوئی احتیاط کی راہ سے نماز پھر سے پڑھ لے تو اچھا ہے کہ دل کی کھٹک نکل جائے اور شبہ باقی نہ رہے۔ مسئلہ نمبر 25: اگر نماز میں کئی باتیں ایسی ہو گئیں جن سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو ایک ہی سجدہ سب کی طرف سے ہو جائے گا۔ ایک نماز میں دو دفعہ سجدہ سہو نہیں کیا جاتا۔ مسئلہ نمبر 26: سجدہ سہو کرنے کے بعد پھر کوئی ایسی بات ہو گئی جس سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو وہی پہلا سجدہ سہو کافی ہے۔ اب پھر سجدہ سہو نہ کرے۔ مسئلہ نمبر 27: نماز میں کچھ بھول ہو گئی تھی جس سے سجدہ سہو واجب تھا لیکن سجدہ سہو کرنا بھول گئی اور دونوں طرف سلام پھیر دیا۔ لیکن ابھی اسی جگہ بیٹھی ہے اور سینہ قبلہ کی طرف سے نہیں پھیرا نہ کسی سے

کچھ بولی نہ کوئی اور ایسی بات ہوئی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو اب سجدہ سہو کرے بلکہ اگر اسی طرح بیٹھے بیٹھے کلمہ اور درود شریف وغیرہ کوئی بھی پڑھنے لگی ہو تب بھی کچھ حرج نہیں اب سجدہ سہو کرلے تو نماز ہو جائے گی۔ مسئلہ نمبر 28: سجدہ سہو واجب تھا اور اس نے قصداً دونوں طرف سلام پھیر دیا اور یہ نیت کی کہ میں سجدہ سہو نہ کروں گی تب بھی جب تک کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے نماز جاتی رہتی ہے سجدہ سہو کر لینے کا اختیار رہتا ہے۔ مسئلہ نمبر 29: چار رکعت والی یا تین رکعت والی نماز میں بھولے سے دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو اب اٹھ کر اس نماز کو پورا کرے اور سجدہ سہو کرے البتہ اگر سلام پھیرنے کے بعد کوئی ایسی بات ہوگئی جس سے نماز جاتی رہتی ہے تو پھر سے نماز پڑھے۔ مسئلہ نمبر 30: بھولے سے وتر کی پہلی یا دوسری رکعت میں دعاء قنوت پڑھ گئی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ تیسری رکعت میں پھر پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔ مسئلہ نمبر 31: وتر کی نماز میں شبہ ہوا کہ نہ معلوم یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری اور کسی بات کی طرف زیادہ گمان نہیں ہے بلکہ دونوں طرف برابر درجہ کا گمان ہے تو اسی رکعت میں دعاء قنوت پڑھے اور بیٹھ کر التحیات کے بعد کھڑی ہو کر ایک رکعت اور پڑھے اور اس میں بھی دعاء قنوت پڑھے اور اخیر میں سجدہ سہو کر لے۔ مسئلہ نمبر 32: وتر میں دعاء قنوت کی جگہ سبحانک اللھم پڑھ گئی۔ پھر جب یاد آیا تو دعاء قنوت پڑھی تو سجدہ سہو کا واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 33: وتر میں دعا قنوت پڑھنا بھول گئی۔ سورت پڑھ کے رکوع میں چلی گئی تو سجدہ سہو کا واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 34: الحمد پڑھ کے دو سورتیں یا تین سورتیں پڑھ گئی تو کچھ ڈر نہیں اور سجدہ سہو واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 35: فرض نماز میں پچھلی دونوں رکعتوں یا ایک رکعت میں سورت ملالی تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 36: نماز کے اول میں سبحانک اللھم پڑھنا بھول گئی یا رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم نہیں پڑھا۔ یا سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی نہیں کہا یا رکوع سے اٹھ

کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا یا نہیں رہا یا نیت باندھتے وقت کندھے تک ہاتھ نہیں اٹھائے یا اخیر رکعت میں درود شریف یا دعا نہیں پڑھی یونہی سلام پھیر دیا تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 37: فرض کی دونوں پچھلی رکعتوں میں یا ایک رکعت میں الحمد پڑھنی بھول گئی چپکے کھڑی رہ کے رکوع میں چلی گئی تو بھی سجدہ سہو واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 38: جن چیزوں کو بھول کر کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے اگر ان کو کوئی قصداً کرے تو سجدہ سہو واجب نہیں بلکہ نماز پھر سے پڑھے۔ اگر سجدہ سہو کر بھی لیا تب بھی نماز نہیں ہوئی۔ جو چیزیں نماز میں نہ فرض ہیں نہ واجب ان کو بھول کر چھوڑ دینے سے نماز ہو جاتی ہے اور سجدہ واجب نہیں ہوتا۔

سجدہ تلاوت کا بیان

مسئلہ نمبر 1: قرآن شریف میں سجدے تلاوت کے چودہ ہیں۔ جہاں جہاں کلام مجید کے کنارہ پر سجدہ لکھا رہتا ہے اس آیت کو پڑھ کر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے اور اس سجدہ کو سجدہ تلاوت کہتے ہیں۔ مسئلہ نمبر 2: سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ اکبر کہہ کے سجدہ کرے اور اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہہ کے پھر اللہ اکبر کہہ کے سر اٹھا لے بس سجدہ تلاوت ادا ہو گیا۔ مسئلہ نمبر 3: بہتر یہ ہے کہ کھڑی ہو کر اول اللہ اکبر کہہ کے سجدہ میں جائے پھر اللہ اکبر کہہ کے کھڑی ہو جائے اور اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے پھر اللہ اکبر کہہ کے اٹھ بیٹھے کھڑی نہ ہو تب بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 4: سجدہ کی آیت کو جو شخص پڑھے اس پر بھی سجدہ کرنا واجب ہے اور جو سنے اس پر بھی واجب ہو جاتا ہے۔ چاہے قرآن شریف سننے کے ارادہ سے بیٹھی ہو یا کسی اور کام میں لگی ہو اور بغیر ارادہ کے سجدہ کی آیت سن لی ہو۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ سجدہ کی آیت کو آہستہ سے پڑھے تاکہ کسی اور پر سجدہ واجب نہ ہو۔ مسئلہ

رکوع کرتی ہوں تب بھی وہ سجدہ ادا ہو جائے گا چاہے کچھ نیت کرے چاہے نہ کرے۔مسئلہ نمبر 14: نماز پڑھتے میں کسی اور سے سجدہ کی آیت سنے تو نماز میں سجدہ نہ کرے بلکہ نماز کے بعد کرے اگر نماز ہی میں کرے گی تو وہ سجدہ ادا نہ ہوگا پھر کرنا پڑے گا اور گناہ بھی ہوگا۔مسئلہ نمبر 15: ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی آیت کو کئی بار دہرا کر پڑھے تو ایک ہی سجدہ واجب ہے چاہے سب دفعہ پڑھ کے اخیر میں سجدہ کرے یا پہلی دفعہ پڑھ کے سجدہ کرے پھر اسی کو بار بار دہراتی رہے اور اگر جگہ بدل گئی۔تب اسی آیت کو دہرایا۔پھر تیسری جگہ جا کے وہی آیت اسی طرح برابر جگہ بدلتی تو جتنی دفعہ دہراوے اتنی ہی دفعہ سجدہ کرے۔مسئلہ نمبر 16: اگر ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی کئی آیتیں پڑھیں تو بھی جتنی آیتیں پڑھے اتنے ہی سجدے کرے۔مسئلہ نمبر 17: بیٹھے بیٹھے سجدہ کی کوئی آیت پڑھی پھر اٹھ کھڑی ہوئی لیکن چلی نہیں جہاں بیٹھی تھی وہیں کھڑے کھڑے وہی آیت پھر پڑھی پھر دہرائی تو ایک ہی سجدہ واجب ہے۔مسئلہ نمبر 18: ایک جگہ سجدہ کی آیت پڑھی اور اٹھ کر کسی کام کو چلی گئی پھر اسی جگہ آ کر وہی آیت پڑھی تب بھی دو سجدے کرے۔مسئلہ نمبر 19: ایک جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی کوئی آیت پڑھی پھر جب قرآن مجید کی تلاوت کر چکی تو اسی جگہ بیٹھے بیٹھے کسی اور کام میں لگ گئی جیسے کھانا کھانے لگی یا سینے پرونے میں لگ گئی یا بچہ کو دودھ پلانے لگی اس کے بعد پھر وہی آیت اسی جگہ پڑی تب بھی دو سجدے واجب ہوئے اور جب کوئی اور کام کرنے لگی تو ایسا سمجھیں گے کہ جگہ بدل گئی۔مسئلہ نمبر 20: ایک کوٹھڑی یا دالان کے ایک کونے میں سجدہ کی کوئی آیت پڑھی اور پھر دوسرے کونے میں جا کر وہی آیت پڑھی تب بھی ایک سجدہ ہی کافی ہے چاہے جتنی دفعہ پڑھے۔البتہ اگر دوسرے کام میں لگ جانے کے بعد وہی آیت پڑھے گی تو دوسرا سجدہ کرنا پڑے گا۔پھر تیسرے کام میں لگنے کے بعد اگر پڑھے گی تو تیسرا سجدہ واجب ہو جائے گا۔مسئلہ نمبر 21:

اگر بڑا گھر ہو تو دوسرے کونے پر جا کر دہرانے سے دوسرا سجدہ واجب ہو گا اور تیسرے کونے پر تیسرا سجدہ۔ مسئلہ نمبر 22: مسجد کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر سجدہ کی ایک آیت کئی دفعہ پڑھے تو ایک ہی سجدہ واجب ہے۔ چاہے ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے دہرایا کرے یا مسجد میں ادھر ادھر ٹہل ٹہل کر پڑھے۔ مسئلہ نمبر 23: اگر نماز میں سجدہ کی ایک ہی آیت کو کئی دفعہ پڑھے تب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہے چاہے سب دفعہ پڑھ کے اخیر میں سجدہ کرے یا ایک دفعہ پڑھ کے سجدہ کر لیا پھر اسی رکعت یا دوسری رکعت میں وہی آیت پڑھے۔ مسئلہ نمبر 24: سجدہ کی کوئی آیت پڑھی اور سجدہ نہیں کیا پھر اسی جگہ نیت باندھ لی اور وہی آیت پھر نماز میں پڑھی اور نماز میں سجدہ تلاوت کیا تو یہی سجدہ کافی ہے دونوں سجدے اسی سے ادا ہو جائیں گے البتہ اگر جگہ بدل گئی ہو تو دوسرا سجدہ بھی واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 25: اگر سجدہ کی آیت پڑھ کے سجدہ کر لیا تب اسی جگہ نماز کی نیت باندھ لی اور وہی آیت نماز میں دہرائی تو اب نماز میں پھر سجدہ کرے۔ مسئلہ نمبر 26: پڑھنے والی کی جگہ نہیں بدلی ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے ایک آیت کو بار بار پڑھتی رہی لیکن سننے والی کی جگہ بدل گئی کہ پہلی دفعہ اور جگہ سنا تھا دوسری دفعہ اور جگہ تیسری دفعہ تیسری جگہ تو پڑھنے والی پر ایک ہی سجدہ واجب ہے اور سننے والی پر کئی سجدے واجب ہیں جتنی دفعہ سنے اتنے ہی سجدے کرے۔ مسئلہ نمبر 27: اگر سننے والی کی جگہ نہیں بدلی بلکہ پڑھنے والی کی جگہ بدل گئی تو پڑھنے والی پر کئی سجدے واجب ہوں گے اور سننے والی پر ایک ہی سجدہ ہے۔ مسئلہ نمبر 28: ساری سورت پڑھنا اور سجدہ کی آیت کو چھوڑ دینا مکروہ اور منع ہے صرف سجدے سے بچنے کے لئے وہ آیت نہ چھوڑے کہ اس میں سجدے سے گویا انکار ہے۔ مسئلہ نمبر 29: اگر سورت میں کوئی آیت نہ چھوڑے صرف سجدہ کی آیت پڑھے تو اس کا کچھ حرج نہیں اور اگر نماز میں ایسا کرے تو اس میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ اتنی بڑی ہو کہ چھوٹی تین آیت کے برابر ہوں لیکن بہتر یہ ہے کہ

سجدہ کی آیت کو دو ایک آیت کے ساتھ ملا کر پڑھے۔

بیمار کی نماز کا بیان

مسئلہ نمبر 1: نماز کو کسی حالت میں نہ چھوڑے۔ جب تک کھڑے ہو کر پڑھنے کی قوت رہے کھڑے ہو کر نماز پڑھتی رہے اور جب کھڑا نہ ہوا جائے تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ بیٹھے بیٹھے رکوع کرے اور رکوع کر کے دونوں سجدے کر لے اور رکوع کے لئے اتنا جھکے کہ پیشانی گھٹنوں کے مقابل ہو جائے۔ مسئلہ نمبر 2: اگر رکوع سجدہ کرنے کی بھی قدرت نہ ہو تو رکوع اور سجدے کو اشارے سے ادا کرے اور سجدہ کے لئے رکوع سے زیادہ جھک جایا کرے۔ مسئلہ نمبر 3: سجدہ کرنے کے لئے تکیہ وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھ لیا اور اس پر سجدہ کرنا بہتر نہیں۔ جب سجدہ کی قدرت نہ ہو تو بس اشارہ کر لیا کرے تکیہ کے اوپر سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ مسئلہ نمبر 4: اگر کھڑے ہونے کی قوت تو ہے لیکن کھڑے ہونے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے یا بیماری کے بڑھ جانے کا ڈر ہے تب بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 5: اگر کھڑی ہو سکتی ہے لیکن رکوع سجدہ نہیں کر سکتی۔ تو چاہے کھڑی ہو کر پڑھے اور رکوع و سجدے اشارے سے کرے اور چاہے بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع سجدہ کو اشارہ سے ادا کرے دونوں اختیار ہیں لیکن بیٹھ کر پڑھنا بہتر ہے۔ مسئلہ نمبر 6: اگر بیٹھنے کی طاقت نہیں رہی تو پیچھے گاؤ تکیہ وغیرہ لگا کر اس طرح لیٹ جائے کہ سر خوب اونچا رہے بلکہ قریب قریب بیٹھنے کے رہے اور پاؤں قبلہ کی طرف پھیلا لے اور اگر کچھ طاقت ہو تو قبلہ کہ طرف پیر نہ پھیلائے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے پھر سر کے اشارے سے نماز پڑھے اور سجدے کا اشارہ زیادہ نیچا کرے اگر گاؤ تکیہ سے ٹیک لگا کر بھی اس طرح نہ لیٹ سکے کہ سر اور نہ سینہ وغیرہ اونچا رہے تو قبلہ کی طرف پیر کر کے بالکل چت لیٹ جائے لیکن سر کے نیچے کوئی اونچا تکیہ رکھ دیں کہ منہ قبلہ کی طرف ہو جائے آسمان کی طرف نہ رہے پھر سر کے اشارے سے نماز پڑھے رکوع کا

اشارہ کم کرے اور سجدہ کا اشارہ ذرا زیادہ کرے۔ مسئلہ نمبر 7: اگر چت نہ لیٹے بلکہ دائیں بائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹے اور سر کے اشارے سے رکوع سجدہ کرے یہ بھی جائز ہے لیکن چت لیٹ کر پڑھنا زیادہ اچھا ہے۔ مسئلہ نمبر 8: اگر سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت نہیں رہی تو نماز نہ پڑھے۔ پھر ایک رات دن سے زیادہ یہی حالت رہے تو نماز بالکل معاف ہوگئی اچھے ہونے کے بعد قضا پڑھنا بھی واجب نہیں ہے اور اگر ایک دن رات سے زیادہ یہ حالت نہیں رہی بلکہ ایک دن رات میں پھر اشارہ سے پڑھنے کی طاقت آ گئی تو اشارہ ہی سے انکی قضا پڑھے اور یہ ارادہ نہ کرے کہ جب بالکل اچھی ہو جاؤں گی تب پڑھوں گی کہ شاید مرگئی تو گناہ گار مرے گی۔ مسئلہ نمبر 9: اسی طرح اگر اچھا خاصا آدمی بیہوش ہو جائے تو اگر بیہوشی ایک دن رات سے زیادہ نہ ہوئی ہو تو قضا پڑھنا واجب ہے اور اگر ایک دن رات سے زیادہ ہوگئی ہو تو قضا پڑھنا واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 10: جب نماز شروع کی اس وقت بھلی چنگی تھی پھر جب تھوڑی نماز پڑھ چکی تو نماز ہی میں کوئی ایسی رگ چڑھ گئی کہ کھڑی نہ ہو سکی تو باقی نماز بیٹھ کر پڑھے اگر رکوع سجدہ کر سکے تو کرے نہیں تو رکوع سجدہ کو سر کے اشارہ سے کرے اور اگر ایسا حال ہو گیا کہ بیٹھنے کی قدرت نہیں رہتی تو اسی طرح لیٹ کر باقی نماز کو پورا کرے۔ مسئلہ نمبر 11: بیماری کی وجہ سے تھوڑی نماز بیٹھ کر پڑھی اور رکوع کی جگہ رکوع اور سجدہ کی جگہ سجدہ کیا پھر نماز ہی میں اچھی ہوگئی تو اسی نماز کو کھڑی ہو کر پورا کرے۔ مسئلہ نمبر 12: اگر بیماری کی وجہ سے رکوع سجدہ کی قوت نہ تھی اس لیے سر کے اشارہ سے سجدہ کیا پھر جب کچھ نماز پڑھ چکی تو ایسی ہوگئی کہ اب رکوع سجدہ کر سکتی ہے تو اب یہ نماز جاتی رہی اس کو پورا نہ بلکہ پھر سے پڑھے۔ مسئلہ نمبر 13: اگر فالج گرا اور ایسی بیمار ہوگئی کہ پانی سے استنجا نہیں کر سکتی تو کپڑے یا ڈھیلے سے پونچھ ڈالا کرے اور اسی طرح نماز پڑھے اگر خود تیمم نہ کر سکے تو کوئی دوسرا تیمم کرا دے اور اگر ڈھیلے یا

اور پہاڑ میں سفر نہیں کرنا پڑتا اڑتالیس میل انگریزی ہے۔ مسئلہ نمبر 4: اگر کوئی جگہ اتنی دور ہے کہ اونٹ اور آدمی کی چال کے اعتبار سے تو تین منزل ہے لیکن تیز یکہ یا تیز بہلی پر سوار ہے اس لئے دو ہی دن میں پہنچ جائے گی۔ یا ریل پر سوار ہو کر ذرا دیر میں پہنچ جائے گی تب بھی شریعت کی رو سے وہ مسافر ہے۔ مسئلہ نمبر 5: جو کوئی شریعت سے مسافر ہو وہ ظہر اور عصر اور عشاء کی فرض نماز دو دو رکعتیں پڑھے اور سنتوں کا یہ حکم ہی کہ اگر جلدی ہو تو فجر کی سنتوں کے سوا اور سنتیں چھوڑ دینا درست ہے اس چھوڑ دینے سے کچھ گناہ نہ ہوگا اور اگر کچھ جلدی نہ ہو نہ اپنے ساتھیوں سے رہ جانے کا ڈر ہو تو نہ چھوڑے اور سنتیں سفر میں پوری پوری پڑھے ان میں کمی نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 6: فجر اور مغرب اور وتر کی نماز میں بھی کوئی کمی نہیں ہے جیسے ہمیشہ پڑھتی ہے ویسے ہی پڑھے۔ مسئلہ نمبر 7: ظہر' عصر' عشاء کی نماز دو رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھے پوری چار رکعتیں پڑھنا گناہ ہے جیسا ظہر کے کوئی چھ فرض پڑھے تو گنہگار ہوگی۔ مسئلہ نمبر 8: اگر بھولے سے چار رکعتیں پڑھ لیں تو اگر دوسری رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھی ہے' تب تو دو رکعتیں فرض کی ہو گئیں اور دو رکعتیں نفل کی ہو جائیں گی اور سجدہ سہو کرنا پڑھے گا اور اگر دو رکعت پر نہ بیٹھی ہو تو چاروں رکعتیں نفل ہو گئیں فرض نماز پھر سے پڑھے۔ مسئلہ نمبر 9: اگر راستہ میں کہیں ٹھہر گئی تو پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو تب بھی مسافر نہیں رہی اب نمازیں پوری پوری پڑھی اور اگر نہ اپنا گھر ہے نہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہے تو برابر وہ مسافر رہے گی۔ چار رکعت والی فرض نماز دو رکعت پڑھتی رہے۔ اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کر لی ہے تو اب مسافر نہیں رہی پھر اگر نیت بدل گئی اور پندرہ دن سے پہلے چلے جانے کا ارادہ ہو گیا تب بھی مسافر نہ بنے گی نمازیں پوری پوری پڑھے۔ پھر جب یہاں سے چلے تو اگر یہاں سے وہ جگہ تین منزل ہو جہاں جاتی ہے تو پھر مسافر ہو جائے گی اور جو اس سے کم ہو تو مسافر نہیں

ہوئی۔ مسئلہ نمبر 10: تین منزل جانے کا ارادہ کر کے گھر سے نکلی لیکن گھر ہی سے یہ بھی نیت ہے کہ فلانے گاؤں میں پندرہ دن ٹھہروں گی تو مسافر نہیں رہی رستہ بھر پوری نمازیں پڑھے۔ پھر اگر گاؤں میں پہنچ کے پورے پندرہ دن نہیں ٹھہرنا ہوا تب بھی مسافر نہ بنے گی۔ مسئلہ نمبر 11: تین منزل جانے کا ارادہ ہے لیکن پہلی منزل یا دوسری منزل پر اپنا گھر پڑے گا تب بھی مسافر نہیں ہوئی۔ مسئلہ نمبر 12: چار منزل جانے کی نیت سے چلی لیکن پہلی دو منزلیں حیض کی حالت میں گزریں تب بھی وہ مسافر نہیں ہے۔ اب نہا دھو کر پوری چار رکعتیں پڑھے البتہ حیض سے پاک ہونے کے بعد بھی وہ جگہ اگر تین منزل ہو یا چلتے وقت پاک تھی رستہ میں حیض آ گیا ہو تو وہ البتہ مسافر ہے نماز مسافروں کی طرح پڑھے۔ مسئلہ نمبر 13: نماز پڑھتے پڑھتے نماز کے اندر ہی پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت ہو گئی تو مسافر نہیں رہی یہ نماز بھی پوری پڑھے۔ مسئلہ نمبر 14: دو چار دن کے لئے رستہ میں کہیں ٹھہرنا پڑا لیکن کچھ ایسی باتیں ہو جاتی ہیں کہ جانا نہیں ہوتا ہے روز یہ نیت ہوتی ہے کہ کل پرسوں چلی جاؤں گی لیکن نہیں جانا ہوتا۔ اسی طرح پندرہ یا بیس دن یا ایک مہینہ یا اس سے بھی زیادہ رہنا ہو گیا لیکن پورے پندرہ دن رہنے کی کبھی نوبت نہیں ہوئی تب بھی مسافر رہے گی چاہے جتنے دن اسی طرح گزر جائیں۔ مسئلہ نمبر 15: تین منزل جانے کا ارادہ کر کے چلی پھر کچھ دور جا کر کسی وجہ سے ارادہ بدل گیا اور گھر لوٹ آئی۔ تو جب سے لوٹنے کا ارادہ ہوا ہے۔ تب ہی سے مسافر نہیں رہی۔ مسئلہ نمبر 16: کوئی اپنے خاوند کے ساتھ ہے۔ رستہ میں جتنا وہ ٹھہرے گا اتنا ہی یہ ٹھہرے گی بغیر اس کے زیادہ نہیں ٹھہر سکتی تو ایسی حالت میں شوہر کی نیت کا اعتبار ہے اگر شوہر کا ارادہ پندرہ دن ٹھہرنے کا ہو تو عورت بھی مسافر نہیں رہی چاہے ٹھہرنے کی نیت کرے یا نہ کرے اور اگر مرد کا ارادہ کم ٹھہرنے کا ہو تو عورت بھی مسافر ہے۔ مسئلہ نمبر 17: تین منزل چل کے کہیں پہنچی تو اگر وہ اپنا

گھر ہے تو مسافر نہیں رہی چاہے کم رہے یا زیادہ اور اگر اپنا گھر نہیں ہے تو اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہے تو وہاں پہنچ کر بھی مسافر رہے گی۔ چار رکعت فرض کی دو رکعتیں پڑھتی رہے۔ مسئلہ نمبر 18: رستہ میں کئی جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے دس دن یہاں پانچ دن وہاں بارہ دن وہاں لیکن پورے پندرہ دن کہیں ٹھہرنے کا ارادہ نہیں تب بھی مسافر رہیگی۔ مسئلہ نمبر 19: کسی نے اپنا شہر بالکل چھوڑ دیا۔ کسی دوسری جگہ گھر بنالیا اور وہیں رہنے سہنے لگی اب پہلے شہر سے اور پہلے گھر سے کچھ مطلب نہیں رہا تو اب وہ شہر اور پردیس دونوں برابر ہیں تو اگر سفر کرتے وقت رستہ میں وہ پہلا شہر پڑے اور دو چار دن وہاں رہنا ہو تو مسافر رہے گی۔ نمازیں سفر کی طرح پڑھے۔ مسئلہ نمبر 20: اگر کسی نمازیں سفر میں قضا ہو گئیں تو گھر پہنچ کر بھی ظہر، عصر، عشاء کی دو دو رکعتیں قضا پڑھے اور اگر سفر سے پہلے مثلاً ظہر کی نماز قضا ہو گئی تو سفر کی حالت میں چار رکعتیں اس کی قضا پڑھے۔ مسئلہ نمبر 21: بیاہ کے بعد اگر عورت مستقل طور پر اپنی سسرال رہنے لگی تو اس کا اصلی گھر سسرال ہے تو اگر تین منزل چل کر میکے گئی اور پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہیں ہے، تو مسافر رہیگی مسافرت کے قاعدے سے نماز روزہ کرے اور اگر وہاں کا رہنا ہمیشہ کے لئے دل میں نہیں ٹھانا تو جو وطن پہلے سے اصلی تھا وہی اب بھی اصلی رہے گا۔ مسئلہ نمبر 22: دریا میں کشتی چل رہی ہے اور نماز کا وقت آ گیا تو اسی چلتی کشتی پر نماز پڑھ لے اگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں سر گھومے یا گرنے کا خوف ہو تو بیٹھ کر پڑھے۔ مسئلہ نمبر 23: ریل پر نماز کا پڑھنے کا بھی یہی حکم ہے کہ چلتی ریل پر نماز پڑھنا درست ہے اور اگر کھڑے ہو کر پڑھنے سے سر گھومے یا گرنے کا خوف ہو تو بیٹھ کر پڑھے۔ مسئلہ نمبر 24: نماز پڑھتے میں ریل پھر گئی اور قبلہ دوسری طرف ہو گیا تو نماز ہی میں گھوم جائے اور قبلہ کی طرف منہ کر لے۔ مسئلہ نمبر 25: اگر تین منزل جانا ہو تو جب تک مردوں میں سے کوئی اپنا محرم یا شوہر ساتھ نہ ہو اس وقت

تک سفر کرنا درست نہیں ہے بغیر محرم کے ساتھ سفر کرنا بڑا گناہ ہے اور اگر ایک منزل یا دو منزل جانا ہو تب بھی بغیر محرم کے سفر میں جانا بہتر نہیں حدیث میں اس کی بھی بڑی ممانعت آئی ہے۔ مسئلہ نمبر 26: جس محرم کو خدا رسول کو ڈر نہ ہو اور شریعت کی پابندی نہ کرتا ہو ایسے محرم کے ساتھ بھی سفر کرنا درست نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 27: یکہ یا بہلی جا رہی ہے اور نماز کا وقت آ گیا تو بہلی سے اتر کر کسی الگ جگہ پر کھڑی ہو کر نماز پڑھ لے اسی طرح اگر بہلی پر وضو نہ کر سکے تو اتر کر کہیں آڑ میں بیٹھ کر وضو کرے اگر برقعہ پاس نہ ہو تو چادر وغیرہ میں خوب لپٹ کر اترے اور نماز پڑھے۔ ایسا گہرا پردہ جس میں نماز قضا ہو جائے حرام ہے۔ ہر بات میں شریعت کی بات کو مقدم رکھے۔ پردہ کی بھی وہی حد رکھے جو شریعت نے بتلائی ہے۔ شریعت کی حد سے آگے بڑھنا اور خدا سے دور ہونا بڑی بیوقوفی اور نادانی ہے۔ البتہ بلا ضرورت پردہ میں کمی کرنا بے غیرتی اور گناہ ہے۔ مسئلہ نمبر 28: اگر ایسی بیمار ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے تب بھی چلتی بہلی پر نماز پڑھنا درست نہیں ہے اور اگر بہلی ٹھہرا لی۔ لیکن جوا بیلوں کے کندھوں پر رکھا ہوا ہے تب بھی اس پر نماز پڑھنا درست نہیں ہے بیل الگ کر کے نماز پڑھنا چاہئے یکہ کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک گھوڑا کھول کر الگ نہ کر دیا جائے اس وقت تک اس پر نماز پڑھنا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 29: اگر کسی کو بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہو تو پالکی اور میانے پر بھی نماز پڑھنا درست ہے لیکن پالکی جس وقت کہاروں کے کندھوں پر ہو۔ اس وقت پڑھنا درست نہیں زمین پر رکھوا لے تب پڑھے۔ مسئلہ نمبر 30: اگر اونٹ سے یا بہلی سے اترنے میں جان یا مال کا اندیشہ ہے تو بغیر اترے بھی نماز درست ہے۔

گھر میں موت ہو جانے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جب آدمی مرنے لگے تو اس کو چت لٹا دو اور اس کے پیر قبلہ کی طرف کر دو اور سر اونچا کر دو تا کہ منہ قبلہ کی طرف ہو جائے اور اس کے پاس بیٹھ کر زور زور

سے کلمہ پڑھوتا کہ تم کو پڑھتے سن کر خود بھی کلمہ پڑھنے لگے اور اسکو کلمہ پڑھنے کا حکم نہ کرو کیونکہ وہ وقت بڑا مشکل ہے نہ معلوم اس کے منہ سے کیا نکل جائے۔ مسئلہ نمبر 2: جب وہ ایک دفعہ کلمہ پڑھ لے تو چپ ہو رہو یہ کوشش نہ کرو کہ کلمہ جاری رہے۔ اور پڑھتے پڑھتے دم نکلے۔ کیونکہ مطلب تو صرف اتنا ہے کہ سب سے آخری بات جو اس کے منہ سے نکلے کلمہ ہونا چاہئے۔ اس کی ضرورت نہیں کہ دم ٹوٹنے تک کلمہ برابر جاری رہے۔ ہاں اگر کلمہ پڑھ لینے کے بعد پھر کوئی دنیا کی بات چیت کرے تو پھر کلمہ پڑھنے لگو۔ جب وہ پڑھ لے تو پھر چپ ہو رہو۔ مسئلہ نمبر 3: جب سانس اکھڑ جائے اور جلدی جلدی چلنے لگے اور ٹانگیں ڈھیلی پڑھ جائیں کہ کھڑی نہ ہوسکیں اور ناک ٹیڑھی ہو جائے اور کنپٹیں بیٹھ جائیں تو سمجھو اس کی موت آ گئی۔ اس وقت کلمہ زور زور سے پڑھنا شروع کرو۔ مسئلہ نمبر 4: سورہ یٰسین پڑھنے سے موت کی سختی کم ہو جاتی ہے اس کے سرہانے یا اور کہیں اس کے پاس بیٹھ کر پڑھ دو۔ یا کسی سے پڑھوا دو۔ مسئلہ نمبر 5: اس وقت کوئی ایسی بات نہ کرو کہ اس کا دل دنیا کی طرف مائل ہو جائے کیونکہ یہ وقت دنیا سے جدائی اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں حاضری کا وقت ہے۔ ایسے کام کرو ایسی باتیں کرو کہ دنیا سے دل پھر کر اللہ تعالےٰ کی طرف مائل ہو جائے کہ مردہ کی خیر خواہی اسی میں ہے۔ ایسے وقت بال بچوں کو سامنے لانا یا کوئی جس سے اس کو زیادہ محبت تھی اسے سامنے لانا ایسی باتیں کرنا کہ دل اس کا ان کی طرف متوجہ ہو جائے اور ان کی محبت اس کے دل میں سما جائے بڑی بری بات ہے دنیا کی محبت لے کے رخصت ہوئی تو نعوذ باللہ بری موت مری۔ مسئلہ نمبر 6: مرتے وقت اگر اس کے منہ سے خدانخواستہ کفر کی کوئی بات نکلے تو اس کا خیال نہ کرو اس کا چرچا نہ کرو۔ بلکہ یہ سمجھو موت کی سختی سے عقل ٹھکانے نہیں رہی۔ اس وجہ سے ایسا ہوا۔ اور عقل جاتے رہنے کے وقت جو کچھ ہو سب معاف ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی بخشش کی دعا کرتی رہو۔ مسئلہ نمبر 7: جب مر جائے تو سب عضو

اور اگر تین دفعہ روئی تر کر کے دانتوں اور مسوڑوں پر پھیر دی جائے اور ناک کے دونوں سوراخوں میں پھیر دی جائے تو بھی جائز ہے اور اگر مردہ نہانے کی حاجت میں یا حیض ونفاس میں مرجائے تو اسی طرح سے منہ اور ناک میں پانی پہنچانا ضروری ہے اور ناک اور منہ اور کانوں میں روئی بھر دو تا کہ وضو کراتے اور نہلاتے وقت پانی نہ جانے پاوے۔ جب وضو کرا چکو تو سر کو گل خیرو سے یا کسی اور چیز سے جس سے صاف ہو جائے جیسے بیسن یا کھلی یا صابون سے مل کر دھووے اور صاف کر کے پھر مردے کو بائیں کروٹ پر لٹا کر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نیم گرم تین دفعہ سر سے پیر تک ڈالے یہاں تک کہ بائیں کروٹ تک پانی پہنچ جائے۔ پھر داہنی کروٹ پر لٹاوے اور اسی طرح سر سے پیر تک تین مرتبہ اتنا پانی ڈالے کہ داہنی کروٹ تک پہنچ جائے اس کے بعد مردے کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر ذرا بٹھلاوے اور آہستہ آہستہ ملے اور دباوے اگر کچھ پاخانہ نکلے تو اس کو پونچھ کے دھو ڈالے اور وضو اور غسل میں اس کے نکلنے سے کچھ نقصان نہیں اب نہ دہراؤ۔ اس کے بعد پھر اس کو بائیں کروٹ پر لٹاوے اور کافور پڑا ہوا پانی سے سر سے پیر تک تین دفعہ ڈالے۔ پھر سارا بدن کسی کپڑے سے پونچھ کے کفنا دو۔ مسئلہ نمبر 4: اگر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نہ ہو تو یہی سادہ نیم گرم پانی کافی ہے اسی سے اسی طرح تین دفعہ نہلاوے اور بہت تیز گرم پانی سے مردہ کو نہ نہلاؤ اور نہلانے کا یہ طریقہ جو بیان ہوا سنت ہے اگر کوئی اس طرح تین دفعہ نہلاوے بلکہ ایک دفعہ سارے بدن کو دھو ڈالے تب بھی فرض ادا ہو گیا۔ مسئلہ نمبر 5: جب مردے کو کفن پر رکھو تو سر پر عطر لگا دو۔ اگر مردہ مرد ہو تو ڈاڑھی پر بھی عطر لگا دو۔ پھر ماتھے اور ناک اور دونوں ہتھیلی اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کافور مل دو بعضے کفن میں عطر لگاتے ہیں اور عطر کی پھریری کان میں رکھ دیتے ہیں۔ یہ سب جہالت ہے جتنا شرع میں آیا ہے اس سے زائد مت کرو۔ مسئلہ نمبر 6: بالوں میں کنگھی نہ کرو نہ ناخن کاٹو نہ کہیں کے بال کاٹو۔ سب اسی

طرح رہنے دو۔ مسئلہ نمبر 7: اگر کوئی مرد مر گیا اور مردوں میں سے کوئی نہلانے والا نہیں ہے تو بیوی کے علاوہ اور کسی عورت کو اس کو غسل دینا جائز نہیں۔ اگرچہ محرم ہی ہو اگر بیوی نہ ہو تو اس کو تیمم کرا دو۔ لیکن اس کے بدن میں ہاتھ نہ لگاؤ۔ بلکہ اپنے ہاتھ میں پہلے دستانے پہن لو تب تیمم کراؤ۔ مسئلہ نمبر 8: کسی کا خاوند مر گیا تو اس کی بی بی کو اس کا نہلانا اور کفنانا درست ہے اور اگر بیوی مر جائے تو خاوند کو بدن چھونا اور ہاتھ لگانا درست نہیں۔ البتہ دیکھنا درست ہے اور کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگانا بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 9: جو عورت حیض یا نفاس سے ہو وہ مردے کو نہ نہلاوے کہ یہ مکروہ اور منع ہے۔ مسئلہ نمبر 10: بہتر یہ ہے کہ جس کا رشتہ زیادہ قریب ہو وہ نہلاوے اور اگر وہ نہ نہلا سکے تو کوئی دیندار نیک عورت نہلاوے۔ مسئلہ نمبر 11: اگر نہلانے میں کوئی عیب دیکھے تو کسی سے نہ کہے۔ اگر خدانخواستہ مرنے سے اس کا چہرہ بگڑ گیا اور کالا ہو گیا تو یہ بھی نہ کہے اور بالکل اس کا چرچا نہ کرے کہ یہ سب ناجائز ہے ہاں اگر وہ کھلم کھلا کوئی گناہ کرتی ہو جیسے ناچتی تھی یا گانے بجانے کا پیشہ کرتی تھی یا رنڈی تھی تو ایسی ہی باتیں کہہ دینا درست ہیں کہ اور لوگ ایسی باتوں سے بچیں اور توبہ کریں۔

کفنانے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنانا سنت ہے۔ ایک کرتہ دوسرے ازار۔ تیسرے سر بند چوتھے چادر پانچویں سینہ بند ازار سر سے لے کر پاؤں تک ہونا چاہیے اور چادر اس سے ایک ہاتھ بڑی ہو اور کرتا گلے سے لے کر پاؤں تک ہو لیکن نہ اس میں کلی ہوں نہ آستیں۔ اور سر بند تین ہاتھ لمبا ہو اور سینہ بند چھاتیوں سے لے کر رانوں تک چوڑا اور اتنا لمبا ہو کہ بندھ جائے۔ مسئلہ نمبر 2: اگر کوئی پانچ کپڑوں میں نہ کفناوے بلکہ صرف تین کپڑے کفن میں دیوے ایک ازار، دوسرے چادر، تیسرے سر بند تو یہ بھی درست ہے اور اتنا کفن بھی کافی ہے اور تین کپڑوں

سے بھی کم دینا مکروہ اور برا ہے ہاں اگر کوئی مجبوری اور لاچاری ہوتو کم دنیا بھی درست ہے۔مسئلہ نمبر 3: سینہ بند اگر چھاتیوں سے لے کر ناف تک ہوتب بھی درست ہے لیکن رانوں تک ہونا زیادہ اچھا ہے۔مسئلہ نمبر 4: پہلے کفن کو تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ لوبان وغیرہ کی دھونی دے دوتب اس میں مردے کو کفنا دو۔مسئلہ نمبر 5: کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چادر بچھا دو پھر ازار اس کے اوپر کرتا۔پھر مردے کو اس پر لیجا کے پہلے کرتا پہناؤ اور سر کے بالوں کو دو حصے کر کے کرتے کے اوپر سینے پر ڈال دو۔ایک حصہ داہنی طرف اور ایک بائیں طرف لپیٹو پھر داہنی طرف اس کے بعد سینہ بند باندھ دو۔پھر چادر لپیٹو۔پہلے دائیں طرف پھر داہنی طرف پھر کسی دھجی سے پیر اور سر کی طرف کفن کو باندھ دو اور ایک بند سے کمر کے پاس بھی باندھ دو کہ رستہ میں کہیں کھل نہ پڑے۔مسئلہ نمبر 6: سینہ بند کو اگر سر بند کے بعد ازار لپیٹنے سے پہلے ہی باندھ دیا تو یہ بھی جائز ہے اور اگر سب کفنوں کے اوپر سے باندھے تو بھی درست ہے۔مسئلہ نمبر 7: جب کفنا چکو تو رخصت کرو کہ مرد لوگ نماز پڑھ کر دفنا دیں۔مسئلہ نمبر 8: اگر عورتیں جنازے کی نماز پڑھ دیں۔تو بھی جائز ہے لیکن چونکہ ایسا اتفاق کبھی نہیں ہوتا ہے اس لئے ہم نماز اور دفنانے کے مسئلے بیان نہیں کرتے۔مسئلہ نمبر 9: کفن یا قبر کے اندر عہدنامہ یا اپنے پیر کا شجرہ یا اور کوئی دعا رکھنا درست نہیں اسی طرح کفن پر یا منہ پر یا سینہ سے کافور سے یا روشنائی سے کلمہ وغیرہ کوئی دعا لکھنا بھی درست نہیں۔البتہ کعبہ شریف کا غلاف یا اپنے پیر کا رومال وغیرہ کوئی کپڑا تبرکا رکھ دینا درست ہے۔مسئلہ نمبر 10: جو بچہ زندہ پیدا ہوا پھر تھوڑی ہی دیر میں مر گیا یا فوراً پیدا ہونے کے بعد ہی مر گیا تو وہ بھی اسی قاعدے سے نہلایا جائے اور کفنا کے نماز پڑھی جائے پھر دفن کر دیا جائے اور اس کا نام بھی کچھ رکھا جائے۔مسئلہ نمبر 11: جو بچہ ماں کے پیٹ سے مرا ہی پیدا ہوا پیدا ہوتے وقت زندگی کی کوئی علامت نہیں پائی گئی اس کو بھی اسی

طرح نہلاؤ لیکن قاعدے کے موافق کفن نہ دو۔ بلکہ کسی ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دو اور نام اس کا بھی کچھ نہ کچھ رکھ دینا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 12: اگر حمل گر جائے تو اگر بچہ کے ہاتھ' پاؤں' منہ' ناک وغیرہ عضو کچھ نہ بنے ہوں تو نہ نہلائے اور نہ کفنائے کچھ بھی نہ کرے بلکہ کسی کپڑے میں لپیٹ کر ایک گڑھا کھود کر گاڑ دو اور اگر اس بچہ کے کچھ عضو بن گئے۔ تو اس کا وہی حکم ہے جو ایک مردہ بچہ پیدا ہونے کا ہے یعنی نام رکھا جائے اور نہلا دیا جائے لیکن قاعدے کے موافق کفن نہ دیا جائے نہ نماز پڑھی جائے۔ بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے۔ مسئلہ نمبر 13: لڑکے کا صرف سر نکلا اس وقت وہ زندہ تھا پھر مر گیا تو اس کا وہی حکم ہے جو مردہ پیدا ہونے کا حکم ہے۔ البتہ اگر زیادہ حصہ نکل آیا اس کے بعد مرا تو ایسا سمجھیں گے کہ زندہ پیدا ہوا اور اگر سر کی طرف سے پیدا ہوا تو سینہ تک نکلنے سے سمجھیں گے کہ زیادہ حصہ نکل آیا اور اگر الٹا پیدا ہوا تو ناف تک نکلنا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 14: اگر چھوٹی لڑکی مر جائے جو ابھی جوان نہیں ہوئی لیکن جوانی کے قریب پہنچ گئی ہے تو اس کے فن کے بھی وہی پانچ کپڑے سنت ہیں جو جوان عورت کے لئے ہیں۔ اگر پانچ کپڑے نہ دو تین ہی کپڑے دو تب بھی کافی ہے۔ غرضیکہ جو حکم سیانی عورت کا ہے وہ ہی کنواری اور چھوٹی لڑکی کا بھی حکم ہے مگر سیانی کے لئے وہ حکم تاکیدی ہے اور کم عمر کے لئے بہتر ہے۔ مسئلہ نمبر 15: جو لڑکی بہت چھوٹی ہو جوانی کے قریب نہ ہوئی ہو اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ پانچ کپڑے دیئے جاویں اور دو کپڑے دینا بھی درست ہے ایک ازار اور ایک چادر۔ مسئلہ نمبر 16: اگر کوئی لڑکا مر جائے اور اس کے نہلانے اور کفنانے کی تم کو ضرورت پڑے تو اسی ترکیب سے نہلا دو جو اوپر بیان ہو چکی۔ اور کفنانے کا بھی وہی طریقہ ہے جو اوپر تم کو معلوم ہوا بس اتنا ہی فرق ہے کہ عورت کا کفن پانچ کپڑے ہیں اور مرد کا کفن تین کپڑے' ایک چادر ایک ازار ایک کرتا۔ مسئلہ نمبر 17: مرد کے کفن میں اگر دو ہی کپڑے ہوں یعنی چادر

اور ازار اور کرتہ نہ ہو تب بھی کچھ حرج نہیں دو کپڑے بھی کافی ہیں اور دو سے کم دینا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی مجبوری اور لاچاری ہو تو مکروہ بھی نہیں۔ مسئلہ نمبر 18: جو چادر جنازے کے اوپر یعنی چارپائی پر ڈالی جاتی ہے وہ کفن میں شامل نہیں ہے۔ کفن صرف اتنا ہی ہے جو ہم نے بیان کیا۔ مسئلہ نمبر 19: جس شہر میں کوئی مرے وہیں اس کا گور و کفن کیا جائے۔ دوسری جگہ لے جانا بہتر نہیں ہے البتہ اگر کوئی جگہ کوس آدھ کوس دور ہو تو وہاں لے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسائل ذیل کے پڑھانے کا طریقہ

اگر پڑھانے والا مرد ہو تو ان مسائل کو خود نہ پڑھائے یا تو اپنی بیوی کی معرفت سمجھائے یا پڑھنے والی کو ہدایت کر دے کہ ان مسائل کو بطور خود دیکھ لینا اور اگر پڑھنے والا کم عمر لڑکا ہو اس کو بھی نہ پڑھائیں بلکہ ہدایت کر دیں کہ بعد کو دیکھ لے فقط۔

مسائل

حیض اور استحاضہ کا بیان

مسئلہ نمبر 1: ہر مہینہ میں جو آگے کی راہ سے معمولی خون آتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں۔ مسئلہ نمبر 2: کم سے کم حیض کی مدت تین دن تین رات ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس رات ہے کسی کو تین دن تین رات سے کم خون آیا تو وہ حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ ہے کہ کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے ایسا ہو گیا ہے اور اگر دس دن رات سے زیادہ خون آیا ہے تو جے دن دس سے زیادہ آیا ہے وہ بھی استحاضہ ہے۔ مسئلہ نمبر 3: اگر تین دن تو ہو گئے لیکن تین راتیں نہیں ہوئیں۔ جیسے جمعہ کو صبح سے خون آیا ہے اور راتوار کو شام کے وقت بعد مغرب بند ہو گیا تب بھی یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ اگر تین دن رات سے ذرا بھی کم ہو تو وہ حیض نہیں۔ جیسے جمعہ کو سورج نکلتے وقت خون آیا اور دوشنبہ کو سورج نکلنے سے ذرا پہلے بند ہو گیا تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ مسئلہ نمبر 4: حیض کی مدت کے اندر سرخ زرد، سبز، خاکی یعنی مٹیالہ سیاہ جو رنگ آئے سب حیض ہے جب تک گدی بالکل سپید نہ دکھائی دے اور جب بالکل سپید رہے جیسی کہ رکھی گئی تھی تو اب حیض سے پاک ہو گئی۔ مسئلہ نمبر 5: نو برس سے پہلے اور پچپن برس کے بعد کسی کو حیض نہیں آتا ہے اس لئے نو برس سے چھوٹی لڑکی کو جو خون آئے وہ حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ ہے اگر پچپن برس کے بعد کچھ نکلے تو اگر خون خوب سرخ یا سیاہ ہو تو حیض ہے اور اگر زرد یا سبز یا خاکی رنگ ہو تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے البتہ اگر اس عورت کو اس عمر سے پہلے بھی زرد یا خاکی رنگ آتا ہو تو بچپن برس کے بعد بھی یہ رنگ حیض سمجھے جائیں گے اور اگر عادت کے خلاف ایسا ہو تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ مسئلہ نمبر 6: کسی کو ہمیشہ تین دن یا چار دن خون آتا تھا پھر کسی مہینہ میں زیادہ آیا لیکن دس دن سے زیادہ نہیں آیا وہ سب حیض ہے اور اگر دس دن سے بھی بڑھ گیا تو جتنے دن پہلے سے

عادت کے ہیں اتنا تو حیض ہے باقی سب استحاضہ ہے اس کی مثال یہ ہے کہ کسی کو ہمیشہ تین دن رات سے ایک لحظ بھی زیادہ خون آئے تو وہی تین دن حیض کے ہیں اور باقی دنوں کا سب استحاضہ ہے ان دنوں کی نمازیں قضا پڑھنا واجب ہیں۔ مسئلہ نمبر 7: ایک عورت ہے جس کی کوئی عادت مقرر نہیں ہے کبھی چار دن خون آتا ہے کبھی سات دن اسی طرح بدلتا رہتا ہے کبھی دس دن بھی آجاتا ہے تو یہ سب حیض ہے ایسی عورت کو اگر کبھی دس دن رات سے زیادہ خون آئے تو دیکھو کہ اس سے پہلے مہینہ میں کتنے دن حیض آیا تھا بس اتنے ہی دن حیض کے اور باقی سب استحاضہ ہے۔ مسئلہ نمبر 8: کسی کو ہمیشہ چار دن حیض آتا تھا پھر ایک مہینہ میں پانچ دن خون آیا اس کے بعد دوسرے مہینہ میں پندرہ دن خون آیا تو اس پندرہ دن میں سے پانچ دن حیض کے ہیں اور دس دن استحاضہ ہے اور پہلی عادت کا اعتبار نہ کریں گے اور یہ سمجھیں گے کہ عادت بدل گئی اور پانچ دن کی عادت ہوگئی۔ مسئلہ نمبر 9: کسی کو دس دن سے زیادہ خون آیا اور اس کی اپنی پہلی عادت بالکل یاد نہیں کہ پہلے مہینے میں کتنے دن خون آیا تھا تو اس کے مسئلے بہت باریک ہیں جن کا سمجھنا مشکل ہے اور ایسا اتفاق بھی کم پڑتا ہے اس لئے ہم اس کا حکم بیان نہیں کرتے اگر کبھی ضرورت پڑے تو کسی بڑے عالم سے پوچھ لینا چاہئے اور کسی ایسے ویسے معمولی مولوی سے ہرگز نہ پوچھے۔ مسئلہ نمبر 10: کسی لڑکی نے پہلے پہل خون دیکھا تو اگر دس دن یا اس سے کچھ کم آئے۔ سب حیض ہے اور جو دس دن سے زیادہ آئے تو پورے دس دن حیض ہے اور جتنا زیادہ ہو وہ سب استحاضہ ہے۔ مسئلہ نمبر 11: کسی نے پہلے پہل خون دیکھا اور وہ کسی طرح بند نہیں ہوا۔ کئی مہینے تک برابر آتا رہا تو جس دن خون آیا ہے اس دن سے لے کر دس رات حیض ہے اس کے بعد بیس دن استحاضہ ہے۔ اسی طرح برابر دس دن حیض اور بیس دن استحاضہ سمجھا جائے گا۔ مسئلہ نمبر 12: دو حیض کے درمیان میں پاک رہنے کی مدت کم

سے کم پندرہ دن ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ سو اگر کسی وجہ سے کسی کو حیض آنا بند ہو جائے تو جتنے مہینے تک خون نہ آئے گا پاک رہے گی۔ مسئلہ نمبر 13: اگر کسی کو تین دن رات خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی۔ پھر تین دن رات خون آیا تو تین دن پہلے کے اور تین یہ جو پندرہ دن کے بعد ہیں حیض کے ہیں اور بیچ میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہے۔ مسئلہ نمبر 14: اور اگر ایک یا دو دن خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر ایک یا دو دن خون آیا تو بیچ میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہے ادھر ادھر ایک یا دو دن خون آیا ہے وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ مسئلہ نمبر 15: اگر ایک دن یا کئی دن خون آیا۔ پھر پندرہ دن سے کم پاک رہی اس کا اعتبار نہیں ہے۔ بلکہ یوں سمجھیں گے کہ گویا اول سے آخر تک برابر خون جاری رہا۔ سو جتنے دن حیض آنے کی عادت ہو اتنے دن تو حیض کے ہیں باقی سب استحاضہ ہے۔ مثال یہ ہے کہ کسی کو ہر مہینہ کی پہلی اور دوسری اور تیسری تاریخ حیض آنے کا معمول ہے۔ پھر کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ پہلی تاریخ کو خون آیا پھر چودہ دن پاک رہی پھر ایک دن خون آیا تو سمجھیں گے کہ سولہ دن گویا برابر خون آ گیا۔ سو اس میں سے تین دن اول کے تو حیض کے ہیں اور تیرہ دن استحاضہ ہے اور اگر چوتھی، پانچویں، چھٹی تاریخ حیض کی عادت تھی تو یہی تاریخیں حیض کی ہیں اور تین دن اول کے اور دس دن بعد کے استحاضہ کے ہیں اور اگر اس کی کچھ عادت نہ ہو بلکہ پہلے پہل خون آیا ہو تو دس دن حیض ہے اور چھ دن استحاضہ ہے۔ مسئلہ نمبر 16: حمل کے زمانہ میں جو خون آئے وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے چاہے جتنے دن آئے۔ مسئلہ نمبر 17: بچہ پیدا ہونے کے وقت بچہ نکلنے سے پہلے جو خون آئے وہ بھی استحاضہ ہے بلکہ جب تک بچہ آدھے سے زیادہ نہ نکل آئے تب تک جو خون آئے گا اس کو استحاضہ کہیں گے۔

حیض کے احکام کا بیان

گا تو اب معلوم ہو گا کہ وہ حیض کا زمانہ ہے۔ حساب سے جتنے دن حیض کے ہوں ان کو حیض سمجھے اور اب غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر پورے پندرہ دن بیچ میں گزر گئے اور خون نہیں آیا تو معلوم ہوا کہ وہ استحاضہ تھا سو ایک دن یا دو دن خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں اب ان کی قضا پڑھنا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 9: تین دن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینے میں ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہو چکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل نہ کرے نہ نماز پڑھے اگر پورے دس دن رات پر یا اس سے کم میں خون بند ہو جائے تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں۔ کچھ قضا نہ پڑھنا پڑے گی اور یوں کہیں گے کہ عادت بدل گئی اس لئے یہ سب حیض کے ہوں گے اور اگر گیارہویں دن بھی خون آیا تو اب معلوم ہوا کہ حیض کے صرف تین دن ہی تھے یہ سب استحاضہ ہے۔ پس گیارہویں دن نہاوے اور سات دن کی نمازیں قضا پڑھے اور اب نمازیں نہ چھوڑے۔ مسئلہ نمبر 10: اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے کہ جلدی اور پھرتی سے نہا دھو ڈالے نہانے کے بعد بالکل ذرا سا وقت بچے گا جس میں صرف ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ کے نیت باندھ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی تب بھی اس وقت کی نماز واجب ہو جائے گی۔ اور قضا پڑھنی پڑے گی اور اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو نماز معاف ہے اس کی قضا پڑھنا واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 11: اور اگر پورے دس دن رات حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ بالکل ذرا سا بس اتنا وقت ہے کہ ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتی اور نہانے کی بھی گنجائش نہیں تو بھی نماز واجب ہو جاتی ہے اس کی قضا پڑھنا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 12: اگر رمضان شریف میں دن کو پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے۔ شام تک روزہ داروں کی طرح سے رہنا واجب ہے لیکن یہ دن روزہ میں شمار نہ ہو گا بلکہ اس کی بھی قضا رکھنی پڑے گی۔ مسئلہ نمبر 13: اور اگر

رات کو پاک ہوئی اور پورے دس دن رات حیض آیا ہے تو اگر اتنی ذرا سی رات باقی ہو جس میں ایک دفعہ اللہ اکبر بھی نہ کہہ سکے تب بھی صبح کا روزہ کا واجب ہے اگر اتنی رات باقی ہو کر پھرتی سے غسل کرے گی لیکن غسل کے بعد ایک دفعہ بھی اللہ اکبر نہ کہہ پائے گی تو بھی صبح کا روزہ کا واجب ہے اگر اتنی رات تو تھی لیکن غسل نہیں کیا تو روزہ نہ توڑے بلکہ روزہ کی نیت کر لے اور صبح کو نہا لے اور جو اس سے بھی کم رات ہو یعنی غسل بھی نہ کر سکے تو صبح کا روزہ جائز نہیں ہے لیکن دن کو کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں بلکہ سارا دن روزہ داروں کی طرح رہے پھر اس کی قضا رکھے۔ مسئلہ نمبر 14: جو خون سوراخ سے باہر کی کھال میں نکل آئے تب سے حیض شروع ہو جاتا ہے۔ اس کھال سے باہر چاہے نکلے یا نہ نکلے۔ اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے تو اگر کوئی سوراخ کے اندر روئی وغیرہ رکھ لے جس سے خون باہر نہ نکلنے پاوے تو جب تک سوراخ کے اندر ہی اندر خون ہے اور باہر والی روئی وغیرہ پر خون کا دھبہ نہ آئے تب تک حیض کا حکم نہ لگا دیں گے جب خون کا دھبہ باہر والی کھال میں آ جائے یا روئی وغیرہ کھینچ کر باہر نکال لے تب سے حیض کا حساب ہوگا۔ مسئلہ نمبر 15: پاک عورت نے رات کو فرج داخل میں گدی رکھ لی تھی جب صبح ہوئی تو اس پر خون کا دھبہ دیکھا ہے اسی وقت سے حیض کا حکم لگائیں گے۔

استحاضہ کے احکام کا بیان

مسئلہ نمبر 1: استحاضہ کا حکم ایسا ہے جیسے کسی کے نکسیر پھوٹے اور بند نہ ہو۔ ایسی عورت نماز بھی پڑھے روزہ بھی رکھے قضا نہ کرنا چاہئے اور اس سے صحبت کرنا بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 2: جس کو استحاضہ ہو یا ایسی نکسیر پھوٹی ہو کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی یا کوئی ایسا زخم ہے کہ برابر رستا رہتا ہے۔ کوئی ساعت بہنا بند نہیں ہوتا یا پیشاب کی بیماری ہے کہ ہر وقت قطرہ آتا رہتا ہے اتنا وقت نہیں ملتا کہ طہارت سے نماز پڑھ سکے تو ایسے شخص کو معذور کہتے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کر لیا

معذوری باقی رہے گی۔ ہاں اگر اس کے بعد ایک پورا وقت ایسا گزر جائے جس میں خون بالکل نہ آئے تو اب معذور نہیں رہی۔ اب اس کا حکم یہ ہے کہ جتنے دفعہ خون نکلے گا وضو ٹوٹ جائے گا خوب اچھی طرح سمجھ لو۔ مسئلہ نمبر 6: ظہر کا وقت کچھ ہو لیا تھا تب زخم وغیرہ کا خون بہنا شروع ہوا تو اخیر وقت تک کا انتظار کرے۔ اگر بند ہو جائے تو خیر نہیں تو وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ پھر اگر عصر کے پورے وقت میں اسی طرح بہا کیا کہ نماز پڑھنے کی مہلت نہ ملی تو اب عصر کا وقت گزرنے کے بعد معذور ہونے کا حکم لگائیں گے۔ اور اگر عصر کے وقت کے اندر ہی اندر بند ہو گیا تو وہ معذور نہیں ہے۔ جو نمازیں اتنے وقت میں پڑھی ہیں وہ سب درست نہیں ہوئیں پھر سے پڑھے۔ مسئلہ نمبر 7: ایسی معذور عورت نے پیشاب پاخانہ یا ہوا کے نکلنے کی وجہ سے وضو کیا اور جس وقت وضو کیا تھا اس وقت خون بند تھا۔ جب وضو کر چکی تو خون آیا تو اس خون کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ البتہ جو وضو استحاضہ کے سبب کیا ہے۔ خاص وہ وضو استحاضہ کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا۔ مسئلہ نمبر 8: اگر یہ خون وغیرہ کپڑے پر لگ جائے تو دیکھو اگر ایسا ہو کہ نماز ختم کرنے سے پہلے ہی پھر لگ جائے گا تو اس کا دھونا واجب نہیں ہے۔ اور اگر یہ معلوم ہو کہ اتنی جلدی نہ بھرے گا بلکہ نماز طہارت سے ادا ہو جائے گی تو دھو ڈالنا واجب ہے۔ اگر ایک روپے کے برابر ہو تو بغیر دھوئے نماز نہ ہوگی۔

نفاس کا بیان

مسئلہ نمبر 1: بچہ پیدا ہونے کے بعد آگے کی راہ سے جو خون آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ نفاس کے چالیس دن ہیں اور کم کی کوئی حد نہیں۔ اگر کسی کو ایک آدھ گھڑی آ کر خون بند ہو جائے تو وہ نفاس ہے۔ مسئلہ نمبر 2: اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد کسی کو بالکل خون نہ آئے تب بھی جننے کے بعد نہانا واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 3: آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا لیکن ابھی پورا نہیں نکلا اس وقت جو

خون آئے وہ نفاس ہے اور اگر آدھے سے کم نکلا تھا اس وقت خون آیا تو وہ استحاضہ ہے اگر ہوش و حواس باقی ہوں تو اس وقت بھی نماز پڑھے نہیں تو گنہگار ہوگی نہ ہوسکے تو اشارہ ہی سے پڑھے قضا نہ کرے۔ لیکن اگر نماز پڑھنے سے بچہ کے ضائع ہوجانے کا ڈر ہو تو نماز نہ پڑھے۔ مسئلہ نمبر 4: کسی کا حمل گر گیا تو اگر بچہ کا ایک آدھ عضو بن گیا ہو تو گرنے کے بعد جو خون آئے گا وہ بھی نفاس ہے اور اگر بالکل نہیں بنا بس گوشت ہی گوشت ہے تو یہ نفاس نہیں پس اگر وہ خون حیض بن سکے تو حیض ہے اور اگر حیض بھی نہ بن سکے مثلاً تین دن سے کم آئے یا پاکی کا زمانہ بھی پورے پندرہ دن نہیں ہوئے تو وہ استحاضہ ہے۔ مسئلہ نمبر 5: اگر خون چالیس دن سے بڑھ گیا تو اگر پہلے پہل یہی بچہ ہوا تو چالیس دن نفاس کے ہیں اور جتنا زیادہ آیا ہے وہ استحاضہ ہے پس چالیس دن کے بعد نہا ڈالے اور نماز پڑھنا شروع کرے خون بند ہونے کا انتظار نہ کرے اور اگر یہ پہلا بچہ نہیں بلکہ اس سے پہلے جن چکی ہے اور اس کی عادت معلوم ہے کہ اتنے دن نفاس آتا ہے تو جتنے دن نفاس کی عادت ہو اتنے دن نفاس کے ہیں اور اس سے زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ نمبر 6: کسی کی عادت تیس دن نفاس آنے کی ہے لیکن تیس دن گزر گئے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی نہ نہائے۔ اگر پورے چالیس دن پر خون بند ہوگیا تو یہ سب نفاس ہے اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہوجائے تو صرف تیس دن نفاس کے ہیں۔ اور باقی استحاضہ ہے اس لئے اب فوراً غسل کرکے اور دس دن کی نمازیں قضا پڑھے۔ مسئلہ نمبر 7: اگر چالیس دن سے پہلے خون نفاس کا بند ہوجائے تو فوراً غسل کرکے نماز پڑھنا شروع کرے اور اگر غسل نقصان کرے تو تیمم کرکے نماز شروع کرے ہرگز کوئی نماز قضا نہ ہونے دے۔ مسئلہ نمبر 8: نفاس میں بھی نماز بالکل معاف ہے اور روزہ معاف نہیں بلکہ اس کی قضا رکھنا چاہئے اور روزہ و نماز اور صحبت کرنے کے یہاں بھی وہی مسئلے ہیں جو اوپر بیان ہوچکے ہیں۔ مسئلہ

نمبر 9: اگر چھ مہینے کے اندر اندر آگے پیچھے دو بچے ہوں تو نفاس کی مدت پہلے بچہ سے لی جائے گی اگر دوسرا بچہ دس بیس دن یا دو ایک مہینے کے بعد ہوا تو دوسرے بچہ سے نفاس کا حساب نہ کریں گے۔

نفاس اور حیض وغیرہ کے احکام کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جو عورت حیض سے ہو یا نفاس سے ہو اور جس پر نہانا واجب ہو اس سے مسجد میں جانا اور کعبہ شریف کا طواف کرنا اور کلام مجید کا پڑھنا اور کلام مجید کا چھونا درست نہیں۔ البتہ اگر کلام مجید جز دان میں یا رومال میں لپٹا ہو یا اس پر کپڑے وغیرہ کی چولی چڑھی ہوئی ہو اور جلد کے ساتھ سلی ہوئی نہ ہو بلکہ الگ ہو کر اتارنے سے اتر سکے تو اس حال میں قرآن مجید کا چھونا اور اٹھانا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 2: جس کا وضو نہ ہو اس کو بھی کلام مجید کا چھونا درست نہیں البتہ زبانی پڑھنا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 3: جس روپیہ یا پیسہ میں یا طشتری یا تعویذ میں یا اور کسی چیز میں قرآن شریف کی کوئی آیت لکھی ہو اس کو بھی چھونا ان لوگوں کے لئے درست نہیں البتہ اگر کسی تھیلی میں یا برتن وغیرہ میں رکھے ہوں تو اس تھیلی اور برتن کو چھونا اور اٹھانا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 4: کرتے کے دامن اور دوپٹہ کے آنچل سے بھی قرآن مجید کو پکڑنا اور اٹھانا درست نہیں البتہ اگر بدن سے الگ کوئی کپڑا ہو جیسے رومال وغیرہ اس سے پکڑ کے اٹھانا جائز ہے۔ مسئلہ نمبر 5: اگر پوری آیت نہ پڑھے بلکہ آیت کا ذرا سا لفظ یا آدھی آیت پڑھے تو درست ہے۔ لیکن وہ آدھی آیت اتنی بڑی نہ ہو کہ کسی چھوٹی سی آیت کے برابر ہو جائے۔ مسئلہ نمبر 6: اگر الحمد کی پوری سورت دعا کی نیت سے پڑھے یا اور دعائیں جو قرآن میں آئی ہیں ان کو دعا کی نیت سے پڑھے تلاوت کی ارادہ سے نہ پڑھے تو درست ہے اس میں کچھ گناہ نہیں ہے جیسے یہ دعا۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور یہ دعا

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ۔ آخر تک جو سورت بقر کے آخر میں لکھی ہے یا اور کوئی دعا جو قرآن شریف میں آئی ہو دعا کی نیت سے سب کا پڑھنا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 7: دعاء قنوت کا پڑھنا بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 8: اگر کوئی عورت لڑکیوں کو قرآن شریف پڑھاتی ہو تو ایسی حالت میں ہجے لگوانا درست ہے اور رواں پڑھاتے وقت پوری آیت نہ پڑھے بلکہ ایک ایک دو دو لفظ کے بعد سانس توڑدے اور کاٹ کاٹ کر کے آیت کا رواں کہلائے۔ مسئلہ نمبر 9: کلمہ اور درود شریف پڑھنا اور خدا تعالے کا نام لینا استغفار پڑھنا یا اور کوئی وظیفہ پڑھنا جیسے لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھنا منع نہیں ہے یہ سب درست ہے۔ مسئلہ نمبر 10: حیض کے زمانہ میں مستحب ہے کہ نماز کے وقت وضو کر کے کسی پاک جگہ تھوڑی دیر بیٹھ کر اللہ اللہ کر لیا کرے تا کہ نماز کی عادت چھوٹ نہ جائے اور پاک ہونے کے بعد نماز سے جی گھبرائے نہیں۔ مسئلہ نمبر 11: کسی کو نہانے کی ضرورت تھی اور ابھی نہانے نہ پائی تھی کہ حیض آ گیا تو اب اس پر نہانا واجب نہیں بلکہ جب حیض سے پاک ہو تب نہائے ایک ہی غسل دونوں کی طرف سے ہو جائے گا۔

نجاست کے پاک کرنیکا بیان

مسئلہ نمبر 17: بدن میں یا کپڑے میں منی لگ کر سوکھ گئی تو کھرچ کر خوب مل ڈالنے سے پاک ہو جائے گا۔ اور اگر ابھی سوکھی نہ ہو تو فقط دھونے سے پاک ہوگا۔ لیکن اگر کسی نے پیشاب کر کے استنجا نہیں کیا تھا ایسے وقت منی نکلی تو وہ ملنے سے پاک نہ ہوگی اس کو دھونا چاہئے۔

نماز کا بیان

مسئلہ نمبر 1: کسی کے لڑکا پیدا ہو رہا ہے لیکن ابھی سب نہیں نکلا کچھ باہر نکلا ہے اور کچھ نہیں نکلا ایسے وقت بھی اگر ہوش و حواس باقی ہوں تو نماز پڑھنا فرض ہے قضا

کر دینا درست نہیں البتہ اگر نماز پڑھنے سے بچہ کی جان کا خوف ہو تو نماز قضا کر دینا درست ہے اسی طرح دائی جنائی کو اگر یہ خوف ہو کہ اگر میں نماز پڑھنے لگوں گی تو بچہ کو صدمہ پہنچے گا تو ایسے وقت دائی کی بھی نماز کا قضا کر دینا درست ہے لیکن ان سب کو پھر جلدی قضا پڑھ لینا چاہئے۔

جوان ہونے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جب کسی لڑکی کو حیض آ گیا یا ابھی تک کوئی حیض تو نہیں آیا لیکن اس کے پیٹ رہ گیا یا پیٹ بھی نہیں رہا لیکن خواب میں مرد سے صحبت کراتے دیکھا اور اس سے مزہ آیا اور منی نکل آئی ان تینوں صورتوں میں وہ جوان ہو گئی روزہ نماز وغیرہ شریعت کے سب حکم احکام اس پر لگائے جائیں گے اور اگر ان تینوں باتوں میں سے کوئی بات نہیں پائی گئی لیکن اس کی عمر پورے پندرہ برس ہو چکی ہے تب بھی وہ جوان سمجھی جائے گی اور جو حکم جوان پر لگائے جاتے ہیں اب اس پر لگائے جائیں گے ۔مسئلہ نمبر 2: جوان ہونے کو شریعت میں بالغ ہونا کہتے ہیں۔نو برس سے پہلے کوئی عورت جوان نہیں ہو سکتی اگر اس کو خون بھی آئے تو وہ حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ ہے جس کو حکم اوپر بیان ہو چکا ہے۔

روزے کا بیان

حدیث شریف میں روزہ کا بڑا ثواب آیا ہے اور اللہ تعالی کے نزدیک روزہ دار کا بڑا
رتبہ ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس نے رمضان کے روزے محض اللہ تعالی
کے واسطے ثواب سمجھ کر رکھے تو اس کے سب اگلے گناہ صغیرہ بخش دیے جائیں گے
اور نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالی کے نزدیک مشک کی
خوشبو سے بھی زیادہ پیاری ہے قیامت کے دن روزہ کا بے حد ثواب ملے گا۔ روایت
ہے کہ روزہ داروں کے واسطے قیامت کے دن عرش کے تلے دستر خوان چناوے گا وہ
لوگ اس پر بیٹھ کر کھانا کھائیں گے اور سب لوگ ابھی حساب ہی میں پھنسے ہوں گے
اس پر وہ لوگ کہیں گے کہ یہ لوگ کیسے ہیں کہ کھانا کھا پی رہے ہیں اور ہم ابھی
حساب ہی میں پھنسے ہوئے ہیں ان کو جواب ملے گا کہ یہ لوگ روزہ رکھا کرتے تھے
اور تم لوگ روزہ نہ رکھتے تھے۔ یہ روزہ بھی دین اسلام کا بڑا رکن ہے جو کوئی رمضان
کے روزے نہ رکھے گا بڑا گناہ ہوگا اور اس کا دین کمزور ہو جائے گا۔ مسئلہ
نمبر 1: رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان پر جو مجنون اور نابالغ نہ ہو فرض ہیں
جب تک کوئی عذر نہ ہو روزہ چھوڑنا درست نہیں ہے اور اگر کوئی روزہ کی نذر کر لے تو
نذر کر لینے سے روزہ فرض ہو جاتا ہے اور قضا اور کفارے کے روزے بھی فرض ہیں
اور اس کے سوا اور سب روزے نفل ہیں رکھے تو ثواب ہے اور نہ رکھے تو کوئی گناہ
نہیں البتہ عید اور بقر عید کے دن اور بقر عید سے بعد تین دن روزہ رکھنا حرام ہے۔
مسئلہ نمبر 2: جب سے فجر کی نماز کا وقت آتا ہے اس وقت سے لے کر سورج
ڈوبنے تک روزے کی نیت سے سب کھانا اور پینا چھوڑ دے اور مرد سے ہم بستر بھی
نہ ہو۔ شرع میں اس کو روزہ کہتے ہیں۔ مسئلہ نمبر 3: زبان سے نیت کرنا اور کچھ
کہنا ضروری نہیں ہے بلکہ جب دل میں یہ دھیان ہے کہ آج میرا روزہ ہے اور دن
بھر نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ ہم بستر ہوئی تو اس کا روزہ ہو گیا اور اگر کوئی زبان سے بھی کہہ

روزہ نہ رکھوں گی۔ بلکہ اس روزہ کی پھر کبھی قضا رکھ لوں گی تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوا اور نفل کا نہیں ہوا۔ مسئلہ نمبر 5: پچھلے رمضان کا روزہ قضا ہو گیا تھا اور پورا سال گزر گیا اب تک اس کی قضا نہیں رکھی پھر جب رمضان کا مہینہ آ گیا تو اسی قضا کی نیت سے روزہ رکھا تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوگا اور قضا کا روزہ نہ ہوگا قضا کا روزہ رمضان کے بعد رکھے۔ مسئلہ نمبر 6: کسی نے نذر مانی تھی کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو میں اللہ تعالیٰ کے لئے دو روزے یا ایک روزہ رکھوں گی پھر جب رمضان کا مہینہ آیا تو اس نے اسی نذر کے روزے رکھنے کی نیت کی رمضان کے روزے کی نیت نہیں کی تب بھی رمضان ہی کا روزہ نذر کا روزہ ادا نہیں ہوا نذر کے روزے رمضان کے بعد پھر رکھے سب کا خلاصہ یہ ہوا کہ رمضان کے مہینے میں جب کسی روزے کی نیت کرے گی تو رمضان ہی کا روزہ ہوگا اور کوئی روزہ صحیح نہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 7: شعبان کی انتیسویں تاریخ کو اگر رمضان شریف کا چاند نکل آئے تو صبح کو روزہ رکھو اور اگر نہ نکلے یا آسمان پر ابر ہو اور چاند نہ دکھائی دے تو صبح کو روزہ نہ رکھو' حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے بلکہ شعبان کے تیس دن پورے کر کے رمضان کے روزے شروع کرو۔ مسئلہ نمبر 8: انتیسویں تاریخ ابر کی وجہ سے رمضان شریف کا چاند نہیں دکھائی دیا تو صبح کو نفل روزہ بھی نہ رکھو ہاں اگر ایسا اتفاق پڑا کہ ہمیشہ پیر اور جمعرات یا کسی اور مقرر دن کا روزہ رکھا کرتی تھی اور کل وہی دن ہے تو نفل کی نیت سے صبح کو روزہ رکھ لینا بہتر ہے پھر اگر کہیں سے چاند کی خبر آ گئی تو اسی نفل روزے سے رمضان کا فرض ادا ہو گیا اب اس کی قضا نہ رکھے۔ مسئلہ نمبر 9: بدلی کی وجہ سے انتیس تاریخ کو رمضان کا چاند نہیں دکھائی دیا تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک' کچھ نہ کھاؤ پیو اگر کہیں سے خبر آئے تو اب روزہ کی نیت کر لو اور اگر خبر نہ آئے تو کھاؤ پیو۔ مسئلہ نمبر 10: انتیسویں تاریخ چاند نہیں ہوا تو یہ خیال نہ کرو کہ کل کا دن رمضان کا تو ہے نہیں لاؤ میرے ذمہ جو پار سال کا ایک روزہ قضا

ہے اس کی قضا ہی رکھ لوں کوئی نذر مانی تھی اس کا روزہ رکھ لوں اس دن قضا کا روزہ اور کفارہ کا روزہ اور نذر کا روزہ رکھنا بھی مکروہ ہے کوئی روزہ نہ رکھنا چاہئے اگر قضا یا نذر کا روزہ رکھ لیا پھر کہیں سے چاند کی خبر آ گئی تو بھی رمضان ہی کا روزہ ادا ہو گیا اور نذر کا روزہ پھر سے رکھے اور اگر خبر نہیں آئی تو جس روزہ کی نیت کی تھی وہی ادا ہو گیا۔

چاند دیکھنے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: اگر آسمان پر بادل ہے یا غبار ہے اس وجہ سے رمضان کا چاند نظر نہیں آیا لیکن ایک دیندار پرہیز گار سچے آدمی نے آ کر گواہی دی کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے تو چاند کا ثبوت ہو گیا چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہو۔ مسئلہ نمبر 2: اور بدلی کی وجہ سے عید کا چاند نہ دکھائی دیا تو ایک شخص کی گواہی کا اعتبار نہیں ہے چاہے جتنا بڑا معتبر آدمی ہو بلکہ جب دو معتبر اور پرہیز گار مرد یا ایک دیندار مرد اور دیندار عورتیں اپنے چاند کو دیکھنے کی گواہی دیویں تب چاند کا ثبوت ہو گا اور اگر چار عورتیں گواہی دیں تو بھی قبول نہیں۔ مسئلہ نمبر 3: جو آدمی دین کا پابند نہیں برابر گناہ کرتا رہتا ہے مثلاً نماز نہیں پڑھتا یا روزہ نہیں رکھتا یا جھوٹ بولا کرتا ہے یا اور کوئی گناہ کرتا ہے شریعت کی پابندی نہیں کرتا تو شرع میں اس کی بات کا کچھ اعتبار نہیں ہے چاہے جتنی قسمیں کھا کر بیان کرے بلکہ ایسے اگر دو تین آدمی ہوں ان کا بھی اعتبار نہیں۔ مسئلہ نمبر 4: جو مشہور ہے کہ جس رجب کی چوتھی اس دن رمضان کی پہلی ہوتی ہے شریعت میں اس کا بھی کچھ اعتبار نہیں ہے اگر چاند نہ ہو تو روزہ نہ رکھنا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 5: چاند دیکھ کر یہ کہنا کہ چاند بہت بڑا ہے کل کا معلوم ہوتا ہے بری بات ہے حدیث میں آیا ہے کہ یہ قیامت کی نشانی ہے جب قیامت قریب ہو گی تو لوگ ایسا کہا کریں گے۔ خلاصہ یہ کہ چاند کے بڑے چھوٹے ہونے کا بھی کچھ اعتبار نہ کرو نہ ہندوؤں کی اس بات کا اعتبار کرو کہ آج دوج ہے

آج ضرور چاند ہے شریعت سے یہ سب باتیں واہیات ہیں۔ مسئلہ نمبر 6: اگر آسمان بالکل صاف ہو تو دو چار آدمیوں کے کہنے اور گواہی دینے سے بھی چاند ثابت نہ ہوگا چاہے رمضان کا چاند چاہے عید کا البتہ اگر اتنی کثرت سے لوگ اپنا چاند دیکھنا بیان کریں کہ دل گواہی دینے لگے کہ یہ سب کے سب بات بنا کر نہیں آئے ہیں اتنے لوگوں کا جھوٹا ہونا کسی طرح نہیں ہوسکتا۔ تب چاند ثابت ہوگا۔ مسئلہ نمبر 7: شہر بھر میں یہ خبر مشہور ہے کہ کل چاند ہوا بہت لوگوں نے دیکھا لیکن بہت ڈھونڈا تلاش کیا پھر بھی کوئی ایسا آدمی نہیں ملتا جس نے خود چاند دیکھا ہو تو ایسی خبر کو کچھ اعتبار نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 8: کسی نے رمضان شریف کا چاند اکیلے دیکھا سوائے اس کے شہر بھر میں کسی نے نہیں دیکھا لیکن یہ شرع کی پابند نہیں ہے تو اس کی گواہی سے شہر والے تو روزہ نہ رکھیں لیکن خود یہ روزہ رکھے اور اگر اس اکیلی دیکھنے والی نے تیس روزے پورے کر لئے لیکن ابھی عید کا چاند نہیں دکھائی دیا تو اکتیسواں روزہ بھی رکھے اور شہر والوں کے ساتھ عید کرلے۔ مسئلہ نمبر 9: اگر کسی نے عید کا چاند اکیلے دیکھا اس لئے اس کی گواہی کا شریعت نے اعتبار نہیں کیا تو اس دیکھنے والے آدمی کو بھی عید کرنا درست نہیں ہے صبح کو روزہ رکھے اور اپنے چاند دیکھنے کا اعتبار نہ کرے اور روزہ نہ توڑے۔

قضا روزے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جو روزے کسی وجہ سے جاتے رہے ہوں رمضان کے بعد جہاں تک جلدی ہو سکے ان کی قضا رکھ لے دیر نہ کرے بغیر وجہ قضا رکھنے میں دیر لگانا گناہ ہے۔ مسئلہ نمبر 2: روزے کی قضا میں دن تاریخ مقرر کر کے قضا کی نیت کرنا کہ فلاں تاریخ کے روزے کی قضا رکھتی ہوں یہ ضروری نہیں ہے بلکہ جتنے روزے قضا ہوں اتنے ہی روزے رکھ لینا چاہئے البتہ اگر دو رمضان کے کچھ روزے قضا ہو گئے اس لئے دونوں سال کے روزوں کی قضا رکھنا ہے تو سال کا مقرر کرنا ضروری

ہے یعنی اس طرح نیت کرے کہ فلاں سال کے روزوں کی قضا رکھتی ہوں۔ مسئلہ نمبر 3: قضا روزے میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو قضا صحیح نہیں ہوئی بلکہ وہ روزہ نفل ہو گیا۔ قضا کا روزہ پھر سے رکھے۔ مسئلہ نمبر 4: کفارے کے روزے کا بھی یہی حکم ہے کہ رات سے نیت کرنا چاہئے۔ اگر صبح ہونے کے بعد نیت کی تو کفارہ کا دروازہ صحیح نہیں ہوا۔ مسئلہ نمبر 5: جتنے روزے قضا ہو گئے ہیں چاہے سب کو ایک دم سے رکھ لے چاہے تھوڑے تھوڑے کر کے رکھے دونوں باتیں درست ہیں۔ مسئلہ نمبر 6: اگر رمضان کے روزے ابھی قضا نہیں رکھے اور دوسرا رمضان آ گیا تو خیر اب رمضان کے ادا روزے رکھے اور عید کے بعد قضا رکھے لیکن اتنی دیر کرنا بری بات ہے۔ مسئلہ نمبر 7: رمضان کے مہینے میں دن کو بیہوش ہو گئی اور ایک دن سے زیادہ بیہوش رہی تو بیہوش ہونے کے دن کے علاوہ جتنے دن بیہوش رہی اتنے دنوں کی قضا رکھے جس دن بیہوش ہوئی اس ایک دن کی قضا واجب نہیں ہے کیونکہ اس دن کا روزہ بوجہ نیت کے درست ہو گیا ہاں اگر اس دن روزہ سے نہ تھی یا اس دن حلق میں کوئی دوا ڈالی گئی اور وہ حلق سے اتر گئی تو اس دن کی قضا بھی واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 8: اور اگر رات کو بیہوش ہوئی ہو تب بھی جس رات کو بیہوش ہوئی اس ایک دن کی قضا واجب نہیں ہے باقی اور جتنے دن بیہوش رہی سب کی قضا واجب ہے ہاں اگر اس رات کو صبح کا روزہ رکھنے کی نیت نہ تھی یا صبح کو کوئی دوا حلق میں ڈالی گئی تو اس دن کا روزہ بھی قضا رکھے۔ مسئلہ نمبر 9: اگر سارے رمضان بھر بیہوش رہے تب بھی قضا رکھنا چاہئے یہ نہ سمجھے کہ سب روزے معاف ہو گئے البتہ اگر جنون ہو گیا اور پورے رمضان بھر دیوانی رہی تو اس رمضان کے کسی روزے کی قضا واجب نہیں اور اگر رمضان شریف کے مہینے میں کسی دن جنون جاتا رہا اور عقل ٹھکانے ہو گئی تو اب سے روزے رکھنے شروع کرے اور جتنے روزے جنون میں گئے ان کی قضا بھی

رکھے۔

نذر کے روزے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جب کوئی روزہ کی نذر مانے تو اس کا پورا کرنا واجب ہے اگر نہ رکھے گی تو گنہگار ہوگی۔ مسئلہ نمبر 2: نذر دو طرح کی ہے ایک تو یہ کہ دن تاریخ مقرر کر کے نذر مانی کہ یا اللہ اگر فلاں کام ہو جائے تو کل ہی تیرا روزہ رکھوں گی یا یوں کہا کہ یا اللہ میری فلاں مراد پوری ہو جائے تو پرسوں جمعہ کے دن روزہ رکھوں گی ایسی نذر میں اگر رات سے روزہ کی نیت کرے تو بھی درست ہے اور اگر رات سے نیت نہ کی تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے نیت کر لے یہ بھی درست ہے نذر ادا ہو جائے گی۔ مسئلہ نمبر 3: جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی نذر مانی اور جب جمعہ آیا تو بس اتنی نیت کرے کہ آج میرا روزہ ہے یہ مقرر نہیں کیا کہ یہ نذر کا روزہ ہے یا کہ نفل کی نیت کر لی تب بھی نذر کا روزہ ادا ہو گیا۔ البتہ اس جمعہ کو اگر قضا روزہ رکھ لیا اور نذر کا روزہ رکھنا یاد نہ رہا' یا یاد تو تھا مگر قصداً قضا کا روزہ رکھا تو نذر کا روزہ ادا نہ ہوگا بلکہ قضا کا روزہ ہو جائے گا نذر کا بھی روزہ پھر رکھے۔ مسئلہ نمبر 4: اور دوسری نذر یہ ہے کہ دن تاریخ مقرر کر کے نذر نہیں مانی بس اتنا ہی کہا یا اللہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو ایک روزہ رکھونگی یا کسی کام کا نام نہیں لیا ویسے ہی کہہ دیا کہ پانچ روزے رکھوں گی ایسی نذر میں رات سے نیت کرنا شرط ہے اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو نذر کا روزہ نہیں ہوا۔ بلکہ وہ روزہ نفل ہو گیا۔

نفل روزے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: نفل روزے کی نیت اگر یہ مقرر کر کے کرے کہ میں نفل کا روزہ رکھتی ہوں تو بھی صحیح ہے اور اگر صرف اتنی نیت کرے کہ میں روزہ رکھتی ہوں تب بھی صحیح ہے۔ مسئلہ نمبر 2: دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک نفل کی نیت کر لینا درست ہے تو اگر دس بجے دن تک مثلاً روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا لیکن ابھی تک کچھ کھایا پیا

نہیں ۔پھر جی میں آ گیا اور روزہ رکھ لیا تو بھی درست ہے ۔ مسئلہ نمبر 3: رمضان شریف کے مہینے کے سوا جس دن چاہے نفل کا روزہ رکھے جتنے زیادہ رکھے گی زیادہ ثواب پائے گی البتہ عید کے دن اور بقر عید کی دسویں' گیارہویں' بارہویں' اور تیرہویں سال بھر میں فقط پانچ دن روزے رکھنے حرام ہیں اس کے سوا سب روزے درست ہیں ۔مسئلہ نمبر 4: اگر کوئی شخص عید کے دن روزہ رکھنے کی منت مانے تب بھی اس دن کا روزہ درست نہیں اس کے بدلے کسی اور دن رکھ لے۔ مسئلہ نمبر 5: اگر کسی نے یہ منت مانی کہ میں پورے سال کے روزے رکھوں گی سال میں کسی دن کا روزہ بھی نہ چھوڑوں گی تب بھی یہ پانچ روزے نہ رکھے باقی سب رکھ لے پھر ان پانچ روزوں کی قضا رکھ لے۔ مسئلہ نمبر 6: نفل کا روزہ نیت کرنے سے واجب ہو جاتا ہے سو اگر صبح صادق سے پہلے یہ نیت کی کہ آج میرا روزہ ہے پھر اس کے بعد توڑ دیا تو اب اس کی قضا رکھے۔ مسئلہ نمبر 7: کسی نے رات کو ارادہ کیا کہ میں کل روزہ رکھوں گی لیکن پھر صبح صادق ہونے سے پہلے ارادہ بدل گیا اور روزہ نہیں رکھا تو قضا واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 8: بغیر شوہر کی اجازت کے نفل روزہ رکھنا درست نہیں اگر بغیر اس کی اجازت روزہ رکھ لیا ۔تو اس کے تڑوانے سے توڑ دینا درست ہے پھر جب وہ کہے تب اس کی قضا رکھے ۔مسئلہ نمبر 9: کسی کے گھر مہمان گئی یا کسی نے دعوت کر دی اور کھانا نہ کھانے سے اس کا جی برا ہو گا دل شکنی ہو گی تو اس کی خاطر سے نفل روزہ توڑ دینا درست ہے مہمان کی خاطر سے گھر والی کو بھی توڑ دینا درست ہے ۔ مسئلہ نمبر 10: کسی نے عید کے دن نفل روزہ رکھ لیا اور نیت کر لی ۔تب بھی توڑ دے اور اس کی قضا رکھنا بھی واجب نہیں ۔ مسئلہ نمبر 11: محرم کی دسویں تاریخ روزہ رکھنا مستحب ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی یہ روزہ رکھا اس کے گزرے ہوئے ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (اور اس کے ساتھ نویں یا گیارہوں

جوش ہو کہ ان باتوں سے صحبت کرنے کا ڈر ہو تو ایسا نہ کرنا چاہئے مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 6: حلق کے اندر مکھی چلی گئی یا آپ ہی آپ دھواں چلا گیا یا گرد وغبار چلا گیا تو روزہ نہیں گا البتہ قصداً ایسا کیا تو روزہ جاتا رہا۔ مسئلہ نمبر 7: لوبان وغیرہ کی کوئی دھونی سلگائی پھر اس کو اپنے پاس رکھ کر سونگھا تو روزہ جاتا رہا اسی طرح حقہ پینے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے۔ البتہ اگر دھوئیں کے سوا عطر کیوڑہ گلاب پھول اور خوشبو سونگھنا جس میں دھواں نہ ہو درست ہے۔ مسئلہ نمبر 8: دانتوں میں گوشت کا ریشہ اٹکا ہوا تھا یا ڈلی کا دھرا وغیرہ کوئی اور چیز تھی اس کو خلال سے نکال کر کھا گئی لیکن منہ سے باہر نہیں نکالا آپ ہی آپ حلق میں چلی گئی تو دیکھو اگر چنے سے کم ہے تب تو روزہ نہیں گیا اور اگر چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو جاتا رہا البتہ اگر منہ سے نکال لیا تھا پھر اس کے بعد نگل گئی تو ہر حال میں روزہ ٹوٹ گیا چاہے وہ چیز چنے کے برابر ہو یا اس سے بھی کم ہو دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ مسئلہ نمبر 9: تھوک نگلنے سے روزہ نہیں جاتا چاہے جتنا ہو۔ مسئلہ نمبر 10: اگر پان کھا کر خوب غرغرہ کر کے منہ صاف کر لیا۔ لیکن تھوک کی سرخی نہیں گئی تو اس کا کچھ حرج نہیں روزہ ہو گیا۔ مسئلہ نمبر 11: رات کو نہانے کی ضرورت ہوئی مگر غسل نہیں کیا۔ دن کو نہائی تب بھی روزہ ہو گیا بلکہ اگر دن بھر نہ نہائے تب بھی روزہ نہیں جاتا۔ البتہ اس کا گناہ الگ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 12: ناک کو اتنے زور سے سڑک لیا کہ حلق میں چلی گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا اسی طرح منہ کی رال سڑک کر کے نگل جانے سے روزہ نہیں جاتا۔ مسئلہ نمبر 13: منہ میں پان دبا کر سو گئی اور صبح ہو جانے کے بعد آنکھ کھلی تو روزہ نہیں ہوا قضا رکھے اور کفارہ واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 14: کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا گیا اور روزہ یاد تھا تو روزہ جاتا رہا قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 15: آپ ہی آپ قے ہو گئی تو روزہ نہیں گیا چاہے تھوڑی سی قے ہوئی ہو یا زیادہ۔ البتہ اگر اپنے اختیار سے قے کی اور منہ بھر قے ہوئی تو روزہ

جاتا رہااور اگر اس سے تھوڑی ہوتو خود کرنے سے بھی نہیں گیا۔ مسئلہ نمبر 16: تھوڑی سی قے آئی پھر آپ ہی آپ حلق میں لوٹ گئی تب بھی روزہ نہیں ٹوٹا البتہ اگر قصداً لوٹا لیتی تو روزہ ٹوٹ جاتا۔ مسئلہ نمبر 17: کسی نے کنکری یا لوہے کا ٹکڑا وغیرہ کوئی ایسی چیز کھالی جس کو نہیں کھایا کرتے اور نہ اس کو کوئی بطور دوا کے کھاتا ہے تو اس کا روزہ جاتا رہا۔ لیکن اس پر کفارہ واجب نہیں اور اگر ایسی چیز کھائی یا پی جس کو لوگ کھایا کرتے ہیں یا کوئی ایسی چیز ہے کہ یوں تو نہیں کھاتے لیکن بطور دوا کے ضرورت کے وقت کھاتے ہیں تو بھی روزہ جاتا رہا اور قضاو کفارہ دونوں واجب ہیں۔ مسئلہ نمبر 18: اگر مرد سے ہم بستر ہوئی تب بھی روزہ جاتا رہا اس کی قضا بھی رکھے اور کفارہ بھی دے جب مرد کے پیشاب کے مقام کی سپاری اندر چلی گئی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ قضاو کفارہ واجب ہو گئے چاہے منی نکلے یا نہ نکلے۔ مسئلہ نمبر 19: اگر مرد نے پاخانہ کی جگہ اپنا عضو کر دیا اور سپاری اندر چلی گئی تب بھی مرد عورت دونوں کا روزہ جاتا رہا۔ قضاو کفارہ دونوں واجب ہیں۔ مسئلہ نمبر 20: روزے کے توڑنے سے کفارہ جب ہی لازم آتا ہے جب کہ رمضان میں روزہ توڑ ڈالے اور رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا چاہے جس طرح توڑے اگر چہ وہ روزہ رمضان کی قضا ہی کیوں نہ ہو۔ البتہ اگر اس روزہ کی نیت رات سے نہ کی ہو یا روزہ توڑنے کے بعد اسی دن حیض آ گیا ہو تو اس کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 21: کسی نے روزہ میں ناس لیا یا کان میں تیل ڈالا یا جلاب میں عمل لیا اور پینے کی دوا نہیں پی تب بھی روزہ جاتا رہا لیکن صرف قضا واجب ہے اور کفارہ واجب نہیں اور اگر کان میں پانی ڈالا تو روزہ نہیں گیا۔ مسئلہ نمبر 22: روزے میں پیشاب کی جگہ کوئی دوا رکھنا یا تیل وغیرہ کوئی چیز ڈالنا درست نہیں۔ اگر کسی نے دوا رکھ لی تو روزہ جاتا رہا۔ قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 23: کسی ضرورت سے دائی نے پیشاب کی

جگہ انگلی ڈالی یا خود اس نے اپنی انگلی ڈالی پھر ساری انگلی یا تھوڑی سی انگلی نکالنے کے بعد پھر کر دی تو روزہ جاتا رہا لیکن کفارہ واجب نہیں اور اگر نکالنے کے بعد پھر نہیں کی تو روزہ نہیں گیا۔ ہاں اگر پہلے ہی سے پانی وغیرہ کسی چیز میں انگلی بھیگی ہوئی ہو تو اول ہی دفعہ کرنے سے روزہ جاتا رہے گا۔ مسئلہ نمبر 24: منہ سے خون نکلتا ہے اس کو تھوک کے ساتھ نگل گئی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ البتہ اگر خون تھوک سے کم ہو اور خون کا مزہ حلق میں معلوم نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ مسئلہ نمبر 25: اگر زبان سے کوئی چیز چکھ کر تھوک دی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ لیکن بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر کسی کا شوہر بڑا بدمزاج ہو اور یہ ڈر ہو کہ اگر سالن میں نمک پانی درست نہ ہوا تو ناک میں دم کر دے گا اس کو نمک چکھ لینا درست ہے اور مکروہ نہیں۔ مسئلہ نمبر 26: اپنے ہاتھ سے چبا کر چھوٹے بچے کوئی چیز کھلانا مکروہ ہے البتہ اگر اس کی ضرورت پڑے اور مجبوری و ناچاری ہو جائے تو مکروہ نہیں۔ مسئلہ نمبر 27: کوئلہ چبا کر دانت مانجھنا اور منجن سے دانت مانجھنا مکروہ ہے اور اگر اس میں سے کچھ حلق میں اتر جائے گا تو روزہ جاتا رہے گا اور مسواک سے دانت صاف کرنا درست ہے چاہے سوکھی مسواک ہو یا تازی اسی وقت کی توڑی ہوئی اگر نیت کی مسواک ہے اور اس کا کڑوا پن منہ میں معلوم ہوتا ہے تب بھی مکروہ نہیں۔ مسئلہ نمبر 28: کوئی عورت غافل سو رہی تھی یا بیہوش پڑی تھی۔ اس سے کسی نے صحبت کی تو روزہ جاتا رہا۔ صرف قضا واجب ہے اور کفارہ واجب نہیں اور مرد پر کفارہ بھی واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 29: کسی نے بھولے سے کچھ کھا لیا اور یوں سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اس وجہ سے پھر قصداً کچھ لیا تو اب روزہ جاتا رہا صرف قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 30: اگر کسی کو قے ہوئی اور وہ سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اس گمان پر پھر قصداً کھا لیا اور روزہ توڑ دیا تو بھی قضا واجب ہی کفارہ واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 31: اگر سرمہ لگایا یا فصد لی یا تیل ڈالا پھر سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اور پھر قصداً

کھالیا تو قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔ مسئلہ نمبر 32: رمضان کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ اتفاقاً ٹوٹ گیا تو روزہ ٹوٹنے کے بعد بھی دن میں کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے سارے دن روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 33: کسی نے رمضان میں روزہ کی نیت ہی نہیں کی اس لئے کھاتی پیتی رہی اس پر کفارہ واجب نہیں کفارہ جب ہے کہ نیت کرکے توڑدے۔

سحری کھانے اور افطار کرنے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: سحری کھانا سنت ہے اگر بھوک نہ ہو اور کھانا نہ کھائے تو کم سے کم دو تین چھوہارے ہی کھالے یا کوئی اور چیز تھوڑی بہت کھالے کچھ نہ سہی تو تھوڑا سا پانی ہی پی لے۔ مسئلہ نمبر 2: اگر کسی نے سحری نہ کھائی اور اٹھ کر ایک آدھ پان کھا لیا تو بھی سحری کھانے کا ثواب مل گیا۔ مسئلہ نمبر 3: سحری میں جہاں تک ہو سکے دیر کرکے کھانا بہتر ہے لیکن اتنی دیر نہ کرے کہ صبح ہونے لگے اور روزہ میں شبہ پڑ جائے۔ مسئلہ نمبر 4: اگر سحری بڑی جلدی کھالی۔ مگر اس کے بعد پان تمباکو چائے پانی دیر تک کھاتی پیتی رہی جب صبح ہونے میں تھوڑی دیر رہ گئی تب کلی کرڈالی تب بھی دیر کرکے کھانے کا ثواب مل گیا اور اس کا بھی وہی حکم ہے۔ جو دیر کرکے کھانے کا حکم ہے۔ مسئلہ نمبر 5: اگر رات کو سحری کھانے کے لئے آنکھ نہ کھلی سب کے سب سو گئے تو بغیر سحری کھائے صبح کا روزہ رکھو سحری چھوٹ جانے سے روزہ چھوڑ دینا بڑی کم ہمتی کی بات اور بڑا گناہ ہے۔ مسئلہ نمبر 6: جب تک صبح نہ ہو اور فجر کا وقت نہ آئے جس کا بیان نمازوں کے وقت میں گزر چکا ہے تب تک سحری کھانا درست ہے اس کے بعد درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 7: کسی کی آنکھ دیر میں کھلی اور یہ خیال ہوا کہ ابھی رات باقی ہے اس گمان پر سحری کھالی پھر معلوم ہوا کہ صبح ہوجانے کے بعد سحری کھائی تھی۔ تو روزہ نہیں ہوا قضا رکھے اور کفارہ واجب نہیں لیکن پھر بھی کچھ کھائے پئے نہیں روزہ داروں کی طرح رہے اسی طرح اگر سورج

ڈوبنے کے گمان سے روزہ کھول لیا پھر سورج نکل آیا تو روزہ جاتا رہا اس کی قضا کرے کفارہ واجب نہیں اور اب جب تک سورج نہ ڈوب جائے کچھ کھانا پینا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 8: اگر اتنی دیر ہوگئی کہ صبح ہو جانے کا شبہ پڑ گیا تو اب کچھ کھانا مکروہ ہے اور اگر ایسے وقت کچھ کھالیا یا پانی پی لیا تو برا کیا اور گناہ ہوا۔ پھر اگر معلوم ہو گیا کہ اس وقت صبح ہو گئی تھی تو اس روزہ کی قضا رکھے اور اگر کچھ نہ معلوم ہو شبہ ہی شبہ رہ جائے تو قضا رکھنا واجب نہیں ہے لیکن احتیاط کی بات یہ ہے کہ اس کی قضا رکھ لے۔ مسئلہ نمبر 9: مستحب یہ ہے کہ جب سورج یقیناً ڈوب جائے تو فوراً روزہ کھول ڈالے دیر کر کے روزہ کھولنا مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 10: بدلی کے دن ذرا دیر کر کے روزہ کھولو جب خوب یقین ہو جائے کہ سورج ڈوب گیا ہو تب افطار کرو اور صرف گھڑی گھڑیاں وغیرہ پر کچھ اعتماد نہ کرو۔ جب تک کہ تمہارا دل گواہی نہ دیدے کیونکہ گھڑی شاید کچھ غلط ہو گئی ہو بلکہ اگر کوئی اذان بھی کہہ دے لیکن ابھی وقت آنے میں کچھ شبہ ہے تب بھی روزہ کھولنا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 11: چھوہارے سے زیادہ کھولنا بہتر ہے یا اور کوئی میٹھی چیز ہو اس سے کھولے وہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کرے بعضی عورتیں اور بعضے مرد نمک کی کنکری سے افطار کرتے ہیں اور اس میں ثواب سمجھتے ہیں یہ غلط عقیدہ ہے۔ مسئلہ نمبر 12: جب تک سورج کے ڈوبنے میں شبہ رہے تب تک افطار کرنا جائز نہیں۔

کفارے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: رمضان شریف کے روزے توڑ ڈالنے کا کفارہ یہ ہے کہ دو مہینے برابر لگا تار روزے رکھے تھوڑے تھوڑے کر کے روزے رکھنے درست نہیں اگر کسی وجہ سے بیچ میں دو ایک روزے نہیں رکھے تو اب پھر سے دو مہینے کے روزے رکھے ہاں جتنے روزے حیض کی وجہ سے جاتے رہے ہیں وہ معاف ہیں ان کے چھوٹ جانے سے کفارہ میں کچھ نقصان نہیں آیا لیکن پاک ہونے کے بعد فوراً پھر روزے

رکھنے شروع کرے اور ساٹھ روزے پورے کر لے۔ مسئلہ نمبر 2: نفاس کی وجہ سے بیچ میں روزے چھوٹ گئے پورے روزے لگا تار نہیں رکھ سکی تو بھی کفارہ صحیح نہیں ہوا سب روزے پھر سے رکھے۔ مسئلہ نمبر 3: اگر دکھ بیماری کی وجہ سے بیچ میں کفارے کے کچھ روزے چھوٹ گئے تب بھی تندرست ہونے کے بعد پھر سے روزے رکھنے شروع کر لے۔ مسئلہ نمبر 4: اگر بیچ میں رمضان کا مہینہ آ گیا تب بھی کفارہ صحیح نہیں ہوا۔ مسئلہ نمبر 5: اگر کسی کو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو صبح شام پیٹ بھر کے کھانا کھلا دے۔ جتنا ان کے پیٹ میں سمائے خوب سیر ہو کر کھا لیں۔ مسئلہ نمبر 6: ان مسکینوں میں اگر بعضے بالکل چھوٹے بچے ہوں تو جائز نہیں ان بچوں کے بدلے اور مسکینوں کو پھر کھلائے۔ مسئلہ نمبر 7: اگر گیہوں کی روٹی ہو تو روکھی روٹی کھلانا بھی درست ہے اور اگر جو باجرہ جوار وغیرہ کی روٹی ہو تو اس کے ساتھ کچھ دال وغیرہ دینا چاہئے جس کے ساتھ روٹی کھائیں۔ مسئلہ نمبر 8: اگر کھانا نہ کھلاوے بلکہ ساٹھ مسکینوں کو کچا اناج دے دے تو بھی جائز ہے ہر ایک مسکین کو اتنا اتنا دے جتنا صدقہ فطر دیا جاتا ہے اور صدقہ فطر کا بیان زکوٰۃ کے باب میں آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ مسئلہ نمبر 9: اگر اتنے اناج کی قیمت دیدے تو بھی جائز ہے۔ مسئلہ نمبر 10: اگر کسی اور سے کہہ دیا کہ تم میری طرف سے کفارہ ادا کر دو اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو اور اس نے اس کی طرف سے کھانا کھلا دیا یا کچا اناج دیدیا تب بھی کفارہ ادا ہو گیا اور بغیر اس کے کہے کسی نے اس کی طرف سے دیدیا تو کفارہ صحیح نہیں ہوا۔ مسئلہ نمبر 11: اگر ایک ہی مسکین کو ساٹھ دن تک صبح و شام کھانا کھلا دیا یا ساٹھ دن تک کچا اناج یا قیمت دیتی رہی تب بھی کفارہ صحیح ہو گیا۔ مسئلہ نمبر 12: اگر ساٹھ دن تک لگاتار کھانا نہیں کھلایا بلکہ بیچ میں کچھ دن ناغہ ہو گئے تو کچھ حرج نہیں یہ بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 13: اگر ساٹھ دن کا اناج حساب کر کے ایک فقیر کو ایک ہی دن دے

دیا تو درست نہیں۔اسی طرح ایک ہی فقیر کو ایک ہی دن اگر ساٹھ دفعہ کر کے دیدیا تب بھی ایک ہی دن کا ادا ہوا ایک کم ساٹھ مسکینوں کو پھر دینا چاہئے۔اسی طرح قیمت دینے کا بھی حکم ہے یعنی ایک دن میں ایک مسکین کو ایک روزے کے بدلے سے زیادہ دینا درست نہیں۔مسئلہ نمبر 14:اگر کسی فقیر کو صدقہ فطر کی مقدار سے کم دیا تو کفارہ صحیح نہیں ہوا۔مسئلہ نمبر 15:اگر ایک ہی رمضان کے دو یا تین روزے توڑ ڈالے تو ایک ہی کفارہ واجب ہے۔البتہ اگر یہ دونوں روزے ایک رمضان کے نہ ہوں تو الگ الگ کفارہ دینا پڑے گا۔

جن وجہوں سے روزہ توڑ دینا جائز ہے ان کا بیان

مسئلہ نمبر 1:اچانک ایسی بیمار پڑ گئی کہ اگر روزہ نہ توڑے گی تو جان پر بن آئے گی یا بیماری بہت بڑھ جائے گی تو روزہ توڑ دینا درست ہے جیسے دفعتہً پیٹ میں ایسا درد اٹھا کہ بیتاب ہوگئی یا سانپ نے کاٹ کھایا تو دوا پی لینا اور روزہ توڑ دینا درست ہے ایسے ہی اگر ایسی پیاس لگی کہ ہلاکت کا ڈر ہے تو بھی روزہ توڑ ڈالنا درست ہے۔مسئلہ نمبر 2:حاملہ عورت کو کوئی ایسی بات پیش آ گئی جس سے اپنی جان کا یا بچہ کی جان کا ڈر ہے تو روزہ توڑ ڈالنا درست ہے۔مسئلہ نمبر 3: کھانا پکانے کی وجہ سے بیحد پیاس لگ آئی اور اتنی بیتابی ہوگئی کہ اب جان کا خوف ہے تو روزہ کھول ڈالنا درست ہے۔لیکن اگر خود اس نے قصداً اتنا کام کیا جس سے ایسی حالت ہوگئی تو گناہ گار ہوگی۔

جن وجہوں سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے ان کا بیان

مسئلہ نمبر 1:اگر ایسی بیماری ہے کہ روزہ نقصان کرتا ہے اور یہ ڈر ہے کہ اگر روزہ رکھے گی تو بیماری بڑھ جائے گی یا دیر میں اچھی ہوگی یا جان جاتی رہے گی تو روزہ نہ رکھے جب اچھی ہو جائے گی تو اس کی قضا رکھ لے لیکن فقط اپنے دل سے ایسا خیال کر لینے سے روزہ چھوڑ دینا درست نہیں ہے بلکہ جب کوئی مسلمان دیندار طبیب کہہ

دے کہ روزہ تم کو نقصان کرے گا تب چھوڑنا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 2: اگر حکیم یا ڈاکٹر کافر ہے یا شرع کا پابند نہیں ہے تو اس کی بات کا اعتبار نہیں ہے فقط اس کے کہنے سے روزہ نہ چھوڑے۔ مسئلہ نمبر 3: اگر حکیم نے کچھ کہا نہیں لیکن خود اپنا تجربہ ہے اور کچھ ایسی نشانیاں معلوم ہوئیں جن کی وجہ سے دل گواہی دیتا ہے کہ روزہ نقصان کرے گا تب بھی روزہ نہ رکھے اور اگر خود تجربہ کار نہ ہو اور اس بیماری کا کچھ حال معلوم نہ ہو تو فقط خیال کا اعتبار نہیں۔ اگر دیندار حکیم کے بغیر بتائے اور بغیر تجربے کے اپنا ہی خیال ہی خیال پر رمضان کا روزہ توڑے گی تو کفارہ دینا پڑے گا اور اگر روزہ نہ رکھے گی تو گنہگار ہوگی۔ مسئلہ نمبر 4: اگر بیماری سے اچھی ہوگئی لیکن ابھی ضعف باقی ہے اور یہ غالب گمان ہے کہ اگر روزہ رکھا تو پھر بیمار پڑ جائے گی تب بھی روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ مسئلہ نمبر 5: اگر کوئی سفر میں ہو تو اس کو بھی درست ہے کہ روزہ نہ رکھے پھر کبھی اس کی قضا لے اور سفر کے معنی وہی ہیں جس کا نماز کے بیان میں ذکر ہو چکا ہے یعنی تین منزل جانے کا قصد ہو۔ مسئلہ نمبر 6: سفر میں اگر روزے سے کوئی تکلیف نہ ہو جیسے ریل پر سوار ہے تو ایسے وقت سفر میں بھی روزہ رکھ لینا بہتر ہے اور اگر روزہ نہ رکھے تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ ہاں رمضان شریف کی روزے کی جو فضیلت ہے اس سے محروم رہے گی اور اگر راستہ میں روزہ کی وجہ سے تکلیف اور پریشانی ہو تو ایسے وقت روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔ مسئلہ نمبر 7: اگر بیماری سے اچھی نہیں ہوئی اسی میں مرگئی یا ابھی گھر نہیں پہنچی سفر ہی میں مرگئی تو جتنے روزے بیماری یا سفر کی وجہ سے چھوٹے ہیں آخرت میں ان کا مواخذہ نہ ہوگا کیونکہ قضا رکھنے کی مہلت ابھی اس کو نہیں ملی تھی۔ مسئلہ نمبر 8: اگر بیماری میں دس روزے گئے پھر پانچ دن اچھی رہی لیکن قضا روزے نہیں رکھے تو پانچ روزے تو معاف ہیں فقط پانچ روزوں کی قضا نہ رکھنے پر پکڑی جائے گی اور اگر پورے دس دن اچھی رہی تو پورے دس دن کی پکڑ ہوگی اس لئے ضروری ہے کہ جتنے روزوں کا

مواخذہ اس پر ہونے والا ہے اتنے دنوں کا فدیہ دینے کے لئے کہہ مرے جبکہ اس کے پاس مال ہو اور فدیہ کا بیان آگے آتا ہے۔ مسئلہ نمبر 9: اسی طرح اگر سفر میں روزے چھوڑ دیتے تھے پھر گھر پہنچنے کے بعد مر گئی تو جتنے دن گھر میں رہی ہے فقط اتنے دن کی پکڑ ہوگی اس کو بھی چاہئے کہ فدیہ کی وصیت کر جائے اگر روزے گھر رہنے کی مدت سے زیادہ چھوٹے ہوں تو ان کا مواخذہ نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 10: اگر راستہ میں پندرہ دن رہنے کی نیت سے ٹھہر گئی تو اب روزہ چھوڑنا درست نہیں کیونکہ شرع سے اب وہ مسافر نہیں رہی البتہ اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہو تو روزہ نہ رکھنا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 11: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو جب اپنی جان کا یا بچہ کی جان کا کچھ ڈر ہو تو روزہ نہ رکھے پھر کبھی قضا رکھ لے۔ لیکن اگر اپنا شوہر مال دار ہے کہ کوئی انا (یعنی دودھ پلانے والی) رکھ کر دودھ پلوا سکتا ہے تو دودھ پلوانے کی وجہ سے ماں کو روزہ چھوڑنا درست نہیں ہے۔ البتہ اگر وہ ایسا بچہ ہے کہ سوائے اپنی ماں کے کسی اور کا دودھ نہیں پیتا ہے تو ایسے وقت ماں کو روزہ نہ رکھنا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 12: کسی انا نے دودھ پلانے کی نوکری کی پھر رمضان آ گیا اور روزہ سے بچہ کی جان کا ڈر ہے تو انا کو بھی روزہ نہ رکھنا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 13: عورت کو حیض آ گیا یا بچہ پیدا ہوا اور نفاس ہو گیا تو حیض اور نفاس رہنے تک روزہ رکھنا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 14: اگر رات کو پاک ہو گئی تو اب صبح کا روزہ نہ چھوڑے۔ اگر رات کو نہ نہائی ہو تب بھی روزہ رکھ لے اور صبح کو نہا لے اور اگر صبح ہونے کے بعد پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد روزہ کی نیت کرنا درست نہیں۔ لیکن کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں ہے۔ اب دن بھر روزہ داروں کی طرح رہنا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 15: اسی طرح اگر کوئی دن کو مسلمان ہوئی یا دن کو جوان ہوئی تو اب دن بھر کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے اور اگر کچھ کھا لیا تو اس روزہ کی قضا رکھنا بھی نئی مسلمان اور نئی جوان

کے ذمے واجب نہیں ہے۔ مسئلہ 61۔ مسافرت میں روزہ نہ رکھنے کا ارادہ تھا لیکن دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے ہی اپنے گھر پہنچ گئی یا ایسے وقت میں پندرہ دن رہنے کی نیت سے کہیں رہ پڑی اور اب تک کچھ کھایا پیا نہیں ہے تو اب روزہ کی نیت کر لے۔

فدیہ کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جس کو اتنا بوڑھاپا ہو گیا کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی یا اتنی بیمار ہے کہ اب اچھے ہونے کی امید نہیں نہ روزے رکھنے کی طاقت ہے تو وہ روزے نہ رکھے اور ہر روز کے بدلے ایک مسکین کو صدقۂ فطر کے برابر غلہ دے دے یا صبح و شام پیٹ بھر کے اس کو کھلا دے شرع میں اس کو فدیہ کہتے ہیں اور اگر غلہ کے بدلے اسی قدر غلہ کی قیمت دیدے تب بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 2: وہ گیہوں اگر تھوڑے کر کے کئی مسکینوں کو بانٹ دیوے تو بھی صحیح ہے۔ مسئلہ نمبر 3: پھر اگر کبھی طاقت آ گئی یا بیماری سے اچھی ہو گئی تو سب روزے قضا رکھنے پڑیں گے اور جو فدیہ دیا ہے اس کا ثواب الگ ملے گا۔ مسئلہ نمبر 4: کسی کے ذمہ کئی روزے قضا تھے اور مرتے وقت وصیت کر گئی کہ میرے روزوں کے بدلے فدیہ دے دینا تو اس کے مال میں سے اس کا فدیہ دیدے اور کفن دفن اور قرض ادا کر کے جتنا مال بچے اس کی ایک تہائی میں سے اگر سب فدیہ نکل آئے تو دینا واجب ہوگا۔ مسئلہ نمبر 5: اگر اس نے وصیت نہیں کی مگر ولی نے اپنے مال میں سے فدیہ دے دیا تب بھی خدا سے امید رکھے کہ شاید قبول کر لے اور اب روزوں کا مواخذہ نہ کرے اور بغیر وصیت کئے خود مردے کے مال میں سے فدیہ دینا جائز نہیں ہے اسی طرح اگر تہائی مال سے فدیہ زیادہ ہو جائے تو باوجود وصیت کے بھی زیادہ دینا بغیر رضامندی سب وارثوں کے جائز نہیں ہاں اگر سب وارث خوشی دل سے راضی ہو جائیں تو دونوں صورتوں میں فدیہ دینا درست ہے لیکن نابالغ وارث کی اجازت کا شرع میں کچھ اعتبار نہیں۔ بالغ وارث اپنا حصہ جدا کر کے اس میں سے دیدیں تو درست

ہے۔ مسئلہ نمبر 6: اگر کسی نمازیں قضا ہوگئی ہوں اور وصیت کرکے مرگئی کہ میری نمازوں کے بدلے میں فدیہ دے دینا اس کا بھی یہی حکم ہے۔ مسئلہ نمبر 7: ہر وقت کی نماز کا اتنا ہی فدیہ ہے جتنا ایک روزہ کا فدیہ ہے اس حساب سے دن رات کے پانچ فرض اور ایک وتر چھ نمازوں کی طرف سے ایک چھٹانک کم پونے گیارہ سیر گیہوں اسی روپے کے سر سے دیوے مگر احتیاطًا پورے بارہ سیر دے۔ مسئلہ نمبر 8: کسی کے ذمہ زکوٰۃ باقی ہے ابھی ادا نہیں کی تو وصیت کر جانے سے اس کا بھی ادا کر دینا وارثوں پر واجب ہے اگر وصیت نہیں کی اور وارثوں نے اپنی خوشی سے دے دی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی۔ مسئلہ نمبر 9: اگر ولی مردے کی طرف سے قضا روزے رکھ لے یا اس کی طرف سے قضا نمازیں پڑھ لے تو یہ درست نہیں یعنی اس کے ذمہ سے نہ اتریں گی۔ مسئلہ نمبر 10: بے وجہ رمضان کا روزہ چھوڑ دینا درست نہیں اور بڑا گناہ ہے یہ نہ سمجھے کہ اس کے بدلے ایک روزہ قضا رکھ لوں گی کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رمضان کے ایک روزے کے بدلے میں اگر سال بھر برابر روزے رکھتی رہے تب بھی اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا رمضان میں ایک روزے کا ثواب ملتا ہے۔ مسئلہ نمبر 11: اگر کسی نے شامت اعمال سے روزہ نہ رکھا تو اور لوگوں کے سامنے کچھ کھائے نہ پئے نہ یہ ظاہر کرے کہ آج میرا روزہ نہیں ہے اس لئے کہ گناہ کرکے اس کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے اگر سب سے کہہ دے گی تو دہرا گناہ ہوگا ایک تو روزہ نہ رکھنے کا دوسرا گناہ ظاہر کرنے کا یہ جو مشہور ہے کہ خدا کی چوری نہیں تو بندہ کی کیا چوری یہ غلط بات ہے بلکہ جو کسی عذر سے روزہ نہ رکھے اس کو بھی مناسب ہے کہ سب کے سامنے نہ کھاتے۔ مسئلہ نمبر 12: جب لڑکا یا لڑکی روزہ رکھنے کے لائق ہو جائیں تو ان کا بھی روزہ کا حکم کرے اور جب دس برس کی عمر ہو جائے تو مار کر روزہ رکھاوے اگر سارے روزے نہ رکھ سکے تو جتنے رکھ سکے رکھائے۔ مسئلہ نمبر 13: اگر نابالغ لڑکا لڑکی روزہ رکھ

کے توڑ ڈالے تو اس کی قضا نہ رکھائے البتہ اگر نماز کی نیت کر کے توڑ دے تو اس کو دہرائے۔

اعتکاف کا بیان

رمضان شریف کی بیسویں تاریخ کے دن چھپنے سے ذرا پہلے سے رمضان کی انتیس تاریخ یعنی جس دن عید کا چاند نظر آ جائے اس تاریخ کے دن چھپنے تک اپنے گھر میں جہاں نماز پڑھنے کے لئے جگہ مقرر کر رکھی ہو اس جگہ پر پابندی سے جم کر بیٹھے اس کو اعتکاف کہتے ہیں اس کا بڑا ثواب ہے اگر اعتکاف شروع کرے تو صرف پیشاب پاخانہ یا کھانے پینے کی ناچاری سے تو وہاں سے اٹھنا درست ہے اور اگر کوئی کھانا پانی دینے والا ہو تو اس کے لئے بھی نہ اٹھے۔ ہر وقت اسی جگہ رہے اور وہیں سو دے اور بہتر یہ ہے کہ بیکار نہ رہے قرآن پڑھتی رہے نفلیں اور تسبیحیں جو توفیق ہو اس میں لگی رہے اور اگر حیض یا نفاس آ جائے تو اعتکاف چھوڑ دے اس میں درست نہیں اور اعتکاف میں مرد سے ہم بستر ہونا لپٹنا چمٹنا بھی درست نہیں۔

زکوٰۃ کا بیان

جس کے پاس مال ہو اور اس کی زکوٰۃ نہ نکالتی ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی گنہگار ہے قیامت کے دن اس پر بڑا سخت عذاب ہوگا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کے پاس سونا چاندی ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو قیامت کے دن اس کے لئے آگ کی تختیاں بنائی جائیں گی۔ پھر ان کو دوزخ کی آگ میں گرم کر کے اس کی دونوں کروٹیں اور پیشانی اور پیٹھ داغی جائے گی اور جب ٹھنڈی ہو جائیں۔ پھر گرم کر لی جائیں گی اور نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال بڑا زہریلا گنجا سانپ بنایا جائے گا اور اس کی گردن میں لپٹ جائے گا۔ پھر اس کے دونوں جبڑوں نوچے گا اور کہے گا میں ہی تیرا مال اور میں ہی تیرا خزانہ ہوں۔ خدا کی پناہ بھلا اتنے عذاب کو کون

سہار کرسکتا ہے تھوڑے سے لالچ کے بدلے یہ مصیبت بھگتنا بڑی بیوقوفی کی بات ہے خدا ہی کو دی ہوئی دولت کو خدا ہی کی راہ میں نہ دینا کتنی بیجا بات ہے۔ مسئلہ نمبر 1: جس کے[1] پاس ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا

ہو یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی قمت کے برابر روپیہ ہو۔ اور ایک سال تک باقی رہے تو سال گزرنے پر اس کی زکوۃ دینا واجب ہے اور اگر اس سے کم ہو تو اس پر زکوۃ واجب اور اگر اس سے زیادہ ہو تو بھی زکوۃ واجب ہے۔

[1] اور روپے کے حساب سے ۱۳/۹۴/۲ رتی بھر چاندی اور معہ ۱۲/ ۷ رتی بھر سونا ہوا اس حساب سے مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تقریباً ایک سو سینتیس روپے ہوئے اور یہ سب حساب قول مشہور پر ہے کہ مثقال ۴/۲/ ۱ ماشہ کا ہے۔ اور خود جو حساب کیا اس میں کمی بیشی نکلتی ہے اس لئے اگر کوئی احتیاط کرنا چاہے تو اس کی صورت یہ ہے کہ زکوۃ چالیس روپے بھر چاندی اور ۵ رتی کم چھ روپے بھر سونے میں دے۔ اور صدقہ فطر میں اسی ۸۰ روپے کے سیر سے دو سیر گیہوں دے اور نجاست غلیظ میں ۳/۱/۳ ماشہ سے بچے اور مہر فاطمہ رضی اللہ عنہ میں عورت کو احتیاط اس میں ہے کہ سو روپے سے زیادہ نہ مانگے اور یاد رہے کہ ہم نے سب اوزان میں لکھنو کے تولہ ماشہ کا اعتبار کیا ہے جس کی رو سے روپیہ سکہ انگریزی ساڑھے گیارہ ماشہ کا ہوتا ہے جن شہروں میں تولے کا وزن کم و بیش ہو وہ اسی روپے سے حساب لگائیں ۱۲ منہ۔

مسئلہ نمبر 2: کسی کے پاس آٹھ تولہ سونا چار مہینے یا چھ مہینے تک رہا پھر وہ گم ہو گیا اور دو تین مہینے کے بعد پھر مال مل گیا تب بھی زکوۃ دینا واجب ہے غرضیکہ جب سال کے اندر و آخر میں مالدار ہو جائے اور سال کے بیچ میں کچھ دن اس مقدار سے کم رہ جائے تو بھی زکوۃ واجب ہوتی ہے۔ بیچ میں تھوڑے دن کم ہو جانے سے زکوۃ معاف نہیں ہوتی البتہ اگر سب مال جاتا رہے اس کے بعد پھر ملے تو جب سے

ملا ہے تب سے سال کا حساب کیا جائے گا۔ مسئلہ نمبر 3: کسی کے پاس آٹھ نو تولہ سونا تھا لیکن سال گزرنے سے پہلے پہلے جاتا رہے پورا سال نہیں گزرنے پایا تو زکوۃ واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 4: کسی کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت ہے اور اتنے ہی روپوں کی وہ قرضدار ہے تو بھی زکوۃ واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 5: اگر اتنے کی قرضدار ہے کہ قرضہ ادا ہو کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت بچتی ہے تو زکوۃ واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 6: سونے چاندی کے زیور اور برتن اور سچا گوٹہ ٹھپہ سب پر زکوۃ واجب ہے چاہے پہنتی ہو یا بند رکھے ہوں اور کبھی نہ پہنتی ہو۔ غرضیکہ چاندی سونے کی ہر چیز پر زکوۃ واجب ہے البتہ اگر اتنی مقدار سے کم ہو جو اوپر بیان ہوئی تو زکوۃ واجب نہ ہوگی۔ مسئلہ نمبر 7: سونا چاندی اگر کھرا نہ ہو بلکہ اس میں کچھ میل ہو جیسے مثلاً چاندی میں رانگا ملا ہوا ہے تو دیکھو چاندی زیادہ ہے یا رانگا۔ اگر چاندی زیادہ ہو تو اس کا وہی حکم ہے جو چاندی کا حکم ہے یعنی اگر اتنی مقدار ہو جو اوپر بیان ہوئی تو زکوۃ واجب ہے زیادہ ہے تو اس کو چاندی نہ سمجھیں گے پس جو حکم پیتل، تانبے، لوہے، رانگے وغیرہ اسباب کا آگے آئے گا وہی اس کا حکم ہے۔ مسئلہ نمبر 8: کسی کے پاس نہ تو پوری مقدار سونے کی ہے نہ پوری مقدار چاندی کی بلکہ تھوڑا سونا ہے اور تھوڑی چاندی تو اگر دونوں کی قیمت ملا کر ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو جائے یا ساڑھے سات تولہ سونے کے برابر ہو جائے تو زکوۃ واجب ہے اور اگر دونوں چیزیں اتنی تھوڑی ہیں کہ دونوں کی قیمت نہ اتنی چاندی کے برابر ہے نہ اتنے سونے کے برابر تو زکوۃ واجب نہیں اور اگر سونے اور چاندی دونوں کی مقدار پوری پوری ہے تو قیمت لگانے کی ضرورت نہیں۔ مسئلہ نمبر 9: فرض کرو کہ کسی زمانہ میں پچیس روپے کا ایک تولہ سونا ملتا ہے اور ایک روپے کی ڈیڑھ تولہ چاندی ملتی ہے اور کسی کے پاس دو تولہ سونا اور پانچ روپے ضرورت سے زائد ہیں اور سال بھر تک وہ رہ گئے تو اس پر زکوۃ واجب ہے کیونکہ دو تولہ سونا

پچاس روپے کا ہو اور پچاس روپے کی چاندی پچھتر تولہ ہوئی تو دو تولہ سونے کی چاندی اگر خرید و گی تو پچھتر تولہ ملے گی اور پانچ روپے تمہارے پاس ہیں۔ اس حساب سے اتنی مقدار سے بہت زیادہ مال ہو گیا جتنے پر زکوۃ واجب ہوتی ہے البتہ اگر صرف دو تولہ سونا ہو تو اس کے ساتھ روپے اور چاندی کچھ نہ ہو تو زکوۃ واجب نہ ہوگی۔ مسئلہ نمبر 10: ایک روپے کی چاندی مثلاً دو تولہ ملتی ہے اور کسی کے پاس صرف تیس روپے چاندی کے ہیں تو اس پر زکوۃ واجب نہیں اور یہ حساب نہ لگائیں گے کہ تیس روپے کی چاندی ساٹھ تولہ ہوئی کیونکہ روپیہ تو چاندی کا ہوتا ہے اور جب صرف چاندی یا فقط سونا پاس ہو تو وزن کا اعتبار ہے قیمت کا اعتبار نہیں ہے (یہ حکم اس وقت کا ہے جب روپیہ چاندی کا ہوتا تھا آج کل عام طور پر روپیہ گلٹ کا مستعمل ہے اور نوٹ کے عوض میں بھی وہی ملتا ہے اس لئے اب حکم یہ ہے کہ جس شخص کے پاس اتنے روپے یا نوٹ موجود ہوں جن کے ساڑھے باون تولہ چاندی بازار کے بھاؤ کے مطابق آسکے اس پر زکوۃ واجب ہوگی)۔ مسئلہ نمبر 11: کسی کے پاس سو روپے ضرورت سے زیادہ رکھے تھے پھر سال پورا ہونے سے پہلے پہلے پچاس روپے اور مل گئے تو ان پچاس روپے کا حساب الگ نہ کریں بلکہ اسی سو روپے کے ساتھ اس کو ملائیں گے اور جب ان سو روپے کا سال پورا ہو گیا تو پورے ڈیڑھ سو کی زکوۃ واجب ہوگی۔ اور ایسا سمجھیں گے کہ پورے ڈیڑھ سو پر سال گزر گیا۔ مسئلہ نمبر 12: کسی کے پاس سو تولہ چاندی رکھی تھی پھر سال گزرنے سے پہلے دو چار تولہ سونا آ گیا یا نو دس تولہ سونا مل گیا تب بھی اس کا حساب الگ نہ کیا جائے گا بلکہ اس چاندی کے ساتھ ملا کر کے زکوۃ کا حساب ہو گا پس جب اس چاندی کا سال پورا ہو جائے گا تو اس سب مال کی زکوۃ واجب ہوگی۔ مسئلہ نمبر 13: سونے چاندی کے سوا اور جتنی چیزیں ہیں جیسے لوہا، تانبا، پیتل، گلٹ، رانگا وغیرہ اور ان چیزوں کے بنے ہوئے برتن وغیرہ اور کپڑے جوتے اور اس کے سوا جو

کچھ اسباب ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کو بیچتی اور سوداگری کرتی ہو تو دیکھو وہ اسباب کتنا ہے اگر اتنا ہے کہ اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کے برابر ہے تو جب سال گزر جائے تو اس سوداگری اسباب میں زکوٰۃ واجب ہے اور اگر اتنا نہ ہو تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر وہ مال سوداگری کے لئے نہیں ہے تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے چاہے جتنا مال ہو اگر ہزاروں روپے کا مال ہو تب بھی زکوٰۃ واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 14: گھر کا اسباب جیسے پتیلی، دیگچہ، بڑی دیگ، سینی لگن اور کھانے پینے کے برتن اور رہنے سہنے کا مکان اور پہننے کے کپڑے سچے موتیوں کا ہار وغیرہ ان چیزوں میں زکوٰۃ واجب نہیں چاہے جتنا ہو اور چاہے روزمرہ کے کاروبار میں آتا ہو یا نہ آتا ہو کسی طرح زکوٰۃ واجب نہیں ہاں اگر یہ سوداگری کا اسباب ہو تو پھر اس میں زکوٰۃ واجب ہے خلاصہ یہ کہ سونے چاندی کے سوا اور جتنا مال اسباب ہو اگر وہ سوداگری کا اسباب ہے تو زکوٰۃ واجب ہے نہیں تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 15: کسی کے پاس دس پانچ گھر ہیں ان کو کرایہ پر چلاتی ہے تو ان مکانوں پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں چاہے جتنی قیمت کے ہوں ایسے ہی اگر کسی نے دو چار سو روپے کے برتن خرید لئے اور ان کو کرایہ پر چلاتی رہتی ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں غرضیکہ کرایہ پر چلانے سے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ مسئلہ نمبر 16: پہننے کے دوہرا و جوڑے چاہے جتنے زیادہ قیمتی ہوں اس میں زکوٰۃ واجب نہیں لیکن ان میں سچا کام ہے اور اتنا کام ہے کہ اگر چاندی چھوڑائی جائے تو ساڑھے باون تولہ یا اس سے زیادہ نکلے گی تو اس چاندی پر زکوٰۃ واجب ہے اور اگر اتنا نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 17: کسی کے پاس کچھ چاندی یا سونا ہے اور کچھ سوداگری کا مال ہے تو سب ملا کر دیکھو اگر اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی ساڑھے سات تولہ سونے کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر اتنا نہ ہو تو واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 18:

سوداگری کا مال وہ کہلائے گا جس کو اسی ارادہ سے مول لیا ہو کہ اس کی سوداگری کریں گے تو اگر کسی نے اپنے گھر کے خرچ کے لئے یا شادی وغیرہ کے خرچ کے لئے چاول مول لئے پھر ارادہ ہو گیا کہ لاؤ اس کی سوداگری کرلیں تو یہ مال سوداگری کا نہیں ہے اور اس پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 19: اگر کسی پر تمہارا قرض آتا ہے تو اس قرض پر بھی زکوۃ واجب ہے لیکن قرض کی تین قسمیں ہیں ایک یہ کہ نقد روپیہ یا سونا چاندی کسی کو قرض دیا یا سوداگری کا اسباب بیچا اس کی قیمت باقی ہے اور ایک سال کے بعد یا دو تین برس کے بعد وصول ہوا تو اگر اتنی مقدار ہو جتنی پر زکوۃ واجب ہوتی ہے تو اس برسوں کی زکوۃ دینا واجب ہے اور اگر یکمشت نہ وصول ہو تو جب اس میں سے گیارہ تولہ چاندی کی قیمت وصول ہو تب اتنے کی زکوۃ ادا کرنا واجب ہے اور اگر گیارہ تولہ چاندی کی قیمت بھی متفرق ہی ہو کر ملے تو جب بھی یہ مقدار پوری ہو جائے اتنی مقدار کی زکوۃ ادا کرتی رہے اور جب دے تو سب برسوں کی دے اور اگر قرضہ اس سے کم ہو تو زکوۃ واجب نہ ہوگی البتہ اگر اس کے پاس کچھ اور مال بھی ہو اور دونوں ملا کر مقدار پوری ہو جائے تو زکوۃ واجب ہوگی۔ مسئلہ نمبر 20: اور اگر نقد نہیں دیا نہ سوداگری کا مال بیچا بلکہ کوئی اور چیز بیچی تھی جو سوداگری کی نہ تھی جیسے پہننے کے کپڑے بیچ ڈالے یا گھر ہستی کا اسباب بیچ دیا اس کی قیمت باقی ہے اور اتنی ہے جتنی میں زکوۃ واجب ہوتی ہے پھر وہ قیمت کئی برس کے بعد وصول ہو تو سب برسوں کی زکوۃ دینا واجب ہے اور اگر سب ایک دفعہ کر کے نہ وصول ہو بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے ملے تو جب تک اتنی رقم نہ وصول ہو جائے جو نرخ بازار سے ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت ہو تب تک زکوۃ واجب نہیں ہے جب مذکورہ رقم وصول ہو تو سب برسوں کی زکوۃ دینا واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 21: تیسری قسم یہ ہے کہ شوہر کے ذمہ مہر ہو وہ کئی برس کے بعد ملا تو اس کی زکوۃ کا حساب ملنے کے دن سے ہے پچھلے برسوں کی زکوۃ واجب نہیں بلکہ اگر اب اس کے پاس

اگر سال گزرنے پر زکوۃ ادا نہیں کی یہاں تک کہ دوسرا سال بھی گزر گیا تو گنہگار ہوئی اب بھی توبہ کر کے دونوں سال کی زکوۃ دیدے غرض عمر بھر میں کبھی نہ کبھی ضرور دے دے باقی نہ رکھے۔ مسئلہ نمبر 2: جتنا مال ہے اس کا چالیسواں حصہ زکوۃ میں دینا واجب ہے یعنی سو روپے میں ڈھائی روپے اور چالیس روپے میں ایک روپیہ۔ مسئلہ نمبر 3: جس وقت زکوۃ کا روپیہ کسی غریب کو دیوے اس وقت اپنے دل میں اتنا ضرور خیال کرے کہ میں زکوۃ میں دیتی ہوں اگر یہ نیت نہیں کی یوں ہی دیدیا تو زکوۃ ادا نہیں ہوئی پھر سے دینا چاہئے اور جتنا دیا ہے اس کا ثواب الگ ملے گا۔ مسئلہ نمبر 4: اگر فقیر کو دیتے وقت یہ نیت نہیں کی تو جب تک وہ مال فقیر کے پاس رہے اس وقت تک یہ نیت کر لینا درست ہے اب نیت کر لینے سے بھی زکوۃ ہو جائے گی۔ البتہ جب فقیر نے خرچ کر ڈالا اس وقت نیت کرنے کا اعتبار نہیں ہے اب پھر سے زکوۃ دے۔ مسئلہ نمبر 5: کسی نے زکوۃ کی نیت سے دو روپے نکال کر الگ رکھ لئے کہ جب کوئی مستحق ملے گا اس کو دے دوں گی پھر جب فقیر کو دیدیا اس وقت زکوۃ کی نیت کرنا بھول گئی تو بھی زکوۃ ادا ہوگئی۔ البتہ اگر زکوۃ کی نیت سے نکال کر الگ نہ رکھتی تو ادا نہ ہوتی۔ مسئلہ نمبر 6: کسی نے زکوۃ کے روپے نکالے تو اختیار ہے چاہے ایک ہی کو سب دیدے یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی غریبوں کو دے اور چاہے اسی دن سب دیدے یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی مہینے میں دے۔ مسئلہ نمبر 7: بہتر یہ ہے کہ ایک غریب کو کم سے کم اتنا دیدے کہ اس دن کے لئے کافی ہو جائے کسی اور سے مانگنا نہ پڑے۔ مسئلہ نمبر 8: ایک ہی فقیر کو اتنا مال کے ہونے سے زکوۃ واجب ہوتی ہے مکروہ ہے لیکن اگر دیدیا تو زکوۃ ادا ہوگئی اور اس سے کم دینا جائز ہے مکروہ بھی نہیں۔ مسئلہ نمبر 9: کوئی عورت قرض مانگنے آئی اور یہ معلوم ہے کہ وہ اتنی تنگدست اور مفلس ہے کہ کبھی ادا نہ کر سکے گی یا ایسی نادہند ہے کہ قرض لیکر کبھی ادا نہیں کرتی اس کو قرض کے نام سے زکوۃ کا

اس کے بعد اپنے روپے غریب کو دیئے تو زکوۃ ادا نہیں ہوئی یا تمہارے روپے اس کے پاس رکھے تو ہیں لیکن اپنے روپے دیتے وقت یہ نیت نہ تھی کہ وہ پورے لے لوں گی تب بھی زکوۃ ادا نہیں ہوئی اب وہ دونوں روپے پھر زکوۃ میں دے۔

مسئلہ نمبر 15: اگر تم نے روپے نہیں دئے لیکن اتنا کہہ دیا کہ تم ہماری طرف سے زکوۃ دے دینا اس لئے اس نے تمہاری طرف سے زکوۃ دیدی تو ادا ہوگئی اور جتنا اس نے تمہاری طرف سے دیا ہے اب تم سے لے لے۔

مسئلہ نمبر 16: اگر تم نے کسی سے کچھ نہیں کہا اس نے بلا تمہاری اجازت کے تمہاری طرف سے زکوۃ دے دی تو زکوۃ ادا نہیں ہوئی اب اگر تم منظور بھی کرلو تب بھی درست نہیں اور جتنا تمہاری طرف سے دیا ہے تم سے وصول کرنے کا اس کو حق نہیں۔

مسئلہ نمبر 17: تم نے ایک شخص کو اپنی زکوۃ دینے کے لئے دو روپے دیئے تو اس کو اختیار ہے چاہے خود کسی غریب کو دیدے یا کسی اور کے سپرد کر دیئے کہ تم یہ روپیہ زکوۃ میں دے دینا اور نام کا بتلانا ضروری نہیں ہے کہ فلانی طرف سے یہ زکوۃ دینا اور وہ شخص وہ روپیہ اگر اپنے کسی رشتہ دار یا ماں باپ کو غریب دیکھ کر دے دے تو بھی درست ہے۔ لیکن اگر وہ خود غریب ہو تو آپ ہی لے لینا درست نہیں۔ البتہ اگر تم نے کہہ دیا ہو کہ جو چاہے کرو اور جسے چاہے دے دو تو آپ بھی لے لینا درست ہے۔

پیداوار کی زکوۃ کا بیان

مسئلہ نمبر 1: کوئی شہر کافروں کے قبضہ میں تھا وہی لوگ رہتے سہتے تھے پھر مسلمان ان پر چڑھ آئے اور لڑ کر وہ شہر ان سے چھین لیا اور وہاں دین اسلام پھیلایا اور مسلمان بادشاہ نے کافروں سے لے کر شہر کی ساری زمین ان ہی مسلمانوں کو بانٹ دی تو ایسی زمین کو شرع میں عشری کہتے ہیں اور اگر اس شہر کے رہنے والے لوگ سب کے سب اپنی خوشی سے مسلمان ہوگئے لڑنے کی ضرورت نہیں پڑی تب بھی اس شہر کی سب زمین عشری کہلائے گی اور عرب کے ملک کی ساری زمین عشری

ہے۔ مسئلہ نمبر 2: اگر کسی کے باپ دادا سے یہی عشری زمین برابر چلی آتی ہو یا کسی ایسے مسلمان سے خریدی جس کی پاس اسی طرح چلی آتی ہو تو ایسی زمین میں جو کچھ پیدا ہو اس میں بھی زکوٰۃ واجب ہے اور طریقہ اس کا یہ ہے کہ اگر کھیت کو سینچنا نہ پڑے فقط بارش کے پانی سے پیداوار ہوگئی یا ندی اور دریا کے کنارے پر ترائی میں کوئی چیز بوئی اور بغیر سینچے پیدا ہوگئی تو ایسے کھیت میں جتنا پیدا ہوا ہے اس کا دسواں حصہ خیرات کر دینا واجب ہے یعنی دس من میں ایک من اور دس سیر میں ایک سیر اور اگر کھیت کو (چرسہ) پر چلا کر کے یا کسی اور طریق سے سینچا ہے تو پیداوار کا بیسواں حصہ خیرات کرے یعنی بیس من میں ایک من اور بیس سیر میں ایک سیر اور یہی حکم ہے باغ کا ایسی زمین میں کتنی ہی تھوڑی چیز پیدا ہوئی ہو بہر حال یہ صدقہ خیرات کرنا واجب ہے کم اور زیادہ ہونے میں کچھ فرق نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 3: اناج' ترکاری' میوہ' پھل' پھول وغیرہ جو کچھ پیدا ہو سب کا یہی حکم ہے۔ مسئلہ نمبر 4: عشری زمین یا پہاڑ یا جنگل سے اگر شہد نکالا تو اس میں بھی یہ صدقہ واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 5: کسی نے اپنا گھر کے اندر کوئی درخت لگایا یا کوئی چیز ترکاری کے قسم سے یا کچھ بویا اور اس میں پھل آیا تو اس میں یہ صدقہ واجب نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 6: اگر عشری زمین کو کوئی کافر خرید لے تو وہ عشری نہیں رہتی پھر اگر اس سے مسلمان بھی خریدے یا کسی اور طور پر مل جائے تب بھی وہ عشری نہ ہوگی۔ مسئلہ نمبر 7: یہ بات کہ یہ دسواں یا بیسواں حصہ کس کے ذمہ ہے یعنی زمین کے مالک پر ہے یا پیداوار کے مالک پر ہے۔ اس میں بڑا عالموں کا اختلاف ہے مگر ہم آسانی کے واسطے یہی بتلایا کرتے ہیں کہ پیداوار والے کے ذمہ ہے۔ سو اگر کھیت ٹھیکہ پر ہو خواہ نقد پر یا غلہ پر تو کسان کے ذمہ ہوگا اور اگر کھیت بٹائی پر ہو تو زمیندار اور کسان دونوں اپنے اپنے حصہ کا دیں۔

جن لوگوں کوزکوۃ دینا جائز ہے ان کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اتنی ہی قیمت کا سوداگری کا اسباب ہو اس کو شریعت میں مالدار کہتے ہیں ایسے شخص کو زکوۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اور اس کو زکوۃ کا پیسہ لینا اور کھانا بھی حلال نہیں۔ اسی طرح جس کے پاس اتنی ہی قیمت کا کوئی مال ہو جو سوداگری کا اسباب تو نہیں لیکن ضرورت سے زائد ہے وہ بھی مال دار ہے ایسے شخص کو بھی زکوۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اگرچہ خود اس قسم کے مالدار پر زکوۃ بھی واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 2: اور جس کے پاس اتنا مال نہیں بلکہ تھوڑا مال ہے یا کچھ بھی نہیں یعنی ایک دن کے گزارہ کے موافق بھی نہیں اس کو غریب کہتے ہیں ایسے لوگوں کو زکوۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور ان لوگوں کا لینا بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 3: بڑی بڑی دیگیں اور بڑے بڑے فرش فروش اور شامیانے جن کی برسوں میں ایک آدھ دفعہ کہیں شادی بیاہ میں ضرورت پڑتی ہے اور روزمرہ ان کی ضرورت نہیں ہوتی وہ ضروری اسباب میں داخل نہیں۔ مسئلہ نمبر 4: رہنے کا گھر اور پہننے کے کپڑے اور کام کاج کے لئے نوکر چاکر اور گھر کی گھرستی جو اکثر کام میں رہتی ہے یہ سب ضروری اسباب میں داخل ہیں۔ مسئلہ نمبر 5: کسی کے پاس دس پانچ مکان ہیں جن کو کرایہ پر چلاتی ہے اور اس کی آمدنی سے گزر کرتی ہے یا ایک آدھ گاؤں ہے جس کی آمدنی آتی ہے لیکن بال بچے اور گھر میں کھانے پینے والے لوگ اتنے زیادہ ہیں کہ اچھی طرح بسر نہیں ہوتی اور تنگی رہتی ہے اور اس کے پاس کوئی ایسا مال بھی نہیں جس میں زکوۃ واجب ہو تو ایسے شخص کو بھی زکوۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 6: کسی کے پاس ہزار روپے نقد موجود ہیں لیکن وہ پورے ہزار روپے کا یا اس سے بھی زائد کا قرضدار ہے تو اس کو بھی زکوۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور اگر قرضہ ہزار روپے سے کم ہو تو دیکھو قرضہ دے کر کتنے روپے بچتے ہیں اگر اتنے بچیں جتنے

زکوۃ واجب ہوتی ہے تو اس کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اور اگر اس سے کم بچیں تو دینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 7: ایک شخص اپنے گھر کا بڑا مالدار ہے لیکن کہیں سفر میں ایسا اتفاق ہوا کہ اس کے پاس کچھ خرچ نہیں رہا سارا مال چوری ہوگیا یا اور کوئی وجہ ایسی ہوئی کہ اب گھر پہنچنے بھر کا بھی خرچ نہیں ہے ایسے شخص کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے ایسے ہی اگر حاجی کے پاس راستے میں خرچ ختم ہوگیا اور اس کے گھر میں بہت مال و دولت ہے اس کو بھی دینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 8: زکوٰۃ کا پیسہ کسی کافر کو دینا درست نہیں مسلمان ہی کو دے اور زکوٰۃ اور عشر اور صدقہ فطر اور نذر اور کفارہ کے سوا اور خیر خیرات کافر کو بھی دینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 9: زکوٰۃ کے پیسہ سے مسجد بنوانا یا کسی لاوارث مردہ کا کفن کر دینا یا مردے کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کر دینا یا کسی اور نیک کام میں لگا دینا درست نہیں جب تک کسی مستحق کو دے نہ دیا جائے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ مسئلہ نمبر 10: زکوٰۃ کا پیسہ اپنے ماں' باپ' دادا' دادی' نانا' نانی' پردادا' وغیرہ جن لوگوں سے یہ پیدا ہوئی ہے انکو دینا درست نہیں ہے اسی طرح اپنی اولاد اور پوتے پروتے' نواسے وغیرہ جو لوگ اس کی اولاد میں داخل ہیں ان کو بھی دینا درست نہیں۔ ایسے ہی بی بی اپنے میاں کو اور میاں بی بی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ مسئلہ نمبر 11: ان رشتہ داروں کے سوا سب کو زکوٰۃ دینا درست ہے جیسے بھائی' بہن' بھتیجی' بھانجی' چچا' پھوپی' خالہ' ماموں' سوتیلی ماں' سوتیلا باپ' سوتیلا دادا' ساس' خسر وغیرہ سب کو دینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 12: نابالغ لڑکے کا باپ اگر مالدار ہو تو اس کو زکوٰۃ دینا درست نہیں اور اگر لڑکا لڑکی بالغ ہو گئے اور وہ مالدار نہیں لیکن اس کا باپ مالدار ہے تو ان کو دینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 13: اگر چھوٹے بچے کا باپ تو مالدار نہیں لیکن ماں مالدار ہے تو اس بچے کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 14: سیدوں کو اور علویوں کو اسی طرح جو حضرت عباس کی یا حضرت جعفر کی یا حضرت عقیل یا حضرت حارث بن عبدالمطلب

کی اولاد میں ہوں ان کو زکوۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اسی طرح جو صدقہ شریعت سے واجب ہو اس کا دینا بھی درست نہیں جیسے نذر کفارہ عشر صدقہ فطر اور اس کے سوا اور کسی صدقہ خیرات کا دینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 15: گھر کے نوکر چاکر خدمت گار ماما دائی وغیرہ کو بھی زکوۃ کا پیسہ دینا درست ہے لیکن ان کی تنخواہ میں نہ حساب کرے بلکہ تنخواہ سے زائد بطور انعام اکرام کے دیدے اور دل میں زکوۃ دینے کی نیت رکھے تو درست ہے۔ مسئلہ نمبر 16: جس لڑکے کو تم نے دودھ پلایا ہے اس کو اور جس نے بچپن میں تم کو دودھ پلایا ہے اس کو بھی زکوۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 17: ایک عورت کا مہر ہزار روپیہ ہے لیکن اس کا شوہر بہت غریب ہے کہ ادا نہیں کرسکتا تو ایسی عورت کو بھی زکوۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور اگر اس کا شوہر امیر ہے لیکن مہر دیتا نہیں یا اس نے اپنا مہر معاف کر دیا تو بھی زکوۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور اگر یہ امید ہے کہ جب مانگوں گی تو وہ ادا کر دے گا کچھ تامل نہ کرے گا تو ایسی عوت کو زکوۃ کا پیسہ دینا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 18: ایک شخص کو مستحق سمجھ کر زکوۃ دیدی پھر معلوم ہوا کہ وہ مالدار ہے یا سید ہے یا اندھیاری رات کو کسی نے دیدیا پھر معلوم ہوا کہ وہ تو میری ماں تھی یا میری بیٹی تھی یا اور کوئی رشتہ دار ہے جس کو زکوۃ دینا درست نہیں تو ان سب صورتوں میں زکوۃ ادا ہوگئی دوبارہ ادا کرنا واجب نہیں لیکن لینے والے کو اگر معلوم ہو جائے کہ یہ زکوۃ کا پیسہ ہے اور میں زکوۃ کا مستحق نہیں ہوں تو نہ لے اور پھر دے اور اگر دینے کے بعد معلوم ہو کہ جس کو دیا ہے وہ کافر ہے تو زکوۃ ادا نہیں ہوئی پھر ادا کرے۔ مسئلہ نمبر 19: اگر کسی پر شبہ ہو کہ معلوم نہیں مالدار ہے یا محتاج ہے تو جب تک تحقیق نہ ہو جائے اس کو زکوۃ نہ دیوے۔ اگر بے تحقیق کئے دیدیا تو دیکھو دل زیادہ کدھر جاتا ہے اگر دل یہ گواہی دیتا ہے کہ وہ فقیر ہے تو زکوۃ ادا ہوگئی اور اگر دل یہ کہے کہ مالدر ہے تو زکوۃ ادا نہیں ہوئی پھر سے دے لیکن اگر دینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ وہ غریب ہی ہے تو پھر

سے نہ دے۔ زکوۃ ادا ہوگئی۔ مسئلہ نمبر 20: زکوۃ کے دینے میں اور زکوۃ کے سوا اور صدقہ خیرات میں سب سے زیادہ اپنے رشتہ ناطہ کے لوگوں کا خیال رکھو کہ پہلے ان ہی لوگوں کو دو لیکن ان سے نہ بتاؤ کہ یہ زکوۃ یا صدقہ اور خیرات کی چیز ہے تا کہ وہ برا نہ مانیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قرابت والوں کو خیرات دینے سے دہرا ثواب ملتا ہے۔ ایک تو خیرات کا دوسرا اپنے عزیزوں کے ساتھ سلوک و احسان کرنے کا پھر جو کچھ ان سے بچے وہ اور لوگوں کو دو۔ مسئلہ نمبر 21: ایک شہر کی زکوۃ دوسرے شہر میں بھیجنا مکروہ۔ ہاں اگر دوسرے شہر میں اس کے رشتہ دار رہتے ہوں ان کو بھیج دیا یا یہاں والوں کے اعتبار سے وہاں کے لوگ زیادہ محتاج ہیں یا وہ لوگ دین کے کام میں لگے ہیں ان کو بھیج دیا تو مکروہ نہیں کہ طالب علموں اور دیندار عالموں کو دینا بڑا ثواب ہے۔

صدقہ فطر کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جو مسلمان اتنا مالدار ہے اس پر زکوۃ واجب ہو یا اس پر زکوۃ تو واجب نہیں لیکن ضروری اسباب سے زائد اتنی قیمت کا مال و اسباب ہے جتنی قیمت پر زکوۃ واجب ہوتو اس پر عید کے دن صدقہ دینا واجب ہے چاہے وہ سوداگری کا مال ہو یا سوداگری کا نہ ہو اور چاہے سال پورا گزر چکا ہو یا نہ گزرا ہو اور اس صدقہ کو شرع میں صدقہ فطر کہتے ہیں۔ مسئلہ نمبر 2: کسی کے پاس رہنے کا بڑا بھاری گھر ہے کہ اگر بیچا جائے۔ تو ہزار پانچ سو کا بکے اور پہننے کے بڑے بڑے قیمتی کپڑے ہیں مگر ان میں گوٹہ لچکا نہیں اور خدمت کے لئے دو چار خدمت گار ہیں گھر میں ہزار پانچ سو کا ضروری اسباب بھی ہے مگر زیور نہیں اور وہ سب کام میں آیا کرتا ہے یا کچھ اسباب ضرورت سے زیادہ بھی ہے اور کچھ گوٹہ لچکا اور زیور بھی ہے لیکن وہ اتنا نہیں جتنے پر زکوۃ واجب ہوتی ہے تو ایسے پر صدقہ فطر واجب نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 3: کسی کے دو گھر ہیں ایک میں خود رہتی ہے اور ایک خالی پڑا ہے یا کرایہ پر

دے دیا ہے تو یہ دوسرا مکان ضرورت سے زائد ہے اگر اس کی قیمت اتنی ہو جتنی پر زکوۃ واجب ہوتی ہے۔ تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔ اور ایسے کو زکوۃ کو پیسہ دینا بھی جائز نہیں البتہ اگر اسی پر اس کا گزارہ ہو تو یہ مکان بھی ضروری اسباب میں داخل ہو جائے گا اور اس پر صدقہ فطر واجب نہ ہوگا اور زکوۃ کا پیسہ لینا اور دینا بھی درست ہوگا۔ خلاصہ یہ ہوا کہ جس کو زکوۃ اور صدقہ واجبہ کا پیسہ لینا درست ہے اس پر صدقہ فطر واجب نہیں اور جس کو صدقہ اور زکوۃ کا لینا درست نہیں اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 4: کسی کے پاس ضروری اسباب سے زائد مال اسباب ہے لیکن وہ قرضدار بھی ہے تو قرضہ نکال کر کے دیکھو کیا بچتا ہے۔ اگر اتنی قیمت کا اسباب بچ رہے جتنے میں زکوۃ یا صدقہ واجب ہو جائے تو صدقہ فطر واجب ہے اور اگر اس سے کم بچے تو واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 5: عید کے دن جس وقت فجر کا وقت آتا ہے اسی وقت یہ صدقہ واجب ہوتا ہے تو اگر کوئی فجر کا وقت آنے سے پہلے ہی مر گیا اس پر صدقہ فطر واجب نہیں اس کے مال میں سے نہ دیا جائے گا۔ مسئلہ نمبر 6: بہتر یہ ہے کہ جس وقت مرد لوگ نماز کے لئے عید گاہ جاتے ہیں اس سے پہلے ہی صدقہ دے دے اگر پہلے نہ دیا تو خیر بعد ہی سہی۔ مسئلہ نمبر 7: کسی نے صدقہ فطر عید کے دن سے پہلے ہی رمضان میں دیدیا تب بھی ادا ہو گیا اب دوبارہ دینا واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 8: اگر کسی نے عید کے دن صدقہ فطر نہ دیا تو معاف نہیں ہوا اب کسی دن دے دینا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 9: صدقہ فطر فقط اپنی طرف سے واجب ہے کسی اور کی طرف سے ادا کرنا واجب نہیں نہ بچوں کی طرف سے نہ ماں باپ کی طرف سے نہ شوہر کی طرف سے نہ کسی اور کی طرف سے۔ مسئلہ نمبر 10: اگر چھوٹے بچے کے پاس اتنا مال ہو جتنے کے ہونے سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے۔ جیسے ان کا کوئی رشتہ دار مر گیا اس کے مال اسے اس بچہ کو حصہ ملا یا کسی اور طرح سے بچے کو مال مل گیا تو اس بچہ کے مال میں سے صدقہ فطر ادا

کرے۔لیکن اگر وہ بچہ عید کے دن صبح ہونے کے بعد پیدا ہوا تو اس کی طرف سے صدقہ فطر واجب نہیں ہے۔مسئلہ نمبر 11:جس نے کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے اس پر بھی یہ صدقہ واجب ہے اور جس نے روزے رکھے اس پر بھی واجب ہے دونوں میں کچھ فرق نہیں۔مسئلہ نمبر 12:صدقہ فطر میں اگر گیہوں یا گیہوں کا ستو دے تو اسی کے سیر یعنی انگریزی تول سے آدھی چھٹانک اوپر پونے دو سیر بلکہ احتیاط کے لئے پورے دو سیر یا کچھ اور زیادہ دے دینا چاہئے کیونکہ زیادہ ہونے میں کچھ حرج نہیں ہے۔بلکہ بہتر ہے اور اگر جو یا جو کا آٹا دیوے تو اس کا دونا دینا چاہئے۔مسئلہ نمبر 13:اگر گیہوں اور جو کے سوا کوئی اور اناج دیا جیسے چنا۔جوار(چاول) اتنا دیوے کہ اس کی قیمت اتنے گیہوں یا اتنے جو کے برابر ہو جائے جتنے اوپر بیان ہوئے۔مسئلہ نمبر 14:اگر گیہوں اور جو نہیں دیئے بلکہ اتنے گیہوں اور جو کی قیمت دیدی تو یہ سب سے بہتر ہے۔مسئلہ نمبر 15:ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دیدے یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی فقیروں کو دیدے دونوں باتیں جائز ہیں۔مسئلہ نمبر 16:اگر کئی آدمیوں کا صدقہ فطر ایک فقیر کو دیدیا یہ بھی درست ہے۔مسئلہ نمبر 17:صدقہ فطر کے مستحق بھی وہی لوگ ہیں جو زکوۃ کے مستحق ہیں۔

قربانی کا بیان

قربانی کا بڑا ثواب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قربانی کے دنوں میں قربانی سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالی کو پسند نہیں ان دنوں میں یہ نیک کام سب نیکیوں سے بڑھ کر ہے اور قربانی کرتے وقت یعنی ذبح کرتے وقت خون کا جو قطرہ زمین پر گرتا ہے تو زمین تک پہنچے سے پہلے ہی اللہ تعالی کے پاس مقبول ہو جاتا ہے تو خوب خوشی سے اور خوب دل کھول کر قربانی کیا کرو۔حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قربانی کے بدن پر جتنے بال ہوتے ہیں ہر ہر بال کے بدلے میں ایک

ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ سبحان اللہ بھلا سوچو تو کہ اس سے بڑھ کر اور کیا ثواب ہوگا کہ ایک قربانی کرنے سے ہزاروں لاکھوں نیکیاں مل جاتی ہیں۔ بھیڑ کے بدن پر جتنے بال ہوتے ہیں اگر کوئی صبح سے شام تک گنے تب بھی نہ گن پائے۔ پس سوچو تو کتنی نیکیاں ہوئیں۔ بڑی دینداری کی بات تو یہ ہے کہ اگر کسی پر قربانی کرنا واجب بھی نہ ہو تب بھی اتنے بے حساب ثواب کے لالچ سے قربانی کر دینا چاہئے کہ جب یہ دن چلے جائیں گے تو یہ دولت کہاں نصیب ہوگی اور اتنی آسانی سے اتنی نیکیاں کیسے کما سکے گی اور اگر اللہ نے مالدار اور امیر بنایا ہو تو مناسب ہے کہ جہاں اپنی طرف سے قربانی کرے جو رشتہ دار مر گئے ہیں جیسے ماں باپ وغیر ان کی طرف سے بھی قربانی کر دے کہ ان کی روح کو اتنا بڑا ثواب پہنچ جائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آپ کی بیبیوں کی طرف سے اپنے پیر وغیرہ کی طرف سے کر دے اور نہیں تو کم سے کم اتنا تو ضرور کرے کہ اپنی طرف سے قربانی کرے کیونکہ مالدار پر تو واجب ہے جس کے پاس مال و دولت سب کچھ موجود ہے اور قربانی کرنا اس پر واجب ہے پھر بھی اس نے قربانی نہ کی اس سے بڑھ کر بدنصیب اور محروم اور کون ہوگا اور گناہ رہا سو الگ جب قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹائے تو پہلے یہ دعا پڑھے۔ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ پھر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کے ذبح کرے اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ کَمَاتَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ. مسئلہ نمبر 1: جس پر صدقۂ فطر واجب ہے اس پر بقرعید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے اور اگر اتنا مال نہ ہو جتنے کے ہونے سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے۔ لیکن پھر

بھی اگر کردے تو بہت ثواب پائے۔ مسئلہ نمبر 2: مسافر پر قربانی واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 3: بقرعید کے دسویں تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ کی شام تک قربانی کرنے کا وقت ہے چاہے جس دن قربانی کرے لیکن قربانی کرنے کا سب سے بہترین بقرعید کا دن ہے پھر گیارہویں تاریخ پھر بارہویں تاریخ۔ مسئلہ نمبر 4: بقرعید کی نماز ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے جب لوگ نماز پڑھ چکیں تب کریں البتہ اگر کوئی دیہات میں رہنے میں رہتی ہو تو وہاں طلوع صبح صادق کے بعد بھی قربانی کر دینا درست ہے۔ شہر کے اور قصبہ کے رہنے والے نماز کے بعد کریں۔ مسئلہ نمبر 5: اگر کوئی شہر کی رہنے والی اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیج دے۔ تو اس کی قربانی بقرعید کی نماز سے پہلے بھی درست ہے اگرچہ خود وہ شہر ہی میں موجود ہے لیکن جب قربانی دیہات میں بھیج دی تو نماز سے پہلے قربانی کرنا درست ہو گیا۔ ذبح ہو جانے کے بعد اس کو منگوا لے اور گوشت کھائے۔ مسئلہ نمبر 6: بارہویں تاریخ سورج ڈوبنے سے پہلے قربانی کرنا درست ہے جب سورج ڈوب گیا تو اب قربانی کرنا رست نہیں۔ مسَل مسئلہ نمبر 7: دسویں سے بارہویں تک جب جی چاہے قربانی کرے۔ چاہے دن میں چاہے رات میں لیکن رات کو ذبح کرنا بہتر نہیں کہ شاید کوئی رگ نہ کٹے اور قربانی درست نہ ہو۔ مسئلہ نمبر 8: دسویں' گیارہویں' بارہویں تاریخ سفر میں تھی پھر بارہویں تاریخ سورج ڈوبنے سے پہلے گھر پہنچ گئی یا پندرہ دن کہیں ٹھہرنے کی نیت کر لی تو اب قربانی کرنا واجب ہو گیا اسی طرح اگر پہلے اتنا مال نہ تھا اس لئے قربانی واجب نہ تھی پھر بارہویں تاریخ سورج ڈوبنے سے پہلے کہیں سے مال مل گیا تو قربانی کرنا واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 9: اپنی قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے اگر خود ذبح کرنا نہ جانتی ہو تو کسی اور سے ذبح کروا لے اور ذبح کے وقت وہاں جانور کے سامنے کھڑی ہو جانا بہتر ہے اور اگر ایسی جگہ ہے کہ پردہ کی وجہ سے سامنے نہیں

کھڑی ہوسکتی تو بھی کچھ حرج نہیں۔ مسئلہ نمبر 10: قربانی کرتے وقت زبان سے نیت پڑھنا اور دعا پڑھنا ضروری نہیں ہے اگر دل میں خیال کرلیا کہ میں قربانی کرتی ہوں اور زبان سے کچھ نہیں پڑھا فقط بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کے ذبح کردیا تو بھی قربانی درست ہوگئی لیکن اگر یاد ہو تو وہ دعا پڑھ لینا بہتر ہے جو اوپر بیان ہوئی۔ مسئلہ نمبر 11: قربانی صرف اپنی طرف سے کرنا واجب ہے اولاد کی طرف سے کرنا واجب نہیں بلکہ اگر نابالغ اولاد مالدار بھی ہو تب بھی اس کی طرف سے کرنا واجب نہیں نہ اپنے مال میں سے نہ اس کے مال میں سے اگر کسی نے اس کی طرف سے قربانی کردی تو نفل ہوگئی لیکن اپنے ہی مال میں سے کرے اس کے مال میں سے ہرگز نہ کرے۔ مسئلہ نمبر 12: بکری، بکرا، بھیڑ، دنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی اتنے جانوروں کی قربانی درست ہے اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 13: گائے، بھینس، اونٹ میں اگر سات آدمی شریک ہوکر قربانی کریں تو یہ درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو اور سب کی نیت کرنے کی یا عقیقہ کی ہو صرف گوشت کھانے کی نیت نہ ہو اگر کسی کا حصہ ساتواں حصہ سے کم ہوگا تو کسی کی قربانی درست نہ ہوگی اس کی جس کا پورا حصہ ہے نہ اس کی جس کا ساتویں سے کم ہے۔ مسئلہ نمبر 14: اگر گائے میں سات آدمیوں سے کم لوگ شریک ہوئے جیسے پانچ آدمی شریک ہوئے اور کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہیں تب بھی سب کی قربانی درست ہے اور اگر آٹھ آدمی شریک ہوگئے تو کسی کی قربانی صحیح نہیں ہوئی۔ مسئلہ نمبر 15: قربانی کے لئے کسی نے گائے خریدی اور خریدتے وقت نیت کی کہ اگر تیسرا اور مل گیا تو اس کو بھی اس گائے میں شریک کرلیں گے اور مشترکہ میں قربانی کریں گے اس کے بعد کچھ اور لوگ اس گائے میں شریک ہوگئے تو یہ درست ہے اور اگر خریدتے وقت اس کی نیت شریک کرنے کی نہ تھی بلکہ پوری گائے اپنی طرف سے قربانی کرنے کا ارادہ تھا تو اب اس

میں کسی اور کا شریک ہونا بہتر تو نہیں ہے لیکن اگر کسی کو شریک کر لیا تو دیکھنا چاہئے جس نے شریک کیا ہے وہ امیر ہے کہ اس پر قربانی واجب ہے یا غریب ہے جس پر قربانی واجب نہیں۔ اگر امیر ہے تو درست ہے اور اگر غریب ہے تو درست نہیں۔

مسئلہ نمبر 16: اگر قربانی کا جانور کہیں گم ہو گیا اس لئے دوسرا خریدا پھر وہ پہلا بھی مل گیا اگر امیر آدمی کو ایسا اتفاق ہوا تو ایک ہی جانور کی قربانی اس پر واجب ہے اور اگر غریب آدمی کو ایسا اتفاق ہوا تو دونوں جانوروں کی قربانی اس پر واجب ہے۔

مسئلہ نمبر 17: سات آدمی گائے میں شریک ہوئے تو گوشت بانٹتے وقت اٹکل سے نہ بانٹیں۔ بلکہ خوب ٹھیک ٹھیک تول کر بانٹیں نہیں تو اگر کوئی حصہ زیادہ کم رہے گا تو سود ہو جائے گا اور گناہ ہوگا البتہ اگر گوشت کے ساتھ کلہ پائے اور کھال کو بھی شریک کر لیا تو جس طرف کلہ پائے تو کھال ہو اس طرف اگر گوشت کم ہو درست ہے چاہے جتنا کم ہو۔ جس طرف گوشت زیادہ تھا اس طرف کلہ پائے شریک کئے تو بھی سود ہو گیا۔ اور گناہ ہوا۔ مسئلہ نمبر 18: بکری سال بھر سے کم کی درست نہیں جب پورے سال بھر کی ہو تب قربانی درست ہے اور گائے، بھینس دو برس سے کم کی درست نہیں۔ پورے دو برس ہو چکیں تب قربانی درست ہے اور اونٹ پانچ برس سے کم کا درست نہیں ہے اور دنبہ یا بھیڑ اگر اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو اور سال بھر والے بھیڑ دنبوں میں اگر چھوڑ دو تو کچھ فرق نہ معلوم ہوتا ہو تو ایسے وقت چھ مہینے کے دنبہ اور بھیڑ کی قربانی درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو سال بھر کا ہونا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 19: جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو ایک آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ جاتی رہی ہو یا ایک کان تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گیا یا تہائی دم سے زیادہ کٹ گئی تو اس جانور کی قربانی درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 20: جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہے چوتھا پاؤں رکھا ہی نہیں جاتا چوتھا پاؤں رکھتا تو ہے لیکن اس سے چل نہیں سکتا اس کی بھی قربانی درست نہیں اور اگر چلتے وقت وہ

پاؤں زمین پر ٹیک کر چلتا ہے اور چلنے میں اس سے سہارا لگتا ہے لیکن لنگڑا کر کے چلتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 21: اتنا دبلا بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو اس کی قربانی درست نہیں ہے اور اگر اتنا دبلا نہ ہو تو دبلے ہونے سے کچھ حرج نہیں اس کی قربانی درست ہے لیکن موٹے تازے جانور کی قربانی کرنا زیادہ بہتر ہے۔ مسئلہ نمبر 22: جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں اس کی قربانی درست نہیں اور اگر کچھ دانت گر گئے۔ لیکن جتنے گرے ہیں ان سے زیادہ باقی ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 23: جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں ہیں اس کی بھی قربانی درست نہیں ہے اور اگر کان تو ہیں لیکن بالکل ذرا ذرا سے چھوٹے چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 24: جس جانور کے پیدائش ہی سے سینگ نہیں یا سینگ تو تھے لیکن ٹوٹ گئے اس کی قربانی درست ہے۔ البتہ اگر بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو قربانی درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 25: خصی یعنی بدھیا بکرے اور مینڈھے وغیرہ کی بھی قربانی درست ہے جس جانور کے خارشت ہو اس کی بھی قربانی درست ہے۔ البتہ اگر خارشت کی وجہ سے بالکل لاغر ہو گیا ہو تو درست نہیں یعنی کھجلی۔ مسئلہ نمبر 24: اگر جانور قربانی کے لئے خرید لیا تب کوئی ایسا عیب پیدا ہو گیا جس سے قربانی درست نہیں تو اس کے بدلے دوسرا جانور خرید کر کے قربانی کرے۔ ہاں اگر غریب آدمی ہو جس پر قربانی کرنا واجب نہیں تو اس کے واسطے درست ہے وہی جانور قربانی کر دے۔ مسئلہ نمبر 27: قربانی کا گوشت آپ کھائے اور اپنے رشتہ ناطے کے لوگوں کو دیدے اور فقیروں محتاجوں کو خیرات کرے اور بہتر یہ ہے کہ کم سے کم تہائی حصہ خیرات کرے۔ خیرات میں تہائی سے کمی نہ کرے لیکن اگر کسی نے تھوڑا ہی گوشت خیرات کیا تو بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 28: قربانی کی کھال یا تو یوں ہی خیرات کر دے اور یا بیچ کر اس کی قیمت خیرات کر دے وہ قیمت

ایسے لوگوں کو دے جن کو زکوۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔اور قیمت میں جو پیسے ملے ہیں بعینہ وہی پیسے خیرات کرنا چاہئے اگر وہ پیسے کسی کام میں خرچ ڈالے اور اتنے ہی پیسے اور اپنے پاس سے دے دیئے تو بری بات ہے مگر ادا ہو جائیں گے۔مسئلہ نمبر 29: اس کھال کی قیمت کو مسجد کی مرمت یا اور کسی نیک کام میں لگانا درست نہیں خیرات ہی کرنا چاہئے۔مسئلہ نمبر 30: اگر کھال کو اپنے کام میں لائے جیسے اس کی چھلنی بنوالی یا مشک یا ڈول یا جا ءنماز بنوالی یہ بھی درست ہے۔مسئلہ نمبر 31: کچھ گوشت یا چربی یا چھیچھڑے قصائی کو مزدوری میں نہ دے بلکہ مزدوری اپنے پاس سے الگ دے۔مسئلہ نمبر 32: قربانی کی رسی جھول وغیرہ سب چیزیں خیرات کردے۔مسئلہ نمبر 33: کسی پر قربانی واجب نہیں تھی لیکن اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اب جانور کی قربانی واجب ہو گئی۔مسئلہ نمبر 34: کسی پر قربانی واجب تھی لیکن قربانی کے تینوں دن گزر گئے اور اس نے قربانی نہیں کی تو ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کردے اور اگر بکری خرید لی تھی تو وہی بکری بعینہ خیرات کردے۔مسئلہ نمبر 35: جس نے قربانی کرنے کی منت مانی پھر وہ کام پورا ہو گیا۔جس کے واسطے منت مانی تھی تو اب قربانی کرنا واجب ہے چاہے مالدار ہو یا نہ ہو اور منت کی قربانی کا گوشت سب فقیروں کو خیرات کردے نہ آپ کھائے نہ امیروں کو دیوے۔جتنا آپ کھایا ہو یا امیروں کو دیا ہو اتنا پھر خیرات کرنا پڑے گا۔مسئلہ نمبر 36: اگر اپنی خوشی سے کسی مردے کے ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کرے تو اس کے گوشت میں سے خود کھانا' کھلانا' بانٹنا سب درست ہے جس طرح اپنی قربانی کا حکم ہے۔مسئلہ نمبر 37: لیکن اگر کوئی مردہ وصیت کر گیا ہو کہ میرے ترکہ میں سے میری طرف سے قربانی کی جائے اور اس کی وصیت پر اسی کے مال سے قربانی کی گئی۔تو اس قربانی کے تمام گوشت وغیرہ کا خیرات کردینا واجب ہے۔مسئلہ نمبر 38: اگر کوئی شخص یہاں موجود نہیں اور دوسرے شخص

ہوا ہو اس سے ایک دن پہلے عقیقہ کر دے۔ یعنی اگر جمعہ کو پیدا ہوا ہو تو جمعرات کو عقیقہ کر دے اور اگر جمعرات کو پیدا ہوا ہو تو بدھ کو کرے چاہے جب کرے وہ حساب سے ساتواں دن پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 4: یہ جو دستور ہے کہ جس وقت بچہ کے سر پر استرا رکھا جائے اور نائی سر مونڈنا شروع کرے فوراً اسی وقت بکری ذبح ہو یہ محض مہمل رسم ہے شریعت سے سب جائز ہے چاہے سر مونڈنے کے بعد ذبح کرے یا ذبح کر لے تب سر مونڈے بے وجہ ایسی باتیں تراش لینا برا ہے۔ مسئلہ نمبر 5: جس جانور کی قربانی جائز نہیں اس کا عقیقہ بھی درست نہیں ہے اور جس کی قربانی درست ہے اس کا عقیقہ بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 6: عقیقہ کا گوشت چاہے کچا تقسیم کرے چاہے پکا کر بانٹے چاہے دعوت کر کے کھلائے سب درست ہے۔ مسئلہ نمبر 7: عقیقہ کا گوشت باپ، دادا، نانا، نانی، دادی وغیرہ سب کو کھانا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 8: اگر کسی کو زیادہ توفیق نہیں ہے اور اگر بالکل اس نے لڑکے کی طرف سے ایک ہی بکری کا عقیقہ کیا تو اس کا بھی کچھ حرج نہیں ہے اور اگر بالکل عقیقہ ہی نہ کرے تو بھی کچھ حرج نہیں۔

حج کا بیان

جس شخص کے پاس ضروریات سے زائد اتنا خرچ ہو کہ سواری پر متوسط گذران سے کھاتا پیتا چلا جائے اور حج کر کے چلا آئے اس کے ذمہ حج فرض ہو جاتا ہے اور حج کی بڑی بزرگی آئی ہے چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو حج گناہوں اور خرابیوں سے پاک ہو اس کا بدلہ بجز بہشت کے اور کچھ نہیں اسی طرح عمرہ پر بھی بڑے ثواب کا وعدہ فرمایا گیا ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حج اور عمرہ دونوں کے دونوں گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے اور جس کے ذمہ حج فرض ہوا اور وہ نہ کرے اس کے لئے بڑی دھمکی آئی ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کے

پاس کھانے پینے اور سواری کا اتنا سامان ہو جس سے وہ بیت اللہ شریف تک جا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے خدا کو اس کی کچھ پرواہ نہیں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ حج کا ترک کرنا اسلام کا طریقہ نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 1: عمر بھر میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے اگر کئی حج کیے تو ایک فرض ہوا اور سب نفل ہیں اور ان کا بھی بہت بڑا ثواب ہے۔ مسئلہ نمبر 2: اگر جوانی سے پہلے لڑکپن میں اگر کوئی حج کیا ہے تو اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے اگر مالدار ہے تو جوان ہونے کے بعد پھر حج کرنا فرض ہے اور جو حج لڑکپن میں کیا ہے وہ نفل ہے۔ مسئلہ نمبر 3: اندھی پر حج فرض نہیں چاہے جتنی مالدار ہو۔ مسئلہ نمبر 4: جب کسی پر حج فرض ہو گیا تو فوراً اسی سال حج کرنا واجب ہے۔ بلا عذر دیر کرنا اور یہ خیال کرنا کہ ابھی عمر پڑی ہے پھر کسی سال حج کر لیں گے درست نہیں ہے پھر دو چار برس کے بعد بھی اگر حج کر لیا تو ادا ہو گیا لیکن گنہگار رہوئی۔ مسئلہ نمبر 5: حج کرنے کے لئے راستہ میں اپنے شوہر کا یا کسی محرم کا ساتھ ہونا بھی ضروری ہے۔ بغیر اس کے حج کے لئے جانا درست نہیں ہے۔ ہاں البتہ اگر مکہ سے اتنی دور پر رہتی ہو کہ اس کے گھر سے مکہ تک تین منزل نہ ہو تو بغیر شوہر اور محرم کے ساتھ ہوئے بھی جانا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 6: اگر وہ محرم نابالغ ہو یا ایسا بددین ہو کہ ماں بہن وغیرہ سے بھی اس پر اطمینان نہیں تو اس کے ساتھ جانا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 7: جب کوئی محرم قابل اطمینان ساتھ جانے کے لئے مل جائے تو اب حج کو جانے سے روکنا درست نہیں ہے اگر شوہر روکے بھی تو اس کی بات نہ مانے اور چلی جائے۔ مسئلہ نمبر 8: جو لڑکی ابھی جوان نہیں ہوئی لیکن جوانی کے قریب ہو چکی ہے اس کو بھی بغیر شرعی محرم کے جانا درست نہیں اور غیر محرم کے ساتھ جانا بھی درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 9: جو محرم اس کو حج کرانے کے لئے جائے اس کا سارا خرچ اسی پر واجب ہے کہ جو کچھ خرچ ہو دے۔ مسئلہ نمبر 10: اگر ساری عمر ایسا محرم نہ ملا جس کے

ساتھ سفر کرے تو حج نہ کرنے کا گناہ نہ ہوگا۔ لیکن مرتے وقت یہ وصیت کر جانا واجب ہے کہ میری طرف سے حج کرا دینا۔ مر جانے کے بعد اس کے وارث اسی کے مال سے کسی آدمی کو خرچ دے کر بھیجیں کہ وہ جا کر مردہ کی طرف سے حج کر آئے۔ اس سے اس کے ذمہ کا حج اتر جائے گا اور اس حج کو جو دوسرے کی طرف سے کیا جاتا ہے حج بدل کہتے ہیں۔ مسئلہ نمبر 11: اگر کسی کے ذمہ حج فرض تھا اور اس نے سستی سے دیر کر دی پھر وہ اندھی ہوگئی یا ایسی بیمار ہوگئی کہ سفر کے قابل نہ رہی تو اس کو بھی حج بدل کی وصیت کر جانا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 12: اگر وہ اتنا مال چھوڑ کر مری ہو کہ قرض وغیرہ دے کر تہائی مال میں سے حج بدل کرا سکتے ہیں تب تو وارث پر اس کی وصیت کا پورا کرنا اور حج بدل کرانا واجب ہے اگر مال تھوڑا ہے کہ ایک تہائی میں سے حج بدل نہیں ہو سکتا تو اس کا ولی حج نہ کرائے۔ ہاں اگر ایسا کرے کہ تہائی مال مردہ کا دیوے اور جتنا زیادہ لگے وہ خود دیدے تو البتہ حج بدل کرا سکتا ہے غرض یہ ہے کہ مردے کا تہائی مال سے زیادہ نہ دے۔ ہاں اگر اس کے سب وارث بخوشی راضی ہو جائیں کہ ہم حصہ نہ لیں گے تم حج بدل کرا دو تو تہائی مال سے زیادہ لگا دینا بھی درست ہے لیکن نابالغ وارثوں کی اجازت کا شرع میں کچھ اعتبار نہیں ہے اس لئے ان کا حصہ ہرگز نہ لے۔ مسئلہ نمبر 13: اگر وہ حج بدل کی وصیت کر کے مر گئی لیکن مال کم تھا اس لئے تہائی مال میں حج بدل نہ ہو سکا اور تہائی سے زیادہ لگانے کو وارثوں نے خوشی سے منظور نہ کیا۔ اس لئے حج نہیں کرایا گیا تو اس بیچاری پر کوئی گناہ نہیں۔ مسئلہ نمبر 14: سب وصیتوں کا یہی حکم ہے سو اگر کسی کے ذمے بہت روزے یا نمازیں قضا باقی تھیں یا زکوۃ باقی تھی اور وصیت کر کے مر گئی تو صرف تہائی مال سے یہ سب کچھ کیا جائے گا۔ تہائی سے زیادہ بغیر وارثوں کی ولی رضامندی کے لگانا جائز نہیں ہے اور اس کا بیان پہلے بھی آ چکا ہے۔ مسئلہ نمبر 15: بغیر وصیت کئے اس کے مال میں سے حج بدل کرانا درست نہیں

ہے۔ہاں اگر سب وارث خوشی سے منظور کرلیں تو جائز ہے اور انشاءاللہ حج فرض ادا ہو جائے گا مگر نابالغ کی اجازت کا کچھ اعتبار نہیں۔ مسئلہ نمبر 16: اگر یہ عورت عدت میں ہو تو عدت چھوڑ کر حج کو جانا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 17: جس کے پاس مکہ کی آمد و رفت کے لائق خرچ ہو اور مدینہ کا خرچ نہ ہو اس کے ذمہ حج فرض ہو گا بعضے آدمی سمجھتے ہیں کہ جب تک مدینہ کا بھی خرچ نہ ہو جانا فرض نہیں یہ بالکل غلط خیال ہے۔ مسئلہ نمبر 18: احرام میں عورت کو منہ ڈھانکنے میں منہ سے کپڑا لگانا درست نہیں۔ آج کل اس کام کے لئے ایک جالی دار پنکھا بکتا ہے اس کو چہرہ پر باندھ لیا جائے اور آنکھوں کے سامنے جالی رہے اس پر برقعہ پڑا رہے یہ درست ہے۔ مسئلہ نمبر 19: مسائل حج کے بغیر حج کئے نہ سمجھ میں آسکتے ہیں نہ یاد رہ سکتے ہیں اور جب حج کو جاتے ہیں وہاں معلم لوگ سب بتلا دیتے ہیں اس لئے لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ اس طرح عمرہ کی ترکیب بھی وہاں جا کر معلوم ہو جاتی ہے۔

زیارت مدینہ کا بیان

اگر گنجائش ہو تو حج سے پہلے مدینہ منورہ حاضر ہو کر جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک اور مسجد نبوی کی زیارت سے برکت حاصل کرے۔ اس کی نسبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی اس کو وہی برکت ملے گی جیسے میری زندگی میں کسی نے زیارت کی۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص خالی حج کرے اور میری زیارت کو نہ آئے اس نے میرے ساتھ بڑی بے مروتی کی اور اس مسجد کے حق میں آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس میں ایک نماز پڑھے اس کو پچاس ہزار نماز کے برابر ثواب ملے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ دولت نصیب کرے اور نیک کاموں کے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین یارب العالمین)

منت ماننے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: کسی کام پر عبادت کی بات کی کوئی منت مانی پھر وہ کام پورا ہو گیا جس کے واسطے منت مانی تھی تو اب منت کا پورا کرنا واجب ہے اگر منت پوری نہ کرے تو بہت گناہ ہو گا لیکن اگر کوئی واہیات منت ہو جس کا شرع میں کچھ اعتبار نہیں تو اس کا پورا کرنا واجب نہیں جیسا کہ ہم آگے بیان کرتے ہیں۔ مسئلہ نمبر 2: کسی نے کہا یا اللہ اگر میرا فلانا کام ہو جائے تو پانچ روزے رکھوں گی تو جب کام ہو جائے گا پانچ روزے رکھنے پڑیں گے اور اگر کام نہیں ہوا تو نہ رکھنا پڑیں گے۔ اگر صرف اتنا ہی کہا ہے کہ پانچ روزے رکھوں گی تو اختیار ہے چاہے پانچوں روزے ایک دم سے لگاتار رکھے اور چاہے ایک ایک دو دو کر کے پورے پانچ کرے دونوں باتیں درست ہیں اور اگر نذر کرتے وقت یہ کہہ دیا کہ پانچوں روزے لگاتار رکھوں گی یا دل میں یہ نیت تھی تو سب ایکدم سے رکھنے پڑیں اگر بیچ میں ایک آدھ چھوٹ جائے تو پھر سے رکھے۔ مسئلہ نمبر 3: اگر یوں کہا کہ جمعہ کا روزہ رکھوں گی یا محرم کی پہلی تاریخ سے دسویں تاریخ تک روزے رکھوں گی تو خاص جمعہ کو روزہ رکھنا واجب نہیں اور محرم کی خاص انہی تاریخوں میں روزہ رکھنا واجب نہیں جب چاہے دس روزے رکھ لے لیکن دسویں لگاتار رکھنا پڑیں گے چاہے محرم میں رکھے چاہے کسی اور مہینے میں سب جائز ہے۔ اسی طرح اگر یہ کہا کہ اگر آج میرا یہ کام ہو جائے تو کل ہی روزہ رکھونگی جب بھی اختیار ہے جب چاہے رکھے۔ مسئلہ نمبر 4: کسی نے نذر کرتے وقت یوں کہا محرم کے مہینے کے روزے رکھوں گی تو محرم کے پورے مہینے کے روزے لگاتار رکھنا پڑیں گے اگر بیچ میں کسی وجہ سے دس پانچ روزے چھوٹ جائیں تو اس کے بدلے اتنے روزے اور رکھ لے سارے روزے نہ دہرائے اور یہ بھی اختیار ہے کہ محرم کے مہینے میں نہ رکھے کسی اور مہینہ میں رکھے لیکن سب لگاتار رکھے۔ مسئلہ نمبر 5: کسی نے منت مانی کہ میری کھوئی ہوئی چیز مل جائے تو میں

آٹھ رکعت نماز پڑھوں گی تو اس کے مل جانے پر آٹھ رکعت نماز پڑھنا پڑے گی چاہے ایک دم سے آٹھوں رکعتوں کی نیت باندھے یا چار چار کی نیت باندھے یا دو دو کی سب اختیار ہے اور اگر چار کی منت مانی تو چاروں ایک ہی سلام سے پڑھنا ہوں گی الگ الگ دو دو پڑھنے سے نذر ادا نہ ہوگی۔ مسئلہ نمبر 6: کسی نے ایک رکعت پڑھنے کی منت مانی تو پوری دو رکعتیں پڑھنی پڑیں گی اگر پانچ کی منت کی تو پوری چھ رکعتیں پڑھے۔ اسی طرح آگے کا بھی یہی حکم ہے۔ مسئلہ نمبر 7: یوں منت کی کہ دس روپے خیرات کروں گی یا ایک روپیہ خیرات کروں گی۔ تو جتنا کہا ہے اتنا خیرات کرے۔ اگر یوں کہا پچاس روپے خیرات کروں گی اور اس کے پاس اس وقت فقط دس ہی روپے کی کائنات ہے تو دس ہی روپے دینا پڑیں گے البتہ اگر دس روپے کے سوا کچھ مال اسباب بھی ہے تو اس کی قیمت بھی لگا دیں گے اس کی مثال یہ سمجھو کہ دس روپے نقد ہیں اور سب مال و اسباب پندرہ دن کا ہے یہ سب پچیس روپے ہوئے تو فقط پچیس روپے خیرات کرنا واجب ہے اس سے زیادہ واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 8: اگر یوں منت مانی کی دس مسکین کھلاؤں گی تو اگر دل میں کچھ خیال ہے کہ ایک وقت یا دو وقت کھلاؤں گی تب تو اسی طرح کھلائے اور اگر کچھ خیال نہیں تو دو وقتہ دس مسکین کھلائے اور اگر کچا اناج دے تو اس میں بھی یہی بات ہے کہ اگر دل میں کچھ خیال تھا کہ اتنا اتنا ہر ایک کو دوں گی تو اسی قدر دے اور اگر کچھ خیال نہ تھا تو ہر ایک کو اتنا دے جتنا ہم نے صدقہ فطر میں بیان کیا ہے۔ مسئلہ نمبر 9: اگر یوں کہا کہ ایک روپیہ کی روٹی فقیروں کو بانٹوں گی تو اختیار ہے چاہے ایک روپیہ کی کوئی اور چیز یا ایک روپیہ نقد دیدے۔ مسئلہ نمبر 10: کسی نے یوں کہا دس روپے خیرات کروں گی ہر فقیر کو ایک ایک روپیہ بھر دسوں روپے ایک ہی فقیر کو دے دیئے تو بھی جائز ہے ہر فقیر کو ایک ایک روپیہ دینا واجب نہیں۔ اگر دس روپے بیس فقیروں کو دے دیئے تو بھی جائز ہے اور اگر یوں کہا دس روپے دس

فقیروں پر خیرات کروں تو بھی اختیار ہے چاہے دس کو دے چاہے کم زیادہ کو۔
مسئلہ نمبر 11: اگر یوں کہا دس نمازیوں کو کھانا کھلاؤں گی یا دس حافظوں کو
کھلاؤں گی تو دس فقیروں کو کھلائے چاہے وہ نمازی اور حافظ ہوں یا نہ ہوں۔
مسئلہ نمبر 12: کسی نے یوں کہا کہ دس روپے مکہ میں خیرات کروں گی تو مکہ
میں خیرات کرنا واجب نہیں چاہے خیرات کرے یا یوں کہا تھا جمعہ کے دن خیرات
کروں گی فلانے فقیر کو دوں گی تو جمعہ کے دن خیرات کرنا اور اسی فقیر کو دینا ضروری
نہیں اسی طرح اگر روپے مقرر کر کے کہا کہ یہی روپے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دونگی تو
بعینہ وہی روپے دینا واجب نہیں چاہے وہ دے یا اتنے ہی اور دے دے۔ مسئلہ
نمبر 13: اسی طرح منت مانی کہ جمعہ مسجد میں نماز پڑھوں گی یا مکہ میں نماز پڑھوں
گی تو بھی اختیار ہے جہاں چاہے پڑھے۔ مسئلہ نمبر 14: کسی نے کہا اگر میرا
بھائی اچھا ہو جائے تو ایک بکری ذبح کروں گی یا یوں کہا ایک بکری کا گوشت خیرات
کروں گی تو منت ہوگئی اگر یوں کہا کہ قربانی کروں گی تو قربانی کے دنوں میں ذبح
کرنی چاہئے اور دونوں صورتوں میں اس کا گوشت فقیروں کے سوا اور کسی کو دینا اور
خود کھانا درست نہیں جتنا خود کھاوے یا امیروں کو دے دے اتنا پھر خیرات کرنا
پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 15: ایک گائے قربانی کرنے کی منت مانی پھر گائے نہیں ملی
تو سات بکریاں کر دے۔ مسئلہ نمبر 16: یوں منت مانی تھی کہ جب میرا بھائی
آئے تو دس روپے خیرات کروں گی پھر آنے کی خبر پا کر اس نے آنے سے پہلے ہی
روپے خیرات کر دیئے تو منت پوری نہیں ہوئی آنے کے بعد پھر خیرات کرے۔
مسئلہ نمبر 17: اگر ایسے کام کے ہونے پر منت مانی جس کے ہونے کو چاہتی اور
تمنا کرتی ہو کہ یہ کام ہو جائے جیسے یوں کہے اگر میں اچھی ہو جاؤں تو ایسا کروں اگر
میرا بھائی خیریت سے آجائے تو ایسا کروں۔ اگر میرا باپ مقدمہ سے بری ہو جائے
یا نوکر ہو جائے تو ایسا کروں جب وہ کام ہو جائے منت پوری کرے اور اگر اس طرح

کہا کہ اگر میں تجھ سے بولوں تو دو روزے رکھوں یا یہ کہا اگر آج میں نماز نہ پڑھوں تو ایک روپیہ خیرات کروں پھر اس سے بول دی یا نماز نہ پڑھی تو اختیار ہے چاہے قسم کا کفارہ دیدے اور چاہے دو روزے رکھے اور ایک روپیہ خیرات کرے۔ مسئلہ نمبر 18: یہ منت مانی کہ ایک ہزار مرتبہ درود وسبحان اللہ۔ سبحان اللہ پڑھوں گی یا ہزار دفعہ لاحول پڑھوں گی تو منت نہیں ہوئی اور پڑھنا واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 19: منت مانی کہ دس کلام مجید ختم کروں گی یا ایک پارہ پڑھوں گی تو منت ہوگئی۔ مسئلہ نمبر 20: یہ منت مانی کہ اگر فلانا کام ہو جائے تو مولود پڑھواؤں گی تو منت نہیں ہوئی یا یہ منت کی کہ فلانی بات ہو جائے تو فلانے مزار پر چادر چڑھاؤں گی تو منت نہیں ہوئی یا شاہ عبدالحق صاحب کا توشہ مانا یا سہ منی یا سید کبیر کی گائے مانی یا مسجد میں گلگلے چڑھانے اور اللہ میاں کے طاق بھرنے کی منت مانی یا بڑے پیر کی گیارھویں کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں ہوئی اس کا پورا کرنا واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 21: مولے مشکل کشا کا روزہ، آس بی بی کا کونڈا یہ سب واہیات خرافات ہے اور مشکل کشا کا روزہ ماننا شرک ہے۔ مسئلہ نمبر 22: یہ منت مانی کہ فلانی مسجد جو ٹوٹی پڑی ہے اس کو بنوا دوں گا یا فلانا پل میں بندھوا دوں گی تو یہ منت بھی صحیح نہیں ہے اس کے ذمہ کچھ واجب نہیں ہوا۔ مسئلہ نمبر 23: اگر یوں کہا کہ میرا بھائی اچھا ہو جائے تو ناچ کراؤں گی یا باجہ بجواؤں گی تو یہ منت گناہ ہے اچھا ہونے کے بعد ایسا کرنا جائز نہیں۔ مسئلہ نمبر 24: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے منت ماننا مثلاً یوں کہنا اے بڑے پیر اگر میرا کام ہو جائے تو میں تمہاری یہ بات کروں گی یا قبر یا مزاروں پر جانا یا جہاں جن رہتے ہوں وہاں جانا اور درخواست کرنا حرام اور شرک ہے بلکہ اس منت کی چیز کا کھانا بھی حرام ہے۔ اور قبروں پر جانے کی عورتوں کے لئے حدیث میں ممانعت آئی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

قسم کھانے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: بغیر ضرورت بات بات میں قسم کھانا بری بات ہے۔ اس میں اللہ تعالٰی کے نام کی بڑی بے تعظیمی اور بے حرمتی ہوتی ہے جہاں تک ہو سکے سچی بات پر بھی نہ قسم کھانا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 2: جس نے اللہ تعالٰی کی قسم کھائی اور یوں کہا اللہ قسم' خدا قسم' خدا کی عزت وجلال کی قسم' خدا کی بزرگی اور بڑائی کی قسم تو قسم ہوگئی اب اس کے خلاف کرنا درست نہیں۔ اگر خدا کا نام نہیں لیا فقط اتنا کہہ دیا میں قسم کھاتی ہوں کہ فلاں کام نہ کروں گی تب بھی قسم ہوگئی۔ مسئلہ نمبر 3: اگر یوں کہا خدا گواہ ہے' خدا گواہ کر کے کہتی ہوں' خدا کو حاضر و ناظر جان کے کہتی ہوں تب بھی قسم ہوگئی۔ مسئلہ نمبر 4: قرآن کی قسم کلام اللہ کی قسم' کلام مجید کی قسم کھا کر کوئی بات کہی تو قسم ہوگئی اور اگر کلام مجید کو ہاتھ میں لیکر یا اس پر ہاتھ رکھ کر کوئی بات کہی لیکن قسم نہیں کھائی تو قسم نہیں کھائی۔ مسئلہ نمبر 5: یوں کہا کہ فلانا کام کروں تو بے ایمان ہو کر مروں مرتے وقت ایمان نہ نصیب ہو بے ایمان ہو جاؤں یا اس طرح کہا اگر فلانا کام کروں تو میں مسلمان نہیں تو قسم ہوگئی اس کے خلاف کرنے سے کفارہ دینا پڑے گا اور ایمان نہ جائے گا۔ مسئلہ نمبر 6: اگر فلانا کام کروں تو ہاتھ ٹوٹیں' دیدے پھوٹیں' کوڑھی ہو جائے' بدن پھوٹ پڑے' خدا کی پھٹکار پڑے اگر فلانا کام کروں تو سور کھاؤں' مرتے وقت کلمہ نہ نصیب ہو' قیامت کے دن خدا اور رسول ﷺ کے سامنے زرد رو ہوں' ان باتوں سے قسم نہیں ہوتی اس کے خلاف کرنے سے کفارہ نہ دینا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 7: خدا کے سوا کسی اور کی قسم کھانے سے قسم نہیں ہوتی جیسے رسول اللہ کی قسم' کعبہ کی قسم' اپنی آنکھوں کی قسم' تمہارے سر کی قسم' اپنے ہاتھ پیروں کی قسم' اپنے باپ کی قسم' اپنے بچے کی قسم' اپنے پیاروں کی قسم' اپنی جوانی کی قسم' تمہارے سر کی قسم' تمہاری جان کی قسم' تمہاری قسم' اپنی قسم' اس طرح کھا

فلانا کام نہ کروں گی تو وہ کام کرنا درست نہیں اگر کر یگی تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 14: کسی نے گناہ کرنے کی قسم کھائی کہ خدا قسم آج فلانے کی چیز چرالاؤں گی' خدا کی قسم آج نماز نہ پڑھوں گی' خدا قسم اپنے ماں باپ سے کبھی نہ بولوں گی تو ایسے وقت قسم کا توڑ دینا واجب ہے توڑ کے کفارہ دیدے نہیں تو گناہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 15: کسی نے قسم کھائی کہ آج میں فلانی چیز نہ کھاؤں گی پھر بھولے سے کھالی اور قسم یاد نہیں رہی یا کسی نے زبردست منہ چیر کر کھلادی تب بھی کفارہ دے۔ مسئلہ نمبر 16: غصہ میں قسم کھائی کہ تجھ کو کبھی ایک کوڑی نہ دونگی' پھر ایک پیسہ یا ایک روپیہ دے دیا تب بھی قسم ٹوٹ گئی کفارہ دے۔

قسم کے کفارے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: اگر کسی نے قسم توڑ ڈالی تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس محتاجوں کو دو وقت کھانا کھلادے یا کچا اناج دیدے اور ہر فقیر کو انگریزی تول سے آدھی چھٹا نک اوپر پونے دو سیر گیہوں دینا چاہئے بلکہ احتیاطاً پورے دو سیر دیدے اور اگر جو دے تو اس کے دونے دے باقی اور سب ترکیب فقیر کھلانے کی وہی ہے جو روزے کے کفارے میں بیان ہو چکی یا دس فقیروں کو کپڑے پہنادے ہر فقیر کو اتنا بڑا کپڑا دے جس سے بدن کا زیادہ حصہ ڈھک جائے جیسے چادر یا بڑا لمبا کرتہ دے دیا تو کفارہ ادا ہو گیا لیکن وہ کپڑا بہت پرانا نہ ہونا چاہئے اگر ہر فقیر ایک ایک لنگی یا صرف ایک ایک پاجامہ دیدیا تو کفارہ ادا نہیں ہوا اور اگر لنگی کے ساتھ کرتا بھی ہو تو ادا ہو گیا۔ ان دونوں باتوں میں اختیار ہے چاہے کپڑا دے اور چاہے کھانا کھلائے ہر طرح کفارہ ادا ہو گیا اور یہ حکم جو بیان ہوا واجب ہے کہ مرد کو کپڑا دے اور اگر کسی غریب عورت کو کپڑا دیا تو اتنا بڑا کپڑا ہونا چاہئے کہ سارا بدن ڈھک جائے اور اس سے نماز پڑھ سکے اس سے کم ہوگا تو کفارہ ادا نہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 2: اگر کوئی ایسی غریب ہو کہ نہ تو کھانا کھلا سکتی ہے اور نہ کپڑے دے سکتی ہے تو لگا تار تین روزے رکھے اگر الگ

الگ کر کے تین روزے پورے کر لئے تو کفارہ ادا نہیں ہوا اب پھر سے لگاتار رکھنا چاہئے اگر دو روزے رکھنے کے بعد بیچ میں کسی عذر سے ایک روزہ چھوٹ گیا تو اب پھر سے تینوں رکھے۔ مسئلہ نمبر 3: قسم توڑنے سے پہلے ہے کفارہ ادا کر دیا اس کے بعد قسم توڑی تو کفارہ صحیح نہیں ہوا اب قسم توڑنے کے بعد پھر کفارہ دینا چاہئے اور جو کچھ فقیروں کو دے چکی ہے اس کو پھیر لینا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 4: کسی نے کئی دفعہ قسم کھائی جیسے ایک دفعہ کہا خدا کی قسم فلانا کام نہ کروں گی اس کے بعد پھر کہا خدا قسم فلانا کام نہ کروں گی۔ اسی دن یا اس کے دوسرے دن غرض اسی طرح کئی مرتبہ کہا یا یوں کہا خدا کی قسم' اللہ کی قسم' کلام اللہ کی قسم' فلانا کام ضرور کروں گی پھر وہ قسم توڑ دی تو ان سب قسموں کا ایک ہی کفارہ دیدے۔ مسئلہ نمبر 5: کسی کے ذمہ قسموں کے بہت کفارے جمع ہو گئے تو بقول مشہور ہر ایک کا جدا کفارہ دینا چاہئے زندگی میں نہ دے تو مرتے وقت وصیت کر جانا واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 6: کفارہ میں انہی مساکین کو کپڑا یا کھانا دینا درست ہے جن کو زکوۃ دینا درست ہے۔

گھر میں جانے کی قسم کھانے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: کسی نے قسم کھائی کبھی تیرے گھر نہ جاؤں گی پھر اس کے دروازے کی دہلیز پر کھڑی ہو گئی یا دروازے کے چھجے کے نیچے کھڑی ہو گئی اندر نہیں گئی تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر دروازے کے اندر چلی گئی تو قسم ٹوٹ گئی۔ مسئلہ نمبر 2: کسی نے قسم کھائی کہ اس گھر میں نہ جاؤں گی پھر جب وہ گھر گر کر بالکل کھنڈر ہو گیا تب اس میں گئی تو بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر بالکل میدان ہو گیا زمین برابر ہو گئی اور گھر کا نشان بالکل مٹ گیا یا اس کا کھیت بن گیا یا مسجد بنائی گئی یا باغ بنا لیا گیا تب اس میں گئی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ مسئلہ نمبر 3: قسم کھائی کہ اس گھر میں نہ جاؤں گی پھر جب وہ گر گیا اور پھر سے بنوالیا گیا تب اس میں گئی تو قسم ٹوٹ گئی۔ مسئلہ نمبر 4: کسی نے قسم کھائی کہ تیرے گھر نہ جاؤں گی پھر کوٹھا پھاند کر آئی اور چھت پر

کھانے پینے کی قسم کھانے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: قسم کھائی کہ یہ دودھ نہ پیوں گی پھر وہی دودھ جما کر دہی بنالیا تو اس کے کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی۔ مسئلہ نمبر 2: بکری کا بچہ پلا ہوا تھا اس پر قسم کھائی اور کہا کہ اس بچہ کا گوشت نہ کھاؤں گی پھر وہ بڑھ کر پوری بکری ہوگئی تب اس کا گوشت کھایا تب بھی قسم ٹوٹ گئی۔ مسئلہ نمبر 3: قسم کھائی کہ گوشت نہ کھاؤں گی پھر مچھلی کھائی یا کلیجی یا اوجھری کھائی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ مسئلہ نمبر 4: قسم کھائی کہ یہ گیہوں نہ کھاؤں گی پھر ان کو پسوا کر روٹی کھائی یا ان کے ستو کھائے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر خود گیہوں ابال کر کھالیے یا بھنوا کا چبا لیے تو قسم ٹوٹ گئی ہاں اگر یہ مطلب لیا ہو کہ ان کے آٹے کی کوئی چیز بھی نہ کھاؤں گی تو ہر چیز کے کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ مسئلہ نمبر 5: اگر یہ قسم کھائی کہ یہ آٹا نہ کھاؤں گی تو اس کی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر اس کا لپٹا یا حلوایا کچھ اور پکا کر کھایا تب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر ویسا ہی کچا آٹا پھانک گئی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ مسئلہ نمبر 6: قسم کھائی کہ روٹی نہ کھاؤں گی تو اس دیس میں جن چیزوں کی روٹی کھائی جاتی ہے نہ کھانا چاہئے نہیں تو قسم ٹوٹ جائے گی۔ مسئلہ نمبر 7: قسم کھائی کہ سری نہ کھاؤں گی تو چڑیا' بٹیر' مرغ وغیرہ چڑیوں کا سر کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی اگر بکری یا گائے کی سری کھائی تو قسم ٹوٹ گئی۔ مسئلہ نمبر 8: قسم کھائی کہ میوہ نہ کھاؤں گی تو انار' سیب' انگور' چھوارا' بادام' اخروٹ' کشمش' منقے' کھجور کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر خربوزہ' تربوز' ککڑی' کھیرا' آم کھائے تو قسم نہیں کھائی۔

نہ بولنے کی قسم کھانے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: قسم کھائی کہ فلانی عورت سے نہ بولوں گی پھر جب وہ سوتی تھی اس وقت سوتے میں اس سے کچھ کہا اور اس کی آواز سے وہ جاگ پڑی تو قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ نمبر 2: قسم کھائی کہ بغیر ماں کی اجازت کے فلانی سے نہ بولوں گی پھر ماں

نے اجازت دیدی لیکن اجازت کی خبر ابھی اس کو نہیں ملی تھی کہ اس سے بول دی اور بولنے کے بعد معلوم ہوا کہ ماں نے اجازت دیدی تھی تب بھی قسم ٹوٹ گئی۔ مسئلہ نمبر 3: قسم کھائی کہ اس لڑکی سے کبھی نہ بولوں گی پھر جب وہ جوان ہوگئی یا بڑھیا ہوگئی تب بولی تو بھی قسم ٹوٹ گئی۔ مسئلہ نمبر 4: قسم کھائی کہ کبھی تیرا منہ نہ دیکھوں گی تیری صورت نہ دیکھوں گی تو مطلب یہ ہے کہ تجھ سے ملاقات نہ کروں گی میل جول نہ رکھوں گی۔ اگر کہیں دور سے صورت دیکھ لی تو قسم نہیں ٹوٹی۔

بیچنے اور مول لینے کی قسم کھانے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: قسم کھائی کہ فلانی چیز میں نہ خریدوں گی پھر کسی سے کہہ دیا کہ تم مجھے خرید دو۔ اس نے مول لے دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اسی طرح اگر یہ قسم کھائی کہ اپنی فلانی چیز نہ بیچوں گی پھر خود نہیں بیچا دوسرے سے کہا کہ تم بیچ دو اس نے بیچ دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اسی طرح کرایہ پر لینے کا حکم ہے۔ اگر قسم کھائی کہ میں یہ مکان کرایہ پر نہ لوں گی پھر کسی دوسرے کے ذریعہ سے کرایہ پر لے لیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ البتہ اگر قسم کھانے کا یہی حکم ہے کہ نہ تو خود یہ کام کروں گی نہ کسی دوسرے سے کراؤں گی تو دوسرے آدمی کے کر دینے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی غرض جو مطلب ہوگا اس کے موافق سب حکم لگائے جائیں گے یا یہ کہ قسم کھانے والی عورت پردہ نشین یا امیر زادی ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے نہیں بیچتی نہیں خریدتی تو اس صورت میں اگر یہ کام دوسرے سے کہہ کر کرا لئے تب بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ مسئلہ نمبر 2: قسم کھائی کہ میں اپنے اس لڑکے کو نہ ماروں گی پھر کسی اور سے کہہ کر پٹوا دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔

روزے نماز کی قسم کھانے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: کسی نے بیوقوفی سے قسم کھائی کہ میں روزہ نہ رکھوں گی پھر روزہ کی نیت کر لی تو دم بھر گزرنے سے بھی قسم ٹوٹ گئی پورے دن گزرنے کا انتظار نہ کریں

گے۔ اگر تھوڑی دیر بعد روزہ توڑے گی تب بھی قسم ٹوٹنے کا کفارہ دینا پڑے گا اور اگر یوں کہا کہ ایک روزہ بھی نہ رکھوں گی تو روزہ ختم ہونے کے وقت قسم ٹوٹے گی جب تک پورا دن نہ گزرے اور روزہ کھولنے کا وقت نہ آئے تب تک قسم نہ ٹوٹے گی۔ اگر وقت آنے سے پہلے ہی روزہ توڑ ڈالا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ مسئلہ نمبر 2: قسم کھائی کہ میں نماز نہ پڑھوں گی پھر پشیماں ہوئی اور نماز پڑھنے کھڑی ہوئی تو جب پہلی رکعت کا سجدہ کیا اسی وقت قسم ٹوٹ گئی اور سجدہ کرنے سے پہلے قسم نہیں ٹوٹی اگر ایک رکعت پڑھ کر نماز توڑ دے تب بھی قسم ٹوٹ گئی اور یاد رکھو کہ ایسی قسمیں کھانا بہت گناہ ہے اگر ایسی بیوقوفی ہوگئی تو اس کو فوراً توڑ ڈالے اور کفارہ دے۔

کپڑے وغیرہ کی قسم کھانے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: قسم کھائی کہ اس قالین پر نہ لیٹوں گی پھر قالین بچھا کر اس کے اوپر چادر لگائی اور لیٹی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر اس قالین کے اوپر ایک اور قالین یا کوئی دری بچھالی اس کے اوپر لیٹی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ مسئلہ نمبر 2: قسم کھائی کہ زمین پر نہ بیٹھوں گی پھر زمین پر بوریا یا کپڑا یا چٹائی' ٹاٹ وغیرہ بچھا کر بیٹھ گئی تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اپنا ڈوپٹہ جو اوڑھے ہوئے ہے اسی کا آنچل بچھا کر بیٹھ گئی تو قسم ٹوٹ گئی البتہ اگر ڈوپٹہ اتار کر بچھالیا تب بیٹھی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ مسئلہ نمبر 3: قسم کھائی کہ چارپائی یا اس تخت پر نہ بیٹھوں گی پھر اس پر دری یا قالین وغیرہ کچھ بچھا کر بیٹھ گئی تو قسم ٹوٹ گئی اگر اس چارپائی کے اوپر ایک اور چارپائی بچھائی اور تخت کے اوپر ایک اور تخت بچھالیا پھر اوپر والی چارپائی اور تخت پر بیٹھی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ مسئلہ نمبر 4: قسم کھائی کہ فلانی کو کبھی نہ نہلاؤں گی پھر اس کے مرجانے کے بعد نہلایا تو قسم ٹوٹ گئی۔ مسئلہ نمبر 5: شوہر نے قسم کھائی کہ تجھ کو کبھی نہ ماروں گا پھر غصہ میں آیا چوٹیا پکڑ کے گھسیٹا یا گلا گھونٹ دیا زور سے کاٹ کھایا تو قسم ٹوٹ گئی اور جو دل لگی اور پیار میں کاٹا ہو تو قسم نہیں ٹوٹی۔ مسئلہ نمبر 6: قسم کھائی کہ فلانی کو ضرور ماروں گی اور وہ

اس کہنے سے پہلے ہی مرچکی ہوتو اگر اس کا مرنا معلوم نہ تھا اس وجہ سے قسم کھائی تو قسم نہ ٹوٹے گی۔اور اگر جان بوجھ کے قسم کھائی تو قسم کھاتے ہی قسم ٹوٹ گئی۔مسئلہ نمبر 7:اگر کسی بات کے کرنے کی قسم کھائی جیسے یوں کہا خدا کی قسم انار ضرور کھاؤنگی تو عمر بھر میں ایک دفعہ کھالینا کافی ہے اور اگر کسی بات کے نہ کرنے کی قسم کھائی جیسے یوں کہا خدا کی قسم انار نہ کھاؤنگی تو ہمیشہ کے لئے چھوڑنا پڑے گا۔جب کبھی کھائے گی تو قسم ٹوٹ جائے گی ہاں اگر ایسا ہوا کہ گھر میں انار انگور وغیرہ آئے اور خاص ان اناروں کے لئے کہا کہ نہ کھاؤں گی تو اور بات ہے وہ نہ کھائے اس کے سوا اور منگا کر کھائے تو کچھ حرج نہیں۔

دین سے پھر جانے کا بیان

مسئلہ نمبر 1:اگر خدانخواستہ کوئی اپنے ایمان اور دین سے پھر گئی تو تین دن کی مہلت دی جائے گی اور جو اس کو شبہ پڑا ہو اس شبہ کا جواب دیدیا جائے گا اگر اتنی مدت میں مسلمان ہوگئی تو خیر نہیں تو ہمیشہ کے لئے قید کردیں گے جب توبہ کرے گی تب چھوڑیں گے۔مسئلہ نمبر 2:جب کسی نے کفر کا کلمہ زبان سے نکالا تو ایمان جاتا رہا اور جتنی نیکیاں اور عبادت اس نے کی تھی سب اکارت گئی نکاح ٹوٹ گیا۔ اگر فرض حج کرچکی ہے تو وہ بھی ٹوٹ گیا اب اگر توبہ کرکے پھر مسلمان ہوئی تو اپنا نکاح پھر سے پڑھوادے اور پھر دوسرا حج کرے۔مسئلہ نمبر 3:اسی طرح اگر کسی کا میاں توبہ توبہ بے دین ہوجائے تو بھی نکاح جاتا رہا۔اب وہ جب تک توبہ کر کے پھر سے نکاح نہ کرے عورت اس سے کچھ واسطہ نہ رکھے اگر کوئی معاملہ میاں بی بی کا سا ہوا تو عورت کو بھی گناہ ہوگا اور اگر وہ زبردستی کرے تو اس کو سب سے ظاہر کر دے شرمائے نہیں دین کی بات میں کیا شرم۔مسئلہ نمبر 4:جب کفر کلمہ زبان سے نکالا تو ایمان جاتا رہا اگر ہنسی دل لگی میں کفر کی بات کہے اور دل میں نہ ہو تب بھی یہی حکم ہے۔جیسے کسی نے کہا کیا خدا کو اتنی قدرت نہیں جو فلانا کام کردے اس کا

جواب دیا ہاں نہیں ہے تو اس کہنے سے کافر ہو گئی۔ مسئلہ نمبر 5: کسی نے کہا اٹھو نماز پڑھو جواب دیا کون اٹھک بیٹھک کرے یا کسی نے روزہ رکھنے کو کہا تو جواب دیا کہ کون بھوکا مرے یا کہا روزہ وہ رکھے جس کے گھر کھانا نہ ہو یہ سب کفر ہے۔ مسئلہ نمبر 6: اس کو کوئی گناہ کرتے دیکھ کر کسی نے کہا خدا سے ڈرتی نہیں تو جواب دیا ہاں نہیں ڈرتی تو کافر ہو گئی۔ مسئلہ نمبر 7: کسی کو برا کام کرتے دیکھ کر کہا کیا تو مسلمان نہیں ہے جو ایسی بات کرتی ہے جواب دیا ہاں نہیں ہوں تو کافر ہو گئی اگر ہنسی میں کہا ہو تب بھی یہی حکم ہے۔ مسئلہ نمبر 8: کسی نے نماز پڑھنا شروع کی اتفاق سے اس پر کوئی مصیبت پڑ گئی اس لئے کہا کہ یہ سب نماز ہی کی نحوست ہے تو کافر ہو گئی۔ مسئلہ نمبر 9: کسی کافر کی کوئی بات اچھی معلوم ہوئی اس لئے تمنا کر کے کہا ہم بھی کافر ہوتے تو اچھا ہوتا کہ ہم بھی ایسا کرتے تو کافر ہو گئی۔ مسئلہ نمبر 10: کسی کا لڑکا مر گیا اس نے یوں کہا یا اللہ یہ ظلم مجھ پر کیوں کیا مجھے کیوں ستایا تو اس کہنے سے کافر ہو گئی۔ مسئلہ نمبر 11: کسی نے یوں کہا اگر خدا بھی مجھ سے کہے تو یہ کام نہ کروں۔ یا یوں کہا جبرائیل بھی اتر آئیں تو ان کا کہنا نہ مانوں تو کافر ہو گئی۔ مسئلہ نمبر 12: کسی نے کہا میں ایسا کام کرتی ہوں کہ خدا بھی نہیں جانتا تو کافر ہو گئی۔ مسئلہ نمبر 13: جب اللہ تعالیٰ کی یا اس کے کسی رسول کی کچھ حقارت کی یا شریعت کی بات کو برا جانا عیب نکالا کفر کی بات پسند کی ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے اور کفر کی باتوں کو جن سے ایمان جاتا رہتا ہے ہم نے پہلے ہی حصہ میں سب عقیدوں کے بیان کرنے کے بعد بھی بیان کیا ہے وہاں دیکھ لینا چاہئے اور اپنے ایمان کے سنبھالنے میں بہت احتیاط کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا ایمان ٹھیک رکھے اور ایمان ہی پر خاتمہ کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

ذبح کرنے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کا منہ قبلہ کی طرف کر کے تیز چھری ہاتھ میں بسم اللہ' اللہ اکبر کہہ کے اس کے گلے کو کاٹے یہاں تک کہ چار رگیں کٹ جائیں۔ ایک نرخرہ جس سے سانس لیتا ہے دوسری وہ رگ جس سے دانہ پانی جاتا ہے اور دو شہ رگیں جو نرخرہ کے دائیں بائیں ہوتی ہیں اگر ان چار میں سے تین ہی رگیں کٹیں تب بھی ذبح درست ہے اس کا کھانا حلال ہے اور اگر دو ہی رگیں کٹیں تو وہ جانور مردار ہو گیا اس کا کھانا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 2: ذبح کے وقت بسم اللہ قصداً نہیں کہا تو وہ مردار ہے اور اس کا کھانا حرام ہے اور اگر بھول جائے تو کھانا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 3: کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے اور منع ہے کہ اس میں جانور کو بہت تکلیف ہوتی ہے اسی طرح ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کی کھال کھینچنا ہاتھ پاؤں توڑنا کاٹنا اور ان چاروں رگوں کے کٹ جانے کے بعد بھی گلا کاٹے جانا یہ سب مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 4: ذبح کرنے میں مرغی کا گلا کٹ گیا تو اس کا کھانا درست ہے مکروہ بھی نہیں البتہ اتنا زیادہ ذبح کر دینا یہ بات مکروہ ہے مرغی مکروہ نہیں ہوئی۔ مسئلہ نمبر 5: مسلمان کا ذبح کرنا بہرحال درست ہے چاہے عورت ذبح کرے یا مرد اور چاہے پاک ہو یا ناپاک ہر حال میں اس کا ذبح کیا ہوا جانور کھانا حلال ہے اور کافر کا ذبح کیا ہوا جانور کھانا حرام ہے۔ مسئلہ نمبر 6: جو چیز دھار دار ہو جیسے دھاردار پتھر گنے یا بانس کا چھلکا سب سے ذبح کرنا درست ہے۔

حلال وحرام چیزوں کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جو جانور اور پرندے شکار کر کے کھاتے پیتے ہیں یا ان کی غذا گندگی ہے ان کا کھانا جائز۔ جیسے شیر' بھیڑیا' گیدڑ' بلی' کتا' بندر' شکرا' باز' گدھ وغیرہ اور جو ایسے نہ ہوں جیسے طوطا' مینا' فاختہ' چڑیا' بٹیر' مرغابی' کبوتر' نیل گائے' ہرن' بطخ' خرگوش وغیرہ سب جائز ہیں۔ مسئلہ نمبر 2: بجو' گوہ' کچھوا' بھڑ' خچر' گدھا' گدھی' کا

گوشت کھانا اور گدھی کا دودھ پینا درست نہیں، گھوڑے کا کھانا جائز ہے لیکن بہتر نہیں۔ دریائی جانوروں میں سے فقط مچھلی حلال ہے باقی سب حرام۔ مسئلہ نمبر 3: مچھلی اور ٹڈی بغیر ذبح کیے ہوئے بھی کھانا درست ہے ان کے سوا اور کوئی جاندار چیز ذبح کئے بغیر کھانا درست نہیں جب کوئی چیز مر گئی تو حرام ہو گئی۔ مسئلہ نمبر 4: جو مچھلی مر کر پانی کے اوپر الٹی تیرنے لگی اس کا کھانا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 5: اوجھڑی کھانا حلال ہے حرام یا مکروہ نہیں۔ مسئلہ نمبر 6: کسی چیز میں چیونٹیاں مر گئیں تو بغیر نکالے کھانا جائز نہیں اگر ایک آدھ چیونٹی حلق میں چلی گئی تو مردار کھانے کا گناہ ہوا۔ بعضے بچے بلکہ بڑے بھی گولر کے اندر کے بھنگے سمیت گولہ کھا جاتے ہیں اور یوں سمجھتے ہیں کہ اس کے کھانے سے آنکھیں نہیں آتیں یہ حرام ہے۔ مردار کھانے کا گناہ ہوتا ہے۔ مسئلہ نمبر 7: جو گوشت ہندو بیچتا ہے اور یوں کہتا ہے کہ میں نے مسلمان سے ذبح کرایا ہے اس سے مول لے کر کھانا درست نہیں البتہ جس وقت سے مسلمان نے ذبح کیا ہے اگر اسی وقت سے کوئی مسلمان برابر دیکھ رہا ہے یا وہ جانے لگا تو دوسرا کوئی اس کی جگہ بیٹھ گیا تب درست ہے۔ مسئلہ نمبر 8: جو مرغی گندی چیزیں کھاتی پھرتی ہو اس کو تین دن بند رکھ کر ذبح کرنا چاہئے بغیر بند کئے کھانا مکروہ ہے۔

نشہ کی چیزوں کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جتنی شرابیں ہیں سب حرام اور نجس ہیں۔ تاڑی کا بھی یہی حکم ہے دوا کے لئے بھی ان کا کھانا پینا درست نہیں بلکہ جس دوا میں ایسی چیز پڑی ہو اس کا لگانا بھی درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 2: شراب کے سوا اور جتنے نشے ہیں جیسے افیون، جائے پھل، زعفران وغیرہ ان کا حکم یہ ہے کہ دوا کے لئے اتنی مقدار کھا لینا درست ہے کہ بالکل نشہ نہ آئے اور اس دوا کا لگانا بھی درست ہے جس میں یہ چیزیں پڑی ہوں اور اتنا کھانا کہ نشہ ہو جائے حرام ہے۔ مسئلہ نمبر 3: تاڑی اور شراب کے

سرکا کا کھانا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 4: بعضی عورتیں بچوں کو افیون دیکر لٹا دیتی ہیں کہ نشہ میں پڑیں رہیں روئیں دھوئیں نہیں یہ حرام ہے۔

چاندی سونے کے برتنوں کا بیان

مسئلہ نمبر 1: سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا جائز نہیں بلکہ ان کی چیزوں کا کسی طرح سے استعمال کرنا درست نہیں جیسے چاندی سونے کے چمچہ سے کھانا پینا' خلال سے دانت صاف کرنا' گلاب پاش سے گلاب چھڑکنا' سرمہ دانی یا سلائی سے سرمہ لگانا عطر دان سے عطر لگانا' خاصدان میں پان رکھنا' ان کی پیالی سے تیل لگانا' جس پلنگ کے پائے چاندی کے ہوں اس پر لیٹنا بیٹھنا' چاندی سونے کی آرسی میں منہ دیکھنا یہ سب حرام ہے۔ البتہ آرسی کا زینت کے لئے پہنے رہنا درست ہے مگر منہ ہرگز نہ دیکھے غرض ان کی چیز کا کسی طرح استعمال کرنا درست نہیں۔

لباس اور پردے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: چھوٹے لڑکوں کو کڑے' ہنسلی وغیرہ کوئی زیور اور ریشمی کپڑا پہنانا مخمل پہنانا جائز نہیں اسی طرح ریشمی اور چاندی سونے کا تعویذ بنا کر پہنانا اور کسم و زعفران کا رنگا ہوا کپڑا پہنانا بھی درست نہیں۔ غرض جو چیزیں مردوں کو حرام ہیں وہ لڑکوں کو بھی نہ پہنانا چاہئے۔ البتہ اگر بانا سوت کا ہو اور تانا ریشمی ایسا کپڑا لڑکوں کو پہنانا جائز ہے۔ اسی طرح اگر کسی مخمل کا رواں ریشم کا نہ ہو وہ بھی درست ہے اور یہ سب مردوں کو بھی درست ہے۔ اور گوٹہ لچکا لگا کر کپڑے پہنانا بھی درست ہے۔ لیکن وہ لچکا چار انگل سے زیادہ چوڑا نہ ہونا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 2: کچی کامدار ٹوپی یا اور کوئی کپڑا لڑکوں کو اس وقت جائز ہے جب بہت گھنا کام نہ ہو اگر اتنا زیادہ کام ہے کہ ذرا دور سے دیکھنے سے سب کام ہی کام معلوم ہوتا ہے کپڑا بالکل دکھائی نہیں دیتا تو اس کا پہنانا جائز نہیں۔ یہی حال ریشمی کام کا ہے کہ اگر اتنا گھنا ہو تو لڑکوں کو پہنانا جائز نہیں۔ مسئلہ نمبر 3: بہت باریک کپڑا جیسے ململ' جالی' بک' آب رواں

ان کا پہننا اور ننگے رہنا دونوں برابر ہیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ بہت سی کپڑا پہننے والیاں قیامت کے دن ننگی سمجھی جائیں گی۔ اگر کرتہ دوپٹہ دونوں باریک ہوں اور بھی غضب ہے۔ مسئلہ نمبر 4: مردانا جوتا پہننا اور مردانی صورت بنانا جائز نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ مسئلہ نمبر 5: عورتوں کو زیور پہننا جائز ہے لیکن زیادہ نہ پہننا بہتر ہے جس نے دنیا میں نہ پہنا اس کو آخرت میں بہت ملے گا اور بجتا زیور پہننا درست نہیں جیسے جھانجھ چھاگل پازیب وغیرہ اور بجتا زیور چھوٹی لڑکی کو پہنانا بھی جائز نہیں چاندی سونے کے علاوہ اور کسی چیز کا زیور پہننا بھی درست ہے جیسے پیتل گلٹ رانگا وغیرہ مگر انگوٹھی سونے چاندی کے علاوہ اور کسی چیز کی درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 6: عورت کو سارا بدن سر سے پیر تک چھپائے رکھنے کا حکم ہے غیر محرم کے سامنے کھولنا درست نہیں البتہ بوڑھی عورت کو صرف منہ اور ہتھیلی اور ٹخنے سے نیچے پیر کھولنا درست ہے باقی اور بدن کا کھولنا کسی طرح درست نہیں۔ ماتھے پر سے اکثر دوپٹہ سرک جاتا ہے اور اسی طرح غیر محرم کے سامنے آ جاتی ہیں یہ جائز نہیں غیر محرم کے سامنے ایک بال بھی نہ کھولنا چاہئے بلکہ جو بال کنگھی میں ٹوٹتے ہیں اور کٹے ہوئے ناخن بھی کسی ایسی جگہ ڈالے کہ کسی غیر محرم کی نگاہ نہ پڑے نہیں تو گنہگار ہوگی اسی طرح اپنے کسی بدن کو یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ کسی عضو کو نامحرم مرد کے بدن سے لگانا بھی درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 7: جوان عورت کو غیر مرد کے سامنے اپنا منہ کھولنا درست نہیں نہ ایسی جگہ کھڑی ہو جہاں کوئی دوسرا دیکھ سکے۔ اسی سے معلوم ہو گیا کہ نئی دلہن کی منہ دکھائی کو جو دستور ہے کہ کنبے کے سارے مرد آ کر منہ دیکھتے ہیں یہ ہرگز جائز نہیں اور بڑا گناہ ہے۔ مسئلہ نمبر 8: اپنے محرم کے سامنے منہ اور سر اور سینہ اور باہیں اور پنڈلی کھل جائیں تو کچھ گناہ نہیں اور پیٹ اور پیٹھ اور ران ان کے سامنے بھی نہ کھولنا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 9: ناف سے لیکر رانوں کے نیچے تک کسی عورت کے سامنے بھی کھولنا

درست نہیں بعضی عورتیں ننگی سامنے نہاتی ہیں یہ بڑی بے غیرتی اور نا جائز بات ہے چھوٹی چھلے میں ننگی کر کے نہلانا اور اس پر مجبور کرنا ہرگز درست نہیں ناف سے رانوں تک ہرگز بدن کو ننگا نہ کرنا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 10: اگر کوئی مجبوری ہو تو ضرورت کے موافق اپنا بدن دکھلا دینا درست ہے مثلاً ران میں پھوڑا ہے تو صرف پھوڑے کی جگہ کھولو زیادہ ہرگز نہ کھولو۔ اس کی صورت یہ ہے کہ پرانا پائجامہ یا چادر پہن لو اور پھوڑے کی جگہ کاٹ دو اس کو جراح دیکھ لے۔ لیکن جراح کے سوا اور کسی کو دیکھنا جائز نہیں نہ کسی مرد کو البتہ اگر ناف اور زانو کے درمیان نہ ہو کہیں اور ہو تو عورت کو دکھلانا درست ہے اسی طرح عمل لیتے وقت صرف ضرورت کے موافق اتنا ہی بدن کھولنا درست ہے لیکن جتنی ضرورت ہے اس سے زیادہ کھولنا درست نہیں بچہ پیدا ہونے کے وقت یا کوئی دوا لیتے وقت فقط اتنا ہی کھولنا چاہئے بالکل ننگی ہو جانا جائز نہیں اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی چادر وغیرہ بندھوا دی جائے اور ضرورت کے موافق دائی کے سامنے بدن کھول دیا جائے رانیں وغیرہ نہ کھلنے پائیں اور دائی کے سوا کسی اور کو بدن دیکھنا درست نہیں بالکل ننگی کر دینا اور ساری عورتوں کا سامنے بیٹھ کر دیکھنا بالکل حرام ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ستر دیکھنے والی اور دکھلانے والی دونوں پر خدا کی لعنت ہو۔ اس قسم کے مسئلوں کا بہت خیال رکھنا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 11: زمانہ حمل وغیرہ میں اگر دائی سے پیٹ ملوانا ہو تو ناف سے نیچے بدن کا کھولنا درست نہیں۔ دوپٹہ وغیرہ ڈال لینا چاہئے۔ بلا ضرورت دائی کو بھی دکھانا جائز نہیں۔ یہ دستور ہے کہ پیٹ ملتے وقت دائی بھی دیکھتی ہے اور دوسری گھر والی ماں' بہن وغیرہ بھی دیکھتی ہیں یہ جائز نہیں۔ مسئلہ نمبر 12: جتنے بدن کا دیکھنا جائز نہیں وہاں ہاتھ لگانا بھی جائز نہیں اس لئے نہاتے وقت اگر بدن بھی نہ کھولے تب بھی نائن وغیرہ سے رانیں ملوانا درست نہیں اگرچہ کپڑے کے اندر ہاتھ ڈال کر ملے البتہ اگر نائن اپنے ہاتھ میں کیسہ (تھیلی 21) پہن کر کپڑے کے اندر ہاتھ ڈال کر

ملے تو جائز ہے۔ مسئلہ نمبر 13: کافر عورتیں جیسے اہیرن، تنبولن، تیلن، کولن، دھوبن، بھنگی، چماری وغیرہ جو گھروں میں آجاتی ہیں ان کا یہ حکم ہے کہ جتنا پردہ نامحرم مرد سے ہے کوئی قوم مشہور ہے اتنا ہی ان عورتوں سے بھی واجب ہے سوائے منہ اور گٹے تک ہاتھ اور ٹخنے تک پیر کے اور کسی ایک بال کا کھولنا بھی درست نہیں اس مسئلہ کو خوب یاد رکھو سب عورتیں اس کے خلاف کرتی ہیں غرض سر اور سارا ہاتھ اور پنڈلی ان کے سامنے مت کھولو اور اس سے یہ بھی سمجھ لو کہ اگر دائی جنائی ہندو یا میم ہو تو بچہ پیدا ہونے کا مقام تو اس کو دکھلانا درست ہے اور سر وغیرہ اور اعضاء اس کے سامنے کھولنا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 14: اپنے شوہر سے کسی جگہ کا پردہ نہیں تم کو اس کے سامنے اور اس کو تمہارے سامنے سارے بدن کا کھولنا درست ہے مگر بغیر ضرورت ایسا کرنا اچھا نہیں۔ مسئلہ نمبر 15: جس طرح خود مردوں کے سامنے آنا اور بدن کھولنا درست نہیں اسی طرح جھانک تاک کے مردوں کو دیکھنا بھی درست نہیں عورتیں یوں سمجھتی ہیں کہ مرد ہم کو نہ دیکھیں ہم ان کو دیکھ لیں تو کچھ حرج نہیں یہ بالکل غلط ہے۔ کواڑ کی راہ یا کوٹھے پر سے مردوں کو دیکھنا دولہا کے سامنے آجانا اور کسی طرح دولہا کو دیکھنا یہ سب ناجائز ہے۔ مسئلہ نمبر 16: نامحرم کے ساتھ تنہائی کی جگہ بیٹھنا لیٹنا درست نہیں اگرچہ دونوں الگ الگ اور کچھ فاصلہ پر ہوں تب بھی جائز نہیں۔ مسئلہ نمبر 17: اپنے پیر کے سامنے آنا ایسا ہی ہے جیسے کسی غیر محرم کے سامنے آنا اس لئے یہ بھی جائز نہیں۔ اسی طرح لے پالک لڑکا بالکل غیر ہوتا ہے لڑکا بنانے سے سچ مچ لڑکا نہیں بن جاتا سب کو اس سے وہی برتاؤ کرنا چاہیے جو بالکل غیروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اسی طرح جو نامحرم رشتہ دار ہیں جیسے دیور، جیٹھ، بہنوئی، نندوئی، چچا زاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد بھائی وغیرہ یہ سب شرع میں غیر ہیں سب سے گہرا پردہ ہونا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 18: ہیجڑے خوجے اندھے کے سامنے آنا بھی جائز نہیں۔ مسئلہ نمبر 19: بعضی منہیارے

چوڑیاں پہنتی ہیں یہ بڑی بیہودہ بات ہے اور حرام ہے بلکہ جو عورتیں باہر نکلتی ہیں ان کو بھی اس سے چوڑیاں پہننا جائز نہیں۔

متفرقات

مسئلہ نمبر 1: ہر ہفتہ نہا دھو کر ناف سے نیچے اور بغل وغیرہ کے بال دور کر کے بدن صاف ستھرا کرنا مستحب ہے۔ ہر ہفتہ نہ ہو تو پندرھویں دن ہی زیادہ سے زیادہ چالیس دن اس سے زیادہ کی اجازت نہیں اگر چالیس دن گزر گئے اور بال صاف نہ کیے تو گناہ ہوا۔ مسئلہ نمبر 2: اپنے ماں باپ شوہر وغیرہ کو نام لے کر پکارنا مکروہ اور منع ہے کیونکہ اس میں بے ادبی ہے لیکن ضرورت کے وقت جس طرح ماں باپ کا نام لینا درست ہے اسی طرح شوہر کا نام لینا بھی درست ہے اسی طرح اٹھتے بیٹھتے بات چیت کرتے ہر بات میں ادب تعظیم کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 3: کسی جاندار چیز کو آگ میں جلانا درست نہیں۔ جیسے بھڑوں کا پھونکنا کھٹمل وغیرہ پکڑ کر آگ میں ڈال دینا یہ سب ناجائز ہے البتہ اگر مجبوری ہو کہ بغیر پھونکے کام نہ چلے تو بھڑوں کا پھونک دینا چارپائی میں کھولتا ہوا پانی ڈال دینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 4: کسی بات کی شرط بدھنا جائز نہیں جیسے کوئی کہے سیر بھر مٹھائی کھا جاؤ تو ہم ایک روپیہ دیں گے اور اگر نہ کھا سکے تو ایک روپیہ ہم تم سے لیں گے غرض جب دونوں طرف سے شرط ہو تو جائز نہیں البتہ اگر ایک ہی طرف سے ہو تو درست ہے۔ مسئلہ نمبر 5: جب کوئی دو آدمی چپکے چپکے باتیں کرتے ہوں تو ان کے پاس نہ جانا چاہئے چھپ کے ان کو سننا بڑا گناہ ہے حدیث شریف میں آیا ہے جو کوئی دوسروں کی بات کی طرف کان لگائے اور ان ناگوار ہو تو قیامت کے دن اس کے کان میں گرم گرم سیسہ ڈالا جائے گا اس سے معلوم ہوا کہ بیاہ شادی میں دولہا دولہن کی باتیں سننا دیکھنا بہت بڑا گناہ ہے۔ مسئلہ نمبر 6: شوہر کے ساتھ جو باتیں ہوئی ہوں جو کچھ معاملہ پیش آیا ہو کسی اور سے کہنا بڑا گناہ ہے۔ حدیث میں آیا

ہے کہ ان بھیدوں کے بتلانے والے پر سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا غصہ اور غضب ہوتا ہے۔ مسئلہ نمبر 7: اسی طرح کسی کے ساتھ ہنسی اور چہل کرنا کہ اس کو ناگوار ہو یا تکلیف ہو درست نہیں۔ آدمی وہیں تک گدا گدائے جہاں تک ہنسی آئے۔ مسئلہ نمبر 8: مصیبت کے وقت موت کی تمنا کرنا اپنے کو کوسنا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 9: پچیسی چوسر' تاش وغیرہ کھیلنا درست نہیں اور اگر بازی بدہ کر کھیلے تو یہ صریح جوا اور حرام ہے۔ مسئلہ نمبر 10: جب لڑکا لڑکی دس برس کے ہو جاویں تو لڑکوں کو ماں' بہن' بھائی وغیرہ کے پاس اور لڑکیوں کو بھائی اور باپ کے پاس لٹانا درست نہیں۔ البتہ لڑکا اگر باپ کے پاس اور لڑکی ماں کے پاس لیٹے تو جائز ہے۔ مسئلہ نمبر 11: جب کسی کو چھینک آئے تو الحمدللہ کہہ دینا بہتر ہے۔ اور جب الحمدللہ کہہ لیا تو سننے والے پر اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا واجب ہے' نہ کہے گی تو گنہگار ہوگی اور یہ بھی خیال رکھو کہ اگر چھینکنے والی عورت یا لڑکی ہے تو کاف کا زیر کہہ اور اگر مرد یا لڑکا ہے تو کاف کا زبر کہو۔ پھر چھینکنے والی اس کے جواب میں کہے۔ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ لیکن چھینکنے والی کے ذمہ یہ جواب واجب نہیں بلکہ بہتر ہے۔ مسئلہ نمبر 12: چھینک کے بعد الحمدللہ کہتے کئی آدمیوں نے سنا تو سب کو یرحمک اللہ کہنا واجب نہیں۔ اگر ان میں سے ایک کہہ دے تو سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا لیکن اگر کسی نے جواب نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گی۔ مسئلہ نمبر 13: اگر کوئی بار بار چھینکے اور الحمدللہ کہے تو فقط تین بار یرحمک اللہ کہنا واجب ہے اس کے بعد واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 14: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لے یا پڑھے یا سنے تو درود شریف پڑھا واجب ہو جاتا ہے۔ اگر نہ پڑھا تو گناہ ہوا لیکن اگر ایک ہی جگہ کئی دفعہ نام لیا تو ہر دفعہ درود پڑھنا واجب نہیں ایک ہی دفعہ پڑھ لینا کافی ہے البتہ اگر جگہ بدل جانے کے بعد پھر نام لیا یا سنا تو پھر درود پڑھنا واجب ہو گیا۔ مسئلہ نمبر 15: بچوں کی بابری وغیرہ بنوانا جائز نہیں یا تو سارا سر منڈوا دو یا

سارے سر پر بال رکھواؤ۔ مسئلہ نمبر 16: عطر وغیرہ کسی خوشبو میں اپنے کپڑے بسانا اس طرح کہ غیر مردوں تک اس کی خوشبو جائے درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 17: ناجائز لباس کا سی کر دینا بھی جائز نہیں۔ مثلاً شوہر ایسا لباس سلوائے جو اس کو پہننا جائز نہیں تو عذر کر دے اسی طرح درزن سلائی پر ایسا کپڑا نہ سیے۔ مسئلہ نمبر 18: جھوٹے قصے اور بے سند حدیثیں جو جاہلوں نے اردو کتابوں میں لکھ دیں اور معتبر کتابوں میں ان کا کہیں ثبوت نہیں جیسے نورنامہ وغیرہ اور حسن و عشق کی کتابیں دیکھنا اور پڑھنا جائز نہیں اسی طرح غزل اور قصیدوں کی کتابیں خاص کر آج کل کے ناول عورتوں کو ہرگز نہ دیکھنا چاہئے ان کا خریدنا بھی جائز نہیں اگر اپنی لڑکیوں کے پاس دیکھو جلا دو۔ مسئلہ نمبر 19: عورتوں میں بھی السلام علیکم اور مصافحہ کرنا سنت ہے۔ اس کو رواج دینا چاہئے آپس میں کیا کرو۔ مسئلہ نمبر 20: جہاں تم مہمان جاؤ کسی فقیر وغیر کو روٹی کھانا مت دو بغیر گھر والے سے پوچھے اجازت لئے دینا گناہ ہے۔

کوئی چیز پڑی پانے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: کہیں راستہ گلی میں یا بیبیوں کی محفل میں یا اپنے یہاں کوئی مہمانداری ہوئی تھی یا وعظ کہلوایا تھا۔ سب کے جانے کے بعد کچھ ملا یا اور کہیں کوئی چیز پڑی پائی تو اس کو خود لے لینا درست نہیں حرام ہے۔ اگر اٹھائے تو اس نیت سے اٹھائے کہ اس کے مالک کو تلاش کر کے دے دوں گی۔ مسئلہ نمبر 2: اگر کوئی چیز پائی اور اس کو نہ اٹھایا تو کوئی گناہ نہیں لیکن اگر یہ ڈر ہو کہ اگر میں نہ اٹھاؤں گی تو کوئی اور لے لے گا اور جس کی چیز ہے اس کو نہ ملے گی تو اس کا اٹھا لینا اور مالک کو پہنچا دینا واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 3: جب کسی نے پڑی ہوئی چیز اٹھالی تو اب مالک کا تلاش کرنا اور تلاش کر کے دے دینا اس کے ذمہ ہو گیا اب اگر پھر وہیں ڈال دیا یا اٹھا کر اپنے گھر لے آئی لیکن مالک کو تلاش نہیں کیا تو گنہگار ہوئی۔ خواہ ایسی جگہ پڑی

ہو کہ اٹھانا اس کے ذمہ واجب نہ تھا یعنی کسی محفوظ جگہ پڑی تھی کہ ضائع ہو جانے کا ڈر نہیں تھا یا ایسی جگہ ہو کہ اٹھالینا واجب تھا۔ دونوں کا یہی حکم ہے کہ اٹھا لینے کے بعد مالک کو تلاش کر کے پہنچانا واجب ہو جاتا ہے۔ پھر وہیں ڈال دینا جائز نہیں۔ مسئلہ نمبر 4: محفلوں میں مردوں اور عورتوں کے جماؤ جم گھٹے میں خوب پکارے تلاش کرے اگر مردوں میں خود نہ جا سکے نہ پکار سکے تو اپنے میاں وغیرہ کسی اور سے پکروائے اور خوب مشہور کرائے کہ ہم نے ایک چیز پائی ہے جس کی ہو ہم سے آ کر لے لے لیکن یہ ٹھیک پتہ نہ دے کہ کیا چیز پائی ہے تا کہ کوئی جھوٹ فریب کر کے نہ لے سکے۔ البتہ کچھ گول مول ادھورا پتہ بتلا دینا چاہئے مثلاً یہ کہ ایک زیور ہے یا ایک کپڑا ہے یا ایک بٹوا ہے جس میں کچھ نقد ہے اگر کوئی آئے اور اپنی چیز کا ٹھیک ٹھیک پتہ دیدے تو اس کے حوالہ کر دینا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 5: بہت تلاش کرنے اور مشہور کرنے کے بعد جب بالکل مایوسی ہو جائے کہ اب اس کا کوئی وارث نہ ملے گا تو اس چیز کو خیرات کر دے اپنے پاس نہ رکھے البتہ اگر وہ خود غریب محتاج ہو تو خود ہی اپنے کام میں لائے لیکن خیرات کرنے کے بعد اگر اس کا مالک آ گیا تو اس کے دام لے سکتا ہے اگر خیرات کرنے کو منظور کر لیا تو اس کو اس خیرات کو ثواب مل جائے گا۔ مسئل مسئلہ نمبر 6: پالتو کبوتر یا طوطا مینا یا اور کوئی چڑیا اس کے گھر گر پڑی اور اس نے اس کو پکڑ لیا تو مالک کو تلاش کر کے پہنچانا واجب ہو گیا خود لے لینا حرام ہے۔ مسئلہ نمبر 7: باغ میں آم یا امرود وغیرہ پڑے ہیں تو ان کو بلا اجازت اٹھانا اور کھانا حرام ہے البتہ اگر کوئی ایسی کم قدر چیز ہے کہ ایسی چیز کو کوئی تلاش نہیں کرتا اور نہ اس کے لئے کھانے سے کوئی برا مانتا ہے۔ تو اس کو خرچ میں لانا درست ہے مثلاً راستہ میں ایک بیر پڑا ملا یا ایک مٹھی چنے کے بوٹ ملے۔ مسئلہ نمبر 8: کسی مکان یا جنگل میں خزانہ یعنی کچھ گڑا ہوا مال نکل آیا تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو پڑی ہوئی چیز کا حکم ہے خود لے لینا جائز نہیں تلاش و کوشش کرنے کے بعد اگر مالک کا پتہ

نہ چلے تو اس کو خیرات کردی اور غریب ہو تو خود بھی لے سکتی ہے۔

وقف کا بیان

مسئلہ نمبر 1: اپنی کوئی جائیداد جیسے مکان، باغ، گاؤں وغیرہ خدا کی راہ میں فقیروں، غریبوں، مسکینوں کے لئے وقف کر دیا کہ اس گاؤں کی سب آمدنی فقیروں، محتاجوں پر خرچ کر دی جائے یا باغ کے سب پھل پھول غریبوں کو دے دیئے جائیں اس مکان میں مسکین لوگ رہا کریں۔ کسی اور کے کام میں نہ آئے تو اس کا بڑا ثواب ہے جتنے نیک کام ہیں مرنے سے بند ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ ایسا نیک کام ہے کہ جب تک وہ جائیداد باقی رہے گی برابر قیامت تک اس کا ثواب ملتا رہے گا جب تک فقیروں کو راحت اور نفع ملتا رہے گا برابر نامہ اعمال میں ثواب لکھا جائے گا۔ مسئلہ نمبر 2: اگر اپنی کوئی چیز وقف کر دے تو کسی نیک بخت دیانتدار آدمی کے سپرد کر دے کہ وہ اس کی دیکھ بھال کرے کہ جس کام کے لئے وقف کیا ہے اسی میں خرچ ہوا کرے کہیں بیجا خرچ نہ ہونے پائے۔ مسئلہ نمبر 3: جس چیز کو وقف کر دیا اب وہ چیز اس کی نہیں رہی اللہ تعالیٰ کی ہو گئی اب اس کو بیچنا کسی کو دینا درست نہیں اب اس میں کوئی شخص اپنا دخل نہیں دے سکتا جس بات کے لئے وقف ہے وہی کام اس سے لیا جائے گا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ مسئلہ نمبر 4: مسجد کی کوئی چیز جیسے اینٹ، گارا، چونا، لکڑی، پتھر وغیرہ کوئی چیز اپنے کام میں لانا درست نہیں ہے چاہے کتنی ہی نکمی ہو گئی ہو لیکن گھر کے کام میں نہ لانا چاہئے بلکہ اس کو بیچ کر مسجد کے ہی خرچ میں لگا دینا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 5: وقف میں یہ شرط ٹھہرا لینا بھی درست ہے کہ جب تک میں زندہ ہوں اس وقف کی آمدنی خواہ سب کی سب یا آدھی تہائی اپنے خرچ میں لایا کروں گی پھر میرے بعد فلاں نیک جگہ خرچ ہوا کرے۔ اگر یوں کہہ لیا تو اتنی آمدنی اس کو لے لینا جائز اور حلال ہے۔ اور یہ بڑا آسان طریقہ ہے کہ اسی میں اپنے آپ کو پھر کسی طرح کی تکلیف اور تنگی ہونے کا اندیشہ نہیں اور

جائیداد بھی وقف ہوگئی اسی طرح اگر یوں شرط کردے کہ اول اس کی آمدنی میں سے میری اولاد کو اتنا دیدیا جایا کرے پھر جو بچے وہ اس نیک جگہ میں خرچ ہو جائے یہ بھی درست ہے اور اولاد کو اسی قدر دے دیا جایا کریگا۔

مسائل ذیل کے پڑھانے کا طریقہ

اگر پڑھانے والا مرد ہو تو ان مسائل کو خود نہ پڑھاوے یا تو اپنی بی بی کی معرفت سمجھائے یا پڑھنے والی کو ہدایت کردے کہ ان مسائل کو بطور خود دیکھ لینا اور اگر پڑھنے والا کم عمر لڑکا ہو تو اس کو بھی نہ پڑھائیں بلکہ ہدایت کردیں کہ بعد کو دیکھ لے۔
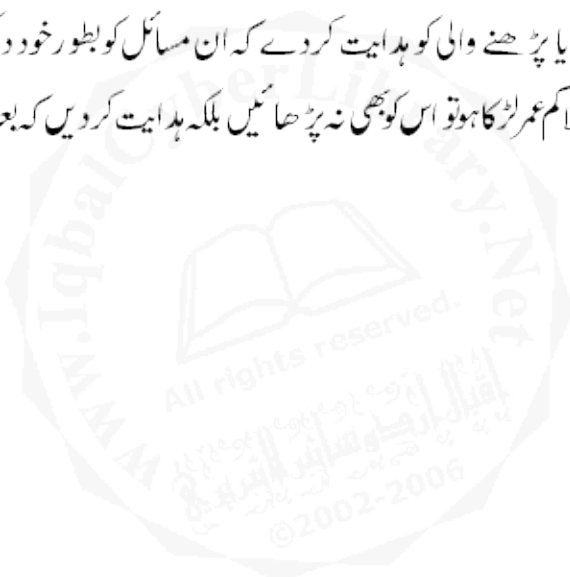
مسائل

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جن سے ٹوٹ جاتا ہے اور قضا یا کفارہ لازم آتا ہے ان کا بیان

مسئلہ نمبر 1: دن کو سوگئی اور ایسا خواب دیکھا جس سے نہانے کی ضرورت ہوگئی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ مسئلہ نمبر 2: مرد اور عورت کا ساتھ لیٹنا ہاتھ لگانا پیار کرنا یہ سب درست ہے لیکن اگر جوانی کا اتنا جوش ہو کہ ان باتوں سے صحبت کرنے کا ڈر ہو تو ایسا نہ کرنا چاہئے۔ مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 2: رات کو نہانے کی ضرورت ہوئی مگر غسل نہیں کیا دن کو نہائی تب بھی روزہ ہوگیا بلکہ اگر دن بھر نہ نہائے تب بھی روزہ نہیں جاتا البتہ اس کا گناہ الگ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 3: اگر مرد سے ہمبستر ہوئی تب بھی روزہ جاتا رہا اس کی قضا بھی رکھے اور کفارہ بھی دے۔ جب مرد کے پیشاب کے مقام کی سپاری اندر چلی گئی تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا و کفارہ واجب ہو گئے چاہے منی نکلے یا نہ نکلے۔ مسئلہ نمبر 4: اگر مرد نے پاخانہ کی جگہ اپنا عضو کر دیا اور سپاری اندر چلی گئی تب بھی عورت مرد دونوں کا روزہ جاتا رہا قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں۔ مسئلہ نمبر 5: روزہ میں پیشاب کی جگہ کوئی دوا رکھنا یا تیل وغیرہ کوئی چیز ڈالنا درست نہیں اگر کسی نے دوا رکھ لی تو روزہ جاتا رہا قضا واجب کفارہ واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 6: کسی ضرورت سے دائی نے پیشاب کی جگہ انگلی ڈالی یا خود اس نے اپنی انگلی ڈالی پھر ساری انگلی یا تھوڑی سی انگلی نکالنے کے بعد پھر کر دی تو روزہ جاتا رہا لیکن کفارہ واجب نہیں اور اگر نکالنے کے بعد پھر نہیں کی تو روزہ نہیں گیا ہاں اگر پہلے ہی سے پانی وغیرہ کسی چیز میں انگلی بھیگی ہوئی ہو تو اول ہی دفعہ کرنے سے روزہ جاتا رہے گا۔ مسئلہ نمبر 7: کوئی عورت غافل سو رہی تھی یا بے ہوش پڑی تھی اس سے کسی نے صحبت کی تو روزہ جاتا رہا فقط قضا واجب ہے کفارہ واجب

نہیں اور مرد پر کفارہ بھی واجب ہے۔

جن وجہوں سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے انکا بیان

مسئلہ نمبر 1: عورت کو حیض آ گیا یا بچہ پیدا ہوا اور نفاس ہو گیا تو حیض اور نفاس رہنے تک روزہ رکھنا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 2: اگر رات کو پاک ہو گئی تو اب صبح کو روزہ نہ چھوڑے۔ اگر رات کو نہ نہائی ہو تب بھی روزہ رکھ لے اور صبح کو نہا لے اور اگر صبح ہونے کے بعد پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد روزہ کی نیت کرنا درست نہیں ہے اب دن بھر روزہ داروں کی طرح رہنا چاہئے۔

نکاح کا بیان

مسئلہ نمبر 1: نکاح بھی اللہ تعالی کی بڑی نعمت ہے۔ دین اور دنیا دونوں کے کام اس سے درست ہو جاتے ہیں اور اس میں بہت فائدے اور بے انتہا مصلحتیں ہیں۔ آدمی گناہ سے بچتا ہے دل ٹھکانے ہو جاتا ہے۔ نیت خراب اور ڈانواں ڈول نہیں ہونے پاتی اور بڑی بات یہ ہے کہ فائدہ کا فائدہ اور ثواب کا ثواب کیونکہ میاں بی بی کا پاس بیٹھ کا محبت پیار کی باتیں کرنا، ہنسی دل لگی میں دل بہلانا نفل نمازوں سے بھی بہتر ہے۔ مسئلہ نمبر 2: نکاح صرف دو لفظوں سے بندھ جاتا ہے جیسے کسی نے گواہوں کے سامنے کہا کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تمہارے ساتھ کیا۔ اس نے کہا میں نے قبول کیا۔ بس نکاح بندگیا اور دونوں میاں بی بی ہو گئے۔ البتہ اگر اس کی کئی لڑکیاں ہوں تو صرف اتنا کہنے سے نکاح نہ ہوگا بلکہ نام لے کر یوں کہے کہ میں نے اپنی لڑکی قدسیہ کا (مثلاً) نکاح تمہارے ساتھ کیا وہ کہے کہ میں نے قبول کیا۔ مسئلہ نمبر 3: کسی نے کہا اپنی فلانی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کر دو۔ اس نے کہا میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا تو نکاح ہو گیا۔ چاہے پھر وہ یوں کہے کہ میں نے قبول کیا یا نہ کہے نکاح ہو گیا۔ مسئلہ نمبر 4: اگر خود عورت وہاں موجود ہو اور اشارہ کر کے یوں کہہ دے کہ میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کیا وہ کہے میں نے قبول کیا تب بھی نکاح ہو گیا نام لینے کی ضرورت نہیں اور اگر وہ خود موجود نہ ہو تو اس کا بھی نام لے اور اس کے باپ کا نام بھی اتنے زور سے لے کہ گواہ لوگ سن لیں اور اگر باپ کو بھی لوگ نہ جانتے ہوں اور صرف باپ کے نام لینے سے معلوم نہ ہو کہ کس کا نکاح کیا جاتا ہے تو دادا کا نام لینا بھی ضروری ہے۔ غرض یہ ہے کہ ایسا پتہ مذکور ہونا چاہئے کہ سننے والے سمجھ لیں کہ فلانی کا نکاح ہو رہا ہے۔ مسئلہ نمبر 5: نکاح ہونے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ کم سے کم دو مردوں کے یا ایک مرد اور دو عورتیں کے سامنے کیا جائے اور وہ لوگ اپنے کانوں سے نکاح ہوتے اور وہ دونوں

لفظ کہتے سنیں تب نکاح ہوگا۔ اگر تنہائی میں ایک نے کہا میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تمہارے ساتھ کیا۔ دوسرے نے کہا میں نے قبول کیا تو نکاح نہیں ہوا اسی طرح اگر صرف ایک آدمی کے سامنے نکاح کیا تب بھی نہیں ہوا۔ مسئلہ نمبر 6: اگر مرد کوئی نہیں صرف عورتیں ہی عورتیں ہیں تب بھی نکاح درست نہیں چاہے دس بارہ کیوں نہ ہوں۔ دو عورتوں کے ساتھ ایک مرد ضرور ہونا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 7: اگر دو مرد تو ہیں لیکن مسلمان نہیں ہیں تو بھی نکاح نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر مسلمان تو ہیں لیکن وہ دونوں یا ان میں سے ایک ابھی جوان نہیں تب بھی نکاح درست نہیں۔ اسی طرح اگر ایک مرد دو عورتوں کے سامنے نکاح ہوا۔ لیکن وہ عورتیں ابھی جوان نہیں ہوئیں یا ان میں سے ایک ابھی جوان نہیں ہوئی ہے تو نکاح صحیح نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 8: بہتر یہ ہے کہ بڑے مجمع میں نکاح کیا جائے جیسے نماز جمعہ کے بعد جمعہ مسجد میں یا اور کہیں تا کہ نکاح کی خوب شہرت ہو جائے اور چھپ چھپا کے نکاح نہ کرے لیکن اگر کوئی ایسی ضرورت پڑ گئی کہ بہت آدمی نہ جان سکے تو خیر کم سے کم دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں ضرور موجود ہوں جو اپنے کانوں سے نکاح ہوتے سنیں۔ مسئلہ نمبر 9: اگر مرد بھی جوان ہے اور عورت بھی جوان ہے تو وہ دونوں اپنا نکاح خود کر سکتے ہیں۔ دو گواہوں کے سامنے ایک کہدے کہ میں نے اپنا نکاح تیرے ساتھ کیا۔ دوسرا کہے میں نے قبول کیا بس نکاح ہو گیا۔ مسئلہ نمبر 10: اگر کسی نے اپنا نکاح خود نہیں کیا بلکہ کسی سے کہہ دیا کہ تم میرا نکاح کسی سے کر دو یا یوں کہا میرا نکاح فلا نے سے کر دو اور اس نے دو گواہوں کے سامنے کر دیا تب بھی نکاح ہو گیا اب اگر وہ انکار بھی کرے تب بھی کچھ نہیں ہو سکتا۔

جن لوگوں سے نکاح کرنا حرام ہے ان کا بیان

مسئلہ نمبر 1: اپنی اولاد کے ساتھ اور پوتے پڑپوتے اور نواسے وغیرہ کے ساتھ نکاح درست نہیں اور باپ، دادا، پردادا، نانا، پرنانا وغیرہ سے بھی درست نہیں۔

نہیں۔ مسئلہ نمبر 18: کسی عورت نے جوانی کی خواہش کے ساتھ بدنیتی سے کسی مرد کو ہاتھ لگایا تو اب اس عورت کی ماں اور اولاد کو اس مرد سے نکاح کرنا جائز نہیں اسی طرح اگر مرد نے کسی عورت کو ہاتھ لگایا تو وہ مرد اس کی ماں اور اولاد پر حرام ہوگئی۔ مسئلہ نمبر 19: رات کو اپنی بی بی کو جگانے کے لئے اٹھا۔ مگر غلطی سے لڑکی پر ہاتھ پڑ گیا۔ یا ساس پر ہاتھ پڑ گیا اور بی بی سمجھ کر جوانی کی خواہش کے ساتھ اس کو ہاتھ لگایا تو اب وہ مرد اپنی بی بی پر ہمیشہ کے لئے حرام ہوگیا۔ اب کوئی صورت جائز ہونے کی نہیں ہے۔ اور لازم ہے کہ یہ مرد اس عورت کو طلاق دے۔ مسئلہ نمبر 20: کسی لڑکے نے اپنی سوتیلی ماں پر بدنیتی سے ہاتھ ڈال دیا تو اب وہ عورت اپنے شوہر پر بالکل حرام ہوگئی۔ اب کسی صورت سے حلال نہیں ہو سکتی اور اگر اس سوتیلی ماں نے سوتیلے لڑکے کے ساتھ ایسا کیا تب بھی یہی حکم ہے۔ مسئلہ نمبر 21: مسلمان عورت کا نکاح مسلمان کے سوا کسی اور مذہب والے مرد سے درست نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 22: کسی عورت کے میاں نے طلاق دے دی یا مر گیا جب تک طلاق کی عدت اور مرنے کی عدت پوری نہ ہو چکے تب تک دوسرے مرد سے نکاح کرنا دست نہیں۔ مسئلہ نمبر 23: جس عورت کا نکاح کسی مرد سے ہو چکا ہو تو اب بے طلاق لئے اور عدت پوری کیے دوسرے سے نکاح کرنا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 24: جس عورت کے شوہر نہ ہو اور اس کو بدکاری سے حمل ہو اس کا نکاح بھی درست ہے لیکن بچہ پیدا ہونے سے پہلے صحبت کرنا درست نہیں۔ البتہ جس نے زنا کیا تھا اگر اسی سے نکاح ہو تو صحبت بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 25: جس مرد کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اب اس سے پانچویں عورت کا نکاح درست نہیں اور ان چار میں اگر اس نے ایک کو طلاق دیدی تو جب تک طلاق کی عدت پوری نہ ہو چکے کوئی اور عورت اس سے نکاح نہیں کر سکتی۔ مسئلہ نمبر 26: سنی لڑکی کا نکاح شیعہ مرد کے ساتھ بہت سے عالموں کے فتوے میں

درست نہیں ہے۔

ولی کا بیان

لڑکی اور لڑکے کے نکاح کرنے کا جس کو اختیار رہتا ہے اس کو ولی کہتے ہیں۔ مسئلہ نمبر 1: لڑکی اور لڑکے کا ولی سب سے پہلے اس کا باپ ہے۔ اگر باپ نہ ہو تو دادا' وہ نہ ہو تو پر دادا' اگر یہ لوگ کوئی نہ ہوں تو سگا بھائی' سگا بھائی نہ ہو تو سوتیلا بھائی یعنی باپ شریک بھائی' پھر بھتیجا' پھر بھتیجے کا لڑکا پھر بھتیجے کا پوتا' یہ لوگ نہ ہوں تو سگا چچا' پھر سوتیلا بھائی یعنی باپ کا سوتیلا بھائی پھر سگے چچا کا لڑکا پھر اس کا پوتا' پھر سوتیلے چچا کا لڑکا پھر اس کا پوتا۔ یہ کوئی نہ ہوں تو باپ کا چچا ولی ہے پھر اس کی اولاد۔ اگر باپ کا چچا اور اس کے لڑکے پھر پوتے پڑپوتے کوئی نہ ہوں تو دادا کا چچا پھر اس کے لڑکے پوتے پھر پڑپوتے وغیرہ' یہ کوئی نہ ہوں تب ماں ولی ہے پھر دادی پھر نانی پھر نانا پھر حقیقی بہن کا پھر سوتیلی بہن پھر جو باپ شریک ہو' پھر جو بھائی' بہن ماں شریک ہوں۔ پھر پھوپھی۔ پھر ماموں پھر خالہ وغیرہ۔ مسئلہ نمبر 2: نابالغ شخص کسی کا ولی نہیں ہوسکتا' اور کافر کسی مسلمان کا ولی نہیں ہوسکتا اور مجنوں پاگل بھی کسی کا ولی نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 3: بالغ یعنی جوان عورت خودمختار ہے چاہے نکاح کرے چاہے نہ کرے اور جس کے ساتھ جی چاہے کرے کوئی شخص اس پر زبردستی نہیں کرسکتا اگر وہ خود اپنا نکاح کسی سے کرے تو نکاح ہو جائے گا چاہے ولی کو خبر ہو چاہے نہ ہو اور ولی چاہے خوش ہو یا ناخوش ہر طرح نکاح درست ہے۔ ہاں البتہ اگر اپنے میل میں نکاح نہیں کیا اپنے سے کم ذات والے سے نکاح کرلیا اور ناخوش ہے فتویٰ اس پر ہے کہ نکاح درست نہ ہوگا اور اگر نکاح تو اپنے میل ہی میں کیا لیکن جتنا مہر اس کے دادھیالی خاندان میں باندھا جاتا ہے جس کو شرع میں مہر مثل کہتے ہیں اس سے بہت کم پر نکاح کرلیا تو ان صورتوں میں نکاح تو ہو گیا لیکن اس کا ولی اس نکاح کو تڑوا سکتا ہے۔ مسلمان حاکم کے پاس فریاد کرے وہ نکاح توڑ دے۔ لیکن اس فریاد کا حق

بھیجا ہوتو صرف چپ رہنے سے اجازت ہو جائے گی خلاصہ یہ ہے کہ جو ولی سے سب سے مقدم ہو اور شرع سے اسی کو پوچھنے کا حق ہو۔ جب وہ خود یا اس کا بھیجا آدمی اجازت لیوے تب چپ رہنے سے اجازت ہو گی اور اگر حق تھا دادا کا اور پوچھا بھائی نے یا حق تو تھا بھائی کا اور پوچھا چچا نے تو ایسے وقت چپ رہنے سے اجازت نہ ہو گی۔ مسئلہ نمبر 9: ولی نے بغیر پوچھے اور بغیر اجازت لئے نکاح کر دیا پھر نکاح کے بعد خود ولی نے یا اس کے بھیجے ہوئے کسی آدمی نے آکر خبر کر دی کہ تمہارا نکاح فلانے سے کر دیا گیا۔ تو اس صورت میں بھی چپ رہنے سے اجازت ہو جائے گی اور نکاح صحیح ہو جائے گا اور اگر کسی اور نے خبر کر دی تو اگر وہ خبر دینے والا نیک معتبر آدمی ہے یا دو شخص ہیں تب بھی چپ رہنے سے نکاح صحیح ہو جائے گا اور اگر خبر دینے والا ایک شخص اور غیر معتبر ہے تو چپ رہنے سے نکاح صحیح نہ ہو گا بلکہ موقوف رہے گا جب زبان سے اجازت دے یا کوئی اور بات پائی جائے جس سے اجازت سمجھ لی جائے تب نکاح صحیح ہو گا۔ مسئلہ نمبر 10: جس صورت میں زبان سے کہنا ضروری ہو اور زبان سے عورت نے نہ کہا لیکن جب میاں اس کے پاس آیا تو صحبت سے انکار نہیں کیا۔ تب بھی نکاح درست ہو گیا۔ مسئلہ نمبر 11: یہی حکم لڑکے کا ہے کہ اگر جوان ہو تو اس پر زبردستی نہیں کر سکتے اور ولی بغیر اس کی اجازت کے نکاح نہیں کر سکتا۔ اگر بغیر پوچھے نکاح کر دے گا تو اجازت پر موقوف رہے گا۔ اگر اجازت دیدی تو ہو گیا۔ نہیں تو نہیں ہوا۔ البتہ اتنا فرق ہے کہ لڑکے کے صرف چپ رہنے سے اجازت نہیں ہوتی۔ زبان سے کہنا اور بولنا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 12: اگر لڑکی نابالغ ہو تو وہ خود مختار نہیں۔ بغیر ولی کے اس کا نکاح نہیں ہوتا اگر اس نے بغیر ولی کے اپنا نکاح کر لیا یا کسی اور نے کر دیا تو ولی کی اجازت پر موقوف ہے اگر ولی کے اپنا نکاح کر لیا یا کسی اور نے کر دیا تو ولی کی اجازت پر موقوف ہے اگر ولی اجازت دے گا تو نکاح ہو گا۔ نہیں تو نہ ہو گا۔ اور ولی کو

اس کے نکاح کرنے نہ کرنے کا پورا اختیار ہے۔ جس سے چاہے کر دے نابالغ لڑکیاں اور لڑکے اس نکاح کو اس وقت رد نہیں کر سکتے چاہے وہ نابالغ لڑکی کنواری ہو یا پہلے کوئی اور نکاح ہو چکا اور رخصتی بھی ہو چکی ہو دونوں کا ایک حکم ہے۔ مسئلہ نمبر 13: نابالغ لڑکی یا لڑکے کا نکاح اگر باپ نے یا دادا نے کیا ہے تو جوان ہونے کے بعد بھی اس نکاح کو رد نہیں کر سکتے چاہے اپنے میل میں کیا ہو یا بے میل کم ذات والے کر دیا ہو۔ اور چاہے مہر مثل پر نکاح کیا ہو یا اس سے بہت کم پر نکاح کر دیا ہو ہر طرح نکاح صحیح ہے اور جس کے ساتھ نکاح کیا ہے وہ لڑکا ذات میں برابر درجہ کا بھی ہے اور مہر بھی مہر مثل مقرر کیا ہے۔ اس صورت میں اس وقت تو نکاح صحیح ہو جائے گا لیکن جوان ہونے کے بعد ان کو اختیار ہے چاہے اس نکاح کو باقی رکھیں چاہے مسلمان حاکم کے پاس نالش کر کے توڑ ڈالیں اور اگر اس ولی نے لڑکی کا نکاح کم ذات والے مرد سے کر دیا۔ یا مہر مثل سے بہت زیادہ مقرر کر دیا تو وہ نکاح نہیں ہوا۔ مسئلہ نمبر 14: اگر باپ دادا کے سوا کسی اور ولی نے نکاح کیا ہے اور جس کے ساتھ نکاح کیا ہے وہ لڑکا ذات میں برابر درجہ کا بھی ہے اور مہر مثل مقرر کیا ہے اس صورت میں اس وقت تو نکاح صحیح ہو جائے گا لیکن جوان ہونے کے بعد ان کو اختیار ہے۔ چاہے اس نکاح کو باقی رکھیں چاہے مسلمان حاکم کے پاس نالش کر کے توڑ ڈالیں اور اگر اس ولی نے لڑکی کا نکاح کم ذات والے مرد سے کر دیا ہے یا مہر مثل سے بہت کم پر نکاح کر دیا ہے۔ یا لڑکے کا نکاح جس عورت سے کیا ہے اس کا مہر اس عورت کے مہر مثل سے بہت زیادہ مقرر کر دیا تو وہ نکاح نہیں ہوا۔ مسئلہ نمبر 15: باپ اور دادا کے سوا کسی اور نے نکاح کر دیا تھا۔ اور لڑکی کو اپنے نکاح ہو جانے کی خبر تھی۔ پھر جوان ہو گئی۔ اور اب تک اس کے میاں نے اس سے صحبت نہیں کی تو جس وقت جوان ہوئی ہے فوراً اسی وقت اپنی ناراضی ظاہر کر دے کہ میں راضی نہیں ہوں۔ یا یوں کہے کہ اس نکاح کو باقی رکھنا نہیں چاہتی۔ چاہے اس جگہ کوئی اور

ہو چاہے نہ ہو بلکہ بالکل تنہا بیٹھی ہو۔ ہر حال میں کہنا چاہئے۔ لیکن صرف اس سے نکاح نہ ٹوٹے گا۔ شرعی حاکم کے پاس جائے وہ نکاح توڑ دے تب ٹوٹے گا۔ جوان ہونے کے بعد اگر ایک دم ایک لحظہ بھی چپ رہے گی تو اب نکاح توڑ ڈالنے کا اختیار نہ رہے گا۔ اور اگر اس کو اپنے نکاح کی خبر نہ تھی جوان ہونے کے بعد خبر پہنچی تو جس وقت خبر ملی ہے فوراً اس وقت نکاح سے انکار کرے ایک لحظہ بھی چپ رہے گی تو نکاح توڑ ڈالنے کا اختیار جاتا رہے گا۔ مسئلہ نمبر 16: اور اگر اس کا میاں صحبت کر چکا تب جوان ہوئی تو فوراً جوان ہوتے ہی اور خبر پاتے ہی انکار کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ جب تک اس کی رضامندی کا حال معلوم نہ ہو گا تب تک قبول کرنے نہ کرنے کا اختیار باقی ہے چاہے جتنا زمانہ گزر جائے۔ ہاں جب اس نے صاف زبان سے کہہ دیا کہ میں منظور کرتی ہوں۔ یا کوئی اور ایسی بات پائی گئی جس سے رضامندی ثابت ہوئی جیسے اپنے میاں کے ساتھ تنہائی میں میاں بی بی کی طرح رہی تو اب اختیار جاتا رہا۔ اور نکاح لازم ہو گیا۔ مسئلہ نمبر 17: قاعدے سے جس ولی کا نابالغہ کے نکاح کرنے کا حق ہے وہ پردیس میں ہے اور اتنی دور ہے کہ اگر اس کا انتظار کریں اور اس سے مشورہ لیں تو یہ موقع ہاتھ سے جاتا رہے گا اور پیغام دینے والا اتنا انتظار نہ کرے گا اور پھر ایسی جگہ مشکل سے ملے گی۔ تو ایسی صورت میں اس کے بعد والا ولی بھی نکاح کر سکتا ہے۔ اگر اس نے بغیر اس کے پوچھے نکاح کر دیا تو نکاح ہو گیا اور اگر اتنی دور نہ ہو تو بغیر اس کی رائے لئے دوسرے ولی کا نکاح نہ کرنا چاہئے۔ اگر کرے گا تو اسی ولی کی اجازت پر موقوف رہے گا جب وہ اجازت دے گا تب صحیح ہو گا۔ مسئلہ نمبر 18: اسی طرح اگر حقدار ولی کے ہوتے دوسرے ولی نے نابالغ کا نکاح کر دیا جیسے حق تو تھا باپ کا اور نکاح کر دیا دادا نے اور باپ سے بالکل رائے نہیں لی وہ نکاح باپ کی اجازت پر موقوف رہے گا یا حق تو تھا بھائی کا اور نکاح کر دیا چچا نے تو بھائی کی اجازت پر موقوف ہے۔ مسئلہ نمبر 19: کوئی عورت پاگل ہو

گئی اور عقل جاتی رہی اور اس کا جوان لڑکا بھی موجود ہے اور باپ بھی ہے۔ اس کا نکاح کرنا اگر منظور ہو تو اس کا ولی لڑکا ہے۔ کیونکہ ولی ہونے میں لڑکا باپ سے بھی مقدم ہے۔

کون کون لوگ اپنے برابر کے اور اپنے میل کے ہیں اور کون کون برابر کے نہیں ہیں

مسئلہ نمبر 1: شرع میں اس کا بڑا خیال کیا گیا ہے کہ بے میل اور بے جوڑ نکاح نہ کیا جائے یعنی لڑکی کا نکاح کسی ایسے مرد سے مت کرو جو اس کے برابر درجہ کا اور اس کی ٹکر کا نہیں۔ مسئلہ نمبر 2: برابری کئی قسم کی ہوتی ہے ایک تو نسب میں برابر ہونا دوسرے مسلمان ہونے میں تیسرے دینداری میں۔ چوتھے مال میں۔ پانچویں پیشہ میں۔

نسب میں برابری کا بیان

مسئلہ نمبر 3: نسب میں برابری تو یہ ہے کہ شیخ اور سید اور انصاری علوی یہ سب ایک دوسرے کے برابر ہیں یعنی اگرچہ سیدوں کا رتبہ اوروں سے بڑھ کر ہے۔ لیکن اگر سید کی لڑکی شیخ کے یہاں بیاہ گئی تو یہ نہ کہیں گے کہ اپنے میل میں نکاح نہیں ہوا بلکہ یہ بھی میل ہی ہے۔ مسئلہ نمبر 4: نسب میں اعتبار باپ کا ہے ماں کا کچھ اعتبار نہیں۔ اگر باپ سید ہے تو لڑکا سید ہے اور اگر باپ شیخ ہے تو لڑکا بھی شیخ ہے ماں چاہے جیسی ہو۔ اگر کسی سید نے کوئی باہر کی عورت گھر میں ڈال لی اور اس سے نکاح کر لیا تو لڑکے سید ہوئے اور درجہ میں سب سیدوں کے برابر ہیں ہاں یہ اور بات ہے کہ جس کے ماں باپ دونوں عالی خاندان ہوں اس کی زیادہ عزت ہے لیکن شرع میں سب ایک ہی میل کے کہلائیں گے۔ مسئلہ نمبر 5: مغل پٹھان سب ایک قوم ہیں اور شیخوں سیدوں کی ٹکر کے نہیں اگر شیخ یا سید کی لڑکی ان کے یہاں بیاہ آئی تو کہیں گے کہ بے میل اور گھٹ کر نکاح ہوا۔

مسلمان ہونے میں برابری کا بیان

مسئلہ نمبر 6: مسلمان ہونے میں برابری کا اعتبار صرف مغل پٹھان وغیرہ اور قوموں میں ہے۔ شیخوں' سیدوں علویوں اور انصاریوں میں اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے تو جو شخص خود مسلمان ہو گیا اور اس کا باپ کافر تھا وہ شخص اس عورت کے برابر کا نہیں جو خود بھی مسلمان ہے اور اس کا باپ بھی مسلمان تھا اور جو شخص خود مسلمان ہے اور اس کا باپ بھی مسلمان ہے لیکن اس کا دادا مسلمان نہیں وہ اس عورت کے برابر کا نہیں جس کا دادا بھی مسلمان ہے۔ مسئلہ نمبر 7: جس کے باپ دادا دونوں مسلمان ہوں لیکن اس کا پردادا مسلمان نہ ہوں۔ تو وہ شخص اس عورت کے برابر سمجھا جائے گا جس کی کئی پشتیں مسلمان ہوں۔ خلاصہ یہ کہ دادا تک مسلمان ہونے میں برابری کا اعتبار ہے اس کے بعد پردادا اور نگڑ دادا میں برابری ضروری نہیں ہے۔

دینداری میں برابری کا بیان

مسئلہ نمبر 8: دینداری میں برابری کا مطلب ہے کہ ایسا شخص جو دین کا پابند نہیں لچا' شہدا' شرابی' بدکار آدمی نیک بخت پارسا دیندار عورت کے برابر کا نہ سمجھا جائے گا۔

مال میں برابری کا بیان

مسئلہ نمبر 9: مال میں برابری کے یہ معنی ہیں کہ بالکل مفلس محتاج مالدار عورت کے برابر کا نہیں ہے اور اگر وہ بالکل مفلس نہیں بلکہ جتنا مہر پہلی رات کو دینے کا دستور ہے اتنا مہر دے سکتا ہے اور نفقہ بھی تو اپنے میل اور برابر کا ہے اگرچہ سارا مہر نہ دے سکے اور یہ ضروری نہیں کہ جتنے مالدار لڑکی والے ہیں لڑکا بھی اتنا ہی مالدار ہو یا اس کے قریب قریب مال دار ہو۔

پیشہ میں برابری کا بیان

مسئلہ نمبر 10: پیشہ میں برابری یہ ہے کہ جولاہے درزیوں کے میل اور جوڑ کے نہیں اسی طرح نائی، دھوبی وغیرہ بھی درزی کے برابر نہیں۔ مسئلہ نمبر 11: دیوانہ پاگل آدمی ہوشیار، سمجھدار عورت کے میل کا نہیں۔

مہر کا بیان

مسئلہ نمبر 1: نکاح میں چاہے مہر کا کچھ ذکر کرے چاہے نہ کرے ہر حال میں نکاح ہو جائے گا لیکن مہر دینا پڑے گا بلکہ اگر کوئی یہ شرط کر لے کہ ہم مہر نہ دیں گے بغیر مہر کا نکاح کرتے ہیں تب بھی مہر دینا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 2: کم سے کم مہر کی مقدار تخمیناً پونے تین روپے بھر چاندی ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں چاہے جتنا مقرر کرے لیکن مہر کا بہت بڑھانا اچھا نہیں سو اگر کسی نے صرف ایک روپیہ چاندی یا ایک روپیہ یا ایک اٹھنی مہر مقرر کر کے تب بھی پونے تین روپے بھر چاندی دینی پڑے گی شریعت میں اس سے کم مہر نہیں ہو سکتا اور اگر رخصتی سے پہلے ہی طلاق دیدے تو اس کا آدھا دے۔ مسئلہ نمبر 3: کسی نے دس روپے یا بیس یا سو یا ہزار اپنی حیثیت کے موافق کچھ مہر مقرر کیا اور اپنی بی بی کو رخصت کرا لایا اور اس سے صحبت کی یا صحبت تو نہیں کی لیکن تنہائی میں میاں بی بی کسی ایسی جگہ رہے جہاں صحبت کرنے سے روکنے والی اور منع کرنے والی کوئی بات نہ تھی تو پورا مہر جتنا مقرر کیا ہے ادا کرنا واجب ہے اور اگر یہ کوئی بات نہیں ہوئی اور مرد نے طلاق دے دی تو آدھا مہر دینا واجب ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ میاں بی بی میں اگر ویسی تنہائی ہو گئی جس کا اوپر ذکر ہوا یا دونوں میں سے کوئی مر گیا تو پورا مہر واجب ہو گیا اور اگر ویسی تنہائی اور یکجائی ہونے سے پہلے ہی طلاق ہو گئی تو آدھا مہر واجب ہوا۔ مسئلہ نمبر 4: اگر دونوں میں سے کوئی بیمار تھا۔ یا رمضان کا روزہ رکھے ہوئے تھا۔ یا حج کا احرام باندھے ہوئے تھا۔ یا عورت کو حیض تھا۔ یا وہاں کوئی جھانکتا تاکتا تھا ایسی حالت میں

دونوں کی تنہائی اور یکجائی ہوئی تو ایسی تنہائی کا اعتبار نہیں ہے۔ اس سے پورا مہر واجب نہیں ہوا۔ اگر طلاق مل جائے تو آدھا مہر پانے کی مستحق ہے۔ البتہ اگر رمضان کا روزہ نہ تھا بلکہ قضا یا نفل یا نذر کا روزہ دونوں میں سے کوئی رکھے ہوئے تھا ایسی حالت میں تنہائی میں رہی تو پورا مہر پانے کے مستحق ہے شوہر پر پورا مہر واجب ہوگیا۔ مسئلہ نمبر 5: شوہر نامرد ہے لیکن دونوں میاں بی بی میں ویسی تنہائی ہو چکی ہے تب بھی پورا مہر پائے گی اسی طرح اگر ہجڑے نے نکاح کرلیا پھر تنہائی اور یک جائی کے بعد طلاق دے دی تب بھی پورا مہر پائے گی۔ مسئلہ نمبر 6: میاں بی بی تنہائی میں رہے لیکن لڑکی اتنی چھوٹی ہے کہ صحبت کے قابل نہیں یا لڑکا بہت چھوٹا ہے کہ صحبت نہیں کرسکتا ہے تو اس تنہائی سے بھی پورا مہر واجب نہیں ہوا۔ مسئلہ نمبر 7: اگر نکاح کے وقت مہر کا بالکل ذکر ہی نہیں کیا گیا کہ کتنا ہے یا اس شرط پر نکاح کیا کہ بغیر مہر کے نکاح کرتا ہوں کچھ مہر نہ دوں گا۔ پھر دونوں میں سے کوئی مر گیا یا ویسی تنہائی و یکجائی ہوگئی جو شرع میں معتبر ہے تب بھی مہر دلایا جائے گا۔ اور اس صورت میں مہر مثل دینا ہوگا اور اگر اس صورت میں ویسی تنہائی سے پہلے مرد نے طلاق دے دی تو مہر پانے کی مستحق نہیں ہے بلکہ صرف ایک جوڑا کپڑا پائے گی اور یہ جوڑا دینا مرد پر واجب ہے نہ دے گا تو گنہگار ہوگا۔ مسئلہ نمبر 8: جوڑے میں صرف چار کپڑے مرد پر واجب ہیں ایک کرتا ایک سر بند یعنی اوڑھنی ایک پائجامہ یا ساڑھی جس چیز کا دستور ہو۔ ایک بڑی چادر جس میں سر سے پیر تک لپٹ سکے اس کے سوا اور کوئی کپڑا واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 9: مرد کی جیسی حیثیت ہو ویسے کپڑے دینا چاہئے اگر معمولی غریب آدمی ہو تو سوتی کپڑے اور اگر بہت غریب آدمی نہیں لیکن بہت امیر بھی نہیں تو ٹسر کے اور جو بہت امیر کبیر ہو تو عمدہ ریشمی کپڑے دینا چاہئے لیکن ہر حال میں یہ خیال رہے کہ اس جوڑے کی قیمت مہر مثل کے آدھے سے نہ بڑھے اور ایک روپیہ چھ آنے یعنی ایک روپیہ اور ایک چونی اور

ایک دونی بھر چاندی کے جتنے دام ہوں اس سے کم قیمت بھی نہ ہو۔ یعنی بہت قیمتی کپڑے جن کی قیمت مہر مثل کے آدھے سے بڑھے مرد پر واجب نہیں۔ یوں اپنی خوشی سے اگر وہ بہت قیمتی اس سے زیادہ بڑھیا کپڑے دے دے تو اور بات ہے۔ مسئلہ نمبر 10: نکاح کے وقت تو کچھ مہر مقرر نہیں کیا گیا لیکن نکاح کے بعد میاں بی بی دونوں نے اپنی خوشی سے کچھ مقرر کرلیا تو اب مہر مثل نہ دلایا جائے گا بلکہ دونوں نے اپنی خوشی سے جتنا مقرر کرلیا ہے وہی دلایا جائے گا۔ البتہ اگر ویسی تنہائی و یکجائی ہونے سے پہلے ہی طلاق مل گئی تو اس صورت میں مہر پانے کی مستحق نہیں ہے بلکہ صرف وہی جوڑا ملے گا جس کا اوپر بیان ہو چکا ہے۔ مسئلہ نمبر 11: سو روپیہ یا ہزار روپے اپنی حیثیت کے موافق مہر مقرر کیا۔ پھر شوہر نے اپنی خوشی سے کچھ مہر اور بڑھا دیا اور کہا کہ ہم سو روپے کی جگہ ڈیڑھ سو دے دیں گے تو جتنے روپے دیں گے تو جتنے روپے زیادہ دینے کو کہے ہیں وہ بھی واجب ہو گئے نہ دے گا تو گنہگار ہوگا اور اگر ویسی تنہائی و یکجائی سے پہلے طلاق مل گئی تو جس قدر اصل مہر تھا اسی کا آدھا دیا جائے گا جتنا بعد میں بڑھایا تھا اس کو شمار نہ کریں گے۔ اسی طرح عورت نے اپنی خوشی و رضامندی سے اگر کچھ مہر معاف کر دیا تو جتنا معاف کیا ہے اتنا معاف ہوگیا اور اگر پورا معاف کر دیا تو پورا مہر معاف ہوگیا۔ اب اس کے پانے کی مستحق نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 12: اگر شوہر نے کچھ دباؤ ڈال کر دھمکا کر دق کر کے معاف کرا لیا۔ تو اس معاف کرنے سے معاف نہیں ہوا اب بھی اس کے ذمہ ادا کرنا واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 13: مہر میں روپیہ پیسہ سونا چاندی کچھ مقرر نہیں کیا بلکہ کوئی گاؤں یا کوئی باغ یا کچھ زمین مقرر ہوئی تو یہ بھی درست ہے۔ جو باغ وغیرہ مقرر کیا ہے وہی دینا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 14: مہر میں کوئی گھوڑا یا ہاتھی اور کوئی جانور مقرر کیا۔ لیکن یہ مقرر نہیں کیا کہ فلانا گھوڑا دوں گا یہ بھی درست ہے۔ ایک منجھولا گھوڑا جو نہ بہت بڑھیا ہو نہ بہت گھٹیا دینا چاہیئے یا اس کی قیمت دے۔ البتہ اگر

صرف اتنا ہی کہا کہ ایک جانور دے دوں گا۔اور یہ نہیں بتلایا کہ کونسا جانور دیوے گا تو یہ مہر مقرر کرنا صحیح نہیں ہوا۔مہر مثل دینا پڑیگا۔مسئلہ نمبر 15: کسی نے بے قاعدہ نکاح کرلیا تھا اس نے میاں بی بی میں جدائی کرادی گئی جیسے کسی نے چھپا کے اپنا نکاح کرلیا دو گواہوں کے سامنے نہیں کیا یا وہ گواہ تو تھے لیکن بہرے تھے۔انہوں نے وہ لفظ نہیں سنے تھے جن سے نکاح بندھتا ہے۔یا کسی کے میاں نے طلاق دے دی تھی یا مر گیا تھا اور ابھی عدت پوری نہیں ہونے پائی کہ اس نے دوسرا نکاح کرلیا یا کوئی اور ایسی ہی بے قاعدہ بات ہوئی اس لئے دونوں میں جدائی کرا دی گئی لیکن ابھی مرد نے صحبت نہیں کیا ہے تو کچھ مہر نہیں ملے گا بلکہ اگر ویسی تنہائی میں ایک جگہ رہے سہے بھی ہوں تب بھی مہر نہ ملے گا۔البتہ اگر صحبت کر چکا ہو تو مہر مثل دلایا جائے گا لیکن اگر مہر نکاح کے وقت ٹھہرایا گیا تھا اور مہر مثل اس سے زیادہ ہے تو وہی ٹھہرایا ہوا مہر ملے گا۔مہر مثل نہ ملے گا۔مسئلہ نمبر 16: کسی نے اپنی بی بی سمجھ کر غلطی سے کسی غیر عورت سے صحبت کرلی تو اس کو بھی مہر مثل دینا پڑے گا۔اور صحبت کو زمانہ کہیں گے نہ کچھ گناہ ہوگا۔بلکہ اگر پیٹ رہ گیا تو اس لڑکے کا نسب بھی ٹھیک ہے اس کے نسب میں کچھ دھبہ نہیں ہے اور اس کو حرامی کہنا درست نہیں ہے۔اور جب معلوم ہو گیا کہ یہ میری عورت نہ تھی تو اب اس عورت سے الگ رہے اب صحبت کرنا درست نہیں۔اور اس عورت کو بھی عدت بیٹھنا واجب ہے۔اب بغیر عدت پوری کئے اپنے میاں کے پاس رہنا اور میاں کا صحبت کرنا درست نہیں اور عدت کا بیان آگے آئے گا انشاءاللہ تعالی۔مسئلہ نمبر 17: جہاں کہیں پہلی رات کو سب مہر دے دینے کا دستور ہو وہاں اول ہی رات سارا مہر لے لینے کا عورت کو اختیار ہے۔اگر اول رات نہ مانگا تو جب مانگے تب مرد کو دینا واجب ہے دیر نہیں کرسکتا۔مسئلہ نمبر 18: ہندوستان میں دستور ہے کہ مہر کا لین دین طلاق کے بعد یا مر جانے کے بعد ہوتا ہے کہ جب طلاق مل جاتی ہے تب مہر کا دعوی کرتی ہے یا مرد مر گیا اور کچھ

مال چھوڑ گیا تو اس مال میں سے لے لیتی ہے اور اگر عورت مر گئی تو اس کے وارث مہر کے دعوے دار ہوتے ہیں اور جب تک میاں بی بی ساتھ رہتے ہیں تب تک نہ کوئی دیتا ہے نہ وہ مانگتی ہے تو ایسی جگہ دستور کی وجہ سے طلاق ملنے سے پہلے مہر کا دعوے نہیں کر سکتی۔ البتہ پہلی رات کو جتنے مہر کے پیشگی دینے کا دستور ہے اتنا مہر پہلے دینا واجب ہے ہاں اگر کسی قوم میں یہ دستور نہ ہو تو اس کا یہ حکم نہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 19: جتنے مہر کے پیشگی دینے کا دستور ہے۔ اگر اتنا مہر پیشگی نہ دیا تو عورت کو اختیار ہے کہ جب تک اتنا مہر نہ پائے تب تک مرد کو ہم بستر نہ ہونے دے اور اگر ایک دفعہ صحبت کر چکا ہے تب اختیار ہے کہ اب دوسرے دفعہ یا تیسری دفعہ قابو نہ ہونے دے۔ اور اگر وہ اپنے ساتھ پردیس لے جانا چاہے تو بے اتنا مہر لئے پردیس نہ جائے اسی طرح اگر عورت اس حالت میں اپنے کسی محرم عزیز کے ساتھ پردیس چلی جائے یا مرد کے گھر سے اپنے میکے چلی جائے تو مرد اس کو روک نہیں سکتا۔ اور جب اتنا مہر دے دیا تو اب شوہر کے بے اجازت کچھ نہیں کر سکتی۔ بغیر مرضی پائے کہیں جانا آنا جائز نہیں۔ اور شوہر کا جہاں جی چاہے اسے لے جائے جانے سے انکار کرنا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 20: مہر کی نیت سے شوہر نے کچھ دیا تو جتنا دیا ہے اتنا مہر ادا ہو گیا۔ دیتے وقت عورت سے یہ بتلانا ضروری نہیں ہے کہ میں مہر دے رہا ہوں۔ مسئلہ نمبر 21: مرد نے کچھ دیا لیکن عورت تو کہتی ہے کہ یہ چیز تم نے مجھ کو یوں ہی دی۔ مہر میں نہیں دی اور مرد کہتا ہے کہ یہ میں نے مہر میں دیا ہے تو مرد ہی کی بات کا اعتبار کیا جائے گا۔ البتہ اگر کھانے پینے کی کوئی چیز تھی تو اس کو مہر میں نہ سمجھیں گے اور مرد کی اس بات کا اعتبار نہ کریں گے۔

مہر مثل کا بیان

مسئلہ نمبر 1: خاندانی مہر یعنی مہر مثل کا مطلب یہ ہے کہ اس عورت کے باپ کے گھرانے میں سے کوئی دوسری عورت دیکھو جو اس کے مثل ہو یعنی اگر یہ کم عمر ہے تو

وہ بھی نکاح کے وقت کم عمر ہو اگر یہ خوبصورت ہے تو وہ بھی خوبصورت ہو۔ اس کا نکاح کنوارے پن میں ہوا اور اس کا نکاح بھی کنوارے پن میں ہوا ہو۔ نکاح کے وقت جتنی مالدار یہ ہے اتنی ہی وہ بھی تھی۔ جس دیس کی یہ رہنے والی ہے اسی دیس کی وہ بھی ہے اگر یہ دیندار ہوشیار سلیقہ دار پڑھی لکھی ہے تو وہ بھی ایسی ہی ہو غرض جس وقت اس کا نکاح ہوا ہے اس وقت ان باتوں میں وہ بھی اس کے مثل تھی جس کا اب نکاح ہوا۔ تو جو مہر اس کا مقرر ہوا تھا وہی اس کا مہر مثل ہے۔ مسئلہ نمبر 2: باپ کے گھرانے کی عورتوں سے مراد جیسے اس کی بہنیں پھوپھی، چچا زاد بہن وغیرہ یعنی اس کی دادھیالی لڑکیاں مہر مثل کے دیکھنے میں ماں کا مہر دیکھیں گے ہاں اگر ماں بھی باپ ہی کے گھرانے میں سے ہو جیسے باپ نے اپنے چچا کی لڑکی سے نکاح کر لیا تھا تو اس کا مہر مثل کہا جائے گا۔

کافروں کے نکاح کا بیان

مسئلہ نمبر 1: کافر لوگ اپنے اپنے مذہب کے اعتبار سے جس طریقہ سے نکاح کرتے ہوں شریعت اس کو بھی معتبر رکھتی ہے اور اگر وہ دونوں ساتھ مسلمان ہو جائیں تو اب نکاح دہرانے کی کچھ ضرورت نہیں وہی نکاح اب بھی باقی ہے۔ مسئلہ نمبر 2: اگر دونوں میں سے ایک مسلمان ہو گیا دوسرا نہیں ہوا تو نکاح جاتا رہا اب میاں بی بی کی طرح رہنا سہنا درست نہیں۔

بیبیوں میں برابری کرنے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جس کے کئی بیبیاں ہوں تو مرد پر واجب ہے کہ سب کو برابر رکھے جتنا ایک عورت کو دیا ہے دوسری بھی اتنے کی دعویدار ہو سکتی ہے۔ چاہے دونوں کنواری ہوں یا دونوں بیاہی ہوں یا ایک تو کنواری ہو اور دوسری بیاہی بیاہ لایا۔ سب کا ایک حکم ہے۔ اگر ایک کے پاس ایک رات رہا تو دوسری کے پاس بھی ایک رات رہے۔ اس کے پاس دو یا تین راتیں رہا تو اس کے پاس بھی دو یا تین راتیں رہے

جتنا مال زیور کپڑے اس کو دیئے اتنے ہی کی دوسری عورت بھی دعویدار ہے۔ مسئلہ نمبر 2: جس کا نیا نکاح ہوا اور جو پرانی ہو چکی دونوں کا حق برابر ہے کچھ فرق نہیں۔ مسئلہ نمبر 3: برابری صرف رات کے رہنے میں ہے دن کے رہنے میں برابری ہونا ضروری نہیں۔ اگر دن میں ایک کے پاس زیادہ رہا اور دوسری کے پاس کم رہا تو کچھ حرج نہیں اور رات کے میں برابری واجب ہے اگر ایک کے پاس مغرب کے بعد ہی آ گیا اور دوسری کے پاس عشاء کے بعد آیا تو گناہ ہوا۔ البتہ جو شخص رات کو نوکری میں لگا رہتا ہو اور دن کو گھر میں رہتا ہو جیسے چوکیدار پہرہ دار اس کے لئے دن کو برابری کا حکم ہے۔ مسئلہ نمبر 4: مرد چاہے بیمار ہو چاہے تندرست بہر حال رہنے میں برابری کرے۔ مسئلہ نمبر 5: ایک عورت سے زیادہ محبت ہے اور دوسری سے کم تو اس میں کچھ گناہ نہیں۔ چونکہ دل اپنے اختیار میں نہیں ہوتا۔ مسئلہ نمبر 6: سفر میں جاتے وقت برابری نہیں جس کو جی چاہے ساتھ لے جائے اور بہتر یہ ہے کہ نام نکال لے جس کا نام نکلے اس کو لے جائے تا کہ کوئی اپنے جی میں ناخوش نہ ہو۔

دودھ پینے اور پلانے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جب بچہ پیدا ہو تو ماں پر دودھ پلانا واجب ہے۔ البتہ اگر باپ مالدار ہو اور کوئی انا تلاش کر سکے تو دودھ نہ پلانے میں کچھ گناہ بھی نہیں۔ مسئلہ نمبر 2: کسی اور کے لڑکے کو بغیر میاں کی اجازت لئے دودھ پلانا درست نہیں ہاں البتہ کوئی بچہ بھوک کے مارے تڑپتا ہو اور اس کے ضائع ہو جانے کا ڈر ہو تو ایسے وقت بغیر اجازت بھی دودھ پلائے۔ مسئلہ نمبر 3: زیادہ سے زیادہ دودھ پلانے کی مدت دو برس ہیں دو سال کے بعد دودھ پلانا حرام ہے بالکل درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 4: اگر بچہ کچھ کھانے پینے لگا اور اس وجہ سے دو برس سے پہلے ہی دودھ چھڑا دیا تب بھی کچھ حرج نہیں۔ مسئلہ نمبر 5: جب بچہ نے کسی اور عورت کا دودھ پیا تو

وہ عورت اس کی ماں بن گئی اور اس انا کا شوہر جس کے بچہ کا یہ دودھ ہے اس بچہ کا باپ ہو گیا اور اس کی اولاد اس کے دودھ شریک بھائی بہن ہو گئے اور نکاح حرام ہو گیا اور جو رشتے نسب کے اعتبار سے حرام ہیں وہ رشتے دودھ کے اعتبار سے بھی حرام ہو جاتے ہیں لیکن بہت سے عالموں کے فتوے میں یہ حکم جب ہی ہے کہ بچہ نے دو برس کے اندر ہی اندر دودھ پیا ہو۔ اگر بچہ دو برس کا ہو چکا اس کے بعد کسی عورت کا دودھ پیا تو اس پینے کا کچھ اعتبار نہیں نہ پلانے والی ماں بنی اور نہ اس کی اولاد اس بچہ کے بھائی بہن ہوئے۔ اس لئے اگر آپس میں نکاح کر دیں تو درست ہے لیکن امام اعظم جو بہت بڑے امام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اگر ڈھائی برس کے اندر اندر بھی دودھ پیا ہو تب بھی نکاح درست نہیں۔ البتہ اگر ڈھائی برس کے بعد دودھ پیا ہو تو اس کا بالکل اعتبار نہیں بغیر کھٹکے سب کے نزدیک نکاح درست ہے۔ مسئلہ نمبر 6: جب بچہ کے حلق میں دودھ چلا گیا تو سب رشتے جو ہم نے اوپر لکھے ہیں حرام ہو گئے چاہے تھوڑا دودھ گیا ہو یا بہت اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ مسئلہ نمبر 7: اگر بچہ نے چھاتی سے دودھ نہیں پیا بلکہ اس نے اپنا دودھ نکال کر اس کے حلق میں ڈال دیا تو اسے بھی وہ سب رشتے حرام ہو گئے۔ اسی طرح اگر بچہ کی ناک میں دودھ ڈال دیا تب بھی سب رشتے حرام ہو گئے اور اگر کان میں ڈالا تو اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ مسئلہ نمبر 8: اگر عورت کا دودھ پانی میں یا کسی دوا میں ملا کر بچہ کو پلایا تو دیکھو کہ دودھ زیادہ ہے یا پانی یا دونوں برابر اگر دودھ زیادہ ہو یا دونوں برابر ہوں تو جس عورت کا دودھ ہے وہ ماں ہو گئی اور سب رشتے حرام ہو گئے اور اگر پانی دوا زیادہ ہے۔ تو اس کا کچھ اعتبار نہیں وہ عورت ماں نہیں بنی۔ مسئلہ نمبر 9: عورت کا دودھ بکری یا گائے کے دودھ میں مل گیا اور بچہ نے کھا لیا تو دیکھو زیادہ کون ہے اگر عورت کا دودھ زیادہ یا دونوں برابر ہوں تو سب رشتے حرام ہو گئے اور جس عورت کا دودھ ہے یہ بچہ اس کی اولاد بن گیا اور اگر بکری یا گائے کا دودھ زیادہ ہے تو اس کا

کچھ اعتبار نہیں ایسا سمجھیں گے کہ گویا اس نے پیا ہی نہیں۔ مسئلہ نمبر 10: اگر کسی کنواری لڑکی کے دودھ اتر آیا۔ اس کو کسی بچہ نے پی لیا تو اس سے بھی سب رشتے حرام ہو گئے۔ مسئلہ نمبر 11: مردہ عورت کا دودھ دھو کر کسی بچہ کو پلا دیا تو اس سے بھی سب رشتے حرام ہو گئے۔ مسئلہ نمبر 12: دو لڑکوں نے ایک بکری یا ایک گائے کا دودھ پیا تو اس سے کچھ نہیں ہوتا وہ بھائی بہن نہیں ہوتے۔ مسئلہ نمبر 13: جوان مرد نے اپنی بی بی کا دودھ پیا تو وہ حرام نہیں ہوئی۔ البتہ بہت گناہ ہوا کیونکہ دو برس کے بعد دودھ پینا بالکل حرام ہے۔ مسئلہ نمبر 14: ایک لڑکا لڑکی ہے دونوں نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا ہے تو ان میں نکاح نہیں ہوسکتا خواہ ایک زمانہ ہی میں پیا ہو۔ یا ایک نے پہلے دوسرے نے کئی برس کے بعد دونوں کا ایک حکم ہے۔ مسئلہ نمبر 15: ایک لڑکی نے باقر کی بیوی کا دودھ پیا تو اس لڑکی کا نکاح نہ باقر سے ہوسکتا ہے نہ اس کے باپ دادا کے ساتھ نہ باقر کی اولاد کے ساتھ بلکہ باقر کے جو اولاد دوسری بیوی سے ہے اس سے بھی نکاح درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 16: عباس نے خدیجہ کا دودھ پیا اور خدیجہ کے شوہر قادر کے ایک دوسری بی بی زینب تھی جس کو طلاق مل چکی ہے تو اب زینت بھی عباس سے نکاح نہیں کرسکتی۔ کیونکہ عباس زینب کے میاں کی اولاد ہے اور میاں کی اولاد سے نکاح درست نہیں۔ اسی طرح اگر عباس اپنی عورت کو چھوڑ دے تو وہ عورت قادر کے ساتھ نکاح نہیں کرسکتی۔ کیونکہ وہ اس کا خسر ہوا اور قادر کی بہن اور عباس کا نکاح نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ دونوں پھوپھی بھتیجا ہوئے۔ چاہے وہ قادر کی سگی بہن ہو یا دودھ شریکی بہن ہو۔ دونوں کا ایک حکم ہے البتہ عباس کی بہن سے قادر نکاح کرسکتا ہے۔ مسئلہ نمبر 17: عباس کی بہن ساجدہ ہے ساجدہ نے ایک عورت کا دودھ پیا۔ لیکن عباس نے نہیں پیا تو اس دودھ پلانے والی عورت کا نکاح عباس سے ہوسکتا ہے۔ مسئلہ نمبر 18: عباس کے لڑکے نے زاہدہ کا دودھ پیا تو زاہدہ کا نکاح

عباس کے ساتھ ہوسکتا ہے۔ مسئلہ نمبر 19: قادر اور ذاکر دو بھائی ہیں اور ذاکر کی ایک دودھ شریکی بہن ہے تو قادر کے ساتھ اس کا نکاح ہوسکتا ہے البتہ ذاکر کے ساتھ نہیں ہوسکتا۔ خوب اچھی طرح سمجھ لو۔ چونکہ اس قسم کے مسئلے مشکل ہیں کہ کم سمجھ میں آتے ہیں اس لئے ہم زیادہ نہیں لکھتے جب کبھی ضرورت پڑے تو کسی سمجھ دار بڑے عالم سے سمجھ لینا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 20: کسی مرد کا کسی عورت سے رشتہ لگا۔ پھر ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میں نے تو ان دونوں کو دودھ پلایا ہے اور سوائے اس عورت کے کوئی اور اس دودھ پینے کو نہیں بیان کرتا تو صرف اس عورت کے کہنے سے دودھ کا رشتہ ثابت نہ ہوگا۔ ان دونوں کا نکاح درست ہے بلکہ جب دو معتبر اور دیندار مرد یا ایک دیندار مرد اور دو دیندار عورتیں دودھ پینے کی گواہی دیں تب اس رشتہ کا ثبوت ہوگا۔ اب البتہ نکاح حرام ہوگیا بغیر ایسی گواہی کے ثبوت نہ ہوگا لیکن اگر صرف ایک مرد یا ایک عورت کے کہنے سے یا دو تین عورتوں کے کہنے سے دل گواہی دینے لگے کہ یہ سچ کہتی ہوں گی مگر ضرور ایسا ہوا ہوگا تو ایسے وقت نکاح نہ کرنا چاہئے کہ خواہ مخواہ شک میں پڑنے سے کیا فائدہ اور اگر کسی نے کرلیا تب بھی خیر ہوگیا۔ مسئلہ نمبر 21: عورت کا دودھ کسی دوا میں ڈالنا جائز نہیں اور اگر ڈال دیا تو اب اس کا کھانا اور لگانا ناجائز اور حرام ہے۔ اسی طرح دوا کے لئے آنکھ میں یا کان میں دودھ ڈالنا بھی جائز نہیں۔ خلاصہ یہ کہ آدمی کے دودھ سے کسی طرح کا نفع اٹھانا اور اس کو اپنے کام میں لانا درست نہیں۔

۔۔۔۔۔۔اختتام۔۔۔حصہ اول۔۔۔۔

فہرست

بہشتی زیور حصہ پنجم

بهشتی زیور حصه ششم

بهشتی زیور حصه هفتم

چاہے بی بی سنے یا نہ سنے ہر حال میں طلاق ہوگئی۔ مسئلہ نمبر 4: طلاق تین قسم کی ہے۔ ایک تو ایسی طلاق جس میں نکاح بالکل ٹوٹ جاتا ہے اور اب بغیر نکاح کیے اس مرد کے پاس رہنا جائز نہیں اگر پھر اسی کے پاس رہنا چاہے اور مرد بھی اس کو رکھنے پر راضی ہو تو پھر سے نکاح کرنا پڑیگا۔ ایسی طلاق کو بائین طلاق کہتے ہیں۔ دوسری وہ جس میں نکاح ایسا ٹوٹا کہ دوبارہ نکاح بھی کرنا چاہیں تو بعد عدت کسی دوسرے سے اول نکاح کرنا پڑے گا اور جب وہاں طلاق ہوجائے تب بعد عدت اس سے نکاح ہوسکے گا ایسی طلاق کے بعد اگر مرد پشیمان ہوا تو پھر سے نکاح کرنا ضروری نہیں بغیر نکاح کیے بھی اس کو رکھ سکتا ہے پھر میاں بی بی کی طرح رہنے لگیں تو درست ہے البتہ اگر مرد طلاق دے کر اسی پر قائم رہا اور اس سے نہیں پھرا تو جب طلاق کی عدت گزر جائے گی تب نکاح ٹوٹ جائے گا اور عورت جدا ہوجائے گی اور جب تک عدت نہ گزرے تب تک رکھنے نہ رکھنے دونوں باتوں کا اختیار ہے ایسی طلاق کو رجعی طلاق کہتے ہیں البتہ اگر تین طلاق دیدیں تو اب اختیار نہیں۔ مسئلہ نمبر 5: طلاق دینے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ صاف صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ میں نے تجھ کو طلاق دے دی یا یوں کہا کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق دیدی۔ غرضیکہ ایسی صاف بات کہہ دی جس میں طلاق دینے کی سوا کوئی اور معنی نہیں نکل سکتے ایسی طلاق کو صریح کہتے ہیں۔ دوسری قسم یہ کہ صاف صاف لفظ نہیں کہے بلکہ ایسے گول گول لفظ کہے جس میں طلاق کا مطلب بھی بن سکتا ہے اور طلاق کے سوا اور دوسرے معنی بھی نکل سکتے ہیں جیسے کوئی کہے میں نے تجھے دور کردیا تو اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ میں نے تجھ کو طلاق دے دی دوسرا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ طلاق تو نہیں دی لیکن اب تجھ کو اپنے پاس نہ رکھوں گا ہمیشہ اپنے میکے میں پڑی رہ۔ تیری خبر نہ لوں گا۔ یا یوں کہے مجھے تجھ سے کچھ واسطہ نہیں۔ مجھے تجھ سے کچھ مطلب نہیں تو مجھ سے جدا ہوگئی۔ میں نے تجھ کو الگ کردیا۔ جدا کردیا میرے گھر سے چلی جا۔ نکل جا۔

ہٹ دور ہو اپنے ماں باپ کے سر جاکے بیٹھ اپنے گھر جا میرا تیرا نباہ نہ ہوگا۔ اسی طرح کے اور الفاظ جن میں دونوں مطلب نکل سکتے ہیں۔ ایسی طلاق کو کنایہ کہتے ہیں۔ مسئلہ نمبر 6: اگر صاف صاف لفظوں میں طلاق دی تو زبان سے نکلتے ہی طلاق پڑ گئی چاہے طلاق دینے کی نیت ہو چاہے نہ ہو۔ بلکہ ہنسی دل لگی میں کہا ہو ہر طرح طلاق ہو گئی اور صاف لفظوں میں طلاق دینے سے تیسری قسم کی طلاق پڑتی ہے یعنی عدت کے ختم ہونے تک اس کے رکھنے نہ رکھنے کا اختیار رہے اور ایک مرتبہ کہنے سے ایک ہی طلاق پڑے گی نہ دو پڑیں گی نہ تین البتہ اگر تین دفعہ کہے یا یوں کہے تجھ کو تین طلاق دیں تو تین طلاقیں پڑیں۔ مسئلہ نمبر 7: کسی نے ایک طلاق دی تو جب تک عورت عدت میں رہے تب تک دوسری طلاق اور تیسری طلاق اور دینے کا اختیار رہتا ہے اگر دے گا تو پڑ جائے گی۔ مسئلہ نمبر 8: کسی نے یوں کہا تجھکو طلاق دے دوں گا تو اس سے طلاق نہیں ہوئی۔ اسی طرح اگر کسی بات پر یوں کہا کہ اگر فلانا کام کرے گی تو طلاق دے دوں گا تب بھی طلاق نہیں ہوئی چاہے وہ کام کرے چاہے نہ کرے ہاں اگر یوں کہہ دے اگر فلانا کام کرے تو طلاق ہے۔ تو اس کے کرنے سے طلاق پڑ جائے گی۔ مسئلہ نمبر 9: کسی نے طلاق دے کر اس کے ساتھ انشاء اللہ بھی کہہ دیا تو طلاق نہیں پڑی۔ اسی طرح اگر یوں کہا اگر خدا چاہے تو تجھ کو طلاق۔ اس سے بھی کسی قسم کی طلاق نہیں البتہ اگر طلاق دے کر ذرا ٹھہر گیا پھر انشاء اللہ کہا تو طلاق پڑ گئی۔ مسئلہ نمبر 10: کسی نے اپنی بی بی کو طلاقن کہہ کر پکارا تب بھی طلاق پڑ گئی اگر چہ ہنسی میں کہا ہو۔ مسئلہ نمبر 11: کسی نے کہا جب تو لکھنو جائے تو تجھ کو طلاق ہے تو جب تک لکھنو نہ جائے گی طلاق نہ پڑے گی جب وہاں جائے گی تب طلاق پڑے گی۔ مسئلہ نمبر 12: اور اگر صاف صاف طلاق نہیں دی بلکہ گول گول الفاظ کہے اور اشارہ کنایہ سے طلاق دی تو ان لفظوں کے کہنے کے وقت اگر طلاق دینے کی نیت تھی تو طلاق ہو گئی اور اول قسم کی

یعنی بائن طلاق ہوئی۔اب بغیر نکاح کئے نہیں رکھ سکتا اور اگر طلاق کی نیت نہ تھی بلکہ دوسرے معنی کے اعتبار سے کہا تھا تو طلاق نہیں ہوئی۔البتہ اگر قرینے سے معلوم ہو جائے کہ طلاق ہی دینے کی نیت تھی اب وہ جھوٹ بکتا ہے تو اب عورت اس کے پاس نہ رہے اور یہی سمجھے کہ مجھے طلاق مل گئی۔جیسے بی بی نے غصہ میں آ کر کہا کہ میرا تیرا نباہ نہ ہوگا مجھ کو طلاق دیدے اس نے کہا اچھا میں نے چھوڑ دیا تو یہاں عورت یہی سمجھے کہ مجھے طلاق دیدی۔مسئلہ نمبر 13: کسی نے تین دفعہ کہا کہ تجھ کو طلاق' طلاق' طلاق تو تینوں طلاقیں پڑ گئیں یا گول الفاظ میں تین مرتبہ کہا تب بھی تین پڑ گئیں۔لیکن اگر نیت ایک ہی طلاق کی ہے صرف مضبوطی کے لئے تین دفعہ کہا تھا کہ بات خوب پکی ہو جائے تو ایک ہی طلاق ہوئی لیکن عورت کو اس کے دل کا حال تو معلوم نہیں اس لئے یہی سمجھے کہ تین طلاقیں مل گئیں۔

رخصتی سے پہلے طلاق ہو جانے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: ابھی میاں کے پاس نہ جانے پائی تھی کہ اس نے طلاق دیدی یا رخصتی تو ہوگئی ابھی میاں بی بی میں ویسی تنہائی نہیں ہونے پائی جو شرع میں معتبر ہے جس کا بیان مہر کے باپ میں آ چکا ہے۔تنہائی و یکجائی ہونے سے پہلے ہی طلاق دی تو طلاق بائن پڑی چاہے صاف لفظوں سے دی ہو یا گول لفظوں سے ایسی عورت کو جب طلاق دی جائے تو پہلی ہی قسم کی کتنی بائن طلاق پڑتی ہے اور ایسی عورت کے لئے طلاق کی عدت بھی کچھ نہیں ہے طلاق ملنے کے بعد فوراً دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے اور ایسی عورت کو ایک طلاق دینے کے بعد اب دوسری تیسری طلاق مرد سے نکاح کر سکتی ہے اور ایسی عورت کو ایک طلاق دینے کے بعد اب دوسری تیسری طلاق بھی دینے کا اختیار نہیں اگر دے گا تو نہ پڑیگی۔البتہ پہلی ہی دفعہ یوں کہہ دے کہ تجھ کو دو طلاق تین طلاق تو جتنی دی ہیں سب پڑ گئیں اور اگر یوں کہا۔تجھ کو طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے۔تب بھی ایسی عورت کو ایک ہی طلاق پڑے گی۔مسئلہ

نمبر 2: ایسی عورت سے یوں کہا کہ اگر فلانا کام کرے تو طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ طلاق ہے اور اس نے وہ کام کرلیا تو اس کے کرتے ہی تینوں طلاقیں پڑ گئیں۔ مسئلہ نمبر 3: اور اگر میاں بی بی میں تنہائی دیکجائی ہو چکی ہے۔ صحبت چاہے ہو چکی ہو یا ابھی نہ ہوئی ہو ایسی عورت کو صاف صاف لفظوں میں طلاق دینے سے طلاق رجعی پڑتی ہے۔ جس میں بے نکاح کئے بھی رکھ لینے کا اختیار رہتا ہے اور گول لفظوں میں بائن طلاق پڑتی اور عدت بھی بیٹھنا پڑے گی بغیر عدت پوری کئے دوسرے سے نکاح نہیں کرسکتی اور عدت کے اندر اس کا مرد دوسری اور تیسری طلاق بھی دے سکتا ہے۔

تین طلاق دینے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: اگر کسی نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے دیں تو اب وہ عورت بالکل اس مرد کے لئے حرام ہوگئی اب اگر پھر سے نکاح کرے تب بھی عورت کو اس مرد کے پاس رہنا حرام ہے اور یہ نکاح نہیں ہوا چاہے صاف لفظوں میں تین طلاقیں دی ہوں یا گول لفظوں میں سب کا ایک حکم ہے۔ مسئلہ نمبر 2: تین طلاقیں ایک دم سے دیدیں۔ جیسے یوں کہہ دیا تجھ کو طلاق یا یوں کہا تجھ کو طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ یا الگ کر کے تین طلاقیں دیں جیسے ایک آج دی ایک کل ایک پرسوں یا ایک اس مہینہ میں ایک دوسرے مہینہ میں ایک تیسرے مہینے یعنی مدت کے اندر اندر تینوں طلاقیں دیدیں سب کا ایک حکم ہے اور صاف لفظوں میں طلاق دے کر پھر روک رکھنے کا اختیار اس وقت ہوتا ہے جب تین طلاقیں نہ دے صرف ایک یا دو دے۔ جب تین طلاقیں دیں تو اب کچھ نہیں ہوسکتا۔ مسئلہ نمبر 3: کسی نے اپنی عورت کو ایک طلاق رجعی دی۔ پھر ماں راضی ہوگیا اور روک رکھا۔ پھر دو چار برس میں کسی بات پر غصہ آیا تو ایک طلاق رجعی اور دے دی جس میں روک رکھنے کا اختیار رہتا ہے پھر جب غصہ اترا تو روک رکھا اور نہیں چھوڑا۔ یہ دو طلاقیں ہو چکیں

اب اس کے بعد اگر کبھی ایک طلاق اور دیدے گا تو تین پوری ہو جائیں گی اور اس کا وہی حکم ہوگا جو ہم نے صفحہ پر بیان کیا ہے کہ بغیر دوسرا خاوند کئے اس مرد سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح اگر کسی نے طلاق بائن دی جس میں روک رکھنے کا اختیار نہیں ہوتا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ پھر پشیماں ہوا اور میاں بی بی نے راضی ہو کر پھر سے نکاح پڑھوالیا کچھ زمانہ کے بعد پھر غصہ آیا اور ایک طلاق بائن دیدی اور غصہ اترنے کی بعد پھر نکاح پڑھوالیا یہ دو طلاقیں ہوئیں اب تیسری دفعہ اگر طلاق دے گا تو پھر وہی حکم ہے کہ پھر دوسرا کئے اس سے نکاح نہیں کرسکتی۔

کسی شرط پر طلاق دینے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: نکاح کرنے سے پہلے کسی عورت کو کہا اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ کو طلاق ہے تو جب اس عورت سے نکاح کریگا تو نکاح کرتے ہی طلاق بائن پڑ جائے گی اب بغیر نکاح کئے اس کو نہیں رکھ سکتا اور اگر یوں کہا ہو اگر تجھ سے نکاح کروں تو تجھ پر دو طلاق بائن پڑ گئیں اور اگر تین طلاق کو کہا تھا۔ تو تینوں پڑ گئیں اور اب طلاق مغلظہ ہوگئی۔ مسئلہ نمبر 2: نکاح ہوتے ہی جب اس پر طلاق پڑ گئی تو اس نے اسی عورت سے پھر نکاح کرلیا تو اب اس دوسرے نکاح کرنے سے طلاق نہ پڑے گی۔ ہاں اگر یوں کہا ہو جتنی دفعہ تجھ سے نکاح کروں ہر مرتبہ تجھ کو طلاق ہے تو جب نکاح کرے گا ہر دفعہ طلاق پڑ جایا کرے گی۔ اب اس عورت کو رکھنے کی کوئی صورت نہیں۔ دوسرا خاوند کر کے اگر اس مرد سے نکاح کرے گی تب بھی طلاق پڑ جائے گی۔ مسئلہ نمبر 3: کسی نے کہا جس عورت سے نکاح کروں اس کو طلاق تو جس سے نکاح کرے گا اس پر طلاق پڑ جائے گی البتہ طلاق پڑنے کے بعد اگر پھر اسی عورت سے نکاح کرلیا تو طلاق نہیں پڑی۔ مسئلہ نمبر 4: کسی غیر عورت سے جس سے ابھی نکاح نہیں کیا ہے اس طرح کہا اگر تو فلانا کام کرے تو تجھ کو طلاق۔ اس کا کچھ اعتبار نہیں اگر اس سے نکاح کرلیا اور نکاح کے بعد اس نے وہی

کام کیا تب بھی طلاق نہیں پڑی کیونکہ غیر عورت کو طلاق دینے کی یہی صورت ہے کہ یوں کہے اگر تجھ سے نکاح کروں تو طلاق کسی اور طرح طلاق نہیں پڑ سکتی۔ مسئلہ نمبر 5: اور اگر اپنی بی بی سے کہا اگر تو فلانا کام کرے تو تجھ کو طلاق۔ اگر تو میرے پاس نہ جائے تو تجھ کو طلاق۔ اگر تو اس گھر میں جائے تو تجھ کو طلاق یا اور کسی بات کے ہونے پر طلاق دی تو جب وہ کام کرے گی تب طلاق پڑ جائے گی تو نہ پڑے گی اور طلاق رجعی پڑے گی جس میں بے نکاح بھی روک رکھنے کا اختیار ہوتا ہے۔ البتہ اگر کوئی گول لفظ کہتا جیسے یوں کہے اگر تو فلانا کام کرے تو مجھ سے تیرا کچھ واسطہ نہیں تو جب وہ کام کرے گی تب طلاق بائن پڑے گی بشرطیکہ مرد نے اس لفظ کے کہتے وقت طلاق کی نیت کی ہو۔ مسئلہ نمبر 6: اگر یوں کہا اگر فلانا کام کرے تو تجھ کو دو طلاق یا تین طلاق تو جتنی طلاق کہی اتنی پڑیں گی۔ مسئلہ نمبر 7: اپنی بی بی سے کہا تھا اگر اس گھر میں جائے تو تجھ کو طلاق اور وہ چلی گئی اور طلاق پڑ گئی۔ پھر عدت کے اندر اندر اس نے روک رکھا یا پھر سے نکاح کر لیا تو اب پھر گھر میں جانے سے طلاق نہ پڑے گی۔ البتہ اگر یوں کہا ہو جتنی مرتبہ اس گھر میں جائے ہر مرتبہ تجھ کو طلاق یا یوں کہا ہو جب کبھی تو گھر میں جائے ہر مرتبہ تجھ کو طلاق تو اس صورت میں عدت کے اندر یا پھر نکاح کر لینے کے بعد اگر دوسری مرتبہ گھر میں جانے سے دوسری طلاق ہو گئی پھر عدت کے اندر یا تیسرے نکاح کے بعد اگر تیسری دفعہ گھر میں جائے گی تو تیسری طلاق پڑ جائے گی۔ اب تین طلاق کے بعد اس سے نکاح درست نہیں۔ البتہ اگر دوسرا خاوند کر کے پھر اسی مرد سے نکاح کرے تو اب اس گھر میں جانے سے طلاق نہ پڑے گی۔ مسئلہ نمبر 8: کسی نے اپنی عورت سے کہا اگر تو فلانا کام کرے تو تجھ کو طلاق۔ ابھی اس نے وہ کام نہیں کیا تھا کہ اس نے اپنی طرف سے ایک اور طلاق دیدی اور چھوڑ دیا اور کچھ مدت بعد پھر اسی عورت سے نکاح کیا اور اس نکاح کے بعد اب اس نے وہی کام کیا تو پھر طلاق پڑ گئی البتہ اگر طلاق پانے

اور عدت گزر جانے کے بعد اس نکاح سے پہلے اس نے وہی کام کرلیا ہو تو اب اس نکاح کے بعد اس کام کے کرنے سے طلاق نہ پڑے گی اور اگر طلاق پانے کے بعد عدت کے اندر اس نے وہی کام کیا ہو تب بھی دوسری طلاق پڑ گئی۔ مسئلہ نمبر 9: کسی نے اپنی عورت کو کہا اگر تجھ کو حیض آئے تو تجھ کو طلاق۔ اس کے بعد اس نے خون دیکھا تو ابھی سے طلاق کا حکم نہ لگائیں گے۔ جب پورے تین دن رات خون آتا رہے تو تین دن رات کے بعد یہ حکم لگائیں گے کہ جس وقت سے خون آیا ہے اسی وقت سے طلاق پڑ گئی تھی اور اگر یوں کہا ہو کہ جب تجھ کو ایک حیض آئے تو تجھ کو طلاق تو حیض کے ختم ہونے پر طلاق پڑ گئی۔ مسئلہ نمبر 10: اگر کسی نے بی بی سے کہا اگر تو روزہ رکھے تو تجھ کو طلاق تو روزہ رکھتے ہی فوراً طلاق پڑ گئی البتہ اگر یوں کہا اگر تو ایک روزہ رکھے یا دن بھر کا روزہ رکھے تو تجھ کو طلاق تو روزہ کے ختم پر طلاق پڑے گی اگر روزہ توڑ ڈالے تو طلاق نہ پڑے گی۔ مسئلہ نمبر 11: عورت نے گھر سے باہر جانے کا ارادہ کیا مرد نے کہا ابھی مت جاؤ عورت نہ مانی۔ اس پر مرد نے کہا اگر تو باہر جائے تو تجھ کو طلاق۔ تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ابھی باہر جائے گی تو طلاق پڑے گی اور اگر ابھی نہ گئی کچھ دیر میں گئی تو طلاق نہ پڑے گی کیونکہ اس کا مطلب یہی ہے ابھی نہ جاؤ پھر جانا۔ یہ مطلب نہیں کہ عمر بھر کبھی نہ جانا۔ مسئلہ نمبر 12: کسی نے یوں کہا جس دن تجھ سے نکاح کروں تجھ کو طلاق۔ پھر رات کے وقت نکاح کیا تب بھی طلاق پڑ گئی کیونکہ بول چال میں اس کا مطلب یہ ہے کہ جس وقت تجھ سے نکاح کروں تجھ کو طلاق۔

بیمار کے طلاق دینے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: بیماری کی حالت میں کسی نے اپنی عورت کو طلاق دیدی پھر عورت کی عدت ابھی ختم نہ ہونے پائی تھی کہ اسی بیماری میں مر گیا۔ تو شوہر کے مال میں سے بی بی کا جتنا حصہ ہوتا ہے اتنا اس عورت کو بھی ملے گا چاہے ایک طلاق دی ہو یا دو

تین اور چاہے طلاق رجعی دی ہو یا بائن سب کا ایک حکم ہے اگر عدت ختم ہو چکی تھی تب وہ مرا تو حصہ نہ پائے گی۔ اسی طرح اگر مرد اسی بیماری میں نہیں مرا بلکہ اسی سے اچھا ہو گیا تھا پھر بیمار ہو گیا تب بھی حصہ نہ پائے گی۔ چاہے عدت ختم ہو چکی ہو یا نہ ختم ہوئی ہو۔ مسئلہ نمبر 2: عورت نے طلاق مانگی تھی اس لئے مرد نے طلاق دیدی۔ تب بھی عورت حصہ پانے کی مستحق نہیں چاہے عدت کے اندر مرے یا عدت کے بعد دونوں کا ایک حکم ہے۔ البتہ اگر طلاق رجعی دی ہو اور عدت کے اندر مرے تو حصہ پائے گی۔ مسئلہ نمبر 3: بیماری کی حالت میں عورت سے کہا اگر تو گھر سے باہر جائے تو تجھ کو بائن طلاق ہے پھر عورت باہر گئی اور طلاق بائن پڑ گئی تو اس صورت میں حصہ نہ پائے گی کہ اس نے خود ایسا کام کیوں کیا۔ جس سے طلاق پڑی اور اگر یوں کہا اگر تو کھانا کھائے تو تجھ کو بائن ہے یا یوں کہا اگر تو نماز پڑھے تو تجھ کو طلاق بائن ہے ایسی صورت میں اگر وہ عدت کے اندر مر جائے گا تو عورت کو حصہ ملے گا کیونکہ عورت کے اختیار سے طلاق نہیں پڑی۔ کھانا کھانا اور نماز پڑھنا ضروری ہے اس کو کیسے چھوڑتی اور اگر طلاق رجعی دی ہو تو پہلی صورت میں بھی عدت کے اندر اندر مرنے سے حصہ پائے گی۔ غرضیکہ طلاق رجعی میں ہر حال حصہ ملتا ہے بشرطیکہ عدت کے اندر اندر مرا ہو۔ مسئلہ نمبر 4: کسی بھلے چنگے آدمی نے کہا جب تو گھر سے باہر نکلے تو تجھ کو طلاق بائن ہے۔ پھر جس وقت وہ گھر سے باہر نکلی اس وقت وہ بیمار تھا اور اسی بیماری میں عدت کے اندر مر گیا تب بھی حصہ نہ پائے گی۔ مسئلہ نمبر 5: تندرستی کے زمانہ میں کہا جب تیرا باپ پردیس سے آئے تو تجھ کو بائن طلاق۔ جب وہ پردیس سے آیا اس وقت مرد بیمار تھا اور اسی بیماری میں مر گیا تو حصہ نہ پائے گی اور اگر بیماری کی حالت میں یہ کہا ہو اور اسی میں عدت کے اندر مر گیا ہو تو حصہ پائے گی۔

طلاق رجعی میں رجعت کر لینے یعنی روک رکھنے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جب کسی نے رجعی ایک طلاق یا دو طلاقیں دیں تو عدت ختم ہونے سے پہلے پہلے مرد کو اختیار ہے کہ اس کو روک رکھے پھر سے نکاح کرنے کی ضرورت نہیں اور عورت چاہے راضی ہو یا راضی نہ ہو اس کو کچھ اختیار نہیں ہے اور اگر تین طلاقیں دے دیں تو اس کا حکم اوپر بیان ہو چکا اس میں یہ اختیار نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 2: رجعت کرنے یعنی روک اٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ یا صاف صاف زبان سے کہہ دے کہ میں تجھ کو پھر رکھ لیتا ہوں تجھ کو نہ چھوڑوں گا یا یوں کہہ دے کہ میں اپنے نکاح میں تجھ کو رجوع کرتا ہوں یا عورت سے نہیں کہا کسی اور سے کہا کہ میں نے اپنی بی بی کو رکھ لیا اور طلاق سے باز آیا۔ بس اتنا کہہ دینے سے وہ پھر اس کی بی بی ہو گئی۔ مسئلہ نمبر 3: جب عورت کا روک رکھنا منظور ہو تو بہتر ہے کہ دو چار لوگوں کو گواہ بنا لے کہ شاید کبھی کچھ جھگڑا پڑے تو کوئی مکر نہ سکے۔ اگر کسی کو گواہ نہ بنایا تنہائی میں ایسا کر لیا تب بھی صحیح ہے مطلب تو حاصل ہی ہو گیا۔ مسئلہ نمبر 4: اگر عورت کے عدت گزر چکی تب ایسا کرنا چاہا تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اب اگر عورت منظور کرے اور راضی ہو تو پھر سے نکاح کرنا پڑے گا بغیر نکاح کئے نہیں رکھ سکتا۔ اگر وہ رکھے بھی تو عورت کو اس کے پاس رہنا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 5: جس عورت کو حیض آتا ہو اس کے لئے طلاق کی عدت تین حیض ہیں۔ جب تین حیض پورے ہو چکے تو عدت گزر چکی جب یہ بات معلوم ہو گئی تو اب سمجھو اگر تیسرا حیض پورے دس دن آیا ہے تب تو جس وقت خون بند ہوا اور دس دن پورے ہوئے اسی وقت عدت ختم ہو گئی اور روک رکھنے کا اختیار جو مرد کو تھا جاتا رہا چاہے عورت نہا چکی ہو چاہے ابھی نہ نہائی ہو اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور اگر تیسرا حیض دس دن سے کم آیا اور خون بند ہو گیا لیکن ابھی عورت نے غسل نہیں کیا۔ اور اگر تیسرا حیض دس دن سے کم آیا اور خون بند ہو گیا لیکن ابھی عورت نے غسل نہیں کیا۔ اور نہ کوئی نماز اس کے اوپر واجب

ہوئی تو اب بھی مرد کا اختیار باقی ہے اب بھی اپنے قصد سے باز آئے گا تو پھر اس کی بی بی بن جائے گی۔ البتہ اگر خون بند ہونے پر اس نے غسل کر لیا یا غسل تو نہیں کیا لیکن نماز کا وقت گزر گیا یعنی ایک نماز کی قضا اس کے ذمہ واجب ہو گئی۔ ان دونوں صورتوں میں مرد کا اختیار جاتا رہا۔ اب بغیر نکاح کئے نہیں رکھ سکتا۔ مسئلہ نمبر 6: جس عورت سے ابھی صحبت نہ کی ہو نہ تنہائی ہوئی ہو اس کو ایک طلاق دینے سے روک رکھنے کا اختیار نہیں رہتا۔ کیونکہ جو طلاق دی جائے تو بائن ہی پڑتی ہے جیسا اوپر بیان ہو چکا۔ خوب یاد رکھو۔ مسئلہ نمبر 7: اگر دونوں ایک جگہ تنہائی میں تو رہے لیکن مرد کہتا ہے میں نے صحبت نہیں کی پھر اس اقرار کے بعد طلاق دے دی تو اب طلاق سے باز آنے کا اختیار اس کو نہیں۔ مسئلہ نمبر 8: جس عورت کو ایک یا دو طلاق رجعی ملی ہوں جس میں مرد کو طلاق سے باز آنے کا اختیار رہتا ہے ایسی عورت کو مناسب ہے کہ خوب بناؤ سنگھار کر کے رہا کرے کہ شاید مرد کا جی اس کی طرف جھک پڑے اور رجعت کر لے اور مرد کا قصد اگر باز آنے کا نہ ہو تو اس کو مناسب ہے کہ جب گھر میں آئے تو کھانس کھنگار کے آئے کہ وہ اپنا بدن اگر کچھ کھلا ہو تو ڈھک لے اور کسی بے موقع جگہ نگاہ نہ پڑے اور جب عدت پوری ہو چکے تو عورت کہیں اور جا کے رہے۔ مسئلہ نمبر 9: اگر ابھی رجعت نہ کی ہو تو اس عورت کو اپنے ساتھ سفر میں لے جانا جائز نہیں اور اس عورت کو اس کے ساتھ جانا بھی درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 10: جس عورت کو ایک یا دو طلاق بائن دے دیں جس میں روک رکھنے کا اختیار نہیں ہوتا اس کا حکم یہ ہے کہ اگر کسی اور مرد سے نکاح کرنا چاہے تو عدت کے بعد نکاح کرے۔ عدت کے اندر نکاح درست نہیں۔ اور خود اس سے نکاح کرنا منظور ہو تو عدت کے اندر بھی ہو سکتا ہے۔

خلع کا بیان

مسئلہ نمبر 1: اگر میاں بی بی میں کسی طرح نباہ نہ ہو سکے اور مرد طلاق بھی نہ دیتا

ہوتو عورت کو جائز ہے کہ کچھ مال دے کر یا اپنا مہر دے کر اپنے مرد سے کہے کہ اتنا روپیہ لے کر میری جان چھوڑ دے یا یوں کہے جو میرا مہر تیرے ذمہ ہے اس کے عوض میں میری جان چھوڑ دے۔ اس کے جواب میں مرد کہے میں چھوڑ دی تو اس سے عورت پا ایک بائن طلاق پڑ گئی روک رکھنے کا اختیار مرد کو نہیں ہے۔ البتہ اگر مرد نے اسی جگہ بیٹھے بیٹھے جواب نہیں دیا تو اس سے کچھ نہیں ہوا۔ جواب سوال دونوں ایک ہی جگہ ہونے چاہیں۔ اسی طرح جان چھڑانے کو شرع میں خلع کہتے ہیں۔ مسئلہ نمبر 2: مرد نے کہا میں نے تجھ سے خلع کیا۔ عورت نے کہا میں نے قبول کیا تو تو خلع ہو گیا۔ البتہ اگر عورت نے اسی جگہ جواب نہ دیا ہو وہاں سے کھڑی ہو گئی یا عورت نے قبول ہی نہیں کیا تو کچھ نہیں ہوا۔ لیکن عورت اگر اپنی جگہ بیٹھی رہی اور مرد یہ کہہ کر کھڑا ہو گیا اور عورت نے اس کے اٹھنے کے بعد قبول کیا تب بھی "خلع" ہو گیا۔ مسئلہ نمبر 3: مرد نے صرف اتنا کہا میں نے تجھ سے خلع کیا اور عورت نے قبول کرلیا روپے پیسے کا ذکر نہ مرد نے کیا نہ عورت نے تب بھی جو حق مرد کا عورت پر ہے اور جو حق عورت کا مرد پر ہے سب معاف ہوا اگرت مرد کے ذمے مہر باقی ہو تو بھی معاف ہو گیا اور اگر عورت پا چکی ہے تو خیر اب اس کا پھیرنا واجب نہیں۔ البتہ عدت کے ختم ہونے تک روٹی کپڑا اور رہنے کا گھر دینا پڑے گا۔ ہاں اگر عورت نے کہہ دیا ہو کہ عدت کا روٹی کپڑا اور رہنے کا گھر بھی تجھ سے نہ لوں گی تو وہ بھی معاف ہو گیا۔ مسئلہ نمبر 4: اور اگر اس کے ساتھ کچھ مال کا بھی ذکر کر دیا جیسے یوں کہا سو روپے کے عوض میں نے تجھ سے خلع کیا پھر عورت نے قبول کرلیا تو خلع ہو گیا اب عورت کے ذمے سو روپے دینے واجب ہو گئے اپنا مہر پا چکی ہو تب بھی سو روپے دینے پڑیں گے اور اگر مہر ابھی نہ پایا ہو تب بھی دینے پڑیں گے اور مہر بھی نہ ملے گا کیونکہ وہ بوجہ خلع معاف ہو گیا۔ مسئلہ نمبر 5: خلع میں اگر مرد کا قصور ہو تو مرد کو روپیہ اور مال لینا یا جو مہر مرد کے ذمے ہے اس کے عوض میں خلع کرنا بڑا گناہ اور حرام

ہے۔ اگر کچھ مال لے لیا تو اس کو اپنے خرچ میں لانا بھی حرام ہے اور اگر عورت ہی کا قصور ہے جتنا مہر دیا ہے اس سے زیادہ مال نہ لینا چاہئے۔ بس مہر ہی کے عوض میں خلع کرے۔ اگر مہر سے زیادہ لے لیا تو بھی خیر بیجا تو ہوا لیکن کچھ گناہ نہیں۔ مسئلہ نمبر 6: عورت خلع کرنے پر راضی نہ تھی۔ مرد نے اس پر زبردستی کی اور خلع کرنے پر مجبور کیا یعنی مار پیٹ کر دھمکا کر خلع کیا تو طلاق پڑ گئی لیکن مال عورت پر واجب نہیں ہوا اور اگر مرد کے ذمے مہر باقی ہو تو وہ بھی معاف نہیں ہوا۔ مسئلہ نمبر 7: یہ سب باتیں اس وقت ہیں جب خلع کا لفظ کہا ہو یا یوں کہا ہو سو روپے پر یا ہزار روپے کے عوض میں میری جان چھوڑ دے یا یوں کہا میرے مہر کے عوض میں مجھ کو چھوڑ دے اور اگر اس طرح نہیں کہا بلکہ طلاق کا لفظ کہا جیسے یوں کہے سو روپے کے عوض میں مجھے طلاق دیدے تو اس کو خلع نہ کہیں گے اگر مرد نے اس مال کے عوض طلاق دے دی تو ایک طلاق بائن پڑ گئی اور اس میں کوئی حق معاف نہیں ہوا نہ وہ حق معاف ہوئے جو مرد کے اوپر ہیں نہ وہ عورت پر ہیں۔ مرد نے اگر مہر نہ دیا ہو تو وہ بھی معاف نہیں ہوا۔ عورت اس کی دعویدار ہو سکتی ہے اور مرد یہ سو روپے عورت سے لے لے گا۔ مسئلہ نمبر 8: مرد نے کہا میں نے سو روپے کے عوض میں طلاق دی تو عورت کے قبول کرنے پر موقوف ہے اگر نہ قبول کرے تو نہ پڑے گی اور اگر قبول کرے تو ایک طلاق بائن پڑ گئی لیکن اگر جگہ بدل جانے کے بعد قبول کیا تو طلاق نہیں پڑی۔ مسئلہ نمبر 9: عورت نے کہا مجھے طلاق دیدے مرد نے کہا تو اپنا مہر وغیرہ اپنے سب حق معاف کر دے تو طلاق دے دوں۔ اس پر عورت نے کہا اچھا میں نے معاف کیا اس کے بعد مرد نے طلاق دی تو کچھ معاف نہیں ہوا اور اگر اس مجلس میں طلاق دیدی تو معاف ہو گیا۔ مسئلہ نمبر 10: عورت نے کہا تین سو روپے کے عوض میں مجھ کو تین طلاقیں دیدے۔ اس پر مرد نے ایک ہی طلاق دی تو صرف ایک سو روپے مرد کو ملے گا اور اگر دو طلاقیں دی ہوں تو دو سو روپے اور اگر تینوں دیدیں تو

پورے تین سو روپے عورت سے دلائے جائیں گے اور سب صورتوں میں طلاق بائن پڑے گی کیونکہ مال کا بدلہ ہے۔ مسئلہ نمبر 11: نابالغ لڑکا اور دیوانہ پاگل آدمی اپنی بی بی سے خلع نہیں کرسکتا۔

میاں کے لاپتہ ہوجانے کا بیان

جس کا شوہر بالکل لاپتہ ہوگیا معلوم نہیں مرگیا یا زندہ ہے تو وہ عورت اپنا دوسرا نکاح نہیں کرسکتی بلکہ انتظار کرتی رہے کہ شاید آجائے جب انتظار کرتے کرتے اتنی مدت گزر جائے کہ شوہر کے عمر نوے برس کی ہوجائے تو اب حکم لگادیں گے کہ وہ مرگیا ہوگا۔ سو اگر وہ عورت ابھی جوان ہو اور نکاح کرنا چاہے تو شوہر کے نوے برس کے ہونے کے بعد عدت پوری کرکے نکاح کرسکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس لاپتہ کے مرنے کا حکم کسی شرعی حاکم نے لگایا ہو۔

سوگ کرنے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جس عورت کو طلاق رجعی ملی ہے اس کی عدت تو صرف یہی ہے کہ اتنی مدت تک گھر سے باہر نہ نکلے نہ کسی اور مرد سے نکاح کرے اس کو بناؤ سنگار وغیرہ درست ہے اور جس کو تین طلاقیں مل گئیں یا ایک طلاق بائن ملی یا اور کسی طرح سے نکاح ٹوٹ گیا یا مرد مرگیا۔ ان سب صورتوں کا حکم یہ ہے کہ جب تک عدت میں رہے تب تک نہ گھر سے باہر نکلے نہ اپنا دوسرا نکاح کرے نہ کچھ بناؤ سنگھار کرے یہ سب باتیں اس پر حرام ہیں۔ اس سنگار نہ کرنے اور میلے کچیلے رہنے کو سوگ کہتے ہیں۔ مسئلہ نمبر 2: جب تک عدت ختم نہ ہو تب تک خوشبو لگانا' کپڑے بسانا زیور گہنا پہننا' ریشمی اور رنگے ہوئے' پان کھا کر منہ لال کرنا۔ مسی ملنا۔ سر میں تیل ڈالنا' کنگھی کرنا' مہندی لگانا' اچھے کپڑے پہننا' ریشمی اور رنگے ہوئے بہار دار کپڑے پہننا۔ یہ سب باتیں حرام ہیں۔ البتہ اگر بہار دار نہ ہوں تو درست ہے چاہے جیسا رنگ ہو مطلب یہ ہے کہ زینت کا کپڑا نہ ہو۔ مسئلہ نمبر 3: سر میں

درد ہونے کی وجہ سے تیل ڈالنے کی ضرورت پڑے تو جس میں خوشبو نہ ہو وہ تیل ڈالنا درست ہے۔اسی طرح دوا کے لئے سرمہ لگانا بھی ضرورت کے وقت درست ہے لیکن رات کو لگائے اور دن کو پونچھ ڈالے اور سر ملنا اور نہانا بھی درست ہے۔ ضرورت کے وقت کنگھی کرنا بھی درست ہے جیسے کسی نے سر ملایا جوں پڑ گئی۔لیکن پٹی نہ جھکائے نہ باریک کنگھی سے کنگھی کرے جس میں بال چکنے ہو جاتے ہیں۔ بلکہ موٹے دندانے والی کنگھی کرے کہ خوبصورتی نہ آنے پائے۔مسئلہ نمبر 4: سوگ کرنا اسی عورت پر واجب ہے جو بالغ ہو نابالغ لڑکی پر واجب نہیں۔اس کو یہ سب باتیں درست ہیں البتہ گھر سے نکلنا اور دوسرا نکاح کرنا اس کو بھی درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 5: جس کا نکاح صحیح نہیں ہوا تھا بے قاعدہ ہو گیا تھا وہ توڑ دیا گیا یا مرد مر گیا ایسی عورت پر بھی سوگ کرنا واجب نہیں۔مسئلہ نمبر 6: شوہر کے علاوہ کسی اور کے مرنے پر سوگ کرنا درست نہیں۔البتہ اگر شوہر منع نہ کرے تو اپنے عزیز اور رشتہ دار کے مرنے پر بھی تین دن تک بناؤ سنگار چھوڑ دینا درست ہے۔اس سے زیادہ بالکل حرام ہے اور اگر منع کرے تو تین دن بھی نہ چھوڑے۔

روٹی کپڑے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: بی بی کا روٹی کپڑا مرد کے ذمہ واجب ہے عورت چاہے کتنی ہی مالدار ہو مگر خرچ مرد ہی کے ذمہ ہے اور رہنے کے لئے گھر دینا بھی مرد کے ہی ذمہ ہے۔مسئلہ نمبر 2: نکاح ہو گیا لیکن رخصتی نہیں ہوئی تب بھی روٹی کپڑے کی دعویدار ہو سکتی ہے لیکن اگر مرد نے رخصت کرانا چاہا۔پھر بھی رخصتی نہیں ہوئی تو روٹی کپڑا پانے کی مستحق نہیں۔مسئلہ نمبر 3: بی بی بہت چھوٹی ہے کہ صحبت کے قابل نہیں تو اگر مرد نے کام کاج کے لئے یا اپنا دل بہلانے کے لئے اس کو اپنے گھر رکھ لیا تو اس کا روٹی کپڑا مرد کے ذمہ واجب ہے۔اور اگر نہ رکھا اور میکے بھیج دیا تو واجب نہیں۔اور اگر شوہر چھوٹا نابالغ ہو لیکن عورت بڑی ہے تو روٹی کپڑا ملے گا۔مسئلہ

نمبر 4: جتنا مہر پہلے دینے کا دستور ہے وہ مرد نے نہیں دیا اس لئے وہ مرد کے گھر نہیں جاتی تو اس کو روٹی کپڑا دلایا جائے گا اور اگر یوں ہی بے وجہ مرد کے گھر نہ جاتی تو روٹی کپڑا پانے کی مستحق نہیں ہے جب سے جائے گی تب سے دلایا جائے گا۔ مسئلہ نمبر 5: جتنے زمانہ تک شوہر کی اجازت سے اپنے ماں باپ کے گھر رہے اتنے زمانہ کا روٹی کپڑا بھی مرد سے لے سکتی ہے۔ مسئلہ نمبر 6: عورت بیمار پڑ گئی تو بیماری کے زمانہ کا روٹی کپڑا پانے کی مستحق ہے چاہے مرد کے گھر بیمار پڑے یا اپنے میکے میں۔ لیکن اگر بیماری کی حالت میں مرد نے بلایا پھر بھی نہیں آئی تو اب اس کے پانے کی مستحق نہیں رہی اور بیماری کی حالت میں صرف روٹی کپڑے کا خرچ ملے گا۔ دوا علاج حکیم طبیب کا خرچہ مرد کے ذمہ واجب نہیں اپنے پاس سے خرچ کرے اگر مرد دے دے تو اس کا احسان ہے۔ مسئلہ نمبر 7: عورت حج کرنے گئی تو اتنے زمانہ کا روٹی کپڑا مرد کے ذمہ نہیں۔ البتہ اگر شوہر بھی ساتھ ہو تو اس زمانہ کا خرچ بھی ملے گا لیکن روٹی کپڑے کا جتنا خرچ گھر میں ملتا تھا اتنا ہی پانے کی مستحق ہے جو کچھ زیادہ لگے اپنے پاس سے لگائے اور ریل اور جہاز وغیرہ کا کرایہ بھی مرد کے ذمے نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 8: روٹی کپڑے میں دونوں کی رعایت کی جائے گی اگر دونوں مالدار ہوں تو امیروں کی طرح کا کھانا کپڑے ملے گا اور اگر دونوں غریب ہوں تو غریبوں کی طرح اور مرد غریب ہو اور عورت امیر یا عورت امیر یا عورت غریب ہے اور مرد امیر تو ایسا روٹی کپڑا دے کہ امیری سے کم ہو اور غریبی سے بڑھا ہوا ہو۔ مسئلہ نمبر 9: عورت اگر بیمار ہے کہ گھر کا کاروبار نہیں کر سکتی یا ایسے بڑے گھر کی ہے اپنے ہاتھ پینے کوٹنے کھانا پکانے کا کام نہیں کرتی بلکہ عیب سمجھتی ہے تو پکا پکایا کھانا دیا جائے گا اور اگر دونوں باتوں میں سے کوئی بات نہ ہو تو گھر کا سب کام کاج اپنے ہاتھ سے کرنا واجب ہے۔ یہ سب کام خود کرے مرد کے ذمہ صرف اتنا ہے کہ چولہا چکی کچا اناج لکڑی کھانے پینے کے برتن وغیرہ لا دے اور

اپنے ہاتھ سے پکائے اور کھائے۔ مسئلہ نمبر 10: تیل کنگھی، کھلی، صابون، وضو اور نہانے دھونے کا پانی مرد کے ذمہ ہے۔ اور سرمہ مسّی، پان تمباکو مرد کے ذمہ نہیں۔ دھوبی کی تنخواہ مرد کے ذمہ نہیں اپنے ہاتھ سے دھوئے اور پہنے اور اگر مرد دیدے اس کا احسان ہے۔ مسئلہ نمبر 11: دائی، جنائی کی مزدوری اس پر ہے جس نے بلوایا۔ مرد نے بلایا ہو تو مرد اور عورت نے بلوایا ہو تو اس پر اور جو بغیر بلائے آ گئی تو مرد پر۔ مسئلہ نمبر 12: روٹی کپڑے کا خرچ ایک سال کا یا اس سے کچھ کم زیادہ پیشگی دے دیا اب اس میں سے کچھ لوٹا نہیں سکتا۔

رہنے کے لئے گھر ملنے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: مرد کے ذمہ یہ بھی واجب ہے کہ بی بی کے رہنے کے لئے کوئی ایسی جگہ دے جس میں شوہر کا کوئی رشتہ دار نہ رہتا ہو بلکہ خالی ہوتا کہ میاں بی بی بالکل بے تکلفی سے رہ سکیں البتہ اگر عورت خود سب کے ساتھ رہنا گوارا کر لے تو ساجھے کے گھر میں بھی رکھنا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 2: گھر میں رہے سہے اور اس کی قفل کنجی اپنے پاس رکھے کسی اور کو اس میں دخل نہ ہو۔ صرف عورت ہی کے قبضے میں رہے تو بس حق ادا ہو گیا۔ عورت کو اس سے زیادہ کا دعویٰ نہیں ہو سکتا اور یہ نہیں کہہ سکتی کہ پورا گھر میرے لئے الگ کر دو۔ مسئلہ نمبر 3: جس طرح عورت کو اختیار ہے کہ اپنے لئے کوئی الگ گھر مانگے جس میں مرد کا کوئی رشتہ دار نہ رہنے پائے صرف عورت ہی کے قبضے میں رہے اسی طرح مرد کو اختیار ہے کہ جس گھر میں عورت رہتی ہے وہاں اس کے رشتہ داروں کو نہ آنے دے نہ ماں کو نہ باپ کو نہ بھائی کو نہ کسی اور رشتہ دار کو۔ مسئلہ نمبر 4: عورت اپنے ماں باپ کو دیکھنے کے لئے ہفتہ میں ایک دفعہ جا سکتی ہے اور ماں باپ کے سوا اور رشتہ داروں کے لئے سال بھر میں ایک دفعہ اس سے زیادہ کا اختیار نہیں۔ اسی طرح اس کے ماں باپ بھی ہفتہ میں صرف ایک مرتبہ یہاں آ سکتے ہیں مرد کو اختیار ہے کہ اس سے زیادہ جلدی جلدی نہ آنے

دے اور ماں باپ کے سوا اور رشتہ دار سال بھر میں صرف ایک دفعہ آ سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ آنے کا اختیار نہیں۔ لیکن مرد کو اختیار ہے کہ زیادہ دیر نہ ٹھہرنے دے نہ ماں باپ کو نہ کسی اور کو۔ اور جاننا چاہیے کہ رشتہ داروں سے مطلب وہ رشتہ دار ہیں جس سے نکاح ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہے' اور جو ایسے نہ ہوں وہ شرع میں غیر کے برابر ہیں۔ مسئلہ نمبر 5: اگر باپ بہت بیمار ہے اور اس کا کوئی خبر لینے والا نہیں تو ضرورت کے موافق روز جایا کرے اگر باپ بے دین بیمار کافر ہو تب بھی یہی حکم ہے بلکہ اگر شوہر منع بھی کرے تب بھی جانا چاہئے لیکن شوہر کے منع کرنے پر جانے سے روٹی کپڑا کا حق نہ رہے گا۔ مسئلہ نمبر 6: غیر لوگوں کے گھر نہ جانا چاہئے اگر بیاہ شادی وغیرہ کی کوئی محفل ہو اور شوہر اجازت بھی دیدے تو بھی درست نہیں۔ شوہر اجازت دے گا تو وہ بھی گنہگار ہوگا بلکہ محفل کے زمانہ میں اپنے محرم رشتہ دار کے یہاں جانا بھی درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 7: جس عورت کو طلاق مل گئی وہ بھی عدت تک روٹی' کپڑا اور رہنے کا گھر پانے کی مستحق ہے۔ البتہ جس کا خاوند مر گیا اس کو روٹی کپڑا اور گھر ملنے کا حق نہیں ہاں اس کو میراث سب چیزوں میں ملے گی۔

لڑکے حلالی ہونے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جب کسی شوہر والی عورت کے اولاد ہو گی تو وہ اسی کے شوہر کی کہلائے گی کسی شبہ پر یہ کہنا کہ یہ لڑکا اس کے میاں کا نہیں ہے بلکہ فلانے کا ہے درست نہیں اور اس لڑکے کو حرامی کہنا بھی درست نہیں۔ اگر اسلام کی حکومت ہو تو ایسا کہنے والے کو کوڑے مارے جائیں۔ مسئلہ نمبر 2: حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینے ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ دو برس پیٹ میں رہ سکتا ہے اس سے زیادہ پیٹ میں نہیں رہ سکتا ہے۔ مسئلہ نمبر 3: شریعت کا قاعدہ ہے کہ جب تک ہو سکے تب تک بچہ کو حرامی نہیں کہیں گے۔ مسئلہ نمبر 4: کسی نے اپنی بی بی کو طلاق رجعی دے دی پھر دو برس سے کم میں اس کے کوئی بچہ ہوا تو لڑکا اسی شوہر کا ہے اس کو

حرامی کہنا درست نہیں شریعت سے اس کا نسب ٹھیک ہے۔ اگر دو برس سے ایک دن بھی کم ہو تب بھی یہی حکم ہے ایسا سمجھیں گے طلاق سے پہلے کا پیٹ ہے۔ اور دو برس تک بچہ پیٹ میں رہا اور اب بچہ ہونے کے بعد اس کی عدت ختم ہوئی اور نکاح سے الگ ہوئی۔ ہاں گر وہ عورت اس جننے سے پہلے خود ہی اقرار کر چکی ہو کہ میری عدت ختم ہو گئی تو مجبوری ہے اب یہ بچہ حرامی ہے بلکہ ایسی عورت کے اگر دو برس کے بعد بچہ ہو ابھی تک عورت نے اپنی عدت ختم ہونے کا اقرار نہیں کیا ہے تب بھی بچہ اسی شوہر ہی کا ہے چاہے جتنے برس میں ہوا ہو اور ایسا سمجھیں گے کہ طلاق دینے کے بعد عدت میں صحبت کی تھی اور طلاق سے باز آ گیا تھا اس لئے وہ عورت اب بچہ پیدا ہونے کے بعد اسی کی بی بی ہے اور نکاح دونوں کا نہیں ٹوٹا۔ اگر مرد کا بچہ ہو تو وہ کہہ دے کہ میرا نہیں ہے اور جب انکار کرے گا تو لعان کا حکم ہوگا۔ مسئلہ نمبر 5: اگر طلاق بائن دے دی تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر دو برس کے اندر اندر پیدا ہو تب تو اسی مرد کا ہے اور اگر دو برس کے بعد تو حرامی ہے۔ ہاں اگر دو برس کے بعد پیدا ہونے پر بھی مرد دعویٰ کرے کہ یہ بچہ میرا ہے تو حرامی نہ ہوگا اور ایسا سمجھیں گے کہ عدت کے اندر دھوکے سے صحبت کر لی ہو گی اس سے پیٹ رہ گیا۔ مسئلہ نمبر 6: اگر نابالغ لڑکی کو طلاق مل گئی جو ابھی جوان تو نہیں ہوئی لیکن جوانی کے قریب ہو گئی ہے پھر طلاق کے بعد پورے نو مہینے میں بچہ پیدا ہوا تو وہ حرامی ہے اور اگر نو مہینے سے کم میں پیدا ہوا تو شوہر کا ہے البتہ وہ لڑکی عدت کے اندر ہی یعنی تین مہینے سے پہلے اقرار کر لے کہ مجھ کو پیٹ ہے تو وہ بچہ حرامی نہ ہوگا۔ دو برس کے اندر اندر پیدا ہونے سے باپ کا کہلائے گا۔ مسئلہ نمبر 7: کسی کا شوہر مر گیا تو مرنے کے وقت سے اگر دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوا تو وہ حرامی نہیں بلکہ شوہر کا بچہ ہے ہاں اگر وہ عورت اپنی عدت ختم ہو جانے کا اقرار کر چکی ہو تو مجبوری ہے۔ اب حرامی کہا جائے گا اور اگر دو برس کے بعد پیدا ہو تب بھی حرامی ہے تنبیہ ان مسئلوں سے معلوم

ہوا کہ جاہل لوگوں کی جو عادت ہے کہ کسی کے مرے پیچھے تو مہینہ سے ایک دو مہینہ بھی زیادہ گزر کر بچہ پیدا ہو تو اس عورت کو بدکار سمجھتے ہیں یہ بڑا گناہ ہے۔ مسئلہ نمبر 8: نکاح کے بعد چھ مہینے سے کم بچہ پیدا ہوا تو وہ حرامی ہے اور اگر پورے چھ مہینے یا اس سے زیادہ مدت میں ہوا ہو تو وہ شوہر کا ہے اس پر بھی شبہ کرنا گناہ ہے۔ البتہ اگر شوہر انکار کرے تو اور کہے کہ میرا نہیں ہے تو لعان کا حکم ہو گا۔ مسئلہ نمبر 9: نکاح ہو گیا لیکن ابھی (رواج کے موافق) رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ بچہ پیدا ہو گیا۔ (اور شوہر انکار نہیں کرتا میرا بچہ نہیں ہے) تو وہ بچہ شوہر ہی سے (کہا جائے گا) حرامی نہیں (کہا جائے گا) اور (دوسروں کو) اس کا حرامی کہنا درست نہیں۔ اگر شوہر کا نہ ہو تو وہ انکار کرے اور انکار کرنے پر لعان کا حکم ہو گا۔ مسئلہ نمبر 10: میاں پردیس میں ہے اور مدت ہو گئی۔ برسیں گزر گئیں کہ گھر نہیں آیا اور یہاں لڑکا پیدا ہو گیا۔ تب بھی وہ حرامی نہیں اسی شوہر کا ہے البتہ اگر وہ خبر پا کر انکار کرے گا تو لعان کا حکم ہو گا۔

اولاد کی پرورش کا بیان

مسئلہ نمبر 1: میاں بی بی میں جدائی ہو گئی اور طلاق مل گئی اور گود میں بچہ ہے تو اس کی پرورش کا حق ماں کو ہے باپ اس کو نہیں چھین سکتا۔ لیکن بچہ سارا خرچ باپ ہی کو دینا پڑے گا اور اگر ماں خود پرورش نہ کرے باپ کے حوالے کر دے تو باپ کو لینا پڑے گا۔ عورت کو زبردستی نہیں دے سکتا۔ مسئلہ نمبر 2: اگر ماں نہ ہو یا ہے تو اس نے بچہ کے لینے سے انکار کر دیا ہے تو پرورش کا حق نانی اور پرنانی کو ہے ان کے بعد دادی اور پردادی یہ بھی نہ ہوں تو سگی بہنوں کا حق ہے کہ وہ اپنے بھائی کی پرورش کریں۔ سگی نہ ہوں تو سوتیلی بہنیں۔ مگر جو بہنیں ایسی ہوں کہ ان کی اور اس بچہ کی ماں ایک ہو وہ پہلے ہیں اور جو بہنیں ایسی ہوں کہ ان کا اور اس بچہ کا باپ ایک ہے وہ پیچھے ہیں پھر خالہ پھر پھوپھی۔ مسئلہ نمبر 3: اگر ماں نے کسی ایسے مرد

سے نکاح کرلیا جو بچہ سے محرم رشتہ دار نہیں یعنی اس رشتہ میں ہمیشہ کے لئے نکاح حرام نہیں ہوتا تو اب اس بچہ کی پرورش کا حق نہیں رہا۔ البتہ اگر اسی بچہ کے کسی ایسے رشتہ دار سے نکاح کیا جس سے نکاح درست نہیں ہوتا جیسے اس کے چچا سے نکاح کر لیا یا ایسا ہی کوئی رشتہ ہو تو ماں کا حق باقی ہے ماں کے سوا کوئی اور عورت جیسے بہن خالہ وغیرہ غیر مرد سے نکاح کرلے اس کا یہی حکم ہے کہ اب اس بچہ کی پرورش کا حق نہیں رہا۔ مسئلہ نمبر 4: غیر مرد سے نکاح کر لینے کی وجہ سے حق جاتا رہا تھا لیکن پھر اس مرد نے چھوڑ دیا یا مر گیا تو اب پھر اس کا حق لوٹ آئے گا اور بچہ اس کے حوالہ کردیا جائے گا۔ مسئلہ نمبر 5: بچہ کے رشتہ دراوں میں سے اگر کوئی عورت بچہ کی پرورش کے لئے نہ ملے تو اب باپ زیادہ مستحق ہے۔ پھر دادا وغیرہ اسی ترتیب سے جو ہم ولی نکاح کے بیان میں ذکر کرچکے ہیں لیکن اگر نامحرم رشتہ دار ہو اور بچہ کو اسے دینے میں آئندہ چل کر کسی خرابی کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں ایسے شخص کے سپرد کریں گے جہاں ہر طرح اطمینان ہو۔ مسئلہ نمبر 6: لڑکا جب تک سات برس کا نہ ہو تو تب تک اس کی پرورش کا حق رہتا ہے۔ جب سات برس کا ہو گیا تو اب باپ اس کو زبردستی لے سکتا ہے۔ اور لڑکی کی پرورش کا حق نو برس تک رہتا ہے۔ جب نو برس کی ہوگئی تو باپ لے سکتا ہے اب اس کو روکنے کا حق نہیں ہے۔

شوہر کے حقوق کا بیان

اللہ تعالٰی نے شوہر کا بڑا حق بتایا ہے اور بہت بزرگی دی ہے۔ شوہر کا راضی اور خوش رکھنا بڑی عبادت ہے اور اس کا ناخوش اور ناراض کرنا بہت گناہ ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھتی رہے اور رمضان کے مہینے کے روزے رکھے اور اپنی آبرو کو بچائے رہے یعنی پاک دامن رہے۔ اور اپنے شوہر کی تابعداری اور فرمانبرداری کرتی رہے تو اس کو اختیار ہے جس

مرد کا یہ ہے کہ اس کے پاس ہوتے ہوئے بغیر اس کی اجازت کے نفل روزے نہ رکھا کرے اور میلی کچیلی نہ رہا کرے بلکہ بناؤ سنگار سے رہا کرے۔ یہاں تک کہ اگر مرد کے کہنے پر بھی عورت سنگار نہ کرے تو مرد کو مارنے کا اختیار ہے ایک حق یہ ہے کہ بغیر میاں کی اجازت گھر سے باہر کہیں نہ جائے نہ عزیز اور رشتہ داروں کے گھر نہ کسی غیر کے گھر۔

میاں کے ساتھ نباہ کرنے کا بیان

یہ خوب سمجھ لو کہ میاں بی بی کا ایسا سابقہ ہے کہ ساری عمر اسی میں بسر کرنا ہے۔ اگر دونوں کا دل ملا ہوا رہا تو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں اور اگر خدانخواستہ دلوں میں فرق آ گیا تو اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں اس لئے جہاں تک ہو سکے میاں کا دل ہاتھ میں لئے رہو اور اس کے آنکھ کے اشارہ پر چلا کرو اگر وہ حکم کرے کہ رات بھر ہاتھ باندھے کھڑی ہو تو دنیا اور آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ دنیا کی تھوڑی سی تکلیف گوارا کر کے آخرت کی بھلائی اور سرخروئی حاصل کرو۔ کسی وقت کوئی ایسی بات نہ کرو جو اس کے مزاج کے خلاف ہو۔ اگر وہ دن کو رات بتائے تو تم بھی دن کو رات کہنے لگو۔ کم سمجھی اور انجام نہ سوچنے کی وجہ سے بعض بیبیاں ایسی باتیں کر بیٹھتی ہیں، جس سے مرد کے دل میں میل آ جاتا ہے۔ کہیں بے موقعہ زبان چلا دی کوئی بات طعنہ و تشنیع کی کہہ ڈالی۔ غصہ میں جلی کٹی باتیں کہہ دیں کہ خوہ مخواہ سن کر برا لگے۔ پھر جب اس کا دل پھر گیا تو روتی پھرتی ہیں یہ خوب سمجھ لو کہ دل پر میل آ جانے کے بعد اگر دو چار دن میں تم نے کہہ سن کر منا بھی لیا تب بھی وہ بات نہیں رہتی جو پہلے تھی۔ پھر ہزار باتیں بناؤ عذر معذرت کرو لیکن جیسا پہلے دل صاف تھا ویسی اب محبت نہیں رہتی۔ جب کوئی بات ہوتی ہے تو یہی خیال آ جاتا ہے کہ یہ وہی ہے جس نے فلانے فلانے دن ایسا کہا تھا اس لئے اپنے شوہر کے ساتھ خوب سوچ سمجھ کر رہنا چاہئے کہ خدا اور رسول ﷺ کی بھی خوشی ہو اور تمہاری دنیا اور آخرت دونوں

درست ہو جائیں۔ سمجھدار بیبیوں کو کچھ بتلانے کی تو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہ خود ہی ہر بات کے نیک و بد کے دیکھ لے گی لیکن پھر بھی ہم بعض ضروری باتیں بیان کرتے ہیں جب تم ان کو خوب سمجھ لوگی تو اور باتیں بھی اس سے معلوم ہو جایا کریں گی۔ شوہر کی حیثیت سے زیادہ خرچ نہ مانگو جو کچھ جڑے ملے اپنا گھر سمجھ کر چٹنی روٹی کھا کے بسر کرو اگر کبھی زیور یا کپڑا پسند آیا تو اگر شوہر کے پاس خرچ نہ ہو تو اس کی فرمائش نہ کرو۔ نہ اس کے نہ ملنے پر حسرت کرو۔ بالکل منہ سے نہ نکالو خود سوچو کہ اگر تم نے کہا تو وہ اپنے دل میں کہے گا کہ اس کو ہمارا کچھ خیال نہیں کہ ایسی بغیر موقع فرمائش کرتی ہے بلکہ اگر میاں امیر ہو تب بھی جہاں تک ہو سکے۔ خود کبھی کسی بات کی فرمائش ہی نہ کرو البتہ وہ خود پوچھے کہ تمہارے واسطے کیا لائیں تو خیر بتا دو کہ فرمائش کرنے سے آدمی نظروں سے گھٹ جاتا ہے اور اس کی بات ہیٹی ہو جاتی ہے کسی بات پر ضد اور ہٹ نہ کرو اگر کوئی بات تمہارے خلاف بھی ہو تو اس وقت جانے دو پھر کسی دوسرے وقت مناسب طریقے سے طے کر لینا اگر میاں کے یہاں تکلیف سے گزرے تو کبھی زبان پر نہ لاؤ اور ہمیشہ خوشی ظاہر کرتی رہو کہ مرد کو رنج نہ پہنچے اور تمہارے اس نباہ سے اس کا دل بس تمہاری مٹھی میں جو ہو جائے اگر تمہارے لئے کوئی چیز لائے تو پسند آئے یا نہ آئے ہمیشہ اس پر خوشی ظاہر کرو۔ یہ نہ کہو کہ بری ہے ہمارے پسند نہیں ہے اس سے اس کا دل تھوڑا ہو جائے گا اور پھر کبھی کچھ لانے کو نہ چاہے گا اور اگر کسی کی تعریف کر کے خوشی سے لے لوگی تو دل اور بڑھے گا اور پھر اس سے زیادہ چیز لائے گا کبھی غصہ میں آ کر خاوند کی ناشکری نہ کرو اور یوں نہ کہنے لگو کہ اس موئے اجڑے گھر میں آ کر میں نے دیکھا کیا۔ بس ساری عمر مصیبت اور تکلیف ہی سے کٹی۔ میاں بابا نے میری قسمت پھوڑ دی کہ مجھے ایسی بلا میں پھنس دیا۔ ایسی آگ میں جھونک دیا کہ ایسی باتوں سے پھر دل میں جگہ نہیں رہتی۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے دوزخ میں

عورتیں بہت دیکھیں کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ دوزخ میں عورتیں کیوں زیادہ جائیں۔تو حضرت نے فرمایا کہ یہ اوروں پر لعنت بہت کیا کرتی اور اپنے خاوند کی ناشکری بہت کیا کرتی ہیں تو خیال کرو کہ یہ ناشکری کتنی بری چیز ہے۔اور کسی پر لعنت کرنا یا یوں کہنا کہ فلانی پر خدا کی مار خدا کی پھٹکار فلانی کا لعنتی چہرہ ہے۔منہ پر لعنت برس رہی ہے یہ سب باتیں بہت بری ہیں شوہر کو کسی بات پر غصہ آ گیا۔تو ایسی بات مت کہو غصہ اور زیادہ ہو جائے۔ ہر وقت مزاج دیکھ کر کے بات کرو۔جیسا مزاج دیکھو ویسی باتیں کرو کسی بات پر تم سے خفا ہو کر روٹھ گیا تو تم بھی منہ پھلا کر نہ بیٹھ رہو بلکہ خوشامد کر کے عذر معذرت کر کے ہاتھ جوڑ کے جس طرح بنے اس کو منا لو چاہے تمہارا قصور نہ ہو شوہر ہی کا قصور ہو تب بھی تم ہرگز نہ روٹھو۔اور ہاتھ جوڑ کر قصور معاف کرنے کو اپنا فخر اور اپنی عزت سمجھو اور خوب سمجھ لو کہ میاں بی بی کا ماپ صرف خالی خالی محبت سے نہیں ہوتا بلکہ محبت کے ساتھ میاں کا ادب بھی ضرور ہے میاں کو اپنے برابر درجہ میں سمجھنا بڑی غلطی ہے۔میاں سے ہرگز کبھی کوئی کام مت لو۔اگر وہ محبت میں آ کر کبھی ہاتھ یا سر دبانے لگے تو تم نہ کرنے دو بھلا سوچو کہ اگر تمہارا باپ ایسا کرے تو کیا تم کو گوارہ ہوگا پھر شوہر کا رتبہ تو باپ سے زیادہ ہے اٹھتے بیٹھنے میں بات چیت میں غرض یہ کہ ہر بات میں ادب تمیز کا پاس اور خیال رکھو اور اگر خود تمہارا ہی قصور ہو تو ایسے وقت اینٹھ کر الگ بیٹھنا تو اور بھی پوری بے وقوفی اور نادانی ہے ایسی باتوں سے دل پھٹ جاتا ہے۔جب کبھی پردیس سے آئے تو مزاج پوچھو۔خیریت دریافت کرو کہ وہاں کس طرح رہے تکلیف تو نہیں ہوئی ہاتھ پاؤں پکڑ لو کہ تم تھک گئے ہو گے۔بھوکا ہو تو روٹی پانی کا بندوبست کرو۔گرمی کا موسم ہو تو پنکھا جھل کر ٹھنڈا کرو۔غرض یہ کہ اس کی راحت و آرام کی باتیں کرو۔روپے پیسے کی ہرگز نہ کرنے لگو کہ ہمارے واسطے کیا لائے کتنا خرچ لائے خرچ کا بٹوا کہاں ہے دیکھیں کتنا ہے جب وہ خود دے تو لے لو۔یہ حساب نہ پوچھو کہ تنخواہ تو بہت ہے اتنے مہینے میں بس

اتنا ہی لائے۔ تم بہت خرچ کر ڈالتے ہو۔ کیا کر ڈالا۔ کبھی خوشی کے وقت سلیقہ کے ساتھ باتوں باتوں میں پوچھ لو تو خیر اس کا کچھ حرج نہیں۔ اگر اس کے ماں اپ زندہ ہوں تو روپیہ پیسہ سب ان ہی کو دے تمہارے ہاتھ پر نہ رکھے تو کچھ برا نہ مانو بلکہ اگر تم کو دے بھی تب بھی عقل مندی کی بات یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ میں نہ لو اور یہ کہو کے ان ہی کو دے۔ تا کہ ان کا دل میلہ نہ ہو اور تم کو برا نہ کہیں کہ بہو نے لڑکے کو اپنے ہی پھندے میں کرلیا۔ جب تک ساس خسر زندہ رہیں ان کی خدمت کو ان کی تابعداری کو فرض جانو اور اسی میں اپنی عزت سمجھو اور ساس نندوں سے الگ ہو کر رہنے کی ہرگز فکر نہ کرو کہ ساس نندوں سے بگاڑ ہو جانے کی یہی جڑ ہے۔ خود سوچو کہ ماں باپ نے اسے پالا پوسا اور اب بڑھاپے میں اس آسرے پر اس کی شادی بیاہ کیا کہ ہم کو آرام ملے اور جب بہو آئی تو ڈولے سے اترتے ہی فکر کرنے لگی کہ میاں آج ہی ماں باپ کو چھوڑ دیں۔ پھر جب ماں کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیٹے کو ہم سے چھڑاتی ہے فساد پھیلتا ہے۔ کنبے کے ساتھ مل جل کر رہو۔ اپنا معاملہ شروع سے ادب لحاظ کا رکھو۔ چھوٹوں پر مہربانی بڑوں کا ادب کیا کرو۔ اپنا کوئی کام دوسروں کے ذمے نہ رکھو اور اپنی کوئی چیز پڑی نہ رہنے دو کہ فلانی اس کو اٹھالے گے جو کام ساس نندیں کرتیں ہیں تم اس کے کرنے سے عار نہ کرو تم خود بغیر کہے ان سے لے لو اور کر دو اس سے ان کے دلوں میں تمہاری محبت پیدا ہو جائے گی۔ جب دو آدمی چپکے چپکے باتیں کرتے ہوں تو ان سے الگ ہو جاؤ اس کی ٹوہ مت لگاؤ کہ آپس میں کیا باتیں ہوتی تھیں اور خواہ مخواہ یہ بھی نہ خیال کرو کہ کچھ ہماری باتیں ہوتی ہوں گی یہ بھی ضرور خیال رکھو کہ سسرال میں بے دلی سے رہو اگر چہ نیا گھر نئے لوگ ہونے کی وجہ سے نہ لگے لیکن جی کو سمجھنا چاہئے نہ کہ وہاں رونے بیٹھ گئیں۔ اور جب دیکھو تو بیٹھی رو رہی ہیں۔ جاتے دیر نہیں ہوئی آنے کا تقاضا شروع کر دیا۔ بات چیت میں خیال رکھو نہ آپ ہی آپ اتنی بک بک کرو جو بری لگے نہ اتنی کم کہ منت خوشامد کے

بعد بھی نہ بولو کہ یہ بھی برا ہے اور غرور سمجھا جاتا تھا۔ اگر سسرال میں کوئی بات ناگوار اور بری لگی تو میکے میں آ کر چغلی نہ کھاؤ۔ سسرال کی ذرا ذرا سی بات آ کر ماں سے کہنا اور ماؤں کا کھود کھود کر پوچھنا بڑی بری بات ہے اسی سے لڑائیاں پڑتی ہیں۔ اور جھگڑے کھڑے ہوتے ہیں اس کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ شوہر کی چیزوں کو خوب سلیقہ اور تمیز سے رکھو۔ رہنے کا کمرہ صاف رکھو گندہ نہ رہے۔ بستر میلا کچیلا نہ ہو شکن نکال ڈالو تکیہ میلا ہو گیا ہو تو غلاف بدل دو نہ ہو تو سی ڈالو۔ جب خود اس نے کہا اور اس کہنے پر تم نے کیا تو اس میں کیا بات رہی۔ لطف تو اسی میں ہے کہ بغیر کہے سب چیزیں ٹھیک کر دو جو چیزیں تمہارے پاس رکھی ہوں ان کو حفاظت سے رکھو۔ کپڑے ہوں تو تہ کر کے رکھو۔ یونہی ملگوج کے نہ ڈالو۔ ادھر ادھر نہ ڈالو۔ کہیں قرینے سے رکھو۔ کبھی کسی کام میں حیلہ حوالہ نہ کرو۔ نہ کبھی جھوٹی باتیں بناؤ کہ اس سے اعتبار جاتا رہتا ہے پھر سچی بات کا بھی یقین نہیں آتا۔ اگر غصہ اترنے کے بعد دیکھنا کہ خود پشیمان ہو گا اور تم سے کتنا خوش رہے گا اور پھر کبھی انشاء اللہ تعالیٰ تم پر غصہ نہ کرے گا اور اگر تم بھی بول اٹھیں تو بات بڑھ جائے گی پھر نہ معلوم کہاں تک نوبت پہنچے۔ ذرا ذرا سے شبہ پر تہمت نہ لگاؤ کہ تم فلانی کے ساتھ بہت ہنسا کرتے ہو۔ وہاں زیادہ جایا کرتے ہو۔ وہاں بیٹھے کیا کرتے ہو کہ اس میں اگر مرد بے قصور ہو تو تم ہی سوچو کہ اس کو کتنا برا لگے گا۔ اور اگر سچ مچ اس کی عادت ہی خراب ہے تو یہ خیال کرو کہ تمہارے غصہ کرنے اور بکنے جھکنے سے کوئی دباؤ ڈال کر زبردستی کرنے سے تمہارا ہی نقصان ہے۔ اپنی طرف سے دل میلا کرنا ہو تو کر لو۔ ان باتوں سے کہیں عادت چھوٹتی ہے عادت چھڑانا ہو تو عقل مندی سے رہو۔ تنہائی میں چپکے سے سمجھاؤ بجھاؤ۔ اگر سمجھانے اور تنہائی میں غیرت دلانے سے بھی عادت نہ چھوٹے تو خیر صبر کر کے بیٹھی رہو۔ لوگوں کے سامنے گاتی مت پھرو اور اس کو رسوا نہ کرو نہ گرم ہو کر اس کو زیر کرنا چاہو کہ اس میں زیادہ ضد ہو جاتی ہے اور غصہ میں آ کر زیادہ کرنے

لگتا ہے اگر تم غصہ کروگی اور لوگوں کے سامنے بک جھک کر رسوا کروگی تو جتنا تم سے بولتا تھا اتنا بھی نہ بولے گا۔ پھر اس بات سے روتی پھروگی اور یہ خوب یاد رکھو کہ مردوں کو خدا نے شیر بنایا ہے دباؤ اور زبردستی سے ہرگز زیر نہیں ہو سکتے ان کے زیر کرنے کی بہت آسان ترکیب خوشامد اور تابعداری ہے۔ ان پر غصہ کرکے دباؤ ڈالنا بڑی غلطی اور نادانی ہے اگر چہ اس کا انجام ابھی سمجھ میں نہیں آتا لیکن جب فساد کی جڑ پڑ گئی تو کبھی ضرور اس کا خراب نتیجہ پیدا ہوگا۔ لکھنو میں ایک بی بی کے میاں بڑے بدچلن ہیں۔ دن رات ہی بازاری عورت کے پاس رہا کرتے ہیں گھر میں بالکل نہیں آتے اور طرہ یہ کہ وہ بازاری فرمائشیں کرتی ہے کہ آج پلاؤ پکے آج فلانی چیز پکے اور وہ بے چاری دم نہیں مارتی جو کچھ میاں کہلا بھیجتے ہیں روزمرہ برابر پکا کر کھانا باہر بھیج دیتی ہے اور کبھی کچھ سانس نہیں لیتی ہے۔ دیکھو ساری خلقت اس بی بی کو کیسی واہ واہ کرتی ہے اور خدا کے یہاں جو اس کو رتبہ ملے گا وہ الگ رہے گا اور جس دن میاں کو اللہ تعالی نے ہدایت دی اور بدچلنی چھوڑ دی اس دن سے بس بی بی کے غلام ہی ہو جائیں گے۔

اولاد کے پرورش کرنے کا طریقہ

جاننا چاہئے کہ یہ امر بہت ہی خیال رکھنے کے قابل ہے کیونکہ بچپن میں جو عادت بھلی یا بری پختہ ہو جاتی ہے وہ عمر بھر نہیں جاتی اس لئے بچپن سے جوان ہونے تک ان باتوں کا ترتیب وار ذکر کیا جاتا ہے۔ مسئلہ نمبر 1: نیک بخت دیندار عورت کا دودھ پلائیں۔ دودھ کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ مسئلہ نمبر 2: عورتوں کی عادت ہے کہ بچوں کو کہیں سپاہی سے ڈراتی ہیں کہیں اور ڈراؤنی چیزوں سے سو یہ بری بات ہے اس سے بچہ کا دل کمزور ہو جاتا ہے۔ مسئلہ نمبر 3: اس کے دودھ پلانے کے لئے اور کھانا کھلانے کے لئے وقت مقرر رکھو کہ وہ تندرست رہے۔ مسئلہ نمبر 4: اس کو صاف ستھرا رکھو کہ اس سے تندرستی رہتی ہے۔ مسئلہ نمبر 5: اس کا

بہت بناؤ سنگار مت کرو۔ مسئلہ نمبر 6: اگر لڑکا ہو اس کے سر پر بال مت بڑھاؤ۔ مسئلہ نمبر 7: اگر لڑکی ہے اس کو جب تک پردہ میں بیٹھنے کے لائق نہ ہو جائے زیور مت پہناؤ۔ اس سے ایک تو ان کی جان کو خطرہ ہے دوسرے بچپن ہی سے زیور کا شوق دل میں ہونا اچھا نہیں۔ مسئلہ نمبر 8: بچوں کے ہاتھ سے غریبوں کو کھانا کپڑا پیسہ اور ایسی چیزیں دلوایا کرو اسی طرح کھانے پینے کی چیز ان کے بھائی بہنوں کو یا اور بچوں کو تقسیم کرایا کرو تاکہ ان کو سخاوت کی عادت ہو۔ مگر یہ یاد رکھو کہ تم اپنی چیزیں ان کے ہاتھ سے دلوایا کرو۔ خود جو چیز شروع سے ان کی ہو اس کا دلوانا کسی کو درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 9: زیادہ کھانے والوں کی برائی اس کے سامنے کیا کرو مگر کسی کا نام لے کر نہیں بلکہ اس طرح کہ جو کوئی بہت کھاتا ہے لوگ اس کو حبشی سمجھتے ہیں اس کو بیل جانتے ہیں۔ مسئلہ نمبر 10: اگر لڑکا ہو سفید کپڑے کی رغبت اس کے دل میں پیدا کرو اور رنگین اور تکلف کے لباس سے اس کو نفرت دلاؤ کہ ایسے کپڑے لڑکیاں پہنتی ہیں۔ تم ماشاءاللہ مرد ہو۔ ہمیشہ اس کے سامنے ایسی باتیں کیا کرو۔ مسئلہ نمبر 11: اگر لڑکی ہو جب بھی زیادہ مانگ چوٹی بہت تکلف کے کپڑونکی اس کی عادت مت ڈالو۔ مسئلہ نمبر 12: اس کی سب ضدیں پوری مت کرو کہ اس سے مزاج بگڑ جاتا ہے۔ مسئلہ نمبر 13: چلا کر بولنے سے روکو۔ خاص کر اگر لڑکی ہو تو چلانے پر خوب ڈانٹو ورنہ بڑی ہو کر وہی عادت ہو جائے گی۔ مسئلہ نمبر 14: جن بچوں کی عادتیں خراب ہیں یا پڑھنے لکھنے سے بھاگتے ہیں یا تکلف کے کھانے کپڑے کے عادی ہیں ان کے پاس بیٹھنے سے ان کے ساتھ کھیلنے سے ان کو بچاؤ۔ مسئلہ نمبر 15: ان باتوں سے ان کو نفرت دلاتی رہو۔ غصہ' جھوٹ بولنا' کسی کو دیکھ کر جلنا یا حرص کرنا' چوری' چغلی کھانا' اپنی بات کی پچ کرنا' خواہ مخواہ اس کو بنانا بے فائدہ بہت باتیں کرنا' بے بات زیادہ ہنسنا یا زیادہ ہنسنا' دھوکہ دینا' بھلی بری بات کا نہ سوچنا اور جب ان باتوں میں کوئی

بات ہو جائے فوراً اس کو روکو اس کی تنبیہ کرو۔ مسئلہ نمبر 16: اگر کوئی چیز توڑ پھوڑ دے یا کسی کو مار بیٹھے مناسب سزا دو تا کہ پھر ایسا نہ کرے۔ ایسی بتوں میں پیار دلار ہمیشہ بچہ کو کھو دیتا ہے۔ مسئلہ نمبر 17: بہت سویرے مت سونے دو۔ مسئلہ نمبر 18: سویرے جاگنے کی عادت ڈالو۔ مسئلہ نمبر 19: جب سات برس کی عمر ہو جائے نماز کی عادت ڈالو۔ مسئلہ نمبر 20: جب مکتب میں جانے کے قابل ہو جائے اول قرآن مجید پڑھواؤ۔ مسئلہ نمبر 21: جہاں تک ہو سکے دیندار استاد سے پڑھواؤ۔ مسئلہ نمبر 22: مکتب میں جانے میں کبھی رعایت مت کرو۔ مسئلہ نمبر 23: کسی کسی وقت ان کو نیک لوگوں کی حکائتیں سنایا کرو۔ مسئلہ نمبر 24: ان کو ایسی کتابیں مت دیکھنے دو جن میں عاشق معشوق کی باتیں یا شرع کے خلاف مضمون یا اور بیہودہ قصے یا غزلیں وغیرہ ہوں۔ مسئلہ نمبر 25: ایسی کتابیں پڑھواؤ جن میں دین کی باتیں اور دنیا کی ضروری کارروائی آ جائے۔ مسئلہ نمبر 26: مکتب میں آ جانے کے بعد کسی قدر دل بہلانے کے لئے ان کو کھیلنے کی اجازت دو تا کہ اس کی طبیعت کند نہ ہو جائے لیکن کھیل ایسا ہو جس میں کوئی گناہ نہ ہو چوٹ لگنے کا اندیشہ نہ ہو۔ مسئلہ نمبر 27: آتش بازی یا باجہ یا فضول چیزیں مول لینے کے لئے پیسے مت دو۔ مسئلہ نمبر 28: کھیل تماشے دکھانے کی عادت مت ڈالو۔ مسئلہ نمبر 29: اولاد کو ضرور کوئی ایسا ہنر سکھا دو جس سے ضرورت اور مصیبت کے وقت چار پیسے حاصل کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا گزارہ کر سکے۔ مسئلہ نمبر 30: لڑکیوں کو اتنا لکھنا سکھا دو کہ ضروری خط اور گھر کا حساب کتاب لکھ سکیں۔ مسئلہ نمبر 31: بچوں کو عادت ڈالو کہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کریں۔ اپاہج اور سست نہ ہو جائیں۔ ان کو کہو کہ رات کو بچھونا اپنے ہاتھ سے بچھائیں صبح کو سویرے اٹھ کر تہہ کر کے احتیاط سے رکھ دیں۔ کپڑوں کی گٹھڑی اپنے انتظام میں رکھیں۔ ادھڑا پھٹا ہوا خود سی لیا

کریں۔ کپڑے خواہ میلے ہوں خواہ اجلے ہوں ایسی جگہ رکھیں جہاں کپڑے کو چوہے کا اندیشہ نہ ہو۔ دھوبن کو خود گن لیا کردیں لکھ لیں اور گن کر پڑتال کر کے لیں۔ مسئلہ نمبر 32: لڑکیوں کو تاکید کرو کہ جو زیور تمہارے بدن پر ہے رات کو سونے سے پہلے اور صبح کو جب اٹھو دیکھ بھال لیا کرو۔ مسئلہ نمبر 33: لڑکیوں سے کہو کہ جو کام کھانے پکانے سینے پرونے کپڑے رنگنے چیز بننے کا گھر میں ہوا کرے اس میں غور کر کے دیکھا کرو کہ کیونکر ہو رہا ہے۔ مسئلہ نمبر 34: جب بچہ سے کوئی بات خوبی کی ظاہر ہو اس پر خوب شاباش دو پیار کرو بلکہ اس کو کچھ انعام دو تاکہ اس کا دل بڑھے اور جب اس کی کوئی بری بات دیکھو اول تنہائی میں اس کو سمجھاؤ کہ دیکھو بری بات ہے دیکھنے والے دل میں کیا کہتے ہوں گے اور جس جس کو خبر ہو گی وہ دل میں کیا کہے گا خبردار پھر ایسا مت کرنا نیک بخت لڑکے ایسا نہیں کیا کرتے اور پھر وہی کام کرے تو مناسب سزا دو۔ مسئلہ نمبر 35: ماں کو چاہئے کہ بچہ کو باپ سے ڈراتی رہے۔ مسئلہ نمبر 36: بچہ کو کوئی کام چھپا کر مت کرنے دو۔ کھیل ہو یا کھانا ہو یا کوئی اور شغل ہو جو کام چھپا کر کرے گا سمجھ جاؤ کہ وہ اس کو برا سمجھتا ہے سو وہ اگر برا ہے۔ اس سے چھڑاؤ اور اگر اچھا ہے جیسے کھانا پینا تو اس سے کہو کہ سب کے سامنے کھائے پئے۔ مسئلہ نمبر 37: کوئی کام محنت کا اس کے ذمہ مقرر کر دو جس سے صحت اور ہمت رہے۔ سستی نہ آنے پائے مثلاً لڑکوں کے لئے ڈنڈ' مگدر کرنا' ایک آدھ میل چلنا۔ اور لڑکیوں کے لئے چکی یا چرخہ چلانا ضرور ہے اس میں یہ بھی فائدہ ہے کہ ان کاموں کو عیب نہ سمجھیں گے۔ مسئلہ نمبر 38: چلنے میں تاکید کرو کہ بہت جلدی نہ چلے نگاہ اوپر اٹھا کر نہ چلے۔ مسئلہ نمبر 39: اس کو عاجزی اختیار کرنے کی عادت ڈالو زبان سے چال سے برتاؤ سے شیخی نہ بگھارنے پاوے یہاں تک کہ اپنے ہم عمر بچوں میں بیٹھ کر اپنے کپڑے یا مکان یا خاندان یا کتاب و قلم و دوات تختی تک کی تعریف نہ کرنے پائے۔ مسئلہ نمبر 40: کبھی

کبھی اس کو دو یا چار پیسے دے دیا کرو کہ اپنی مرضی کے موافق خرچ کیا کرے مگر اس کو یہ عادت ڈالو کہ کوئی چیز تم سے چھپا کر نہ خریدے۔ مسئلہ نمبر 41: اس کو کھانے کا طریقہ اور محفل میں اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ سکھاؤ۔ تھوڑا تھوڑا ہم لکھے دیتے ہیں۔

کھانے کا طریقہ

داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ شروع میں بسم اللہ کہو۔ اپنے سامنے سے کھاؤ۔ اوروں سے پہلے مت کھاؤ کھانے کو گھور کر مت دیکھو۔ کھانے والوں کی طرف مت دیکھو بہت جلدی جلدی مت کھاؤ۔ خوب چبا کر کھاؤ۔ جب تک لقمہ نہ نگل لو۔ دوسرا لقمہ مت رکھو۔ شوربا وغیرہ کپڑے نہ ٹپکنے پائے انگلیاں ضرورت سے زیادہ نہ سننے دیں۔

محفل میں اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ

جس سے ملو ادب سے ملو نرمی سے بولو۔ محفل میں تھوکو نہیں۔ وہاں ناک صاف مت کرو۔ اگر ایسی ضرورت ہو وہاں سے الگ چلی جاؤ وہاں اگر جمائی یا چھینک آئے منہ پر ہاتھ رکھ لو۔ آواز پست کرو کسی کی طرف پشت مت کرو۔ کسی کی طرف پاؤں مت کرو ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ دے کر مت بیٹھو انگلیاں مت چٹخاؤ۔ بلا ضرورت بار بار کسی کی طرف مت دیکھو۔ ادب سے بیٹھی رہو۔ بہت مت بولو۔ بات بات میں قسم مت کھاؤ۔ جہاں تک ممکن ہو خود کلام مت شروع کرو۔ جب دوسرا شخص بات کرے خوب توجہ سے سنو تا کہ اس کا دل نہ بجھے البتہ اگر گناہ کی بات ہو مت سنو یا تو منع کر دو وہاں سے اٹھ جاؤ۔ جب کوئی شخص بات پوری نہ کر لے بیچ میں مت بولو۔ جب کوئی آئے اور محفل میں جگہ نہ ہو اپنی جگہ سے کھسک جاؤ مل مل کر بیٹھ جاؤ کہ جگہ ہو جائے جب کسی سے ملو یا رخصت ہونے لگو السلام علیکم کہو اور جواب میں وعلیکم السلام کہو اور طرح طرح کے الفاظ مت کہو۔

قرابت داروں کے حقوق:

نمبر 1۔اپنے سگے اگر محتاج ہوں اور کھانے کمانے کی قدرت نہ رکھتے ہوں تو گنجائش کے موافق ان کے ضروری خرچ کی خبر گیری رکھے۔نمبر 2۔گاہ گاہ ان سے ملتا رہے۔نمبر 3۔ان سے قطع قرابت نہ کرے بلکہ اگر کسی قدر ان سے ایذا بھی پہنچے تو صبر افضل ہے۔

علاقہ مصاہرت:

یعنی سسرالی رشتہ کو قرآن میں خدائے تعالٰی نے نسب میں ذکر فرمایا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ ساس اور سسر اور سالے اور بہنوئی داماد اور بہو اور بیوی کی پہلی اولاد اور اسی طرح میاں کی پہلی اولاد کا بھی کسی قدر حق ہوتا ہے۔اسی لئے ان علاقوں میں بھی رعایت احسان و اخلاق اوروں سے زیادہ رکھنا چاہئے۔

عام مسلمانوں کے حقوق:

نمبر 1۔مسلمان کی خطا کو معاف کرے۔نمبر 2۔اس کے رونے پر رحم کرے۔نمبر 3۔اس کے عیب کو ڈھکے۔نمبر 4۔اس کے عذر کو قبول کرے۔نمبر 5۔اس کی تکلیف کو دور کرے۔نمبر 6۔ہمیشہ اس کی خیر خواہی کرتا رہے۔نمبر 7۔اس کی محبت نبا ہے۔نمبر 8۔اس کے عہد کا خیال رکھے۔نمبر 9۔بیمار ہو تو پوچھے۔نمبر 10۔مر جائے تو دعا کرے۔نمبر 11۔اس کی دعوت قبول کرے اس کے عہد کا خیال رکھے۔نمبر 12۔اس کا تحفہ قبول کرے۔نمبر 13۔اس کے احسان کے بدلے احسان کرے۔نمبر 14۔اسکی نعمت کا شکر گزار ہو۔نمبر 15۔ضرورت کے وقت اس کی مدد کرے۔نمبر 16۔اس کے بال بچوں کی حفاظت کرے۔نمبر 17۔اس کا کام کر دیا کرے۔نمبر 18۔اس کی بات کو سنے۔ نمبر 19۔اس کی سفارش کو قبول کرے۔نمبر 20۔اس کو مراد سے ناامید نہ کرے۔نمبر 21۔وہ چھینک کر الحمدللہ کہے تو جواب میں یرحمک اللہ کہے۔نمبر 22۔اس کی گم ہوئی چیز اگر مل جائے تو اس

کے پاس پہنچائے۔ نمبر 23۔ اس کے سلام کا جواب دے۔ نمبر 24۔ نرمی وخوش خلقی کے ساتھ اس سے گفتگو کرے۔ نمبر 25۔ اس کے ساتھ احسان کرے۔ نمبر 26۔ اگر وہ اس کے بھروسہ قسم کھا بیٹھے تو اس کو پورا کردے۔ نمبر 27۔ اگر اس پر کوئی ظلم کرتا ہو اس کی مدد کرے اگر وہ کسی پر ظلم کرتا ہو تو روک دے۔ نمبر 28 اس کے ساتھ محبت کرے دشمنی نہ کرے۔ نمبر۔29۔ اس کو سلام کرے اور مرد جو بات اپنے لئے پسند کرے اس کے لئے بھی پسند کرے۔ نمبر 30۔ ملاقات کے وقت اس کو سلام کرے اور مرد اور عورت سے عورت مصافحہ بھی کرے تو اور بہتر ہے۔ نمبر 31۔ اگر باہم اتفاقاً کچھ رنجش ہو جائے تین روز سے زیادہ کلام ترک نہ کرے۔ نمبر 32۔ اس پر بدگمانی نہ کرے۔ نمبر 33۔ اس پر حسد اور بغض نہ کرے۔ نمبر 34۔ اس کو اچھی بات بتلائے بری بات سے منع کرے۔ نمبر 35۔ چھوٹوں پر رحم بڑوں کا ادب کرے۔ نمبر 36۔ دو مسلمانوں میں رنجش ہو جائے ان کے آپس میں صلح کرا دے۔ نمبر 37۔ اس کی غیبت نہ کرے۔ نمبر 38۔ اس کو کسی طرح نقصان نہ پہنچائے نہ مال میں نہ آبرو میں۔ نمبر 39۔ اس کو اٹھا کر اس جگہ نہ بیٹھے۔

ہمسایہ کے حقوق:

نمبر 1۔ اس کے ساتھ احسان اور رعایت سے پیش آئے۔ نمبر 2۔ اس کی بیوی بچوں کی آبرو کی حفاظت کرے۔ نمبر 3۔ کبھی کبھی اس کے گھر تحفہ وغیرہ بھیجتا رہے۔ بالخصوص جب وہ فاقہ زدہ ہو تو ضرور تھوڑا بہت کھانا اس کو دے۔ نمبر 4۔ اس کو تکلیف نہ دے۔ ہلکی ہلکی باتوں میں اس سے نہ الجھے اور جیسے شہر میں ہمسایہ ہوتا ہے۔ اسی طرح سفر میں بھی ہوتا ہے۔ یعنی سفر کا رفیق جو گھر سے ساتھ ہوا ہو یا راہ میں اتفاقاً اس کا ساتھ ہو گیا ہو اس کا حق بھی مثل اسی ہمسایہ کے ہے۔ اسکے حقوق کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کی راحت کو اپنی راحت پر مقدم رکھے بعض آدمی ریل میں یا بہلی میں دوسری سواریوں کے ساتھ بہت آپا دھاپی کرتے ہیں۔ یہ بہت بری بات

ہے۔اسی طرح جو دوسروں کا محتاج ہو جیسے یتیم اور بیوہ یا عاجز وضعیف یا مسکین و بیمار اور ہاتھ پاؤں سے معذور یا مسافر یا سائل ان لوگوں کی یہ حقوق زائد ہیں نمبر 1۔ان لوگوں کی خدمت مال سے کرنا۔نمبر 2۔ان لوگوں کا کام اپنے ہاتھ پاؤں سے لے کر دینا۔نمبر 3۔ان لوگوں کی دلجوئی و تسلی کرنا۔نمبر 4۔ان کی حاجت اور سوال کو رد نہ کرنا۔بعض حقوق صرف آدمی ہونے کی وجہ سے ہیں گو وہ مسلمان نہ ہو وہ یہ ہیں۔ نمبر 1۔بے خطا کسی جان و مال کی تکلیف نہ دے۔نمبر 2۔بغیر وجہ شرعی کسی کے ساتھ بدزبانی نہ کرے۔نمبر 3۔اگر کسی کو مصیبت اور فاقہ اور مرض میں مبتلا دیکھے اس کی مدد کرے کھانا پانی دے دے۔علاج معالجہ کر دے۔نمبر 4۔جس صورت میں شریعت نے سزا کی اجازت دی ہے اس میں بھی ظلم و زیادتی نہ کرے۔

حیوانات کے حقوق:

نمبر 1۔جس جانور سے کوئی فائدہ متعلق نہ ہو اس کو مقید نہ کرے بالخصوص بچوں کو آشیانہ سے نکال لانا۔ان کے ماں باپ کو پریشان کرنا بڑی بے رحمی ہے۔نمبر 2۔ جو جانور قابل کھانے کے ہیں ان کو بھی محض دل بہلانے کے طور پر قتل نہ کرے۔ نمبر 3۔جو جانور اپنے کام میں ان کے کھانے پینے' راحت رسانی' خدمت کا پورے طور سے اہتمام کرے۔ان کی قوت سے زیادہ ان سے کام نہ لے ان کو حد سے زیادہ نہ مارے۔نمبر 4۔جن جانوروں کو ذبح کرنا ہو یا بوجہ موذی ہونے کے قتل کرنا ہو تیز اوزار سے جلدی کام تمام کر دے۔اس کو تڑپائے نہیں۔بھوکا پیاسا رکھ کر جان نہ لے۔

ضروری بات:

باب (30) اگر کسی آدمی کے حق میں کچھ کمی ہو گئی ہو تو ان میں جو حق ادا کرنے کے قابل ہوں ادا کرے یا معاف کرائے مثلاً کسی کا قرض رہ گیا تھا یا کسی کی خیانت وغیرہ کی تھی اور جو صرف معاف کرانے کے قابل ہوں ان کو صرف معاف کرا لے

مثلاً غیبت وغیرہ کی تھی یا مارا تھا اور اگر کسی وجہ سے حقداروں سے نہ معاف کرا سکتا ہے نہ ادا کر سکتا ہے تو ان لوگوں کے لئے ہمیشہ بخشش کی دعا کرتا رہے عجب نہیں کہ اللہ تعالی قیامت میں ان لوگوں کی رضامند کرے معاف کرادیں مگر اس کے بعد بھی جب موقع ادا کرنے یا معاف کرانے کا ہو اس وقت اس میں بے پروائی نہ کرے اور جو حقوق خود اس کے اوروں کے ذمہ رہ گئے ہوں۔ جن سے امید وصول کی ہو نرمی کے ساتھ ان سے وصول کرے اور جن سے امید نہ ہو یا وہ حقوق قابل وصول نہ ہوں جیسے غیبت وغیرہ اگر چہ قیامت میں ان کے عوض نیکیاں ملنے کی امید ہے مگر معاف کر دینے میں اور زیادہ ثواب آیا ہے۔ اس سے بالکل معاف کر دینا زیادہ بہتر ہے خاص کر جب کوئی شخص منت خوشامد کر کے معافی چاہے۔

تجوید قرآن شریف کو اچھی طرح سنوار کر صحیح پڑھنے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: اس میں کوشش کرنا واجب ہے اس میں بے پروائی اور سستی کرنے سے گناہ ہوتا ہے۔ فائدہ: اس کے قاعدے بہت ہیں مگر تھوڑے قاعدے جو بہت ضروری اور آسان ہیں لکھے جاتے ہیں۔ تنبیہ ان حرفوں میں خوب اہتمام سے فرق کرنا چاہئے۔ اور اچھی طرح ادا کرنا چاہئے۔ ا۔ ع۔ ء میں اور (ت ط) اور (ث ۔س ۔ص) (ح ۔ ہ) میں اور (و ۔ ض) میں اور (ذ ۔ظ ۔ ز) میں کہ (ت) پر نہیں ہوتی ہے۔ (ط) پر ہوتی ہے اور (ث) نرم ہوتی ہے۔ (س) سخت ہوتا ہے (ص) پُر ہوتا ہے اور (ض) کے نکالنے میں زبان کی کروٹ بائیں طرف کی ڈاڑھ سے لگتی ہے۔ سامنے کی دانتوں سے اس کا پڑھنا غلط ہے اور اس کی زیادہ مشق کرنا چاہئے اور (ذ) نرم ہوتی ہے (ز) سخت ہوتی ہے (ظ) پُر ہوتی ہے۔ قاعدہ: (1) یہ حروف ہمیشہ پُر ہوتے ہیں (خ ۔ص ۔ض ۔ط ۔غ ۔ق) قاعدہ (2) (دن ۔م) پر جب تشدید ہو غنہ سے پڑھو۔ یعنی اسی آواز کو ذرا دیر تک ناک میں نکالتی رہو۔ قاعدہ (3) جس حرف پر زبر زیر یا پیش ہو اور اس سے آگے الف یا ی یا واق نہ ہو تو

اس کو بڑھا کر مت پڑھو۔ جیسے اکثر لڑکیوں کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اس طرح پڑھنا غلط ہے جیسے (الحمد) کو اس طرح پڑھنا۔ (الحمدو) یا (مـلک) کو اس طرح پڑھنا (ملکی) یا (ایاک) کو اس طرح پڑھنا (ایا کا) اور جہاں الف یا ی یا واق ہو اس کو گھٹاؤ مت۔ غرض کھڑے پڑے کا بہت خیال رکھو۔ قاعدہ (4) پیش کو (واؤ) کی بو دے کو پڑھو اور زیر کو (ی) کی بو دے کر قاعدہ (5) جہاں نون پر جزم ہو اور اس کے بعد ان حرفوں میں سے کوئی حرف ہو اس نون کو غنہ سے پڑھو وہ حروف یہ ہیں (ت۔ ث۔ ج۔ د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ک) جیسے انتم. من ثمرة فانجینا کم. اَنْدَادًا. اَنْذَرْتَهُمْ. اَنْزَلَ. مِنْسَاتَکُ. نَنْشُرُ لِمَنْ صَبَرَ. مَنْضُوْدٍ. فَاِنْ طِبْنَ. فَانْظُرْ. یُنْفِقُوْنَ. مِنْ قَبْلِکَ. اِنْ کُنْتُمْ. قاعدہ (6) اسی طرح اگر کسی حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اس حرف کے بعد ان پندرہ حرفوں میں سے کوئی حرف آ جائے تب بھی اس نون کی آواز پر غنہ کرو۔ جیسے جَنّٰتٍ تَجْرِیْ. جَمِیْعًا ثُمَّ اسْتَوٰی. مِنْ نَّفْسٍ شَیْئًا. رِزْقًا قَالُوْ. رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ. اسی طرح اور مثالیں ڈھونڈ لو۔ قاعدہ (7) جہاں نون پر جزم ہو اور اس کے بعد حرف (ر) یا حرف (ل) آئے تو اس نون میں نون کی آواز بالکل نہیں رہتی بالکل (ر) یا (ل) مل جاتا ہے جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ وَلٰکِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ. قاعدہ (8) اسی طرح اگر کسی حرف پر دو زبر یا زیر یا دو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اس حرف کے بعد (ر) یا (ل) ہو جب بھی اس نون کی آواز نہ رہے گی۔ (ر) بعد حرف (ب) ہو تو اس نون کو میم کی طرح پڑھیں گے اور اس پر غنہ بھی کریں گے جیسے اَنْبِئْهُمْ اس کو اس طرح پڑھیں گے۔ اَمْبِئْهُمْ اسی طرح اگر کسی حروف پر دو زبر یا دو زیر دو یا پیش ہوں۔ جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد (ب) ہو وہاں بھی اس نون کی آواز کو میم کی طرح پڑھیں گے جیسے اَلِیْمٌ بِمَا اس کو اس طرح پڑھیں گے اَلِیْمٌ بِمَا بعضے

قرآنوں میں ایسے موقع پر ننھی سے میم لکھ دیتے ہیں اور بعضوں میں نہیں لکھتے مگر پڑھنا سب جگہ چاہئے جہاں جہاں یہ قاعدہ پایا جائے قاعدہ (10) جہاں میم پر جزم ہو اور اس کے بعد حرف (ب) ہو تو اس میم پہ غنہ کرو جیسے یَعْتَصِمْ بِاللّٰہِ قاعدہ (11) جس حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں اور اس کے بعد والے حرف پر جزم ہو تو وہاں دو زبر کی جگہ ایک زبر پڑھیں گے اور وہاں جو الف لکھا ہے اس کو نہ پڑھیں گے اور ایک نون زیر والا اپنی طرف سے نکال کر اس جزم والے حرف سے ملادیں گے جیسے خَیْرًا الْوَصِیَّۃُ اس کو اس طرح پڑھیں گے خَیْرَنِ الْوَصِیَّۃُ اسی طرح دو زیر کی جگہ ایک زیر پڑھیں گے اور ویسا ہی نون پچھلے حرف سے ملادیں گے۔ فَخُوْرٍ الَّذِیْنَ اس کو اسی طرح پڑھیں گے فَخُوْرِنِ الَّذِیْنَ اسی طرح دو پیش کی جگہ ایک پیش پڑھیں گے اور ویسا ہی نون پچھلے حرف سے ملادین گے جیسے نُوْحُ ابْنَہٗ اس کو اس طرح پڑھیں گے نُوْحُ نِ ابْنَہٗ بعضے قرآنوں میں ننھا سا نون بیچ میں لکھ دیتے ہیں لیکن اگر کسی قرآن میں نہ لکھا ہو جب بھی پڑھنا چاہئے۔ قاعدہ (12)۔(ر) پر اگر زبر یا پیش ہو تو پُر پڑھنا چاہئے جیسے رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَمْرُھُمْ اور اگر (ر) کے نیچے زیر ہو تو باریک پڑھو جیسے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ اور اگر (ر) پر زبر پیش ہو تو اس سے پہلے والے حروف کو دیکھو اگر اس پر زبر یا پیش ہے تو (ر) کو باریک پڑھو جیسے اَنْذَرْتَھُمْ مُرْسَلًا اور اگر اس سے پہلے والے حروف پر زیر ہو تو اس جزم والی (ر) کو باریک پڑھو جیسے لَمْ تُنْذِرْھُمْ اور کہیں کہیں یہ قاعدہ نہیں چلتا مگر وہ مواقع تمہاری سمجھ میں نہ آئیں گے زیادہ جگہ یہی قاعدہ ہے تم یونہی پڑھا کرو قاعدہ (13) اَللّٰہُ اور اَللّٰھُمَّ میں جو لام ہے اس لام سے پہلے والے حرف پر اگر زبر یا پیش ہو تو لام کو پُر پڑھو جیسے۔ خَتَمَ اللّٰہُ. فَزَادَھُمُ اللّٰہُ. وَاِذْقَالُوْ اللّٰھُمَّ. اور اگر پہلے والے حرف پر زیر ہو تو اس لام کو باریک پڑھو جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قاعدہ (14) جہاں گول (ۃ) لکھی ہو چاہئے الگ ہو اس طرح (بۃ) چاہے ملی

ہوئی ہو اس طرح (بتہ) اور اس پر ٹھہرنا ہو تو اس (ۃ) کو (ہ) کی طرح پڑھیں گے جیسے قَسْوَہ اس کو اسی طرح پڑھیں گے اٰتُوا الزَّکٰوہ اور طَیِّبَۃً میں بھی (ہ) پڑھیں گے۔ قاعدہ (15) جس حرف پر دو زبر ہوں اور اس پر ٹھہرنا ہو تو اس حرف سے آگے الف پڑھیں گے جیسے نِدَآءً کو اس طرح پڑھیں گے نِدَآءَ قاعدہ (16) جس جگہ قرآن میں ایسی نشانی لکھی ہوئی ہو (سہ سہ) وہاں ذرا بڑھا دو جیسے وَلَا الضَّآلِّیْنَ یہاں الف کو اور الفوں سے بڑھا کو پڑھو قَالُوْٓا اٰمَنَّا یہاں واؤ کو اور جگہوں کے واؤ سے بڑھا دو یا جیسے فِیْٓ اٰذَانِھِمْ اس (ی) کو دوسری جگہ کی (ی) سے بڑھا دو قاعدہ (17) جہاں ایسی نشانیاں بنی ہوئی ہوں وہاں ٹھہر جاؤ۔ (م ط ہ ق ف ل) اور جہاں (س) یا (سکتہ) یا (وقفہ) ہو۔ وہاں سانس نہ توڑو۔ مگر ذرا رک کر آگے بڑھتی چلی جاؤ اور جہاں ایک آیت میں دو جگہ تین نقطے بنے ہوں اس طرح وہاں ایک جگہ ٹھہر و ایک جگہ نہ ٹھہرو چاہے پہلی جگہ ٹھہرو چاہے دوسری جگہ ٹھہرو۔ اور جہاں (لا) لکھا ہو وہاں مت ٹھہرو اور جہاں اور نشانیاں بنی ہوں جی چاہے۔ ٹھہرو جی چاہے نہ ٹھہرو اور جہاں اوپر نیچے دو نشانیاں بنی ہوں جو اوپر لکھی ہو اور اس پر عمل کرو۔ قاعدہ (18) جس حروف پر جزم ہو اس کے بعد والے حرف پر تشدید ہو تو اس جگہ پر پہلا حرف نہ پڑھیں گے جیسے قَدْ تَّبَیَّنَ میں دال نہ پڑھیں گے اور قَالَتْ طَّآئِفَۃٌ میں (ت) نہ پڑھیں گے اور لَئِنْۢ بَسَطْتَّ میں (ط) نہ پڑھیں گے اور اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰہَ میں (ت) نہ پڑھیں گے اور اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا میں (ت) نہ پڑھیں گے اور اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ میں (ق) نہ پڑھیں گے۔ البتہ اگر یہ جزم والا حرف (ف) ہو یا ف ہو یا دو زبر یا دو زیر یا دو پیش سے نون پیدا ہو گیا ہو اور اس کے بعد تشدید والا حرف (ی) ہو یا واؤ ہو تو وہاں پڑھنے میں نون کی بو رہے گی جیسے۔ مَنْ یَّقُوْلُ. ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ میں نون کی آواز ناک میں پیدا ہوگی۔ فائدہ: (1) پارہ وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ کے چوتھے رکوع کی چھٹی آیت میں جو یہ بول آیا ہے مَجْرٖھَا اس

(ر) کے زیر کو اور زیروں کی طرح نہ پڑھیں گے بلکہ جس طرح لفظ ستارے کی (ر) کا زیر پڑھا جاتا ہے اس طرح اس کو بھی پڑھیں گے۔ فـــائـدہ:(2) پارہ حم سورہ حجرات کے دوسرے رکوع کی پہلی آیۃ میں جو یہ بول آیا ہے۔ بِئْسَ الِاسْمُ اس میں بِئْسَ کا سین کسی حرف سے نہیں ملتا اور اس کے بعد کا لام اگلے سین سے ملتا ہے اور اس طرح پڑھا جاتا ہے۔ بِئْسَ لِسْمُ فائدہ:(3) پارہ تِلْکَ الرُّسُلُ سورہ آل عمران کے شروع میں جو آلٓمّٓ آیا ہے اس کی میم کو اگلے لفظ اللہ کے لام سے اس طرح ملایا جاتا ہے جس کے ہجے یوں ہوتے ہیں م ی زیر می۔ م ل زیر مل میمل اور بعضی پڑھنے والی جو اس طرح پڑھتی ہیں۔ مِیْمْ مَلْ یہ غلط ہے فائدہ:(4) یہ چند مقام ایسے ہیں کہ لکھا جاتا ہے اور طرح اور پڑھا جاتا ہے اور طرح۔ ان کا بہت خیال رکھو اور قرآن میں یہ مقامات نکال کر لڑکیوں کو دکھا دو اور سمجھا دو۔ مقام اول قرآن مجید میں جہاں کہیں لفظ اَنَا آیا ہے۔ اس میں نون کے بعد کا الف نہیں پڑھا جاتا بلکہ صرف پہلا الف اور نون زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں اس کو بڑھاتے ہیں اس طرح اَنَ مقام(2) پارہ سَیَـــقُـــوْلُ کے سولہویں رکوع کی تیسری آیت میں یَبْصُطُ (ص) سے لکھا جاتا ہے۔ مگر (س) سے پڑھا جاتا ہے اس طرح یَبْسُطُ اکثر قرآنوں میں ایک ننھا سا سین بھی لکھ دیتے ہیں لیکن اگر نہ بھی لکھا ہو جب بھی سین پڑھے۔ اس طرح پارہ وَلَـوْ اَنَّـنَا کے سولہویں رکوع کی پانچویں آیت میں بَصْـطَـةً آیا ہے اس میں بھی (ص) کی جگہ (س) پڑھتے ہیں مقام(3) پارہ لَـنْ تَـنَا کے چھٹے رکوع کی پہلی آیت میں اَفَائِنْ میں (ف) کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ اس طرح پڑھتے ہیں اَفَئِنْ مقام(4) پارہ لَـنْ تَنَالُوْا کے آٹھویں رکوع کی تیسری آیت میں لَا اِلَی اللّٰهِ میں پہلے لام کے بعد دو الف لکھے جاتے ہیں مگر ایک الف پڑھا جاتا ہے اس طرح لَاِلَـی الـلّٰـهِ مقام(5) پارہ لَا یُحِـبُّ اللّٰـهُ کے نویں رکوع کی تیسری آیت میں تَبُوْءَ مقام(6) پارہ قَالَ

اَلْـمَلَاُ الَّذِیْنَ کے تیسرے رکوع کی چوتھی آیۃ میں مَلَائِہٖ میں لام کے بعد الف لکھا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں مَلَئِہٖ اسی طرح یہ لفظ قرآن میں جہاں آیا ہے اسی طرح پڑھا جاتا ہے۔ مقام (7) پارہ وَاعْلَمُوْا کے تیرہویں رکوع کی پانچویں آیۃ میں لَا اَوْ ضَعُوْا میں لام الف کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں لَا وْضَعُوْا مقام (8) پارہ وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ کے چھٹے رکوع کی آٹھویں آیۃ میں ثَمُوْدَا میں دال کے بعد الف لکھا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں ثَمُوْدَا اسی طرح پارہ قَالَ فَمَا خَطْبُکُمْ سورہ النجم کے تیسرے رکوع کی انیسویں آیۃ میں جو ثَمُوْدَا آیا ہے اس میں بھی الف نہیں پڑھا جاتا۔ مقام (9) پارہ وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ کے دسویں رکوع کی چوتھی آیت میں لِتَتْلُوَا میں واؤ کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں لِتَتْلُوَ مقام (10) پارہ سُبْحَانَ الَّذِیْ کے چودھویں رکوع کی دوسری آیۃ میں لَنْ نَّدْعُوَا میں واؤ کے بعد الف لکھا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ اس طرح پڑھتے۔ لَنْ نَّدْعُوَ اسی طرح پارہ سُبْحَانَ الَّذِیْ کے سولہویں رکوع کی دوسری آیۃ میں لِشَاْئٍ میں الف نہیں پڑھا جاتا بلکہ اس طرح پڑھتے ہیں لِشَیْئٍ مقام (11) پارہ سُبْحَانَ الَّذِیْ کے سترھویں رکوع کی ساتویں آیۃ میں لٰکِنَّا میں نون کے بعد الف لکھا جاتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں لٰکِنَّ مقام (12) وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ کے سترہویں رکوع کی ساتویں آیۃ میں لَا اَذْبَحَنَّہٗ میں لام کے بعد دو الف لکھے جاتے ہیں مگر ایک پڑھا جاتا ہے اسی طرح لَاَ ذْبَحَنَّہٗ مقام (13) وَمَالِیَ کے چھٹے رکوع کی سینتالیسواں آیۃ میں لَا اِلَی الْجَحِیْمِ میں پہلے لام کے بعد دو الف لکھے جاتے ہیں مگر ایک پڑھا جاتا ہے۔ اس طرح لَاِلَی الْجَحِیْمِ مقام (14) پارہ حٰمٓ سورہ مُحَمَّدٌ کے پہلے رکوع کی چوتھی آیۃ میں لِیَبْلُوَا میں واؤ کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں

لِيَبْلُوَ اسی طرح سورۃ کے چوتھے رکوع کی تیسری آیۃ میں نَبْلُوَا میں واؤ کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں نَبْلُـــــوَا مقام (15) پارہ تَبَارَکَ الَّذِیْ سورہ دہر کے پہلے رکوع کی چوتھی آیۃ میں سَلٰسِلَا میں دوسرے لام کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں سَلٰسِلَا سِــلَ اور اسی طرح رکوع کی پندرھویں اور سولھویں آیۃ میں دو جگہ قَوَارِیْرَاقَوَارِیْرَا آیا ہے اور دونوں جگہ دوسری را کے بعد الف لکھا جاتا ہے۔ سو اکثر پڑھنے میں پہلے قَــــوَا رِیْرَا پر ٹھہر جاتے ہیں اور دوسرے قَوَارِیْرَا نہیں ٹھہرتے۔ اس طرح پڑھنے میں تو یہ حکم ہے کہ پہلی جگہ الف پڑھیں، دوسری جگہ الف نہ پڑھیں بلکہ اس طرح پڑھیں قَوَارِیْرَ اور اگر کوئی پہلی جگہ نہ ٹھہرے اور دوسری جگہ ٹھہر جائے تو (دوسری جگہ) کسی حال میں الف نہ پڑھا جائے گا۔ خواہ وہاں وقف کرے یا نہ کریں اور پہلی جگہ اگر وقف کرے تو الف پڑھے ورنہ نہیں صحیح یہی ہے۔ فائدہ: پارہ وَاعْلَمُوْا میں جو سورہ تو بہ بَرَآءَۃٌ مِّنَ اللّٰهِ سے شروع ہوتی ہے اس پر بِسْمِ اللّٰهِ نہیں لکھی۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر کوئی اوپر سے پڑھتی چلی آتی ہے وہ اس پر پہنچ کر بِسْمِ اللّٰهِ نہ پڑھے ویسے ہی شروع کر دے۔ اور اگر کسی نے اسی جگہ سے پڑھنا شروع کیا ہے یا کچھ سورۃ پڑھ کر پڑھنا بند کر دیا تھا پھر بیچ میں سے پڑھنا شروع کیا تو ان دونوں حالتوں میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا چاہئے۔

استاد کے لئے ضروری ہدایت:

یہ سب قاعدے سمجھا کر ایک ایک کوئی کئی روز تک پاؤ پاؤ آدھے پارہ میں خوب جاری اور مشق کرا دو۔

مسائل ذیل کے پڑھانے کا طریقہ

اگر پڑھانے والا مرد ہو تو ان مسائل کو خود نہ پڑھائے بلکہ یا تو اپنی بی بی کی معرفت سمجھائے یا ہدایت کر دے کہ بعد میں ان مسائل کو دیکھ لینا اور اگر پڑھنے والا کم عمر لڑکا

مسائل

جن لوگوں سے نکاح کرنا حرام ہے ان کا بیان

مسئلہ نمبر 17: کسی مرد نے کسی عورت سے زنا کیا تو اب اس عورت کی ماں اور اس عورت کی اولاد کو اس مرد سے نکاح کرنا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 18: کسی عورت نے جوانی کی خواہش کے سات بدنیتی سے کسی مرد کو ہاتھ لگایا تو اب اس عورت کی ماں اور اولاد کو اس مرد سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر کسی نے کسی عورت پر ہاتھ ڈالا وہ مرد اس کی ماں اور اولاد پر حرام ہو گیا۔ مسئلہ نمبر 19: رات کو اپنی بی بی کے جگانے کے لئے اٹھا مگر غلطی سے لڑکی پر ہاتھ پڑ گیا اور بی بی سمجھ کر جوانی کی خواہش کے ساتھ اس کو ہاتھ لگایا۔ تو اب وہ مرد اپنی بی بی پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گیا اب کوئی صورت جائز ہونے کی نہیں ہے اور لازم ہے کہ یہ مرد اب اس عورت کو طلاق دے دے۔ مسئلہ نمبر 20: کسی لڑکے نے اپنی سوتیلی ماں پر بدنیتی سے ہاتھ ڈال دیا تو اب وہ عورت اپنے شوہر پر بالکل حرام ہو گئی ہے اب کسی صورت سے حلال نہیں ہو سکتی۔ اور اگر اس سوتیلی ماں نے سوتیلے لڑکے کے ساتھ ایسا کیا تب بھی یہی حکم ہے۔ مسئلہ نمبر 24: جس عورت کے شوہر نہ ہو اور اس کو بدکاری سے حمل ہو اس کا نکاح بھی درست ہے لیکن بچہ پیدا ہونے سے پہلے صحبت کرنا درست نہیں البتہ جس نے زنا کیا تھا۔ اگر اسی سے نکاح ہوا ہو تو صحبت بھی درست ہے۔

بی بی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جس نے قسم کھالی اور یوں کہہ دیا کہ خدا کی قسم اب صحبت نہ کروں گا' خدا کی قسم' تجھ سے صحبت نہ کروں گا' قسم کھاتا ہوں کہ تجھ سے صحبت نہیں کروں گا یا اور کسی طرح کہا تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس نے صحبت نہ کی تو چار مہینے کے گزرنے

پر عورت پر طلاق بائن پڑ جائے گی۔ اب بے نکاح کیے میاں بی بی کی طرح نہیں رہ سکتے اور اگر چار مہینے کے اندر ہی اندر اس نے اپنی قسم توڑ ڈالی اور صحبت کر لی تو طلاق نہ پڑے گی۔ البتہ قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا۔ ایسی قسم کا کھانے کو شرع میں ایلاء کہتے ہیں۔ مسئلہ نمبر 2: ہمیشہ کے لئے صحبت نہ کرنے کی قسم نہیں کھائی بلکہ صرف چار مہینے کے لئے قسم کھائی اور یوں کہا خدا کی قسم چار مہینے تک تجھ سے صحبت نہ کروں گا تو اس سے ایلاء ہو گیا اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر چار مہینے تک صحبت نہ کرے گا تو طلاق بائن پڑ جائے گی اور اور چار مہینے سے پہلے صحبت کرے تو قسم کا کفارہ دیوے اور قسم کے کفارہ کا بیان آگے آئے گا۔ مسئلہ نمبر 3: اگر چار مہینے سے کم کے لئے قسم کھائی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اس سے ایلاء نہ ہوگا۔ چار مہینے سے ایک دن بھی کم کر کے قسم کھائے تب بھی ایلاء نہ ہوگا۔ البتہ جتنے دنوں کی قسم کھائی ہے اتنے دنوں سے پہلے پہلے صحبت کرے گا تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا اور اگر صحبت نہ کی عورت کو طلاق نہ پڑے گی اور قسم بھی پوری رہے گی۔ مسئلہ نمبر 4: کسی نے صرف چار مہینے کے لئے قسم کھائی پھر اپنی قسم نہیں توڑی اس لئے چار مہینے کے بعد طلاق پڑ گئی۔ اور طلاق کے بعد پھر اسی مرد سے نکاح ہو گیا تو اب اس نکاح کے بعد اگر چار مہینے تک صحبت نہ کرے تو کچھ حرج نہیں اب کچھ نہ ہوگا اور اگر ہمیشہ کے لئے قسم کھالی جیسے یوں کہہ دے قسم کھاتا ہوں کہ اب تجھ سے صحبت نہ کروں گا یوں کہا خدا کی قسم تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا۔ پھر اپنی قسم نہیں توڑی اور چار مہینے کے بعد طلاق پڑ گئی۔ اس کے بعد پر اسی سے نکاح کر لیا اور نکاح کے بعد پھر چار مہینے تک صحبت نہیں کی تو اب پھر دوسری طلاق پڑ گئی۔ اگر تیسری دفعہ پھر اسی سے نکاح کر لیا تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اس نکاح کے بعد بھی اگر چار مہینے تک صحبت نہ کرے گا تو تیسری طلاق پڑ جائے گی اور اب بغیر دوسرے خاوند کئے اس سے نکاح بھی نہ ہو سکے گا۔ البتہ اگر دوسرے یا تیسرے نکاح کے بعد صحبت کر لیتا تو قسم ٹوٹ

جاتی اور اب کبھی طلاق نہ پڑتی ہاں قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑتا۔ مسئلہ نمبر 5: اگر اسی طرح آگے پیچھے تینوں نکاحوں میں تین طلاقیں پڑ گئیں اس کے بعد عورت نے دوسرا خاوند کر لیا جب اس نے چھوڑ دیا تو عدت ختم کر کے پھر اسی پہلے مرد سے نکاح کر دیا اور اس نے پھر صحبت نہیں کی تو اب طلاق نہ پڑے گی چاہے جب تک صحبت نہ کرے لیکن جب کبھی صحبت کرے گا تو قسم کا کفارہ دینا پڑے گا۔ کیونکہ قسم تو یہ کھائی تھی کہ کبھی صحبت نہ کروں گا وہ ٹوٹ گئی۔ مسئلہ نمبر 6: اگر عورت کو طلاق بائن دے دی تو پھر اس سے صحبت نہ کرنے کی قسم کھالی تو ایلا نہیں ہوا۔ اب پھر سے نکاح کرنے کے بعد اگر صحبت نہ کرے تو طلاق پڑ جائے گی لیکن جب صحبت ایلاء نہیں ہوا۔ لیکن جب صحبت کرے گا تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا اور اگر طلاق رجعی دے دینے کے بعد عدت کے اندر ایسی قسم کھائی تو ایلاء ہو گیا۔ اب اگر رجعت کر لے اور صحبت نہ کرے تو چار مہینے کے بعد طلاق پڑ جائے گی اور اگر صحبت کرے تو قسم کا کفارہ دے دے۔ مسئلہ نمبر 7: خدا کی قسم نہیں کھائی بلکہ یوں کہا اگر تجھ سے صحبت کروں تو تجھ کو طلاق ہے تب بھی ایلاء ہو گیا صحبت کرے گا تو رجعی طلاق پڑ جائے گی اور قسم کے کفارہ اس صورت میں نہ دینا پڑے گا اور اگر صحبت نہ کی تو چار مہینے کے بعد طلاق بائن پڑ جائے گی اور اگر یوں کہا اگر تجھ سے صحبت کروں تو میرے ذمہ ایک حج ہے یا ایک روزہ ہے یا ایک روپیہ کی خیرات ہے یا ایک قربانی ہے تو ان سب صورتوں میں بھی ایلاء ہو گیا۔ اگر صحبت کرے گا تو جو بات کہی ہے وہ کرنا پڑے گی اور کفارہ نہ دینا پڑے گا اور اگر صحبت نہ کی تو چار مہینے بعد طلاق پڑ جائے گی۔

بی بی کو ماں کے برابر کہنے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: کسی نے اپنی بی بی سے کہا تو میری ماں کے برابر ہے۔ یا یوں کہا تو میرے لئے ماں کے برابر ہے۔ تو میرے حساب (یعنی نزدیک) ماں کے برابر ہے' اب تو میرے نزدیک ماں کے مثل ہے۔ ماں کی طرح ہے۔ تو دیکھو اس کا مطلب

کیا ہے۔ اگر یہ مطلب لیا کہ تعظیم میں بزرگی میں ماں کے برابر ہے یا یہ مطلب لیا کہ تو بالکل بڑھیا ہے عمر میں ماں کے برابر ہے تب تو اس کہنے سے کچھ نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر اس کے کہتے وقت کچھ نیت نہیں کی اور کوئی مطلب نہیں لیا یوں ہی بک دیا تب بھی کچھ نہیں ہوا اور اگر اس کہنے سے طلاق دینے اور چھوڑنے کی نیت کی ہے تو اس کو ایک طلاق بائن پڑ گئی اور اگر طلاق دینے کی بھی نیت نہیں تھی اور عورت کا چھوڑنا بھی مقصود نہیں تھا۔ بلکہ مطلب صرف اتنا ہے کہ اگرچہ تو میری بی بی ہے اپنے نکاح سے تجھ کو الگ نہیں کرتا۔ لیکن اب تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا۔ تجھ سے صحبت کرنے کو اپنے اوپر حرام کر لیا' بس روٹی کپڑا لے اور پڑی رہ۔ غرضیکہ اس کے چھوڑنے کی نیت نہیں' صرف صحبت کرنے کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے اس کو شرع میں ظہار کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ وہ عورت رہے گی تو اسی کے نکاح میں لیکن مرد جب تک اس کا کفارہ نہ ادا کرے تب تک صحبت کرنا یا جوانی کی خواہش کے ساتھ ہاتھ لگانا' منہ چومنا' پیار کرنا حرام ہے۔ جب تک کفارہ نہ دے گا تب تک وہ عورت حرام رہے گی چاہے جتنے برس گزر جائیں جب کفارہ دیدے تو دونوں میاں بی بی کی طرح رہیں پھر سے نکاح کرنے کی ضرورت نہیں اور اس کا کفارہ اسی طرح دیا جاتا ہے جس طرح روزہ توڑنے کا کفارہ دیا جاتا ہے۔ مسئلہ نمبر 2: اگر کفارہ دینے سے پہلے ہی صحبت کر لی تو بڑا گناہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے توبہ استغفار کرے اور اب سے پکا ارادہ کرے کہ اب بغیر کفارہ دئے پھر کبھی صحبت نہ کروں گا۔ اور عورت کو چاہئے کہ جب تک مرد کفارہ نہ دے تب تک اس کو اپنے پاس نہ آنے دے۔ مسئلہ نمبر 3: اگر بہن کی برابر ہو یا بیٹی یا پھوپھی یا کسی ایسی عورت کے برابر کہا جس کے ساتھ نکاح ہمیشہ ہمیشہ حرام ہوتا ہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ مسئلہ نمبر 4: کسی نے کہا تو میرے لئے سور کے برابر ہے تو اگر طلاق دینے اور چھوڑنے کی نیت تھی تب تو طلاق پڑ گئی اور اگر ظہار کی نیت کی یعنی یہ مطلب لیا کہ طلاق تو نہیں دیتا لیکن

صحبت کرنے کو اپنے اوپر حرام کیے لیتا ہوں تو کچھ نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر کچھ نیت نہ کی ہو تب بھی کچھ نہیں ہوا۔ مسئلہ نمبر 5: اگر ظہار میں چار مہینے یا اس سے زیادہ مدت تک صحبت نہ کی اور کفارہ نہ دیا تو طلاق نہیں پڑی اس سے ایلاء نہیں ہوتا۔ مسئلہ نمبر 6: جب تک کفارہ نہ دے تب تک دیکھنا بات چیت کرنا حرام نہیں البتہ پیشاب کی جگہ کو دیکھنا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 7: اگر ہمیشہ کے لئے ظہار نہیں کیا بلکہ کچھ مدت مقرر کی ہے۔ جیسے یوں کہا سال بھر کے لئے چار مہینے کے لئے تو میرے لئے ماں کے برابر ہے تو جتنی مدت مقرر کردی۔ اتنی مدت تک ظہار رہے گا' اگر اس مدت کے اندر صحبت کرنا چاہے تو کفارہ دے اور اگر اس مدت کے بعد صحبت کرے تو کچھ نہ دینا پڑے گا۔ عورت حلال ہو جائے گی۔ مسئلہ نمبر 8: ظہار میں بھی اگر فوراً انشاء اللہ کہہ دیا تو کچھ نہیں ہوا۔ مسئلہ نمبر 9: نابالغ لڑکا اور دیوانہ پاگل آدمی ظہار نہیں کر سکتا' اگر کرے گا تو کچھ نہ ہوگا' اسی طرح اگر کوئی غیر عورت سے ظہار کرے جس سے ابھی نکاح نہیں کیا ہے تو بھی کچھ نہیں ہوا اب اس سے نکاح کرنا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 10: ظہار کا لفظ اگر کئی دفعہ کہے جیسے دو دفعہ یا تین دفعہ یہی کہا تو میرے لئے ماں کے برابر ہے تو جتنی دفعہ کہا ہے اتنے ہی کفارے دینے پڑیں گے۔ البتہ اگر دوسرے اور تیسرے مرتبہ کہنے سے خوب مضبوط اور پکے ہو جانے کی نیت کی ہو نئے سرے سے ظہار کرنا مقصود نہ ہو تو ایک ہی کفارہ دے۔ مسئلہ نمبر 11: اگر کئی عورتوں سے ایسا کہا تو جتنی بیبیاں ہوں اتنے کفارے دے۔ مسئلہ نمبر 12: اگر برابر کا لفظ نہیں کہا نہ مثل اور طرح کا لفظ کہا بلکہ یوں کہا تو میری بہن ہے تو اس سے کچھ نہیں ہوا' عورت حرام نہیں ہوئی' لیکن ایسا کہنا برا اور گناہ ہے۔ اسی طرح پکارتے وقت یوں کہنا میری بہن فلانا کام کردو' یہ بھی برا ہے مگر اس سے بھی کچھ نہیں ہوتا۔ مسئلہ نمبر 13: کسی نے یوں کہا اگر تجھ کو رکھوں تو ماں کو رکھوں یا یوں کہا اگر تجھ سے صحبت کروں تو گویا ماں سے کروں

اس سے کچھ نہیں ہوا۔ مسئلہ نمبر 14: اگر یوں کہا تو میرے لئے ماں کی طرح حرام ہے تو اگر طلاق دینے کی نیت ہو تو طلاق پڑے گی، اور اگر ظہار کی نیت کی ہو یا کچھ نیت نہ کی ظہار ہو جائے گا۔ کفارہ دے کر صحبت کرنا درست ہے۔

کفارہ کا بیان

مسئلہ نمبر 1: ظہار کا کفارہ اسی طرح ہے جس طرح روزہ توڑنے کا کفارہ ہے دونوں میں کچھ فرق نہیں وہاں ہم نے خوب کھول کے بیان کیا ہے وہی نکال کر دیکھ لو اب یہاں بعض ضروری باتیں جو وہاں نہیں بیان ہوئیں ہم بیان کرتے ہیں۔ مسئلہ نمبر 2: اگر طاقت ہو تو مرد ساٹھ روزے لگاتار رکھے بیچ میں کوئی روزہ چھوٹنے نہ پائے اور جب تک روزے ختم نہ ہو چکیں تب تک عورت سے صحبت نہ کرے گا اگر روزے ختم ہونے سے پہلے اسی عورت سے صحبت کر لی تو اب سب روزے پھر سے رکھے چاہے دن کو اس عورت سے صحبت کی ہو یا رات کو اور قصداً ایسا کیا ہو یا بھولے سے سب کا ایک ہی حکم ہے۔ مسئلہ نمبر 3: اگر شروع مہینہ یعنی پہلی تاریخ سے روزے رکھنا شروع کئے تو پورے دو مہینے روزے رکھ لے چاہے پورے ساٹھ دن ہوں اور تیس تیس دن کا مہینہ ہو یا اس سے کم دن ہوں دونوں طرح کفارہ ادا ہو جائے گا اور اگر پہلی تاریخ سے روزے رکھنا نہیں شروع کئے تو پورے ساٹھ دن روزے رکھے۔ مسئلہ نمبر 4: اگر کفارہ روزے سے ادا کر رہا تھا اور کفارہ پورا ہونے سے پہلے دن کو یا رات کو بھولے سے ہمبستر ہو گیا تو کفارہ دہرانا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 5: اگر روزے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ فقیروں کو دو وقتہ کھانا کھلائے یا کچا اناج دے۔ اگر سب فقیروں کو ابھی نہیں کھلا چکا تھا کہ بیچ میں صحبت کر لی تو گناہ تو ہوا مگر اس صورت میں کفارہ دہرانا نہ پڑے گا۔ اور کھانا کھلانے کی سب وہی صورت ہے جو وہاں بیان ہو چکی ہے۔ مسئلہ نمبر 6: کسی کے ذمے ظہار کے دو کفارے تھے اس نے ساٹھ مسکینوں کو چار چار سیر گیہوں دے دیئے اور یہ سمجھا

کہ ہر کفارے سے دو دو سیر دیتا ہوں اس لئے دونوں کفارے ادا ہو گئے تب بھی ایک ہی کفارہ ادا ہوا دوسرا کفارہ پھر دیدے' اور اگر ایک کفارہ روزہ توڑنے کا تھا دوسرا اظہار کا۔ اس میں ایسا کیا تو دونوں ادا ہو گئے۔

لعان کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جب کوئی اپنی بی بی کو زنا کی تہمت لگائے یا جو لڑکا پیدا ہوا اس کو کہے کہ یہ میرا لڑکا نہیں' نہ معلوم کس کا ہے تو اس کا حکم یہ ہے کہ عورت قاضی اور شرعی حاکم کے پاس فریاد کرے' تو حاکم دونوں سے قسم لے' پہلے شوہر سے اس طرح کہلائے میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ جو تہمت میں نے اس کو لگائی ہے۔ اس میں سچا ہوں۔ چار دفعہ اسی طرح شوہر کہے' پھر پانچویں دفعہ کہے اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو' جب مرد پانچویں دفعہ کہہ چکے تو عورت چار مرتبہ اس طرح کہے' میں خدا کو گواہ کر کے کہتی ہوں کہ اس نے جو تہمت مجھ پر لگائی ہے اس تہمت میں یہ جھوٹا ہے اور پانچویں دفعہ کہے اگر اس تہمت لگانے میں یہ سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ٹوٹے۔ جب دونوں قسم کھا لیں تو حاکم دونوں میں جدائی کرا دے گا' اور ایک طلاق بائن پڑ جائے گی اور اب یہ لڑکا باپ کا نہ کہا جائے گا' ماں کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ اس قسما قسمی کو شرع میں لعان کہتے ہیں۔

عدت کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جب کسی کا میاں طلاق دیدے یا خلع وایلاء وغیرہ کسی اور طرح سے نکاح ٹوٹ جائے یا شوہر مر جائے تو ان سب صورتوں میں تھوڑی مدت تک عورت کو ایک گھر میں رہنا پڑتا ہے' جب تک یہ مدت ختم ہو چکے تب تک کہیں اور نہیں جا سکتی نہ کسی اور مرد سے اپنا نکاح کر سکتی ہے جب وہ پوری ہو جائے تو جو جی چاہے کرے۔ اس مدت گزارنے کو عدت کہتے ہیں۔ مسئلہ نمبر 2: اگر میاں نے طلاق دے دے تو تین حیض آنے تک شوہر ہی کے گھر جس میں طلاق ملی ہے وہیں

بیٹھی رہے اس گھر سے باہر نہ نکلے نہ دن کو نہ رات کو نہ کسی دوسرے سے نکاح کرے۔ جب پورے تین حیض ختم ہو گئے تو عدت پوری ہو گئی اب جہاں جی چاہے جائے مرد نے خواہ ایک طلاق دی ہو یا دو تین طلاقیں دی ہوں اور طلاق بائن دی ہو یا رجعی سب کا ایک حکم ہے۔ مسئلہ نمبر 3: اگر چھوٹی لڑکی کو طلاق مل گئی جس کو ابھی حیض نہیں آتا یا اتنی بڑھیا ہے کہ اب حیض آنا بند ہو گیا ہے۔ ان دونوں کی عدت تین مہینے ہیں، تین مہینے بیٹھی رہے اس کے بعد اختیار ہے جو چاہے کرے۔ مسئلہ نمبر 4: کسی لڑکی کو طلاق مل گئی اس نے مہینوں کے حساب سے عدت شروع کی، پھر عدت کے اندر ہی ایک یا دو مہینہ کے بعد حیض آ گیا تو اب پورے حیض آنے تک بیٹھی رہی جب تک تین حیض نہ پورے ہوں عدت ختم نہ ہو گی۔ مسئلہ نمبر 5: اگر کسی کو پیٹ ہے اور اسی زمانہ میں طلاق مل گئی تو بچہ پیدا ہونے تک بیٹھی رہے یہی اس کی عدت ہے جب بچہ پیدا ہو گیا تو عدت ختم ہو گئی۔ طلاق ملنے کے بعد تھوڑی ہی دیر میں اگر بچہ پیدا ہو گیا تب بھی عدت ختم ہو گئی۔ مسئلہ نمبر 6: اگر کسی نے حیض کے زمانہ میں طلاق دے دی تو جس حیض میں طلاق دی ہے اس حیض کا کچھ اعتبار نہیں ہے اس کو چھوڑ کر تین حیض اور پورے کرے۔ مسئلہ نمبر 7: طلاق کی عدت اسی عورت پر ہے جس کو صحبت کے بعد طلاق ملی ہو یا صحبت تو ابھی نہیں ہوئی مگر میاں بی بی میں تنہائی و یکجائی ہو چکی ہے تب طلاق ملی چاہے ویسی تنہائی ہوئی ہو جس سے پورا مہر دلایا جاتا ہے۔ یا ویسی تنہائی ہوئی ہو جس سے پورا مہر واجب نہیں ہوتا۔ بہرحال عدت بیٹھنا واجب ہے اور اگر ابھی بالکل کسی قسم کی تنہائی نہ ہونے پائی تھی کہ طلاق مل گئی تو ایسی عورت پر عدت نہیں جیسا کہ اوپر آ چکا ہے۔ مسئلہ نمبر 8: غیر عورت کو اپنی بی بی سمجھ کر دھوکہ سے صحبت کر لی، پھر معلوم ہوا کہ یہ بی بی نہ تھی تو اس عورت کو بھی عدت بیٹھنا ہو گا، جب تک عدت ختم ہو چکے تب تک اپنے شوہر کو بھی صحبت نہ کرنے دے نہیں تو دونوں پر گناہ ہو گا۔ اس کی عدت بھی یہی ہے جو ابھی

بیان ہوئی' اگر اسی دن پیٹ رہ گیا تو بچہ ہونے تک انتظار کرے اور عدت بیٹھے یہ بچہ حرامی نہیں اس کا نسب ٹھیک ہے جس نے دھوکہ سے صحبت کی ہے اس کا لڑکا ہے۔ مسئلہ نمبر 9: کسی نے بے قاعدہ نکاح کر لیا جیسے کسی عورت نے نکاح کیا تھا پھر معلوم ہوا کہ اس کا شوہر ابھی زندہ ہے اور اس نے طلاق نہیں دی' یا معلوم ہو کہ اس مرد و عورت نے بچپن میں ایک عورت کا دودھ پیا ہے اس کا حکم یہ ہے کہ اگر مرد نے اس سے صحبت کر لی' پھر حال کھلنے کے بعد جدائی ہو گئی تو بھی عدت بیٹھنا پڑے گا۔ جس وقت سے مرد نے توبہ کر کے جدائی اختیار کی اس وقت سے عدت شروع ہو گئی اور اگر ابھی صحبت نہ ہونے پائی ہو تو عدت واجب نہیں بلکہ ایسی عورت سے اگر خوب تنہائی و یکجائی بھی ہو چکی تو تب بھی عدت واجب نہیں' عدت جب ہی ہے کہ صحبت ہو چکی ہو۔ مسئلہ نمبر 10: عدت کے اندر کھانا کپڑا اسی مرد کے ذمہ واجب ہے جس نے طلاق دی' اور اس کا بیان اچھی طرح آگے آتا ہے۔ مسئلہ نمبر 11: کسی نے اپنی عورت کو طلاق بائن دی یا تین طلاقیں دے دیں' پھر عدت کے اندر دھوکہ میں اس سے صحبت کر لی تو اب اس دھوکہ کی صحبت کی وجہ سے ایک عدت اور واجب ہو گئی اب تین حیض اور پورے کرے جب تین حیض اور گزر جائیں تو دونوں عدتیں ختم ہو جائیں گی۔ مسئلہ نمبر 12: مرد نے طلاق بائن دیدی اور جس گھر میں عدت بیٹھی ہے اسی میں وہ بھی رہتا ہے تو خوب اچھی طرح پردہ باندھ کے آڑ کر لے۔

موت کی عدت کا بیان

مسئلہ نمبر 1: کسی کا شوہر مر گیا تو وہ چار مہینے اور دس دن تک عدت بیٹھے شوہر کے مرتے وقت جس گھر میں رہا کرتی تھی اسی گھر میں رہنا چاہئے باہر نکلنا درست نہیں ہے البتہ اگر کوئی غریب عورت ہے جس کے پاس گزارے کے موافق خرچ نہیں اس نے کھانا پکانے وغیرہ کی نوکری کر لی اس کو جانا اور نکلنا درست ہے لیکن

رات کو اپنے گھر میں رہا کرے چاہے صحبت ہو چکی ہو یا نہ ہوئی ہو اور چاہے کسی قسم کی تنہائی دیکھائی ہوئی یا نہ ہوئی۔ اور چاہے حیض آتا ہو یا نہ آتا ہو سب کا ایک حکم ہے کہ چار مہینے دس دن عدت بیٹھنا چاہئے۔ البتہ اگر وہ عورت پیٹ سے تھی حالت میں شوہر مرا تو بچہ پیدا ہونے تک عدت بیٹھے' اب مہینوں کا کچھ اعتبار نہیں ہے اگر مرنے سے دو چار گھڑی بعد بچہ پیدا ہو گیا تب بھی عدت ختم ہو گئی۔ مسئلہ نمبر 2: گھر بھر جہاں جی چاہے رہے یہ جو دستور ہے کہ خاص ایک جگہ مقرر کر کے رہتی ہے کہ غمزدہ کی چارپائی اور خوفزدہ وہاں سے ٹلنے نہیں پاتی یہ بالکل مہمل اور واہیات ہے اس کو چھوڑنا چاہئے۔ مسئلہ نمبر 3: شوہر نابالغ بچہ تھا اور جب وہ مرا تو اس کا پیٹ تھا تب بھی اس کی عدت بچہ ہونے تک ہے لیکن یہ لڑکا حرامی ہے شوہر کا نہ کہا جائے گا۔ مسئلہ نمبر 4: اگر کسی کا میاں چاند کی پہلی تاریخ مرا اور عورت کو حمل نہیں تو چاند کے حساب سے چار مہینے دس دن پورے کرے' اور اگر پہلی تاریخ نہیں مرا ہے تو ہر مہینہ تیس تیس دن کا لگا کر چار مہینے دس دن پورے کرنا چاہئے اور طلاق کی عدت کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر حیض نہیں آتا نہ پیٹ ہے اور چاند کی پہلی تاریخ کو طلاق مل گئی تو چاند کے حساب سے تین مہینے پورے کرلے چاہے انتیس کا چاند ہو یا تیس کا' اور اگر پہلی تاریخ طلاق نہیں ملی ہے تو ہر مہینہ تیس تیس دن کا لگا کر تین مہینے تک پورے کرے۔ مسئلہ نمبر 5: کسی نے بے قاعدہ نکاح کیا تھا جیسے بے گواہوں کے نکاح کر لیا۔ یا بہنوئی سے نکاح ہو گیا اور اس کی بہن بھی اب تک اس کے نکاح میں ہے۔ پھر وہ شوہر مر گیا تو ایسی عورت جس کا نکاح صحیح نہیں ہوا' مرد کے مرنے سے چار مہینے دس دن عدت نہ بیٹھے بلکہ تین حیض تک عدت بیٹھے' حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے' اور حمل سے ہو تو بچہ ہونے تک بیٹھے۔ مسئلہ نمبر 6: کسی نے اپنی بیماری میں طلاق بائن دیدی اور طلاق کی عدت ابھی پوری نہ ہونے نہ پائی تھی کہ وہ مر گیا تو دیکھو کہ طلاق کی عدت بیٹھنے میں زیادہ دن لگیں گے یا موت کی عدت پوری

بیچنے اور مول لینے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جب ایک شخص نے کہا میں نے یہ چیز اتنے داموں پر بیچ دی اور دوسرے نے کہا میں نے لی تو وہ چیز بک گئی اور جس نے مول لیا ہے وہی اس کا مالک بن گئی۔ اب اگر وہ یہ چاہے کہ میں نہ بیچوں اپنے پاس ہی رہنے دوں۔ یا یہ چاہے کہ میں نہ خریدوں تو کچھ نہیں ہو سکتا ہے اس کو دینا پڑے گا اور اس کو لینا پڑے گا اور اس بک جانے کو بیع کہتے ہیں۔ مسئلہ نمبر 2: ایک نے کہا کہ میں نے یہ چیز دو پیسے کو تمہارے ہاتھ بیچی دوسری نے کہا مجھے منظور ہے یا یوں کہا میں اتنے داموں پر راضی ہوں اچھا میں نے لے لیا تو ان سب باتوں سے وہ چیز بک گئی اب نہ تو بیچنے والی کو یہ اختیار رہے کہ نہ دے اور نہ لینے والی کو یہ اختیار ہے کہ نہ خریدے۔ لیکن یہ حکم اس وقت ہے کہ دونوں طرف سے یہ بات چیت ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے ہوئی ہو۔ اگر ایک نے کہا میں نے یہ چیز چار پیسے کو تمہارے ہاتھ بیچی اور وہ دوسری چار پیسے کا نام سن کر کچھ نہیں بولی اٹھ کھڑی ہوئی یا کسی اور سے صلاح لینے چلی گئی یا اور کسی کام کو چلی گئی اور جگہ بدل گئی تب اس نے کہا اچھا میں نے چار پیسے کو خرید لی تو ابھی وہ چیز بکی نہیں۔ ہاں اگر اس کے بعد وہ بیچنے والی کنجڑن وغیرہ یوں کہہ دے کہ میں نے دے دی یا یوں کہے اچھا لے لو تو البتہ بک جائے گی اسی طرح اگر وہ کنجڑن اٹھ کھڑی ہوئی یا کسی کام کو چلی گئی تب دوسری نے کہا میں نے لے لیا ہے تو تب بھی وہ چیز نہیں بکی۔ خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ جب ایک ہی جگہ دونوں طرف سے بات چیت ہو گی تب وہ چیز بکے گی۔ مسئلہ نمبر 3: کسی نے کہا یہ چیز ایک پیسہ کو دے دو اس نے کہا میں نے دے دی اس سے بیع نہیں ہوئی البتہ اس کے بعد اگر مول لینے والی نے پھر کہہ دیا کہ میں نے لے لیا تو بک گئی۔ مسئلہ نمبر 4: کسی نے کہا یہ چیز ایک پیسہ کو میں نے لے لی اس نے کہا لے لو تو بیع ہو گئی۔ مسئلہ نمبر 5: کسی نے کسی چیز کے دام چکا کر اتنے دام اس کے ہاتھ پر رکھے اور وہ چیز اٹھا لی اور اس نے خوشی

سے دام لے لئے پھر نہ تو اس نے زبان سے کہا کہ میں نے اتنے داموں پر یہ چیز بیچی نہ اس نے کہا میں نے خریدی تو اس لین دین ہو جانے سے بھی چیز بک جاتی ہے اور بیع درست ہو جاتی ہے۔ مسئلہ نمبر 6: کوئی کنجڑن امرود بیچنے آئی بغیر پوچھے گچھے بڑے بڑے چار امرود اس کی ٹوکری میں سے نکالے اور ایک پیسہ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا اور اس نے خوشی سے پیسہ لے لیا تو بیع ہوگئی چاہے زبان سے کسی نے کچھ کہا ہو چاہے نہ کہا ہو۔ مسئلہ نمبر 7: کسی نے موتیوں کی ایک لڑی کو کہا یہ لڑی دس پیسہ کو تمہارے ہاتھ بیچی۔ اس پر خریدنے والی نے کہا اس میں سے پانچ موتی میں نے لے لئے یا یوں کہا آدھے موتی میں نے خرید لئے تو جب تک وہ بیچنے والا اس پر راضی نہ ہو بیع نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس نے تو پوری لڑی کا مول کیا ہے تو جب تک وہ راضی نہ ہو لینے والے کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اس میں سے کچھ لیوے اگر لے لے تو پوری لڑی لینا پڑے گی۔ ہاں البتہ اگر اس نے یہ کہہ دیا کہ ہر موتی ایک ایک پیسے کو۔ اس پر اس نے کہا اس میں سے پانچ موتی میں نے خریدے تو پانچ موتی بک گئے۔ مسئلہ نمبر 8: کسی کے پاس چار چیزیں ہیں بجلی، بالی، بندے، پتے اس نے کہا یہ سب میں نے چار آنہ کو بیچا تو بغیر اس کی منظوری کے یہ اختیار نہیں ہے کہ بعضی چیزیں لیوے اور بعضی چھوڑ دے کیونکہ وہ سب کو ملا کر بیچنا چاہتی ہے ہاں البتہ اگر ہر چیز کی قیمت الگ الگ بتلائے تو اس میں سے ایک آدھ چیز بھی ہو سکتی ہے۔ مسئلہ نمبر 9: بیچنے اور مول لینے میں یہ بھی ضروری ہے کہ جو سودا خریدے ہر طرح سے اس کو صاف کرے کوئی بات ایسی گول گول نہ رکھے جس سے جھگڑا بکھیڑا پڑے۔ اسی طرح قیمت بھی صاف صاف مقرر اور طے ہو جانا چاہئے۔ اگر دونوں میں سے ایک چیز بھی اچھی طرح معلوم اور طے نہ ہو گی تو بیع صحیح نہ ہو گی۔ مسئلہ نمبر 10: کسی نے روپے کی یا پیسے کی کوئی چیز خریدی اب وہ کہتی ہے پہلے تم روپے دو تب میں چیز دوں گی اور وہ یہ کہتی ہے پہلے تو چیز دے دے تب میں

کہا آپ یہ چیز لے لیویں قیمت طے کرنے کی کیا ضرورت ہے جو دام ہوں گے آپ سے واجبی لے لئے جائیں گے۔ میں بھلا آپ سے زیادہ لوں گی یا یہ کہا کہ آپ یہ چیز لے لیں میں اپنے گھر پوچھ کر جو قیمت ہوگی پھر بتلاوں گی یا یوں کہا اس میل کی یہ چیز فلانی نے لی ہے جو دام انہوں نے دیئے ہیں وہی دام آپ بھی دے دیجئے گا یا اس طرح کہا کہ جو آپ کا جی چاہے دے دیجئے گا میں ہرگز انکار نہ کروں گی جو کچھ دے دو گی لے لوں گی یا اس طرح کہا کہ بازار سے پوچھوا لو جو اس کی قیمت ہو وہ دے دینا یا یوں کہا فلانی کو دکھا لو جو قیمت وہ کہہ دیں تم دے دینا تو ان سب صورتوں میں بیع فاسد ہے البتہ اگر اسی جگہ قیمت صاف معلوم ہوگئی اور جس گنجلک کی وجہ سے بیع فاسد ہوئی تھی وہ گنجلک جاتی رہی تو بیع درست ہو جائے گی اور اگر جگہ بدل جانے کے بعد معاملہ صاف ہوا تو پہلی بیع فاسد رہی البتہ صاف ہونے کے بعد پھر نئے سرے سے بیع کرسکتی ہے۔ مسئلہ نمبر 5: کوئی دوکاندار مقرر ہے۔ جس چیز کی ضرورت پڑتی ہے اس کی دوکان سے آجاتی ہے آج سیر بھر چھالی منگا لیں کل دو سیر کتھہ آگیا کسی دن پاؤ بھر ناریل وغیرہ لے لیا اور قیمت کچھ نہیں پوچھوائی اور یوں سمجھی کہ جب حساب ہوگا تو جو کچھ نکلے گا دے دیا جائے گا۔ یہ درست ہے اسی طرح عطار کی دوکان سے دوا کا نسخہ بندھوا منگایا اور قیمت نہیں دریافت کی اور یہ خیال کیا کہ تندرست ہونے کے بعد جو کچھ دام ہوں گے دے دیئے جائیں گے یہ بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 6: کسی کے ہاتھ میں ایک روپیہ یا پیسہ ہے اس نے کہا کہ اس روپیہ کی یہ چیز ہم نے لی۔ تو اختیار ہے چاہے وہی روپیہ دے دے چاہے اس کے بدلے کوئی اور روپیہ دے دے۔ مگر وہ دوسرا بھی کھوٹا نہ ہو۔ مسئلہ نمبر 7: کسی نے ایک روپیہ کا کچھ خریدا تو اختیار ہے چاہے چار چونی دے دے اور چاہے آٹھ دونی دے دے بیچنے والی اس کے لینے سے انکار نہیں کرسکتی۔ ہاں اگر ایک روپے کے پیسے دیوے تو بیچنے والی کو اختیار ہے۔

چاہے لے چاہے نہ لے اگر وہ پیسے لینے پر راضی نہ ہو تو روپیہ دینا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 8: کسی نے کوئی قلم دان یا صندوقچہ بیچا تو اس کی کنجی بھی بک گئی۔ کنجی کے دام الگ نہیں ہو سکتی اور نہ کنجی کو اپنے پاس رکھ سکتی ہے۔

سودا معلوم ہونے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: اناج غلہ وغیرہ سب چیزوں میں اختیار ہے چاہے تول کے حساب سے لے اور یوں کہہ دے کہ ایک روپے کے بیس سیر گیہوں میں نے خریدے اور چاہے یوں ہی مول کر کے لے اور یوں کہہ دے کہ گیہوں کی یہ ڈھیری میں نے ایک روپیہ کو خریدی پھر اس ڈھیری میں چاہے جتنے گیہوں نکلیں سب اسی کے ہیں۔ مسئلہ نمبر 2: کنڈے، آم، امرود، نارنگی وغیرہ میں بھی اختیار ہے کہ گنتی کے حساب سے لے یا ویسے ہی ڈھیر کا مول کر کے لیوے۔ اگر ایک ٹوکری کے سب آم دو آنے کو خرید لئے اور گنتی اس کی کچھ معلوم نہیں کہ کتنے ہیں تو بیع درست ہے اور سب آم اسی کے ہیں چاہے کم نکلیں چاہے زیادہ۔ مسئلہ نمبر 3: کوئی عورت بیر وغیرہ کوئی چیز بیچنے آئی اس سے کہا کہ ایک پیسہ کو اس اینٹ کے برابر تول دے اور وہ بھی اس اینٹ کے برابر تول دینے پر راضی ہو گئی اور اس اینٹ کا وزن کسی کو معلوم نہیں کہ کتنی بھاری نکلے گی تو یہ بیع بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 4: آم کا یا امرود نارنگی وغیرہ کا پورا ٹوکرا ایک روپے کو اس شرط پر خریدا کہ اس میں چار سو آم ہیں۔ پھر جب گنے گئے تو اس میں تین سو ہی نکلے۔ لینے والی کو اختیار ہے چاہے لے چاہے نہ لے اگر لے گی تو پورا ایک روپیہ دینا پڑے گا بلکہ ایک سینکڑے کے دام کم کر کے صرف بارہ آنے دے اور اگر ساڑھے تین سو نکلیں تو چودہ آنے دے غرض کہ جتنے آم کم ہوں اتنے دام بھی کم ہو جائیں گے اور اگر اس ٹوکرے میں چار سو سے زیادہ آم ہوں تو جتنے زیادہ ہیں وہ بیچنے والی کے ہیں اس کو چار سو سے زیادہ لینے کا حق نہیں ہے ہاں اگر پورا ٹوکرا خرید لیا اور کچھ مقرر نہیں کہ کیا اس میں کتنے آم ہیں

تو جو کچھ نکلے سب اسی کا ہے چاہے کم نکلیں اور چاہے زیادہ۔ مسئلہ نمبر 5: بنارسی دوپٹہ یا چکن کا دوپٹہ یا پلنگ پوش یا ازار بند وغیرہ کوئی ایسا کپڑا خریدا کہ اگر اس میں سے کچھ پھاڑ لیویں تو نکما اور خراب ہو جائے گا اور خریدتے وقت یہ شرط کر لی تھی کہ یہ دوپٹہ تین گز کا ہے پھر جب ناپا تو کچھ کم نکلا تو جتنا کم نکلا اس کے بدلے میں دام نہ کم ہوں گے بلکہ جتنے دام طے ہوئے ہیں وہ پورے دینا پڑیں گے۔ ہاں کم نکلنے کی وجہ سے بس اتنی رعایت کی جائے گی کہ دونوں طرف سے پکی بیع ہو جانے پر بھی اس کو اختیار ہے چاہے لے نہ لے اور اگر کچھ زیادہ نکلا تو وہ بھی اسی کا ہے اس کے بدلے میں دام کچھ زیادہ دینا نہ پڑیں گے۔ مسئلہ نمبر 6: کسی نے رات کو دو ریشمی ازار بند ایک روپے کے لئے۔ جب صبح کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک ان میں سوتی ہے تو دونوں کی بیع جائز نہیں ہوئی نہ ریشمی کی نہ سوتی کی۔ اسی طرح اگر دو انگوٹھیاں شرط کر کے خریدیں کہ دونوں کا نگ فیروزہ کا ہے پھر معلوم ہوا کہ ایک میں فیروزہ نہیں ہے کچھ اور ہے تو دونوں کی بیع ناجائز ہے اب اگر ان میں سے ایک کا یا دونوں کا لینا منظور ہو تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ پھر سے بات چیت کر کے خریدے۔

ادھار لینے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: کسی نے اگر کوئی سودا ادھار خریدا تو یہ بھی درست ہے لیکن اتنی بات ضروری ہے کہ کچھ مدت مقرر کر کے کہہ دے کہ پندرہ دن میں یا مہینے بھر میں یا چار مہینے میں تمہارے دام دے دوں گی اگر کچھ مدت مقرر نہیں کی صرف اتنا کہہ دیا کہ ابھی دام نہیں ہیں پھر دے دوں گی۔ سو اگر یوں کہا ہے کہ میں اس شرط پر خریدتی ہوں کہ دام پھر دوں گی تو بیع فاسد ہو گئی اور اگر خریدنے کے اندر یہ شرط نہیں لگائی خرید کر کہہ دیا کہ دام پھر دوں گی تو کچھ ڈر نہیں اور اگر نہ خریدنے کے اندر کچھ کہا نہ خرید کر کچھ کہا تب بھی بیع درست ہو گئی اور ان دونوں صورتوں میں اس چیز کے دام ابھی دینا پڑیں گے۔ ہاں اگر بیچنے والی کچھ دن کی مہلت دیدے تو اور بات ہے لیکن

اگر مہلت نہ دے اور ابھی دام مانگے تو دینا پڑیں گے۔ مسئلہ نمبر 2: کسی نے خریدتے وقت یوں کہا کہ فلانی چیز ہم کو دو جب خرچ آئے گا تب دام لے لینا یا یوں کہا جب میرا بھائی آئے گا تب دے دوں گی یا یوں کہا جب کھیتی کٹے گی تب دے دوں گی یا اس نے اس طرح کہا بی بی تم لے لو جب جی چاہے دام دے دینا یہ بیع فاسد ہوگئی بلکہ کچھ نہ کچھ مدت مقرر کر کے لینا چاہئے اور اگر خرید کر ایسی بات کہہ دی تو بیع ہوگئی بلکہ کچھ نہ کچھ مدت مقرر کر کے لینا چاہئے اور اگر خرید کر ایسی بات کہہ دی تو بیع ہوگئی اور سودے والی کو اختیار ہے کہ ابھی دام مانگ لے لیکن صرف کھیتی کٹنے کے مسئلہ میں کہ اس صورت میں کھیتی کٹنے سے پہلے نہیں مانگ سکتی۔ مسئلہ نمبر 3: نقد داموں پر ایک روپیہ کے بیس سیر گیہوں بکتے ہیں مگر کسی کو ادھار لینے کی وجہ سے اس نے روپیہ کے پندرہ سیر گیہوں دیئے تو یہ بیع درست ہے۔ مگر اسی وقت معلوم ہو جانا چاہئے کہ ادھار مول لے گی۔ مسئلہ نمبر 4: یہ حکم اس وقت ہے جب کہ خریدار سے اول پوچھ لیا ہو کہ نقد لو گے یا ادھار، اگر اس نے نقد کہا تو بیس سیر دے دیئے اور اگر معاملہ اس طرح کیا کہ خریدار سے یوں کہا کہ اگر نقد لو گے تو ایک روپیہ کے بیس سیر ہوں گے اور ادھار لو گے تو پندرہ سیر ہوں گے یہ جائز نہیں۔ مسئلہ نمبر 5: ایک مہینے کے وعدے پر کوئی چیز خریدی پھر ایک مہینہ ہو چکا۔ تب کہہ سن کر کچھ اور مدت بڑھوالی کہ پندرہ دن کی مہلت اور دے دو تو تمہارے دام ادا کر دوں اور وہ بیچنے والی بھی اس پر رضامند ہوگئی۔ تو پندرہ دن کی مہلت اور مل گئی اور اگر وہ راضی نہ ہو تو ابھی مانگ سکتی ہے۔ مسئلہ نمبر 6: جب اپنے پاس دام موجود ہوں تو ناحق کسی کو ٹالنا کہ آج نہیں کل آنا۔ اس وقت نہیں اس وقت آنا ابھی روپیہ تڑوایا نہیں ہے۔ جب تڑوایا جائے گا۔ تب دام ملیں گے یہ سب باتیں حرام ہیں جب وہ مانگے اسی وقت روپیہ تڑا کر دام دے دینا چاہئے۔ ہاں البتہ اگر ادھار خریدا ہے تو جتنے دن کے وعدے پر خریدا ہے۔ اتنے دن کے بعد دینا واجب ہوگا اب

وعدہ پورا ہونے کے بعد ٹالنا اور دوڑانا جائز نہیں ہے لیکن اگر سچ مچ اس کے پاس ہیں ہی نہیں، نہ کہیں بندوبست کرسکتی ہے تو مجبوری ہے، جب آئی اس وقت نہ ٹالے۔

پھیر دینے کی شرط کر لینے کا بیان اور اس کو شرع میں خیار شرط کہتی ہیں

مسئلہ نمبر 1: خریدتے وقت یوں کہہ دیا کہ ایک دن یا دو دن یا تین دن تک ہم کو لینے نہ لینے کا اختیار ہے۔ جی چاہے گا لیں گے نہیں تو پھیر دیں گے تو یہ درست ہے۔ جے دن کا اقرار کیا ہے اتنے دن تک پھیر دینے کا اختیار ہے چاہے لے چاہے پھیر دے۔ مسئلہ نمبر 2: کسی نے کہا کہ تین دن تک مجھ کو لینے نہ لینے کا اختیار ہے پھر تین دن گزر گئے۔ اور اس نے کچھ نہیں جواب دیا نہ وہ چیز پھیری تو اب وہ چیز لینی پڑے گی پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔ ہاں اگر وہ رعایت کر کے پھیر لے تو خیر پھیر دے۔ بغیر رضامندی کے نہیں پھیر سکتی۔ مسئلہ نمبر 3: تین دن سے زیادہ کی شرط کرنا درست نہیں ہے اگر کسی نے چار یا پانچ دن کی شرط کی تو دیکھو تین دن کے اندر اس نے کچھ جواب دیا یا نہیں۔ اگر تین دن کے اندر اس نے پھیر دیا تو بیع پھر گئی اور اگر کہہ دیا کہ میں نے لے لیا تو بیع درست ہوگئی اور اگر تین دن گزر گئے اور کچھ حال معلوم نہ ہوا کہ لے گی تو فاسد ہوگئی۔ مسئلہ نمبر 4: اسی طرح بیچنے والی بھی کہہ سکتی ہے کہ تین دن تک مجھ کو اختیار ہے اگر چاہوں گی تو تین دن کے اندر پھیر لوں گی تو یہ بھی جائز ہے۔ مسئلہ نمبر 5: خریدتے وقت کہہ دیا تھا کہ تین دن تک مجھے پھیر دینے کا اختیار ہے پھر دوسرے دن آئی اور کہہ دیا کہ میں نے وہ چیز لے لی اب نہ پھیروں گی تو اب وہ اختیار جاتا رہا اب نہیں ہوسکتی بلکہ اگر اپنے گھر ہی میں آ کر کہہ دیا کہ میں نے یہ چیز لے لی اب نہ پھیروں گی تب بھی اختیار جاتا رہا اور جب بیع کا توڑنا اور پھیرنا منظور ہو تو بیچنے والے کے سامنے توڑنا چاہئے اس کی پیٹھ پیچھے توڑنا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 6: کسی نے کہا تین دن تک میری ماں کو اختیار ہے اگر کہے تو لے لوں گی نہیں تو پھیر دوں گی تو یہ بھی درست

ہے۔اب تین دن کے اندر وہ یا اس کی ماں پھیر سکتی ہیں اور اگر خود وہ یا اس کی ماں کہہ دے کہ میں نے لے لی اب نہ پھیروں گی تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔

مسئلہ نمبر 7: دو یا تین تھان لئے اور کہا کہ تین دن تک ہم کو اختیار ہے کہ اس میں سے جو پسند ہو گا ایک تھان دس روپے کو لے لیں گے یہ تو درست ہے تین دن کے اندر اس میں سے ایک تھان پسند کر لیں اور چار یا پانچ تھان اگر لئے اور کہا کہ اس میں سے ایک پسند کر لیں گے تو یہ بیع فاسد ہے۔ مسئلہ نمبر 8: کسی نے تین دن تک پھیر دینے کی شرط ٹھہرائی تھی پھر وہ چیز اپنے گھر برتنا شروع کر دی جیسے اوڑھنے کی چیز تھی تو اوڑھنے لگی یا پہننے کی چیز تھی اس کو پہن لیا یا چھا نیکی چیز تھی اس کو بچھانے لگی تو اب پھیر دینے کا اختیار نہیں رہا۔ مسئلہ نمبر 9: ہاں اگر استعمال صرف دیکھنے کے واسطے ہوا ہے تو پھیر دینے کا اختیار نہیں۔ مسئلہ نمبر 10: کرتہ یا چادر یا دری خریدی تو یہ دیکھنے کے لئے یہ کرتا ٹھیک بھی آتا ہے یا نہیں ایک مرتبہ پہن کر دیکھا اور فوراً اتار دیا یا چادر کی لمبائی یا چوڑائی اوڑھ کر دیکھی یا دری کی لمبائی دیکھی تو بھی پھیر دینے کا حق حاصل ہے۔

بغیر دیکھی ہوئی چیز کے خریدنے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: کسی نے کوئی چیز بغیر دیکھے ہوئے خرید لی تو یہ بیع درست ہے لیکن جب دیکھے تو اس کو اختیار ہے پسند ہو تو رکھے لے نہیں تو پھیر دے اگرچہ اس میں کوئی عیب بھی نہ ہو جیسی ٹھہرائی تھی ویسی ہی ہو تب بھی رکھنے نہ رکھنے کا اختیار ہے۔

مسئلہ نمبر 2: کسی نے بغیر دیکھے اپنی چیز بیچ ڈالی تو اس بیچنے والی کو دیکھنے کے بعد پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے۔ دیکھنے کے بعد اختیار صرف لینے والی کو ہوتا ہے۔

مسئلہ نمبر 3: کوئی کنجڑن مٹر کی پھلیاں بیچنے کو لائی اس میں اوپر تو اچھی اچھی تھیں ان کو دیکھ کر پورا ٹوکرا لے لیا لیکن نیچے خراب نکلیں تو اب بھی اس کو پھیر دینے کا اختیار ہے البتہ اگر سب پھلیاں یکساں ہوں تو تھوڑی سی پھلیاں دیکھ لینا کافی ہے

چاہے سب پھلیاں دیکھے چاہے نہ دیکھے پھیرنے کا اختیار نہ رہے گا۔ مسئلہ نمبر 4: امرود یا انار یا نارنگی وغیرہ کوئی ایسی چیز خریدی کہ سب یکساں نہیں ہوا کرتیں تو جب تک سب نہ دیکھے تب تک اختیار رہتا ہے تھوڑے کے بعد دیکھ لینے سے اختیار نہیں جاتا۔ مسئلہ نمبر 5: اگر کوئی چیز کھانے پینے کی خریدی تو اس میں صرف دیکھ لینے سے اختیار نہیں جائے گا بلکہ چکھنا بھی چاہئے اگر چکھنے کے بعد ناپسند ٹھہرے تو پھیر دینے کا اختیار ہے۔ مسئلہ نمبر 6: بہت زمانہ ہو گیا کہ کوئی چیز دیکھی تھی اب آج اس کو خرید لیا لیکن ابھی دیکھا نہیں پھر جب گھر لا کر دیکھا تو جیسی دیکھی تھی بالکل ویسی ہی اس کو پایا تو اب دیکھنے کے بعد پھیر دینے کا اختیار نہیں ہے ہاں اگر اتنے دنوں میں کچھ فرق ہو گیا ہو تو دیکھنے کے بعد اس کے لینے نہ لینے کا اختیار رہو گا۔

سودے میں عیب نکل آنے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جب کوئی چیز بیچے تو واجب ہے جو کچھ اس میں عیب و خرابی ہو سب بتا دے نہ بتانا اور دھوکہ دے کر بیچ ڈالنا حرام ہے۔ مسئلہ نمبر 2: جب خرید چکی تو دیکھا اس میں کوئی عیب ہے جیسے تھان کو چوہوں نے کتر ڈالا ہے یا دوشالے میں کیڑا لگ گیا ہے اور کوئی عیب نکل آیا تو اب اس خریدنے والی کو اختیار ہے چاہے رکھ لے چاہے پھیر دے لیکن اگر رکھ لے تو پورے دام دینا پڑیں گے اس عیب کے عوض میں کچھ دام کاٹ لینا درست نہیں البتہ اگر دام کی کمی پر وہ بیچنے والا بھی راضی ہو جائے تو کم کر دینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 3: کسی نے کوئی تھان خرید کر رکھا تھا کہ کسی لڑکے نے اس کا ایک کونا پھاڑ ڈالا یا قینچی سے کتر ڈالا۔ اس کے بعد دیکھا کہ وہ اندر سے خراب ہے جا بجا چوہے کتر گئے ہیں تو اب اس کو نہیں پھیر سکتی کیونکہ ایک اور عیب تو اس کے گھر ہو گیا ہے البتہ اس عیب کے بدلے میں جو کہ بیچنے والی کے گھر کا ہے' دام کم کر دیئے جائیں لوگوں کو دکھایا جائے جو وہ تجویز کریں اتنا کم کر

دو۔ مسئلہ نمبر 4: اسی طرح اگر کپڑا قطع کر چکی تب عیب معلوم ہوا تب بھی پھیر نہیں سکتی البتہ دام کم کر دیئے جائیں لیکن اگر بیچنے والی کہے کہ میرا قطع کیا ہوا دے دو اور اپنے سب دام لے لو میں دام کم نہیں کرتی تو اس کو یہ اختیار حاصل ہے خرید نے والی انکار نہیں کر سکتی۔ اگر قطع کر کے سی بھی لیا تھا پھر عیب معلوم ہوا تو عیب کے بدلے دام کم کر دیئے جائیں گے اور بیچنے والی اس صورت میں اپنا کپڑا نہیں لے سکتی اور اگر اس خرید نے والی نے وہ کپڑا بیچ ڈالا یا اپنے نابالغ بچہ کے پہنانے کی نیت سے قطع کر ڈالا بشرطیکہ بالکل اس کے دے ڈالنے کی نیت کی ہو اور پھر اس میں عیب نکلا تو اب دام کم نہیں کئے جائیں گے اور اگر بالغ اولاد کی نیت سے قطع کیا تھا اور پھر عیب نکلا تو اب دام کم کر دیئے جائیں گے۔ مسئلہ نمبر 5: کسی نے فی انڈا ایک پیسہ کے حساب سے کچھ انڈے خریدے۔ جب توڑے تو سب گندے نکلے تو سارے دام پھیر سکتی ہے اور ایسا سمجھیں گے گویا اس نے بالکل خریدا ہی نہیں اور اگر بعضے گندے نکلے بعضے اچھے تو گندوں کے دام پھیر سکتی ہے اور اگر کسی نے بیس پچیس انڈوں کے یک مشت دام لگا کر خرید لئے کہ یہ سب انڈے پانچ آنے کو میں نے لئے تو دیکھو کتنے خراب نکلے اگر سو میں سے پانچ چھ خراب نکلے تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر زیادہ خراب نکلے خراب کے دام حساب سے پھیر لے۔ مسئلہ نمبر 6: کھیرا ککڑی، خربوزہ، تربوز، لوکی، بادام، اخروٹ وغیرہ کچھ خریدا۔ جب توڑے اندر سے بالکل خراب نکلے تو دیکھو کہ کام میں آسکتے ہیں یا بالکل نکمے اور پھینک دینے کے قابل ہیں اگر بالکل خراب اور نکمے ہوں تو یہ بیع بالکل صحیح نہیں ہوئی اپنے سب دام پھیر لے اور اگر کسی کام میں آسکتے ہوں تو جتنے دام بازار میں لگیں اتنے دیئے جائیں پوری قیمت نہ دی جائے گی۔ مسئلہ نمبر 7: اگر سو بادام میں چار پانچ ہی خراب نکلے تو کچھ اعتبار نہیں اور اگر وہ زیادہ خراب نکلے تو جتنے خراب نکلے ہیں ان کے دام کاٹ لینے کا اختیار ہے۔ مسئلہ نمبر 8: ایک روپیہ کے پندرہ سیر گیہوں

خریدے۔ ایک روپیہ کا ڈیڑھ سیر گھی لیا۔ اس میں سے کچھ تو اچھا نکلا اور کچھ خراب نکلا تو یہ درست نہیں کہ اچھا اچھا لے لیوے اور خراب خراب پھیر دے بلکہ اگر لے تو سب لینا پڑے گا اور پھیرے تو سب پھیرے ہاں البتہ اگر بیچنے والی خود راضی ہو جائے کہ اچھا اچھا لے اور جتنا خراب ہے وہ پھیر دو تو ایسا کرنا درست ہے بے اس کی مرضی کے نہیں کر سکتی۔ مسئلہ نمبر 9: عیب نکلنے کے وقت پھیر دینے کا اختیار اسی وقت ہے جبکہ عیب وار چیز کے لینے پر کسی طرح رضامندی ثابت نہ ہوتی ہو اور اگر اسی کے لینے پر راضی ہو جائے تو اب اس کا پھیرنا جائز نہیں البتہ بیچنے والی خوشی سے پھیر لے تو پھیرنا درست ہے جیسے کسی نے ایک بکری یا گائے وغیرہ کوئی چیز خریدی جب گھر آئی تو معلوم ہوا کہ یہ بیمار ہے یا اس کے بدن میں کہیں زخم ہے پس دیکھنے کے بعد اپنی رضامندی ظاہر کرے کہ خیر ہم نے عیب دار ہی لے لی تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں رہا اور اگر زبان سے نہیں کہا لیکن ایسے کام کئے جس سے رضامندی معلوم ہوتی ہے جیسے اس کی دوا علاج کرنے لگی تب بھی پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔ مسئلہ نمبر 10: بکری کا گوشت خریدا پھر معلوم ہوا کہ بھیڑ کا گوشت ہے تو پھیر سکتی ہے۔ مسئلہ نمبر 11: موتیوں کا ہار یا اور کوئی زیور خریدا اور کسی وقت اس کو پہن لیا یا جوتا خریدا اور پہنے پہنے چلنے پھرنے لگی تو اب عیب کی وجہ سے پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔ ہاں اگر اس وجہ سے پہنا ہو کہ پاؤں میں دیکھوں آتا ہے یا نہیں اور پیر کو چلنے میں کچھ تکلیف نہیں ہوتی تو اس آزمائش کے لئے ذرا دیر کے پہننے سے کچھ حرج نہیں اب بھی پھیر سکتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی چارپائی یا تخت خریدا اور کسی ضرورت سے اس کو بچھا کر بیٹھی یا تخت پر نماز پڑھی اور استعمال کرنے لگی تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔ اسی طرح اور سب چیزوں کو سمجھ لو۔ اگر اس سے کام لینے لگے تو پھیرنے کا اختیار نہیں رہتا۔ مسئلہ نمبر 12: بیچتے وقت اس نے کہہ دیا کہ خوب دیکھ بھال لو اگر اس میں کچھ عیب نکلے یا خراب ہو تو میں ذمہ دار نہیں۔ اس

کہنے پر بھی اس نے لے لیا اب چاہے جتنے عیب اس میں نکلیں پھیرنے کا اختیار نہیں ہے اور اس طرح بیچنا بھی درست ہے۔اس کہہ دینے کے بعد عیب کا بتلانا واجب نہیں ہے۔

بیع باطل اور فاسد وغیرہ کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جو بیع شرع میں بالکل ہی غیر معتبر اور لغو ہو اور ایسا سمجھیں کہ اس نے بالکل خریدا ہی نہیں اسکو باطل کہتے ہیں کہ اس کا حکم یہ ہے کہ خریدنے والا اس کا مالک نہیں ہوا۔وہ چیز اب تک اسی بیچنے والے کی ملک میں ہے اس لئے خریدنے والی کو نہ تو اس کا کھانا جائز نہ کسی کو دینا جائز۔کسی طرح سے اپنے کام میں لانا درست نہیں اور جو بیع ہو تو گئی ہو لیکن اس میں کچھ خرابی آ گئی ہے اس کو بیع فاسد کہتے ہیں۔اس کا حکم یہ ہے کہ جب خریدنے والی کے قبضہ میں نہ آ جائے تب تک وہ خریدی ہوئی چیز اس کی ملک میں نہیں آتی اور جب قبضہ کر لیا تو ملک میں تو آ گئی لیکن حلال طیب نہیں ہے اس لئے اس کو کھانا پینا یا کسی اور طرح سے اپنے کام میں لانا درست نہیں بلکہ ایسی بیع کا توڑ دینا واجب ہے لینا ہو تو پھر سے بیع کریں اور مول لیں۔اگر یہ بیع نہیں توڑی بلکہ کسی اور کے ہاتھ وہ چیز بیچ ڈالی تو گناہ ہوا اور اس دوسری خریدنے والی کے لئے اس کا کھانا پینا اور استعمال کرنا جائز ہے اور دوسری بیع درست ہو گئی۔اگر نفع کر کے بیچا ہو تو نفع کا خیرات کر دینا واجب ہے اپنے کام میں لانا درست نہیں۔مسئلہ نمبر 2: زمین داروں کے یہاں جو دستور ہے کہ تالاب کی مچھلیاں بیچ دیتے ہیں یہ بیع باطل ہے۔تالاب کے اندر جتنی مچھلیاں ہوتی ہیں جب تک شکار کر کے پکڑی نہ جائیں تب تک ان کا کوئی مالک نہیں ہے شکار کر کے جو کوئی پکڑے وہی ان کا مالک بن جاتا ہے جب یہ بات سمجھ میں آ گئی تو اب سمجھو کہ جب یہ زمیندار ان کا مالک ہی نہیں بیچنا کیسے درست ہوگا۔ہاں اگر زمیندار خود مچھلیاں پکڑا بیچا کریں تو البتہ درست ہے۔اگر کسی اور سے پکڑوا دیں گے تو وہی

مالک بن جائے گا۔ زمیندار کا اس پکڑی ہوئی مچھلی میں کچھ حق نہیں ہے۔ اسی طرح مچھلیوں کے پکڑنے سے لوگوں کو منع کرنا بھی درست نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 3: کسی کی زمین میں خود بخود گھاس اُگی نہ اس نے لگایا نہ اس کو پانی دے کر سینچا تو یہ گھاس بھی کسی کی ملک نہیں ہے جس کا جی چاہے کاٹ لے جائے نہ اس کا بیچنا درست ہے اور نہ کاٹنے سے کسی کو منع کرنا درست ہے۔ البتہ اگر پانی دے کر سینچا اور خدمت کی ہو تو اس کی ملک ہو جائے گی۔ اب بیچنا بھی جائز ہے اور لوگوں کو منع کرنا بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 4: جانور کے پیٹ میں جو بچہ ہے پیدا ہونے سے پہلے اس بچہ کا بیچنا باطل اور اگر پورا جانور بیچ دیا تو درست ہے لیکن اگر یوں کہہ دیا کہ میں یہ بکری تو بیچتی ہوں لیکن اس کے پیٹ کا بچہ نہیں بیچتی ہوں جب پیدا ہو تو وہ میرا ہے تو یہ بیع فاسد ہے۔ مسئلہ نمبر 5: جانور کے تھن میں جو دودھ بھرا ہوا ہے دوہنے سے پہلے اس کا بیچنا باطل ہے پہلے دودھ دوہ لے تب بیچے۔ اس طرح بھیڑ، دنبہ وغیرہ کے بال جب تک کاٹ نہ لے تب تک بالوں کا بیچنا ناجائز اور باطل ہے۔ مسئلہ نمبر 6: جو دھنی شہتیر یا لکڑی مکان میں یا چھت میں لگی ہوئی ہے کھودنے یا نکالنے سے پہلے اس کا بیچنا درست نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 7: آدمی کے بال اور ہڈی وغیرہ کسی چیز کا بیچنا ناجائز اور باطل ہے اور ان چیزوں کا اپنے کام میں لانا اور برتنا بھی درست نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 8: بجز خنزیر کے دوسرے مردار کی ہڈی اور بال اور سینگ پاک ہیں ان سے کام لینا بھی جائز ہے۔ مسئلہ نمبر 9: تم نے ایک بکری یا اور کوئی چیز کسی سے پانچ روپے کو مول لی اور اس بکری پر قبضہ کر لیا اور اپنے گھر منگا کر بندھوا لی لیکن ابھی دام نہیں دیئے پھر اتفاق سے اس کے دام نہیں دے سکی یا اب کا رکھنا منظور نہ ہوا اس لئے تم نے کہا یہی بکری چار روپے میں لے جاؤ ایک روپیہ ہم تم کو اور دیں گے یہ بیچنا اور لینا جائز نہیں جب تک اس کو روپے نہ دے چکے اس وقت تک کم داموں پر اس کے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر 10: کسی نے اس شرط پر اپنا مکان بیچا کہ ایک مہینے تک ہم نہ دیں گے بلکہ خود اس میں رہیں گے یا یہ شرط ٹھہرائی کہ اتنے روپے تم ہم کو قرض دے دو یا کپڑا اس شرط پر خریدا کہ تم ہی قطع کر کے سی دینا یا یہ شرط کی کہ ہمارے گھر تک پہنچا دینا یا اور کوئی ایسی شرط مقرر کی جو شریعت سے واہیات اور ناجائز ہے تو یہ سب بیع فاسد ہے۔ مسئلہ نمبر 11: یہ شرط کر کے ایک گائے خریدی کہ یہ چار سیر دودھ دیتی ہے تو بیع فاسد ہے البتہ اگر کچھ مقدار نہیں مقرر کی صرف یہ شرط کی یہ گائے بہت دودھاری ہے تو بیع جائز ہے۔ مسئلہ نمبر 12: مٹی یا چینی کے کھلونے یعنی تصویریں بچوں کے کے لئے خریدے تو یہ بیع باطل ہے۔ شرع میں ان کھلونوں کی کچھ قیمت نہیں لہذا اس کے کچھ دام نہ دلائے جائیں گے اگر کوئی توڑ دے تو کچھ تاوان بھی دینا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 13: کچھ اناج گھی' تیل وغیرہ روپے کے دس سیر یا اور کچھ نرخ طے کر کے خریدا تو دیکھو کہ اس بیع ہونے کے بعد اس نے تمہارے یا تمہارے بھیجے ہوئے آدمی کے سامنے تول کر دیا ہے یا تمہارے اور تمہارے بھیجے ہوئے آدمی کے سامنے نہیں تولا بلکہ کہا تم جاؤ ہم تول کر گھر بھیجے دیتے ہیں یا پہلے سے الگ تولا ہوا رکھا تھا۔ اس نے اسی طرح اٹھا دیا پھر نہیں تولا یہ تین صورتیں ہوئیں۔ پہلی صورت کا حکم یہ ہے کہ گھر میں لا کر اب اس کا تولنا ضروری نہیں ہے بغیر تولے بھی اس کا کھانا پینا وغیرہ سب صحیح ہے اور دوسری اور تیسری صورت کا حکم یہ ہے کہ جب تک خود نہ تول لے تب تک اس کا کھانا' پینا' بیچنا وغیرہ کچھ درست نہیں۔ اگر بغیر تولے بیچ دیا تو یہ بیع فاسد ہوگئی پھر اگر تول بھی لے تب بھی یہ بیع درست نہیں ہوئی۔ مسئلہ نمبر 14: بیچنے سے پہلے اس نے تول کر تم کو دکھایا اس کے بعد تم نے خرید لیا اور پھر دوبارہ اس نے نہیں تولا تو اس صورت میں بھی خریدنے والی کو پھر تولنا ضروری ہے بغیر تولے کھانا اور بیچنا درست نہیں اور بیچنے سے پہلے اگرچہ اس نے تول کر دکھا دیا ہے لیکن اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ مسئلہ

نمبر 15: زمین اور گاؤں اور مکان وغیرہ کے علاوہ اور جتنی چیزیں ہیں ان کے خریدنے کے بعد جب تک قبضہ نہ کر لے تب تک بیچنا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 16: ایک بکری یا اور کوئی چیز خریدی۔ کچھ دن بعد ایک اور شخص آیا اور کہا یہ بکری تو میری ہے کسی نے یونہی پکڑ کر بیچ لی اس کی نہیں تھی تو اگر وہ اپنا دعوی قاضی مسلم کے یہاں دو گواہوں سے ثابت کر دے تو قضائے قاضی کے بعد بکری اسی کو دے دینا پڑے گی اور بکری کے دام اس سے کچھ نہیں لے سکتے بلکہ جب وہ بیچنے والا ملے تو اس سے اپنے دام وصول کرو اس آدمی سے کچھ نہیں لے سکتے۔ مسئلہ نمبر 17: کوئی مرغی یا بکری گائے وغیرہ مر گئی تو اس کی بیع حرام اور باطل ہے۔ بلکہ اس مری چیز کو بھنگی یا چمار کو کھانے کے لئے دینا بھی جائز نہیں البتہ چمار بھنگیوں سے پھینکنے کے لئے اٹھوا دیا پھر انہوں نے کھا لیا تو تم پر کچھ الزام نہیں اور اس کی کھال نکلوا کر درست کر لینے اور بنا لینے کے بعد بیچنا اور اپنے کام میں لانا درست ہے جیسا کہ پہلے حصہ میں ص 48 پر ہم نے بیان کیا ہے وہاں دیکھ لو۔ مسئلہ نمبر 18: جب ایک نے مول تول کر کے ایک دام ٹھہرائے اور وہ بیچنے والا اتنے داموں پر رضامند بھی ہو تو اس وقت کسی دوسرے کو دام بڑھا کر خود لے لینا جائز نہیں اسی طرح یوں کہنا بھی درست نہیں کہ تم اس سے نہ لو ایسی چیز میں تم کو اس سے کم داموں پر دے دوں گی۔ مسئلہ نمبر 19: ایک کنجڑن نے تم کو پیسہ کے چار امرود دیئے پھر کسی نے زیادہ تکرار کر کے پیسہ کے پانچ لیے تو اب تم کو اس سے ایک امرود لینے کا حق نہیں زبردستی کر کے لینا ظلم اور حرام ہے جس سے جو کچھ طے ہو بس اتنا ہی لینے کا اختیار ہے۔ مسئلہ نمبر 20: کوئی شخص کچھ بیچتا ہے لیکن تمہارے ہاتھ بیچنے پر راضی نہیں ہوتا تو اس سے زبردستی لے کر دام دے دینا جائز نہیں کیونکہ وہ اپنی چیز کا مالک ہے چاہے بیچے چاہے نہ بیچے اور جس کے ہاتھ چاہے بیچے۔ پولیس والے اکثر زبردستی سے لے لیتے ہیں یہ بالکل حرام ہے اگر کسی کا میاں پولیس میں نوکر ہو تو ایسے موقع پر میاں

سے تحقیق کرلیا کرے یوں ہی نہ برت لے۔ مسئلہ نمبر 21: ٹکے کے سیر بھر آلو لئے اس کے بعد تین چار آلو زبردستی اور لے لئے یہ درست نہیں البتہ اگر وہ خود اپنی خوشی سے کچھ دے دے تو اس کا لینا جائز ہے۔ اسی طرح جو دام طے کر لئے ہیں چیز لے لینے کے بعد اس سے کم دام دینا درست نہیں البتہ اگر وہ اپنی خوشی سے کچھ دام کم کر دے تو کم دے سکتی ہے۔ مسئلہ نمبر 22: جس کے گھر میں شہد لگا ہے وہی مالک ہے کسی غیر کو اس کا توڑنا اور لینا درست نہیں اور اگر اس کے گھر میں کسی پرندے نے بچے دیئے تو وہ گھر والے کی ملک نہیں بلکہ جو پکڑے اسی کے ہیں لیکن بچوں کو پکڑنا درست نہیں ہے۔

نفع لے کر یا دام کے دام پر بیچنے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: ایک چیز ہم نے ایک روپیہ کو خریدی تھی تو اب اپنی چیز کا ہم کو اختیار ہے چاہے ایک ہی روپیہ کو بیچ ڈالیں اور چاہے دس بیس کو بیچیں اس میں کوئی گناہ نہیں۔ لیکن اگر معاملہ اس طرح طے ہوا کہ اس نے کہا ایک آنہ روپیہ منافع لے کر ہمارے ہاتھ بیچ ڈالو اس پر تم نے کہا اچھا ہم نے روپے پیچھے ایک آنہ نفع پر بیچا تو اب ایک آنہ روپیہ سے زیادہ منافع لینا جائز نہیں یا یوں ٹھہرا کہ جتنے کو خریدا ہے اس پر چار آنہ نفع لے اب بھی ٹھیک دام بتا دینا واجب ہے اور چار آنے سے زیادہ نفع لینا درست نہیں۔ اسی طرح اگر تم نے کہا کہ یہ چیز ہم تم کو خرید کو دام پر دیں گے کچھ نفع نہ لیں گے۔ تو اب کچھ نفع لینا درست نہیں۔ خرید ہی کے دام ٹھیک ٹھیک بتا دینا واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 2: کسی سودے کا یوں مول کیا کہ آنہ روپیہ کے نفع پر بیچ ڈالو اس نے کہا اچھا میں نے اتنے ہی نفع پر بیچا یا تم نے کہا جتنے کو لیا ہے اتنے ہی دام پر بیچ ڈالو۔ اس نے کہا اچھا تم وہی دے دو نفع کچھ نہ دینا لیکن اس نے ابھی یہ نہیں بتایا کہ یہ چیز کتنے کی خریدی ہے تو دیکھو اگر اسی جگہ سے اٹھنے سے پہلے وہ اپنی خرید کے دام بتا دے تب تو یہ بیع صحیح ہے اور اگر اسی جگہ نہ بتا دے بلکہ یوں کہے کہ آپ لے

جائے حساب دیکھ کر بتایا جائے گا اور کچھ کہا تو وہ بیع فاسد ہے۔ مسئلہ نمبر 3: لینے کے بعد اگر معلوم ہوا کہ اس نے چالاکی سے اپنی خرید بتلائی ہے اور نفع وعدہ سے زیادہ لیا ہے۔ تو خریدنے والے کو دام کم دینے کا اختیار نہیں ہے بلکہ اگر خرید نا منظور ہے تو وہی دام دینا پڑیں گے جتنے کو اس نے بیچا ہے۔ البتہ یہ اختیار ہے کہ اگر لینا منظور نہ ہو تو پھیر دیوے اور اگر خرید کے دام پر بیچ دینے کا اقرار تھا اور یہ وعدہ تھا کہ ہم نفع نہ لیں گے پھر اس نے اپنی خرید غلط اور زیادہ بتلائی ہے تو جتنا زیادہ بتلایا ہے اس کے لینے کا حق نہیں ہے لینے والی کو اختیار ہے کہ صرف خرید کے دام دے اور زیادہ بتلایا ہے وہ نہ دے۔ مسئلہ نمبر 4: کوئی چیز تم نے ادھار خریدی تو اب جب تک دوسرے خریدنے والے کو یہ نہ بتلا دو کہ بھائی ہم نے یہ چیز ادھار لی ہے۔ اس وقت تک اس کو نفع پر بیچنا یا خرید کے دام پر بیچنا ناجائز ہے۔ بلکہ بتلا دے کہ یہ چیز میں نے ادھار خریدی تھی پھر اس طرح نفع لے کر یا دام پر بیچنا درست ہے البتہ اگر اپنی خرید کے داموں کا کچھ ذکر نہ کرے پھر چاہے جتنے دام پر بیچ دے تو درست ہے۔ مسئلہ نمبر 5: ایک کپڑا ایک روپیہ کا خریدا پھر چار آنے کا دے کر اس کو رنگوایا یا اس کو دھلوایا یا سلوایا تو اب ایسا سمجھیں گے کہ سوا روپے کو اس نے مول لیا لہذا اب سوا روپیہ اس کی اصلی قیمت ظاہر کر کے نفع لینا درست ہے مگر یوں نہ کہے کہ سوا روپے کو میں نے لیا ہے بلکہ یوں کہے سوا روپے میں یہ چیز مجھ کو پڑی ہے تا کہ جھوٹ نہ ہونے پائے۔ مسئلہ نمبر 6: ایک بکری چار روپے کو مول لی۔ پھر مہینہ بھر تک رہی اور ایک روپیہ اس کی خوراک میں لگ گیا تو اب پانچ روپے اس کی اصلی قیمت ظاہر کر کے نفع لینا درست ہے البتہ اگر وہ دودھ دیتی ہو تو جتنا دودھ دیا ہے۔ اتنا گھٹا دینا پڑے گا۔ مثلاً اگر مہینہ بھر میں آٹھ آنے کا دودھ دیا ہے تو اب اصلی قیمت ساڑھے چار روپے ظاہر کرے اور یوں کہے کہ ساڑھے چار روپے میں مجھ کو پڑی اور چونکہ عورتوں کو اس قسم کی ضرورت زیادہ نہیں پڑتی اسی لئے ہم اور مسائل

نہیں بیان کرتے۔

سودی لین دین کا بیان

سودی لین دین کا بڑا بھاری گناہ ہے۔قرآن مجید اور حدیث شریف میں اس کی بڑی برائی اور اس سے بچنے کی بڑی تاکید آئی ہے۔حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود دینے والے اور لینے والے اور بیچ میں پڑ کے سود دلانے والے، سودی دستاویز لکھنے والے گواہ شاہد وغیرہ سب پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ سود دینے والا اور لینے والا گناہ میں دونوں برابر ہیں۔اس لئے اس سے بہت بچنا چاہئے اس کے مسائل بہت نازک ہیں ذرا ذرا سی بات میں سود کا گناہ ہو جاتا ہے اور انجان لوگوں کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ کیا گناہ ہوا۔ہم ضروری ضروری مسئلے یہاں بیان کرتے ہیں۔لین دین کے وقت ہمیشہ ان کا خیال رکھا کرو۔مسئلہ نمبر 1: ہندو پاکستان کے رواج سے سب چیزیں چار قسم کی ہیں ایک تو خود سونا چاندی یا ان کی بنی ہوئی چیز، دوسرے اس کے سوا اور وہ چیزیں جو تول کر بکتی ہیں۔جیسے کپڑا اناج غلہ، لوہا تانبہ، روئی ترکاری وغیرہ، تیسے وہ جو گز سے ناپ کر بکتی ہیں۔جیسے کپڑا چوتھے وہ جو گنتی کے حساب سے بکتی ہیں۔جیسے انڈے، آم، امرود، نارنگی، بکری، گائے، گھوڑا وغیرہ ان سب چیزوں کا الگ الگ حکم سمجھ لو۔

نوٹ: بوقت تالیف بہشتی زیور روپیہ اور ریزگاری چاندی کے رائج تھے لہٰذا روپیہ وغیرہ سے چاندی وغیرہ خریدنے کے مسائل لکھے گئے تھے اب چونکہ روپیہ اور ریزگاری دوسری دھات کے ہیں اس لئے موجود روپیہ سے اس کے وزن سے کم وبیش بھی خریدی جاسکتی ہیں۔وہاں ہاتھ در ہاتھ ہونا اب بھی شرط ہے اور ان مسائل کو اب بھی باقی اس لئے رکھا گیا ہے کہ اگر پھر کبھی روپیہ وغیرہ چاندی کا رائج ہو جائے تو مسائل معلوم رہیں۔شبیر علی۔

سونے چاندی اور ان کی چیزوں کا بیان

مسئلہ نمبر 1: چاندی سونے کے خریدنے کی کئی صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ چاندی کو چاندی سے اور سونے کو سونے سے خریدا جیسے ایک روپیہ کی چاندی خریدنا منظور ہے یا آٹھ آنے کی چاندی خریدی اور دام میں اٹھنی دی یا اشرفی سے سونا خریدا۔ غرض یہ کہ دونوں طرف ایک ہی قسم کی چیز ہے۔ تو ایسے وقت دو باتیں واجب ہیں ایک تو یہ ہیں کہ دونوں طرف پابندی یا دونوں طرف کا سونا برابر ہو۔ دوسرے یہ کہ جدا ہونے سے پہلے دونوں طرف سے لین دین ہو جائے کچھ ادھار نہ رہے گا۔ اگر ان دونوں باتوں میں سے کسی بات کے خلاف کیا سود ہو گیا مثلاً ایک روپے کی چاندی تم نے لی تو وزن میں ایک روپے کے برابر لینا چاہئے۔ اگر روپے بھر سے کم لی یا اس سے زیادہ لی تو یہ سود ہو گیا۔ اسی طرح اگر تم نے روپیہ تو دے دیا لیکن اس نے چاندی ابھی نہیں دی تھوڑی دیر میں تم سے الگ ہو گیا دینے کا وعدہ کیا۔ اسی طرح اگر تم نے روپیہ ابھی نہیں دیا چاندی ادھار لے لی تو یہ بھی سود ہے۔ مسئلہ نمبر 2: دوسری صورت میں یہ ہے کہ دونوں طرف ایک قسم کی چیز نہیں بلکہ ایک طرف چاندی اور ایک سونا ہے اس کا حکم یہ ہے کہ وزن کا برابر ہونا ضروری نہیں کہ ایک روپے کا چاہے جتنا سونا ملے جائز ہے۔ اسی طرح ایک اشرفی کی چاہے جتنی چاندی ملے جائز ہے۔ لیکن جدا ہونے سے پہلے ہی پہلے لین دین ہو جانا کچھ ادھار نہ رہنا یہاں بھی واجب ہے جیسا کہ ابھی بیان ہوا۔ مسئلہ نمبر 3: بازار میں چاندی کا بھاؤ بہت تیز ہے یعنی اٹھارہ آنے کی روپیہ بھر چاندی ملتی ہے روپے کی روپے بھر کوئی نہیں یا چاندی کا زیور بہت عمدہ بنا ہوا ہے۔ اور دس روپے بھر اس کا وزن ہے مگر بارہ سے کم نہیں ملتا تو سود سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ روپے سے نہ خریدو بلکہ پیسوں سے خریدو اور اگر زیادہ لینا ہے تو اشرفیوں سے خریدو یعنی اٹھارہ آنے پیسوں کی عوض میں روپیہ بھر چاندی لے لو یا کچھ ریزگاری یعنی ایک روپے سے کم اور کچھ پیسے دے کر خرید لو تو گناہ نہ ہوگا۔ لیکن ایک روپیہ نقد اور دو آنے پیسے

نہ دینا چاہئے نہیں تو سود ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر آٹھ آنے بھر چاندی نو روپے میں لینا منظور ہے تو سات روپے اور دو روپے کے پیسے دے دو تو سات روپے کے عوض میں سات روپے بھر چاندی ہو گئی باقی سب چاندی ان پیسوں کی عوض میں آ گئی اور اگر دو روپے کے پیسے نہ دو تو کم سے کم اٹھارہ آنے کے پیسے ضرور دینا چاہئے۔ یعنی سات روپے چودہ آنے کی ریزگاری اور اٹھارہ آنے کے پیسے دیئے تو چاندی کے مقابلہ میں تو اسی کے برابر چاندی آئی جو کچھ بچ وہ سب پیسوں کی عوض میں آ گئی اگر آٹھ روپے اور ایک روپے کے پیسے دو گی تو گناہ سے نہ بچ سکو گی کیونکہ آٹھ روپے کی عوض میں آٹھ روپے بھر چاندی ہونی چاہئے پھر یہ پیسے کیسے' اس لیے سود ہو گیا۔ غرضیکہ اتنی بات ہمیشہ خیال میں رکھو کہ جتنی چاندی لی ہے تم اس سے کم چاندی دو اور باقی پیسے دے دو اگر پانچ روپے بھر چاندی لی ہے تو پورے پانچ روپے نہ دو دس روپے بھر چاندی لی ہو تو پورے دس روپے نہ کم دو۔ باقی پیسے شامل کر دو تو سود نہ ہوگا اور یہ بھی یاد رکھو کہ اس طرح ہرگز سودا طے نہ کرو کہ نو روپے کی اتنی چاندی دے دو بلکہ یوں کہو کہ سات روپے اور دو۔ روپے کے پیسوں کے عوض میں یہ چاندی دے دو اور اگر اس طرح کہا تو پھر سود ہو گیا خوب سمجھ لو۔ مسئلہ نمبر 4: اور اگر دونوں لینے دینے والے رضامند ہو جائیں تو ایک آسان بات یہ ہے کہ جس طرف یہ ہے کہ دونوں طرف جتنے چاہیں روپے رکھیں اور جتنی چاہیں چاندی رکھیں مگر دونوں آدمی ایک ایک پیسہ بھی شامل کر دیں اور یوں کہیں کہ ہم اس چاندی اور پیسہ کو اس روپے اور اس پیسہ کے بدلے لیتے ہیں سارے بکھیڑوں سے بچ جاؤ گی۔ مسئلہ نمبر 5: اگر چاندی سستی ہے اور ایک روپے کی ڈیڑھ روپیہ بھر ملتی ہے روپے کی روپیہ بھر لینے میں اپنا نقصان ہے تو اس کے لینے اور سود سے بچنے کی یہ صورت کہ داموں میں کچھ نہ کچھ پیسے ضرور ملا دو۔ کم سے کم دو ہی آنے یا ایک آنہ یا ایک پیسہ ہی سہی۔ مثلاً دس روپے کی چاندی پندرہ روپے بھر خریدی تو نو روپے اور

ایک روپے کے پیسے دے دو یا دو ہی آنے کے پیسے دے دو۔ باقی روپے اور ریزگاری دے دو تو ایسا سمجھیں گے کہ چاندی کے عوض میں اس کے برابر چاندی لی باقی سب چاندی ان پیسوں کی عوض میں ہے اس طرح گناہ نہ ہوگا اور وہ بات یہاں بھی ضرور خیال رکھو کہ یوں نہ کہو کہ دس روپے کی چاندی دے دو بلکہ یوں کہو کہ نو روپے اور ایک روپے کے پیسوں کے عوض میں یہ چاندی دے دو۔ غرض یہ کہ جتنے پیسے شامل کرنا منظور ہیں معاملہ کرتے وقت ان کو صاف کہہ بھی دو ورنہ سود سے بچاؤ نہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 6: کھوٹی اور خراب چاندی دے کر اچھی چاندی اس کے برابر نہیں مل سکتی تو یوں کرو کہ یہ خراب چاندی دے کر جو دام ملیں ان کی اچھی چاندی خرید لو اور بیچنے وخریدنے میں اسی قاعدے کا خیال رکھو جو اوپر بیان ہوا یا یہاں بھی دونوں آدمی ایک ایک پیسہ شامل کر کے بیچ لو خرید لو۔ مسئلہ نمبر 7: عورتیں اگر بزاز سے سچا گوٹہ' ٹھپہ' لچکا خریدتی ہیں اس میں بھی ان مسئلوں کا خیال رکھو کیونکہ وہ بھی چاندی ہے اور روپیہ چاندی کا اس کے عوض دیا جاتا ہے یہاں بھی آسان بات وہی ہے کہ دونوں طرف ایک ایک پیسہ ملا لیا جائے۔ مسئلہ نمبر 8: اگر چاندی یا سونے کی بنی ہوئی کوئی ایسی چیز خریدی جس میں صرف چاندی ہی چاندی ہے صرف سونا ہے کوئی اور چیز نہیں ہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر سونے کی چیز چاندی یا روپوں سے خریدے تو وزن میں چاہے جتنی ہو جائز ہے صرف اتنا خیال رکھے کہ اسی وقت لین دین ہو جائے کسی کے ذمہ کچھ باقی نہ رہے اور اگر چاندی کی چیز روپوں سے اور سونے کی چیز اشرفیوں سے خریدے تو وزن میں برابر ہونا واجب ہے اگر کسی طرف کچھ کمی وبیشی ہو تو اسی ترکیب سے خریدو جو اوپر بیان ہوئی۔ مسئلہ نمبر 9: اور اگر کوئی ایسی چیز ہے کہ چاندی کے علاوہ اس میں کچھ اور بھی لگا ہوا ہے مثلاً جوشن کے اندر لاکھ بھری ہوئی ہے اور لونگوں پر نگ جڑے ہیں انگوٹھیوں پر نگینے رکھے ہیں یا جوشنوں میں لاکھ تو نہیں لیکن تاگوں میں گندھے ہوئے ہیں۔ ان چیزوں کو

روپوں سے خریدا تو دیکھو اس چیز میں کتنی چاندی ہے وزن میں اتنے ہی روپوں کے برابر ہے جتنے کو تم نے خریدا ہے یا اس سے کم ہے یا اس سے زیادہ اگر روپوں کی چاندی سے اس چیز کی چاندی یقیناً کم ہو تو یہ معاملہ جائز ہے۔ اور اگر برابر یا زیادہ ہو تو سود ہو گیا اور اس سے بچنے کی وہی ترکیب ہے جو اوپر بیان ہوئی کہ دام کی چاندی اس زیور سے کم رکھو باقی پیسے شامل کر دو اور اسی وقت لین دین کا ہو جانا ان سب مسئلوں میں بھی شرط ہے۔ مسئلہ نمبر 10: اپنی انگوٹھی سے کسی انگوٹھی بدل لی تو دیکھو اگر دونوں پر نگ لگا ہو تب تو بہر حال یہ بدل لینا جائز ہے چاہے دونوں کی چاندی برابر ہو یا کم زیادہ سب درست ہے البتہ ہاتھ در ہاتھ ہونا ضروری ہے اور اگر دونوں ساری یعنی بغیر رنگ کی ہوں تو برابر ہونا شرط ہے اگر ذرا بھی کمی بیشی ہوگئی تو سود ہو جائے گا اگر ایک پر نگ ہے اور دوسری سادی تو اگر سادی میں زیادہ چاندی ہو تو یہ بدلنا جائز ہے ورنہ حرام اور سود ہے اسی طرح اگر اسی وقت دونوں طرف سے لین دین نہ ہوا ایک نے تو ابھی دے دی دوسری نے کہا بہن میں ذرا دیر میں دے دوں گی تو یہاں بھی سود ہو گیا۔ مسئلہ نمبر 11: جن مسئلوں میں اسی وقت لین دین ہونا شرط ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں کے جدا اور علیحدہ ہونے سے پہلے ہی پہلے لین دین ہو جائے اگر ایک آدمی دوسرے سے الگ ہو گیا اس کے بعد لین دین ہوا تو اس کا اعتبار نہیں یہ بھی سود میں داخل ہے۔ مثلاً تم نے دس روپے کی چاندی یا سونا چاندی سونے کی کوئی چیز سنار سے خریدی تو تم کو چاہئے کہ روپے اسی وقت دے دو اور اس کو چاہئے کہ وہ چیز اسی وقت دیدے اگر سنار چاندی اپنے ساتھ نہیں لایا اور یوں کہا میں گھر جا کر ابھی بھیج دوں گا تو یہ جائز نہیں بلکہ اس کو چاہئے کہ یہیں منگوا دے اور اس کے منگوانے تک لینے والا ابھی وہاں سے نہ ہلے نہ اس کو اپنے سے الگ ہونے دے اگر اس نے کہا تم میرے ساتھ چلو میں گھر پہنچ کر دے دوں گا تو جہاں جہاں وہ جائے برابر اس کے ساتھ ساتھ رہنا چاہئے اگر وہ اندر چلا گیا یا کسی

طرح الگ ہو گیا تو گناہ ہوا اور وہ بیع نا جائز ہو گئی اب پھر سے معاملہ کریں۔ مسئلہ نمبر 12: خریدنے کے بعد تم گھر میں روپیہ لینے آئیں یا وہ کہیں پیشاب وغیرہ کے لئے چلا گیا یا اپنی دکان کے اندر ہی کسی کام کو گیا اور ایک دوسرے سے الگ ہو گیا تو یہ نا جائز اور سودی معاملہ ہو گیا۔ مسئلہ نمبر 13: اگر تمہارے پاس اس وقت روپیہ نہ ہو اور ادھار لینا چاہو تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ جتنے دام تم کو دینا چاہئیں اتنے روپے اس سے قرض لے کر اس خریدی ہوئی چیز کے دام بے باق کر دو قرض کی ادائیگی تمہارے ذمہ رہ جائے گی اس کو جب چاہے دے دینا۔ مسئلہ نمبر 14: ایک کام دار دوپٹہ یا ٹوپی وغیرہ دس روپے کو خریدا تو دیکھو اس میں کے روپے بھر چاندی نکلے گی جے روپے بھر چاندی اس میں ہو اتنے روپے اسی وقت پاس رہتے رہتے دے دینا واجب ہیں باقی روپے جب چاہو دو۔ یہی حکم جڑاؤ زیوروں وغیرہ کی خرید کا ہے مثلاً پانچ روپے کا زیور خریدا اور اس میں دو روپے بھر چاندی ہے تو دو روپے اسی وقت دے دو۔ باقی جب چاہے دینا۔ مسئلہ نمبر 15: ایک روپیہ یا کئی روپے کے پیسے لیے یا پیسے دے کر روپیہ لیا تو اس کا حکم یہ ہے کہ دونوں طرف سے لین دین ہونا ضروری نہیں بلکہ ایک طرف سے ہو جانا کافی ہے مثلاً تم نے روپیہ تو اسی وقت دے دیا لیکن اس نے پیسے اسی وقت دے دیئے تم نے روپیہ علیحدہ ہونے کے بعد دیا یہ درست ہے۔ البتہ اگر پیسوں کے ساتھ کچھ ریزگاری بھی لی ہو تو ان کا لین دین دونوں طرف سے اسی وقت دے دیا اور وہ ریزگاری دیدے لیکن یاد رکھو کہ پیسوں کا یہ حکم اس وقت ہے جب دوکاندار کے پاس پیسے ہیں تو سہی لیکن کسی وجہ سے دے نہیں سکتا یا گھر پر تھے وہاں جا کر لائے گا تب دے گا اور اگر پیسے نہیں تھے تو یوں کہا جب سودا بکے اور پیسے آئیں تو لے لینا یا کچھ پیسے ابھی دیئے ہیں اور باقی کی نسبت کہا جب بکری ہو اور پیسے آئیں تو لے لینا یہ درست نہیں اور چونکہ اکثر پیسوں کے موجود نہ ہونے ہی سے یہ ادھار ہوتا ہے اس لئے مناسب یہی ہوگا کہ

بالکل پیسے ادھار کے نہ چھوڑے اور اگر کبھی ایسی ضرورت پڑے تو یوں کرو جتنے پیسے موجود ہیں وہ قرض لے لو اور روپیہ امانت رکھا دو جب سب پیسے دے اس وقت بیع کر لینا۔ مسئلہ نمبر 16: اگر اشرفی دے کر روپے لیے تو دونوں طرف سے لین دین سامنے رہتے رہتے ہو جانا واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 17: چاندی سونے کی چیز روپے یا اشرفیوں سے خریدی اور شرط کر لی کہ ایک دن تک تین دن تک ہم کو لینے نہ لینے کا اختیار ہے تو یہ جائز نہیں ایسے معاملے میں یہ اقرار نہ کرنا چاہئے۔

جو چیزیں تل کر بکتی ہیں ان کا بیان

مسئلہ نمبر 1: اب ان چیزوں کا حکم سنو جو تول کر بکتی ہیں جیسے اناج گوشت' لوہا' تانبا' ترکاری نمک وغیرہ اس قسم کی چیزوں میں سے اگر ایک چیز کو اسی قسم سے بیچنا اور بدلنا چاہو مثلاً ایک گیہوں دے کر دوسرے گیہوں لئے ایک دھان دے کر دوسرے دھان لئے یا آٹے کے عوض آٹا یا اسی طرح کے اور چیز لی غرض کہ دونوں طرف ایک ہی قسم کی چیز ہے تو اس میں بھی ان دونوں باتوں کا خیال رکھنا واجب ہے ایک تو یہ کہ دونوں طرف بالکل برابر ہو ذرا بھی کسی طرف کمی وبیشی نہ ہو ورنہ سود ہو جائے گا دوسری یہ کہ اسی وقت ہاتھ در ہاتھ دونوں طرف سے لین دین اور قبضہ ہو جائے۔ اگر قبضہ نہ ہو تو کم سے کم اتنا ضرور ہو کہ دونوں گیہوں الگ کر کے رکھ دیئے جائیں تم اپنے گیہوں تول کر الگ رکھ دو کہ دیکھو یہ رکھے ہیں جب تمہارا جی چاہے لے جانا اسی طرح وہ بھی اپنے گیہوں تول کر الگ کر دے اور کہہ دے کہ یہ تمہارے الگ رکھے ہیں جب چاہو لے جانا۔ اگر یہ بھی نہ کیا اور ایک دوسرے سے الگ ہو گئی تو سود کا گناہ ہوا۔ مسئلہ نمبر 2: خراب گیہوں دے کر اچھے گیہوں دے کر منظور ہے یا برابر آٹا دے کر اچھا آٹا لینا ہے اسی لئے اس کے برابر کوئی نہیں دیتا تو سود سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ اس گیہوں یا آٹے وغیرہ کو پیسوں سے بیچ دو کہ ہم نے اتنا آٹا دو آنے کو بیچا پھر اسی دو آنے کے عوض اس سے وہ اچھے گیہوں

(یا آٹا) لے لو یہ جائز ہے۔ مسئلہ نمبر 3: اور اگر ایسی چیزوں میں جو تول کر بکتی ہیں ایک طرح کی چیز نہ ہو جیسے گیہوں دے کر دھان لئے جو' چنا' جوار' نمک' گوشت' ترکاری وغیرہ کوئی اور چیز لی غرض کہ ادھر اور چیز ہے اور ادھر اور چیز دونوں طرف ایک چیز نہیں تو اس صورت میں دونوں کا وزن برابر واجب نہیں۔ سیر بھر گیہوں دے کر چاہے دس سیر دھان وغیرہ لے لو یا چھٹانک بھر لو تو سب جائز ہے البتہ وہ دوسری بات یہاں بھی واجب ہے کہ سامنے رہتے رہتے دونوں طرف سے لین دین ہو جائے یا کم سے کم اتنا ہو کہ دونوں کی چیزیں الگ کر کے رکھ دی جائیں تو اگر ایسا نہ کیا تو سود کا گناہ ہو گیا۔ مسئلہ نمبر 4: سیر بھر چنے کی عوض میں کنجڑن سے کوئی ترکاری لی پھر گیہوں نکالنے کے لئے اندر کوٹھری میں گئی۔ وہاں سے الگ ہو گئی تو یہ ناجائز اور حرام ہے اب پھر سے معاملہ کرے۔ مسئلہ نمبر 5: اگر اس قسم کی چیز جو تول کر بکتی ہے روپے پیسے سے خریدی یا کپڑے وغیرہ کسی ایسی چیز سے بدلی ہے جو تول کر نہیں بکتی بلکہ گز سے ناپ کر بکتی ہے یا گنتی سے بکتی ہے مثلاً ایک تھان کپڑا دے کر گیہوں وغیرہ لئے یا گیہوں چنے دے کر امرود' نارنگی' ناشپاتی' انڈے ایسی چیزوں لیں جو گن کر بکتی ہیں غرض کہ ایک طرف ایسی چیز ہے جو تول کر بکتی ہے اور دوسری طرف گنتی سے یا گز سے ناپ کر بکنے والی چیز ہے تو اس صورت میں ان دونوں میں سے کوئی بات بھی واجب نہیں۔ ایک پیسہ کے چاہے جتنے گیہوں آٹا ترکاری خریدے اسی طرح کپڑا دے کر چاہے جتنا اناج لے گیہوں چنے وغیرہ دے کر چاہے جتنے امرود نارنگی وغیرہ لے اور چاہے اسی وقت اس جگہ رہتے رہتے لین دین ہو جائے اور چاہے الگ ہونے کے بعد ہر طرح یہ معاملہ درست ہے۔ مسئلہ نمبر 6: ایک طرف چھنا ہوا آٹا ہے' دوسری طرف بے چھنا یا ایک طرف موٹا ہے دوسری طرف باریک' تو بدلتے وقت ان دونوں کا برابر ہونا واجب ہے کمی زیادتی جائز نہیں اگر ضرورت پڑے تو اس کی وہی ترکیب ہے جو بیان ہوئی اور اگر ایک

طرف گیہوں کا آٹا ہے دوسری طرف چنے کا یا جوار وغیرہ کا تو اب وزن میں دونوں کا برابر ہونا واجب ہے مگر وہ دوسری بات بہر حال واجب ہے کہ ہاتھ در ہاتھ لین دین ہو جائے۔ مسئلہ نمبر 7: گیہوں کو آٹے سے بدلنا کسی طرح درست نہیں چاہے سیر بھر گیہوں دے کر سیر ہی بھر آٹا لو چاہے کچھ کم زیادہ لو۔ بہر حال ناجائز ہے۔ البتہ اگر گیہوں کا آٹا نہیں لیا بلکہ چنے وغیرہ کسی اور چیز کا آٹا لیا تو جائز ہے مگر ہاتھ در ہاتھ ہو۔ مسئلہ نمبر 8: سرسوں دے کر سرسوں کا تیل دے کر تل کا تیل لیا تو دیکھو اگر یہ تیل جو تم نے لیا ہے۔ یقیناً اس تیل سے زیادہ ہے جو اس سرسوں اور تل میں نکلے گا یا یہ بدلنا ہاتھ در ہاتھ صحیح ہے اور اگر اس کے برابر یا کم ہو یا شبہ اور شک ہو کہ شاید اس سے زیادہ نہ ہو تو درست نہیں بلکہ سود ہے۔ مسئلہ نمبر 9: گائے کا گوشت دے کر بکری کا گوشت لیا تو دونوں کا برابر ہونا واجب نہیں کمی بیشی جائز ہے مگر ہاتھ در ہاتھ ہو۔ مسئلہ نمبر 10: اپنا لوٹا دے کر دوسرے کا لوٹا لیا یا لوٹے کو پتیلی وغیرہ کسی اور برتن سے بدلا تو وزن میں دونوں کا برابر ہونا اور ہاتھ در ہاتھ ہونا شرط ہے اگر ذرا بھی کمی بیشی ہوئی تو سود ہو گیا کیونکہ دونوں چیزیں تانبے کی ہیں اس لئے وہ ایک ہی قسم کی سمجھی جاویں گی اسی طرح وزن میں برابر ہو گا ہاتھ در ہاتھ ہوئی تب بھی سود ہوا البتہ اگر ایک طرف تانبے کا برتن ہو دوسری طرف لوہے کا پتیل وغیرہ کا تو وزن کی کمی بیشی جائز ہے۔ مگر ہاتھ در ہاتھ ہو۔ مسئلہ نمبر 11: کسی سے سیر بھر گیہوں قرض لئے اور یوں کہا ہمارے پاس گیہوں تو ہیں نہیں ہم اس کے عوض دو سیر چنے دے دیں گے تو جائز نہیں کیونکہ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ گیہوں کو چنے سے بدلتی ہے اور بدلتے وقت ایسی دونوں چیزوں کا اسی وقت لین دین ہو جانا چاہئے۔ کچھ ادھار نہ رہنا چاہئے۔ اگر کبھی ایسی ضرورت پڑے تو یوں کرے کہ گیہوں ادھار لی جائے اس وقت یہ نہ کہے کہ اس کے بدلے میں ہم چنے دیں گے بلکہ کسی دوسرے وقت چنے لا کر کہے۔ بہن اس گیہوں کے بدلے تم یہ چنے لے لو یہ

جائز ہے۔ مسئلہ نمبر 12: یہ جتنے مسئلے بیان ہوئے سب میں اسی وقت رہتے رہتے سامنے لین دین ہوجانا کم سے کم اسی وقت سامنے دونوں چیزیں الگ کر کے رکھ دینا شرط ہے اگر ایسا نہ کیا تو سودی معاملہ ہوا۔ مسئلہ نمبر 13: جو چیزیں تول کر نہیں بکتیں بلکہ گز سے ناپ کر یا گن کر بکتی ہیں ان کا حکم یہ ہے کہ اگر ایک ہی قسم کی چیز دے کر اسی قسم کی چیز لو۔ جیسے امرود دے کر دوسرے امرود لئے یا نارنگی دے کر نارنگی یا کپڑا دے کر دوسرا ویسا کپڑا لیا تو برابر ہونا شرط نہیں کمی بیشی جائز ہے لیکن اسی وقت لین دین ہوجانا واجب ہے اور اگر ادھر اور چیز ہے اور اس طرف اور چیز مثلاً امرود دے کر نارنگی لی یا گیہوں دے کر امرود لئے یا ترتیب دے کر لٹھا یا گاڑھا لیا تو بہر حال جائز ہے۔ نہ تو دونوں کا برابر ہونا واجب ہے اور نہ اسی وقت لین دین واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 14: سب کا خلاصہ یہ ہوا کہ علاوہ چاندی سونے کے اگر دونوں طرف ایک ہی چیز ہو اور وہ چیز تول کر بکتی ہو جیسے گیہوں کے عوض گیہوں چنے کے عوض چنا وغیرہ تب تو وزن میں برابر ہونا بھی واجب ہے۔ اور اسی وقت سامنے رہتے رہتے لین دین ہوجانا بھی واجب ہے اور اگر دونوں طرف ایک ہی چیز ہے لیکن تول کر نہیں بکتی جیسے امرود دے کر امرود' نارنگی' کپڑا دے کر ویسا ہی کپڑا لیا یا ادھر سے اور چیز ہے اس طرف سے اور چیز لیکن دونوں تول کر بکتی ہیں۔ جیسے گیہوں کے بدلے چنا' چنے کی بدلے جوار لینا۔ ان دونوں صورتوں میں وزن میں برابر ہونا واجب نہیں' کمی بیشی جائز ہے البتہ اسی وقت لین دین ہونا واجب ہے اور جہاں دونوں باتیں نہ ہوں یعنی دونوں طرف ایک ہی چیز نہیں اس طرف کچھ اور ہے اس طرف کچھ اور۔ اور وہ دونوں وزن کے حساب سے بھی نہیں بکتیں وہاں کمی بیشی بھی جائز ہے اور اسی وقت لین دین کرنا بھی واجب نہیں جیسے امرود دے کر نارنگی لینا' خوب سمجھ لو۔ مسئلہ نمبر 15: چینی کا ایک برتن دوسرے چینی کے برتن سے بدل لیا۔ یا چینی کو تام چینی سے بدلا تو اس میں برابری واجب نہیں ایک کے بدلے دو

لے۔تب بھی جائز ہے۔اسی طرح ایک سوئی دے کر دو سوئیاں یا تین یا چار لینا بھی جائز ہے لیکن اگر دونوں طرف چینی یا دونوں طرف تام چینی ہو تو اسی وقت سامنے رہتے لین دین ہو جانا چاہئے اور اگر قسم بدل جائے مثلاً چینی سے تام چینی بدلی تو یہ بھی واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 16: تمہارے پاس تمہاری پڑوسن آئی کہ تم نے جو سیر بھر کا آٹا پکایا ہے وہ روٹی ہم کو دے دو۔ ہمارے گھر مہمان آ گئے ہیں اور یہ سیر بھر یا سوا سیر آٹا یا گیہوں لے لو یا اس وقت روٹی دے دو پھر ہم سے آٹا یا گیہوں لے لینا یہ درست ہے۔مسئلہ نمبر 17: اگر نوکر ماما سے کوئی چیز منگاؤ تو اس کو خوب سمجھا دو کہ اس چیز کو اس طرح خرید کر لانا کبھی ایسا نہ ہو کہ وہ بے قاعدہ خرید لائے جس میں سود ہو جائے پھر تم اور سب بال بچوں اس کو کھاویں اور حرام کھانا کھانے کے وبال میں سب سے گرفتار ہوں اور جس جس کو تم کو کھلاؤ۔مثلاً میاں کو مہمان کو سب کا گناہ تمہارے اوپر پڑے۔

بیع سلم کا بیان

مسئلہ نمبر 1: فصل کٹنے سے پہلے یا کٹنے کے بعد کسی کو دس روپے دیئے اور یوں کہا کہ دو مہینے یا تین مہینے کے بعد فلانے مہینے میں فلاں تاریخ میں ہم تم سے ان دس روپے گیہوں لیں گے اور نرخ اسی وقت طے کر لیا کہ روپے کے پندرہ سیر یا روپے کے بیس سیر کے حساب سے لیں گے تو یہ بیع درست ہے۔جس مہینے کا وعدہ ہوا ہے اس مہینے میں اس کو اسی بھاؤ گیہوں دینا پڑیں گے چاہے بازار میں گراں بکیں چاہے سستے بازار کے بھاؤ کا کچھ اعتبار نہیں ہے اور اس بیع کو سلم کہتے ہیں لیکن اس کے جائز ہونے کی کئی شرطیں ہیں ان کو خوب غور سے سمجھو۔اول شرط یہ ہے کہ گیہوں وغیرہ کی کیفیت خوب صاف صاف ایسی طرح بتلا دے کہ لیتے وقت دونوں میں جھگڑا نہ پڑے مثلاً کہہ دے کہ فلاں قسم کا گیہوں دینا۔بہت پتلا نہ ہو نہ پالا مارا ہوا ہو۔عمدہ ہو خراب نہ ہو۔اس میں کوئی اور چیز چنے مٹر وغیرہ نہ ملی ہو۔خوب سوکھے

ہوں گیلے نہ ہوں۔غرض کہ جس قسم کی چیز لینا ہو ویسی بتا دینا چاہئے تا کہ اس وقت
بکھیڑا نہ ہو۔اگر اس وقت اتنا کہہ دیا کہ دس روپے کے گیہوں دے دینا تو یہ نا جائز
ہے یا یوں کہا کہ ان دس روپے کے دھان دے دینا یا چاول دے دینا اس کی قسم کچھ
نہیں بتائی یہ سب نا جائز ہے۔دوسری شرط یہ ہے کہ نرخ بھی اسی وقت طے کر لے
کہ روپے کے پندرہ سیر یا بیس سیر کے حساب سے لیویں گے۔اگر یوں کہا کہ اس
وقت جو بازار کا بھاؤ ہو اس حساب سے ہم کو دینا یا اس سے دو سیر زیادہ دینا تو یہ جائز
نہیں بازار کے بھاؤ کا کچھ اعتبار نہیں اسی وقت اپنے لینے کا نرخ مقرر کر لو۔وقت
آنے پر اسی مقرر کئے ہوئے بھاؤ سے لے لو۔تیسری شرط یہ ہے کہ روپے کے لینا
ہوں اسی وقت بتا دو کہ ہم دس روپے یا بیس روپے کے گیہوں لیں گے اگر یہ نہیں
بتلایا اور یوں ہی گول مول کہہ دیا کہ تھوڑے روپے کے ہم بھی لیں گے تو یہ صحیح نہیں۔
چوتھی شرط یہ ہے کہ اسی وقت اسی جگہ رہتے رہتے سب روپے دے اگر معاملہ کرنے
کے بعد الگ ہو کر پھر روپے دیئے تو معاملہ باطل ہو گیا اب پھر سے کرنا چاہئے۔اس
طرح اگر پانچ روپے تو اسی وقت دے دیئے اور پانچ روپے دوسرے وقت دیئے تو
پانچ روپے میں بیع سلم باقی رہی اور پانچ روپے میں باطل ہو گئی۔پانچویں شرط یہ
ہے کہ اپنے لینے کی مدت کم سے کم ایک مہینہ مقرر کرے کہ ایک مہینے کے بعد فلانی
تاریخ ہم گیہوں لیں گے مہینے سے کم مدت مقرر کرنا صحیح نہیں اور زیادہ چاہے جتنی
مقرر کرے جائز ہے لیکن دن تاریخ مہینہ سب مقرر کر دے تا کہ بکھیڑا نہ پڑے کہ وہ
کہے میں ابھی نہ دوں گا، تم کہو نہیں آج ہی دو۔اسی لئے پہلے ہی سب سے طے کر و۔
اگر دن مہینہ تاریخ مقرر نہ کیا بلکہ یوں کہا کہ جب فصل کٹے گی تب دے دینا تو صحیح
نہیں چھٹی شرط یہ ہے کہ یہ بھی مقرر کر دے کہ فلانی جگہ وہ گیہوں دینا یعنی اس شہر
میں یا کسی دوسرے شہر میں جہاں لینا ہو وہاں پہنچانے کے لئے کہہ دے یا یوں کہہ
دے کہ ہمارے گھر پہنچا دینا۔غرض کہ جو منظور ہو صاف بتا دے۔اگر یہ نہیں بتلایا تو

صحیح نہیں۔ البتہ اگر کوئی ہلکی چیز ہو جس کے لانے اور لے جانے میں کچھ مزدوری نہیں لگتی مثلاً مشک خریدا یا سچے موتی یا اور کچھ لینے کی جگہ بتانا ضروری نہیں۔ جہاں یہ ملے اس کو دیدے اگر ان شرطوں کی موافق کیا تو بیع سلم درست ہے ورنہ درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 2: گیہوں وغیرہ غلہ کے علاوہ اور جو چیزیں ایسی ہوں کہ ان کی کیفیت بیان کر کے مقرر کر دی جائے کہ لیتے وقت کچھ جھگڑا ہونے کا ڈر نہ رہے ان کی بیع سلم بھی درست ہے۔ جیسے انڈے، اینٹیں، کپڑا، مگر سب باتیں طے کر لے کہ اتنی بڑی اینٹ ہو۔ اتنی چوڑی، کپڑا سوتی ہو اتنا باریک ہو اتنا موٹا ہو۔ دیسی ہو یا ولایتی ہو غرض کہ سب باتیں کہ سب باتیں بتلا دینا چاہئیں کچھ گنجلک باقی نہ رہے۔ مسئلہ نمبر 3: روپے کی پانچ گھڑی یا پانچ کھانچی کے حساب سے بھوسا بطور بیع سلم کے لیا تو یہ درست نہیں کیونکہ گھڑی اور کھانچی کی مقدار میں بہت فرق ہوتا ہے البتہ اگر کسی طرح سے سب کچھ مقرر اور طے کر لے یا وزن کے حساب سے بیع کرے تو درست ہے۔ مسئلہ نمبر 4: سلم کے صحیح ہونے کی یہ شرط ہے کہ جس وقت معاملہ کیا ہے اس وقت سے لے کر لینے اور وصول پانے کے زمانے تک وہ چیز بازار میں ملتی رہے نایاب نہ ہو اگر اس درمیان میں وہ چیز بالکل نایاب ہو جائے کہ اس ملک میں بازاروں میں نہ ملے گو دوسری جگہ سے بہت مصیبت جھیل کر منگوا سکے تو وہ بیع سلم باطل ہو گئی۔ مسئلہ نمبر 5: معاملہ کرتے وقت یہ شرط کر دی کہ فصل کے کٹنے پر فلاں مہینے میں ہم نئے گیہوں لیں گے یا فلانے کھیت کے گیہوں لیں گے۔ تو یہ معاملہ جائز نہیں ہے اس لئے یہ شرط نہ کرنا چاہئے پھر وقت مقررہ پر اس کو اختیار ہے چاہے نئے دیوے یا پرانے البتہ اگر نئے گیہوں کٹ چکے ہوں تو نئے کی شرط کرنا بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 6: تم نے دس روپے کے گیہوں لینے کے معاملہ کیا تھا وہ مدت گزر گئی بلکہ زیادہ ہو گئی مگر اس نے اب تک گیہوں نہیں دیئے نہ دینے کی امید ہے تو اب کہنا جائز نہیں کہ اچھا تم گیہوں نہ دو بلکہ اس گیہوں کے

ابھی دینا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 5: تم نے دو سیر گیہوں یا آٹا وغیرہ کچھ قرض لیا جب اس نے مانگا تو تم نے کہا بہن اس وقت گیہوں تو نہیں ہیں اس کے بدلے تم دو آنہ پیسے لے لو۔ اس نے کہا اچھا تو یہ پیسے اسی وقت سامنے رہتے رہتے دے دینا چاہئے اگر پیسے نکالنے اندر گئی اور اس کے پاس سے الگ ہوگئی تو وہ معاملہ باطل ہوگیا۔ اب پھر سے کہنا چاہئے کہ تم اس ادھار گیہوں کے بدلے دو آنے لے لو۔ مسئلہ نمبر 6: ایک روپے کے پیسے قرض لئے پھر پیسے گراں ہوگئے اور روپے کے ساڑھے پندرہ آنے چلنے لگے تو اب سولہ آنے دینا واجب نہیں ہیں بلکہ اس کے بدلے روپیہ دے دینا چاہئے۔ وہ یوں نہیں کہہ سکتی کہ میں روپیہ نہیں لیتی۔ پیسے لئے تھے وہی لاؤ۔ مسئلہ نمبر 7: گھروں میں دستور ہے کہ دوسرے گھر سے اس وقت دس پانچ روٹی قرض منگالی۔ پھر جب اپنے گھر پک گئی گن کر بھیج دی یہ درست ہے۔

کسی کی ذمہ داری کر لینے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: نعیمہ کے ذمہ کسی کے کچھ روپے یا پیسے ہوتے تھے تم نے اس کی ذمہ داری لی کہ اگر یہ نہ دے گی تو ہم سے لے لینا یا یوں کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں یا دین دار ہیں یا اور کوئی ایسا لفظ کہا جس سے ذمہ داری معلوم ہوئی اور اس حق دار نے تمہاری ذمہ داری منظور بھی کر لی تو اب کی ادائیگی تمہارے ذمہ واجب ہوگئی اگر نعیمہ نہ دیوے تو تم کو دینا پڑیں گے۔ اور اس حق دار کو اختیار ہے جس سے چاہے تقاضا کرے چاہے تم سے اور چاہے نعیمہ سے۔ اب جب تک نعیمہ اپنا قرض ادا نہ کر دے یا معاف کرالے تب تک تم برابر ذمہ دار ہوگی البتہ اگر وہ حق دار تمہاری ذمہ داری معاف کر دے اور کہہ دے کہ اب تم سے کچھ مطلب نہیں ہم تم سے تقاضا نہ کریں گے تو اب تمہاری ذمہ داری کا ہم کو اعتبار نہیں یا اور کچھ کہا تو تم ذمہ دار نہیں ہوئیں۔ مسئلہ نمبر 2: تم نے کسی کی ذمہ داری کر لی تھی اور اس کے پاس روپے ابھی نہ

تھے اس لئے تم کو دینا پڑے تو اگر تم نے اس قرض دار کے کہنے سے ذمہ داری کی ہے تب تو جتنا تم نے حق دار کو دیا ہے اس قرض دار سے لے سکتی ہو اور اگر تم نے اپنی خوشی سے ذمہ داری کی ہے تو دیکھو تمہاری ذمہ داری کو پہلے کس نے منظور کیا ہے اس قرض دار نے یا حق دار نے اگر پہلے قرض دار نے منظور کیا تب تو ایسا ہی سمجھیں گے کہ تم نے اس کے کہنے سے ذمہ داری کی۔ لہٰذا اپنا روپیہ اس سے لے سکتی ہو اور پہلے حق دار نے منظور کر لیا تو جو کچھ تم نے دیا ہے قرض دار سے لینے کا حق نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ تمہاری طرف سے احسان سمجھا جائے گا کہ ویسے ہی اس کا قرض تم نے ادا کر دیا وہ خود دے دے تو اور بات ہے۔ مسئلہ نمبر 3: اگر حق دار نے قرض دار کو مہینہ بھر یا پندرہ دن وغیرہ کی مہلت دے دی تو اب اتنے دن اس ذمہ داری کرنے والے سے بھی تقاضا نہیں کر سکتا۔ مسئلہ نمبر 4: اور اگر تم نے اپنے پاس سے دینے کی ذمہ داری نہیں کی تھی بلکہ اس قرض دار کا روپیہ تمہارے پاس امانت رکھا تھا اس لئے تم نے کہا تھا کہ ہمارے پاس اس شخص کی امانت رکھی ہے ہم اس میں سے دے دیں گے پھر وہ روپیہ چوری ہو گیا اور کسی طرح جاتا رہا تو اب تمہاری ذمہ داری نہیں رہی نہ اب تم پر اس کا دینا واجب ہے اور نہ وہ حق دار تم سے تقاضا کر سکتا ہے۔ مسئلہ نمبر 5: کہیں جانے کے لئے تم نے کوئی یکہ یا بہلی کرایہ پر کی اور اس بہلی والے کی کسی نے ذمہ داری کر لی کہ اگر یہ نہ لے گیا تو میں اپنی بہلی دے دوں گا تو یہ ذمہ داری درست ہے اگر وہ نہ دے تو اس ذمہ دار کو دینا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 6: تم نے اپنی چیز کسی کو دی کہ جاؤ اس کو بیچ لاؤ۔ وہ بیچ آیا۔ لیکن دام نہیں لایا اور کہا کہ دام کہیں نہیں جا سکتے۔ دام کا میں ذمہ دار ہوں اس سے نہ ملیں تو مجھ سے لے لینا تو یہ ذمہ داری صحیح نہیں۔ مسئلہ نمبر 7: کسی نے کہا کہ اپنی مرغی اسی میں بند رہنے دو اگر بلی لے جائے تو میرا ذمہ مجھ سے لے لینا۔ یا بکری کو کہا اگر بھیڑیا لے جائے تو مجھ سے لے لینا تو یہ ذمہ داری صحیح نہیں۔ مسئلہ نمبر 8: نابالغ لڑکا یا لڑکی اگر کسی

ذمہ داری کرے تو وہ ذمہ داری صحیح نہیں۔

اپنا قرضہ دوسرے پر اتار دینے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: شفیعہ کا تمہارے ذمہ کچھ قرض ہے اور رابعہ تمہاری قرض دار ہے۔ شفیعہ نے تم سے تقاضا کیا تم نے کہا کہ رابعہ ہماری قرض دار ہے تم اپنا قرضہ اسی سے لے لو۔ ہم سے نہ مانگو اگر اسی وقت شفیعہ یہ بات منظور کر لے اور رابعہ بھی اس پر راضی ہو جائے تو شفیعہ کا قرضہ تمہارے ذمہ سے اتر گیا۔ اب شفیعہ تم سے بالکل تقاضا نہیں کر سکتی بلکہ اسی رابعہ سے مانگے چاہے جب ملے اور جتنا قرضہ تم نے شفیعہ کو دلایا ہے اتنا اب تم رابعہ سے نہیں لے سکتیں۔ البتہ اگر رابعہ اس سے زیادہ کی قرض دار ہے تو کچھ زیادہ ہے وہ لے سکتی ہو۔ پھر اگر رابعہ نے شفیعہ کو دے دیا تو خیر اور اگر نہ دیا اور مر گئی تو جو کچھ مال و اسباب چھوڑا ہے وہ بیچ کر شفیعہ کو دلائیں گے اور اگر اس نے کچھ مال نہیں چھوڑا جس سے قرضہ دلائیں یا اپنی زندگی ہی میں مکر گئی اور قسم کھالی کہ تمہارے قرضہ سے مجھ سے کچھ واسطہ نہیں اور گواہ بھی نہیں ہیں تو اب اس صورت میں پھر شفیعہ تم سے تقاضا کر سکتی ہے اور اپنا قرضہ تم سے لے سکتی ہے اور اگر تمہارے کہنے پر شفیعہ رابعہ سے لینا منظور نہ کرے یا رابعہ اس کو دینے پر راضی نہ ہو تو قرضہ تم سے نہیں اترا۔ مسئلہ نمبر 2: رابعہ تمہاری قرض دار نہ تھی تم نے یوں ہی اپنا قرضہ اس پر اتار دیا اور رابعہ نے مان لیا اور شفعیہ نے بھی قبول و منظور کر لیا۔ تب بھی تمہارے ذمہ سے شفعیہ کا قرضہ اتر کر رابعہ کے ذمہ ہو گا اس لئے اس کا بھی وہی حکم ہے جو ابھی بیان ہوا اور جتنا روپیہ رابعہ کو دینا پڑے گا دینے کے بعد تم سے لے لے اور دینے سے پہلے ہی لے لینے کا حق نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 3: اگر رابعہ کے پاس تمہارے روپے امانت رکھے تھے اس لئے تم نے اپنا قرضہ رابعہ پر اتار دیا پھر وہ روپے کسی طرح ضائع ہو گئے تو اب رابعہ ذمہ دار نہیں رہی بلکہ اب شفیعہ تم سے ہی تقاضا کرے گی اور تم ہی سے لے لے گی اب رابعہ سے

مانگنے اور لینے کا حق نہیں رہا۔ مسئلہ نمبر 4: رابعہ پر قرضہ اتار دینے کے بعد اگر تم ہی وہ قرضہ ادا کر دو۔ اور شفیعہ کو دے دو یہ بھی صحیح ہے شفیعہ یہ نہیں کہہ سکتی کہ میں تم سے نہ لوں گی بلکہ رابعہ سے ہی لوں گی۔

کسی کو وکیل کر دینے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جس کام کو آدمی خود کر سکتا ہے اس میں یہ بھی اختیار ہے کہ کسی اور سے کہہ دے کہ تم ہمارا یہ کام کر دو جیسے بیچنا مول لینا کرایہ پر دینا' نکاح کرنا وغیرہ مثلاً ماما کو بازار سودا لینے بھیجا یا ماما کے ذریعہ سے کوئی چیز بکوائی یا یکہ بہلی کرایہ پر منگوایا اور جس سے کام کرایا ہے۔ شریعت میں اس کو وکیل کہتے ہیں جیسے ماما کو یا کسی نوکر کو سودا لینے بھیجا تو وہ تمہارا وکیل کہلائے گا۔ مسئلہ نمبر 2: تم نے ماما سے گوشت منگوایا وہ ادھار لے آئی تو گوشت والا تم سے دام کا تقاضا نہیں کر سکتا۔ اس ماما سے تقاضا کرے اور وہ ماما تم سے تقاضا کرے گی۔ اسی طرح اگر کوئی چیز تم نے ماما سے بکوائی تو اس لینے والے سے تم کو تقاضا کرنے اور دام کے وصول کرنے کا حق نہیں ہے اس نے جس سے چیز پائی ہے اسی کو دام بھی دے گا اور اگر وہ خود تمہیں دام دیدے تب بھی جائز ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر وہ تم کو نہ دے تو تم زبردستی نہیں کر سکتیں۔ مسئلہ نمبر 3: تم نے نوکر سے کوئی چیز منگوائی وہ لے آئی تو اس کو اختیار ہے کہ جب تک تم سے دام نہ لے تب تک وہ چیز تم کو نہ دے چاہے اس نے اپنے پاس سے دام دے دیئے ہوں یا ابھی نہ دیئے ہوں دونوں کا ایک حکم ہے البتہ اگر وہ دس پانچ دن کے بعد وعدے پر ادھار لایا ہو تو جتنے دن کا وعدہ کر آیا ہے اس سے پہلے دام نہیں مانگ سکتا۔ مسئلہ نمبر 4: تم نے سیر بھر گوشت منگوایا تھا وہ ڈیڑھ سو سیر اٹھا لایا تو پورا ڈیڑھ سیر لینا واجب نہیں اگر تم نہ لو تو آدھ سیر اس کو لینا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 5: تم نے کسی سے کہا کہ فلانی بکری جو فلانے کے یہاں ہے اس کو جا کر دو روپے میں لے آؤ تو اب وہ وکیل خود وہی بکری خود اپنے لئے نہیں خرید سکتا۔ غرض یہ

کہ جو چیز خاص تم مقرر کر کے بتلا دو اس وقت کو اپنے لئے خریدنا درست نہیں۔ البتہ جو دام تم نے بتائے ہیں اس سے زیادہ میں خرید لیا تو اپنے لئے خریدنا درست نہیں اور اگر تم نے کچھ دام نہ بتلائے ہوں تو کسی طرح اپنے لئے نہیں خرید سکتا۔ مسئلہ نمبر 6: اگر تم نے کوئی خاص بکری نہیں بتلائی بس اتنا کہا کہ ایک بکری کی ضرورت ہے خرید دو تو وہ اپنے لئے بھی خرید سکتا ہے جو بکری چاہے اپنے لئے خریدے اور جو چاہے تمہارے لئے۔ اگر خود لینے کی نیت سے خریدے تو اس کی ہوئی اور اگر تمہارے نیت سے خریدے تو تمہارے ہوئی اور اگر تمہارے داموں سے خریدی تو بھی تمہاری ہونی چاہئے جس نیت سے خریدے۔ مسئلہ نمبر 7: تمہاے لئے اس نے بکری خریدی پھر ابھی تم کو دینے نہ پایا تھا کہ بکری مرگئی یا چوری ہوگئی تو اس بکری کے دام تم کو دینا پڑیں گے اگر تم کہو کہ تو نے اپنے لئے خریدی تھی ہمارے لئے نہیں خریدی تو اگر تم پہلے اس کو دام دے چکی ہو تو تمہارے گئے اور تم نے ابھی دام نہیں دیئے اور وہ اب دام مانگتا ہے تو تم اگر قسم کھا جاؤ کہ تو نے اپنے لئے خریدی تھی تو اس کی بکری گئی اور اگر قسم نہ کھا سکو تو اس کی بات کا اعتبار کرو۔ مسئلہ نمبر 8: اگر نوکر یا ماما کوئی چیز گراں خرید لائی تو اگر تھوڑا ہی فرق ہو تب تو تم کو لینا پڑے گا اور دام دینا پڑیں گے اور اگر بہت زیادہ گراں لے آئی کہ اتنے دام کوئی نہیں لگا سکتا تو اس کا لینا واجب نہیں اگر نہ لو تو اس کو لینا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 9: تم نے کسی کو کوئی چیز بیچنے کو دی تو اس کو یہ جائز نہیں کہ خود لے لے اور دام تم کو دے۔ اسی طرح اگر تم نے کچھ منگوایا کہ فلانی چیز خرید لاؤ تو وہ اپنی چیز تم کو نہیں دے سکتا۔ اگر اپنی چیز دینا یا خود لینا منظور ہو تو صاف صاف کہہ دے کہ یہ چیز میں لیتا ہوں مجھ کو دے دو یا یوں کہہ دے کہ یہ میری چیز تم لے لو اور اتنے دام دے دو بغیر بتائے ہوئے ایسا کرنا جائز نہیں۔ مسئلہ نمبر 10: تم نے ماما سے بکری کا گوشت منگوایا اور وہ بکری کا گوشت لے آئی۔ تو تم کو اختیار ہے چاہے لو چاہے نہ لو۔ اسی طرح تم نے آلو

کرو جو کچھ نفع ہوگا وہ ہم تم بانٹ لیں گے یہ جائز ہے اس کو مضاربت کہتے ہیں لیکن اس کی کئی شرطیں ہیں اگر ان شرطوں کے موافق ہو تو صحیح ہے نہیں تو ناجائز اور فاسد ہے۔ ایک تو جتنا روپیہ لینا ہو وہ بتلا دو اور اس کو تجارت کے لئے دے بھی دو اپنے پاس نہ رکھو۔ اگر روپیہ اس کے حوالہ نہ کیا اپنے ہی پاس رکھا تو یہ معاملہ فاسد ہے۔ دوسرے یہ کہ نفع بانٹنے کی صورت طے کرلو اور بتادو کہ تم کو کتنا ملے گا اور اس کو کتنا۔ اگر یہ بات طے نہیں ہوئی تو بس اتنا ہی کہا کہ نفع ہم تم دونوں بانٹ لیویں گے تو یہ فاسد ہے۔ تیسری یہ کہ نفع تقسیم کرنے کو اس طرح نہ طے کرو کہ جس قدر نفع ہو اس میں سے دس روپے ہمارے باقی تمہارے یا دس روپے تمہارے باقی ہمارے۔ غرض کہ کچھ خاص رقم مقرر نہ کرو کہ اتنی ہماری یا اتنی تمہاری بلکہ یوں طے کرو کہ آدھا ہمارا آدھا تمہارا یا ایک حصہ اس کو دو حصے اس کے یا ایک حصہ ایک کا باقی تین حصے دوسرے کے غرض کہ نفع کی تقسیم حصوں کے اعتبار سے کرنا چاہئے نہیں تو معاملہ فاسد ہو جائے گا۔ اگر کچھ نفع ہوگا تب تو وہ کام کرنے والا اس میں اپنا حصہ پائے گا اور اگر کچھ نفع نہ ہوا تو کچھ نہ پائے گا۔ اگر یہ شرط کرلی کہ اگر نفع نہ ہوا تب بھی ہم تم کو اصل مال میں سے اتنا دے دیں گے تو یہ معاملہ فاسد ہے اسی طرح اگر یہ شرط کی کہ اگر نقصان ہوگا تو اس کام کرنے والے کے ذمے پڑے گا یا دونوں کے ذمہ ہوگا یہ بھی فاسد ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جو کچھ نقصان ہو وہ مالک کے ذمہ ہے اسی کا روپیہ گیا۔ مسئلہ نمبر 2: جب تک اس کے پاس روپیہ موجود ہو اور اس نے اسباب نہ خریدا ہو تو تب تک تم کو اس کے موقوف کردینے اور روپیہ واپس لے لینے کا اختیار ہے اور جب وہ مال خرید چکا تو اب موقوفی کا اختیار نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 3: اگر یہ شرط کہ تمہارے ساتھ ہم کام کریں گے یا ہمارا فلاں آدمی تمہارے ساتھ کام کرے گا تو یہ (معاملہ) فاسد ہے۔ مسئلہ نمبر 4: اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ معاملہ صحیح ہوا ہے کوئی واہیات شرط نہیں لگائی ہے تو نفع میں دونوں شریک ہیں جس طرح طے کیا ہو

بانٹ لیں اور اگر کچھ نفع نہ ہوا یا نقصان ہوا تو اس آدمی کو کچھ نہ ملے گا۔ اور نقصان کا تاوان اس کو دینا پڑے گا اور اگر وہ معاملہ فاسد ہو گیا ہے تو پھر کام کرنے والا نفع میں شریک نہیں ہے بلکہ وہ بمنزلہ نوکر کے ہے یہ دیکھو کہ اگر آدمی نوکر رکھا جائے تو کتنی تنخواہ دینی پڑے گی بس اتنی ہی تنخواہ اس کو ملے گی نفع ہو تب بھی اور نہ ہو تب بھی بہر حال تنخواہ پائے گا اور نفع سب مالک کا ہے لیکن اگر تنخواہ زیادہ بیٹھتی ہے اور جو نفع ٹھہرا تھا اگر اس کے حساب سے دیں تو کم بیٹھتا ہے تو اس صورت میں تنخواہ نہ دیں گے نفع بانٹ دیں گے۔ تنبیہ:۔ چونکہ اس قسم کے مسئلوں کی عورتوں کو نہایت کم ضرورت پڑتی ہے اس لئے ہم زیادہ نہیں لکھتے۔ جب کبھی ایسا معاملہ ہوا کرے اس کی ہر بات کو کسی مولوی سے پوچھ لیا کرو تا کہ گناہ نہ ہو۔

امانت رکھنے اور رکھانے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: کسی نے کوئی چیز تمہارے پاس امانت رکھائی اور تم نے لے لی تو اب اس کی حفاظت کرنا تم پر واجب ہو گیا۔ اگر حفاظت میں کوتاہی کی اور وہ چیز ضائع ہو گئی تو اس کا تاوان یعنی ڈنڈ دینا پڑے گا البتہ حفاظت میں کوتاہی نہیں ہوئی پھر بھی کسی وجہ سے وہ چیز جاتی رہی مثلاً چوری ہو گئی یا گھر میں آگ لگ گئی اس میں جل گئی تو اس کا تاوان وہ نہیں لے سکتی بلکہ اگر امانت رکھتے وقت یہ اقرار کر لیا کہ اگر جاتی رہے تو میں ذمہ دار ہوں مجھ سے دم لے لینا تب بھی اس کو تاوان لینے کا اختیار نہیں یوں تم اپنی خوشی سے دے دو وہ اور بات ہے۔ مسئلہ نمبر 2: کسی نے کہا میں ذرا کام سے جاتی ہوں میری چیز رکھ لو تم نے کہا اچھا رکھ دو یا تم کچھ نہیں بولیں۔ وہ تمہارے پاس رکھ کر چلی گئی تو امانت ہو گئی۔ البتہ اگر تم نے صاف کہہ دیا کہ میں نہیں جانتی اور کسی کے پاس رکھا دو یا اور کچھ کہہ کے انکار کر دیا پھر بھی وہ رکھ کے چلی گئی تو اب وہ چیز تمہاری امانت میں نہیں ہے البتہ اگر اس کے چلے جانے کے بعد تم نے اٹھا کر رکھ دیا ہو تو اب امانت ہو جائے گی۔ مسئلہ نمبر 3: کئی

عورتیں بیٹھی تھیں۔ ان کے سپرد کر کے چلی گئی تو سب پر اس چیز کی حفاظت واجب ہے۔ اگر چھوڑ کر چلی گئی تو اب وہ چیز جاتی رہی تو تاوان دینا پڑے گا اور اگر سب ساتھ نہیں اٹھیں ایک ایک کر کے اٹھیں تو جو سب سے تاخیر میں رہ گئی اسی کے ذمہ حفاظت ہو گئی۔ اب وہ اگر چلی گئی اور چیز جاتی رہی تو اسی سے تاوان لیا جائے گا۔

مسئلہ نمبر 4: جس کے پاس کوئی امانت ہو اس کو اختیار ہے کہ چاہے خود اپنے پاس حفاظت سے رکھے یا اپنی ماں بہن اپنے شوہر وغیرہ کسی ایسے رشتہ دار کے پاس رکھا دے کہ ایک ہی گھر میں اس کے ساتھ رہتے ہوں جن کے پاس اپنی چیز بھی ضرورت کے وقت رکھا دیتی ہو لیکن اگر کوئی دیانت دار نہ ہو تو اس کے پاس رکھانا درست نہیں۔ اگر جان بوجھ کے ایسے غیر معتبر کے پاس رکھ دیا تو ضائع ہو جانے پر تاوان دینا پڑے گا اور ایسے رشتہ دار کے سوا کسی اور کے پاس بھی پرائی امانت رکھانا بغیر مالک کی اجازت کی درست نہیں چاہے وہ بالکل غیر ہو یا کوئی رشتہ دار بھی لگتا ہو اگر اوروں کے پاس رکھا دیا تو بھی ضائع ہو جانے پر تاوان دینا پڑے گا۔ البتہ وہ غیر اگر ایسا شخص ہے کہ یہ اپنی چیزیں بھی اس کے پاس رکھتی ہے تو درست ہے۔

مسئلہ نمبر 5: کسی نے کوئی رکھائی اور تم بھول گئیں اسے وہیں چھوڑ کر چلی گئیں اور تو جاتے رہنے پر تاوان دینا پڑے گا یا کوٹھری صندوقچہ وغیرہ کا قفل کھول کر تم چلی گئیں اور وہاں ایرے غیرے سب جمع ہیں اور وہ چیز ایسی ہے کہ عرفاً بغیر قفل لگائے اس کی حفاظت نہیں ہو سکتی تب بھی ضائع ہو جانے سے تاوان دینا ہو گا۔

مسئلہ نمبر 6: گھر میں آگ لگ گئی تو ایسے وقت غیر کے پاس بھی پرائی امانت کا رکھا دینا جائز ہے۔ لیکن جب وہ عذر جاتا رہا تو فوراً لے لینا چاہئے۔ اگر اب واپس نہ لے گی تو تاوان دینا پڑے گا۔ اسی طرح مرتے وقت اگر کوئی اپنے گھر کا آدمی موجود نہ ہو تو پڑوسی کے سپرد کر دینا درست ہے۔

مسئلہ نمبر 7: اگر کسی نے کچھ روپے پیسے امانت رکھوائے تو بعینہ ان ہی روپے پیسوں کا حفاظت سے رکھنا واجب ہے نہ تو

اپنے روپوں میں ان کا ملانا جائز ہے اور نہ ان کا خرچ کرنا جائز۔ یہ نہ سمجھو کہ روپیہ روپیہ سب برابر۔ لاؤ اس کو خرچ کر ڈالیں جب مانگے گی تو اپنا روپیہ دے دیں گے۔ البتہ اگر اس نے اجازت دے دی ہو تو ایسے وقت خرچ کرنا درست ہے لیکن اس کا یہ حکم ہے کہ اگر وہی روپیہ تم الگ رہنے دو تب تو امانت سمجھا جائے گا اگر جاتا رہا تو نہ دینا پڑے گا اور اگر تم نے اجازت لے کر اسے خرچ کر دیا تو اب وہ تمہارے ذمہ قرض ہو گیا امانت نہیں رہا۔ لہذا اب بہر حال تم کو دینا پڑے گا۔ اگر خرچ کرنے کے بعد تم نے اتنا ہی روپیہ اس کے نام سے الگ کر کے رکھ دیا تب بھی وہ امانت نہیں وہ تمہارا ہی روپیہ ہے اگر چوری گیا تو تمہارا گیا اس کو پھیر دینا پڑے گا۔ غرض کہ خرچ کرنے کے بعد جب تک اس کو ادا نہ کرو گی تب تک تمہارے ذمہ رہے گا۔

مسئلہ نمبر 8: سو روپے کسی نے تمہارے پاس امانت رکھائے اس میں سے پچاس تم نے اجازت لے کر خرچ کر ڈالے تو پچاس روپے تمہارے ذمہ قرض ہو گئے اور پچاس امانت۔ اب جب تمہارے پاس روپے ہوں تو اپنے پاس کے پچاس روپے اس امانت کے پچاس روپے میں نہ ملاؤ اگر اس میں ملا دو گی تو وہ بھی امانت نہ رہیں گے یہ پورے سو روپے تمہارے ذمہ ہو جائیں گے۔ اگر جاتے رہے تو پورے سو دینا پڑیں گے کیونکہ امانت کا روپیہ اپنے روپوں میں ملا دینے سے امانت نہیں رہتا بلکہ قرض ہو جاتا ہے۔ اور ہر حال میں دینا پڑتا ہے۔

مسئلہ نمبر 9: تم نے اجازت لے کر اس کے سو روپے اپنے سو روپے میں ملا دیئے تو وہ سب روپیہ دونوں کی شرکت میں ہو گیا۔ اگر چوری ہو گیا تو دونوں کا گیا کچھ نہ دینا پڑے گا اور اس میں سے کچھ چوری ہو گیا تو کچھ رہ گیا تب بھی آدھا اس کا گیا آدھا اس کا اور اگر سو ایک ہوں دو سو ایک کے تو اس کے حصے کے موافق اس کا جائے گا۔ اس کے حصے کے موافق اس کا مثلاً اگر بارہ روپے جاتے رہے تو چار روپے ایک سو روپے والے کے گئے اور آٹھ روپے دو سو والے کے گئے۔ یہ حکم اسی وقت ہے جب اجازت سے

ملائے ہوں اور اگر بغیر اجازت کے اپنے روپے میں ملا دیا ہو تو اس کا وہی حکم ہے جو بیان ہو چکا ہے کہ امانت کا روپیہ بلا اجازت اپنے روپوں میں ملا لینے سے قرض ہو جاتا ہے اس لئے اب اگر وہ روپیہ امانت نہیں رہا جو کچھ گیا تمہارا گیا اس کا روپیہ اس کو بہر حال دینا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 10: کسی نے بکری یا گائے وغیرہ امانت رکھائی تو اس کا دودھ پینا یا کسی اور طرح اس سے کام لینا درست نہیں۔ البتہ اجازت سے یہ سب جائز ہو جاتا ہے۔ بلا اجازت جتنا دودھ لیا ہے اس کے دام دینے پڑیں گے۔ مسئلہ نمبر 11: کسی نے ایک کپڑا یا زیور یا چارپائی وغیرہ رکھائی اس کی بلا اجازت اس کا برتنا درست نہیں اگر اس نے بلا اجازت کپڑا یا زیور پہنایا چارپائی پر لیٹی بیٹھی اور اس کے برتنے کے زمانہ میں وہ کپڑا پھٹ گیا یا چور لے گیا یا زیور چارپائی وغیرہ ٹوٹ گئی یا چوری ہو گئی تو تاوان دینا پڑے گا۔ البتہ اگر توبہ کر کے پھر اسی طرح حفاظت سے رکھ دیا پھر کسی طرح ضائع ہوا تو تاوان نہ دینا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 12: صندوق میں سے امانت کا کپڑا نکالا کہ شام کو یہی پہن کر فلانی جگہ جاؤں گی۔ پھر پہننے سے پہلے ہی وہ جاتا رہا تو بھی تاوان دینا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 13: امانت کی گائے یا بکری وغیرہ بیمار پڑ گئی تم نے اس کی دوا کی۔ اس دوا سے وہ مر گئی تو تاوان نہ دینا پڑے گا اور اگر دوا نہ کی اور مر گئی تو تاوان دینا ہو گا۔ مسئلہ نمبر 14: کسی نے رکھنے کو روپیہ دیا تم نے بٹوے میں ڈال لیا یا ازار بند میں باندھ لیا لیکن ڈالتے وقت وہ روپیہ ازار بند یا بٹوے میں نہیں پڑا بلکہ نیچے گر گیا مگر تم یہی سمجھیں کہ میں نے بٹوے میں رکھ لیا تو تاوان نہ دینا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 15: جب وہ اپنی امانت مانگے تو فوراً اس کو دے دینا واجب ہے بلا عذر نہ دینا اور دیر کرنا جائز نہیں۔ اگر کسی نے اپنی امانت مانگی تم نے کہا بہن اس وقت ہاتھ خالی نہیں کل لے لینا۔ اس نے کہا اچھا کل ہی سہی تب تو خیر کچھ حرج نہیں اور اگر وہ کل کے لینے پر راضی نہ ہوئی اور نہ دینے سے خفا ہو کر چلی گئی تو اب وہ چیز

امانت نہیں رہی۔ اب اگر جاتی رہے گی تو تم کو تاوان دینا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 16: کسی نے اپنا آدمی امانت مانگنے کے لئے بھیجا تم کو اختیار ہے کہ اس آدمی کو نہ دو اور کہا بھیجو کہ وہ خود ہی آ کر اپنی چیز لے جائیں ہم کسی اور کو نہ دیں گے اور اگر تم نے اس کو سچا سمجھ کر دے دیا اور پھر مالک نے کہا کہ میں نے اس کو نہ بھیجا تھا تم نے کیوں دے دیا تو وہ تم سے لے سکتا ہے اور تم اس آدمی سے وہ شے لوٹا سکتی ہو اور اگر اس کے پاس سے وہ شے جاتی رہی ہو تم اس سے دام نہیں لے سکتی ہو اور مالک تم سے دام لے گا۔

مانگے کی چیز کا بیان

مسئلہ نمبر 1: کسی سے کوئی کپڑا یا زیور چارپائی برتن وغیرہ کوئی چیز کچھ دن کے لئے مانگ لی کہ ضرورت نکل جانے کے بعد دے جائیں گے اس کا بھی امانت کی طرح ہے۔ اب اس کو اچھی طرح حفاظت سے رکھنا واجب ہے۔ اگر باوجود حفاظت کے جاتی رہے تو جس کی چیز ہے اس کو تاوان لینے کا حق نہیں ہے بلکہ اگر تم نے اقرار کرلیا ہو کہ اگر جائے گی تو ہم سے دام لے لینا بھی تاوان لینا درست نہیں۔ البتہ اگر حفاظت نہ کی اس وجہ سے جاتی رہی تو تاوان دینا پڑے گا اور مالک کو ہر وقت اختیار ہے جب چاہے اپنی چیز لے تم کو انکار کرنا درست نہیں مانگنے پر نہ دی تو پھر ضائع ہو جانے پر تاوان دینا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 2: جس طرح برتنے کی اجازت مالک نے دی ہو اسی طرح برتنا جائز ہے اس کے خلاف کرنا درست نہیں اگر خلاف کرے گی تو جاتے رہنے پر تاوان دینا پڑے گا جیسے کسی نے اوڑھنے کو دوپٹہ دیا یہ اسکو بچھا کر لیٹی اس لئے وہ خراب ہو گیا یا چارپائی پر اتنے آدمی لد گئے کہ وہ ٹوٹ گئی یا شیشے کا برتن آگ پر رکھ دیا وہ ٹوٹ گیا یا اور کچھ ایسی خلاف بات کی تو تاوان دینا پڑے گا۔ اسی طرح اگر چیز مانگ لائی اور یہ بد نیتی کی اب اس کو لوٹا کر نہ دوں گی بلکہ ہضم کر جاؤں گی تب بھی تاوان دینا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 3: ایک یا دو دن

کے لئے کوئی چیز منگوائی تو اب ایک دو دن کے بعد پھیر دینا ضروری ہے جتنے دن کے وعدے پر لائی تھی اتنے دن کے بعد اگر نہ پھیرے گی تو جاتے رہنے پر تاوان دینا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 4: جو چیز مانگ لی ہے یہ دیکھنا چاہئے کہ اگر مالک نے زبان سے صاف کہہ دیا کہ چاہو خود برتو چاہو دوسرے کو دو۔ مانگنے والی کو درست ہے کہ دوسرے کو بھی برتنے کے لئے دے دیئے اسی طرح اگر اس نے صاف تو نہیں کہا مگر اس سے میل جول ایسا ہے کہ اس کو یقین ہے کہ ہر طرح اس کی اجازت ہے تب بھی یہی حکم ہے اور اگر مالک نے صاف منع کر دیا کہ دیکھو تم خود برتنا کسی اور کو مت دینا تو اس صورت میں کسی طرح درست نہیں کہ دوسرے کو برتنے کے لئے دی جائے اور اگر مانگنے والی نے یہ کہہ کر منگائی ہے کہ میں برتوں گی اور مالک نے دوسرے کے برتنے سے منع کیا اور نہ صاف اجازت دی تو اس چیز کو دیکھو کیسی ہے اگر وہ چیز ایسی ہے کہ سب برتنے والے اس کو ایک ہی طرح برتا کرتے ہیں برتنے میں فرق نہیں ہوتا تب تو خود بھی برتنا درست ہے اور دوسرے کو برتنے کے لئے دینا بھی درست ہے اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ سب برتنے والے اس کو ایک طرح نہیں برتا کرتے بلکہ کوئی اچھی طرح برتا ہے کوئی بری طرح تو ایسی چیز تم دوسرے کو برتنے کے واسطے نہیں دے سکتی ہو۔ اسی طرح اگر یہ کہہ کر منگائی ہے کہ ہمارا فلانا رشتہ دار یا ملاقاتی برتے گا اور مالک نے تمہارے برتنے نہ برتنے کا ذکر نہیں کیا تو اس صورت میں یہی حکم ہے کہ اول قسم کی چیز کو تم بھی برت سکتی ہو اور دوسری قسم کی چیز کو تم نہیں برت سکو گی صرف وہی برتے گا جس کے برتنے کے نام سے منگائی ہے اور اگر تم نے یوں ہی منگا بھیجی نہ اپنے برتنے کا نام لیا نہ دوسرے کے برتنے کا اور مالک نے بھی کچھ نہیں کہا تو اس کا حکم یہ ہے کہ اول قسم کی چیز کو تو تم نے بھی برت سکتی ہو اور دوسرے کو بھی برتنے کے لئے دے سکتی ہو اور دوسری قسم کی چیز میں یہ حکم ہے کہ اگر تم نے برتنا شروع کر دیا تب تو دوسرے کو برتنے کے واسطے نہیں دے سکتیں۔ اور اگر

دوسرے سے برتوالیا تو تم نہیں برت سکتیں خوب سمجھ لو۔ مسئلہ نمبر 5: ماں باپ وغیرہ کا کسی کو چھوٹے نابالغ کی چیز کا مانگے دینا جائز نہیں ہے اگر وہ چیز جاتی رہے تو تاوان دینا پڑے گا۔ اسی طرح اگر خود نابالغ' اپنی چیز دے اس کا لینا بھی جائز نہیں۔ مسئلہ نمبر 6: کسی سے کوئی چیز مانگ کر لائی گئی پھر وہ مالک مر گیا تو اب مرنے کے بعد وہ مانگے کی چیز نہیں رہی اب اس سے کام لینا درست نہیں اسی طرح اگر وہ مانگنے والی مر گئی تو اس کے وارثوں کو اس سے نفع اٹھانا درست نہیں۔

ہبہ یعنی کسی کو کچھ دے دینے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: تم نے کسی کو کوئی چیز دی اور اس نے منظور کر لیا یا منہ سے کچھ نہیں کہا بلکہ تم نے اس کے ہاتھ پر رکھ دیا اور اس نے لے لیا تو اب وہ چیز اسی کی ہو گئی اب تمہاری نہیں رہی۔ بلکہ وہی اس کی مالک ہے اس کو شرع میں ہبہ کہتے ہیں لیکن اس کی کئی شرطیں ہیں۔ ایک تو اس کے حوالہ کر دینا اور اس کا قبضہ کر لینا ہے اگر تم نے کہا یہ چیز ہم نے تم کو دے دی اس نے کہا ہم نے لے لی۔ لیکن ابھی تم نے اس کے حوالے نہیں کیا تو یہ دینا صحیح نہیں ہوا ابھی وہ چیز تمہاری ہی **ملک** ہے البتہ اگر اس نے اس چیز پر قبضہ کر لیا تو اب قبضہ کر لینے کے بعد اس کی مالک بنی۔ مسئلہ نمبر 2: تم نے وہ دی ہوئی چیز اس کے سامنے اس طرح رکھ دی کہ اگر وہ اٹھانا چاہے تو لے سکے اور کہہ دیا کہ لو اس کو لے لو تو اس پاس رکھ دینے سے بھی وہ مالک بن گئی۔ ایسا سمجھیں گے کہ اس نے اٹھا لیا اور قبضہ کر لیا۔ مسئلہ نمبر 3: بند صندوق میں کچھ کپڑے دے دیئے لیکن اس کی کنجی نہیں دی تو یہ قبضہ نہیں ہوا جب کنجی دے گی تب قبضہ ہو گا۔ اس وقت اس کی مالک بنے گی۔ مسئلہ نمبر 4: کسی بوتل میں تیل رکھا ہے یا اور کچھ رکھا ہے تم نے وہ بوتل کسی کو دے دی لیکن تیل نہیں دیا تو یہ دینا صحیح نہیں۔ اگر وہ قبضہ کرے تب بھی اس کی مالک نہ ہو گی جب اپنا تیل نکال دو گی تب وہ مالک ہو گی اور اگر تیل کسی کو دیدیا مگر بوتل نہیں دی اور اس نے بوتل سمیت لے لیا

کہ ہم خالی کر کے پھیر دیں گے تو یہ تیل کا دینا صحیح ہے قبضہ کر لینے کے بعد مالک بن جائے گی غرض کہ جب برتن وغیرہ کوئی چیز دو تو خالی کر کے دینا شرط ہے بغیر خالی کیے دینا صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی نے مکان دیا تو اپنا سارا مال اسباب نکال کے خود بھی اس گھر سے نکل کے دینا چاہیے۔ مسئلہ نمبر 5: اگر کسی کو آدھی یا تہائی یا چوتھائی چیز دو پوری چیز نہ دو تو اس کا حکم یہ ہے کہ دیکھو وہ کس قسم کی چیز ہے آدھی بانٹ دینے کے بعد بھی کام کی رہے گی یا نہ رہے گی۔ اگر بانٹ دینے کے بعد اس کام کی نہ رہے۔ جیسے چکی کہ اگر بیچوں بیچ سے توڑ کے دے دو تو پیسنے کے کام کی نہ رہے گی اور جیسے چوکی، پلنگ، پتیلی، لوٹا، کٹورہ، پیالہ، صندوق جانور وغیرہ ایسی چیزوں کو بغیر تقسیم کیے بھی آدھی تہائی جو کچھ دینا منظور ہو دینا جائز ہے اگر وہ قبضہ کر لے تو جتنا حصہ تم نے دیا ہے اس کی مالک بن گئی اور وہ چیز ساجھے میں ہو گئی۔ اور اگر وہ ایسی چیز ہے کہ تقسیم کرنے کے بعد بھی کام کی رہے جیسے زمین، گھر کپڑے کا تھان جلانے کی لکڑی، اناج غلہ دودھ دہی وغیرہ تو بغیر تقسیم کیے ان کا دینا صحیح نہیں ہے۔ اگر تم نے کسی سے کہا ہم نے اس برتن کا آدھا گھی تم کو دیدیا۔ وہ کہے ہم نے لے لیا تو یہ دینا صحیح نہیں ہوا، بلکہ اگر وہ برتن پر قبضہ بھی کر لے تب بھی اس کی ملک نہیں ہوئی ابھی سارا گھی تمہارا ہی ہے۔ ہاں اس کے بعد اگر اس میں سے آدھا گھی الگ کر کے اس کے حوالے کر دو تو اب البتہ اس کی مالک ہو جائے گی۔ مسئلہ نمبر 6: ایک تھان یا ایک مکان یا باغ وغیرہ دو آدمیوں نے مل کر آدھا آدھا خریدا تو جب تک تقسیم نہ کر لو تب تک اپنا آدھا حصہ کسی کو دے دینا صحیح نہیں۔ مسئلہ نمبر 7: آٹھ آنے یا بارہ آنے پیسے دو شخصوں کو دیئے کہ تم دونوں آدھے آدھے لے لو یہ صحیح نہیں بلکہ آدھے آدھے تقسیم کر کے دینا چاہیں البتہ اگر وہ دونوں فقیر ہوں تو تقسیم کی ضرورت نہیں اور اگر ایک روپیہ یا ایک پیسہ دو آدمیوں کو دیا تو یہ دینا صحیح ہے۔ مسئلہ نمبر 8: بکری یا گائے وغیرہ کے پیٹ میں بچہ ہے تو پیدا ہونے سے پہلے ہی اس کو دے دینا صحیح

نہیں ہے بلکہ اگر پیدا ہونے کے بعد وہ قبضہ بھی کرے تب بھی مالک نہیں ہوئی۔ اگر دینا ہو تو پیدا ہونے کے بعد پھر سے دے۔ مسئلہ نمبر 9: کسی نے بکری دی اور کہا کہ اس کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کو ہم نہیں دیتے وہ ہمارا ہی ہے تو بکری اور بچہ دونوں اسی کے ہو گئے پیدا ہونے کے بعد بچہ لے لینے کا اختیار نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 10: تمہاری کوئی چیز کسی کے پاس امانت رکھی ہے تم نے اسی کو دے دی تو اس صورت میں صرف اتنا کہہ دینے سے کہ میں نے لے لی اس کی مالک ہو جائے گی اب جا کر دوبارہ اس پر قبضہ کرنا شرط نہیں ہے۔ کیونکہ وہ چیز تو اس کے پاس ہی ہے۔ مسئلہ نمبر 11: نابالغ لڑکا یا لڑکی اپنی چیز کسی کو دے دے تو اس کا دینا صحیح نہیں ہے اور اس کی چیز لینا بھی ناجائز ہے۔ اس مسئلہ کو خوب یاد رکھو بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں۔

بچوں کو دینے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: ختنہ وغیرہ کسی تقریب میں چھوٹے بچوں کو جو کچھ دیا جاتا ہے اس سے خاص اس بچہ کو دینا مقصود نہیں ہوتا بلکہ ماں باپ کو دینا مقصود ہوتا ہے اس لئے وہ سب نیوتہ بچہ کی ملک نہیں بلکہ ماں باپ اس کے مالک ہیں جو چاہیں سو کریں۔ البتہ اگر کوئی شخص خاص بچہ ہی کو کوئی چیز دے تو پھر وہی بچہ اس کا مالک ہے اگر بچہ سمجھدار ہے تو خود اسی کا قبضہ کر لینا کافی ہے جب قبضہ کر لیا تو مالک ہو گیا۔ اگر بچہ قبضہ نہ کرے یا قبضہ کرنے کے لائق نہ ہو تو اگر باپ ہو تو اس کے قبضہ کر لینے سے اور اگر باپ نہ ہو تو دادا کے قبضہ کر لینے سے بچہ مالک ہو جائے گا۔ اگر باپ دادا موجود نہ ہوں تو بچہ جس کی پرورش میں ہے اس کو قبضہ کرنا چاہئے اور باپ دادا کے ہوتے ہوئے ماں نانی، دادا وغیرہ اور کسی کا قبضہ کرنا معتبر نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 2: اگر باپ یا اس کے نہ ہونے کے وقت دادا اپنے بیٹے پوتے کو کوئی چیز دینا چاہے تو بس اتنا کہہ دینے سے ہبہ صحیح ہو جائے گا کہ میں نے اس کو یہ چیز دے دی اور باپ دادا نہ

ہو اس وقت ماں بھائی وغیرہ بھی اگر اس کو کچھ دینا چاہیں اور وہ بچہ ان کی پرورش میں بھی ہو۔ ان کے اس کہہ دینے سے بھی وہ بچہ مالک ہو گیا کسی کے قبضہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 3: جو چیز ہو اپنی سب اولاد کو برابر برابر دینا چاہیے۔ لڑکا لڑکی سب کو برابر دے۔ اگر کبھی کسی کو کچھ زیادہ دے دیا تو بھی خیر کچھ حرج نہیں لیکن جسے کم دیا اس کو نقصان دینا مقصود نہ ہو نہیں تو کم دینا درست نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 4: جو چیز نابالغ کی ملک ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اس بچے ہی کے کام میں لگانا چاہئے کسی کو اپنے کام میں لانا جائز نہیں خود ماں باپ بھی اپنے کام میں نہ لائیں نہ کسی اور بچہ کے کام میں لگائیں۔ مسئلہ نمبر 5: اگر ظاہر میں بچہ کو دیا مگر یقیناً معلوم ہے کہ منظور تو ماں باپ ہی کو دینا ہے۔ مگر اس چیز کو حقیر سمجھ کر بچے ہی کے نام سے دے دیا تو ماں باپ ہی کو دینا ہے۔ مگر اس میں بھی دیکھ لیں اگر ماں کے علاقہ داروں نے دیا ہے تو ماں کا ہے اگر باپ کے علاقہ داروں نے دیا ہے تو باپ کا ہے۔ مسئلہ نمبر 6: اپنے نابالغ لڑکے کے لئے کپڑے بنوائے تو وہ لڑکا مالک ہو گیا۔ یا نابالغ لڑکی کے لئے زیور گہنا بنوایا تو وہ لڑکی اس کی مالک ہو گئی۔ اب ان کپڑوں کا یا اس زیور کا کسی اور لڑکا لڑکی کو دینا درست نہیں جس کے لئے بنوائے ہیں اسی کو دیوے۔ البتہ اگر بنانے کے وقت صاف کہہ دیا کہ یہ میری ہی چیز ہے مانگے کے طور پر دیتا ہوں تو بنوانے والے کی رہے گی۔ اکثر دستور ہے کہ بڑی بہنیں بعض وقت چھوٹی نابالغ بہنوں سے یا خود ماں اپنی لڑکی سے دوپٹہ وغیرہ کچھ مانگ لیتی ہیں تو ان کی چیز کا ذرا دیر کے لئے مانگ لینا بھی درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 7: جس طرح خود بچہ اپنی چیز کسی کو دے نہیں سکتا اسی طرح باپ کو بھی نابالغ اولاد کی چیز دینے کا اختیار نہیں۔ اگر ماں باپ اس کی چیز کسی کو بالکل دے دیں یا ذرا دیر یا کچھ دن کے لئے مانگی دیں تو اس کا لینا درست نہیں البتہ اگر ماں باپ کو نہوت کی وجہ سے نہایت ضرورت ہو اور وہ چیز کہیں اور سے ان کو نہ مل سکے تو مجبوری اور

لاچاری کے وقت اپنی اولاد کی چیز لے لینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 8: ماں باپ وغیرہ کو بچے کا مال کسی کو قرض دینا بھی صحیح نہیں بلکہ خود قرض لینا بھی صحیح نہیں خوب یاد رکھو۔

دے کر پھیر لینے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: کچھ دے کر پھیر لینا بڑا گناہ ہے۔ لیکن اگر کوئی واپس لے لے اور جس کو دی تھی وہ اپنی خوشی سے دے دے تو اب پھر اس کی مالک بن جائے گی مگر بعضی باتیں ایسی ہیں جس سے پھیر لینے کا اختیار بالکل نہیں رہتا۔ مثلاً تم نے کسی کو بکری دی۔ اس نے کھلا پلا کر خوب موٹا تازہ کیا تو پھیر نے کا اختیار نہیں ہے یا کسی کو زمین دی اس میں اس نے گھر بنا لیا یا باغ لگایا تو اب پھیر نے کا اختیار نہیں یا کپڑا دینے کے بعد اس نے کپڑے کو سی لیا یا رنگ لیا یا دھلوالیا تو اب پھیر نے کا اختیار نہیں۔ مسئلہ نمبر 2: تم نے کسی کو بکری دی۔ اس کے دو ایک بچے ہوئے تو پھیر نے کا اختیار باقی لیکن اگر پھیرے تو صرف بکری پھیر سکتی ہے وہ بچے نہیں لے سکتی۔ مسئلہ نمبر 3: دینے کے بعد اگر دینے والا یا لینے والا مر جائے تب بھی پھیر نے کا اختیار نہیں رہتا۔ مسئلہ نمبر 4: تم کو کسی نے کوئی چیز دی پھر اس کے بدلے میں تم نے بھی کوئی چیز اس کو دے دی اور کہہ دیا کہ لو بہن اس کے عوض تم یہ لے لو تو بدلہ دینے کے بعد اب اس کو پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے البتہ اگر تم نے یہ نہیں کہا کہ ہم اس کے عوض میں دیتے ہیں تو وہ اپنی چیز پھیر سکتی ہے اور تم اپنی چیز بھی پھیر سکتی ہے۔ مسئلہ نمبر 5: بی بی نے اپنے میاں کو یا میاں نے اپنی بی بی کو کچھ دیا تو اس کے پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی نے ایسے رشتے دار کو کچھ دیا جس سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہے اور رشتہ خون کا ہے جیسے بھائی، بہن، بھتیجا بھانجا وغیرہ تو اس سے پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے اور اگر قرابت اور رشتہ تو کچھ لیکن نکاح حرام نہیں ہے۔ جیسے چچا زاد، پھوپھی زاد بہن وغیرہ یا نکاح حرام تو ہے لیکن

نسب کے اعتبار سے قرابت نہیں یعنی وہ رشتہ خون کا نہیں بلکہ دودھ کا رشتہ یا اور کوئی رشتہ ہے جیسے دودھ شریک بھائی بہن وغیرہ یا داماد' ساس' خسر وغیرہ۔تو ان سب سے پھیر لینے کا اختیار ہے۔ مسئلہ نمبر 6: جتنی صورتوں میں پھیر لینے کا اختیار ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بھی پھیر دینے پر راضی ہو جائے اس وقت پھیر لینے کا اختیار ہے جیسا اوپر آچکا۔لیکن گناہ اس میں بھی ہے اور اگر وہ راضی نہ ہو اور نہ پھیرے تو بغیر قضاء قاضی کے زبردستی پھیر لینے کا اختیار نہیں اور اگر زبردستی بغیر قضاء کے پھیر لیا تو یہ مالک نہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 7: جو کچھ ہبہ کر دینے کے حکم احکام بیان ہوئے ہیں اکثر خدا کی راہ میں خیرات دینے کے بھی وہی احکام ہیں مثلاً بغیر قبضہ کیے فقیر کی ملک میں جو چیز نہیں جاتی اور جس چیز کا تقسیم کے بعد دینا شرط ہے اس کا یہاں بھی تقسیم کے بعد دینا شرط ہے۔جس چیز کا خالی کر کے دینا ضروری ہے یہاں بھی خالی کر کے دینا ضروری ہے البتہ دو باتوں کا فرق ہے۔ایک ہبہ میں رضامندی سے پھیر لینے کا اختیار رہتا ہے اور یہاں پھیر لینے کا اختیار نہیں رہتا۔دوسرے آٹھ دس آنے پیسے یا آٹھ دس روپے اگر دو فقیروں کو دے دو کہ تم دونوں بانٹ لینا تو یہ بھی درست ہے اور ہبہ میں اس طرح درست نہیں ہوتا۔مسئلہ نمبر 8: کسی فقیر کو پیسہ دینے لگے مگر دھوکے سے اٹھنی چلی گئی تو اس کے پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے۔

کرایہ پر لینے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جب تم نے مہینہ بھر کے لئے گھر کرایہ پر لیا اور اپنے قبضہ میں کر لیا تو مہینے کے بعد کرایہ دینا پڑے گا۔چاہے اس میں رہنے کا اتفاق ہوا ہو یا خالی پڑا رہا ہو۔کرایہ بہر حال واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 2: درزی کپڑا سی کر یا رنگ ریز رنگ کر یا دھوبی کپڑا دھو کر لایا تو اس کو اختیار ہے کہ جب تک تم سے اس کی مزدوری نہ لے لے تب تک تم کو کپڑا نہ دے۔بغیر مزدوری دیئے اس سے زبردستی لینا درست نہیں اور اگر کسی مزدور سے غلے کا ایک بورا ایک آنہ پیسہ کے وعدہ پر اٹھوایا تو وہ اپنی

مزدوری مانگنے کے لئے تمہارا غلہ نہیں روک سکتا۔ کیونکہ وہاں سے لانے کی وجہ سے غلہ میں کوئی بات نہیں پیدا ہوئی اور پہلی صورتوں میں ایک نئی بات کپڑے میں پیدا ہو گئی۔ مسئلہ نمبر 3: اگر کسی نے یہ شرط کر لی کہ میرا کپڑا تم ہی سینا یا تم ہی رنگنا یا تم ہی دھونا تو اس کو دوسرے سے کام درست نہیں اور اگر یہ شرط نہیں کی تو کسی اور سے بھی وہ کام کرا سکتی ہے۔

اجارہ فاسد کا بیان

مسئلہ نمبر 1: اگر مکان کرایہ پر لیتے وقت کچھ مدت نہیں بیان کی کہ کتنے دن کے لئے کرایہ پر لیا ہے یا کرایہ نہیں مقرر کیا یوں ہی لے لیا یا یہ شرط کر لی کہ جو کچھ اس میں گر پڑ جائے گا وہ بھی اپنے پاس سے بنوا دیا کریں گے یا کسی کو گھر اس وعدہ پر دیا کہ اس کی مرمت کرا دیا کرے اور اس کا یہی کرایہ ہے یہ سب اجارہ فاسد ہے اور اگر یوں کہہ دے کہ تم اس گھر میں رہو اور مرمت کرا دیا کرو کرایہ کچھ نہیں تو یہ عاریت ہے اور جائز ہے۔ مسئلہ نمبر 2: کسی نے یہ کہہ کر مکان کرایہ پر لیا کہ دو روپے ماہوار کرایہ دیا کریں گے تو ایک ہی مہینے کے لئے اجارہ صحیح ہوا۔ مہینے کے بعد مالک کو اس میں سے اٹھا دینے کا اختیار ہے پھر جب دوسرے مہینے میں تم رہ پڑے تو ایک مہینے کا اجارہ اب اور صحیح ہو گیا۔ اسی طرح ہر مہینے میں نیا اجارہ ہوتا رہے گا۔ البتہ اگر یہ بھی کہہ دیا کہ چار مہینے یا چھ مہینے رہوں گا تو جتنی مدت بتائی ہے اتنی مدت تک اجارہ صحیح ہوا۔ اس سے پہلے مالک تم کو نہیں اٹھا سکتا۔ مسئلہ نمبر 3: پیسنے کے لئے کسی کو گیہوں کو دیئے اور کہا کہ اسی میں سے پاؤ بھر آٹا پسائی لے لینا یا کھیت کٹوایا اور کہا کہ اسی میں سے اتنا غلہ مزدوری لے لینا یہ سب فاسد ہے۔ مسئلہ نمبر 4: اجارہ فاسد کا یہ حکم ہے کہ جو کچھ طے ہوا ہے۔ وہ نہ دلایا جائے گا بلکہ اتنے کام کے لئے جتنی مزدوری کا دستور ہو یا ایسے گھر کے لئے جتنے کرایہ کا دستور ہو وہ دلایا جائے گا بلکہ یہ وہی پائے گا جو طے ہوا ہے یا ایسے گھر کے لئے جتنے کرایہ کا دستور ہو وہ دلایا جائے گا

بلکہ وہی پائے گا جو طے ہوا ہے غرض کہ جو کم ہو اس کے پانے کا مستحق ہے۔ مسئلہ نمبر 5: گانے بجانے ناچنے' بندر نچانے وغیرہ جتنی بیہودگیاں ہیں ان کا اجارہ صحیح نہیں بالکل باطل ہے۔ اس لئے کچھ نہ دلایا جائے گا۔ مسئلہ نمبر 6: کسی حافظ کو نوکر رکھا کہ اتنے دن تک فلانے کی قبر پر پڑھا کرو اور ثواب بخشا کرو۔ یہ صحیح نہیں باطل ہے نہ پڑھنے والے کو ثواب ملے گا نہ مردے کو اور یہ کچھ تنخواہ پانے کا مستحق نہیں۔ مسئلہ نمبر 7: پڑھنے کے لئے کوئی کتاب کرایہ پر لی تو یہ صحیح نہیں بلکہ باطل ہے۔ مسئلہ نمبر 8: یہ جو دستور ہے کہ بکری' گائے بھینس کے گابھن کرنے میں جس کا بکرا' بیل' بھینسا ہوتا ہے وہ گابھن کرائی لیتا ہے یہ بالکل حرام ہے۔ مسئلہ نمبر 9: بکری یا گائے بھینس کو دودھ پینے کے لئے کرایہ پر لینا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 10: جانور کو ادھیان پر دینا درست نہیں یوں کہنا کہ یہ مرغیاں اور بکریاں لے جاؤ اور پرورش سے اچھی طرح رکھو جو کچھ بچے ہوں وہ آدھے تمہارے آدھے ہمارے یہ درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 11: گھر سجانے کے لئے جھاڑ فانوس وغیرہ کرایہ پر لینا درست نہیں۔ اگر لایا بھی تو وہ دینے والا کرایہ پانے کا مستحق نہیں۔ البتہ اگر جھاڑ فانوس جلانے کے لئے لایا ہو تو درست ہے۔ مسئلہ نمبر 12: کوئی یکہ یا بہلی کرایہ پر کی تو معمول سے زیادہ بہت آدمیوں کا لد جانا درست نہیں ہے۔ اسی طرح ڈولی میں بلا کہاروں کی اجازت کے دو دو بیٹھ جانا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 13: کوئی چیز کھوئی گئی۔ اس نے کہا جو کوئی ہماری چیز بتلائے کہ کہاں ہے اس کو ایک پیسہ دیں گے۔ تو اگر کوئی بتلا دے تب بھی پیسہ لانے پانے کی مستحق نہیں ہے کیونکہ یہ اجارہ صحیح نہیں ہوا۔ اور اگر کسی خاص آدمی سے کہا ہو کہ اگر تو بتلا دے تو پیسہ دوں گی تو اگر اس نے اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے یا کھڑے بتلا دیا تو کچھ نہ پائے گی اور اگر کچھ چل کے بتلایا ہو تو پیسہ دھیلا جو کچھ وعدہ تھا ملے گا۔

تاوان لینے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: رنگ ریز، دھوبی، درزی وغیرہ کسی پیشہ ور سے کوئی کام کرایا تو وہ چیز جو اس کو دی ہے اس کے پاس امانت ہے۔ اگر چوری ہو جائے یا اور کسی طرح بلا قصد مجبوری سے ضائع ہو جائے تو ان سے تاوان لینا درست نہیں۔ البتہ اگر اس نے اس طرح کندی کی کہ کپڑا اپھٹ گیا یا عمدہ ریشمی کپڑا بھٹی پر چڑھا دیا وہ خراب ہو گیا تو اس کا تاوان لینا جائز ہے۔ اسی طرح جو کپڑا اس نے بدل دیا تو اس کا تاوان لینا بھی جائز ہے اور اگر کپڑا کھویا گیا اور وہ کہتا ہے کہ معلوم نہیں کیوں کر گیا اور کیا ہوا اس کا تاوان لینا بھی درست ہے اور اگر وہ کہے کہ میرے یہاں چوری ہوگئی اس میں جاتا رہا تو تاوان لینا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 2: کسی مزدور کو گھی تیل وغیرہ گھر پہنچانے کو کہا۔ اس سے رستہ میں گر پڑا تو اس کا تاوان لینا جائز ہے۔ مسئلہ نمبر 3: اور جو پیشہ ور نہیں بلکہ خاص تمہارے ہی کام کے لئے ہے مثلاً نوکر چاکر یا وہ مزدور جس کو تم نے ایک دن یا دو چار دن کے لئے رکھا ہے اس کے ہاتھ سے جو کچھ جاتا رہے اس کا تاوان لینا جائز نہیں۔ البتہ اگر وہ خود قصداً نقصان کر دے تو تاوان لینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 4: لڑکا کھلانے پر جو نوکر ہے اس کی غفلت سے اگر بچے کا زیور اور کچھ جاتا رہے تو اس کا تاوان لینا درست نہیں۔

اجارہ کے توڑ دینے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: کوئی گھر کرایہ پر لیا ہے وہ بہت ٹپکتا ہے یا کچھ حصہ اس کا گر پڑا یا اور کوئی ایسا عیب نکل آیا جس سے اب رہنا مشکل ہے تو اجارہ کا توڑ دینا درست ہے اور اگر بالکل ہی گر پڑا تو خود ہی اجارہ ٹوٹ گیا تمہارے توڑنے اور مالک کے راضی ہونے کی ضرورت نہیں رہی۔ مسئلہ نمبر 2: جب کرایہ پر لینے والے اور دینے والے میں سے کوئی مر جائے تو اجارہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مسئلہ نمبر 3: اگر کوئی ایسا عذر پیدا ہو جائے کہ کرایہ کو توڑنا پڑے تو مجبوری کے وقت توڑ دینا صحیح ہے۔ مثلاً

کہیں جانے کے لئے بہلی کو کرایہ کیا پھر رائے بدل گئی اب جانے کا ارادہ نہیں رہا تو اجارہ توڑ دینا صحیح ہے۔ مسئلہ نمبر 4: یہ جو دستور ہے کہ کرایہ طے کر کے اس کو کچھ بیعانہ دے دیتے ہیں اگر جانا ہوا تو پھر اس کو پورا کرایہ دیتے ہیں اور وہ بیعانہ اس کرایہ میں مجرا ہو جاتا ہے اور جو جانا نہ ہو تو وہ بیعانہ کر لیتا ہے واپس نہیں دیتا یہ درست نہیں بلکہ اس کو واپس دینا چاہئے۔

بلا اجازت کسی کی چیز لے لینے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: کسی کی چیز زبردستی لے لینا یا پیٹھ پیچھے اس کی بغیر اجازت کے لینا بڑا گناہ ہے بعض عورتیں اپنے شوہر یا اور کسی عزیز کی چیز بلا اجازت لے لیتی ہیں یہ بھی درست نہیں ہے جو چیز بلا اجازت لے لی تو اگر وہ چیز ابھی موجود ہو تو بعینہ وہی پھیر دینی چاہئے اور اگر خرچ ہوگئی ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ایسی چیز تھی کہ اسی کے مثل بازار میں مل سکتی ہے جیسے غلہ، گھی، تیل، روپیہ پیسہ تو جیسی چیز لی ہے ویسی ہی چیز منگا کر دے دینا واجب ہے اور اگر کوئی ایسی چیز لے کر ضائع کر دی کہ اس کے مثل ملنا مشکل ہے تو اس کی قیمت دینا پڑے گی جیسے مرغی، بکری، امرود، نارنگی، ناشپاتی۔

مسئلہ نمبر 2: چارپائی کا ایک آدھ پایہ ٹوٹ گیا یا چول ٹوٹ گئی یا اور کوئی چیز لے لی تھی وہ خراب ہوگئی تو خراب ہونے سے جتنا اس کا نقصان ہوا ہو دینا پڑے گا۔

مسئلہ نمبر 3: پرائے روپے سے بلا اجازت تجارت کی تو اس سے جو کچھ نفع ہوا اس کا لینا درست نہیں بلکہ اصل روپیہ مالک کو واپس دے اور جو کچھ نفع ہوا اس کو ایسے لوگوں کو خیرات کر دے جو بہت محتاج ہوں۔ مسئلہ نمبر 4: کسی کا کپڑا پھاڑ ڈالا تو اگر تھوڑا پھٹا ہے تب تو جتنا نقصان ہوا ہے اتنا تاوان دلائیں گے اور اگر ایسا پھاڑ ڈالا کہ اب اس کام کا نہیں رہا جس کام کے لئے پہلے تھا۔ مثلاً دوپٹہ ایسا پھاڑ ڈالا کہ اب دوپٹہ کے قابل نہیں رہا۔ کرتیاں البتہ بن سکتی ہیں تو یہ سب کپڑا اسی پھاڑنے والے کو دیدے اور ساری قیمت اس سے لے لے۔ مسئلہ نمبر 5: کسی کا نگینہ

لے کر انگوٹھی پر رکھالیا تو اب اس کی قیمت دینا پڑے گا۔انگوٹھی توڑ کر نگینہ نکلوا دینا واجب نہیں۔مسئلہ نمبر 6: کسی کا کپڑا لے کر رنگ لیا تو اس کو اختیار ہے چاہے رنگا رنگایا کپڑا لے لے اور رنگنے سے جتنے دام بڑھ گئے ہیں اتنے دام دیدے اور چاہے اپنے کپڑے کے دام لے لے اور کپڑا اسی کے پاس رہنے دے۔مسئلہ نمبر 7: تاوان دینے کے بعد اگر پھر وہ چیز مل گئی تو دیکھنا چاہئے کہ تاوان اگر مالک کے بتلانے کے موافق دیا ہے تو اس کا پھیرنا واجب نہیں اب وہ چیز اس کی ہوگئی اور اگر اس کے بتلانے سے کم دیا ہے تو اس کا تاوان پھیر کر اپنی چیز لے سکتی ہے۔مسئلہ نمبر 8: پرائی بکری یا گائے گھر میں چلی آئی تو اس کا دودھ دوہنا حرام ہے۔جتنا دودھ لے گی اس کے دام دینا پڑیں گے۔مسئلہ نمبر 9: سوئی تاگہ کپڑے کی چٹ پان تمباکو کتھا ڈلی کوئی چیز بغیر اجازت کے لینا درست نہیں۔جو لیا ہے اس کے دام دینا واجب ہے یا اس سے کہہ کے معاف کرالے نہیں تو قیامت میں دینا پڑے گا۔مسئلہ نمبر 10: شوہر اپنے واسطے کوئی کپڑا لایا قطع کرتے وقت کچھ اس میں سے بچا چرا کر رکھا اور اس کو نہیں بتایا یہ بھی جائز نہیں۔جو کچھ لینا ہو کہہ کے لو اور اجازت نہ دے تو نہ لو۔

شرکت کا بیان

مسئلہ نمبر 1: ایک آدمی مر گیا اور اس نے کچھ مال چھوڑا تو اس کا سارا مال سب حق داروں کی شرکت میں ہے جب تک سب سے اجازت نہ لے لے تب تک اس کو اپنے کام میں کوئی نہیں لا سکتی۔اگر لائے گی اور نفع اٹھائے گی تو گناہ ہو گا۔مسئلہ نمبر 2: دو بیبیوں نے مل کر کچھ برتن خریدے تو وہ برتن دونوں کے ساجھے میں ہیں بغیر اس دوسری کی اجازت لئے اکیلے ایک کو برتنا اور کام میں لانا بیچ ڈالنا وغیرہ درست نہیں۔مسئلہ نمبر 3: دو بیبیوں نے اپنے اپنے پیسے ملا کر ساجھے میں امرود نارنگی بیر آم جامن ککڑی کھیرے خربوزے وغیرہ کوئی چیز مول منگائی

اور جب وہ چیز بازار سے آئی تو اس وقت ان میں سے ایک ہے اور ایک کہیں گئی ہوئی ہے تو یہ نہ کرو کہ آدھا خود لے لو اور آدھا اس کا حصہ نکال کر رکھ دو۔ کہ جب وہ آئے گی تو اپنا حصہ لے گی۔ جب تک دونوں موجود نہ ہوں حصہ بانٹنا درست نہیں ہے اگر بے اس کے آئے اپنا حصہ الگ کرکے کھا گئی تو بہت گناہ ہوا البتہ اگر گیہوں یا اور کوئی غلہ ساجھے میں منگایا اور اپنا حصہ بانٹ کر رکھ لیا اور دوسرے کا اس کے آنے کے وقت اس کو دے دیا یہ درست ہے لیکن اس صورت میں اگر دوسرے کے حصہ میں اس کو دینے سے پہلے کچھ چوری وغیرہ ہوگئی تو وہ نقصان دونوں آدمی کا سمجھا جائے گا وہ اس کے حصہ میں ساجھی ہو جائے گی۔ مسئلہ نمبر 4: سو سو روپے ملا کر دو شخصوں نے کوئی تجارت کی اور اقرار کیا کہ جو کچھ نفع ہو آدھا ہمارا آدھا تمہارا تو یہ صحیح ہے اور اگر کہا کہ دو حصے ہمارے اور ایک حصہ تمہارا تو بھی صحیح ہے چاہے روپیہ دونوں کا برابر کا لگا ہو یا کم زیادہ لگا ہو سب درست ہے۔ مسئلہ نمبر 5: ابھی کچھ مال نہیں خریدا گیا تھا کہ وہ سب روپیہ چوری ہوگیا یا دونوں کا روپیہ ابھی الگ الگ رکھا تھا اور دونوں میں ایک کا مال چوری ہو گیا تو شرکت جاتی رہی پھر سے شریک ہوں تب سوداگری کریں۔ مسئلہ نمبر 6: دو شخصوں نے ساجھا کیا اور کہا کہ سو روپیہ ہمارا اور سو روپیہ اپنا ملا کر تم کپڑے کی تجارت کرو اور نفع آدھا آدھا بانٹ لیں گے پھر دونوں میں سے ایک نے کچھ کپڑا خرید لیا۔ پھر دوسرے کے پورے سو روپے چوری ہوگئے تو جتنا مال خریدا ہے وہ دونوں کے ساجھے میں ہے اس لئے آدھی قیمت اس سے لے سکتا ہے۔ مسئلہ نمبر 7: سوداگری میں یہ شرط ٹھہرائی کہ نفع میں دس روپے یا پندرہ روپے ہمارے ہیں باقی جو کچھ نفع ہو سب تمہارا ہے تو یہ درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 8: سوداگری کے مال سے کچھ مال چوری ہو گیا تو دونوں کا نقصان ہوا۔ یہ نہیں ہے کہ جو نقصان ہو وہ سب ایک ہی کے سر پڑے۔ اگر یہ اقرار کر لیا کہ اگر نقصان ہو تو وہ سب ہمارے ذمہ اور جو نفع ہو اور وہ آدھا آدھا

بانٹ لو تو یہ بھی درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 9: جب شرکت ناجائز ہوگئی تو اب نفع بانٹنے میں قول واقرار کا کچھ اعتبار نہیں بلکہ اگر دونوں کا مال برابر ہے تو نفع بھی برابر ملے گا اور اگر برابر نہ ہو تو جس کا مال زیادہ ہے اس کو نفع بھی اس حساب سے ملے گا چاہے جو کچھ اقرار کیا۔ اقرار کا وقت اعتبار ہوتا ہے جب شرکت صحیح ہو اور ناجائز نہ ہونے پائے۔ مسئلہ نمبر 10: دو عورتوں نے ساجھا کیا کہ ادھر ادھر سے جو کچھ سینا پرونا آئے ہم تم مل کر سیا کریں اور جو کچھ سلائی ملا کرے آدھی آدھی بانٹ لیا کریں تو یہ درست ہے۔ اگر یہ اقرار کیا کہ چار آنے یا آٹھ ہمارے اور باقی سب تمہارا تو یہ درست نہیں۔ مسئل مسئلہ نمبر 11: ان دونوں میں ایک عورت نے کوئی کپڑا سینے کے لئے لیا تو دوسری یہ نہیں کہہ سکتی کہ یہ کپڑا تم نے کیوں لیا۔ تم نے لیا ہے تم ہی سیو بلکہ دونوں کے ذمہ اس کا سینا واجب ہو گیا۔ یہ نہ سی سکے تو وہ دونوں مل کر سی دیں غرض کہ سینے سے انکار نہیں کر سکتی۔ مسئلہ نمبر 12: جس کا کپڑا تھا وہ مانگنے کے لئے آئی اور جس عورت نے لیا تھا وہ عورت نہیں ہے بلکہ دوسری عورت ہے تو اس دوسری عورت سے بھی تقاضہ کرنا درست ہے وہ عورت یہ نہیں کہہ سکتی کہ مجھے کیا مطلب جس کو دیا ہو اس سے مانگو۔ مسئلہ نمبر 13: اسی طرح ہر عورت اس کپڑے کی مزدوری اور سلائی مانگ سکتی ہے جس نے کپڑا دیا تھا وہ یہ بات نہیں کہہ سکتی کہ میں تم کو سلائی نہ دوں گی بلکہ جس کو کپڑا دیا تھا اسی کو سلائی دوں گی جب دونوں ساجھے میں کام کرتی ہیں تو ہر عورت سلائی کا تقاضا کر سکتی ہے ان دونوں میں سے جس کو سلائی دے گی اس کے ذمہ سے ادا ہو جائے گی۔ مسئلہ نمبر 14: دو عورتوں نے شرکت کی کہ آؤ دونوں مل کر جنگل سے لکڑیاں چن لائیں یا کنڈے بن لائیں تو شرکت صحیح نہیں جو چیز جس کے ہاتھ میں آئے وہی اس کی مالک ہے اس میں ساجھا نہیں۔ مسئلہ نمبر 15: ایک نے دوسری سے کہا ہمارے انڈے اپنی مرغی کے نیچے رکھ دو جو بچے نکلیں دونوں آدمی آدھوں ادھ بانٹ لیں یہ درست

نہیں۔

ساجھے کی چیز تقسیم کرنے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: دو آدمیوں نے مل کر بازار سے گیہوں منگوائے تو اب تقسیم کرتے وقت دونوں کا موجود ہونا ضروری نہیں ہے۔ دوسرا حصہ دار موجود نہ ہو تب بھی ٹھیک ٹھیک تول کر اس کا حصہ الگ کر لینا درست ہے جب اپنا حصہ الگ کر لیا تو کھاؤ پیو کسی کو دے دو جو چاہو سو کرو سب جائز ہے۔ اسی طرح گھی' تیل' انڈے وغیرہ کا بھی حکم ہے۔ غرض کہ جو چیز ایسی ہو کہ اس میں کچھ فرق نہ ہوتا ہو جیسے کہ انڈے انڈے سب برابر ہیں یا گیہوں کے دو حصے کیے تو جیسا یہ حصہ ویسا وہ حصہ دونوں برابر۔ ایسی سب چیزوں کا یہی حکم ہے کہ دوسرے کے نہ ہوتے وقت بھی حصہ بانٹ کر لینا درست ہے لیکن اگر دوسری نے ابھی اپنا حصہ نہیں لیا تھا کہ کسی طرح جاتا رہا تو وہ نقصان دونوں کا ہو گا جیسے شرکت میں بیان ہوا جن چیزوں میں فرق ہوا کرتا ہے جیسے امرود' نارنگی' وغیرہ ان کا حکم یہ ہے کہ جب تک دونوں حصہ دار موجود نہ ہوں حصہ بانٹ کر لینا درست نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 2: دو لڑکیوں نے مل کر آم امرود وغیرہ کچھ منگوایا اور ایک کہیں چلی گئی تو اب اس میں سے کھانا درست نہیں۔ جب وہ آ جائے اس کے سامنے اپنا حصہ الگ کر تب کھاؤ نہیں تو بہت گناہ ہو گا۔ مسئلہ نمبر 3: دو نے مل کر چنے بھنوائے تو صرف اندازے سے تقسیم کرنا درست نہیں بلکہ ٹھیک ٹھیک تول کر آدھا آدھا کرنا چاہئے اگر کسی طرف کمی وبیشی ہو جائے گی تو سود ہو جائے گا۔

جائیں کہ ہم اپنا اپنا حصہ نہ لیں گے تم اس کی وصیت میں لگا دو تو البتہ تہائی سے زیادہ بھی وصیت میں لگانا جائز ہے لیکن نابالغوں کی اجازت کا بالکل اعتبار نہیں ہے وہ اگر اجازت دے بھی دیں تب بھی ان کا حصہ خرچ کرنا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 4: جس شخص کو میراث میں مال ملنے والا ہو جیسے ماں باپ شوہر بیٹا وغیرہ اس کے لئے وصیت کرنا صحیح نہیں اور جس رشتہ دار کا اس کے مال میں کچھ حصہ نہ ہو یا رشتہ دار ہی نہ ہو کوئی غیر ہو اس کے لئے وصیت کرنا درست ہے لیکن تہائی مال سے زیادہ دلانے کا اختیار نہیں۔ اگر کسی نے اپنے وارث کو وصیت کر دی کہ میرے بعد اس کو فلانی چیز دے دینا مال دے دینا تو اس وصیت سے پانے کا اس کو کچھ حق نہیں ہے البتہ الگ اور سب وارث راضی ہو جائیں تو دے دینا جائز ہے اسی طرح کسی کو تہائی سے زیادہ وصیت کر جائے اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر سب وارث بخوشی راضی ہو جائیں تو تہائی سے زیادہ ملے گا ورنہ صرف تہائی مال ملے گا اور نابالغوں کی اجازت کا کسی صورت میں اعتبار نہیں ہے ہر جگہ اس کا خیال رکھو ہم کہاں تک لکھیں۔ مسئلہ نمبر 5: اگرچہ تہائی مال میں وصیت کر جانے کا اختیار ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ پوری تہائی کی وصیت نہ کرے کم کی وصیت کرے بلکہ اگر بہت زیادہ مالدار نہ ہو تو وصیت ہی نہ کرے وارثوں کے لئے چھوڑ دے کہ اچھی طرح فراغت سے بسر کریں کیونکہ اپنے وارثوں کو فراغت اور آسائش میں چھوڑ جانے میں بھی ثواب ملتا ہے۔ ہاں البتہ اگر ضروری وصیت ہو جیسے نماز روزہ کا فدیہ تو اس کی وصیت بہرحال کر جائے ورنہ گنہگار ہوگی۔ مسئلہ نمبر 6: کسی نے کہا میرے بعد میرے مال میں سے سو روپے خیرات کر دینا تو دیکھو گور و کفن اور قرض ادا کرنے کے بعد کتنا مال بچا ہے کہ تین سو یا اس سے زیادہ ہو تو پورے سو روپے دینا چاہئیں اور جو کم ہو تو صرف تہائی دینا واجب ہے۔ ہاں اگر وارث بلا کسی دباؤ و لحاظ کے منظور کر لیں تو اور بات ہے۔ مسئلہ نمبر 7: اگر کسی کے کوئی وارث نہ ہو تو اس کو پورے مال کی وصیت کر دینا

بھی درست ہے اور اگر صرف بیوی ہو تو   تین چوتھائی کی وصیت درست ہے۔ اسی طرح اگر کسی کے صرف میاں ہے تو آدھے مال کی وصیت درست ہے۔ مسئلہ نمبر 8: نابالغ کا وصیت کرنا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 9: یہ وصیت کہ میرے جنازہ کی نماز فلاں شہر میں فلانے قبرستان یا فلاں کی قبر کے پاس مجھ کو دفنانا' فلانے کپڑے کا کفن دینا۔ میری قبر پکی بنا دینا۔ قبر پر قبہ بنا دینا' قبر پر کوئی حافظ بٹھا دینا کہ پڑھ پڑھ کر بخشا کرے تو اس کو پورا کرنا ضروری نہیں۔ بلکہ تین وصیتیں آخیر کی بالکل جائز ہی نہیں۔ پورا کرنے والا گنہگار ہوگا۔ مسئلہ نمبر 10: اگر کوئی وصیت کر کے اپنی وصیت سے لوٹ جائے یعنی کہہ   دے کہ اب مجھے ایسا منظور نہیں اس وصیت کا اعتبار نہ کرنا تو وصیت باطل ہوگئی۔ مسئلہ نمبر 11: جس طرح تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کر جانا درست نہیں اسی طرح بیماری کی حالت میں اپنے مال کو تہائی سے زیادہ بجز اپنے ضروری خرچ کھانے پینے دوادارو وغیرہ کے خرچ کرنا درست نہیں۔ اگر تہائی سے زیادہ دے دیا تو بغیر اجازت وارثوں کے یہ دینا صحیح نہیں ہوا۔ جتنا تہائی سے زیادہ وارثوں کو اس کے لے لینے کا اختیار ہے اور نابالغ اگر اجازت دیں تب بھی معتبر نہیں اور وارث کو تہائی کے اندر بھی بغیر سب وارثوں کی اجازت کے دینا درست نہیں اور یہ حکم جب ہے کہ اپنی زندگی میں دے کر قبضہ بھی کرا دیا ہو اور اگر دے تو دیا لیکن قبضہ ابھی نہیں ہو تو مرنے کے بعد وہ دینا بالکل ہی باطل ہے اس کو کچھ نہ ملے گا وہ سب مال وارثوں کا حق ہے اور یہی حکم ہے بیماری کی حالت میں خدا کی راہ میں دینے اور نیک کام میں لگانے کا۔ غرض کہ تہائی سے زیادہ کسی طرح صرف کرنا جائز نہیں۔ مسئلہ نمبر 12: بیمار کے پاس بیمار پرسی کی رسم سے کچھ لوگ آگئے اور کچھ دن یہیں لگ گئے کہ یہیں رہتے اور اس کے مال کھاتے پیتے ہیں تو اگر مریض کی خدمت کے لئے ان کے رہنے کی ضرورت ہو تو خیر کچھ حرج نہیں اور اگر ضرورت نہ ہو تو ان کی دعوت مدارات کھانے پینے میں بھی تہائی سے زیادہ

لگانا جائز نہیں یعنی ان کو اس کے مال میں کھانا جائز نہیں۔ہاں اگر سب وارث بخوشی اجازت دیں تو جائز ہے۔مسئلہ نمبر 13:ایسی بیماری کی حالت میں جس میں بیمار مر جائے اپنا قرض معاف کرنے کا بھی اختیار نہیں ہے اگر کسی وارث پر قرض آتا تھا اس کو معاف کیا تو معاف نہیں ہوا۔اگر سب وارث یہ معافی منظور کریں اور بالغ ہوں تب معاف ہوگا اور اگر کسی غیر کو معاف کیا تو تہائی مال سے جتنا زیادہ ہوگا معاف نہ ہوگا۔اکثر دستور یہ ہے کہ بی بی مرتے وقت اپنا مہر معاف کر دیتی ہے یہ معاف کرنا صحیح نہیں۔مسئلہ نمبر 14:حالت حمل میں درد شروع ہو جانے کے بعد اگر کسی کو کچھ دے یا مہر وغیرہ معاف کرے تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو مرتے وقت دینے لینے کا بیان یعنی اگر خدا نہ کرے اس میں مر جائے تب تو یہ وصیت ہے کہ وارث کے لئے کچھ جائز نہیں اور غیر کے لئے تہائی سے زیادہ دینے اور معاف کرنے کا اختیار نہیں۔البتہ اگر خیر و عافیت سے بچہ ہو گیا تو اب وہ دینا لینا اور معاف کرنا صحیح ہو گیا۔ مسئلہ نمبر 15:مر جانے کے بعد اس کے مال میں گور و کفن کرو جو کچھ بچے تو سب سے پہلے اس کا قرض ادا کرنا چاہئے‘ وصیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ قرضہ کا ادا کرنا بہر حال مقدم ہے بی بی کا مہر بھی قرضہ میں داخل ہے‘ اگر قرضہ نہ ہو یا قرضہ سے کچھ بچ رہے تو دیکھنا چاہئے کچھ وصیت تو نہیں کی ہے۔اگر کی ہے۔تو تہائی میں وہ جاری ہوگی اور اگر نہیں کی یا وصیت سے جو بچا ہے وہ سب وارثوں کا حق ہے۔شرع میں جن جن کا حصہ ہو کسی عالم سے پوچھ کر دے دینا چاہئے۔یہ جو دستور ہے کہ جو جس کے ہاتھ لگا لے بھاگا۔بڑا گناہ ہے یہاں نہ دو گے تو قیامت میں دینا پڑے گا جہاں روپے کے عوض نیکیاں دینا پڑیں گی۔اسی طرح لڑکیوں کا حصہ بھی ضرور دینا چاہئے۔شرع سے ان کا بھی حق ہے۔ مسئلہ نمبر 16:مردے کے مال میں سے لوگوں کی مہمانداری آنے والوں کی خاطر مدارت کھانا پلانا صدقہ خیرات وغیرہ کچھ کرنا جائز نہیں ہے اسی طرح مرنے کے بعد سے دفن کرنے تک جو

رسوم کے بیان میں

بری رسموں کے بیان اوران میں کئی باب ہیں

پہلا باب ان رسموں کے بیان میں جن کو کرنیوالے بھی گناہ سمجھتے ہیں مگر ہلکا جانتے ہیں ۔اس میں کئی باتوں کا بیان ہے' بیاہ شادی میں ناچ باجے کا ہونا' آتش بازی چھوڑنا' بچوں کی بابری رکھانا ۔تصویر رکھنا' کتا پالنا' ہم ہر ایک رسم کو الگ الگ بیان کرتے ہیں ۔

ناچ کا بیان

شادیوں میں دوطرح پر ناچ ہوتا ہے' ایک تو رنڈی وغیرہ کا ناچ جو مردانے میں کرایا جاتا ہے' دوسرا وہ ناچ جو خاص عورتوں کی محفل میں ہوتا ہے کہ کوئی ڈومنی' میراسن وغیرہ ناچتی ہے اورکولا کمر وغیرہ مٹکا چٹکا کرتماشا کرتی ہے یہ دونوں حرام اورنا جائز ہیں ۔رنڈی کے ناچ میں جوگناہ اورخرابیاں ہیں ان کو سب جانتے ہیں کہ نامحرم عورت کوسب مرد دیکھتے ہیں یہ آنکھ کا زنا ہے اس کے بولنے اورگانے کی آواز سنتے ہیں یہ کان کا زنا ہے' اس سے باتیں کرتے ہیں یہ زبان کا زنا ہے ۔اس کی طرف دل کو رغبت ہوتی ہے یہ دل کا زنا ہے' جوزیادہ بے حیا ہیں اس کو ہاتھ بھی لگاتے ہیں یہ ہاتھ کا زنا ہے' اس کی طرف چل کر جاتے ہیں یہ پاؤں کا زنا ہے' بعضے بدکاری بھی کرتے ہیں یہ تو اصل زنا ہے ۔حدیث شریف میں یہ مضمون صاف صاف آگیا ہے کہ جس طرح بدکاری زنا ہے اسی طرح آنکھ سے دیکھنا' کان سے سننا' پاؤں سے چلنا وغیرہ ان سب باتوں سے زنا کا گناہ ہوتا ہے ۔پھر گناہ کو کھلم کھلا کرنا شریعت میں اوربھی برا ہے حدیث شریف میں یہ مضمون آیا ہے کہ جب کبھی کسی قوم میں بے حیائی اورفحش اتنا پھیل جائے کہ لوگ کھلم کھلا کرنے لگیں تو ضرور ان میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل پڑتی ہیں کہ ان کے بزرگوں میں کبھی نہیں ہوئیں ۔اب سمجھو

کہ جب یہ ناچ ایسی بری چیز ہے تو بعضے آدمی جو شادی کے موقع پر اس کا سامان کرتے ہیں یا دوسری طرف والوں پر تقاضا کرتے ہیں یہ لوگ کس قدر گنہگار ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ محفل کرانے والا جتنے آدمیوں کو گناہ کی طرف بلاتا ہے جس قدر جدا جدا سب کو گناہ ہوتا ہے وہ سب ملا کر اس اکیلے کو اتنا ہی گناہ ہوگا مثلاً فرض کرو کہ مجلس میں سو آدمی آئے تو جتنا گناہ ہر ہر آدمی کو ہوا وہ سب اس اکیلے کو ہوا یعنی مجلس کرنے والے کو پورے سو آدمیوں کا گناہ ہوا بلکہ اس کی دیکھا دیکھی جو کوئی جب کبھی ایسا جلسہ کرے گا اس کا گناہ بھی اس کو ہوگا بلکہ اس کے مرنے کے بعد بھی جب تک اس کا بنیاد ڈالا ہوا سلسلہ چلے گا اس وقت تک برابر اس کے نامہ اعمال میں گناہ بڑھتا رہے گا۔ پھر اس مجلس میں باجہ گاجہ بھی بے دھڑک بجایا جاتا ہے جیسے طبلہ سارنگی وغیرہ یہ بھی ایک گناہ ہوا۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو میرے پروردگار نے ان باجوں کے مٹانے کا حکم دیا ہے۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ جس کے مٹانے کے لئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں اس کے رونق دینے والے کے گناہ کا کیا ٹھکانا۔ اور دنیا کا نقصان اس میں عورتوں کے لئے یہ ہے کہ بعض دفعہ ان کے شوہر کی یا دولہا کی طبیعت ناچنے والی پر آ جاتی ہے اور اپنی بی بی سے دل ہٹ جاتا ہے یہ ساری عمر روتی ہیں۔ پھر غضب یہ کہ اس کو ناموری اور آبرو کا سبب جانتی ہیں اور اس کے نہ ہونے کو ذلت اور شادی کی بے رونقی جانتی ہیں اور گناہ پر فخر کرنا اور گناہ نہ کرنے کو بے عزتی سمجھنا اس سے ایمان رخصت ہو جاتا ہے تو دیکھو یہ کتنا بڑا گناہ ہوا۔ بعضے لوگ کہتے ہیں کہ لڑکی والا نہیں مانتا بہت مجبور کرتا ہے ان سے پوچھنا چاہئے کہ لڑکی والا اگر یہ زور ڈالے کہ پشواس پہن کر تم خود ناچو تو کیا لڑکی لینے کے واسطے تم ناچو گے۔ یا غصہ میں درہم برہم ہو کر مرنے والے کو تیار ہو جاؤ گے اور لڑکی نہ ملنے کی کچھ پرواہ نہ کرو گے۔ پس مسلمان کا فرض ہے کہ شریعت نے جس کو حرام کیا ہے اس سے اتنی ہی نفرت ہونی چاہئے جتنی اپنی طبیعت کے

خلاف کاموں سے ہوتی ہے' تو جیسے اس میں شادی ہونے نہ ہونے کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی اسی طرح خلاف شرع کاموں میں صاف جواب دے دینا چاہئے کہ چاہے شادی کرو یا نہ کرو ہم ہرگز ناچ نہ ہونے دیں گے۔ اسی طرح اس میں شریک بھی نہ ہونا چاہئے نہ دیکھنا چاہئے۔ اب رہ گیا وہ ناچ جو عورتوں میں ہوتا ہے اس کو بھی ایسا ہی سمجھنا چاہئے خواہ اس میں ڈھول وغیرہ کسی قسم کا باجہ ہو یا نہ ہو ہر طرح ناجائز ہے۔ کتابوں میں بندروں کے ناچ تماشا تک کو منع لکھا ہے تو آدمیوں کا نچانا کس طرح برا نہ ہوگا۔ پھر یہ کہ کبھی گھر کے مردوں کی بھی نظر پڑتی ہے اور اس میں وہی خرابیاں ہوتی ہیں جن کا ابھی بیان ہوا۔ کبھی یہ ناچنے والی گاتی بھی ہے اور گھر سے باہر مردوں کے کان میں آواز پہنچتی ہے۔ جب مردوں کو عورت کا گانا سننا گناہ ہے تو جو عورت اس گناہ کی باعث بنی وہ بھی گنہگار ہوگی۔ بعض عورتیں اس ناچنے والی کے سر پر ٹوپی رکھ دیتی ہیں اور مردوں کی شکل اور وضع بنانا عورتوں کو حرام ہے تو اس گناہ کی تجویز کرنے والی بھی گنہگار ہوگی۔ اور اگر باجہ بھی اس کے ساتھ ہو تو باجہ کی برائی ابھی ہم لکھ چکے ہیں۔ اسی طرح گانا چونکہ اکثر گانے والی جوان' خوش آواز عشقیہ مضمون یاد رکھنے والی تلاش کی جاتی ہے اور اکثر اس کی آواز غیر مردوں کے کان میں پہنچتی ہے اور اس گناہ کا سبب گھر کی عورتیں ہوتی ہیں' اور کبھی کبھی ایسے مضمونوں کے شعروں سے بعضی عورتوں کے دل بھی خراب ہو جاتے ہیں پھر رات بھر یہ شغل رہتا ہے۔ بہت عورتوں کی نمازیں صبح کی غارت ہو جاتی ہیں اس لئے یہ بھی منع ہے۔ غرضیکہ ہر قسم کا ناچ اور راگ باجہ جو آج کل ہوا کرتا ہے سب گناہ ہے۔

کتا پالنے اور تصویروں کے رکھنے کا بیان

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ نہیں داخل ہوتے فرشتے (رحمت کے) جس گھر میں کتا یا تصویر ہو۔ اور فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ سب سے زیادہ عذاب اللہ تعالیٰ کے نزدیک تصویر بنانے والے کو ہوگا۔ اور حضرت

صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بجز ان تین غرضوں کے کسی اور طرح کتا پالے یعنی مواشی کی حفاظت' کھیت کی حفاظت اور شکار کے سوائے اور کسی فائدہ کے لئے کتا پالے' اس کے ثواب میں سے ہر روز ایک ایک قیراط گھٹتا رہے گا' اور دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ میاں کے یہاں کا قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔ ان حدیثوں سے تصویر بنانا' تصویر رکھنا' کتا پالنا سب کا حرام ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے ان باتوں سے بہت بچنا چاہئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعضی لڑکیاں یا عورتیں جو تصویر دار گڑیاں بناتی ہیں یا ایسی گڑیاں بازار سے منگاتی ہیں اور کھلونے مٹی کے یا مٹھائی کے بچوں کے لئے منگا دیتی ہیں یہ سب منع ہیں۔ اپنے بچوں کو اس سے روکنا چاہئے اور ایسے کھلونے توڑ دینا چاہیں اور ایسی گڑیاں جلا دینی چاہئیں۔ اسی طرح بعضے لڑکے کتوں کے بچے پالا کرتے ہیں ماں باپ کو چاہئے کہ ان کو روکیں نہ مانیں تو سختی کریں۔

آتش بازی کا بیان

شب برات میں یا شادی میں انار پٹاخے اور آتشبازی چھڑانے میں کئی گناہ ہیں۔ اول مال فضول برباد جاتا ہے قرآن شریف میں مال کے فضول اڑانے والوں کو شیطان کا بھائی فرمایا ہے۔ اور ایک آیت میں فرمایا ہے کہ مال فضول اڑانے والوں کو اللہ تعالیٰ نہیں چاہتے' یعنی ان سے بیزار ہیں۔ دوسرے ہاتھ پاؤں کے جلنے کا اندیشہ یا مکان میں آگ لگ جانے کا خوف اور اپنی جان یا مال کو ایسی ہلاکت اور خطرے میں ڈالنا خود شرع میں برا ہے' تیسرے لکھے ہوئے کاغذ آتشبازی کے کام میں لاتے ہیں' خود حروف بھی ادب کی چیز ہیں اس طرح کے کاموں میں ان کو لانا منع ہے بلکہ بعض کاغذوں پر قرآن کی آیتیں یا حدیثیں یا نبیوں کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ بتلاؤ تو سہی ان کے ساتھ بے ادبی کرنے کا کتنا بڑا وبال ہے۔ تم اپنے بچوں کو ان کاموں کے واسطے پیسے مت دو۔

رنگ دیکھ کر سمجھتا ہے کہ یہ تو بڑی اچھی چیز ہے اور نقصان اور خرابیوں پر نظر نہیں کرتا جو اس کے کھانے سے پیدا ہوں گی۔ جن کو ماں باپ سمجھتے ہیں اور اسی کی وجہ سے اس کو روکتے ہیں۔ اور وہ بچہ ان خیر خواہوں کو اپنا دشمن سمجھتا ہے حالانکہ ان رسموں میں جو خرابیاں ہیں وہ ایسی زیادہ باریک اور پوشیدہ بھی نہیں بلکہ ہر شخص ان رسموں کی وجہ سے پریشان اور تنگ ہے اور ہر شخص چاہتا ہے کہ اگر یہ رسمیں نہ ہوتیں تو بڑا اچھا ہوتا۔ لیکن دستور پڑ جانے کی وجہ سے سب خوشی خوشی کرتے ہیں اور یہ کسی کی بھی ہمت نہیں کہ سب کو ایک دم سے چھوڑ دیں' بلکہ طرہ یہ کہ سمجھاؤ تو الٹے ناخوش ہوتے ہیں۔ غرضیکہ ہم ہر ہر رسم کی خرابیاں تمہیں سمجھائے دیتے ہیں تاکہ ان خرافات کا گناہ ہونا سمجھ میں آ جائے اور ہندوستان کی یہ بلا دور ہو کر کافور ہو جائے' ہر مسلمان مرد عورت کو لازم ہے کہ ان سب بے ہودہ رسموں کو مٹانے پر ہمت باندھے اور دل و جان سے کوشش کرے کہ ایک رسم بھی باقی نہ رہے اور جس طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ مبارک میں بالکل سادگی سے سیدھے سادھے طور پر کام ہوا کرتے تھے اس کے موافق اب پھر ہونے لگیں۔ جو بیبیاں اور جو مرد یہ کوشش کریں گے' ان کو بڑا ثواب ملے گا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ سنت کا طریقہ مٹ جانے کے بعد جو کوئی زندہ کر دیتا ہے اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے چونکہ ساری رسمیں تمہارے ہی متعلق ہیں' اس لئے تم اگر ذرا بھی کوشش کرو گی تو بڑی جلدی اثر ہو گا۔ انشاء اللہ تعالٰے۔

بچہ پیدا ہونے کی رسموں کا بیان

(1) یہ ضروری سمجھا جاتا ہے کہ جہاں تک ہو سکے پہلا بچہ باپ ہی کے گھر ہونا چاہئے جس سے بعض وقت بچہ پیدا ہونے کے قریب میں بھیجنے کی پابندی میں یہ بھی تمیز نہیں رہتی کہ یہ سفر کے قابل ہے یا نہیں جس سے بعض اوقات کوئی بیماری ہو جاتی ہے حمل کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ مزاج میں ایسا تغیر اور تکان ہو جاتا ہے کہ اس کو اور بچے کو

مدت تک بھگتنا پڑتا ہے بلکہ تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ اکثر بیماریاں بچوں کو زمانہ حمل کی بے احتیاطیوں سے ہوتی ہیں۔ غرض کہ دو جانوں کا نقصان اس میں پیش آتا ہے۔ پھر یہ کہ ایک غیر ضروری بات کی اس قدر پابندی کی کسی طرح ٹلنے ہی نہ پائے۔ اپنی طرف سے ایک نئی شریعت بنانا ہے خصوصاً جب کہ اس کے ساتھ یہ بھی عقیدہ ہو کہ اس کے خلاف کرنے سے کوئی نحوست ہوگی یا ہماری بدنامی ہوگی' نحوست کا عقیدہ تو بالکل ہی شرک ہے۔ کیونکہ نفع نقصان پہنچانے والا صرف اللہ ہے تو جب کسی چیز کو منحوس سمجھا اور یہ جانا کہ اس سے نقصان ہوگا تو یہ شرک ہوگیا' اسی واسطے حدیث شریف میں آیا ہے کہ بدشگونی کوئی چیز نہیں اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ ٹونا ٹوٹکا شرک ہے اور یہ بدنامی کا اندیشہ کرنا تکبر کی وجہ سے ہوتا ہے اور تکبر کا حرام ہونا صاف صاف قرآن مجید اور حدیث شریف میں مذکور ہے اور اکثر خرابیاں اور پریشانیاں اسی ننگ و ناموس ہی کی بدولت گلے کا ہار ہوگئی ہیں۔ (2) بعض جگہ پیدا ہونے سے پہلے چھاج یعنی سوپ یا چھلنی میں کچھ اناج اور پیسہ مشکل کشا کے نام رکھا اتا ہے یہ کھلا شرک ہے اور بعضی جگہ یہ دستور ہے کہ جب عورت پہلے پہل حاملہ ہوتی ہے' کبھی پانچویں مہینے کبھی ساتویں مہینے' کبھی نویں مہینے گود بھری جاتی ہے۔ یعنی سات قسم کے میوے ایک پوٹلی میں باندھ کر حاملہ عورت کی گود میں رکھتی ہیں اور پنجیری اور گلگلے پکا کر رتجگا کرتی ہیں اور جس کا پہلا ضائع ہو جاتا ہے اس کے لئے یہ رسم نہیں ہوتی' یہ بھی خواہ مخواہ کی پابندی اور شگون ہے جس کی برائی جابجا پڑھ چکی ہو' اور بعضی جگہ زچہ کے پاس تلوار یا چھری یعنی بلاؤں سے بچانے کے لئے حفاظت بلیات کے واسطے رکھ دیتی ہیں یہ بھی محض ٹوٹکا اور شرک کی بات ہے۔ (3) پیدا ہونے کے بعد گھر والوں کے ساتھ کنبے کی عورتیں بطور نیوتے کے کچھ جمع کر کے دائی کو دیتی ہیں اور ہاتھ میں نہیں دیتیں بلکہ ٹھیکرے میں ڈالتی ہیں۔ بھلا یہ دینے کا کون سا معقول طریقہ ہے کہ ہاتھ کو چھوڑ کر ٹھیکری میں ڈالا جائے۔ اور اگر ٹھیکرے

میں نہ ڈالیں ہاتھ ہی میں دیں تب بھی غور کرنے کی بات ہے کہ ان دینے والیوں کا مقصود اور نیت کیا ہے جس وقت یہ رسم ایجاد ہوئی ہوگی اس وقت کی خبر نہیں کہ کیا مصلحت ہو شاید خوشی کی وجہ سے ہو کہ سب عزیزوں کا دل خوش ہوا۔ بطور انعام کے کچھ دے دیا گیا۔ مگر اب یقینی بات ہے خوشی ہو نہ ہو' دل چاہے نہ چاہے' دینا ہی پڑتا ہے کنبے کی بعض عورتیں نہایت مفلس اور غریب ہوتی ہیں اور ان کو بھی بلاوے پر بلاوا بھیج کر بلایا جاتا ہے۔ اگر نہ جائیں تو تمام عمر شکایت رہے' اگر جائیں تو اٹھنی چونی کا انتظام کر کے جائیں' نہیں تو بیبیوں میں سخت ذلت اور شرمندگی ہو' غرض جاؤ اور جبر اًقہراً دے کر آؤ' یہ کیسا اندھیرا ہے کہ گھر بلا کر لوٹا جاتا ہے۔ خوشی کی جگہ بعضوں کو تو پورا جبر گزرتا ہے' خود ہی انصاف کرو کہ یہ کیسا ہے اور اس طرح مال کا خرچ کرنا اور لینے والی کو یا گھر والوں کو اس لینے والی کو یا گھر والوں کو اس لینے دینے کا سبب بننا کہاں جائز ہے' کیوں کہ دینے والی کی نیت تو محض اپنی بڑائی اور نیک نامی ہے جس کی نسبت حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی شہرت کا کپڑا پہنے' قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا لباس پہنائیں گے یعنی جو کپڑا خاص شہرت اور ناموری کے لئے پہنا جائے اس پر یہ عذاب ہوگا تو معلوم ہوا کہ شہرت و ناموری کے لئے کوئی کام کرنا جائز نہیں یہاں تو خاص یہی نیت ہوتی ہے کہ دیکھنے والے کہیں گے کہ فلانی نے اتنا دیا' ورنہ مطعون کریں گے' نام رکھیں گے کہ فلانی ایسی کنجوس ہے کہ جس سے ایک ٹکا بھی نہ دیا گیا خالی' خولی آ کے ٹھونٹھ اسی بیٹھ گئی ایسے آنے ہی کیا ضرورت تھی' دینے والی کو یہ گناہ ہوئے' اب لینے والی کو سنیئے' حدیث شریف میں آیا ہے کہ کسی مسلمان کا مال بغیر اس کی دلی خوشی کے حلال نہیں' سو جب کسی نے جبراً کراہت سے دیا تو لینے والی کو لینے کا گناہ ہوا اگر دینے والی کھاتی پیتی' اور مالدار ہے اور اس پر جبر بھی نہیں گزرا مگر غرض تو اس کی بھی وہی شیخی اور فخر کرنا ہے جس کی نسبت حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو دعوت قبول

کرنے سے منع فرمایا جو فخر کے لئے کھانا کھلائیں غرض کہ ایسے کا کھانا یا اس کی چیز لینا بھی منع ہے۔ غرض کہ لینے والی گناہ سے نہ بچی۔ اب گھر والوں کو دیکھو۔ وہی لوگ بلا بلا کر ان گناہوں کے سبب ہوئے تو وہ بھی گنہگار ہوئے غرض کہ اچھا نیوتہ ہوا کہ سب کو گناہ میں نیوت دیا۔ اور اس نیو تے کی رسم میں جو اکثر تقریبوں میں ادا کی جاتی ہے ان خرابیوں کے سوا اور بھی خرابی ہے وہ یہ کہ کچھ نہ نیوتا آتا ہے وہ سب اپنے ذمے قرض ہو جاتا ہے اور قرض کا بلا ضرورت لینا منع ہے۔ پھر قرض کا حکم یہ ہے کہ جب بھی اپنے پاس ہو ادا کر دینا ضروری ہے۔ اور یہاں یہ انتظار کرنا پڑتا ہے۔ کہ اس کے یہاں بھی جب کوئی کام ہو تب ادا کیا جائے۔ اور اگر کوئی شخص نیو تے کا بدلہ ایک ہی آدھ دن کے بعد دینے لگی تو ہرگز کوئی کام قبول نہ کرے یہ دوسرا گناہ ہوا۔ اور قرض کا حکم یہ ہے کہ گنجائش ہو تو ادا کر دو۔ نہ پاس ہو نہ جب ہوگا دے دیا جائے گا یہاں یہ حال ہے کہ پاس ہو یا نہ ہو قرض دام لے کر گروی رکھ کر ہزار فکر کر کے لاؤ اور ضرور دو پس تینوں حکموں میں شریعت کی مخالفت ہوئی اور اس لئے نیو تے کی رسم جس کا آج کل دستور ہے جائز نہیں ہے نہ کسی کا کچھ لو اور نہ دو۔ دیکھو تو کہ اس میں خدا اور رسول ﷺ کی خوشنودی کے سوا راحت و آرام کتنی بڑی ہے۔ اس طرح بچے کے کان میں اذان دینے کے وقت گڑ یا بتاشے کی تقسیم کا پابند ہو جانا بالکل شرع کی حد سے نکلنا ہے۔ (4) پھر نائن گود میں کچھ اناج ڈال کر سارے کنبے میں بچے کا سلام کہنے جاتی ہے اور وہاں سب عورتیں اکو اناج دیتی ہیں اس میں بھی وہی خیالات اور نیتیں ہیں جو ابھی اوپر بیان ہوئیں' اس لئے اس کو بھی چھوڑنا چاہئے۔ (5) گھر پر سب کمینوں کو حق دیا جاتا ہے کہ جن کو چھتیس تھانہ کہتے ہیں کہ ان میں بعض لوگ خدم گزار ہیں ان کو تو حق سمجھ کر یا انعام سمجھ کر دیا جائے تو مضائقہ نہیں بلکہ بہتر ہے مگر یہ ضرور ہے اپنے مقدور کا لحاظ رکھے یہ نہ کرے کہ خواہی نخواہی قرض لے چاہے سودی ملے مگر قرض ضرور لے اپنی زمین باغ کو بیچنا پڑے یا کچھ

گروی رکھے اگر ایسا کرے گی تو نام ونمود کی نیت ہونے یا بلا ضرورت قرض لینے اور سود دینے کی وجہ سے جوکہ گناہ میں سود لینے کے برابر یا تکبر اور فخر کی نیت ہونے کی وجہ سے ضرور گنہگار ہوگی۔ خیر یہ تو خدمت گزاروں انعام میں گفتگو تھی بعضے وہ کمین ہیں جو کسی مصرف کی نہیں نہ کوئی خدمت کریں نہ کسی کام آئیں نہ ان سے کوئی ضرورت پڑے مگر قرض خواہوں سے بڑھ کر تقاضہ کرنے کو موجود اور خواہی نخواہی ان کا دینا ضرور اس میں بھی جو خرابیاں اور جو گناہ دینے لینے والوں کے حق میں ہیں ان کا بیان اوپر آچکا ہے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ پھر جب ان کا کوئی حق نہیں تو ان کو دینا محض احسان اور انعام ہے اور احسان میں ایسی زبردستی کرنا حرام ہے۔ کہ جی چاہے نہ چاہے بدنامی کے خیال سے دینا ہی پڑے اور اس رسم کو جاری رکھنے میں اس حرام بات کو قوت ہوتی ہے اور حرام بات کو قوت دینا اور رواج دینا بھی حرام ہے۔ اس کو بھی بالکل روکنا چاہئے۔ (6) پھر دصیانیوں کو دودھی دھلائی کے نام سے کچھ دیا جاتا ہے اس میں بھی وہی ضروری سمجھنا جبراً قہراً دینا اگر خوشی سے دیا تو ناموری اور سرخروئی کے لئے دینا یہ سب خرابیاں موجود ہیں اور چونکہ یہ رسم ہندوؤں کی ہے اس لئے اس میں جو کافر کی مشابہت ہے وہ جدا اس لئے یہ بھی جائز نہیں غرض یہ کہ عام قاعدہ سمجھ لو کہ جو رسم اتنی ضروری ہو جائے کہ خواہی نخواہی جبراً قہراً کرنا پڑے اور نہ دینے میں ننگ وناموس کا خیال ہو یا محض اپنی بڑائی اور فخر کی راہ سے کی جائے وہ بات حرام ہے۔ اتنی بات سمجھ لینے سے بہت سی باتیں تم کو خودبخود معلوم ہو جائیں گی۔ (7) اچھوانی پھر گوند پنجیری سارے کنبے اور برادری میں تقسیم ہوتی ہے اس میں بھی وہی نام ونمود وغیر خراب نیت اور نماز روزے سے بڑھ کر ضروری سمجھنے کی علت موجود ہے اور پنجیری میں تو اناج کی ایسی بے قدری ہوتی ہے کہ الٰہی توبہ تقریب والے کی تو اچھی خاصی لاگت لگ جاتی ہے اور وہ کسی کے منہ تک بھی نہیں جاتی پھر بھلا اناج کی ایسی بے قدری کہاں جائز ہے۔ (8) پھر نائی خط لے کر بہو

کے میکے یا سسرال میں خبر کرنے جاتا ہے اور وہاں اس کو انعام دیا جاتا ہے یال کرنے کی بات ہے کہ جو کام ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعہ نکل سکے۔ اس کے لئے ایک خاص آدمی کا جانا کون سی عقل کی بات ہے۔ پھر وہاں کھانے کو میسر ہو یا نہ ہو نائی صاحب کا قرض جبراً قہراً جو نعوذ باللہ خدا کے قرض سے بڑھ کر سمجھا جاتا ہے ادا کرنا ضروری اور وہی ناموری کی نیت جبراً قہراً دینے وغیرہ کی خرابیاں یہاں بھی ہیں۔ اس لئے یہ بھی جائز نہیں۔ (9) سوا مہینے کا چلہ نہانے کے وقت پھر سب عورتیں جمع ہوتی ہیں اور کھانا وہیں کھاتی ہیں اور رات کو نبے یا برادری میں دودھ چاول تقسیم ہوتے ہیں۔ بھلا صاحب یہ زبردستی کھانے کی پخ لگانے کی کیا وجہ۔ دو قدم پر تو گھر کھانا یہاں کھائیں یہاں وہی مثل ہے کہ مان نہ مان میں تیرا مہمان' ان کی طرف سے تو یہ زبردستی اور گھر والوں کی نیت وہی ناموری اور طعن و تشنیع سے بچنے کی۔ یہ دونوں وجہیں اس کے منع ہونے کے لئے کافی ہیں۔ اسی طرح دودھ چاول کی تقسیم بھی محض لغو ہے۔ ایک بچے کے ساتھ تمام بڑوں بھوڑوں کو بھی دودھ پتیا بنانا کیا ضرور ہے۔ پھر اس میں بھی نماز روزے سے زیادہ پابندی اور نام وری اور نہ کرنے سے ننگ ناموس کا زہر ملا ہوا ہے اس لئے یہ بھی درست نہیں۔ (10) اس سوا مہینے تک زچہ کو ہرگز نماز کی توفیق نہیں ہوتی بڑی بڑی پابند نماز بھی بے پروائی کر جاتی ہیں۔ حالانکہ شرع سے یہ حکم ہے کہ جب خون بند ہو جائے فوراً غسل کر لے' اگر غسل نقصان کرے تو تیمم کر کے نماز پڑھنا شروع کرے۔ بغیر عذر کے ایک وقت کی بھی فرض نماز چھوڑنا سخت گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس کسی نے جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑ دی وہ ایمان سے نکل گیا اور حدیث شریف میں ہے کہ ایسا شخص فرعون' ہامان' قارون کے ساتھ دوزخ میں ہوگا۔ (11) پھر باپ کے گھر سے سسرال آنے کے لئے چھوچھک تیار ہوتی ہے جس میں حسب مقدور سب سسرال والوں کے جوڑے اور برادری کے لئے پنجیری اور لڑکی کے لئے زیور برتن جوڑے

وغیرہ ہوتے ہیں۔ جب بہو چھوچھک لے کر سسرال میں آئی وہاں سب عورتیں چھوچھک دیکھنے آتی ہیں اور ایک وقت کھانا کھا کر چلی جاتی ہیں۔ ان سب باتوں میں جو اتنی پابندی ہے کہ فرض واجب سے بڑھ کر سمجھی جاتی ہے اور وہی نام ونمود ناموری کی نیت جو کچھ ہے سب ظاہر ہے بھلا جس میں تکبر اور فخر وغیرہ اتنی خرابیاں ہوں وہ کیسے جائز ہوگی۔ اسی طرح بعضے جگہ یہ دستور ہے کہ بچہ کی ننھیال سے کچھ مرغی اور بکری اور کپڑے وغیرہ چھٹی کے نام سے آتے ہیں اس میں بھی وہی ناموری اور خواہ مخواہ کی پابندی اور کچھ شگون بھی ہے اس لئے یہ بھی منع ہے۔ (12) زچہ کے کپڑے بچھونا جوتیاں وغیرہ سب دائی کا حق سمجھا جاتا ہے۔ بعض وقت اس پابندی کی وجہ سے تکلف بھی اٹھانی پڑتی ہے کہ وہی پرانی جوتی گھسیٹتی سڑ سڑ کرتی رہو۔ اچھا آرام کا بچھونا کیسے بچھے کہ چاروں میں چھن جائے گا۔ اس میں بھی وہی خرابیاں جو بیان ہوئیں موجود ہیں۔ (13) زچہ کو بالکل نجس اور چھوت سمجھنا' اس سے الگ بیٹھنا' اس کا جھوٹا کھالینا تو کیا معنی جس برتن وچھولے اس میں بے دھوئے مانجھے پانی نہ پینا۔ غرض بالکل بھنگن کی طرح سمجھنا یہ بھی محض لغو اور بے ہودہ ہے۔ (14) یہ بھی ایک دستور ہے کہ پاک ہونے تک یا کم از کم چھٹی نہانے تک زچہ کے شوہر کو اس کے پاس نہیں آنے دیتیں بلکہ اس کو عیب اور نہایت برا سمجھتی ہیں اس پابندی کی وجہ سے بعض وقت بہت دقت اور حرج ہوتا ہے۔ کہ کیسی ہی ضرورت ہو مگر کیا مجال جو وہاں تک رسائی ہو جائے یہ کونسی عقل کی بات ہے کبھی کوئی ضروری بات کہنے کی ہوئی اور کسی اور سے کہنے کے قابل نہ ہوئی یا کچھ کام نہ سہی تب بھی شاید اس کا دل اپنے بچے کو دیکھنے کے لئے چاہتا ہو۔ سارا جہاں تو دیکھے مگر وہ نہ دیکھنے پائے یہ کیا لغو حرکت ہے۔ اچھے صاحبزادے تشریف لائے کہ میاں بیوی میں جدائی پڑ گئی اس بے عقلی کو بھی کوئی حد ہے۔ (15) بعض جگہ بچے کو چھاج یعنی سوپ میں بٹھاتی ہیں یا زندگی کے لئے کسی ٹوکری میں رکھ کر گھسیٹتی ہیں یہ تو بالکل ہی شگون ناجائز

ہے۔(16) بعضی جگہ چھٹی کے دن تارے دکھائے جاتے ہیں یعنی زچہ کو نہلا کر عمدہ قیمتی لباس پہنا کر آنکھیں بند کر کے رات کو صحن مکان میں لاتی ہیں اور کسی تخت پر کھڑا کر کے آنکھیں کھول دیتی ہیں۔ کہ اول نگاہ آسمان کے ستاروں پر پڑے کسی اور کو نہ دیکھے یہ بھی محض خرافات اور بیہودہ رسمیں ہیں بھلا خواہ مخواہ اچھے خاصے آدمی کو اندھا بنا دینا کیسی بے عقلی ہے اور شگون لینے کا جو گناہ ہے۔ وہ الگ بعضی جگہ تارے گنوانے کے بعد زچہ کو مع سات سہاگنوں کے تھال کھلایا جاتا ہے جس میں ہر قسم کا کھانا ہوتا ہے تا کہ کوئی کھانا بچہ کو نقصان نہ کرے یہ بھی منع ہے۔(17) چھٹی کے دن لڑکی والے زچہ کے شوہر کو ایک جوڑا کپڑا دیتے ہیں اس میں بھی اس قدر پابندی کر لینا اس کا منع ہونا اوپر بیان ہو چکا ہے برا ہے۔(18) زچہ کے تین مرتبہ نہلانے کو ضروری جانتی ہیں چھٹی کے دن اور چھوٹا چلہ اور بڑا چلہ۔ شریعت سے تو صرف یہ حکم تھا کہ جب خون بند ہو جائے تو نہا لے چاہے پورے چالیس دن پر خون بند ہو جائے چاہے دو ہی دن میں بند ہو جائے۔ اور یہاں یہ تینوں غسل واجب سمجھے جاتے ہیں۔ یہ شریعت کا پورا مقابلہ ہوا یا نہیں۔ بعضے لوگ یہ عذر کیا کرتے ہیں کہ بغیر نہائے ہوئے طبیعت گھن کیا کرتی ہے اس لئے زچہ کو نہلا دیتی ہیں کہ طبیعت صاف ہو جائے اور میل کچیل صاف ہو جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عذر بالکل غلط ہے اگر صرف یہی وجہ ہے تو زچہ کا جب دل چاہے نہالے یہ وقتوں کی پابندی کیسی کہ پانچویں ہی دن ہو اور پھر دسویں ہی دن ہو اس کے کیا معنی اب تو محض رسم ہی رسم ہے کوئی بھی وجہ نہیں بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ جب اس کا دل چاہتا ہے کہ اس وقت نہیں نہلاتیں' یا نہلانے سے کبھی کبھی زچہ اور بچہ دونوں کو نقصان پہنچ جاتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ طرہ یہ ہے کہ جب نفاس بند ہوتا ہے اس وقت ہرگز نہیں نہلاتیں جب تک نہلانے کا وقت نہ ہو خود بتلاؤ یہ صریح گناہ ہے یا نہیں بچہ پیدا ہونے کے وقت یہ باتیں سنت ہیں کہ اس کو نہلا دھلا کر داہنے کان میں اذان اور بائیں کان

میں تکبیر کہ دی جائے اور کسی دیندار بزرگ سے تھوڑا چھوارہ چبوا کرا سکے تالو میں لگا دیا جائے اس کی سوا باقی سب رسمیں اور اذان دینے والے کی مٹھائی وغیرہ پابندی کے ساتھ یہ سب فضول اور خلاف عقل و منع ہیں۔

عقیقے کی رسموں کا بیان

اس روز لڑکے کے لئے دو بکرے یا دو بکری اور لڑکی کے لئے ایک ذبح کرنا اور اس کا گوشت کچا یا پکا کر تقسیم کر دینا اور بالوں کے برابر چاندی وزن کر کے خیرات کر دینا اور سر مونڈنے کے بعد زعفران سر میں لگا دینا بس یہ باتیں تو ثواب کی ہیں باقی جو فضولیات اس میں نکالی گئی ہیں وہ دیکھنے کے قابل ہیں۔ (1) برادری اور کنبے کے لوگ جمع ہو کر سر مونڈنے کے بعد کٹوری میں اور بعض سوپ میں جس کے اندر کچھ اناج بھی رکھا جاتا ہے۔ کچھ نقد ڈالتے ہیں جو نائی کا حق سمجھا جاتا ہے کہ ان دینے والوں کے یہاں کوئی کام پڑے تب ادا کیا جائے اس کی خرابیاں تم اوپر سمجھ چکی ہو۔ (2) دھیانیاں یعنی بہن وغیرہ یہاں بھی وہی اپنا حق جو سچ پوچھو تو ناحق ہے لیتی ہیں جس میں کافروں کی مشابہت کے سوا اور کئی خرابیاں ہیں مثلاً دینے والے کی نیت خراب ہونا' کیوں کہ یہ یقینی بات ہے کہ بعض وقت گنجائش نہیں ہوتی اور دینا گراں گزرتا ہے مگر صرف اس وجہ سے کہ نہ دینے میں شرمندگی ہوگی لوگ مطعون کریں گے مجبور ہو کر دینا پڑتا ہے اسی کو ریا و نمود کہتے ہیں۔ اور شہرت و نمود کے لئے مال خرچ کرنا حرام ہے اور خود اپنے دل میں سوچو کہ اتنا مجبور ہو جانا جس سے تکلیف پہنچے کون سی عقل کی بات ہے۔ اسی طرح لینے والے کی یہ خرابی ہے کہ یہ دینا صرف انعام و احسان ہے اور احسان میں زبردستی کرنا حرام ہے اور یہ بھی زبردستی ہے کہ اگر نہ دے تو مطعون ہو' بدنام ہو' خاندان بھر میں نکو بنے اور اگر کوئی خوشی سے دے تب بھی شہرت اور ناموری کی نیت ہونا یقینی ہے جس کی ممانعت قرآن و حدیث میں صاف صاف موجود ہے۔ (3) پنجیری کی تقسیم کا فضیحتا یہاں بھی ہوتا ہے جس کا

خلاف عقل ہونا اوپر بیان ہو چکا اور نام بھی مقصود ہوتا ہے جو حرام ہے۔ (4) ان رسموں کی پابندی کی مصیبت میں کبھی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے عقیقہ موقوف رکھنا پڑتا ہے۔ اور مستحب کے خلاف کیا جاتا ہے بلکہ بعض جگہ تو کئی کئی برسوں کے بعد ہوتا ہے۔ (5) ایک یہ بھی رسم ہے کہ جس وقت بچے کے سر پر استرہ رکھا جائے تو فوراً اسی وقت بکرا ذبح ہو یہ بھی محض لغو ہے شرع سے چاہے سر مونڈنے کے کچھ دیر بعد ذبح کرے یا ذبح کر کے سر منڈائے سب درست ہے۔ غرض یہ کہ اس دن یہ دونوں کام ہو جانے چاہئیں۔ (6) سرنائی کو اور ران دائی کو دینا ضروری سمجھنا بھی لغو ہے۔ چاہے دو یا نہ دو اس کی جگہ گوشت دے دو تو اس میں کیا نقصان ہے۔ (7) بعض جگہ یہ بھی دستور ہے کہ عقیقہ کی ہڈیاں توڑنے کو برا جانتے ہیں دفن کر دینے کو ضروری جانتے ہیں یہ بھی محض بے اصل بات ہے یہی خرابیاں اس رسم میں جو دانت نکلنے کے وقت ہوتی ہے کہ کنبے میں گھونگیاں تقسیم ہوتی ہیں اور ران کا ناغہ ہونا فرض واجب کہ ناغہ سے بڑھ کر برا اور عیب سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح کھیر چٹائی کی رسم کہ چھٹے مہینے بچہ کو کھیر چٹاتی ہیں اور اس روز سے غذا شروع ہوتی ہے یہ بھی خواہ مخواہ کی پابندی ہے جس کی برائی معلوم ہو چکی ہو۔ اسی طرح وہ رسم جس کا دودھ چھڑانے کے وقت رواج ہے۔ مبارک باد کے لئے عورتوں کا جمع ہونا اور خواہی نخواہی ان کی دعوت ضروری ہونا۔ کھجوروں کا برادری میں تقسیم ہونا۔ غرض ان سب کا ایک ہی حکم ہے اور بعض جگہ کھجوروں کے ساتھ ایک اور طرح ہے۔ کہ ایک کورے گھڑے میں پانی بھر کر اس پر بعدو طاق کھجوریں رکھ کر لڑکے کے ہاتھ سے اٹھواتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ لڑکا جتنی کھجوریں اٹھائے گا اتنے ہی دن ضد کرے گا۔ اس میں بھی شگون اور علم غیب کا دعوی ہے جس کا گناہ ہونا ظاہر ہے۔ اسی طرح سالگرہ کی رسم میں پیدائش کی تاریخ پر ہر سال جمع ہو کر کھانا پکانا اور ناڑے میں ایک چھلا باندھنا خواہ مخواہ کی پابندی ہے اسی طرح میل کا کونڈا یعنی جب لڑکے کے سبزہ آغاز ہوتا ہے تب

مونچھوں میں روپے سے صندل لگایا جاتا ہے۔اور سویاں پکاتی ہیں تا کہ سویوں کی طرح لمبے لمبے بال ہو جائیں یہ سب شگون ہے جس کی برائی جان چکی ہو۔

ختنہ کی رسموں کا بیان

اس میں بھی خرافات رسمیں لوگوں نے نکال لی ہیں جو بالکل خلاف عقل اور لغو ہیں۔
(1) لوگوں کو آدمی اور خط بھیج کر بلانا اور جمع کرنا یہ سنت کے بالکل خلاف ہے۔ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کو کسی نے ختنہ میں بلایا۔ آپ نے تشریف لے جانے سے انکار کر دیا۔لوگوں نے وجہ سے پوچھی تو جواب دیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم لوگ نہ تو کبھی ختنہ میں جاتے تھے نہ اس کے لئے بلائے جاتے تھے۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس چیز کا مشہور کرنا ضروری نہ ہو اس کے لئے لوگوں کو جمع کرنا بلانا سنت کے خلاف ہے اس میں بہت سی رسمیں آ گئیں جن کے لئے بڑے لمبے چوڑے اہتمام ہوتے ہیں۔
(2) بعض جگہ ان رسموں کی بدولت ختنہ میں اتنی دیر ہو جاتی ہے کہ لڑکا سیانا ہو جاتا ہے جس میں اتنی دیر ہو جانے کے سوا یہ بھی خرابی ہوتی ہے کہ سب لوگ اس کا بدن دیکھتے ہیں حالانکہ بجز ختنہ کرنے والے کے اوروں کو اس کا بدن دیکھنا حرام ہے اور یہ گناہ اس بلانے ہی کی بدولت ہوا۔(3) کٹورے میں نیوتہ پڑنے کا یہاں بھی وہی فضیحتا ہے جس کی خرابیاں مذکور ہو چکیں۔(4) بچے کے ننھیال سے کچھ نقد اور کپڑے لائے جاتے ہیں جس کو عرف عام میں بھات کہتے ہیں جس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے ہندو باپ کے مرجانے پر اس کے مال میں سے لڑکیوں کو کچھ حصہ نہیں دیتے تھے۔جاہل مسلمانوں نے بھی ان کی دیکھا دیکھی یہی وطیرہ اختیار کرلیا اور اچھا انکی دیکھا دیکھی نہ سہی ہم نے مانا کہ یہ رسم خود ہی نکالی تب بھی ہے تو بری جس حقدار کا حق اللہ و رسول ﷺ نے مقرر فرمایا ہے اس کو یہ دینا اور خود دبا بیٹھنا کہاں درست ہے غرض یہ کہ جب لڑکی کو میراث سے محروم رکھا تو اس کی تسلی کے

لئے یہ تجویز کیا کہ مختلف موقعوں اور تقریبوں میں اس کو کچھ دے دیا جائے اس طرح دے کر اپنی من سمجھوتی کر لی کہ ہمارے ذمے اب اس کا کچھ حق نہیں رہا۔ غرض اس رسم کے نکالنے کی وجہ یا تو کافروں کی پیروی ہے یا ظلم اور یہ دونوں حرام ہیں۔ دو خرابیاں تو یہ ہوئیں، تیسری خرابی وہی بے حد پابندی کہ ننھیال والوں کے پاس چاہے ہو چاہے نہ ہو۔ ہزار جتن کرو سودی قرض لو کوئی چیز گروی رکھو جس میں آج کل یا تو نقد سود دینا پڑتا ہے یا نقد سود تو نہیں دینا پڑتا لیکن جو جائیداد رہن رکھی ہے اس کی پیداوار وہی لے گا جس کے پاس رہن رکھی، یہ بھی سود ہے۔ اور سود کا لینا دینا دونوں حرام ہیں۔ غرض کچھ ہو مگر یہاں سامان ضرور ہو۔ خود ہی بتلاؤ جب ایک غیر ضروری بلکہ گناہ کا اس زور شور سے اہتمام ہوا کہ فرض واجب کا بھی اتنا اہتمام نہیں ہوتا تو شریعت سے باہر قدم رکھنا ہوا یا نہیں۔ چوتھی خرابی وہی شہرت اور بڑائی، ناموری، فخر جن کا حرام ہونا اوپر بیان ہو چکا۔ بعضے کہتے ہیں کہ اپنے عزیزوں سے سلوک کرنا تو عبادت اور ثواب ہے پھر اس میں گناہ کیوں ہے جواب یہ ہے کہ اگر سلوک و احسان منظور ہوتا تو بغیر پابندی کے جب اپنے میں وسعت ہوتی اور ان کو حاجت ہوتی دیدیا کرتے یہاں تو عزیزوں پر فاقے گزر جائیں خبر بھی نہیں لیتے۔ رسمیں کرتے وقت نام و نمود کے لئے سلوک و احسان نام رکھ لیا۔ (5) بعض شہروں میں یہ آفت ہے کہ ختنہ میں یا غسل صحت کے روز خوب راگ باجہ ناچ رنگ ہوتا ہے کہیں ڈومنیاں گاتی ہیں جن کا ناجائز ہونا اوپر لکھا گیا اور اس کی خرابیاں اور برائیاں اللہ نے چاہا تو آگے بیان کی جائیں گے۔ غرض ان ساری خرافات اور گناہوں کو موقوف کرنا چاہئے۔ جب بچے میں برداشت کی قوت دیکھیں چپکے سے نائی کو بلا کر ختنہ کرادیں۔ جب اچھا ہو جائے غسل کرادیں اگر گنجائش ہو اور پابندی بھی نہ کرے اور شہرت و نمود اور طعن و بدنامی کا بھی خیال نہ ہو تو دو چار یار دوست یا دو چار غریبوں کو جو میسر ہو کھلائے۔ اللہ اللہ خیر صلاح۔ لیکن بار بار ایسا بھی نہ کرے ورنہ پھر وہی

رسم پڑ جائے گی۔

مکتب یعنی بسم اللہ کی رسموں کا بیان

ان رسموں میں سے ایک بسم اللہ کی رسم ہے جو بڑے اہتمام اور پابندی کے ساتھ لوگوں میں جاری ہے اس میں یہ خرابیاں ہیں۔ (1) چار برس چار مہینے چار دن کو ہونا اپنی طرف سے مقرر کر لیا ہے جو محض بے اصل اور لغو ہے پھر اس کی پابندی کہ چاہے جو کچھ ہو اس کے خلاف نہ ہونے پائے۔ اور ان پڑھ لوگ تو اس کو شریعت ہی بات سمجھتے ہیں جس کی وجہ سے عقیدہ میں خرابی اور شریعت کے حکم میں ایک پچر لگانا لازم آتا ہے۔ (2) دوسری خرابی مٹھائی بانٹنے کی بے حد پابندی کہ جہاں سے بنے جبراً قہراً ضرور کرو نہ کرو تو بدنام ہو' نکو بنو جس کا بیان اوپر آ چکا ہے۔ پھر شہرت اور نمودار لوگوں کے دکھانے اور واہ واہ سننے کے لئے کرنا یہ الگ رہا۔ (3) بعض مقدر والے چاندی کے قلم دوات سے چاندی کی تختی پر لکھا کہ بچے کو اس میں پڑھواتے ہیں۔ چاندی کی چیزوں کو برتنا اور کام میں لانا حرام ہے اس لئے اس میں لکھوانا بھی حرام ہوا اور اس میں پڑھوانا بھی۔ (4) بعض لوگ بچے کو اس وقت خلاف شرع لباس پہناتے ہیں ریشمی یا زری کم و زعفران کا رنگا ہوا یہ بھی گناہ ہے۔ (5) کمینوں اور دھیاتیوں کا اس میں بھی فرض سے بڑھ کر حق سمجھا جاتا ہے۔ جس کی برائی اوپر بیان ہو چکی۔ یہ بھی موقوف کرنے کے قابل ہے۔ جب لڑکا بولنے لگے اس کو کلمہ سکھاؤ پھر کسی دیندار بزرگ متبرک کی خدمت میں لے کر جا بسم اللہ کہلا دو اور اس نعمت کے شکریہ میں اگر دل چاہے یا بلا پابندی کے جو توفیق ہو چھپا کر خدا کی راہ میں کچھ خیرات کر دو' لوگوں کو دکھلا کر ہرگز مت دو باقی اور سب پھکنڈ ہیں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جب بچے کی زبان کھلنے لگتی ہے تو گھر والے ابا' اماں بابا وغیرہ کہلاتے ہیں۔ اسکی جگہ اللہ اللہ سکھاؤ تو کیسا اچھا ہو اسی کے قریب قریب قرآن شریف ختم ہونے کے بعد رسمیں ہوتی ہیں۔ اور ان میں بہت سی غیر ضروری باتوں کو بہت پابندی کی جاتی

ہے اور بہت سی باتیں ناموری کے لئے کی جاتی ہیں جیسے مہمانوں کو جمع کرنا کسی کسی کو جوڑے دینا۔ ان کی برائیاں اوپر معلوم ہو چکی ہیں۔

تقریبوں میں عورتوں کے جانے اور جمع ہونے کا بیان

برادری کی عورتیں کئی تقریبوں میں جمع ہوتی ہیں جن میں سے کچھ تو اوپر بیان ہو چکیں اور کچھ باقی ہیں جن کا بیان آگے آتا ہے یہ سب ناجائز ہے۔ تقریبوں کے علاوہ یوں بھی جب کبھی جی چاہا کہ فلانی کو بہت دن ہوئے نہیں دیکھا بس جھٹ ڈولی منگائی اور روانہ ہو گئیں۔ یا کوئی بیمار ہوا اس کو دیکھنے گئیں۔ کہیں کوئی خوشی ہوئی وہاں مبارک باد دینے جا پہنچیں۔ بعض ایسی آزاد ہوتی ہیں کہ بے ڈولی منگائے بھی رات کو چل دیتی ہیں۔ بس رات ہوئی اور سیر کی سوجھی یہ تو اور بھی برا ہے۔ اور اگر چاندنی رات ہوئی تو اور بھی بے حیائی ہے غرضیکہ عورتوں کو اپنے گھر سے نکلنا اور کہیں جانا بوجہ بہت سی خرابیوں کے کسی طرح درست نہیں۔ بس اتنی بات ہے کہ کبھی کبھی اپنے ماں باپ کو دیکھنے چلی جایا کرے اسی طرح ماں باپ کے سوا اور اپنے محرم رشتہ داروں کو دیکھنے جانا بھی درست ہے مگر سال بھر میں صرف ایک آدھ دفعہ بس اس کے سوا اور کہیں بے احتیاطی سے جانا جس طرح دستور ہے جائز نہیں، نہ رشتہ دار کے یہاں نہ کسی اور کے یہاں، نہ بیاہ شادی میں نہ غمی میں نہ بیمار پرسی میں نہ مبارک باد دینے کو نہ بری برات کے موقع پر بلکہ بیاہ برات وغیرہ میں جب کسی تقریب کی وجہ سے محفل اور مجمع ہو تو اپنے محرم رشتہ دار کے گھر جانا بھی درست نہیں اگر شوہر کی اجازت سے گئی تو وہ بھی گنہگار ہوا اور یہ بھی گنہگار ہوئی افسوس کہ اس حکم پر ہندوستان بھر میں کہیں عمل نہیں بلکہ اس کو تو ناجائز ہی نہیں سمجھتے بلکہ جائز خیال کر رکھا ہے۔ حالانکہ اسی کی بدولت یہ ساری خرابیاں ہیں۔ غرض کہ اب معلوم ہو جانے کے بعد بالکل چھوڑ دینا چاہئے اور توبہ کرنا چاہئے یہ تو شریعت کا حکم تھا اب اس کی برائیاں اور خرابیاں سنو۔ جب برادری میں خبر مشہور ہوئی کہ فلاں گھر فلانی تقریب ہے تو ہر

بی بی کو نئے اور قیمتی جوڑے کی فکر ہوتی ہے کبھی خاوند سے فرمائش ہوتی ہے کبھی خود بزاز کو دروازے پر بلا کر اس سے ادھار لیا جاتا ہے یا سودی قرض لے کر خریدا جاتا ہے۔ شوہر کو اگر وسعت نہیں ہوتی تب بھی اس کا عذر قبول نہیں ہوتا ظاہر ہے کہ یہ جوڑا محض فخر اور دکھانے کے لئے بنتا ہے جس کے لئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایسے شخص کو قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنایا جائے گا ایک گناہ تو یہ ہوا پھر اس غرض سے مال کا خرچ کرنا فضول خرچی ہے جس کی برائی پہلے باب میں آ چکی ہے یہ دوسرا گناہ ہوا۔ خاوند سے اس کی وسعت سے زائد بلاضرورت فرمائش کرنا اس کو ایذا پہنچانا ہے۔ یہ تیسرا گناہ ہوا۔ بزاز کو لا کر بلاضرورت اس نامحرم سے باتیں کرنا بلکہ اکثر تھان لینے دینے واسطے آدھا آدھا ہاتھ جس میں چوڑی مہندی سب ہی کچھ ہوتا ہے۔ باہر نکال کس قدر غیرت اور عفت کے خلاف ہے یہ چوتھا گناہ ہوا۔ پھر اگر سودی لیا تو سود دینا پڑا یہ پانچواں گناہ ہوا۔ اگر خاوند کی نیت ان بے حیا فرمائشوں سے بگڑ گئی اور حرام آمدنی پر اس کی نظر پہنچی کسی کی حق تلفی کی رشوت لی اور یہ فرمائشیں پوری کر دیں اور اکثر یہی ہوتا بھی ہے کہ حلال آمدنی سے یہ فرمائشیں پوری نہیں ہوتیں تو یہ گناہ اس بی بی کی وجہ سے ہوا اور گناہ کا سبب بننا بھی گناہ ہے یہ چھٹا گناہ ہوا۔ اکثر جوڑے کے لئے گوٹہ ٹھپہ مصالحہ بھی لیا جاتا ہے اور بے علمی یا بے پروائی کی وجہ سے اس کے خریدنے میں اکثر سود لازم آ جاتا ہے کیونکہ چاندی سونے اور اس کی چیزوں کے خریدنے کے مسئلے بہت نازک اور باریک ہیں جیسا کہ اکثر خرید و فروخت کے بیان میں ہم لکھ چکے ہیں یہ ساتواں گناہ ہوا۔ پھر غضب یہ ہے کہ ایک شادی کے لئے جوڑا بنا وہ دوسری شادی کے لئے کافی نہیں اس کے لئے پھر دوسرا جوڑا چاہیے ورنہ عورتیں نام رکھیں گی کہ اس کے پاس بس یہی ایک جوڑا ہے۔ اسی کو بار بار پہن کر آتی ہے اس لئے اتنے ہی گناہ پھر دوبارہ جمع ہوں گے گناہ کو بار بار کرتے رہنا بھی برا اور گناہ ہے یہ آٹھواں گناہ ہوا۔ یہ تو پوشاک کی تیاری تھی اب

زیور کی فکر ہوئی اگر اپنے پاس نہیں ہوتا تو مانگا تانگا پہنا جاتا ہے۔ اور اس کے مانگے کا ہونا ظاہر نہیں کیا جاتا۔ بلکہ چھپاتی ہیں اور اپنی ہی ملکیت ظاہر کرتی ہیں یہ ایک قسم کا فریب اور جھوٹ ہے حدیث شریف میں آیا ہے جو کوئی ایسی چیز کا اپنا ہونا ظاہر کرے جو سچ مچ اس کی نہیں اس کی ایسی مثال ہے جیسے کسی نے دو کپڑے جھوٹ اور فریب کے پہن لئے یعنی سر سے پاؤں تک جھوٹ ہی جھوٹ لپیٹ لیا یہ نواں گناہ ہوا۔ پھر اکثر زیور بھی ایسا پہنا جاتا ہے جس کی جھنکار دور تک جائے تا کہ محفل میں جاتے ہی سب کی نگاہیں انہیں کے نظارے میں مشغول ہو جائیں۔ بجتا زیور پہننا خود ممنوع ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہر باجے کے ساتھ شیطان ہے یہ دسواں گناہ ہوا۔ اب سواری کا وقت آیا تو نوکر کو ڈولی لانے کا حکم دیا جس کے گھر کام تھا اس کے یہاں سے ڈولی آ گئی تو بی بی غسل کی فکر پڑی' کچھ کھلی پانی میں دیر ہوئی۔ کچھ غسل کی نیت باندھنے میں دیر لگی غرض اس میں دیر میں نماز جاتی رہی تب کچھ پرواہ نہیں یا اور کوئی ضروری کام میں حرج ہو جائے تب کچھ مضائقہ نہیں۔ اور اکثر بھلی مانسوں کے غسل کے روز یہی مصیبت پیش آتی ہے بہر حال اگر نماز قضاء ہو گئی یا مکروہ وقت آ گیا تو یہ گیارہواں گناہ ہوا۔ اب کہار دروازے پر پکار رہے ہیں اور بی بی اندر سے ان کو گالیاں اور کوسنے سنا رہی ہیں بلا وجہ کسی غریب کو دو رو دیک کرنا یا گالی کوسنے دینا ظلم اور گناہ ہے۔ یہ بارہواں گناہ ہے اب خدا خدا کر کے بی بی تیار ہوئیں اور کہاروں کو ہٹا کر سوار ہوئیں بعضی ایسی بے احتیاط ہوتی ہیں کہ ڈولی کے اندر سے پلو یعنی آنچل لٹک رہا ہے یا کسی طرف سے پردہ کھل رہا ہے یا عطر پھلیل اس قدر بھرا ہے کہ راستے میں خوشبو مہکتی جاتی ہے یہ نامحرموں کے سامنے اپنا سنگار ظاہر کرتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو عورت گھر سے عطر لگ کر نکلے یعنی اس طرح کہ دوسروں کو بھی خوشبو پہنچے تو وہ ایسی ہے یعنی بڑی بری ہے یہ تیرہواں گناہ ہوا۔ اب منزل مقصود پر پہنچیں کہا ڈولی رکھا الگ ہوئے اور یہ بے دھڑک اتر کر گھر

میں داخل ہوئیں۔ یہ خیال نہیں کہ شاید کوئی نامحرم مرد گھر میں ہو۔ اور بارہا ایسا اتفاق ہوتا بھی ہے کہ ایسے موقع پر نامحرم کا سامنا اور چار آنکھیں ہو جاتی ہیں مگر عورتوں کو تمیز ہی نہیں کہ اول گھر میں تحقیق کر لیا کریں۔ قوی شبہ کے موقع پر تحقیق نہ کرنا یہ چودھواں گناہ ہوا۔ اب گھر میں پہنچیں تو وہاں کی بیبیوں کو سلام کیا خوب ہوا بعضوں نے تو زبان کو تکلیف ہی نہیں دی صرف ماتھے پر ہاتھ رکھ دیا بس سلام ہو گیا۔ اس طرح سلام کرنے کی حدیث میں ممانعت آئی ہے بعض نے سلام کا لفظ کہا بھی تو صرف سلام۔ یہ بھی سنت کے خلاف ہے۔ السلام علیکم کہنا چاہئے اب جواب ملاحظہ فرمائیے۔ ٹھنڈی رہو' جیتی رہو' سہاگن رہو' عمر دراز' دودھوں نہاؤ' پوتوں پھلو' بھائی جئے' میاں جئے' بچہ جئے' غرض کنبہ بھر کے نام گنانا آسان او وعلیکم السلام جس کے اندر سب دعائیں آ جاتی ہیں مشکل' یہ ہمیشہ سنت کی مخالفت کرنا' پندرھواں گناہ ہوا۔ اب مجلس جمی تو بڑا شغل یہ ہوا کہ گپیں شروع ہوئیں اس کی شکایت اس کی غیبت اس کی چغلی اس پر بہتان جو بالکل حرام اور سخت گناہ ہے یہ سولھواں گناہ ہوا۔ باتوں کے درمیان میں ہر بی بی اس کوشش میں ہے کہ میری پوشاک اور زیور پر سب کی نظر پڑنا چاہئے۔ ہاتھ سے پاؤں سے زبان سے غرض تمام بدن سے اس کا اظہار ہوتا ہے یہ صاف ریا ہے جس کا حرام ہونا قرآن و حدیث میں صاف صاف آیا ہے یہ سترھواں گناہ ہوا۔ اور جس طرح ہر بی بی دوسروں کو اپنا سامان فخر سے دکھلاتی ہے اسی طرح ہر ایک دوسرے کے کل حالات دیکھنے کی بھی کوشش کرتی ہے۔ پھر اگر کسی کو اپنے سے کم پایا تو اس کو حقیر اور ذلیل اور اپنے کو بڑا سمجھا۔ بعض غرور بیٹی تو ایسی ہوتی ہیں کہ سیدھی طرح منہ سے بات بھی نہیں کرتیں یہ صریح تکبر اور گناہ ہے یہ اٹھارواں گناہ ہوا۔ اور اگر دوسروں کو اپنے سے بڑھا ہوا دیکھا تو حسد اور ناشکری اور حرص اختیار کی یہ انیسواں' بیسواں' اکیسواں گناہ ہوا۔ اکثر اس طوفان اور بیہودہ مشغولی میں نمازیں اڑ جاتی ہیں ورنہ وقت تو ضرور ہی تنگ ہو جاتا ہے یہ بائیسواں گناہ ہوا۔

پھر اکثر ایک دوسری کو دیکھ کر یا ایک دوسری سے سن کر یہ اخرافات رسمیں بھی سیکھتی ہیں گناہ کا سیکھنا اور سکھانا دونوں گناہ ہیں یہ تیئسواں گناہ ہوا۔ یہ بھی ایک دستور ہے کہ ایسے وقت جو سقا پانی لاتا ہے اس سے پردہ کرنے کے لئے بند مکانوں میں نہیں جاتیں بلکہ اس کو حکم ہوتا ہے کہ تو منہ پر نقاب ڈال کر چلا آ 'اور کسی کو دیکھنا مت' اب آگے اس کا دین وایمان جانے' چاہے گن انکھیوں سے تمام مجمع کو دیکھ لے تو بھی کسی کو غیرت اور حیا نہیں۔ اور ایسا ہوتا بھی ہے کیونکہ جو کپڑا وہ منہ پر ڈالتا ہے اس سے سب دکھائی دیتا ہے ورنہ سیدھا گھڑے مٹکے کے پاس جا کر پانی کیسے بھرتا ہے۔ ایسی جگہ قصداً بیٹھے رہنا کہ نامحرم دیکھ سکے حرام ہے یہ چوبیسواں گناہ ہوا۔ بعضی بیبیوں کے سیانے لڑکے دس دس بارہ بارہ برس کی عمر کے اندر گھسے چلے آتے ہیں اور مروت میں ان سے کچھ نہیں کہا جاتا سامنے آنا پڑتا ہے یہ پچیسواں گناہ ہوا۔ کیونکہ شریعت کے مقابلے میں کسی کی مروت کرنا گناہ ہے اور لڑکا جب سیانا ہو جایا کرے تو اس سے پردہ کرنے کا حکم ہے۔ اب کھانے کے وقت اس قدر طوفان مچتا ہے کہ ایک ایک بی بی چار چار طفیلیوں کو ساتھ لاتی ہے اور ان کو خوب بھر بھر دیتی ہے اور گھر والے کے مال یا آبرو کی کچھ پرواہ نہیں کرتیں یہ چھبیسواں گناہ ہوا۔ اب فراغت کرنے کے بعد جب گھر جانے کو ہوتی ہیں کہاروں کی آواز سن کر یاجوج ماجوج کی طرح دوڑتی ہیں کہ ایک پر دوسری پر تیسری' غرض سب دروازے میں جا لپٹتی ہیں کہ پہلے میں ہی سوار ہوں۔ اکثر اوقات کہار ابھی ہٹنے بھی نہیں پاتے اچھی طرح سامنا ہو جاتا ہے یہ ستائیسواں گناہ ہوا۔ کبھی کبھی ایک ڈولی پر دو دو لد گئیں اور کہاروں کو نہیں بتایا۔ کہ ایک پیسہ کہیں اور نہ دینا پڑے یہ اٹھائیسواں گناہ ہوا۔ پھر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو بلا دلیل کسی کو تہمت لگانا بلکہ بھی کبھی اس پر سختی کرنا کہ اکثر شادیوں میں ہوتا ہے یہ انتیسواں گناہ ہوا۔ پھر اکثر تقریب والے گھر کے مرد بے احتیاطی اور جلدی میں محض جھانکتے اور تاکنے کے لئے بالکل دروازے میں گھر

کے روبرو آ کھڑے ہوتے ہیں اور بہتوں پر نگاہ ڈالتے ہیں ان کو دیکھ کر کسی نے منہ پھیر لیا کوئی کسی کی آڑ میں ہوگئی۔ کسی نے ذرا سر نیچا کر لیا بس یہ پردہ ہو گیا اچھی خاصی سامنے بیٹھی رہتی ہیں یہ تیسواں گناہ ہوا۔ پھر دولہا کی زیارت اور بارات کے تماشے کو دیکھنا فرض اور تبرک سمجھتی ہیں جس طرح عورت کو اپنا بدن غیر مرد کو دکھلانا جائز نہیں اسی طرح بلا ضرورت غیر مرد کو دیکھنا بھی منع ہے یہ اکتیسواں گناہ ہوا۔ پھر گھر لوٹ آنے کے بعد کئی کئی روز تک آنے والی بیبیوں میں اور تقریب والے کی کارروائیوں میں جو عیب نکالے جاتے اور کیڑے ڈالے جاتے ہیں یہ بتیسواں گناہ ہوا۔ اسی طرح اور بھی بہت سی خرابیاں اور گناہ کی باتیں عورتوں کے جمع ہونے میں ہیں خود خیال کرو کہ جس میں اتنی بے انتہا خرابیاں ہوں وہ امر کیسے جائز ہو سکتا ہے اس لئے رسم کا بند کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے۔

منگنی کی رسموں کا بیان

منگنی میں بھی طوفان بے تمیزی کی طرح بہت سی رسمیں کی جاتی ہیں ان میں سے بعض ہم بیان کرتے ہیں۔ (1) جب منگنی ہوتی ہے تو خط لے کر نائی آتا ہے تو لڑکی والے کی طرف سے شکرانہ بنا کر نائی کے سامنے رکھا جاتا ہے اس میں بھی وہی بے حد پابندی کی فرض وواجب چاہے ٹل جائے مگر یہ نہ ٹلے' ممکن ہے کہ کسی گھر میں اس وقت دال ہی روٹی ہو مگر جہاں سے بنے شکرانہ کرو ورنہ منگنی ہی نہ ہوگی لَا حَــوْلَ وَلَا قُـوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ایک خرابی تو یہ ہوئی۔ پھر اس بے ہودہ بات کے لئے اگر سامان موجود نہ ہو تو قرض لینا پڑتا ہے حالانکہ بغیر ضرورت قرض لینا منع ہے۔ حدیث شریف میں ایسے قرض لینے پر بڑی دھمکی آئی ہے دوسرا گناہ وہ ہوا۔ (2) وہ نائی کھانا کھا کر سو روپے یا جس قدر لڑکی والے نے دیئے ہوں خوان میں ڈال دیتا ہے۔ لڑکے والا اس میں سے ایک یا دو اٹھا کر باقی پھیر دیتا ہے اور یہ روپے اپنے کمینوں کو تقسیم کر دیتا ہے بھلا سوچنے کی بات ہے کہ جب ایک دو روپے کا لینا دینا

منظور ہے تو خواہ مخواہ سو روپے کو کیوں تکلیف دی اور اس رسم کے پورا کرنے کے واسطے بعض وقت بلکہ اکثر سودی قرض لینا پڑتا ہے جس کے لئے حدیث شریف میں لعنت آئی ہے اور اگر قرض بھی نہ لیا تو بغیر فخر اور اپنی لڑائی جتلانے کے اس میں اور کونسی عقلی مصلحت ہے اور جب سب کو معلوم ہے کہ ایک دو سے زیادہ نہ لیا جائے گا تو سو کیا ہزار روپے میں بھی کوئی بڑائی اور شان نہیں رہی بڑائی تو جب ہوتی جب دیکھنے والے سمجھتے کہ تمام روپیہ نذر کر دیا اب تو صرف مسخرا پن اور بچوں کیسا کھیل ہی کھیل رہ گیا اور کچھ نہیں۔ مگر لوگ کرتے ہیں اسی فخر اور شان وشوکت کے لئے اور افسوس کہ بڑے بڑے عقلمند جو اوروں کو عقل سکھاتے ہیں وہ بھی اس خلاف عقل رسم میں مبتلا ہیں۔ غرض اس میں بھی اصل ایجاد کے اعتبار سے تو ریا کار گناہ ہے اور اب چونکہ محض لغو اور بے ہودہ فعل ہو گیا جیسا کہ ابھی بیان ہوا لہٰذا یہ بھی برا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دے غرض لایعنی اور لغو بات بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی کے خلاف ہے اور اگر سودی روپیہ لیا گیا تو اس کا گناہ ہونا تو سب ہی جانتے ہیں غرض اتنی خرابیاں اس رسم میں موجود ہیں۔ (3) پھر لڑکی والا نائی کو ایک جوڑا مع کچھ نقد روپے کے دیتا ہے اور یہاں بھی وہی دل لگی ہوتی ہے کہ دینا منظور ہے ایک دو اور دکھلائے جاتے ہیں سو۔ واقعی رواج بھی عجب چیز ہے کہ کیسی ہی عقل کے خلاف کوئی بات ہو مگر عقلمند بھی اس کے کرنے میں نہیں شرماتے اس کی خرابیاں ابھی بیان ہو چکیں۔ (4) نائی کے لوٹنے سے پہلے سب عورتیں جمع ہوتی ہیں اور ڈومنیاں گاتی ہیں۔ عورتوں کے جمع ہونے کی خرابیاں بیان ہو چکیں اور گانے کے خرابیاں بیاہ کی رسموں میں بیان ہوں گی۔ غرضیکہ یہ بھی ناجائز ہے۔ (5) جب نائی پہنچتا ہے اپنا جوڑا روپوں سمیت گھر میں بھیج دیتا ہے وہ جوڑا تمام برادری میں گھر گھر دکھلا کر نائی کو دے دیا جاتا ہے خود غور کرو جہاں ہر ہر بات کے دکھلانے کی پچ لگی ہو کہاں تک نیت درست رہ سکتی

ہے۔ یقیناً جوڑا بنانے کے وقت یہی نیت ہوتی ہے کہ ایسا بناؤ کہ کوئی نام نہ رکھے غرض ریا بھی ہوئی اور لغو خرچ بھی جس کا حرام ہونا قرآن و حدیث میں صاف صاف آ گیا ہے۔ اور مصیبت یہ ہے کہ بعض مرتبہ اس اہتمام پر بھی دیکھنے والوں کو پسند نہیں آتا وہی مثل ہے کہ چڑیا اپنی جان سے گئی کھانے والے کو مزا نہ ملا۔ بعض غرور بیٹی اس میں خوب عیب نکالنے لگتی ہیں اور بدنام کرتی ہیں غرض ریا، فضول خرچی، غیبت سب ہی کچھ اس رسم کی بدولت ہوتا ہے۔ (6) کچھ عرصے کے بعد لڑکی والے کی طرف سے کچھ مٹھائی اور انگوٹھی اور رومال اور کسی قدر روپے جس کو نشانی کہتے ہیں بھیجی جاتی ہے اور یہ روپیہ نیوتے کے جمع کر کے بھیجا جاتا ہے یہاں بھی ریا اور بیہودہ اور لغو خرچ کی علت موجود ہے اور نیوتے کی خرابیاں آ چکیں۔ (7) جو نائی اور کہار یہ مٹھائی لے کر آتے ہیں نائی کو جوڑا اور کہاروں کو پگڑیاں اور کچھ نقد دے کر رخصت کر دیا جاتا ہے۔ اس مٹھائی کو کنبے کی بڑی عورتیں برادری میں گھر گھر تقسیم کرتی ہیں اور اسی کے گھر کھاتی ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ ان کہاروں کی کچھ مزدوری مقرر نہیں کی جاتی نہ اس کا لحاظ ہوتا ہے کہ یہ خوشی سے جاتے ہیں یا ان پر جبر ہو رہا ہے۔ اکثر اوقات وہ لوگ اپنے کسی کاروبار یا اپنی بیماری یا کسی بیوی بچے کی بیماری کا عذر پیش کرتے ہیں مگر یہ بھیجنے والے اگر کچھ قابو دار ہوئے تو خود ورنہ کسی دوسرے قابو دار بھائی سے جوتے لگوا کر خوب کندی کر کے جبراً قہراً بھیجتے ہیں اور اس موقع پر کیا اکثر ان لوگوں سے جبراً کام لیا جاتا ہے جو بالکل ظلم اور گناہ ہے اور ظلم کا وبال دنیا میں بھی اکثر پڑتا ہے اور آخرت کا گناہ تو ہے ہی۔ پھر مزدوری کا طے نہ کرنا یہ بھی دوسری بات خلاف شرع ہوئی یہ تو ان کے روانگی کے پھل پھول ہیں اور تقسیم کرنے میں ریا کار ہونا کس کو نہیں معلوم۔ پھر تقسیم میں اتنی مشغولی ہوتی ہے کہ اکثر بانٹنے والوں کی نمازیں اڑ جاتی ہیں اور وقت کا تنگ ہو جانا تو ضروری بات ہے ایک بات خلاف شرع یہ ہوئی جن کے گھر حصے جاتے ہیں ان کے نخرے

بات بات پر حصہ پھیر دینا' الگ اٹھانا پڑتا ہے بلکہ قبول کرنا بھی اس رسم ریائی کو رونق دینا ہے' بس ایک پوسٹ کارڈ یا زبانی گفتگو سے پیغام نکاح ادا ہو سکتا ہے۔ جانب ثانی اپنے طور پر ضروری باتوں کی تحقیق کر کے ایک پوسٹ کارڈ سے یا صرف زبانی وعدہ کر لے' لیجئے منگنی ہو گئی۔ اگر پکی پوری بات کرنے کے لئے یہ رسمیں برتی جاتی ہیں تو اول تو کسی مصلحت کے لئے گناہ کرنا درست نہیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود ان فضولیات کے بھی جہاں مرضی نہیں ہوتی جواب دے دیتے ہیں کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا۔ (8) بعضی جگہ منگنی کے وقت یہ رسوم ہوتی ہیں کہ سسرال والے چند لوگ آتے ہیں اور دلہن کی گود بھری جاتی ہے جس کی صورت یہ ہے کہ لڑکے کا سر پرست اندر بلایا جاتا ہے وہ دلہن کی گود میں میوہ اور پیڑے بتاشے وغیرہ رکھتا ہے اور ہاتھ پر ایک روپیہ روپ کا رکھتا ہے اس کے بعد اب لڑکی والے ان کو اس کا بدلہ اور جتنی توفیق ہو اتنے روپے دے دیتے ہیں اس میں بھی کئی برائیاں ہیں ایک تو اجنبی مرد کو گھر میں بلانا اور اس سے گود بھروانا اگرچہ پردہ کی آڑ سے ہو لیکن پھر بھی برا ہے۔ دوسرے گود بھرنے میں وہی شگون جو شرعاً ناجائز ہے تیسرے ناریل کے سڑا اور اچھا نکلنے سے لڑکی کی بھلائی یا برائی کی فال لیتے ہیں اس کا شرک اور قبیح ہونا بیان ہو چکا ہے۔ چوتھے اس میں اس قدر پابندی جس کا برا ہونا تم سمجھ چکی ہو اور شہرت اور ناموری بھی ضرور ہے غرض کوئی رسم ایسی نہیں جس میں گناہ نہ ہوتا ہو۔

بیاہ کی رسموں کا بیان

سب سے بڑی تقریب جس میں خوب دل کھول کر حوصلے نکالے جاتے ہیں اور بے انتہا رسمیں ادا کی جاتی ہیں وہ یہی شادی کی تقریب ہے جس کو واقع میں بربادی کہنا لائق ہے اور بربادی بھی کیسی دین کی بھی اور دنیا کی بھی اس میں جو رسمیں کی جاتی ہیں وہ یہ ہیں۔ (1) سب سے پہلے برادری کے مرجع ہو کر لڑکی والے کی طرف سے تعین تاریخ کا خط لکھ کر نائی کو دے کر رخصت کرتے ہیں یہ رسم ایسی ضروری ہے کہ

چاہے برسات ہو راہ میں ندی نالے پڑتے ہوں جس میں نائی صاحب کے بالکل ہی رخصت ہو جانے کا احتمال ہو غرض کچھ ہی ہو مگر یہ ممکن نہیں کہ ڈاک کے خط پر کفایت کریں یا نائی سے زیادہ معتبر کوئی آدمی جاتا ہو اس کے ہاتھ بھیج دیں۔ شریعت نے جس چیز کو ضروری نہیں ٹھہرایا اس کو اس قدر ضروری سمجھنا کہ شریعت کے ضروری بتلائے ہوئے کاموں سے زیادہ اس کا اہتمام کرنا خود انصاف کرو کہ شریعت کا مقابلہ ہے یا نہیں اور جب مقابلہ ہے تو چھوڑ دینا واجب ہے یا نہیں۔ اسی طرح مردوں کے اجتماع کا ضروری ہونا' اس میں بھی یہی خرابی ہے اگر کہو کہ مشورے کے لئے جمع ہوتے ہیں تو یہ بالکل غلط ہے وہ بیچارے تو خود پوچھتے ہیں کہ کون تاریخ لکھیں جو پہلے سے گھر میں خاص مشورہ کر کے مقرر کر چکے ہیں وہی بتلا دیتے ہیں اور وہ لوگ لکھ دیتے ہیں۔ اگر مشورہ ہی کرنا ہے تو جس طرح اور کاموں میں مشورہ ہوتا ہے کہ ایک دو عقلمند لوگوں سے رائے لی بس کفایت ہوئی گھر گھر کے آدمیوں کو بٹورنا کیا ضرور' پھر اکثر لوگ جو نہیں آسکتے اپنے چھوٹے بچوں کو اپنی جگہ بھیج دیتے ہیں' بھلا وہ مشورہ میں کیا تیر چلائیں گے کچھ بھی نہیں' یہ سب من سمجھوتیاں ہیں' سیدھی بات کیوں نہیں کہتے کہ صاحب یونہی رواج چلا آتا ہے۔ بس اسی رواج کی برائی اور اس کے چھوڑنے کا واجب ہونا بیان کیا ہے۔ غرض اس رسم کے سب اجزاء خلاف شرع ہیں پھر اس میں یہ بھی ایک ضروری بات ہے کہ سرخ ہی خط ہو اور اس پر گوٹہ بھی لپٹا ہو۔ یہ بھی اسی بے حد پابندی کے اندر داخل ہے جس کی برائی اور خلاف شرع ہونا اوپر کئی دفعہ بیان ہو چکا ہے۔ (2) گھر میں برادری کنبے کی عورتیں جمع ہو کر لڑکی کو ایک کونہ میں قید کر دیتی ہیں جس کو مائیوں بٹھانا اور مانجھے بٹھانا کہتے ہیں اس کے آداب یہ ہیں کہ اس کو چوکی پر بٹھلا کر اس کے داہنے ہاتھ پر کچھ بٹنا رکھتی ہیں اور گود میں کچھ کھیل بتاشے وغیرہ بھرتی ہیں اور کچھ کھیل بتاشے حاضرین میں تقسیم ہوتے ہیں اور اسی تاریخ سے برابر لڑکی کے بٹنا ملا جاتا ہے اور بہت سی

پنڈیاں برادری میں تقسیم ہوتی ہیں یہ رسم بھی چند خرافات باتیں ملا کر بنائی گئی ہے اول اس کے علیحدہ بٹھانے کو ضروری سمجھنا خواہ گرمی ہو حبس ہو دنیا بھر کے طبیب بھی کہیں کہ اس کو کوئی بیماری ہو جائے گی کچھ ہی ہو مگر یہ فرض قضا نہ ہونے پائے اس میں بھی وہی بے حد پابندی کی برائی موجود ہے اور اگر اس کے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہو تو دوسرا گناہ ایک مسلمان کو ضرر پہنچانے کا ہوگا جس میں ماشاء اللہ ساری برادری بھی شریک ہے دوسری بلا ضرورت چوکی پر بٹھلانا اس کی کیا ضرورت ہے کیا فرش پر اگر بٹنا ملا جائے گا تو بدن میں صفائی نہ آئے گی اس میں بھی وہی بے حد پابندی جس کا خلاف شرع ہونا کئی دفعہ معلوم ہو چکا ہے۔ تیسری داہنے ہاتھ پر بٹنا رکھنا اور گود میں کھیل بتاشے بھرنا، معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی ٹوٹکا اور شگون ہے اگر ایسا ہے تب تو شرک ہے اور شرک کا خلاف شرع ہونا کون مسلمان نہیں جانتا۔ ورنہ وہی پابندی تو ضرور ہے۔ اسی طرح کھیل تماشوں کی تقسیم کی پابندی یہ سب بے حد پابندی اور ریا و افتخار ہے جیسا کہ ظاہر ہے چوتھی عورتوں کا جمع ہونا جو ان سارے فسادوں کی جڑ ہے جن کا اوپر بیان ہو چکا ہے۔ بعض جگہ یہ بھی قید ہے کہ سات سہاگنیں جمع ہو کر اس کے ہاتھ پر بٹنا رکھتی ہیں یہ ایک شگون ہے جس کا شرک ہونا اوپر سن چکی ہو۔ اگر بدن کی صفائی اور نرمی کی مصلحت سے بٹنا ملا جائے تو اس کا مضائقہ نہیں مگر معمولی طور پر بلا قید کسی رسم کے مل دو بس فراغت ہوئی اس کا اس قدر طومار کیوں باندھا جائے یعنی عورتیں اس رسم کی بیچ میں کچھ وجہیں تراشتی ہیں بعضی یہ کہتی ہیں کہ سسرال جا کر کچھ دن لڑکی کو سر جھکائے ایک ہی جگہ بیٹھنا ہوگا اس لئے عادت ڈالنے کی مصلحت سے مانجھے بٹھاتے ہیں کہ وہاں زیادہ تکلیف نہ ہو اور بعضی صاحبہ یہ فرماتی ہیں کہ بٹنا ملنے سے بدن صاف اور خوشبودار رہتا ہے اس لئے ادھر ادھر نکلنے میں کچھ آسیب کے خلل ہونے کا ڈر ہے یہ سب شیطانی خیالات اور من سمجھوتیاں ہیں اگر صرف یہی بات ہے تو برادری کی عورتوں کا جمع ہونا، ہاتھ پر بٹنا

رکھنا‘ گود بھرنا وغیرہ اور خرافات کیوں ہوتی ہیں اتنا مطلب تو بغیر ان بکھیڑوں کے بھی ہو سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ وہاں جا کر بالکل مردہ ہو کر رہنا بھی تو برا ہے جیسا کہ آگے آتا ہے لہٰذا اس کی مدد اور برقرار رکھنے کے واسطے جو کام کیا جائے وہ بھی نہ جائز ہوگا اور یہ بھی نہ سہی تو ہم کہتے ہیں کہ آدمی پر جیسی پڑتی ہے جب جھیل لیتا ہے۔ خود سمجھو کہ پہلے گھر بھر میں چلتی پھرتی تھی اب دفعتہً ایک کونے میں کیسے بیٹھ گئی ایسے ہی وہاں بھی ایک دو دن بیٹھ لے گی بلکہ وہاں کی تو ایک آدھ دن کی مصیبت ہے اور یہاں تو دس دس بارہ بارہ دن قید کی مصیبت ڈالی جاتی ہے تیسرے یہ کہ اگر آسیب کے ڈر سے نہیں نکلنے پاتی تو بہت سے صحن میں اور کوٹھے پر نہ جانے دو۔ یہ کیا کہ ایک ہی کونے میں پڑی گھٹا کرے۔ کھانے پانی کے لئے بھی وہاں سے نہ ٹلے‘ اس لئے یہ سب من گھڑت بہانے اور واہیات باتیں ہیں۔ (3) جب نائی خط لے کر دولہا کے گھر گیا تو وہاں برادری کی عورتیں جمع ہو کر دو خوان شکرانے کے بناتی ہیں جس میں ایک نائی کا ہوتا ہے‘ دوسرا ڈومنیوں کا‘ نائی کا خوان باہر بھیجا جاتا ہے اور ساری برادری کے مرد جمع ہو کر نائی کو شکرانہ کھلاتے ہیں یعنی اس کھاتے کا منہ تکا کرتے ہیں اور ڈومنیاں دروازے میں بیٹھ کر گالیاں گاتی ہیں اس میں بھی وہی بے حد پابندی کی برائی‘ دوسری خرابی اس میں یہ ہے کہ ڈومنیوں کو گانے کی اجرت دینا حرام ہے پھر گانا بھی گالیاں جو خود گناہ ہیں اور حدیث شریف میں اس کو منافق ہونے کی نشانی فرمایا ہے۔ یہ تیسرا گناہ ہوا جس میں سب سننے والے شریک ہیں کیونکہ جو شخص گناہ کے مجمع میں شریک ہو وہ بھی گنہگار ہوتا ہے چوتھے مردوں کے اجتماع کو ضروری سمجھنا جو بے حد پابندی میں داخل ہے۔ معلوم نہیں نائی کے شکرانہ کھانے میں اتنے بزرگوں کو کیا مدد کرنی پڑتی ہے پانچویں عورتوں کا جمع ہونا جس کا گناہ ہونا معلوم ہو چکا۔ (4) نائی شکرانہ کھا کر مطابق ہدایت اپنے آقا کے ایک یا دو روپے خوان میں ڈال دیتا ہے اور یہ روپے دولہا کے نائی اور ڈومنیوں میں آدھوں آدھ تقسیم ہوتے ہیں۔ دوسرا خوان

شکرانہ کا بجنسہ ڈومنیاں اپنے گھر لے جاتی ہیں پھر برادری کی عورتوں کے لئے شکرانہ بنا کر تقسیم کیا جاتا ہے اس میں بھی وہی ریاوشہرت و بے حد پابندی موجود ہے اس لئے بالکل شرع کے خلاف ہے۔ (5) صبح کو برادری کے مرد جمع ہو کر خط کا جواب لکھتے ہیں اور ایک جوڑا نائی کو نہایت عمدہ بیش قیمت مع کے بڑی رقم یعنی سویا دوسو روپے کے دیتے ہیں وہی مسخرا پن جو اوّل ہوا تھا وہ یہاں بھی ہوتا ہے کہ دکھلائے جاتے ہیں سو اور لئے جاتے ہیں ایک یا دو۔ پھر اس ریا اور لایعنی حرکت کے علاوہ بعض وقت اس رسم کے پوری کرنے کو سودی قرض کی ضرورت پڑنا یہ جدا گناہ ہے جس کو ذکر اچھی طرح اوپر آ چکا ہے۔ (6) اب نائی رخصت ہو کر دلہن والوں کے گھر پہنچتا ہے وہاں برادری کی عورتیں پہلے سے جمع ہوتی ہیں۔ نائی اپنا جوڑا گھر میں دکھلانے کے لئے دیتا ہے اور پھر ساری برادری میں گھر گھر دکھایا جاتا ہے اس میں بھی وہی عورتوں کی جمعیت اور جوڑا دکھانے میں ریاونمود کی خرابی ظاہر ہے۔ (7) اس تاریخ سے دولہا کے بٹنا ملا جاتا ہے اور شادی کی تاریخ تک کنبے کی عورتیں جمع ہو کر دولہا کے گھر بری کی تیاری اور دلہن کے گھر جہیز کی تیاری کرتی ہیں اور اس درمیان میں جو مہمان دونوں میں سے کسی گھر آتے ہیں اگر چہ ان کو بلایا نہ ہو ان کی آنے کا کرایہ دیا جاتا ہے اس میں وہی عورتوں کی جمعیت اور بے حد پابندی تو ہے ہی اور کرایہ کا اپنے پاس سے دینا خواہ دل چاہے یا نہ چاہے محض نمود اور شان وشوکت کے لئے ہے اور طرہ اسی طرح آنے والوں کا یہ سمجھنا کہ یہ ان کے ذمہ واجب ہے یہ ایک قسم کا جبر ہے ریا جو جبر دونوں کا خلاف شرع ہونا ظاہر ہے اور اس سے بڑھ کر قصہ بری وجہیز کا ہے جو شادی کے بڑے بھاری رکن ہیں۔ اور ہر چند یہ دونوں امر اصل میں جائز بلکہ بہتر و مستحسن تھے کیوں کہ بری یا ساچق حقیقت میں دولہا یا دولہا والوں کی طرف سے دولہن یا دولہن والوں کو ہدیہ ہے اور جہیز حقیقت میں اپنی اولاد کے ساتھ سلوک واحسان ہے مگر جس طور سے اس کا رواج ہے اس میں طرح طرح

کی خرابیاں ہوگئی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اب نہ ہدیہ مقصود رہا نہ سلوک واحسان محض ناموری وشہرت اور پابندی رسم کی نیت سے کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بری اور جہیز دونوں کا اعلان ہوتا ہے یعنی دکھلا کر شہرت دے کر دیتے ہیں۔ بری بھی بڑی دھوم دھام اور تکلف سے جاتی ہے اور اس کی چیزیں بھی خاص مقرر رہیں۔ برتن بھی خاص طرح کے ضروری سمجھے جاتے ہیں اس کا عام طور پر نظارہ بھی ہوتا ہے۔موقع بھی معین ہوتا ہے۔اگر ہدیہ مقصود ہوتا تو معمولی طور پر جب میسر آتا اور جو میسر آتا پابندی کسی رسم کے اور بلا اعلان کے محض محبت سے بھیج دیا کرتے اسی طرح جہیز کا اسباب بھی خاص خاص مقرر ہے کہ فلاں فلاں چیز ضرور ہو اور تمام برادری اور بعض جگہ صرف اپنا کنبہ اور گھر والے اس کو دیکھیں اور دن بھی وہی خاص ہو اگر صلہ رحمی یعنی سلوک واحسان مقصود ہوتا تو معمولی طور پر جو میسر آتا اور جب میسر آتا دے دیتے۔اسی طرح ہدیہ اور صلہ رحمی کے لئے کوئی شخص قرض کا بار نہیں اٹھاتا لیکن ان دونوں رسموں کے پورا کرنے کو اکثر اوقات قرضدار بھی ہوتے ہیں گو سود ہی دینا پڑے اور گو حویلی اور باغ فروخت یا گروی ہو جائے پس اس میں بھی وہی بے حد پابندی اور نمائش وشہرت اور فضول خرچی وغیرہ سب خرابیاں موجود ہیں اس لئے یہ بھی ناجائز باتوں میں شامل ہوگیا۔(8) برات سے ایک دن قبل دولہا والوں کا نائی مہندی لے کر اور دولہن والوں کا نائی نوشہ کا جوڑا لے کر اپنے اپنے مقام سے چلتے ہیں اور یہ منڈھے کا دن کہلاتا ہے۔دولہا کے یہاں اس تاریخ پر برادری کی عورتیں جمع ہو کر دلہن کا جوڑا تیار کرتی ہیں اور ان کو سلائی میں کھیلیں اور بتاشے دیئے جاتے ہیں۔اور تمام کمینوں کو ایک ایک پروت دیا جاتا ہے اس میں بھی وہی بے حد پابندی اور عورتوں کی جمعیت ہے جس سے بیشمار خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔(9) جوڑا لانے والے نائی کو جوڑا پہنچانے کے وقت کچھ انعام دیتے ہیں اور پھر یہ جوڑا نائن لے کر ساری برادری میں گھر گھر دکھلانے جاتی ہے اور اس رات کو برادری کی عورتیں جمع ہو

کر کھانا کھاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جوڑا دکھلانے کا منشاء بجز ریا کے اور کچھ بھی نہیں۔ اور عورتوں کے جمع ہونے کے برکات معلوم ہی ہو چکے۔ غرض اس موقع پر بھی گناہوں کا خوب اجتماع ہوتا ہے۔ (10) صبح تڑکے دولہا کو غسل دے کر شاہانہ جوڑا پہناتے ہیں اور پرانا جوڑا مع جوتے کے حجام کو دیا جاتا ہے اور چوٹی سہرے کا حق کمینوں کو دیا جاتا ہے۔ اکثر اس جوڑے میں خلاف شرع لباس بھی ہوتا ہے۔ اور سہرا چونکہ کافروں کی رسم ہے اس لئے اس حق کا نام چوٹی سہرے سے مقرر کرنا بے شک برا موافقت ہے اس لئے یہ بھی خلاف شرع ہوا۔ (11) اب نوشہ کو گھر میں بلا کر چوکی پر کھڑا کر کے دھیانیاں سہرا باندھ کر اپنا حق لیتی ہیں اور کنبے کی عورتیں کچھ ٹکے نوشہ کے سر پر پھیر کر کمینوں کو دیتی ہیں۔ نوشہ کے گھر میں جانے کے حق وقت بالکل احتیاط نہیں رہتی۔ بڑے بڑے گھر کے پردے والیاں بناؤ سنگھار کئے ہوئے اس کے سامنے آ کھڑی ہوتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ یہ تو اس کی شرم کا وقت ہے یہ کسی کو نہ دیکھے گا۔ بھلا یہ غضب کی بات ہے یا نہیں۔ اول یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ نہ دیکھے گا مختلف طبیعت کے لڑکے ہوتے ہیں جس میں آج کل تو اکثر شریر ہی ہیں۔ پھر اگر اس نے نہ دیکھا تو تم کیوں اس کو دیکھ رہی ہو۔ حدیث میں ہے لعنت کرے اللہ دیکھنے والے پر اور جس کو دیکھے اس پر بھی غرض اس موقع پر دولہا اور عورتیں سب گناہ میں مبتلا ہوتی ہیں۔ پھر سہرا باندھنا یہ دوسری خلاف شرع بات ہوئی۔ کیونکہ یہ کافروں کی رسم ہے۔ حدیث شریف میں ہے جو مشابہت کرے کسی اور قوم کے ساتھ وہ انھیں میں سے ہے۔ پھر لڑ جھگڑ کر اپنا حق لینا۔ اوّل تو ویسے بھی کسی پر جبر کرنا حرام ہے خاص کر ایک گناہ کر کے اس پر کچھ لینا بالکل گندر گند ہے۔ اور نوشہ کے سر پر سے پیسوں کا اتارنا یہ بھی ایک ٹوٹکا ہے جس کی نسبت حدیث شریف میں ہے کہ ٹوٹکا شرک ہے۔ غرض یہ بھی سراسر خلاف شرع باتوں کا مجموعہ ہے۔ (12) اب برات روانہ ہوتی ہے یہ برات بھی شادی کا بہت بڑا رکن سمجھا جاتا ہے۔ اور اس کے

لئے کبھی دولہا والے کبھی دولہن والے بڑے بڑے اصرار اور تکرار کرتے ہیں۔ غرض اصلی اس سے محض ناموری و تفاخر ہے اور کچھ نہیں۔ عجب نہیں کہ کسی وقت جب کہ راہوں میں امن نہ تھا اکثر قزاقوں اور ڈاکوؤں سے دوچار ہونا پڑتا تھا۔ دولہا دولہن اور اسباب زیور وغیرہ کی حفاظت کے لئے اس وقت یہ رسم ایجاد ہوئی ہوگی۔ اسی وجہ سے گھر پیچھے ایک آدمی ضرور جاتا تھا مگر اب تو نہ وہ ضرورت باقی رہی نہ کوئی مصلحت' صرف افتخار واشتہار باقی رہ گیا ہے۔ پھر اکثر اس میں ایسا بھی کرتے ہیں کہ بلائے پچاس اور جا پہنچے سو۔ اوّل تو بے بلائے اس طرح کسی کے گھر جانا حرام ہے حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص دعوت میں بے بلائے جائے وہ گیا تو چور ہوکر اور نکلا وہاں سے لٹیرا ہوکر' یعنی ایسا گناہ ہوتا ہے جیسے چوری اور لوٹ مار کا۔ پھر دوسرے شخص کی بے آبروئی بھی ہو جاتی ہے۔ کسی کو رسوا کرنا یہ دوسرا گناہ ہے پھر ان باتوں کی وجہ سے اکثر جانبین سے ایسی ضدا ضدی اور اور بے لطفی ہوتی ہے کہ عمر بھر اس کا اثر دلوں میں باقی رہتا ہے چونکہ نا اتفاقی حرام ہے اس لئے جن باتوں سے نا اتفاقی پڑے وہ بھی حرام ہوں گی۔ اس لئے یہ فضول رسوم ہرگز جائز نہیں۔ راہ میں جو گاڑی بانوں پر جہالت سوار ہوتی ہے اور گاڑیوں کو بے سدھ بلا ضرورت بھگانا شروع کرتے ہیں۔ اس میں سینکڑوں خطرناک واردات ہو جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے خطرہ میں پھنسنا بلا ضرورت کسی طرح جائز نہیں۔ (13) دولہا اس شہر کے کسی مشہور متبرک مزار پر جا کر کچھ نقد چڑھا کر برات میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس میں جو عقیدہ جاہلوں کا ہے وہ یقینی شرک تک پہنچا ہوا ہے۔ اگر کوئی سمجھدار اس برے عقیدے سے پاک بھی ہو تب بھی اس سے چونکہ جاہلوں کے فعل کو قوت اور رواج ہوتا ہے اس لئے سب کو بچنا چاہئے۔ (14) مہندی لانے والے نائی کو اتنی مقدار انعام دیا جاتا ہے جس سے دولہا والا اس خرچ کا اندازہ کر لیتا ہے جو کمینوں کو دینا پڑے گا۔ یعنی کمینوں کا خرچ اس انعام سے آٹھ حصہ زیادہ ہوتا ہے یہ بھی زبردستی جرمانہ ہے کہ

پہلے ہی سے خبر کر دی کہ ہم تم سے اتنا روپیہ دلوائیں گے۔ چونکہ اس طرح جبراً دلوانا حرام ہے لہٰذا اس کا یہ ذریعہ بھی اس حکم میں ہے کیونکہ گناہ کا قصد بھی گناہ ہے۔ (15) کچھ مہندی دلہن کے لگائی جاتی ہے اور باقی تقسیم ہو جاتی ہے یہ دونوں باتیں بھی بے حد پابندی میں داخل ہیں کیوں کہ اس کے خلاف کو عیب سمجھتی ہیں اس لئے یہ بھی شرع کی حد سے آگے بڑھنا ہے۔ (16) برات آنے کے دن دلہن کے گھر عورتیں جمع ہوتی ہیں اس مجمع کی قباحتیں ونحوستیں اوپر معلوم ہو چکیں۔ (17) ہر کام پروت یعنی نیگ تقسیم ہوتے ہیں۔ مثلاً نائی نے دیگ کے لئے چولہا کھود کر پردت مانگا تو اس کو ایک خوان میں اناج اس پر ایک بھیلی گڑ کی رکھ کر دیا جاتا ہے اسی طرح ہر ذرا ذرا سے کام پر یہی جرمانہ۔ گو خدمت گزاروں کو دینا بہت اچھی بات ہے مگر اس ڈھونگ کی کونسی ضرورت ہے اس کا جو کچھ حق الخدمت سمجھو ایک دفعہ دیدو۔ اس بار بار دینے کی بنا بھی وہی شہرت ہے۔ علاوہ اس کے یہ دینا یا تو انعام ہے یا مزدوری اگر انعام واحسان ہے تو اس کو اس طرح زبردستی کر کے لینا حرام ہے اور جس کا لینا حرام ہے دینا بھی حرام ہے۔ اور اگر اس کو مزدوری کہو تو مزدوری کا طے کرنا پہلے سے مقدار بتلا دینا ضروری ہے۔ اس کے مجہول رکھنے سے اجارہ فاسد ہوا اور اجارہ فاسد بھی حرام ہے۔ (18) برات پہنچنے پر گاڑیوں، گھاس دانہ اور مانگے کی گاڑیوں کو گھی اور گڑ بھی دیا جاتا ہے۔ اس موقع پر اکثر گاڑیاں ایسا طوفان برپا کرتے ہیں کہ گھر والا بے آبرو ہو جاتا ہے اور اس بے آبروئی کا سبب وہی برات لانے والا ہوا۔ ظاہر ہے کہ بری بات کا سبب بننا بھی برا ہے۔ (19) برات ایک جگہ ٹھہرتی ہے دونوں طرف کی برادری کے سامنے بری کھولی جاتی ہے اب وقت آیا ریا وافتخار کے ظہور کا جو اصلی مقصود ہے اور اسی سبب سے یہ رسم منع ہے۔ (20) اس بری میں بعض چیزیں بہت ضروری ہیں شاہانہ جوڑا انگوٹھی پاؤں کا زیور سہاگ پوڑا عطر، تیل، مسی، سرمہ دانی، کنگھی، پان، کھیلیں اور باقی غیر ضروری جس قدر جوڑے بری میں ہوتے ہیں

اتنی ہی مٹکیاں ہوتی ہیں۔ان سب مہملات کا بے حد پابندی میں داخل ہونا ظاہر ہے جس کا خلاف شرع ہونا کئی مرتبہ بیان ہو چکا۔اور اب ریا ونمود تو سب رسموں کی جان ہے اس کو تو کہنے کی حاجت ہی کیا ہے۔(21) اس بری کو لے جانے کے واسطے دولہن کی طرف سے کمین خوان لے کر آتے ہیں۔اور ایک ایک آدمی ایک ایک چیز سر پر لے جاتے ہیں۔دیکھو اس ریا کا اور اچھی طرح ظہور ہوا۔اگرچہ وہ ایک ہی آدمی کے لے جانے کا بوجھ ہو مگر لے جائے اس کو ایک قافلہ' تاکہ دور تک سلسلہ معلوم ہو۔یہ کھلا ہوا مکر اور شیخی بھگارنا ہے۔(22) کنبے کے تمام مرد بری کے ساتھ جاتے ہیں اور بری زنانے مکان میں پہنچادی جاتی ہے۔اس موقع پر اکثر بے احتیاطی ہوتی ہے کہ مرد بھی گھر میں چلے جاتے ہیں۔اور عورتوں کا بے حجاب سامنا ہوتا ہے۔نہیں معلوم اس روز تمام گناہ اور بے غیرتی کس طرح حلال اور تمیز داری ہو جاتی ہے۔(23) اس بری میں سے شاہانہ جوڑا اور بعض چیزیں رکھ کر باقی سب چیزیں پھیر دی جاتی ہیں جس کو دولہا والا بجنسہ صندوق میں رکھ لیتا ہے۔جب واپس لینا تھا تو خواہ مخواہ بھیجنے کی کیوں تکلیف کی۔بس وہی نمود و شہرت۔پھر جب واپس آنا یقینی ہے تب تو عقلمندوں کے نزدیک کوئی شان وشوکت کی بات بھی نہیں کہ شاید کسی سے مانگ لایا ہو پھر گھر آ کر واپس کر دے گا اور اکثر ایسا ہوتا بھی ہے۔ غرض تمام لغویات شرع کے بھی خلاف اور عقل کے بھی خلاف پھر بھی لوگ ان پر غش ہیں۔(24) بری کے خوان میں دولہن والوں کی طرف سے ایک یا سوا روپیہ ڈالا جاتا ہے جس کو بری کی چنگیز کہتے ہیں اور وہ دولہا کے نائی کا حق ہوتا ہے۔اس کے بعد ایک ڈومنی ایک ڈوری لے کر دولہا کے پاس جاتی ہے اور ایک ہلکا انعام دو آنے یا چار آنے دیا جاتا ہے۔اس میں بھی وہی بے حد پابندی اور انعام کا زبردستی لینا اور معلوم نہیں کہ ڈومنی صاحبہ کا کیا استحقاق ہے اور یہ ڈوری کیا واہیات ہے۔(25) برات والے نکاح کے لئے گھر بلائے جاتے ہیں خیر غنیمت ہے خطا تو معاف ہوئی۔

ان خرافات میں اکثر اس قدر دیر لگتی ہے کہ اکثر تو تمام رات اس کی نذر ہو جاتی ہے۔
پھر بدخوابی ہے کوئی بیمار ہو گیا۔ کسی کو بدہضمی ہو گئی' کوئی نیند کے غلبہ میں ایسا سویا کہ
صبح کی نماز ندارد ہو گئی۔ ایک رونا ہو تو رویا جائے۔ یہاں تو سر سے پاؤں تک نور ہی
نور بھرا ہے اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں۔ (26) سب سے پہلے سقہ پانی لے کر آتا ہے اس
کو سوا روپیہ بیر گھڑی کے نام سے دیا جاتا ہے اگرچہ دل چاہے نہ چاہے مگر زکوۃ سے
بڑھ کر فرض ہے کیسے نہ دیا جائے۔ غضب ہے اوّل تو انعام میں جبر جو محض حرام ہے
اور جبر کے یہی معنی نہیں کہ لاٹھی ڈنڈا مار کر کسی سے کچھ لے لیا جائے بلکہ یہ بھی جبر
ہے کہ اگر نہ دیں گے تو بدنام ہوں گے پھر لینے والے خوب مانگ کر جھگڑ جھگڑ
کر لیتے ہیں اور وہ بے چارہ اپنے ننگ و ناموس کے لئے دیتا ہے یہ سب جبر حرام
ہے۔ پھر یہ بیر گھڑی تو ہندوانہ لفظ ہے معلوم ہوتا ہے کہ کافروں سی یہ رسم سیکھی ہے یہ
دوسری ظلمت ہوئی۔ (27) اس کے بعد ڈوم شربت گھولنے کے واسطے آتا ہے جس
کو سوا روپیہ دیا جاتا ہے اور شکر شربت کی دولہن کے یہاں سے آتی ہے۔ یہاں بھی
وہی انعام میں زبردستی کی علت لگی ہوئی ہے۔ پھر یہ ڈوم صاحب کس مصرف کے
ہیں۔ بیشک شربت گھولنے کے لئے بہت ہی موزوں و مناسب ہیں کیونکہ باجا
بجاتے بجاتے ہاتھوں میں سرور کا مادہ پیدا ہو گیا ہے تو شربت پینے والوں کو زیادہ
سرور ہو گا۔ پھر طرہ یہ کہ کیسی ہی سردی پڑتی ہو چاہے زکام ہو جائے مگر شربت ضرور
پلایا جائے اس بے عقلی کی بھی کوئی حد ہے۔ (28) پھر قاضی صاحب کو بلا کر نکاح
پڑھواتے ہیں۔ بس یہ ایک بات ہے جو تمام خرافات میں اچھی اور شریعت کے
موافق ہے مگر اس میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر جگہ حضرت قاضی صاحبان نکاح کے
مسائل سے محض ناواقف ہوتے ہیں کہ بعض جگہ یقیناً نکاح بھی درست نہیں ہوتا
تمام عمر بدکاری ہوا کرتی ہے۔ اور بعض تو ایسے حریص اور لالچی ہیں کہ روپیہ سوا روپیہ
کے لالچ ہے جس طرح فرمائش کی جائے کر گزرتے ہیں خواہ نکاح ہو یا نہ ہو۔ مردہ

بہشت میں جائے چاہے دوزخ میں اپنے حلوے مانڈے سے کام۔ اس لئے اس میں بہت اہتمام کرنا چاہئے کہ نکاح پڑھنے والا خود عالم ہو یا کسی عالم سے خوب تحقیق کر کے نکاح پڑھے۔ اور بعضی جگہ نکاح کے قبل دولہا کو گھر میں بلا کر دلہن کا ہاتھ پردے سے نکال کر اس کی ہتھیلی پر کچھ تل وغیرہ رکھ کر دولہا کو کھلاتے ہیں خیال کرنا چاہئے کہ ابھی نکاح نہیں ہوا۔ اور لڑکی کا ہاتھ دولہا کے سامنے بلاضرورت کر دیا کتنی بڑی بے حیائی ہے اللہ بچائے۔ (29) اس کے بعد اگر دولہا والے چھوارے لے گئے ہیں تو وہ لٹا دیتے ہیں یا تقسیم کر دیتے ہیں ورنہ وہی شربت خواہ گرمی ہو یا سردی۔ اس شربت میں علاوہ پابندی کے بیمار ڈالنے کا سامان کرنا ہے۔ جیسا کہ بعض فصلوں میں واقع ہوتا ہے یہ کہاں جائز ہے۔ (30) اب دولہن کی طرف کا نائی ہاتھ دھلاتا ہے۔ اس کو سوا روپیہ ہاتھ دھلائی دیا جاتا ہے۔ یہ دینا اصل میں انعام و احسان ہے مگر اب اس کو دینے والے اور لینے والے حق واجب اور نیگ سمجھتے ہیں۔ اس طرح سے لینا حرام ہے کیونکہ احسان میں زبردستی کرنا حرام ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا۔ اور اگر اسے خمت گزاری کا حق کہو تو خدمت گزار تو دولہن والوں کا ہے ان کے ذمہ ہونا چاہئے دولہا والوں سے کیا واسطہ یہ تو مہمان ہیں۔ علاوہ خلاف شرع ہونے کے خلاف عقل بھی کس قدر ہے کہ مہمانوں سے اپنے نوکروں کی تنخواہ مزدوری دلائی جائے۔ (31) دولہا کے لئے گھر سے شکرانہ بن کر آیا ہے جو خالی رکابیوں میں سب برائیوں کو تقسیم کیا جاتا ہے اس میں اس بے حد پابندی کے علاوہ عقیدے کی بھی خرابی ہے۔ یعنی اگر شکرانہ نہ بنایا جائے تو نامبارکی کا باعث سمجھتی ہیں بلکہ اکثر رسوم میں یہی عقیدہ ہے یہ خود شرک کی بات ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بدشگونی اور نامبارکی کی کچھ اصل نہیں۔ شریعت جس کو بے اصل بتائے اور لوگ اس پر پل بنا کر کھڑا کریں یہ شریعت کا مقابلہ ہے یا نہیں (32) اس کے بعد سب براتی کھانا کھا کر چلے جاتے ہیں۔ لڑکی والے کے گھر سے نوشہ کے لئے پلنگ سجا کر بھیجا جاتا ہے

اور کیسے اچھے وقت بھیجا جاتا ہے جب تمام رات زمین پر پڑے پڑے چور ہو چکے اب مرہم آیا ہے۔ واقعی حقدار تو ابھی ہوا۔ اس سے پہلے تو اجنبی اور غیر تھا۔ بھلے مانسو! اگر وہ داماد نہ تھا تو بلایا ہوا مہمان تو تھا۔ آخر مہمان کی خاطر مدارت کا بھی شرع اور عقل میں حکم ہے یا نہیں۔ اور دوسرے براتی اب بھی فضول رہے۔ ان کی اب بھی کسی نے بات نہ پوچھی۔ صاحب وہ بھی تو مہمان ہیں۔ (33) پلنگ لانے والے نائی کو سوا روپیہ دیا جاتا ہے پس معلوم ہوا یہ چار پائی اس علت کے لئے آئی تھی استغفر اللہ اس میں بھی وہی انعام میں جبر ہونا ظاہر ہے۔ (34) پچھلی رات کو ایک خوان میں شکرانہ بھیجا جاتا ہے اس کو برات کے سب لڑکے مل کر کھاتے ہیں۔ چاہے ان کمبختی ماروں کو بدہضمی ہو جائے۔ مگر شادی والوں کو اپنی رسمیں پوری کرنے سے کام۔ پہلے جہاں شکرانہ بنانے کا ذکر آیا ہے وہاں بیان ہو چکا ہے کہ یہ بھی خلاف شرع ہے۔ (35) اس خوان لانے والے نائی کو سوا روپیہ دیا جاتا ہے۔ کیوں نہ دیا جائے ان نائی صاحب کے بزرگوں نے اس بیچارے براتی کے باپ دادا کو قرض روپیہ دے رکھا تھا وہ بیچارہ اس کو ادا کر رہا ہے ورنہ اس کے باپ دادا جنت میں جانے سے اٹکے رہیں گے۔ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ (36) صبح کو برات کے بھنگی دولہن والوں کے گھر دف بجاتے ہیں یہ دف برات کے ساتھ آئے تھے۔ اور دف اصل میں جائز بھی تھے مگر اس میں شریعت نے یہ مصلحت رکھی ہے کہ ان سے نکاح کی خوب شہرت ہو جائے لیکن اب یقینی بات ہے کہ شان و شوکت دکھانے اور تفاخر کے لئے بجایا جاتا ہے اس لئے ناجائز اور موقوف کرنے کے قابل ہے۔ اعلان و شہرت کے اور ہزاروں طریقے ہیں اور اب تو ہر کام میں مجمع ہو جاتا ہے۔ خود ہی ساری بستی میں چرچا ہو جاتا ہے بس یہی شہرت کافی ہے اور اگر دف کے ساتھ شہنائی بھی ہو تو کسی حال میں جائز نہیں حدیث شریف میں صاف برائی اور ممانعت آئی ہے۔ (37) دولہن والوں کی طرف کا بھنگی برات کے گھوڑوں کی لید اٹھاتا ہے

اور دونوں طرف کے بھنگیوں کو لید اٹھائی اور صفائی کا نیگ برابر ملتا ہے بھلا اس ٹھیھڑے بدلائی سے کیا فائدہ۔ دونوں کو جب برابر ملتا ہے۔ تو اپنے اپنے کمینوں کو دے دیا ہوتا۔ خواہ مخواہ دوسرے سے دلا کر جبراً گناہ لازم کرایا۔ (38) دلہن والوں کی ڈومنی دولہا کو پان کھلانے کے واسطے آتی ہے اور دستور کے موافق اپنا پروت لے کر جاتی ہے۔ اس کو بھی انعام دینا پڑتا ہے۔ بے چارے کو آج ہی لوٹ لو۔ کچھ بچا کر لے جانے نہ پائے بلکہ اور قرض دار ہو کر جائے یہاں بھی اس جبر کو یاد کر لو۔ (39) اس کے بعد نائن دولہن کا سر گوندھ کر کے کنگھی کو ایک کٹورے میں رکھ کر لے جاتی ہے اور اس کو سر بندھائی اور ریوڑے پپائی کے نام سے کچھ دیا جاتا ہے کیوں نہ دیا جائے یہ بے چارہ سب کا قرض دار بھی ہے یہاں بھی وہی چیز ہے۔ (40) اس کے بعد کمینوں کے انعام کی فرد دولہن والوں کی طرف سے تیار ہو کر دولہا والوں کو دی جاتی ہے۔ وہ خواہ اس کو تقسیم کر دے یا یکمشت دلہن والوں کو دے دے۔ اس میں بھی وہی جبر لازم آتا ہے جس کا حرام ہونا کئی بار بیان ہو چکا ہے بعض لوگ کہتے ہیں۔ صاحب یہ لوگ ایسے ہی موقع کی امید پر عمر بھر خدمت کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جس کی خدمت کی ہے اسی سے خدمت کا بدلہ بھی لینا چاہئے۔ یہ کیا لغو حرکت ہے کہ خدمت کریں اور ان کی اور بدلہ دے وہ۔ (41) نوشہ گھر میں بلایا جاتا ہے اور اس وقت پوری بے پردگی ہوتی ہے۔ اور بعضی باتیں بے حیائی کی اس سے پوچھی جاتی ہیں جس کا گناہ اور بے غیرتی ہونا ظاہر ہے۔ بیان کی حاجت نہیں۔ بعضی جگہ دولہا سے فرمائش ہوتی ہے کہ دلہن سے کہے کہ میں تمہارا غلام ہوں، اور تم شیر ہو، اور میں بھیڑ ہوں الٰہی توبہ اللہ تعالٰی تو خاوند کو سردار فرمائیں اور یہ اس کو غلام اور تابعدار بنائیں۔ بتلاؤ قرآن کے خلاف یہ رسم ہے یا نہیں۔ (42) اگر بہت غیرت سے کام لیا گیا تو یہ اس کا رومال گھر میں منگایا جاتا ہے۔ اور اس وقت سلامی کا روپیہ جو نیوتے میں آتا ہے جمع کر کے دولہا کو دیا جاتا ہے۔ اس نیوتے کا گناہ ہونا

اوپر بیان ہو چکا ہے۔(43) اس سے ڈومنی اور نائن کا حق بقدر آٹھ آنے نکالا جاتا ہے۔ اللہ میاں کی زکوٰۃ کا چالیسواں حصہ اتنا فرض نہیں کھیت کا دسواں حصہ واجب نہیں مگر ان کا حصہ نکالنا سب فرضوں سے بڑھ کر فرض ہے یہ بے حد پابندی کس قدر لغو ہے۔ پھر یہ کہ نائن تو خدمتی بھی ہے۔ بھلا یہ ڈومنی کس مصرف کی ہے جو ہر جگہ اس کا ساجھا اور حق رکھا ہوا ہے۔ بقول شخصے بیاہ میں بیج کا لیکھا۔ شاید گانے بجانے کا حق الخدمت ہوگا۔ سو جب گانا بجانا حرام ہے تو جیسا کہ پہلے باب میں بیان ہو چکا ہے۔ تو اس پر کچھ مزدوری اور انعام دینا دلانا کس طرح جائز ہوگا۔ اور مزدوری بھی کس طرح کی کہ گھر والا تو اس لئے دیتا ہے کہ اس نے بلایا اس کے یہاں تقریب ہے۔ بھلا اور آنے والوں کی کیا کم بختی کہ ان سے بھی جبراً وصول کیا جاتا ہے اور جو نہ دے اس کی ذلت و تحقیر اور اس پر طعن و ملامت کی جاتی ہے۔ بس ایسے گانے اور ایسے حق کو کیوں کر حرام نہ کہا جائے گا۔ گانے بجانے میں بعضوں کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ بیاہ شادی میں گیت درست ہے، لیکن یہ نہیں دیکھتے کہ اب جو خرابیاں اسمیں مل گئی ہیں ان سے درست نہیں رہا وہ خرابیاں یہ ہیں کہ ڈومنیاں اسے گاتی ہیں۔ ہمارے مذہب میں یہ منع ہے۔ اور ان کی آواز غیر مردوں کے کانوں میں پہنچتی ہے۔ نامحرم کو ایسی آواز سنانا بھی گناہ ہے۔ اور اکثر ڈومنیاں جوان بھی ہوتی ہیں ان کے آواز سے اور بھی خرابی کا ڈر ہے کیونکہ سننے والوں کے دل پاک نہیں رہے۔ گانا سننے سے اور ناپاکی بڑھ جاتی ہے۔ کہیں کہیں ڈھولک بھی ہوتی ہے۔ یہ کھلا ہوا گناہ ہے۔ پھر زیادہ رات اسی دھندے میں گزرتی ہے صبح کی نمازیں اکثر قضا ہو جاتی ہیں۔ مضمون بھی بعض دفعہ خلاف شرع ہوتا ہے ایسا گانا گوانا کب درست ہوگا۔

(44) کھانے سے فراغت کے بعد جہیز کی تمام چیزیں مجمع عام میں لائی جاتی ہیں اور ایک ایک چیز سب کو دکھلائی جاتی ہے اور زیور کی فہرست پڑھ کر سب کو سنائی جاتی ہے خود کہو کہ پوری پوری ریا و نمائش ہے یا نہیں علاوہ اس کے زنانے کپڑوں کا

مردوں کو دکھلانا کس قدر غیرت کے خلاف ہے۔ اور بعضے لوگ اپنے نزدیک بڑی دینداری کرتے ہیں جہیز دکھلاتے ہیں مقفل صندوق اور اسباب کی فہرست دے دیتے ہیں لیکن اس میں بھی دکھلاوا ضرور ہے براتی وغیرہ صندوق لاتے ہوئے دیکھتے ہیں بعضے فہرست بھی مانگ کر پڑھنے لگتے ہیں دوسرے دولہا کے گھر جو مہمان جمع ہیں کھول کر بھی دکھلایا جاتا ہے۔ اس کا بچاؤ تو یہی ہے کہ جہیز ہمراہ نہ بھیجا جائے پھر اطمینان کے وقت سب چیزیں اپنی لڑکی کو دکھلا کر سپرد کر دی جائیں وہ جب چاہے لے جائے جب چاہے ایک دفعہ چاہے کئی دفعہ کر کے۔ (45) سوا روپیہ کمینوں کا نیگ جہیز کے خوان میں ڈالا جاتا ہے وہی انعام میں زبردستی یہاں بھی یاد کرلو۔ (46) اب لڑکی کے رخصت ہونے کا دن آیا۔ میانہ میں یا پالکی دروازہ میں رکھ کر دولہن کے باپ بھائی وغیرہ اس کے سر پر ہاتھ دھرنے کو گھر میں بلائے جاتے ہیں۔ اس وقت بھی اکثر مردوں عورتوں کا آمنا سامنا ہو جاتا ہے۔ جس کا برا ہونا ظاہر ہے۔ (47) پھر لڑکی کو رخصت کر کے ڈولے میں بٹھاتے ہیں اور عقل کے خلاف سب میں رونا پیٹنا مچتا ہے ممکن ہے بعض کو جدائی کا قلق ہو مگر اکثر تو رسم ہی پورا کرنے کو روتی ہیں کہ کوئی یوں کہے گا کہ ان پر لڑکی بھاری ہوتی تھی اس کو دفع کر کے خوش ہوئے اور یہ جھوٹا رونا حق کا فریب ہے جو کہ عقل اور شرع دونوں کے خلاف اور گناہ ہے۔ (48) بعض جگہ دولہا کو حکم ہوتا کہ دلہن کو گود میں لے کر ڈولے میں رکھ دے۔ ان کی یہ فرمائش سب کے روبرو پوری کی جاتی ہے اگر کمزور ہو تو بہنیں وغیرہ سہارا لگاتی ہیں۔ اس میں علاوہ بے غیرتی اور بے حیائی کے اکثر عورتوں کا بالکل سامنا ہو جاتا ہے کیوں کہ یہی تماشا دیکھنے کے لئے تو یہ فرمائش ہوئی ہے پھر کبھی دلہن زیادہ بھاری ہوئی نہ سنبھل سکی تو چھوٹ پڑتی ہے اور چوٹ لگتی ہے اس لئے یہ بھی ناجائز ہے۔ (49) دلہن کے دوپٹہ کے ایک پلو میں کچھ نقد دوسرے میں ہلدی کی گرہ تیسرے میں جائفل چوتھے میں چاول اور گھاس کی پتی باندھتی ہیں یہ

شگون اور ٹوٹکا ہے جو علاوہ خلاف عقل ہونے کے شرک کی بات ہے ۔ (50) اور ڈولے میں مٹھائی کی چنگیر رکھ دیتی ہیں جس کے خرچ کا موقع آگے چل کر معلوم ہوگا۔ اسی سے اس کا بےہودہ اور منع ہونا ظاہر ہو جائے گا۔ (51) اوّل ڈولہ دلہن کی طرف کے کہار اٹھاتے ہیں اور دولہا والے اس پر سے بکھیر شروع کرتے ہیں۔ اگر اسمیں کوئی اثر شگونی بھی سمجھتے ہیں کہ اس کے سر سے آفتیں اتر گئیں تب تو عقیدے کی خرابی ہے ورنہ نام ونمود شہرت کی نیت ہونا ظاہر ہے غرض ہر حال میں برا ہے، پھر لینے والے اس کی بکھیر کی بھنگی ہوتے ہیں جس سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ صدقہ خیرات کرنا مقصود ہے ورنہ غریبوں محتاجوں کو دیتے پس یہ ایک طرح کا فضول و بیجا خرچ بھی ہے کہ مستحقین کو چھوڑ کر غیر مستحقین کر دیا۔ پھر اس میں بعض کے چوٹ لگ جاتی ہے۔ کسی کے بھیڑ کی وجہ سے اور کسی کے خود روپیہ پیسہ لگ جاتا ہے یہ خرابی الگ رہی۔ (52) اس بکھیر میں ایک مٹھی ان کہاروں کو دی جاتی ہے اور وہ سب کمینوں کا حق ہوتا ہے۔ وہی جبر کا ناجائز ہونا یہاں بھی یاد کرو۔ (53) جب بکھیر کرتے ہوئے شہر کے باہر پہنچتے ہیں تو یہ کہا ڈولہ کسی باغ میں رکھ کر اپنا نیگ سوا روپیہ لے کر چلے جاتے ہیں وہی انعام لینے میں زبردستی یہاں بھی ہے۔ (54) اور دلہن کے عزیز و اقارب جو اس وقت تک ڈولے کے ساتھ ہوتے ہیں رخصت کر کے چلے جاتے ہیں۔ اور وہاں پر وہ چنگیر مٹھائی کی نکال کر براتیوں میں بھاگ دوڑ چھینا جھپٹی شروع ہوتی ہے۔ اس میں علاوہ اسی بے حد پابندی کے اکثر یہ بے احتیاطی ہوتی ہے کہ اجنبی مرد ڈولے میں اندھا دھند ہاتھ ڈال کر وہ چنگیر لے لیتے ہیں اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ پردہ کھل جائے گا نائن یا دلہن کا ہاتھ لگ جائے گا اور بعض غیرت مند دولہا اور دلہن کے رشتہ دار اس پر جوش میں آ کر برا بھلا کہتے ہیں جس میں بعض وقت بات بہت بڑھ جاتی ہے مگر اس منحوس رسم کو نہیں چھوڑتا۔ تمام تھکا فضیحتی منظور مگر اس کا ترک کرنا منظور نہیں اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. (55) راستے میں

جو اول ندی ملتی ہے تو کہار لوگ اس ندی پر پہنچ کر ڈولہ رکھ دیتے ہیں کہ ہمارا حق دو تب ہم پار جائیں۔ اور یہ حق کم از کم ایک روپیہ ہوتا ہے۔ جس کو دریا اترائی کہتے ہیں۔ یہ وہی انعام میں زبردستی ہے۔ (56) جب مکان پر ڈولہ پہنچتا ہے تو کہار ڈولہ نہیں رکھتے جب تک ان کو سوا روپیہ انعام نہ دیا جائے۔ اگر یہ انعام ہے تو یہ جبر کیا اور اگر مزدوری ہے تو مزدوری کی طرح ہونا چاہئے۔ کہ جو کسی کے پاس ہوا دے دیا۔ اس کا وقت مقرر کر کے مجبور کرنا بجز رسم ادا کرنے کے اور کچھ نہیں جس کو بے حد پابندی کہنا چاہئے۔ (57) بعض جگہ یہ بھی دستور ہے کہ دولہا کا کوئی رشتہ دار لڑکا آ کر ڈولہ روک لیتا ہے کہ جب تک ہمارا حق نہ ملے ڈولے کو گھر میں نہ جانے دیں گے۔ اس کو بھی اسی بے حد پابندی میں داخل سمجھو۔ (58) ڈولہ آنے سے پہلے ہی بیچ صحن میں تھوڑی جگہ لیپ رکھتی ہیں اور اس میں آٹے سے گھروندے کی طرح بنا دیتی ہیں' ڈولہ اول اول وہیں رکھا جاتا ہے۔ دلہن کا انگوٹھا اس میں ٹکا لیتی ہیں تب اندر لے جاتی ہیں۔ اس میں علاوہ بے حد پابندی کے سراسر شگون بھرا ہوا ہے۔ اور کافروں کی موافقت' پھر اناج کی بے قدری اس لئے یہ بھی ناجائز ہے۔ (59) جب کہار ڈولہ رکھ کر چلے جاتے ہیں تو دھیانیاں بہو کو ڈولے میں سے نہیں اتارنے دیتیں جب تک ان کو ان کا حق نہ دیا جائے بلکہ اکثر دروازہ بند کر لیتی ہیں جس کے یہ معنی ہوئے کہ جب تک ہم کو فیس یا جرمانہ نہ دیا جائے تب تک ہم دلہن کو گھر میں نہ گھسنے دیں گے یہ بھی انعام میں زبردستی ہے۔ (60) اس کے بعد نوشہ کو بلا کر ڈولے کے پاس کھڑا کیا جاتا ہے اس کی نہایت پابندی ہے اور یہ ایک قسم کا شگون ہے جس سے عقیدے کی خرابی معلوم ہوتی ہے اور اکثر اس وقت پردہ عورتیں بھی بے تمیزی سے سامنے آ کھڑی ہوتی ہیں۔ (61) عورتیں صندل اور مہندی پیس کر لے جاتی ہیں اور دلہن کے داہنے پاؤں اور کوکھ کو ایک ایک ٹیکہ لگاتی ہیں یہ کھلا ہوا ٹوٹکا اور شرک ہے۔ (62) تیل اور مالش صدقہ کر کے بھنگن کو دیا جاتا ہے

اور میانے کے چاروں پایوں پر تیل چھڑکا جاتا ہے وہی عقیدے کی خرابی کا روگ اس لغو حرکت کا بھی منشا ہے۔ (63) اور اس وقت ایک بکرا گڈریہ سے منگا کر نوشہ اور دلہن کے اوپر سے صدقہ کر کے اسی گڈریہ کو مع کچھ نیگ کے جس کی مقدار دو آنے یا چار آنے قیمت ہے وہ دے جاتا ہے۔ دیکھو یہ کیا لغو حرکت ہے اگر بکرا خریدا ہے اس کی قیمت کہاں دی۔ اگر یہی ہے تو بھلا ویسے تو اتنے کو خرید لو۔ اگر خریدا نہیں تو وہ اس گڈریہ کی ملک ہے تو یہ پرائے امل کے صدقہ کرنے کے کیا معنی' یہ تو ہی مثل ہے حلوائی کی دوکان پر نا نا جی کی فاتحہ پھر صدقہ کا مصرف گڈریہ بہت موزوں ہے۔ غرض سرتاپا لغو حرکت ہے اور بالکل اصول شریعت کے خلاف (64) اس کے بعد بہو کو اتار کر گھر میں لاتی ہیں اور ایک بوریئے پر قبلہ رخ بٹھاتی ہیں اور سات سہاگنیں مل کر تھوڑی تھوڑی کھیر بہو کے داہنے ہاتھ پر رکھتی ہیں پھر اس کھیر کو ان میں سے ایک سہاگن منہ سے چاٹ لیتی ہے۔ یہ رسم بالکل شگون اور فالوں سے مل کر بنی ہے جس کا منشا عقیدے کی خرابی ہے اور قبلہ رخ ہونا بہت برکت کی بات ہے لیکن یہ مسئلہ بس ان ہی خرافات پر عمل کرنے کے لئے رہ گیا اور کبھی عمر بھر چاہے نماز کی بھی توفیق نہ ہوئی ہو۔ اور جب اس کی پابندی فرض سے بڑھ کر ہونے لگے اور ایسا نہ کرنے کو بدشگونی سمجھا جائے تو یہ بھی شرع کی حد سے بڑھ جانا ہے۔ اس لئے یہ بھی جائز نہیں بعض جگہ یہاں بھی نوشہ گود میں لے کر دلہن کو اتارتا ہے اس کی قباحتیں اوپر بیان ہو چکیں۔ (65) یہ کھیر دو طباقوں میں اتاری جاتی ہے ایک ان میں سے ڈومنی کو (شاباش ری ڈومنی تیرا تو سب جگہ ظہور ہے) اور ایک نائن کو مع کچھ انعام کے جس کی مقدار کم سے کم پانچ ٹکے ہیں دیا جاتا ہے۔ یہ سب محض رسوم کی پابندی اور خرافات ہے۔ (66) اس کے بعد ایک یا دو من کی کھیر برادری میں تقسیم کی جاتی ہے جس میں علاوہ پابندی کے بجز ریا و تفاخر اور کچھ نہیں۔ (67) اس کے بعد بہو کا منہ کھولا جاتا ہے اور سب سے پہلے ساس یا سب سے بڑی عورت خاندان کی بہو کا

منہ دیکھتی ہے اور کچھ منہ دکھلائی دیتی ہے جو ساتھ والی کے پاس جمع ہوتا رہتا ہے اس کی ایسی سخت پابندی ہے کہ جس کے پاس منہ دکھلائی نہ ہو وہ ہرگز ہرگز منہ نہیں دیکھ سکتی کیونکہ لعنت وملامت کا اتنا بھاری بوجھ اس پر رکھا جائے جس کو کسی طرح اٹھا ہی نہ سکے۔فرض اس کو واجبات سے قرار دیا ہے جو صاف شرع حد سے بڑھ جانا ہے پھر اس کی کوئی معقول وجہ نہیں سمجھ میں آتی کہ اس کے ذمہ منہ پر ہاتھ رکھنا بلکہ ہاتھوں پر منہ رکھنا یہ کیوں فرض کیا گیا ہے کہ اور فرض بھی ایسا کہ اگر کوئی نہ کرے تو تمام برادری میں بے حیا' بے شرم' بے غیرت مشہور ہو جائے بلکہ ایسا تعجب کریں کہ جیسے کوئی مسلمان کافر بن جائے پھر خود ہی کہو اس میں بھی شریعت کی حسد سے باہر ہو جانا یا نہیں اس شرم میں اکثر بلکہ ساری دلہنیں نماز قضا کر ڈالتی ہیں۔اگر ساتھ والی نے موقع پا کر پڑھوا دی تو خیر ورنہ عورتوں کے مذہب میں اس کو اجازت نہیں کہ خود اٹھ کر یا کسی سے کہہ سن کر نماز کا بندوبست کرے اس کو ذرا ادھر ادھر ہلنا' بولنا' چالنا' کھانا پینا' اگر کھجلی بدن میں اٹھے تو کھجلانا' اگر جمائی یا انگڑائی کا غلبہ ہو جمائی انگڑائی لینا یا نیند آنے لگے تو لیٹ رہنا' پیشاب پاخانہ خطا ہونے لگے تو اس کی اطلاع تک کرنا بھی ان عورتوں کے مذہب میں حرام بلکہ کفر ہے۔اس خیال کی وجہ سے دلہن دو چار دن پہلے سے بالکل دانہ پانی چھوڑ دیتی ہیں۔کہ کہیں پیشاب پاخانہ کی حاجت نہ ہو جو سب میں بدنامی ہو جائے۔خدا جانے اس بے چاری نے کیا جرم کیا تھا۔جو ایسی سخت کال کوٹھڑی میں یہ مظلومہ قید کی گئی۔خود سوچو کہ اس میں بلاوجہ ایک مسلمان کو تکلیف دینا ہے یا نہیں پھر کیونکر اجازت ہو سکتی ہے اور یاد رہے کہ نمازوں کے قضا ہونے کا گناہ اس کو ہوتا ہے لیکن اور سب عورتوں کو بھی اتنا ہی گناہ ہوتا ہے جن کی بدولت یہ رسمیں قائم ہیں اس لئے ان سب خرافات کو موقوف کرنا چاہئے۔اور بعض شہروں میں یہ بے ہودگی ہے کہ کنبے کے سارے مرد بھی دلہن کا منہ دیکھتے ہیں استغفر اللہ ونعوذ باللہ۔(68) یہ سب عورتیں منہ دیکھتی ہیں اس کے بعد کسی کا بچہ بہو

کی گود میں بٹھاتی ہیں اور کچھ مٹھائی دے کر اٹھا لیتی ہیں وہی خرافات شگون مگر کیا ہوتا ہے۔ اس پر بھی بعضوں کے تمام عمر اولاد نہیں ہوتی تو یہ تو بہ برے خیالات ہیں۔ (69) اس کے بعد بہو کو اٹھا کر چار پائی پر بٹھاتی ہیں پھر نائن دلہن کے دائیں پیر کا انگوٹھا دھوتی ہیں اور وہ روپیہ یا اٹھنی وغیرہ جو بہو کے ایک پلو میں بندھا ہوتا ہے انگوٹھا دھلائی میں نائن کو دیا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی کوئی شگون ہے۔ (70) بعد آنے دلہن کے شکرانہ کے دو طباق ایک اس کے لئے دوسرا نائن کے لئے جو بہو کے ساتھ آتی ہے نبائے جاتے ہیں اس وقت بھی وہی سہاگنیں مل کر کچھ دانے بہو کے منہ کو اس بے چاری کے للچانے کے لئے لگا کر آپس میں سب مل کر کھا لیتی ہیں۔ (شاباش شاباش) یہ سب شگون معلوم ہوتا ہے۔ (71) پھر دلہا والوں کی نائن دلہن والوں کی نائن کا ہاتھ دھلواتی ہے اور یہ نائن موافق تعلیم اپنے آقا کے کچھ نقد ہاتھ دھلوائی دیتی ہے اور کھانا شروع کر دیتی ہے اس میں بھی وہی بے حد پابندی اور انعام میں جبر کی خرابی ہے۔ (72) کھانا کھاتے وقت ڈومنیاں گالیاں گاتی ہیں (کمبختوں پر خدا کی مار) اور اس نائن سے نیگ لیتی ہیں۔ ماشاءاللہ گالیاں کی گالیاں کھاؤ اور اوپر سے انعام دو۔ اس جہالت کی بھی کوئی حد ہے خدا کی پناہ۔ (73) جب جہیز کھولا جاتا ہے تو ایک جوڑا ساتھ والی نائن کو دیا جاتا ہے اور ایک ایک جوڑا سب دھاینان آپس میں تقسیم کر لیتی ہیں۔ واہ کیا اچھی زبردستی ہے مان نہ مان میں تیرا مہمان اگر کوئی کہے یہ زبردستی نہیں اس کو تو سب مانے ہوئے ہیں تو جواب یہ ہے کہ جب جانتی ہیں کہ نہ ماننے سے نکو بنائی جائیں گی تو اس زبردستی کے ماننے کا کیا اعتبار ہے۔ زبردستی کا ماننا تو وہ بھی مان لیتا ہے جس کی چوری ہو جاتی ہے اور چپ کر بیٹھ رہتا ہے یا کوئی ظالم مالک چھین لیتا ہے اور یہ ڈر کے مارے نہیں بولتا۔ ایسے ماننے سے کسی کا مال حلال نہیں ہو جاتا۔ اسی طرح بعض جگہ یہ بھی دستور ہے کہ جہیز میں جو بٹوے اور کمر بند اور تلیدانیاں ہوتی ہیں وہ سب دھیانان آپس میں تقسیم کر

لیتی ہیں اور حصے رسد بہو کو بھی دیتی ہیں۔ (74) رات کا وقت تنہائی کے لئے ہوتا ہے جس میں بعض عورتیں جھانکتی تاکتی ہیں اور موافق مضمون حدیث کے لعنت میں داخل ہوتی ہیں۔ (75) صبح کو یہ بے حیائی ہوتی ہے کہ رات کا بستر چادر وغیرہ دیکھی جاتی ہے کہ اس سے بڑھ کر بعض جگہ یہ غضب ہے کہ تمام کنبے میں نائن کے ہاتھ پھرایا جاتا ہے کسی کا راز معلوم کرنا مطلقاً حرام ہے خصوصاً ایسی حیا کی بات کی شہرت سب جانتے ہیں۔ کہ کس قدر بے غیرتی کی بات ہے مگر افسوس ہے عین وقت پر کس کو ناگوار نہیں معلوم ہوتا۔ اللہ بچائے۔ (76) عصر مغرب کے درمیان میں بہو کر سر کھولا جاتا ہے اور وقت ڈومنیاں گاتی جاتی ہیں اور ان کو سوا روپیہ پانچ ٹکے مانگ بھرائی اور سر کھلائی کے نام سے دیئے جاتے ہیں اس میں بھی وہی بے حد پابندی اور مزدوری دینے کی خرابی موجود ہے۔ (77) بہو کے آنے سے اگلے دن اس کے عزیز قریب دو چار گاڑیاں اور مٹھائی وغیرہ لے کر آتے ہیں اس آمد کا نام چوتھی ہے اس میں بھی وہی بے حد پابندی کی علت لگی ہوئی ہے علاوہ اس کے یہ رسم کافروں کی ہے اور کافروں کی موافقت منع ہے۔ (78) بہو کے بھائی وغیرہ گھر میں بلائے جاتے ہیں اور بہو کے پاس علیحدہ مکان میں بیٹھتے ہیں۔ اکثر اوقات یہ لوگ شرعاً نامحرم بھی ہوتے ہیں مگر اس کی کچھ تمیز نہیں ہوتی کہ نامحرم کے پاس تنہا مکان میں بیٹھنا۔ خصوصاً زیب و زینت کے سات کس قدر گناہ اور بے غیرتی ہے اور وہ بہو کو کچھ نقد دیتے ہیں اور کچھ مٹھائی کھلاتے ہیں چوتھی کا جوڑا مع تیل وعطر اور کمینوں کے خرچ کے گھر میں بھیج دیتے ہیں۔ یہ سب اسی بے حد پابندی میں داخل ہے۔ (79) جب نائی ہاتھ دھلوانے آتا ہے تو وہ اپنا نیگ جو زیادہ سے زیادہ سوا روپیہ اور کم سے کم چار آنے ہیں لے کر ہاتھ دھلواتا ہے' اس فرضیت کا بھی کچھ ٹھکانا ہے جتنے حقوق خدا کے اور بندوں کے ہیں سب میں توقف ہو جائے مگر اس من گھڑت حق میں جب سچ پوچھو تو ناحق ہے کیا مجال کہ ذرا فرق آ جائے بلکہ پیشگی وصول کیا

جائے پہلے اس کا قرض ادا کرو تب کھانا نصیب ہو استغفر اللہ مہمانوں سے دام لے کر کھانا کھلانا یہ ان ہی عقل کے دشمنوں کا کام ہے۔ یہ بھی بے حد پابندی اور شرعی حد سے آگے بڑھنا اور انعام میں جبر کرنا ہے۔ (80) کھانا کھانے کے وقت چوتھی والوں کی ڈومنیاں دروازے پر بیٹھ کر اور گالیاں گا کر اپنا نیگ لیتی ہیں۔ خدا تم کو سمجھے ایسے ہی لینے والے اور ایسے ہی دینے والے۔ حاجتمندوں کو خوشامد اور دعاؤں پر بھی پھوٹی کوڑی نہ دیں اور ان بد ذاتوں کو گالیاں کھا کر روپے بخشیں۔ واہ رے رواج تو بھی کیسا زبردست ہے خدا تجھے ہمارے ملک سے غارت کر لے۔ (81) دوسرے روز چوتھی کا جوڑا پہنا کر مع اس مٹھائی کے جو بہو کے گھر سے آئی تھی رخصت کرتے ہیں۔ ماشاء اللہ بھلا اس مٹھائی کے بھیجنے سے اور پھر واپس لے جانے سے کیا حاصل ہوا۔ شاید اس مبارک گھر سے مٹھائی میں برکت آ جانے کے لئے بھیجی ہوگی۔ خیال تو کرو رسم کی پابندی میں عقل بھی جاتی رہتی ہے اور بے حد پابندی کا گناہ والزام الگ رہا۔ (82) اور بہو کے ساتھ نوشہ بھی جاتا ہے اور رخصت کرتے وقت وہی چاروں چیزیں پلوؤں میں باندھی جاتی ہیں۔ جو رخصت کے وقت وہاں سے بند کر آئی تھیں یہ بھی خرافات وشگون ہے۔ (83) وہاں جا کر جب دلہن اتاری جاتی ہے تو وہی اس کا داہنا انگوٹھا وہاں کی نائن دھو کر وہ اٹھنی یا روپیہ جو بہو کے پلو میں بندھا ہوتا ہے یعنی وہی شگون یہاں بھی ہے۔ (84) جب دولہا گھر آ جاتا ہے تو سالیاں اس کا جوتا چھپا کر جوتا چھپائی کے نام سے کم از کم ایک روپیہ لیتی ہے۔ شاباش ایک تو چوری کریں اور الٹا انعام پائیں۔ اول تو ایسی مہمل ہنسی کہ کسی کی چیز اٹھائی چھپا دی تو حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے پھر یہ کہ ہنسی دل لگی کا خاصہ ہے کہ اس سے بے تکلفی بڑھتی ہے اجنبی اور غیر مرد سے ایسا علاقہ ربط پیدا کرنا یہ خود شرع کے خلاف ہے پھر اس انعام کو حق لازمی سمجھنا یہ بھی زبردستی کر کے لینا اور شرعی حد سے نکل جانا ہے بعض جگہ جوتا چھپائی کی رسم نہیں مگر اس کا انعام باقی ہے کیا واہیات بات ہے۔

(85) اس سے بدتر چوتھی کھیلنا ہے جو بعض شہروں میں رائج ہے اس میں اس درجہ کی بے حیائی اور بے غیرتی ہوتی ہے اس کا کچھ پوچھنا نہیں۔ پھر جن کی عورتیں اس چوتھی کھیلنے میں شریک ہوتی ہیں ان کے شوہر باوجود معلوم ہوں کے اس کا انتقام اور منع نہ کرنے کی وجہ سے دیوث بنتے ہیں اور کافروں کی مشابہت' ان سب کے علاوہ اور بعض وقت ایسی ایسی چوٹیں لگ جاتی ہیں کہ آدمی تلملا جاتا ہے اس کا گناہ الگ ہے۔ (86) جب دلہا آتا ہے تو وہاں کا نائی اس کے داہنے پیر کا انگوٹھا دھو کر اپنا حق لیتا ہے جو ایک روپیہ کے قریب ہوتا ہے۔ اور باقی کمینوں کا خرچ گھر میں دیتے ہیں یہ سب شگون اور بے حد پابندی میں داخل ہے۔ ان سب معنوں میں نائی کا حق سب سے زیادہ سمجھا جاتا ہے یہ ہندوؤں کی رسم ہے ان کے رواج میں نائی کے اختیارات چونکہ بہت زیادہ ہیں اس لئے اس کی بڑی قدر ہے۔ بے علم مسلمانوں نے اختیارات تو ان سے لے لئے مگر تنخواہ وہی رکھی جو اکثر جگہ محض ناحق کا لینا دینا ہے۔ جہاں کوئی شرعی وجہ بھی نہیں نکل سکتی۔ (87) اب کھانے کا وقت آیا تھا نائی صاحب روٹھے بیٹھے ہیں ہزاروں منتیں کرو خوشامد کرو مگر ان کا ہاتھ ہی نہیں اٹھتا کہ جب ہم کو نہ دو گے ہم نہ کھائیں گے۔ جب حق مل جائے گا تب کھائیں گے۔ سبحان اللہ کیا عقل کی بات ہے کہ کھانے کا کھانا کھائیں اوپر سے دانت گھسائی مانگیں۔ اس طوفان بے تمیزی میں حیا' شرم' عقل' تہذیب' سب طاق پر رکھ دیئے جاتے ہیں اس میں بھی احسان میں زبردستی کی اور دینے میں ریاونمائش کی علت موجود اس لئے یہ بھی ناجائز ہے۔ (88) دو چار دن کے بعد پھر دلہا والے دلہا دلہن کو لے جاتے ہیں اس کو بہوڑہ کہتے ہیں اور اس میں بھی وہی سب رسمیں ہوتی ہیں جو چوتھی میں ہوئی تھیں جو برائیاں اور گناہ اس میں تھے وہی یہاں سمجھ لو۔ (89) اس کے بعد بہو کے میکے سے کچھ عورتیں اس کو لینے آتی ہیں اور اپنے ساتھ کھجوریں لاتی ہیں وہی بے حد پابندی۔ (90) یہ کھجوریں ساری برادری میں تقسیم ہوتی ہیں وہی ریاونمود۔ (91)

پھر جب یہاں سے رخصت ہوتی ہے تو نئی کھجوریں ساتھ کی جاتی ہیں وہی بے حد پابندی۔(92) اور وہ باپ کے گھر جا کر برادری میں تقسیم ہوتی ہیں وہی فخر دریا یہاں بھی۔(93) اس کے بعد اگر شب برات یا محرم ہو تو باپ کے گھر ہوگا۔ یہ پابندی کونسی آیت یا حدیث سے ثابت ہے۔وجہ اس کی صرف جاہلیت کا ایک خیال ہے کہ محرم اور شب برات کو نعوذ باللہ نامبارک سمجھتی ہیں اس لئے دلہا کے گھر ہونا نامناسب جانتی ہیں۔(94) اور رمضان بھی وہیں ہوتا ہے قریب عید سواری بھیج کر بہو کو بلاتی ہیں۔غرض یہ کہ جو تہوار غم اور بھوک اور سوزش کے ہیں جیسے محرم کے یہ غم و رنج کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ رمضان میں بھی بھوک پیاس کا ہونا ظاہر ہے۔شب برات کو عام لوگ جلتا بلتا کہتے ہیں۔غرض یہ سب باپ کے حصہ میں اور عید جو خوشی کا تہوار ہے۔وہ گھر ہونا چاہئے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ. (95) اور وہاں سے دو تین من جنس مثل سویاں' آٹا' میوہ وغیرہ بھیجا جاتا ہے۔ اور دلہا دلہن کو جوڑا مع کچھ نقدی گھی کے نام سے اور کچھ شرینی دی جاتی ہے۔ یہ ایسا ضروری فرض ہے کہ گو سودی قرض لینا پڑے مگر یہ قضا نہ ہو۔ ظاہر ہے کہ شرعی حد سے بڑھ جانا ہے۔ (96) بعد نکاح کے سال دو سال تک بہو کی روانگی کے وقت کچھ مٹھائی اور نقد اور جوڑے وغیرہ دونوں طرف سے بہو کے ہمراہ کر دیئے جاتے ہیں اور عزیزوں میں بھی خوب دعوتیں ہوتی ہیں مگر وہی جرمانہ کی دعوت کہ بدنامی سے بچنے کا یا نامورى و سرخروئی حاصل کرنے کو سارا بکھیڑا ہوتا ہے۔پھر اس کے بدلے اور برابری کا بھی پورا لحاظ ہوتا ہے کہ بلکہ بعض اوقات خود شکایات و تقاضا کر کے دعوت کھاتے ہیں غرض تھوڑے دنوں تک یہ آؤ بھگت سچی یا جھوٹی ہوتی رہتی ہے پھر اس کے بعد کسی کو نہیں پوچھتا۔سب خوشیاں منانے والے اور جھوٹی خاطر داری کرنے والے سب الگ ہوئے اب جو مصیبت پڑے بھگتو۔کاش جس قدر روپیہ بے ہودہ اڑایا ہے اگر ان دونوں کے لئے اس سے کوئی جائیداد خریدی جاتی یا تجارت کا سلسلہ شروع کر دیا

جاتا تو کس قدر راحت ہوتی۔ ساری خرابی ان رسوم کی پابندی سے ہے۔(97) دونوں طرف کی شیرنی دونوں کی برابری میں تقسیم ہو جاتی ہے جس کا منشا وہی ریا ہے کہ اور اگر وہ شیرنی سب کو نہ پہنچے تو اپنے گھر سے منگا کر ملاؤ یہ بھی جرمانہ ہے۔ (98) بعض جگہ گنگنا باندھنے کا بھی دستور ہے جو کافروں کی رسم ہونے کی وجہ سے منع ہے۔(99) بعض جگہ آرسی مصحف کی بھی رسم ہے۔اس میں بھی طرح طرح کی رسوائیاں اور فضیحتیاں ہیں جو بالکل عقل اور شرع کے خلاف ہیں۔(100) بعض جگہ آرائش اور آتش بازی کا سامان ہوتا ہے جو سراسر افتخار اور مال کا بے ہودہ اڑانا ہے جس کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔(101) بعضی جگہ ہندوستانی یا انگریزی باجے ہوتے ہیں ان کا حرام ہونا حدیث میں موجود ہے۔اور کہیں ناچ بھی ہوتا ہے جس کا حرام ہونا پہلے باب میں بیان کر دیا گیا ہے۔(102) بعض تاریخوں اور مہینوں اور رسالوں کو مثلاً اٹھارہ سال کو منحوس سمجھتے ہیں اور اس میں شادی نہیں کرتے یہ اعتقاد بھی بالکل عقل اور شرع کے خلاف ہے۔(103) بعض جگہ جہیز کے پلنگ میں چاندی کے پائے' چاندی کی سرمہ دانی سلائی' کٹورے وغیرہ دیئے جاتے ہیں جس کا استعمال کرنا حرام ہے۔حدیث شریف میں صاف صاف ممانعت آئی ہے لہٰذا اس کا دینا بھی حرام ہے کیوں کہ ایک حرام بات میں مدد دینا اور اس کی موافقت کرنا ہے یہ سب واقعے سو سے اوپر ہیں جن میں سے کسی میں ایک گناہ کسی میں دو کسی میں چار پانچ اور بعض میں بتیس تک جمع ہیں اگر ہر واقعہ پیچھے تین تین گناہ کا اوسط رکھو تو یہ شادی تین سو سے کچھ زائد گناہوں کا مجموعہ ہے جس نکاح میں تین سو سے زائد حکم شرعی کی مخالفت ہوئی ہو اس میں بھلا خیر و برکت کا کیا ذکر۔ غرض یہ سب واقعے گناہوں سے بھرے پڑے ہیں۔(1) مال کا بے ہودہ اڑانا (2) بے حد ریا و افتخار یعنی نمود اور شان (3) بے حد پابندی (4) کافروں کی مشابہت (5) سودی قرض یا بلا ضرورت لینا (6) انعام و احسان کو زبردستی سے لینا

(7) بے پردگی (8) شرک اور عقیدے کی خرابی (9) نمازوں کا قضا ہونا یا مکروہ وقت میں پڑھنا۔ (10) گناہ میں مدد دینا۔ (11) گناہ پر قائم برقرار رہنا اور اس کو اچھا جاننا جن کی مذمت قرآن و حدیث میں صاف صاف مذکور ہے۔ نانچہ کچھ تھوڑا سا بیان کیا جاتا ہے کہ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ بے ہودہ مت اڑاؤ بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے بے ہودہ اڑانے والوں کو اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے بے ہودہ اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے اور حدیث میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دکھانے کے لئے کوئی کام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو یعنی رسوائی کو اور جو شخص سنانے کے لئے کام کوئی کرے سنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب قیامت کے روز۔ قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حدوں سے آگے مت بڑھو۔ اس سے معلوم ہوا جو شے شرع میں ضرور نہیں اس کو ضرور سمجھنا اور اس کی بے حد پابندی کرنا برا ہے۔ کیوں کہ اس میں خدائی حد سے آگے بڑھنا ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ لعنت فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے اور سود دینے والے کو اور فرمایا کہ گناہ میں دونوں برابر ہیں۔ اور قرض لینے کے بارے میں بھی حدیثوں میں بہت دھمکیاں اور ممانعت آئی ہے اس لئے بغیر ضرورت وہ بھی گناہ ہے۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ کسی شخص کا مال حلال نہیں ہے بغیر اس کی خوش دلی کے' اس سے معلوم ہوا کہ کسی قسم کی زبردستی کر کے دباؤ ڈال کر لینا حرام ہے اور حدیث شریف میں کہ لعنت کرے اللہ تعالیٰ دیکھنے والے کو اور جس کی طرف دیکھا جائے۔ اس سے بے پردگی کی برائی اور اس کا حرام ہونا ثابت ہوا ہے کہ دیکھنے والے پر بھی لعنت ہے جو سامنے آ جائے احتیاط سے پردہ نہ کرے اس پر بھی لعنت ہے۔ اور مرد کا غیر عورت کو دیکھنا اور عورت کا غیر مرد کو دیکھنا بھی دونوں گناہ ہیں شرک کی برائی کون نہیں جانتا۔ اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کسی عمل کو چھوڑنے کو کفر نہ سمجھت تھے۔ بجز نماز

کے دیکھو اس سے نماز قضا کرنے کی کتنی برائی نکلی کہ آدمی کا ایمان ہی صحیح اور ٹھیک نہیں رہتا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کی مددمت کرو گناہ اور ظلم میں اور حدیث میں ہے کہ جب نیکی کرنے سے تیرا جی خوش ہوا اور برا کام کرنے سے جی برا ہوا پس تو مومن ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ کو اچھا جاننا اور اس پر قائم و برقرار رہنا۔ ایمان کا ویران کرنے والا ہے۔ اور حدیث میں خاص کر ان رسوم جہالت کے بارے میں بہت سخت دھمکیاں آئی ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے زیادہ بغض اللہ تعالیٰ کو تین شخصوں کے ساتھ ہے ان میں سے ایک یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اسلام میں آ کر جاہلیت کی رسمیں برتنا چاہئے اس کے علاوہ اور بہت سی حدیثیں ہیں ہم زیادہ بیان نہیں کرتے پس مسلمان پر فرض و واجب اور ایمان و عقل کی بات یہ ہے کہ ان رسموں کی برائی جب عقل و شرع سے معلوم ہوگئی تو ہمت کر کے سب کو خیر باد کہے اور نام و بدنامی پر نظر نہ کرے بلکہ اس کا تجربہ ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں زیادہ عزت و نیک نامی ہوتی ہے اور ان رسموں کی موقوفی کے دو طریقے ہیں ایک تو یہ ہے کہ سب برادری متفق ہو کر یہ سب بکھیڑے موقوف کر دے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی اس کا ساتھ نہ دے تو خود ہی شروع کرے۔ دیکھا دیکھی اور لوگ بھی ایسا کرنے لگیں گے کیونکہ ان خرافات سے سب کو تکلیف ہے' اسی طرح انشاءاللہ تعالیٰ چند روز میں عام اثر پھیل جائے گا اور ابتدائی کرنے کا ثواب قیامت تک ملتا رہے گا۔ مرنے کے بعد بھی ملے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ صاحب جس کو گنجائش ہو وہ کرے اور جس کو نہ ہو وہ نہ کرے اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو گنجائش والوں کو بھی گناہ کرنا جائز نہیں۔ جب ان رسموں کا گناہ ہونا ثابت ہو گیا پھر گنجائش سے اجازت کب ہو سکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ جب گنجائش والے کریں گے تو ان کی برادری کے غریب آدمی بھی اپنی حفظ آبرو کے لئے ضرور کریں گے۔ اس لئے ضروری اور انتظام کی بات یہی ہے کہ سب ہی چھوڑ دیں۔ بعض لوگ

کہتے ہیں کہ اگر یہ رسوم موقوف ہو جائیں تو پھر میل ملاپ کی کوئی صورت ہی نہیں۔
اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو میل ملاپ کی مصلحت سے گناہ کی بات کس طرح جائز نہیں ہوسکتی پھر یہ میل ملاپ اس پر موقوف نہیں بلا پابندی رسوم اگر ایک دوسرے کے گھر جائے یا اس کو بلائے تو اس کو کھلائے پلائے کچھ امداد و سلوک کرے جیسا یار دوستوں میں راہ و رسم جاری ہے تو کیا یہ ممکن نہیں بلکہ اب تو ان رسموں کی بدولت بجائے محبت و الفت کے جو کہ میل ملاپ سے اصلی مقصود ہے اکثر رنج و تکرار و شکایت اور پرانے کینوں کا تازہ کرنا اور تقریب والے کے عیب جوئی' اس کو ذلیل کرنے کے درپے ہونا' اسی طرح کی اور دوسری خرابیاں دیکھی جاتی ہیں اور چونکہ ایسا لینا دینا کھلانا پلانا دستور کی وجہ سے لازم ہوگیا ہے اس لئے کچھ خوشی و مسرت بھی نہیں ہوتی نہ دینے والے کو وہ ایک بیگاری اتارتا ہے نہ لینے والے کو کہ وہ اپنا حق ضروری سمجھتا ہے پھر لطف کہاں رہا۔ اس لئے ان ساری خرافات کا موقوف کر دینا واجب ہے۔ منگنی میں زبانی وعدہ کافی ہے کہ حجام کی ضرورت نہ جوڑا اور نشانی اور شرینی کی حاجت' دونوں نکاح کے قابل ہو جائیں زبانی یا بذریعہ خط و کتاب کوئی وقت ٹھہرا کر دلہا کو بلائیں۔ ایک اس کا سرپرست اور ایک اس کا خدمت گزار اس کے ساتھ آنا کافی ہے۔ نہ بری کی ضرورت نہ برات کی ضرورت نکاح کرکے فوراً آیا ایک آدھ روز مہمان رکھ کر اس کو رخصت کر دیں اور اپنی گنجائش کے موافق جو ضروری اور کام کی چیزیں جہیز میں دینا منظور ہوں بلا آوروں کو دکھلائے اور شہرت دیئے اس کے گھر بھیج دیں یا اپنے ہی گھر اس کے سپرد کر دیں نہ سسرال کے جوڑے کی ضرورت نہ چوتھی گھوڑے کی حاجت پھر جب چاہیں دلہن والے بلالیں اور جب موقع ہو دلہا والے بلالیں اپنے اپنے کمینوں کو گنجائش کے موافق خود ہی دے دیں۔ نہ یہ ان سے دلائیں نہ وہ ان سے منہ پر ہاتھ رکھنا بھی کچھ ضرور نہیں بکھیر بھی فضول ہے اگر توفیق ہو شکریہ میں حاجتمندوں کو دے دو۔ کسی کام کے لئے قرض مت لو۔

البتہ ولیمہ مسنون ہے وہ بھی خلوص نیت و اختصار کے ساتھ نہ کہ فخر و اشتہار کے ساتھ ورنہ ایسا ولیمہ بھی جائز نہیں۔ حدیث میں ایسے ولیمہ کو شر الطعام فرمایا گیا ہے یعنی یہ بڑا ہی برا کھانا ہے اس لئے نہ ایسا ولیمہ جائز نہ اس کا قبول کرنا جائز۔ اس سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ اکثر کھانے جو برادری کو کھلائے جاتے ہیں اس کا کھانا اور کھلانا کچھ بھی جائز نہیں۔ دیندار کو چاہئے کہ نہ خود ان رسموں کو کرے اور جس تقریب میں یہ رسمیں ہوں ہرگز وہاں شریک نہ ہو بلکہ صاف انکار کر دے برادری کنبے کی رضامندی اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی روبرو کچھ کام نہ آئے گی اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسی توفیق عطا فرمائے۔

مہر زیادہ بڑھانے کا بیان

انہی رسوم میں سے مہر زیادہ ٹھہرانے کی رسم ہے جو خلاف سنت ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خبردار مہر بڑھا کر مت ٹھہراؤ اس لئے اگر یہ عزت کی بات ہوتی تو دنیا میں اور تقویٰ کی بات ہوتی اللہ کے نزدیک تو تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے زیادہ مستحق تھے۔ مجھ کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی بی بی سے نکاح کیا ہو یا کسی صاحبزادی کا نکاح کیا ہو بارہ اوقیہ سے زیادہ پر۔ اور بعض روایتوں میں ساڑھے بارہ اوقیہ آئے ہیں یہ ہمارے حساب سے تقریباً ایک سو سینتیس روپے ہوتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ بڑا مہر اس لئے مقرر کرتے ہیں تاکہ شوہر چھوڑ نہ سکے یہ عذر بالکل لغو ہے اول تو جن کو چھوڑنا ہوتا ہے چھوڑ ہی دیتے ہیں پھر جو کچھ بھی ہو اور جو مہر کے تقاضے کے خوف سے نہیں چھوڑتے وہ چھوڑنے سے بدتر کر دیتے ہیں یعنی نہ طلاق دیتے ہیں نہ پاس رکھتے ہیں بیچ ادھر میں ڈال رکھا نہ ادھر کی نہ ادھر کی۔ ان کا کوئی کیا کر لیتا ہے یہ سب فضول عذر ہیں۔ اصل یہ ہے کہ افتخار کے لئے ایسا کرتے ہیں کہ خوب شان ظاہر ہو۔ سو فخر کے لئے کوئی کام کرنا گو اصل میں وہ کام جائز ہو حرام ہو جاتا ہے۔ تو بھلا

نبی علیہ السلام کی بیبیوں اور بیٹیوں کے نکاح کا بیان

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح

اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ سے اس دولت عظمیٰ کی درخواست کی۔ آپ نے کم عمر ہونے کا عذر فرما دیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرماتے ہوئے خود حاضر ہو کر زبانی عرض کیا۔ آپ پر فوراً حکم الٰہی آیا اور آپ نے ان کی عرض کو قبول کر لیا اس سے معلوم ہوا کہ منگنی میں یہ تمام بکھیڑے جنکا آج کل رواج ہے۔ سب لغو اور سنت کے خلاف ہیں بس زبانی پیغام اور زبانی جواب کافی ہے اس وقت عمر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ساڑھے پندرہ سال اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اکیس برس کی تھی (اس سے معلوم ہوا کہ اس عمر کے بعد نکاح میں توقف کرنا اچھا نہیں اور یہ معلوم ہوا کہ دلہا دلہن کی عمر میں جوڑ ہونے کا لحاظ بھی رکھنا مناسب ہے اور بہتر یہ ہے کہ دلہا عمر میں کسی قدر دلہن سے بڑا ہو حضور نے ارشاد فرمایا اے انسؓ جاؤ اور ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و طلحہؓ و زبیرؓ اور ایک جماعت انصار کو بلا لاؤ (تو اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کی مجلس میں اپنے خاص لوگوں کو بلانا کچھ مضائقہ نہیں اور حکمت اس میں یہ ہے کہ نکاح کی شہرت ہو جائے جو کہ مقصود ہے مگر اس اجتماع میں اہتمام و کوشش نہ ہو۔ وقت پر بلا تکلف جو دو چار آدمی قریب نزدیک کے ہوں جمع ہو جائیں) یہ سب صاحب حاضر ہو گئے اور آپ نے ایک خطبہ پڑھ کر نکاح کر دیا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ باپ کا چھپے چھپے پھرنا یہ بھی خلاف سنت ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ باپ خود اپنی لڑکی کا نکاح پڑھ دے) اور چار سو مثقال چندی مہر مقرر ہوا جس کی مقدار کا تخمینہ 131 تولہ 3 ماشہ چاندی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مہر لمبا چوڑا مقرر کرنا بھی خلاف سنت ہے۔ بس مہر فاطمی کافی اور برکت کا باعث ہے۔ (اور اگر کسی کو وسعت نہ ہو تو اس سے بھی کم مناسب ہے) پھر آپ نے ایک طبق میں خرمے لے کر

محبت رہنے کی اور اولاد میں برکت ہونے کی اور خوش نصیبی کی دعا فرمائی اور فرمایا جاؤ آرام کرو (اگر داماد کا گھر قریب ہو تو یہ عمل کرنا بھی باعث برکت ہے۔ اور جہیز حضرت سیدۃ النساء کا یہ تھا' دو چادر یمانی جو سوسی کے طور پر ہوتی تھیں دو نہالی جن میں السی کی چھال بھری تھی اور چار گدے' دو بازو بند چاندی کے اور ایک کملی' اور ایک تکیہ اور ایک پیالہ اور ایک چکی اور ایک مشکیزہ اور پانی رکھنے کا برتن یعنی گھڑا' اور بعض روایتوں میں ایک پلنگ بھی آیا ہے۔ (بیبیو جہیز میں تین باتوں کا لحاظ رکھنا چاہئے اول اختصار کہ گنجائش سے زیادہ تر دونہ کرو دوسرے ضرورت کا لحاظ کہ جن چیزوں کی سر دست ضرورت ہو وہ دینا چاہئے۔ تیسرے اعلان واظہار نہ ہونا چاہئے کیونکہ یہ تو اپنی اولاد کے ساتھ سلوک واحسان ہے۔ دوسروں کو دکھلانے کی کیا ضرورت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے جو ابھی بیان ہوا تینوں باتیں ثابت ہیں (اور حضور نے کام اس طرح تقسیم فرمایا کہ باہر کا کام حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذمہ اور گھر کا کام حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ذمہ) نہیں معلوم ہندوستان کی شریف زادیوں میں گھر کے کاروبار سے کیوں عار کی جاتی ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ولیمہ کیا جس میں یہ سامان تھا' کئی صاع جو کی پکی ہوئی روٹی اور کچھ خرمے کچھ مالیدہ (ایک صاع نمبری سیر سے ایک چھٹانک اوپر ساڑھے تین سیر ہوتا ہے) پس ولیمہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ بلا تکلف وبلا تفاخر اختصار کے ساتھ جس قدر میسر ہو اپنے خاص لوگوں کو کھلا دے۔

حضرت کی بیبیوں کا نکاح

حضرت خدیجہؓ کا مہر پانچ سو درہم یا اس قیمت کے اونٹ تھے جو ابو طالب نے اپنے ذمے رکھے اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر کوئی برتنے کی چیز تھی جو دس درہم کی تھی۔ اور حضرت جویریہؓ کا مہر چار سو درہم تھے اور حضرت ام حبیبہؓ کا مہر چار سو دینار تھے جو حبشہ کے بادشاہ نے اپنے ذمہ رکھے اور حضرت سودہؓ کا مہر چار سو درہم

تھے اور ولیمہ حضرت ام سلمہؓ کا کچھ جو کا کھانا تھا اور حضرت زینبؓ بنت جحش کے ولیمہ میں ایک بکری ذبح ہوئی تھی اور گوشت روٹی لوگوں کو کھلایا گیا اور حضرت صفیہؓ کی دفعہ جو کچھ صحابہؓ کے پاس حاضر تھا سب جمع کر لیا گیا یہی ولیمہ تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا ولیمہ وہ خود فرماتی ہیں نہ اونٹ ذبح ہو نہ بکری' سعد بن عبادہ کے گھر سے ایک پیالہ دودھ کا آیا تھا بس وہی ولیمہ تھا۔

شرع کے موافق شادی کا ایک نیا قصہ

یہ قصہ اس غرض سے لکھا جاتا ہے کہ اکثر لوگ رسموں کی برائی سن کر پوچھتے ہیں کہ جب یہ رسمیں نہ ہوں تو پھر کس طریقہ سے شادی کریں۔ اس کا جواب مہر زیادہ بڑھانے کے بیان سے ذرا پہلے گزر چکا ہے کہ کس طرح شادی کریں۔ اور پھر ہم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں اور بیبیوں کی شادی کا قصہ بھی ابھی لکھ دیا ہے سمجھ دار آدمی کے واسطے کافی ہے مگر پھر بھی بعضے کہنے لگتے ہیں کہ صاحب اس زمانہ کی اور بات تھی آج کل کر کے دکھلاؤ تو دیکھیں۔ اور نرے زبانی طریقے بتلانے سے کیا ہوتا ہے۔ اس قصے سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ آج کل بھی اس طرح شادی ہو سکتی ہے پھر یہ کہ قصہ نہ مولویوں اور درویشوں کے خاندان کا ہے اور نہ کسی غریب آدمی کا ہے اور نہ کسی چھوٹی قوم کا ہے دونوں طرف ماشاء اللہ خوب کھاتے پیتے دنیا داری برتنے والے شریف آبرو دار گھروں کا ہے اس واسطے کوئی یوں بھی نہیں کہہ سکتا کہ مولوی درویش لوگوں کی اور بات ہے یا یہ کہ ان کے پاس کچھ تھا ہی نہیں۔ اس مجبوری کو شرع کے موافق کر لیا۔ اس قصے سے سارے شبہات جاتے رہیں گے اسی سال کی بات ہے کہ ضلع مظفر نگر کے دو قصبوں میں ایک قصبے میں دلہا والے ایک میں دلہن والے ہیں' مدتوں سے دونوں طرف دلوں میں بڑے بڑے حوصلے تھے لیکن عین وقت پر خدائے تعالیٰ نے دونوں کو ہدایت کی کہ شرع کا حکم سن کر اپنے سب خیالات کو دل سے نکال کر خدا اور رسول کے حکم کے موافق تیار ہو گئے۔ نہ شادی کی

تاریخ مقرر کرنے کو یا مہندی لے جانے کو یا جوڑا لے جانے کو نائی بھیجا گیا نہ اس کے متعلق کوئی رسم برتی گئی نہ دلہن کے بٹنا ملنے کے واسطے بیبیاں جمع کی گئیں۔ خود ہی گھر والیوں نے مل ول دیا۔ نہ دلہا یا دلہن والے گھروں میں کسی کو مہمان بلایا' نہ کسی عزیز وقریب کو اطلاع کی۔ شادی سے پانچ چھ روز پہلے خط کے ذریعہ سے شادی کا دن ٹھہر گیا۔ دلہا اور دلہا کے ساتھ ایک اس کا بڑا بھائی تھا' دلہن کے ولی شرعی نے اس بڑے بھائی کو رقعہ کے ذریعہ سے نکاح کی اجازت دی تھی اور ایک ملازم کار خدمت کے لئے تھا اور ایک کم عمر بھتیجا اس مصلحت سے ساتھ لیا تھا کہ شاید کوئی ضروری بات گھر میں کہلا بھیجنے کی ضرورت ہو تو یہ بچہ پردے کے قابل نہیں ہے بے تکلف گھر میں جا کر کہہ دے گا بس کل اتنے آدمی تھے جو کرایہ کی ایک بہلی میں بیٹھ کر جمعہ کے دن دلہن کے گھر پہنچ گئے۔ دلہن کا جوڑا ان ہی لوگوں کے ساتھ تھا اور دولہا' اپنے گھر کے کپڑے پہنے ہوئے تھا وہاں پہنچ کر ملنے والوں کو کہلا بھیجا گیا کہ جمعہ کی نماز کے بعد نکاح ہوگا۔ نماز جمعہ کے قریب دلہا کا جوڑا گھر سے آ گیا اس کو پہن کر جامع مسجد میں چلے گئے۔ بعد نماز جمعہ اول مختصر سا وعظ ہوا جس میں رسموں کی خرابیوں کا بیان تھا۔ اس وعظ میں جتنے آدمی تھے خوب سمجھ گئے بعد وعظ کے نکاح پڑھا گیا اور چھوہارے باہر اور گھر میں تقسیم ہوئے جو لوگ نہ آ سکے تھے ان کے گھر میں بھی بھیج دیئے۔ عصر سے پہلے سب کام پورا ہو گیا۔ بعد مغرب کے دلہا والوں کو ہمیشہ کے وقت پر نفیس کھانا کھلایا گیا۔ اور عشاء کے بعد عورتوں کو ویسا ہی وعظ سنایا گیا ان پر بھی خوب اثر ہوا اور وقت پر چین سے سو رہے' اگلے روز تھوڑا ہی دن چڑھا تھا کہ دلہن کو ایک بہلی میں بٹھا کر رخصت کر دیا گیا۔ ہمراہی میں ایک رشتہ دار بی بی اور خدمت کے لئے ایک نائن تھی۔ یہ بہلی دلہن کے جہیز میں ملی تھی۔ اور پالکی یا میانہ وغیرہ کی کوئی پابندی نہیں کی گئی اور جہیز بھی ساتھ نہیں کیا گیا۔ دلہن والوں نے اپنے کمینوں کو اپنے پاس سے انعام دیا۔ اور دلہا والوں نے سلامی کا روپیہ بھی نہیں لیا۔ بجائے بکھیر

کے جو کہ دلہن کے سر پر ہوتی ہے بعض مسجدوں میں اور غریب غرباء کے گھروں میں روپے پیسے بھیج دیئے گئے۔ظہر کے وقت دلہا کے گھر آ پہنچے دلہن کی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی جو بیبیاں دلہن کو دیکھنے آئیں اور ان سے منہ دکھائی نہیں لی گئی۔اگلے دن ولیمہ کے لئے کچھ تو بازار سے عمدہ مٹھائی منگا کر اور کچھ کھانا دو طرح کا گھر میں پکوا کر مناسب مناسب جگہوں میں اپنے دوستوں اور ملنے والوں اور غریب غرباء اور نیک بخت اور طالب علموں کے لئے بھیج دیا گیا گھر پر کسی کو نہیں بلایا گیا۔دلہن والوں کی طرف سے چوتھی کی رسم کے لئے کوئی نہیں آیا۔تیسرے دن دلہا اور دلہن اس کے میکے چلے گئے اور ایک ہفتہ رہ کر پھر دلہا کے گھر آ گئے تو اس وقت کچھ اسباب جہیز بھی ساتھ لے آئے اور کچھ پھر بھی دوسرے وقت پر لانے کے لئے وہاں ہی چھوڑ آئے۔اس وقت دلہن اتفاق سے میانہ سوار تھی دولہا کی کمینوں کو جو کچھ رسم کے موافق ملتا اس سے زیادہ انعام ان کو تقسیم کر دیا گیا۔غرض ایسی چین امن سے شادی ہو گئی کہ کسی کو نہ کوئی تکلیف ہوئی اور نہ کوئی طوفان ہوا۔میں بھی اول سے آخر تک اس شادی میں شریک رہا۔اس قدر حلاوت اور رونق تھی کہ بیان میں نہیں آتی۔خدا کے فضل سے سب دیکھنے والی خوش ہوئے اور بہت لوگ تیار ہو گئے کہ ہم بھی یوں کریں گے۔چنانچہ اس کے بعد دلہن کے خاندان میں ایک شادی اور ہوئی وہ اس سے بھی سادہ تھی۔اگر زیادہ سادگی نہ ہو سکے تو اسی طرح کر لیا کرو جیسا اس قصے میں تم نے پڑھا ہے اللہ تعالیٰ توفیق بخشیں۔آمین یا رب العالمین۔

بیوہ کے نکاح کا بیان

ان ہی بیہودہ رسموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بیوہ عورت کے نکاح کو برا اور عار سمجھتے ہیں خاص کر شریف لوگ اس میں زیادہ مبتلا ہیں شرعاً اور عقلاً جیسا پہلا نکاح ویسا دوسرا۔دونوں میں فرق سمجھنا محض بے وجہ اور بیوقوفی ہے۔صرف ہندوؤں کے میل جول اور کچھ جائیداد کی محبت سے یہ خیال جم گیا ہے۔ایمان اور عقل کی بات یہ

ہے کہ جس طرح پہلے نکاح کو بے روک ٹوک کر دیتے ہیں اسی طرح دوسرا نکاح بھی کر دیا کریں۔ اگر دوسرے نکاح سے دل تنگ ہوتا ہے تو پہلے نکاح سے کیوں نہیں ہوتا۔ عورتوں کی ایسی بری عادت ہے کہ خود کرنا اور رغبت دلانا تو درکنار، اگر کوئی خدا کی بندی اور خدا رسول کا حکم سر آنکھوں پر رکھ کر بھی لے تو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں، بات بات میں طعنہ دیتی ہیں ہنستی ہیں، ذلیل کرتی ہیں غرض یہ کہ کسی بات میں بے چوٹ کئے نہیں رہتیں یہ بڑا گناہ ہے بلکہ اس کو عیب سمجھنے میں کفر کا خوف ہے کیونکہ شریعت کے حکم کو عیب سمجھنا، اس کے کرنے والے کو حقیر و ذلیل جاننا کفر ہے خیال کرنے کی بات ہے کہ ہمارے پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی بیبیاں تھی حضرت عائشہؓ کے علاوہ کوئی بھی کنواری نہ تھی۔ ایک ایک دو دو نکاح پہلے ہو چکے تھے تو کیا نعوذ باللہ ان کو بھی برا کہو گی۔ کیا تو بہ تو بہ تمہاری شرافت ان سے بھی بڑھ گئی کہ جو کام انہوں نے کیا۔ خدا اور رسول ﷺ نے جس کا حکم کیا اس کے کرنے سے تمہاری عزت گھٹ جائے گی آبرو میں بٹہ لگ جائے گا ناک کٹ جائے گی۔ تو یوں کہو کہ مسلمان ہونا ہی تمہارے نزدیک بے عزتی کی بات ہے۔ خوب یاد رکھو کہ جب تک اس خیال کو اپنے دل سے دور نہ کرو گی اور پہلے اور دوسرے کو نکاح کو یکساں نہ سمجھو گی تب تک ہرگز تمہارا ایمان درست اور ٹھیک نہ ہو گا۔ اس لئے اس خیال کو مٹانے میں بڑی کوشش کرنی چاہئے اور سوائے اس کے اور کوئی کوشش کارگر نہیں ہو سکتی کہ ننگ و ناموس کو دل سے نکال کر رسم و رواج کو طاق پر رکھ کر اللہ و رسول کو راضی اور خوش کرنے کے لئے فوراً بیوہ عورتوں کا نکاح کر دیا کرو۔ انکار کرے تو اس کو رغبت دلاؤ کوشش کرو اور دباؤ ڈالو غرض جس طرح بن پڑے نکاح کر دو اور خوب سمجھ لو یہ انکار سب کا ظاہری انکار ہے جو صرف رواج کی وجہ سے ہوتا ہے رواج نہ ہو تو کوئی انکار نہ کرے جب تک ایسا نہ کرو گی، اور عام طور پر اس کا رواج نہ پھیلے گا ہرگز دل کا چور نہ نکلے گا حدیث میں ہے جو کوئی میرے چھوٹے ہوئے طریقے کو پھر پھیلائے اور جاری

کرے اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا اس لئے بیوہ عورتوں کے نکاح میں جو کوئی کوشش کرے گا اور اس کا رواج پھیلائے گا۔ اور جو بیوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لئے اور رواج بڑھانے کے لئے اپنا نکاح کرے گی وہ سو شہیدوں کو ثواب پائے گی۔ کیا تم کو ان پر ترس نہیں آتا ان کا حال دیکھ دیکھ کر تمہارا دل نہیں کڑھتا کہ ان کی عمر برباد اور وہ مٹی میں مل جاتی ہیں۔

تیسرا باب

ان رسموں کے بیان میں جن کو لوگ ثواب اور دین کی بات سمجھ کر کرتے ہیں

فاتحہ کا بیان

پہلے یہ سمجھو کہ فاتحہ یعنی مردے کو ثواب پہنچانے کا طریقہ کیا ہے سو اس کی حقیقت شرع میں صرف اتنی ہے کہ کسی نے کوئی نیک کام کیا اس پر جو ثواب اس کو ملا اس نے اپنی طرف سے وہ ثواب کسی دوسرے کو دے دیا کہ یا اللہ میرا یہ ثواب فلاں کو دے دیجئے اور پہنچا دیجئے مثلاً کسی نے خدا کی راہ میں کچھ کھانا یا مٹھائی یا روپیہ پیسہ کپڑا وغیرہ دیا اور اللہ تعالی سے دعا کی جو کچھ اس کا ثواب مجھے ملا ہے وہ فلاح کو پہنچا دیجئے یا ایک آدھ پارہ قرآن مجید یا ایک آدھ سورت پڑھی اور اس کا ثواب بخش دیا چاہے وہ نیک کام آج ہی کیا ہو یا اس سے پہلے عمر بھر میں کبھی کیا تھا دونوں کا ثواب پہنچ جاتا ہے۔ اتنا تو شرع سے ثابت ہے۔ اب دیکھو جاہلوں نے اس میں کیا کیا بکھیڑے شامل کئے ہیں اول تھوڑی سی جگہ لیپتے ہیں اس میں کھانا رکھتے ہیں۔ بعض کھانے کے ساتھ پانی اور پان بھی رکھتے ہیں پھر ایک شخص کھانے کے سامنے کھڑا ہو کر کچھ سورتیں پڑھتا ہے اور نام بنام سب مردوں کو بخشتا ہے اس من گھڑت طریقے میں یہ خرابیاں ہیں (1) بڑی خرابی اس میں یہ ہے کہ سارے جاہلوں کا یہ عقیدہ ہے کہ بغیر

اس طرح پہنچائے ثواب ہی نہیں پہنچتا۔ چنانچہ ایک ایک کی خوشامد کرتے پھرتے ہیں جب تک کوئی اس طرح فاتحہ نہ کردے تب تک وہ کھانا کسی کو نہیں دیا جاتا کیونکہ اب تک ثواب پہنچا ہی نہیں پھر کسی کو کیوں کر دیا جائے۔ بعض وقت غیر محرم کو گھر میں بلا کر فاتحہ دلاتی ہیں جو شرعاً ناجائز ہے خود میں نے دیکھا ہے کہ جب بہت سے مردوں کو دلانا مقصود ہوتا ہے تو جن کے نام بتلا دینے سے یاد نہیں رہ سکتے۔ وہاں فاتحہ دینے والے کو حکم ہوتا ہے کہ جب تو سب پڑھ چکے تو ہوں کر دینا۔ بس ہوں کرنے کے وقت ایک ایک نام بتلا کر اس سے کہلایا جاتا ہے اور یہ سمجھتی ہیں کہ اس وقت جس کا نام یہ لے گا اسی کو ثواب ملے گا جس کا نہ لے گا اس کو نہ ملے گا حالانکہ ثواب بخشنے کا اختیار خود کھانے کے مالک کو ہے نہ اس پڑھنے کو۔ اس کے نام لینے سے کچھ نہیں ہوتا۔ خود یہ جس کو چاہے ثواب بخشے جس کو چاہے نہ بخشے یہ سب عقیدے کی خرابی ہے بعض کم علم یوں کہتے ہی کہ ثواب تو بغیر اس کے بھی پہنچ جاتا ہے لیکن اس وقت سورتیں اس لئے پڑھ لیتے ہیں کہ دوہرا ثواب پہنچ جائے۔ ایک کھانے کا دوسرا قرآن مجید کا اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہی مطلب ہے تو خاص اس وقت پڑھنے کی کیا وجہ۔ جو قرآن کریم تم نے صبح کو تلاوت کیا ہے بس اسی کو اس کے ساتھ بخش دیا ہوتا۔ اگر کوئی شخص اس وقت نہ پڑھے پہلے کا پڑھا ہوا ایک آدھ پارہ یا پورا قرآن مجید بخش دے یوں کہے اچھا مٹھائی تقسیم کر دو میں پھر پڑھ کے بخش دوں گا تو کبھی نہ مانے گا' یا کوئی اس کھانے اور مٹھائی کے پاس نہ آئے گا وہیں دور بیٹھا بیٹھا پڑھ دے تب بھی کوئی نہیں مانتا پھر اس صورت میں دوسرے سے فاتحہ کرانے کے کوئی معنے ہی نہیں کیوں کہ قرآن مجید پڑھنے کا ثواب اسی پڑھنے والے کو ہوگا تو تمہاری طرف سے بہر حال صرف مٹھائی کا ثواب پہنچا یہ اچھی زبردستی ہے کہ جب ہم ایک ثواب بخشیں تو کچھ نہ کچھ وہ بھی بخشے (2) لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ صرف اس طرح پڑھ کر بخش دینے سے ثواب پہنچ جاتا ہے کھانا خیرات کرنے کی ضرورت نہیں

مٹھائی میں کیوں ایسا کرتی اور ضروری سمجھتی ہو۔(9) پھر ہم پوچھتے ہیں کہ زمین لیپنے کی کیا ضرورت پڑی وہ نجس تھی ناپاک۔ اگر ناپاک تھی تو لیپنے سے پاک نہیں ہوئی بلکہ اور زیادہ نجس ہوگئی کہ پہلے تو خشک ہونے کی وجہ سے پیالے وغیرہ میں لگنے کا شبہ نہ تھا۔ اب وہ برتن بھی نجس ہو جائیں گے۔ اور اگر پاک تھی تو لیپنا محض فضول حرکت ہیں یہ بھی گویا ہندوؤں کا چوکا ہوا تو نعوذ باللہ مردوں کو چوکے میں بٹھا کر کھانا کھلاتی ہیں لا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰہ اسی طرح جس فاتحہ میں زیادہ اہتمام ہوتا ہے اس میں چولہا وغیرہ بھی لیپا جاتا ہے اس کا بھی یہی حال ہے۔(10) بزرگوں کی فاتحہ میں ساری چیزیں اچھوتی ہیں' کورے گھڑے کورے برتن نکالے جائیں ان میں پانی کنویں سے بھر کر آئے گھر کا پانی نہ لگنے پائے اور اس کو کوئی نہ چھوئے نہ ہاتھ ڈالے نہ اس میں سے کوئی پیئے نہ جھالے سینی خوب دھو کر شکر آئے غرض گھر کی سب چیزیں نجس ہیں یہ عجیب خلاف عقلی بات ہے اگر وہ سچ مچ نجس ہیں تو ان کو اپنے استعمال میں کیوں لاتی ہو ورنہ اس سارے پکھنڈ کی کیا ضرورت' شرعی حکم صرف اتنا ہے کہ جس چیز کا خود کھانا جائز اسے فقیر کو دینا بھی جائز اور جب فقیر کو دے دیا تو اب ثواب بخش دینا جائز۔ پھر یہ ساری باتیں لغو اور خلاف عقل ہوئیں یا نہیں اگر کہو کہ صاحب وہ بڑی درگاہ ہے بزرگ لوگ ہیں ان کے پاس چیز احتیاط سے بھیجنا چاہئے۔ تو جواب یہ ہے کہ اوّل تو اللہ تعالٰی کے یہاں اس ظاہری احتیاط اور طہارت کی کچھ قدر نہیں اس کے نزدیک حلال اور طیب ہونے کی قدر ہے۔ اگر حرام مال ہو گا تو ہزار احتیاط کرو سب اکارت ہے۔ اور اگر حلال طیب ہے تو یہ سب فضول ہے وہ یوں ہی معمولی طور پر دے دینے سے بھی قبول ہے۔ دوسرے یہ کہ جب خود ان کی درگاہ میں بھیجنے کا عقیدہ ہوا تو یہ حرام اور شرک ہوگا کیونکہ اس کھانے کو اللہ کی راہ میں دینا مقصود ہے نہ خود ان کے پاس بھیجنا اور ان کی راہ میں دینا اگر ایسا عقیدہ ہو تو وہ کھانا بھی حرام ہو جائے گا۔ بس جب اللہ تعالٰی کی راہ میں دے کر ثواب بخشنا منظور

ہو تو جیسے اور چیزیں خدا کی راہ میں دیتی ہو اور اس میں خرافات نہیں کرتی ہو مثلاً فقیر کو پیسہ دیا اس کو دھوتی نہیں اناج غلہ دیا گھر کے پکے ہوئے کھانے میں سے روٹی وغیرہ دیتی ہو اسی طرح یہ بھی معمولی طور سے پکا کر دے دو۔ کیوں کہ یہ بھی بڑی درگاہ یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں جاتا ہے وہ بھی وہیں جاتا ہے پھر دونوں میں فرق کیسا۔ پھر خیال کرو تو اس میں ایک حساب سے بزرگوں کو اللہ تعالیٰ پر بڑھا دینا ہے اور یہ دل کا چور الگ رہا کر وہ بزرگوں کی درگاہ میں جاتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں جو کھلا ہوا شرک ہے (11) اس سے بدتر یہ دستور ہے کہ ہر ایک کا فاتحہ الگ الگ کر کے دلایا جاتا ہے۔ یہ اللہ میاں کا' یہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کا' یا حضرت بی بی کا۔ اس کا تو صاف یہی مطلب ہے کہ صرف اتنا اللہ میاں کو دیتی ہیں اور اتنا ان لوگوں کو' تو بھلا اس کے شرک ہونے میں کس کو شک ہو سکتا ہے۔ استغفر اللہ۔ استغفر اللہ۔ اس کا شرک اور برا ہونا کلام مجید میں صاف صاف مذکور ہے اس سے توبہ کرنی چاہئے۔ بس ساری چیز خدا کی راہ میں دے دو پھر جتنوں کو ثواب بخشنا ہو بخش دو۔ پھر ایک لطف اور ہے کہ معمولی مردوں کا فاتحہ تو سب کا ایک ہی میں کرا دیتی ہیں اور بزرگوں اور بڑے لوگوں کا الگ الگ کراتی ہیں جس کو مطلب یہ ہوا کہ وہ تو بے چارے غریب مسکین کمزور ہیں اس لئے ایک میں ہو جائے تب بھی کچھ حرج نہیں اور یہ بڑے لوگ ہیں ساجھے میں ہو گا لڑمریں گے چھینا جھپٹی کرنے لگیں گے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ (12) حضرت بی بی کی فاتحہ میں ایک یہ بھی قید ہے کہ کھانا بند کر دیا جائے کھلا نہ رہے' کیوں کہ وہ پردہ دار تھیں تو ان کے کھانے کا بھی غیر محرم سے سامنا نہ ہو۔ اس کا لغو ہونا خود ظاہر ہے۔ (13) حضرت بی بی کی فاتحہ اور صحنک کے کھانے میں یہ بھی قید ہے کہ مرد نہیں کھا سکتے بھلا وہ کھائیں گے تو سامنا نہ ہو جائے گا' اور ہر عورت بھی نہ کھائے کوئی پاک صاف نیک بخت عورت کھائے۔ اور نہ وہ کھائے جس نے اپنا دوسرا نکاح کر لیا ہو یہ بھی بہت بڑا گناہ ہے۔ قرآن مجید

میں اس کی بھی برائی موجود ہے۔ (14) بزرگوں اور اولیاء اللہ کے فاتحہ میں ایک اور خرابی ہے وہ یہ کہ لوگ ان کی حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر اس نیت سے فاتحہ نیاز دلاتے ہیں کہ ان سے ہمارے کام نکلیں گے حاجتیں پوری ہوں گی اولاد ہوگی مال اور رزق بڑھے گا اولاد کی عمر بڑھے گی۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اس طرح کا عقیدہ صاف شرک ہے خدا بچائے۔ غرض ان سب رسموں اور عادتوں کو بالکل چھوڑ دینا چاہئے اگر کسی کو ثواب بخشنا منظور ہو تو بس جس طرح شریعت کی تعلیم ہے اس طرح سیدھے سادے طور پر بخش دینا چاہئے جیسا ہم نے اوپر بیان کیا ہے اور ان سب لغویات کو چھوڑ دینا چاہئے بس بلا پابندی رواج جو کچھ توفیق اور میسر ہو پہلے محتاج کو دے دو پھر اس کا ثواب بخش دو ہمارے اس بیان سے گیارہویں، سہ منی توشہ وغیرہ سب کا حکم نکل آیا اور سمجھ میں آ گیا ہوگا۔ بعضے لوگ قبروں پر چڑھاوا چڑھاتے ہیں یہ تو بالکل حرام ہے اور اس چڑھاوے کا کھانا بھی درست نہیں۔ نہ خود کھاؤ نہ کسی کو دو کیوں کہ جس کا کھانا درست نہیں دینا بھی درست نہیں۔ (15) بعضے آدمی مزاروں پر چادریں اور غلاف بھیجتے ہیں اور اس کی منت مانتے ہیں' چادر چڑھانا منع ہے ور جس عقیدے سے لوگ ایسا کرتے ہیں وہ شرک ہیں اور دوسرے خیرات صدقے میں بھی جاہلوں نے بہت سے بے شرع رواج نکال رکھے ہیں چنانچہ ایک رواج اکثر جاہلوں میں یہ ہے کہ کسی بیماری کا اتار سمجھ کر چیلوں وغیرہ کو گوشت دیتے ہیں۔ چونکہ اکثر یہ اعتقاد ہوتا ہے کہ بیماری اسی گوشت میں لپٹ کر چلی گئی اور اسی لئے وہ گوشت آدمی کے کھانے کے قابل نہیں سمجھتے اور ایسے اعتقاد کی شرع میں کوئی سند نہیں۔ اس لئے یہ بھی بالکل شرع کے خلاف ہے۔ ایک رواج یہ ہے کہ جانور بازار سے مول منگوا کر چھوڑتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ ہم نے اللہ کے واسطے ایک جان کو آزاد کیا ہے اللہ میاں ہمارے بیمار کی جان کو مصیبت سے آزاد کر دیں گے سو یہ اعتقاد کرنا کہ جان کا بدلہ جان ہوتا ہے شرع میں اس کی بھی کوئی سند نہیں۔ ایسی بے

سند بات کا اعتقاد کرنا خود گناہ ہے۔ ایک رواج اس سے بڑھ کر غضب کا ہے کہ کوئی چیز کھانے پینے کی چورا ہے پر رکھوا دیتے ہیں یہ بالکل کافروں کی رسم ہے برتاؤ میں کافروں کا طریقہ ویسے بھی منع ہے اور جو اس کے ساتھ عقیدہ بھی خراب ہو تو اس میں شرک اور کفر کا بھی ڈر ہے اس کام کے کرنے والے یہی سمجھتے ہیں کہ اس پر کسی جن یا بھوت یا پیر شہید کا دباؤ یا ستاؤ ہو گیا ہے ان کے نام بھینٹ دینے سے وہ خوش ہو جائیں گے اور یہ بیماری یا مصیبت جاتی رہے گی سو یہ بالکل مخلوق کی پوجا ہے جس کو شرک ہونا صاف ظاہر ہے اور اس میں جو رزق کی بے ادبی اور راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے اس کا گناہ لگ رہا۔ ایک رواج یہ گھڑ رکھا ہے کہ بعضے موقعوں میں صدقہ کے لئے بعضی چیزوں کو خاص کر رکھا ہے جیسے ماش اور تیل اور وہ بھی خاص بھنگی کو دیا جاتا ہے۔ اوّل تو ایسے خاص کرنے کی شرع میں کوئی سند نہیں اور بے سند خاص حق زیادہ اور مقدم ہے پھر مسلمان محتاج کو چھوڑ کر بھنگی کو دینا یہ بھی شرع کا مقابلہ ہے کیونکہ شرع میں مسلمان کا حق زیادہ اور مقدم ہے پھر اس میں یہ اعتقاد بھی ہوتا ہے کہ اس صدقہ میں بیماری لپٹی ہوئی ہے اس واسطے گندے ناپاک لوگوں کو دینا چاہئے کہ وہ سب الا بلا کھا جائیں گے سو یہ اعتقاد بھی بے سند ہے اور ایسی بے سند بات کا اعتقاد کرنا خود گناہ ہے اس واسطے خیرات کے ان طریقوں کو چھوڑ کر سیدھا طریقہ اختیار کرنا چاہئے کہ جو کچھ خدائے تعالیٰ نے میسر کیا خواہ کوئی چیز ہو چپکے سے کسی محتاج کو یہ سمجھ کر دے دیا کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوں گے اور اس کی برکت سے بلا اور مصیبت کو دفع کر دیں گے اس سے زیادہ سب فضول پکھنڈ بلکہ گناہ ہیں۔ ایک رواج یہ نکال رکھا ہے کہ گلگلے وغیرہ پکا کر عورتیں مسجد میں لے جا کر خاص محراب یا منبر پر رکھتی ہیں اور بعضی جگہ باجا بھی ساتھ ہوتا ہے باجے کا ہونا تو ظاہر ہے جیسا کچھ برا ہے باقی اور قیدیں بھی واہیات ہیں بلکہ خود عورتوں کا مسجد میں جانا ہی منع ہے جب نماز کے واسطے عورتوں کو مسجد جانے سے منع کیا ہے تو یہ کام تو اس کے سامنے کچھ

بھی نہیں۔ بعضی ان میں جوان ہوتی ہیں بعضی زیور پہنے ہوتی ہیں' بعضی چراغ ہاتھ میں لئے ہوتی ہیں کہ ہمارا منہ بھی دیکھ لو۔ اسی طرح بعضی عورتیں منت ماننے کو یا دعا کرنے یا سلام کرنے کو مسجد میں جاتی ہیں یہ سب باتیں خلاف شرع ہیں سب سے توبہ کرنی چاہئے جو کچھ دینا دلانا ہو یا دعا کرنا ہو اپنے گھر میں بیٹھ کر لو۔

ان رسموں کا بیان جو کسی کے مرنے میں برتی جاتی ہیں

اوّل:۔ غسل اور کفن کے سامان میں بڑی دیر کرتی ہیں کسی طرح دل ہی نہیں چاہتا کہ مردہ گھر سے نکلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید فرمائی ہے کہ جنازے میں ہرگز دیر مت کرو۔ دوسرے جنازے کے ساتھ کچھ اناج یا پیسے وغیرہ بھیجتی ہیں کہ قبر پر خیرات کر دیا جائے اس میں زیادہ نیت ناموری کی ہوتی ہے جس میں کچھ بھی ثواب نہیں ملتا پھر یہ ہوتا ہے کہ غریب محتاج رہ جاتے ہیں اور جن کا پیشہ یہی ہے وہ لے جاتے ہیں ثواب کے لئے جو کچھ دینا ہو سب سے چھپا کر ایسے لوگوں کو دو جو بہت محتاج یا اپاہج یا آبرودار غریب یا دیندار نیک بخت ہوں تیسرے اکثر عادت ہے کہ مرنے کے بعد مردے کی کپڑے جوڑے یا قرآن شریف وغیرہ نکال کر اللہ واسطے دے دیتی ہیں خوب سمجھ لو کہ جب کوئی مر جاتا ہے شرع سے جتنے آدمیوں کو اس کی میراث کا حصہ پہنچتا ہے وہ سب آدمی اس مردے کی ہر چھوٹی بڑی چیز کے مالک ہو جاتے ہیں اور وہ سب چیزیں ان سب کے ساجھے کی ہو جاتی ہیں' پھر ایک یا دو شخصوں کو کب درست ہو گا کہ ساجھے کی چیز کسی کو دے دیں۔ اگر سب ساجھی اجازت بھی دے دیں لیکن ان میں کوئی نابالغ ہو تب بھی ایسی چیز کا دینا درست نہیں اور اس کی اجازت کا اعتبار نہیں۔ اسی طرح اگر سب ساجھی بالغ ہوں لیکن شرما شرمی اجازت دیدیں تب بھی ایسی چیز کا دینا درست نہیں اس لئے جہاں ایسا موقع ہو تو اوّل وہ سب چیزیں کسی عالم سے ہر ایک کا حصہ پوچھ کر شرع کے موافق آپس میں بانٹ لیں پھر ہر شخص کو اپنے حصہ کا اختیار ہے جو چاہے کرے اور جس کو چاہے

دے۔ البتہ اگر سب وارث بالغ ہوں اور سب خوشی سے اجازت دے دیں تو بغیر بانٹے بھی دینا خرچ کرنا درست ہوگا۔ چوتھے بعض مقرر تاریخوں پر یا ان سے ذرا آگے پیچھے کچھ کھانا وغیرہ پکا کر برادری میں بانٹا جاتا ہے اور کچھ غریبوں کو کھلا دیا جاتا ہے اس کو تیجا' دسواں' چالیسواں کہتے ہیں اس میں اوّل تو نیت ٹھیک نہیں ہوتی نام کے واسطے یہ سب سامان کیا جاتا ہے۔ جب یہ نیت ہوئی تو ثواب تو کیا ہوتا اور الٹ گناہ اور وبال ہے۔ بعضی جگہ قرض لے کر یہ رسمیں پوری کیجاتی ہیں اور سب جانتی ہیں کہ ایسے غیر ضروری کام کے لئے قرضدار خود بری بات ہے اور اتنی پابندی کرنا کہ شرع کے حکموں سے بھی زیادہ ہو جائے یہ بھی گناہ ہے اور اکثر یہ رسمیں مردے کے مال سے ادا ہوتی ہیں جس میں یتیموں کا بھی ساجھا ہوتا ہے۔ یتیموں کا مال ثواب کے کاموں میں بھی خرچ کرنا درست نہیں تو گناہ کے کاموں میں تو اور زیادہ برا ہوگا البتہ اپنے مال میں سے جو کچھ توفیق ہو غریبوں کو پوشیدہ کر کے دے دو۔ ایسی خیرات خدائے تعالیٰ کے یہاں قبول ہوتی ہے۔ بعض لوگ خاص کر کے مسجدوں میں میٹھے چاول بھی بھیجتے ہیں' بعضے تیل ضرور بھیجتے ہیں' بعضے بچوں کے مرنے کے بعد دودھ بھیجتے ہیں کہ وہ بچہ دودھ پیا کرتا تھا۔ ان قیدوں کی کوئی سند شرع میں نہیں ہے اپنی طرف سے نئے طریقے تراشنا بڑا گناہ ہے۔ ایسے گناہ کو شرع میں بدعت کہتے ہیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بدعت گمراہی کی چیز ہے اور وہ دوزخ میں لے جانے والی ہے۔ بعضی یہ بھی سمجھتی ہیں کہ تاریخوں میں اور جمعرات کے دن اور شب برات وغیرہ کے دنوں میں مردوں کی روحیں گھروں میں آتی ہیں اس میں بات کی بھی شرع میں کچھ اصل نہیں۔ ان کو آنے کی ضرورت ہی کیا ہے کیونکہ جو کچھ ثواب مردکو پہنچایا جاتا ہے اس کو خود اس کے ٹھکانے پہنچ جاتا ہے پھر اس کو کون ضرورت ہے کہ مارا مارا پھرے پھر یہ بھی ہے کہ اگر مردہ نیک اور بہشتی ہے تو ایسی بہار کی جگہ چھوڑ کر کیوں آنے لگا' اور اگر بد اور دوزخی ہے تو اس کو فرشتے کیوں چھوڑ

دیں گے کہ عذاب سے چھوٹ کر سیر کرتا پھرے غرض یہ بات بالکل بے جوڑ معلوم ہوتی ہے اگر کسی ایسی ویسی کتاب میں لکھا ہوا دیکھو تب بھی ایسا اعتقاد مت رکھنا۔ جس کتاب کو عالم سند نہ رکھیں وہ بھروسے کی نہیں ہے۔ پانچویں میت کے گھر میں عورتیں کئی بار اکٹھی ہوتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ ہم اس کے درد میں شریک ہیں لیکن وہاں پہنچ کر بعضی تو پان چھالیا کھانے کے شغل میں لگ جاتی ہیں اگر پان چھالیا میں ذرا دیر یا کمی ہو جائے تو ساری عمر گاتی پھریں کہ فلانے کے گھر پان کا ٹکڑا نصیب نہیں ہوا تھا۔ بعضی وہاں کھانا بھی کھاتی ہیں' چاہے اپنا گھر کتنا ہی نزدیک ہو لیکن خواہ مخواہ میت کے گھر جا کر پڑ رہتی ہیں اور بعضی تو مہینے مہینے بھر رہتی ہیں بھلا بتاؤ یہ عورتیں درد میں شریک ہونے آئی ہیں یا خود اوروں پر اپنا درد ڈالنے آئی ہیں۔ ایسی بیہودہ عورتوں کیوجہ سے گھر والوں کو اس قدر تکلیف اور پریشانی ہوتی ہے جس کی کوئی انتہا تک نہیں' ایک تو اس پر مصیبت آ پڑی۔ وہی مثل ہوگئی سر پٹا گھر گھٹا۔ بعضی ان میں مردے کا نام تک نہیں لیتیں' بلکہ دو دو چار چار جمع ہو کر بیٹھتی ہیں اور دنیا جہان کے قصے وہاں بیان کئے جاتے ہیں بلکہ ہنستی ہیں خوش ہوتی ہیں' کپڑے ایسے بھڑکدار پہن کر آتی ہیں جیسے کسی شادی میں شریک ہونے چلی ہیں بھلا ان بیہودیوں کے آنے سے کونسا فائدہ دین یا دنیا کا ہوا۔ بعضی جو سچ مچ خیر خواہ کہلاتی ہیں کچھ درد میں بھی شریک ہوتی ہیں مگر جو اصل طریقہ درد میں شریک ہونے کا ہے کہ آ کر مردے والوں کو تسلی دے صبر دلائے ان کے دل کو تھامے اس طریقہ سے کوئی شریک نہیں ہوتی بلکہ اور اوپر سے گلے لگ کر رونا شروع کر دیتی ہیں۔ بعضی تو یونہی جھوٹ موٹ منہ بناتی ہیں' آنکھ میں آنسو تک نہیں ہوتا اور بعضی اپنے گڑے مردوں کو یاد کر کے خواہ مخواہ کا احسان گھر والوں پر رکھتی ہیں۔ اور جو صدق دل سے بھی روتی ہیں وہ بھی کہاں کی اچھی ہیں کیوں کہ اوّل تو اکثر بیان کر کے روتی ہیں جس کے واسطے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت سخت ممانعت فرمائی ہے بلکہ لعنت کی ہے' اور دوسرے ان

کے رونے سے گھر والوں کا دل اور بھر آتا ہے اور زخم پر نمک چھڑکا جاتا ہے زیادہ بے تاب ہو کر بگڑ بگڑ کر روتی ہیں اور تھوڑا بہت جو صبر آچلا تھا وہ بھی جاتا رہتا ہے تو ان عورتوں نے بجائے صبر دلانے کے اور الٹی بے صبری بڑھا دی۔ پھر ان کے آنے کا فائدہ کیا ہوا سچ بات یہ ہے کہ غم کا غم بٹانے کو کوئی نہیں آتا بلکہ اپنے اوپر سے الزام اتارنے کو جمع ہوتی ہیں بھلا جب عورتوں کے جمع ہونے میں اتنی خرابیاں ہوں ایسا جمع ہونا کب درست ہوگا۔ ان میں بعضی دور کی آئی مہمان ہوتی ہیں' بہلیوں میں چڑھ چڑھ کر آتی ہیں اور کئی کئی روز تک رہتی ہیں اور گھاس دانہ بیلوں کا اور اپنی آؤ بھگت کا سارا بوجھ گھر والوں پر ڈالتی ہیں' چاہے مردے والوں پر کیسی ہی مصیبت ہو' چاہے ان کے گھر کھانے کو بھی نہ ہو لیکن ان کے لئے سارے تکلف کرنا ضرور حالانکہ حدیث شریف میں ہے کہ مہمان کو چاہئے کہ گھر والوں کو تنگ نہ کرے' اس سے زیادہ اور تنگ کرنا کیا ہوگا پھر بعضوں کے ساتھ بچوں کی دھاڑ ہوتی ہے اور وہ چار چار وقت آٹھ آٹھ وقت کھانے کو کہتے ہیں اور مدتوں تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے خاص کر عورت اگر بیوہ ہو جائے تو ایک چڑھائی تو تازہ موت کے زمانے میں ہوئی تھی' دوسری ویسی ہی چڑھائی عدت گزرنے پر ہوتی ہے۔ جس کا نام چھ ماہی رکھا ہے اور یوں کہا جاتا ہے کہ عدت سے نکالنے کے لئے آئی ہیں ان سے کوئی پوچھے کہ عدت کوئی کوٹھڑی ہے جس میں سے بیوہ کو ہاتھ پاؤں پکڑ کر نکالیں گی۔ جب چار مہینے دس دن گزر گئے عدت سے نکل گئی' اور اگر اس کو حمل تھا تو جب بچہ پیدا ہو گیا عدت ختم ہو گئی اس کے لئے اس واہیات کی کون ضرورت ہے کہ سارا جہان اکٹھا ہو پھر اس سارے طوفان کا خرچ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مردے کے مال سے کیا جاتا ہے جس میں سے سب وارثوں کا ساجھا ہوتا ہے بعضے تو ان میں پردیس میں ہوتے ہیں ان سے اجازت حاصل نہیں کی جاتی اور بعضے نابالغ ہوتے ہیں ان کی اجازت کا شرع میں اعتبار نہیں یاد رکھو کہ جس نے خرچ کیا ہے سارا اسی کے ذمہ پڑے گا اور

سب وارثوں کا حق پورا پورا دینا پڑے گا۔ اور اگر کوئی بہانہ لائے کہ میرا حصہ ان خرچوں کے لئے کافی نہیں ہوتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر سب کا حصہ کافی نہ ہو تو کیا کرو گی، کیا پڑوسیوں کی چوری درست ہو جائے گی۔ غرض اس طوفان میں خرچ کرنے والے گنہگار ہوتے ہیں اور یہ خرچ ہوا آنے والیوں کی بدولت اس لئے وہ بھی گنہگار ہوتی ہیں اس لئے یہ چاہئے کہ جو مرد وعورت پاس کے ہیں وہ کھڑے کھڑے آئیں اور صبر و تسلی دے کر چلے جائیں پھر دوبارہ آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اسی طرح تاریخ مقرر کرنا بھی واہیات ہے جس کا جب موقع ہوا آ گیا اور جو دور کے ہیں اگر یہ سمجھیں کہ بغیر ہمارے گئے ہوئے مصیبت زدوں کی تسلی نہ ہوگی تو آنے کا کچھ ڈر نہیں لیکن گاڑی وغیرہ کو خرچ اپنے پاس سے کرنا چاہئے اور اگر محض الزام اتارنے کو آئی ہیں تو ہرگز نہ آئیں خط سے تعزیت ادا کریں۔ چھٹے دستور ہے کہ میت والوں کے لئے اول تو ان کے نزدیک کے رشتہ دار کے گھر سے کھانا آتا ہے، یہ بات بہت اچھی ہے لیکن اس میں بھی لوگوں نے کچھ خرابیاں کر لی ہیں ان سے بچنا واجب ہے اول تو اس میں اولے بدلے کا خیال ہونے لگا ہے کہ فلانے نے ہمارے یہاں بھیجا تھا ہم ان کے گھر بھیجیں۔ پھر اس کا اس قدر خیال ہے کہ اگر اپنے پاس گنجائش نہ ہو اور کوئی دوسرا شخص خوشی سے چاہے کہ میں بھیج دوں مگر یہ شخص بے ڈھب ضد کرے گا کہ نہیں ہمارے ہی یہاں سے جائے گا۔ اور اس کی صرف یہی ہے کہ ہم نہ بھیجیں گے تو ہم پر طعن ہوگا۔ کہ کھاتو لیا تھا لیکن بدلہ نہیں دیا گیا۔ اور ایسی پابندی اول تو منع ہے پھر اس کے لئے کبھی قرض بھی لینا پڑتا ہے۔ اس کے لئے اس پابندی کو چھوڑ دیں جس رشتہ دار کو توفیق ہوئی بھیج دیا۔ اس طرح یہ پابندی بھی بڑی بری ہے کہ نزدیک کے رشتہ دار رہتے ہوئے دور کا رشتہ دار کیوں بھیجے۔ اس کے لئے مرتے مارتے ہیں اس کی وجہ بھی بدنامی مٹانا ہے تو اس پابندی کو بھی چھوڑ دیں ایک خرابی اس میں یہ کر لی ہے کہ ضرورت سے بہت زیادہ کھانا بھیجا جاتا ہے۔ اور

میت کے گھر دور دور کے علاقہ وار کھانے کے واسطے جم کر بیٹھ جاتے ہیں کھانا صرف ان لوگوں کو کھانا چاہئے جو غم اور مصیبت کے غلبہ میں اپنا چولہا نہیں جھونک سکتے۔اور جن کے گھر سب نے کھانا پکایا ہے وہ اس کھانے سے کیوں کھاتی ہیں اپنے گھر جا کر کھائیں یا اپنے گھر سے منگا لیں۔ایک خرابی یہ کرتی ہیں کہ بعضی اس کھانے میں تکلف کا سامان کرتی ہیں یہ بھی چھوڑ دینا چاہئے۔جو وقت پر آسانی سے ہو گیا مختصر سا تیار کر کے میت والوں کے واسطے بھیج دیا۔ ساتویں۔بعضی عورتیں ایک یا دو حافظوں کو کچھ دے کر قرآن مجید پڑھواتی ہیں کہ مردے کو ثواب بخشا جائے۔بعضی جگہ تیسرے دن چنوں پر کلمہ او سیپاروں میں قرآن مجید پڑھوایا جاتا ہے چونکہ ایسے لوگ رو پیہ پیسہ یا چنے اور کھانے کے لالچ سے قرآن مجید پڑھتے ہیں ان کو خود ہی کچھ ثواب نہیں ملتا جب ان ہی کو کچھ نہیں ملا تو مردے کو کیا بخشیں گے وہ سب پڑھا پڑھایا اور دیا دلایا بیکار اور اکارت جاتا ہے۔بعضے آدمی لالچ سے نہیں پڑھتے لیکن لحاظ اور بدلہ اتارنے کو پڑھتے ہیں یہ بھی دنیا کی نیت ہوئی اس کا ثواب بھی نہیں ملتا۔ ہاں جو شخص محض خدا کے واسطے بغیر لالچ اور لحاظ کے پڑھ دے نہ جگہ ٹھیرائے نہ تاریخ ٹھہرائے اس کا ثواب بے شک پہنچتا ہے۔

رمضان شریف کی بعضی رسموں کا بیان

ایک یہ کہ بعضی عورتیں رمضان شریف میں حافظ کو گھر کے اندر بلا کر تراویح میں قرآن مجید سنا کرتی ہیں اگر یہ حافظ اپنا کوئی محرم مرد ہو اور گھر ہی کی عورتیں سن لیا کریں۔اور یہ حافظ فرض نماز مسجد میں پڑھ کر صرف تراویح کے واسطے گھر میں آجایا کرے تو کچھ ڈر نہیں لیکن آج کل اس میں بھی بہت سی بے احتیاطیاں کر رکھی ہیں۔ اول بعض جگہ نامحرم حافظ گھر میں بلایا جاتا ہے اور اگرچہ تمام چارے کو کپڑوں کا پردہ ہوتا ہے لیکن عورتیں چونکہ بے احتیاط زیادہ ہوتی ہیں اس واسطے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یا تو حافظ جی سے باتیں شروع کر دیتی ہیں یا آپس میں خوب پکار پکار کر بولتی ہیں اور

حافظ جی سنتے ہی بھلا بغیر لاچاری کے اپنی آواز نامحرم کو سنانا کب درست ہے۔ دوسرے جو شخص قرآن مجید سناتا ہے جہاں تک ہو سکتا ہے خوب آواز بنا کر پڑھتا ہے بعضے شخص کی ایسی اچھی ہوتی ہے کہ ضرور سننے والے کا دل اس کی طرف ہو جاتا ہے تو اس صورت میں نامحرم مردوں کی لے عورتوں کے کان میں پہنچنا کتنی بری بات ہے۔ تیسرے محلّہ بھر کی عورتیں روز کے روز اکٹھی ہوتی ہیں۔ اول تو عورت کو بغیر ناچاری کے گھر سے باہر پاؤں نکالنا منع ہے اور یہ کوئی ناچاری نہیں کیونکہ ان کو شرع میں کوئی تاکید نہیں آئی کہ تراویح جماعت سے پڑھا کرو۔ پھر نکلنا بھی روز روز کا اور زیادہ برا ہے پھر لوٹنے کا وقت ایسا بے موقع ہوتا ہے کہ رات زیادہ ہو جاتی ہے۔ گلیاں کوچے بالکل خالی سنسان ہو جاتے ہیں ایسی حالت میں خدانہ کرے اگر مال یا آبرو کا نقصان ہو جائے تو تعجب نہیں خواہ مخواہ اپنے کو خلجان میں ڈالنا عقل کے بھی خلاف ہے۔ اور شرع کے بھی خلاف ہے خاص کر بعضی عورتیں تو کڑے چھڑے وغیرہ پہن کر گلیوں میں چلتی ہیں تو اور بھی زیادہ خرابی کا اندیشہ ہے۔ ایک دستور رمضان شریف میں ہے کہ چودھویں روزے کو خاص سامان کھانے وغیرہ کا کیا جاتا ہے۔ اور اس کو ثواب کی بات سمجھتی ہیں شرع میں جس بات کو ثواب نہ کہا ہو تو اس کو ثواب سمجھنا خود گناہ ہے اور اس واسطے اس کو بھی چھوڑنا چاہئے۔ ایک دستور یہ ہے کہ بچہ جب پہلا روزہ رکھتا ہے تو چاہے کوئی کیسا ہی غریب ہو لیکن قرض کر کے بھیک مانگ کر روزہ کشائی کا بکھیڑ ضرور ہو گا۔ جو بات شرع میں ضرور نہ ہو اس کو ضرور سمجھنا بھی گناہ ہے اس واسطے ایسی پابندی چھوڑ دینا چاہئے۔

عید کی رسموں کا بیان

ایک تو سویاں پکانے کو بہت ضروری سمجھتی ہیں شرع سے یہ بات ضروری نہیں اگر دل چاہے پکا لو مگر اس میں ثواب مت سمجھو۔ دوسرے رشتہ داروں کے بچوں کو دینا لینا یا رشتہ داروں کے گھر کھانا بھیجنا پھر اس میں اولا بدلا رکھنا اور نہ ہو تو قرض لے کر کرنا یہ

علیہ وسلم اس محفل میں تشریف لاتے ہیں اور اسی واسطے بیچ میں پیدائش کے بیان کے وقت کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس بات پر شرع میں کوئی دلیل نہیں اور جو بات شرع میں ثابت نہ ہو اس کا یقین کرنا گناہ ہے اور بعضے یہ اعتقاد نہیں رکھتے۔ لیکن کھڑے ہونے کو ایسا ضروری سمجھتے ہیں کہ جو کھڑا نہ ہو۔ اس کو برا بھلا کہتے ہیں۔ اور خود ان سے کہو کہ جب شرع میں کھڑا ہونا ضروری نہیں تو آج جو مولد ہو گا اس میں کھڑے مت ہونا تو کبھی ان کا دل گوارا نہ کرے اور یوں سمجھیں کہ جب کھڑے نہ ہوئے تو مولد ہی نہیں ہوا۔ جو چیز شرع میں ضروری نہ ہو اس کو ضروری سمجھنا یہ بھی گناہ ہے۔ (5) مٹھائی یا کھانا تقسیم کرنے کی ایسی پابندی ہے کہ کبھی ناغہ نہیں ہوتی۔ اور ناغہ کرنے میں بدنامی اور حضرت کی ناخوشی سمجھتے ہیں جو چیز شرع میں ضروری نہیں اس کی ایسی پابندی کرنا یہ بھی برا ہے۔ (6) اس کے سامان میں یا پڑھتے پڑھتے دیر لگ گئی۔ یا مٹھائی بانٹنے میں اکثر نماز کا وقت تنگ ہو جاتا ہے۔ یہ بھی گناہ ہے۔ (7) اگر کسی کا عقیدہ بھی خراب نہ ہو اور گناہ کی باتوں کو اس سے نکال دے جب بھی ظاہری پابندی سے جاہلوں کو ضرور سند ہو گی تو جس بات سے جاہلوں کے بگڑنے کا ڈر ہو اور وہ چیز شرع میں ضروری کرنے کی نہ ہو تو ایسی بات کو چھوڑ دینا چاہئے اس لئے رواج کے موافق اس عمل کو نہ کرے بلکہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پڑھنے کا شوق ہو کوئی معتبر کتاب لے کر خود پڑھ لے یا بے اکٹھا کئے ہوئے گھر کے دو چار آدمی یا جو ملنے ملانے آ گئے ہوں ان کو بھی سنا دے۔ اور اگر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی روح مبارک کو کسی چیز کو ثواب بخشنا منظور ہو۔ دوسرے وقت مساکین کو دے کر یا کھلا کر بخش دے نیک کام کو کوئی منع نہیں کرتا مگر بے ڈھنگا پن برا ہے۔

رجب کی رسموں کا بیان

اس کو عام لوگ مریم روزہ کا چاند کہتے ہیں اور اس کی ستائیس تاریخ میں روزہ رکھنے کو

اچھا سمجھتے ہیں کہ ایک ہزار روزوں کا ثواب ملتا ہے۔شرع میں اس کی کوئی قوی اصل نہیں۔اگر نفل روزہ رکھنے کو دل چاہے تو اختیار ہے کہ خدائے تعالی جتنا چاہیں ثواب دے دیں۔اپنی طرف سے ہزار یا لاکھ مقرر نہ سمجھے بعض جگہ اس مہینے میں تبارک کی روٹیاں پکتی ہیں۔یہ بھی گھڑی ہوئی بات ہے۔شرع میں اس کو کوئی حکم نہیں نہ اس پر کوئی ثواب کا وعدہ ہے۔اس واسطے ایسے کام کو دین کی بات سمجھنا گناہ ہے۔

آداب اور اخلاق اور ثواب اور عذاب کے بیان میں عبادتوں کا سنوارنا

وضو اور پاکی کا بیان

عمل نمبر 1:وضو اچھی طرح کرو گو کسی وقت نفس کو ناگوار ہو۔عمل نمبر 2: تازہ وضو کا زیادہ ثواب ہے۔عمل نمبر 3:پاخانہ پیشاب کے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کرو نہ پشت کرو۔عمل نمبر 4:پیشاب کی چھینٹوں سے بچو اس میں بے احتیاطی کرنے سے قبر کا عذاب ہوتا ہے۔عمل نمبر 5: کسی سوارخ میں پیشاب مت کرو شاید اس میں سے کوئی سانپ بچھو وغیرہ نکل آئے۔عمل نمبر 6:جہاں غسل کرنا ہو وہاں پیشاب مت کرو۔عمل نمبر 7:پیشاب پاخانہ کے وقت باتیں مت کرو۔عمل نمبر 8:جب سو کر اٹھو جب تک ہاتھ اچھی طرح نہ دھو لو تو پانی کے اندر نہ ڈالو۔عمل نمبر 9:جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا ہو اس کو مت برتو اس سے برص کی بیماری کا اندیشہ ہے جس میں بدن پر سفید سفید داغ ہو جاتے ہیں۔

نماز کا بیان

عمل نمبر 1:نماز اچھے وقت پر پڑھو۔رکوع سجدہ اچھی طرح کرو جی لگا کر پڑھو۔ عمل نمبر 2:جب بچہ سات برس کا ہو جائے اس کو نماز کی تاکید کرو جب دس برس کا ہو جائے تو مار کر (نماز) پڑھواؤ۔عمل نمبر 3:ایسے کپڑے یا ایسی جگہ میں نماز پڑھنا اچھا نہیں کہ اس کی پھول پتی میں دھیان لگ جائے۔عمل

عمبر 4: نمازی کے آگے کوئی آڑ ہونا چاہئے اگر کچھ نہ ہو تو ایک لکڑی کھڑی کر لو یا کوئی اونچی چیز رکھ لو اور اس چیز کو دائیں یا بائیں ابرو کے مقابل رکھو۔ عمل عمبر 5: فرض پڑھ کر بہتر ہے کہ اس جگہ سے ہٹ کر سنت نفل پڑھو۔ عمل عمبر 6: نماز میں ادھر ادھر مت دیکھو اوپر نگاہ مت اٹھاؤ جہاں تک ہو سکے جمائی کو روکو۔ عمل عمبر 7: جب پیشاب پاخانہ کا دباؤ ہو تو پہلے اس سے فراغت کو لو پھر نماز پڑھو۔ عمل عمبر 8: نفلیں اور وظیفے اتنے شروع کرو جن کا نباہ ہو سکے۔

موت اور مصیبت کا بیان

عمل عمبر 1: اگر پرانی مصیبت یاد آ جائے تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھ لو جیسا ثواب پہلے ملا تھا ویسا ہی پھر ملے گا۔ عمل عمبر 2: رنج کی کیسی ہی ہلکی بات ہو اس پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھ لیا کرو ثواب ملے گا۔

زکوۃ اور خیرات کا بیان

عمل عمبر 1: زکوۃ جہاں تک ہو سکے ایسے لوگوں کو دی جائے جو مانگتے نہیں آبرو تھامے گھروں میں بیٹھے ہیں۔ عمل عمبر 2: خیرات میں تھوڑی چیز دینے سے مت شرماؤ جو توفیق ہو دے دو۔ عمل عمبر 3: یوں نہ سمجھو کہ زکوۃ دے کر خیرات دینا کیا ضرور ہے ضرورت کے موقعوں پر ہمت کے موافق خیر خیرات کرتی رہو۔ عمل عمبر 4: اپنے رشتہ داروں کو دینے سے دہرا ثواب ہے۔ ایک خیرات کا دوسرے رشتہ دار سے احسان کرنے کا۔ عمل عمبر 5: غریب پڑوسیوں کا خیال رکھا کرو۔ عمل عمبر 6: شوہر کے مال سے اتنی خیرات مت کرو کہ اس کو ناگوار ہو۔

روزے کا بیان

عمل عمبر 1: روزے میں بے ہودہ باتیں کرنا۔ لڑنا بھڑنا بہت بری بات ہے اور

کسی کی غیبت کرنا تو اور بھی بڑا گناہ ہے۔ عمل نمبر 2: نفل روزہ شوہر سے اجازت لے کر رکھو جب کہ وہ گھر پر موجود ہو۔ عمل نمبر 3: جب رمضان شریف کے دس دن رہ جائیں ذرا عبادت زیادہ کرو۔

قرآن مجید کی تلاوت کا بیان

عمل نمبر 1: اگر قرآن شریف اچھی طرح نہ چلے گھبرا کر مت چھوڑ دو۔ پڑھے جاؤ اور ایسے شخص کو دوہرا ثواب ملتا ہے۔ عمل نمبر 2: اگر قرآن شریف پڑھا ہو اس کو مت بھلاؤ بلکہ ہمیشہ پڑھتی رہو نہیں تو بڑا گناہ ہوگا۔ عمل نمبر 3: قرآن شریف جی لگا کر خدا سے ڈر کر پڑھا کرو۔

دعا اور ذکر کا بیان

عمل نمبر 1: دعا مانگنے میں ان باتوں کا خیال رکھو۔ خوب شوق سے دعا مانگو۔ گناہ کی چیز مت مانگو' اگر کام ہونے میں دیر ہو جائے تو تنگ ہو کر مت چھوڑو قبول ہونے کا یقین رکھو۔ عمل نمبر 2: غصہ میں آ کر اپنے مال و جان کو مت کوسو' شاید قبولیت کی گھڑی ہو۔ عمل نمبر 3: جہاں بیٹھ کر دنیا کی باتوں اور دھندوں میں لگو وہاں تھوڑا بہت اللہ و رسول ﷺ کا ذکر بھی ضرور کر لیا کرو نہیں تو وہاں باتیں سب وبال ہو جائیں گی۔ عمل نمبر 4: استغفار بہت پڑھا کرو اس سے مشکل آسان اور روزی میں برکت ہوتی ہے۔ عمل نمبر 5: اگر نفس کی شامت سے گناہ ہو جائے تو توبہ میں دیر مت لگاؤ' اگر پھر ہو جائے' پھر جلدی توبہ کرو' یوں مت سوچو کہ جب توبہ ٹوٹ جاتی ہے تو پھر ایسی توبہ سے کیا فائدہ۔ عمل نمبر 6: بعضی دعائیں خاص خاص وقت پڑھی جاتی ہیں سوتے وقت یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ جاگتے وقت یہ دعا پڑھو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ صبح کو یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرِ شام کو یہ دعا پڑھو

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ کھانا کھا کر یہ دعا پڑھو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَکَفَانَا وَاٰوَانَا بعد نمازِ صبح اور بعد نمازِ مغرب اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سات بار پڑھو اور بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تین بار پڑھو سواری پر بیٹھ کر یہ دعا پڑھو سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ کسی کے گھر کھانا کھاؤ تو کھا کر یہ بھی پڑھو اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھو اللہ تعالیٰ تم کو اس مصیبت سے محفوظ رکھیں گے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا جب کوئی تم سے رخصت ہونے لگے تو اس سے طرح کہو اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتِکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ دولہا دولہن کو نکاح کی مبارکی دو تو اس طرح کہو بَارَکَ اللّٰہُ لَکُمَا وَبَارَکَ عَلَیْکُمَا وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ جب کوئی مصیبت آئے تو یہ دعا پڑھا کرو یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ پانچوں نمازوں کے بعد اور سوتے وقت کی یہ چیزیں پڑھ لیا کرو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ تین بار اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار اور سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس بار اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ چونتیس بار اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک بار اور آیۃ الکرسی ایک بار۔ اور صبح کے وقت سورہ یٰسین ایک بار اور مغرب کے بعد سورہ واقعہ ایک بار اور جمعہ کے روز سورہ کہف ایک بار پڑھ لیا کرو اور سوتے وقت

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بھی سورت کے ختم تک پڑھ لیا کرو۔اور قرآن شریف کی تلاوت روز کیا کرو جس قدر ہو سکے۔اور یاد رکھو کہ ان چیزوں کا پڑھنا ثواب ہے اور نہ پڑھے تو بھی گناہ نہیں۔

قسم اور منت کا بیان

عمل نمبر 1: اللہ کے سوا کسی اور چیز کی قسم مت کھاؤ جیسے اپنے بچے کی' اپنی صحت کی' اپنی آنکھوں کی۔ایسی قسم سے گناہ ہوتا ہے اور جو بھولے سے منہ سے نکل جائے فوراً کلمہ پڑھ لو۔ عمل نمبر 2: اس طرح سے کبھی قسم مت کھاؤ اگر میں جھوٹی ہوں تو بے ایمان ہو جاؤں چاہے سچی ہی بات ہو۔ عمل نمبر 3: اگر غصے میں ایسی قسم کھا بیٹھو جس کا پورا کرنا گناہ ہو تو اس کو توڑ دو اور کفارہ ادا کر دو جیسے یہ قسم کھالی کہ باپ یا ماں سے نہ بولوں گی یا اور کوئی قسم اس طرح کی کھالی۔

معاملوں کا یعنی برتاؤ کا سنوارنا

لینے دینے کا بیان

معاملہ نمبر 1: روپے پیسے کی ایسی حرص مت کرو کہ حلال وحرام کی تمیز نہ رہے۔ اور جو حلال پیسہ خدا دے اس کو اڑاؤ نہیں ہاتھ روک کر خرچ کرو بس جہاں سچ مچ ضرورت ہو وہیں اٹھاؤ۔ معاملہ نمبر 2: اگر کوئی مصیبت زدہ لاچاری میں اپنی چیز بیچتا ہو تو اس کو صاحب ضرورت سمجھ کر مت دباؤ اور اس چیز کے دام مت گراؤ یا اس کی مدد کر دو یا مناسب داموں سے وہ چیز خرید لو۔ معاملہ نمبر 3: اگر تمہارا قرضدار غریب ہو اس کو پریشان مت کرو بلکہ اس کو مہلت دو کچھ یا سارا معاف کر دو۔ معاملہ نمبر 4: اگر تمہارے ذمہ کسی کا قرض چاہتا ہو اور تمہارے پاس دینے کو ہے اس وقت ٹالنا بڑا ظلم ہے۔ معاملہ نمبر 5: جہاں تک ممکن ہو کسی کا قرض مت کرو اور اگر مجبوری سے لو تو اس کو ادا کرنے کا خیال رکھو بے پرواہ مت بن جاؤ۔ اور اگر جس کا قرض ہے وہ تم کو کچھ کہے سنے تو الٹ کر جواب مت دو ناراض نہ ہو۔ معاملہ نمبر 6: ہنسی میں کسی کی چیز اٹھا کر چھپا دینا جس میں وہ پریشان ہو بہت بری بات ہے۔ معاملہ نمبر 7: مزدور سے کام لے کر اس کو مزدوری دینے میں کوتاہی مت کرو۔ معاملہ نمبر 8: قحط کے دنوں میں بعضے لوگ اپنے یا پرائے بچوں کو بیچ ڈالتے ہیں ان کو لونڈی غلام بنانا حرام ہے۔ معاملہ نمبر 9: اگر کھانا پکانے کو کسی کو آگ دے دی یا کھانے میں ڈالنے کو کسی کو ذرا سا نمک دے دیا تو ایسا ثواب ہے جیسے وہ سارا کھانا اس نے دے دیا۔ معاملہ نمبر 10: پانی پلانا بڑا ثواب ہے جہاں پانی کثرت سے ملتا ہے وہاں تو ایسا ثواب ہے جیسے غلام آزاد کیا۔ اور جہاں کم ملتا ہے وہاں ایسا ثواب ہے جیسے کسی مردے کو زندہ کر دیا۔ معاملہ نمبر 11: اگر تمہارے ذمہ کسی کا لینا دینا ہو یا کسی کی امانت تمہارے پاس رکھی ہو تو یا دو چار آدمیوں سے اس کو ذکر کر دو یا لکھوا کر رکھ لو شاید مر جاؤ تو تمہارے ذمہ کسی

کارہ نہ جائے۔

نکاح کا بیان

معاملہ نمبر 1: اپنی اولاد کے نکاح میں زیادہ اس کا خیال رکھو کہ دیندار آدمی سے ہو، دولت حشمت پر زیادہ خیال مت کرو۔ خاص کر آج کل زیادہ دولت والے انگریزی پڑھنے سے ایسے بھی ہونے لگے ہیں کہ کفر کی باتیں کرتے ہیں ایسے آدمی سے نکاح ہی درست نہیں ہوتا تمام عمر بدکاری کا گناہ ہوتا رہے گا۔ معاملہ نمبر 2: اکثر عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ غیر عورتوں کی صورت شکل کا بیان اپنے خاوند سے کیا کرتی ہیں یہ بہت بری بات ہے اگر اس کا دل آ گیا تو پھر روتی پھریں گی۔ معاملہ نمبر 3: اگر کسی جگہ کہیں سے شادی بیاہ کا پیغام آ چکا ہے اور کچھ کچھ مرضی بھی معلوم ہوتی ہے۔ ایسی جگہ تم اپنی اولاد کے لئے پیغام مت بھجو، ہاں اگر وہ چھوڑ بیٹھے یا دوسرا آدمی جواب دیدے تب تم کو درست ہے۔ معاملہ نمبر 4: میاں بی بی کی تنہائی کے خاص معاملوں کا ساتھیوں سہیلیوں سے ذکر کرنا خدائے تعالٰے کے نزدیک بہت ناپسند ہے۔ اکثر دولہا دولہن اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ معاملہ نمبر 5: اگر نکاح کے معاملہ میں تم سے کوئی صلاح لے تو اگر اس موقع کی کوئی خرابی یا برائی تم کو معلوم ہو تو اس کو ظاہر کر دو یہ غیبت حرام نہیں، ہاں خواہ مخواہ کسی کو برا مت کہو۔ معاملہ نمبر 6: اگر خاوند مقدور والا ہو اور بی بی کو ضرورت کے لائق بھی خرچ نہ دے تو بی بی چھپا کر لے سکتی ہے مگر فضول خرچی کرنے کو یا دنیا کی رسمیں پورا کرنے کو لینا درست نہیں۔

کسی کو تکلیف دینے کا بیان

معاملہ نمبر 1: جو شخص پورا حکیم نہ ہو اس کی کسی کی ایسی دوا دارو کرنا درست نہیں جس میں نقصان کا ڈر ہو اگر ایسا کیا گنہگار ہو گا۔ معاملہ نمبر 2: دھار والی چیز سے کسی کو ڈرانا چاہے ہنسی میں ہو منع ہے شاید ہاتھ سے نکل پڑے معاملہ نمبر 3:

چاقو کھلا ہوا کسی کے ہاتھ میں مت دو یا تو بند کر کے دو یا چار پائی وغیرہ پر رکھ دو۔ دوسرا آدمی ہاتھ سے اٹھا لے۔ معاملہ نمبر 4: کتے بلی وغیرہ کسی جاندار چیز کو بند رکھنا جس میں وہ بھوکا پیاسا تڑپے بڑا گناہ ہے۔ معاملہ نمبر 5: کسی گنہگار کو طعنہ دینا بری بات ہے ہاں نصیحت کے طور پر کہنا کچھ ڈر نہیں معاملہ نمبر 6: بے خطا کسی کو گھورنا جس سے وہ ڈر جائے درست نہیں۔ دیکھو جب گھورنا تک درست نہیں تو ہنسی میں کسی کو اچانک ڈرا دینا کتنی بری بات ہے۔ معاملہ نمبر 7: اگر جانور ذبح کرنا ہو چھری خوب تیز کر لو بے ضرورت تکلیف نہ دو۔ معاملہ نمبر 8: جب سفر کرو جانور کو تکلیف نہ دو' نہ بہت زیادہ اسباب لادو' نہ بہت دوڑاؤ۔ اور جب منزل پر پہنچو اول جانور کے گھاس دانے کا بندوبست کرو۔
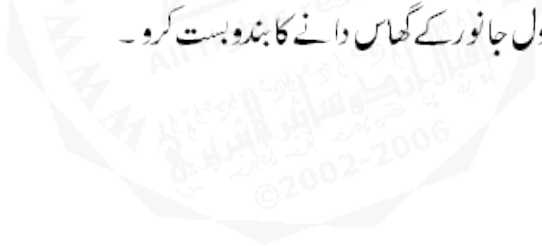
عادتوں کا سنوارنا

کھانے پینے کا بیان

ادب نمبر 1: بسم اللہ کر کے کھانا شروع کرو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ البتہ اگر اس برتن میں کئی قسم کی چیز ہے جیسے کئی طرح کا پھل، کئی طرح کی شیرینی ہو اس وقت جس چیز کو جی چاہے جس طرف سے چاہو اٹھا لو۔ ادب نمبر 2: انگلیاں چاٹ لیا کرو اور برتن میں اگر سالن ختم ہو چکے تو اس کو بھی صاف کرلیا کرو۔ ادب نمبر 3: اگر لقمہ ہاتھ سے چھوٹ جائے اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھالو شیخی مت کرو۔ ادب نمبر 4: خربوزے کی پھانکیں ہیں یا کھجور و انگور کے دانے ہیں یا مٹھائی کی ڈلیاں ہیں تو ایک ایک اٹھاؤ۔ دو دو ایک دم سے مت لو۔ ادب نمبر 5: اگر کوئی چیز بدبودار کھائی ہو جیسے کچا پیاز لہسن تو اگر محفل میں بیٹھنا ہو پہلے منہ صاف کرلو کہ بدبو نہ رہے۔ ادب نمبر 6: روز کے خرچ کے لئے آٹا چاول ناپ تول کر پکاؤ اندھا دھند مت اٹھاؤ۔ ادب نمبر 7: کھا پی کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ ادب نمبر 8: کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھولو اور کلی بھی کر لو۔ ادب نمبر 9: بہت جلتا کھانا مت کھاؤ۔ ادب نمبر 10: مہمان کی خاطر کرو۔ اگر تم مہمان جاؤ تو اتنا مت ٹھہرو کہ دوسرے کو بوجھ لگنے لگے۔ ادب نمبر 11: کھانا مل کر کھانے سے برکت ہوتی ہے۔ ادب نمبر 12: جب کھانا کھا چکو اپنے اٹھنے سے پہلے دسترخوان اٹھوا دو اس سے پہلے خود اٹھنا بے ادبی ہے اور اگر اپنی ساتھن سے پہلے کھا چکو تب بھی اس کا ساتھ دو۔ تھوڑا تھوڑا کھاتی رہو تا کہ وہ شرم کے مارے بھوکی نہ اٹھ جائے۔ اور اگر کسی وجہ سے اٹھنے ہی کی ضرورت ہو تو اس سے عذر کر دو۔ ادب نمبر 13: مہمان کو دروازے کی پاس تک پہنچانا سنت ہے۔ ادب نمبر 14: پانی ایک سانس میں مت پیو، تین سانس میں پیو اور سانس لینے کے وقت برتن منہ سے جدا کر دو اور بسم اللہ کر کے پیو اور الحمد للہ کہو۔ ادب نمبر 15:

کو صاف رکھو۔

بیماری اور علاج کا بیان

ادب نمبر 1: بیمار کو کھانے پینے پر زیادہ زبردستی مت کرو۔ ادب نمبر 2: بیماری میں بد پرہیزی مت کرو۔ ادب نمبر 3: خلاف شرع تعویذ گنڈہ ٹوٹکہ ہرگز استعمال مت کرو۔ ادب نمبر 4: اگر کسی کو نظر لگ جائے تو جس پر شبہ ہو کہ اس کی نظر لگی ہے اس کا منہ اور دونوں ہاتھ کہنی سمیت اور دونوں پاؤں اور دونوں زانو اور استنجے کا موقع دھلوا کر پانی جمع کر کے اس شخص کے سر پر ڈال دو۔ جس کو نظر لگی ہے انشاء اللہ تعالٰی شفا ہو جائے گی۔ ادب نمبر 5: جن بیماریوں سے دوسروں کو نفرت ہوتی ہے جیسے خارش یا خون بگڑ جانا ایسے بیمار کو چاہئے کہ خود سب سے الگ رہے تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔

خواب دیکھنے کا بیان

ادب نمبر 1: اگر ڈراؤنا خواب نظر آئے تو بائیں طرف تین بار تھتکار دو اور تین بار اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھو اور کروٹ بدل ڈالو اور کسی سے ذکر مت کرو انشاء اللہ تعالٰی کوئی نقصان نہ ہوگا۔ ادب نمبر 2: اگر خواب کہنا ہو تو ایسے شخص سے کہو جو عقلمند یا تمہارا چاہنے والا ہو تاکہ بری تعبیر نہ دے۔ ادب نمبر 3: جھوٹا خواب بنانا بڑا گناہ ہے۔

سلام کرنے کا بیان

ادب نمبر 1: آپس میں سلام کیا کرو اس طرح ''السلام علیکم'' اور جواب اس طرح دیا کرو ''وعلیکم السلام'' اور سب طریقے واہیات ہیں۔ ادب نمبر 2: جو پہلے سلام کرے اس کو زیادہ ثواب ملتا ہے۔ ادب نمبر 3: جو کوئی دوسرے کا سلام لائے یوں جواب دو ''علیہم وعلیکم السلام'' ادب نمبر 4: اگر کئی آدمیوں میں سے ایک نے سلام کر لیا تو سب کی طرف سے ہو گیا۔ اسی طرح ساری محفل میں سے ایک نے

جواب دے دیا وہ بھی سب کی طرف سے ہو گیا (اضافہ) ہاتھ کے اشارے سے سلام کے وقت جھکنا منع ہے اگر کوئی شخص دور رہو اور تم اس کو سلام کر دیا وہ تم کو سلام کرے تو پھر ہاتھ سے اشارہ کرنا جائز ہے لیکن زبان سے بھی سلام کے الفاظ کہنے چاہئیں۔ مسلمانوں کے جو بچے سرکاری اسکولوں میں پڑھتے ہیں ان کو بھی انگریزی یا ہندوانہ طریق سے سلام نہ کرنا چاہئے بلکہ شرعی طریقے پر استادوں وغیرہ کو سلام کرنا چاہئے اگر استاد کافر ہو تو اس کو صرف سلام یا اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی کہنا چاہئے۔ کافروں کے لئے السلام علیکم کے الفاظ نہ استعمال کرنے چاہیں سب مسلمانوں کے لئے یہی حکم ہے۔

بیٹھنے لیٹنے چلنے کا بیان

ادب نمبر 1: بن ٹھن کر اتراتی ہوئی مت چلو۔ ادب نمبر 2: الٹی مت لیٹو۔ ادب نمبر 3: ایسی چھت پر مت سوؤ جس میں آڑ نہ ہو شاید لڑھک کر گر پڑو۔ ادب نمبر 4: کچھ دھوپ میں کچھ سایہ میں مت بیٹھو۔ ادب نمبر 5: اگر تم کسی لاچاری کو باہر نکلو تو سڑک کنارے کنارے چلو۔ بیچ میں چلنا عورت کے لئے بے شرمی ہے۔

سب میں مل کر بیٹھنے کا بیان

ادب نمبر 1: کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں مت بیٹھو۔ ادب نمبر 2: کوئی عورت محفل سے اٹھ کر کسی کام کو گئی اور عقل سے معلوم ہوا کہ ابھی پھر آئے گی ایسی حالت میں اس جگہ کسی اور کو نہ بیٹھنا چاہئے وہ جگہ اسی کا حق ہے۔ ادب نمبر 3: اگر دو عورتیں ارادہ کر کے محفل میں پاس پاس بیٹھی ہوں تو ان کے بیچ میں جا کر مت بیٹھو۔ البتہ اگر وہ خوشی سے بٹھا لیں تو کچھ ڈر نہیں۔ ادب نمبر 4: جو عورت تم سے ملنے آئے اس کو دیکھ کر ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ جس میں وہ یہ جانے کہ میری قدر کی۔ ادب نمبر 5: محفل میں سردار بن کر مت بیٹھو جہاں جگہ ہو غریبوں کی طرح بیٹھ جاؤ۔ ادب نمبر 6: جب چھینک آئے منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھ لو

اور پست آواز سے چھینکو۔ادب نمبر 7: جمائی کو جہاں تک ہو سکے روکو اگر نہ رکے تو منہ ڈھانک لو۔ادب نمبر 8: بہت زور سے مت ہنسو۔ادب نمبر 9: محفل میں ناک منہ چڑھا کر منہ پھلا کر مت بیٹھو۔ عاجزی سے غریبوں کی طرح بیٹھو' کوئی بات موقع کی ہو بول چال بھی لو البتہ گناہ کی بات مت کرو۔ادب نمبر 10: محفل میں کسی طرف پاؤں مت پھیلاؤ۔

زبان کے بچانے کا بیان

ادب نمبر 1: بغیر سوچے کوئی بات مت کہو جب سوچ کر یقین ہو جائے کہ یہ بات کسی طرح بری نہیں تب بولو۔ادب نمبر 2: کسی کو بے ایمان کہنا یا یوں کہنا کہ فلانی پر خدا کی مار خدا کی پھٹکار' خدا کا غضب پڑے دوزخ نصیب ہو خواہ آدمی کو خواہ جانور کو یہ سب گناہ ہے جس کو کہا گیا ہے اگر وہ ایسا نہ ہوا تو یہ سب پھٹکار لوٹ کر اس کہنے والی پر پڑتی ہے۔ادب نمبر 3: اگر تم کو کوئی بے حیا بات کہے بدلے میں اتنا ہی کہہ سکتی ہو اگر ذرا بھی زیادہ کہا پھر تم گنہگار ہو گی۔ادب نمبر 4: دوغلی بات منہ دیکھنے کی مت کرو کہ اس کے منہ پر اس کی سی اور اس کے منہ پر اس کی سی۔ادب نمبر 5: چغل خوری ہرگز مت کرو نہ کسی کی چغلی سنو۔ادب نمبر 6: جھوٹ ہرگز مت بولو۔ادب نمبر 7: خوشامد سے کسی کی منہ پر تعریف مت کرو اور پیٹھ پیچھے بھی حد سے زیادہ تعریف مت کرو۔ادب نمبر 8: کسی کے غیبت ہرگز مت کرو اور غیبت یہ ہے کہ کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو اس کو رنج ہو چاہے وہ بات سچی ہی ہو۔اور اگر وہ بات ہی غلط ہے تو وہ بہتان ہے اس میں اور بھی زیادہ گناہ ہے۔ادب نمبر 9: کسی سے بحث مت کرو' اپنی بات کو اونچی مت کرو۔ ادب نمبر 10: زیادہ مت ہنسو اس سے دل کی رونق جاتی رہتی ہے۔ادب نمبر 11: جس شخص کی غیبت کی ہے اگر اس سے معاف نہ کرا سکو تو اس کے لئے دعائے مغفرت کیا کرو امید ہے کہ قیامت میں معاف کر دے۔ادب نمبر 12:

جھوٹا وعدہ مت کرو۔ ادب نمبر 13: ایسی ہنسی مت کرو جس سے دوسرا ذلیل ہو جائے۔ ادب نمبر 14: اپنی کسی چیز یا کسی ہنر پر بڑائی مت جتاؤ۔ ادب نمبر 15: شعر اشعار کا دھندا مت رکھو البتہ اگر مضمون خلاف شرع نہ ہو اور تھوڑی سی آواز سے کبھی کبھی کوئی دعا یا نصیحت کا شعر پڑھ لو تو ڈر نہیں۔ ادب نمبر 16: سنی سنائی ہوئی باتیں مت کہا کرو کیونکہ اکثر ایسی باتیں جھوٹی ہوتی ہیں۔

متفرق باتوں کا بیان

ادب نمبر 1: خط لکھ کر اس پر مٹی چھوڑ دیا کرو اس سے اس کام میں آسانی ہوتی ہے جس کام کے لئے خط لکھا گیا ہو۔ ادب نمبر 2: زمانے کو برا مت کہو۔ ادب نمبر 3: باتیں بہت چبا کر مت کرو نہ کلام میں بہت طول یا مبالغہ کیا کرو۔ ضرورت کے قدر بات کرو۔ ادب نمبر 4: کسی کے گانے کی طرف کان مت لگاؤ۔ ادب نمبر 5: کسی کی بری صورت یا بری بات کی نقل مت اتارو۔ ادب نمبر 6: کسی کا عیب دیکھو تو اس کو چھپاؤ گاتی مت پھرو۔ ادب نمبر 7: جو کام کرو سوچ کر انجام سمجھ کر اطمینان سے کرو جلدی میں اکثر کام بگڑ جاتے ہیں۔ ادب نمبر 8: کوئی تم سے مشورہ لے تو وہی صلاح دو جس کو اپنے نزدیک بہتر سمجھتی ہو۔ ادب نمبر 9: غصہ جہاں تک ہو سکے روکو۔ ادب نمبر 10: لوگوں سے اپنا کہا سنا معاف کرا لو ورنہ قیامت میں بڑی مصیبت ہوگی۔ ادب نمبر 11: دوسروں کو بھی نیک کام بتلاتی رہو بری باتوں سے منع کرتی رہو۔ البتہ اگر بالکل قبول کرنے کی امید نہ ہو یا اندیشہ ہو کہ یہ ایذا پہنچائے گا تو خاموشی جائز ہے مگر دل سے بری بات کو بری سمجھتی رہو اور بغیر لاچاری کے ایسے آدمیوں سے نہ ملو۔

دل کا سنوارنا

زیادہ کھانے کی حرص کی برائی اور اس کا علاج

بہت سے گناہ پیٹ کے زیادہ پالنے سے ہوتے ہیں اس میں کئی باتوں کا خیال رکھو' مزیدار کھانے کی پابند نہ ہو' حرام روزی سے بچو' حد سے زیادہ نہ بھرو بلکہ دو چار لقمے کی بھوک رکھ کر کھاؤ۔ اس میں بہت سے فائدے ہیں' ایک تو دل صاف رہتا ہے جس سے خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کی پہچان ہوتی ہے اور اس سے خدائے تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے' دوسرے دل میں رقت اور نرمی رہتی ہے جس سے دعا اور ذکر میں لذت معلوم ہوتی ہے' تیسرے نفس میں برائی اور سرکشی نہیں ہونے پاتی چوتھے نفس کو تھوڑی سی تکلیف پہنچتی ہے اور تکلیف کو دیکھ کر خدا کا عذاب یاد آتا ہے اور اس وجہ سے نفس گناہوں سے بچتا ہے' پانچویں گناہ کی رغبت کم ہوتی ہے' چھٹے طبیعت ہلکی رہتی ہے' نیند کم آتی ہے' تہجد اور دوسری عبادتوں میں سستی نہیں ہوتی ساتویں بھوکوں اور عاجزوں پر رحم آتا ہے بلکہ ہر ایک کے ساتھ رحمدلی پیدا ہوتی ہے۔

زیادہ بولنے کی حرص کی بُرائی اور اُس کا علاج

نفس کو زیادہ بولنے میں بھی مزہ آتا ہے اور اس سے صدہا گناہ میں پھنس جاتا ہے' جھوٹ اور غیبت اور کوسنا' کسی کو طعنہ دینا' اپنی بڑائی جتلانا' خواہ مخواہ کسی سے بحثا بحثی لگانا' امیروں کی خوشامد کرنا' ایسی ہنسی کرنا جس سے کسی کا دل دکھے۔ ان سب آفتوں سے بچنا جب ہی ممکن ہے کہ زبان کو روکے۔ اور اس کے روکنے کا طریقہ یہی ہے کہ جو بات منہ سے نکالنا ہو جی میں آتے ہی نہ کہہ ڈالے بلکہ پہلے خوب سوچ سمجھ کر اس بات میں کسی طرح کا گناہ ہے یا ثواب ہے یا یہ کہ نہ گناہ ہے نہ ثواب ہے' اگر وہ بات ایسی ہے جس میں تھوڑا یا بہت گناہ ہے تو بالکل اپنی زبان بند کر لو اگر اندر سے نفس تقاضا کرے تو اس کو یوں سمجھاؤ کہ اس وقت تھوڑا سا جی کو مار لینا آسان ہے

اور دوزخ کا عذاب بہت سخت ہے اور اگر وہ بات ثواب کی ہے تو کہہ ڈالو اور اگر یہ گناہ ہے نہ ثواب ہے تو بھی مت کہو اور اگر بہت ہی دل چاہے تو تھوڑی سی کہہ کر چپ ہو جاؤ۔ ہر بات میں اسی طرح سوچا کرو تھوڑے دنوں میں بری بات کہنے سے خود نفرت ہو جائے گی۔ اور زبان کی حفاظت کی ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ بلا ضرورت کسی سے نہ ملو' جب تنہائی ہو گی خود ہی زبان خاموش رہے گی۔

غُصّے کی بُرائی اور اُس کا علاج

غصّے میں عقل ٹھکانے نہیں رہتی اور انجام سوچنے کا ہوش نہیں رہتا اس لئے زبان سے بھی جا بیجا نکل جاتا ہے اور ہاتھ سے بھی زیادتی ہو جاتی ہے اس لئے اس کو بہت روکنا چاہئے اور اس کو روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے یہ کرے کہ جس پر غصہ آیا ہے اس کو اپنے روبرو سے فوراً ہٹا دے اگر وہ نہ ہٹے تو خود اس جگہ سے ٹل جائے' پھر سوچے کہ جس قدر یہ شخص میرا قصوروار ہے اس سے زیادہ میں خدائے تعالیٰ کی قصوروار ہوں اور جیسا میں چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری خطا معاف کر دیں ایسے ہی مجھ کو بھی چاہیے کہ میں اس کو قصور معاف کر دوں اور زبان سے ''اعوذ باللہ'' کئی بار پڑھے اور پانی پی لے یا وضو کر لے اس سے غصہ جاتا رہے گا' پھر جب عقل ٹھکانے ہو جائے اس وقت بھی اگر اس قصور پر سزا دینی مناسب معلوم ہو' مثلاً سزا دینے میں اسی قصوروار کی بھلائی ہے جیسے اپنی اولاد ہے کہ اس کو سدھارنا مقصود ہے اور یا سزا دینے میں دوسرے کی بھلائی ہے جیسے اس شخص نے کسی پر ظلم کیا تھا' اب مظلوم کی مدد کرنا اور اس کے واسطے بدلہ لینا ضرور ہے اس لئے سزا کی ضرورت ہے۔ تو اوّل خوب سمجھ لے کہ اتنی خطا کی کتنی سزا ہونی چاہئے' جب اچھی طرح شرع کے موافق اس بات میں تسلی ہو جائے تو اسی قدر سزا دیدے۔ چند روز اس طرح غصہ روکنے سے پھر خود بخود قابو میں آ جائے گا تیزی نہ رہے گی اور کینہ بھی اسی غصے سے پیدا ہو جاتا ہے جب غصہ کی اصلاح ہو جائے گی کینہ بھی دل سے نکل جائے گا۔

حسد کی بُرائی اور اُس کا علاج

کسی کو کھاتا پیتا یا پھلتا پھولتا عزت آبرو سے رہتا ہوا دیکھ کر دل میں جلنا اور رنج کرنا اور اس کے زوال سے خوش ہونا اس کو حسد کہتے ہیں یہ بہت بری چیز ہے۔ اس میں گناہ بھی ہے ایسے شخص کی ساری زندگی تلخی میں گزرتی ہے۔ غرض اس کی دنیا اور دین دونوں بے حلاوت ہیں اس لئے اس آفت سے نکلنے کی بہت کوشش کرنی چاہئے۔ اور علاج اس کا یہ ہے کہ اول یہ سوچے کہ میرے حسد کرنے سے مجھی کو نقصان اور تکلیف ہے۔ اس کا کیا نقصان ہے اور وہ میرا نقصان یہ ہے کہ میری نیکیاں برباد ہو رہی ہیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے اور اس وجہ سے اس کی یہ ہے کہ حسد کرنے والی گویا اللہ تعالیٰ پر اعتراض کر رہی ہے کہ فلانا شخص اس نعمت کے لائق نہ تھا اس کو نعمت کیوں دی۔ تو یوں سمجھو کہ تو یہ تو یہ اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کرتی ہے تو کتنا بڑا گناہ ہوگا۔ اور تکلیف ظاہری ہے کہ ہمیشہ رنج وغم میں رہتی ہے اور جس پر حسد کیا ہے اس کا کوئی نقصان نہیں کیونکہ حسد سے وہ نعمت جاتی نہ رہے گی بلکہ اس کا یہ نفع ہے کہ اس حسد کرنے والی کی نیکیاں اس کے پاس چلی جائیں گی۔ جب ایسی ایسی باتیں سوچ چکو تو پھر یہ کرو کہ اپنے دل پر جبر کر کے جس شخص پر حسد پیدا ہوا ہے زبان سے دوسروں کے روبرو اس کی تعریف اور بھلائی کرو اور یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کے پاس ایسی ایسی نعمتیں ہیں اللہ تعالیٰ اس کو دونی دیں اور اگر اس شخص سے ملنا ہو جائے تو اس کی تعظیم کرے اور اس کے ساتھ عاجزی سے پیش آئے۔ پہلے پہلے ایسے برتاؤ سے نفس کو بہت تکلیف ہوگی مگر رفتہ رفتہ آسانی ہو جائے گی اور حسد جاتا رہے گا۔

دنیا اور مال کی محبت کی برائی اور اس کا علاج

مال کی محبت ایسی چیز ہے کہ جب یہ دل میں آتی ہے تو حق تعالیٰ کی یاد اور محبت اس میں نہیں سماتی کیونکہ ایسے شخص کو ہر وقت یہی ادھیڑ بن رہے گی کہ روپیہ کس طرح

آئے اور کیونکر جمع ہو زیور کپڑا ایسا ہونا چاہئے اس کا سامان کس طرح کرنا چاہئے' اتنے برتن ہو جائیں' اتنی چیزیں ہو جائیں' ایسا گھر بنانا چاہئے' باغ لگانا چاہئے جائیداد خریدنا چاہئے' جب رات دن دل اسی میں رہا پھر خدائے تعالیٰ کو یاد کرنے کی فرصت کہاں ملے گی۔ ایک برائی اس میں یہ ہے کہ جب دل میں اس کی محبت جم جاتی ہے تو مر کر خدا کے پاس جانا اس کو برا معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ خیال آتا ہے کہ مرتے ہی یہ سارا عیش جاتا رہے گا۔ اور کبھی خاص مرتے وقت دنیا کا چھوڑنا برا معلوم ہوتا ہے۔ اور جب اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا سے چھڑایا ہے تو توبہ توبہ اللہ تعالیٰ سے دشمنی ہو جاتی ہے اور خاتمہ کفر پر ہوتا ہے ایک برائی اس میں یہ ہے کہ جب آدمی دنیا سمیٹنے کے پیچھے پڑ جاتا ہے پھر اس کو حرام حلال کا کچھ خیال نہیں رہتا نہ اپنا اور نہ پرایا حق سوجھتا ہے' نہ جھوٹ اور دغا کی پرواہ ہوتی ہے' بس یہی نیت رہتی ہے کہیں سے آئے لے کر بھر لو۔ اسی واسطے حدیث میں آیا ہے کہ دنیا کی محبت سارے گناہوں کی جڑ ہے۔ جب یہ ایسی بری چیز ہے تو ہر مسلمان کو کوشش کرنا چاہئے کہ اس بلا سے بچے اور اپنے دل سے اس دنیا کی محبت باہر کرے' سو علاج اس کا ایک تو یہ ہے کہ موت کو کثرت سے یاد کرے اور ہر وقت سوچے کہ یہ سب سامان ایک دن چھوڑنا ہے پھر اس میں جی لگانا کیا فائدہ بلکہ جس قدر زیادہ جی لگے گا اسی قدر چھوڑتے وقت حسرت ہوگی۔ دوسرے بہت سے علاقے نہ بڑھائے یعنی بہت سے آدمیوں سے میل جول لینا دینا نہ بڑھائے ضرورت سے زیادہ سامان چیز بست مکان جائیداد جمع نہ کرے' کاروبار روزگار تجارت حد سے زیادہ نہ پھیلائے ان چیزوں کو ضرورت اور آرام تک رکھے' غرض سب سامان مختصر رکھے۔ تیسرے فضول خرچی نہ کرے کیونکہ فضول خرچی کرنے سے آمدنی کی حرص بڑھتی ہے اور اس کی حرص سے سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ چوتھے موٹے کھانے' کپڑے کی عادت رکھے۔ پانچویں غریبوں میں زیادہ بیٹھے' امیروں سے بہت کم ملے کیونکہ امیروں

رشوت سے جمع کیا، کبھی سودی قرض لیا اور یہ سارے گناہ اس نام کی بدولت ہوئے اور دنیا کا نقصان اس میں یہ ہے کہ ایسے شخص کے دشمن اور حاسد بہت ہوتے ہیں اور ہمیشہ اس کو ذلیل اور بدنام کرنے اور اس کو نقصان اور تکلیف پہنچانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ علاج اس کا ایک تو یہ ہے کہ یوں سوچے کہ جن لوگوں کی نگاہیں ناموری اور تعریف ہوگی نہ وہ رہیں گے نہ میں رہوں گا تھوڑے دنوں کے بعد کوئی پوچھے گا بھی نہیں، پھر ایسی بے بنیاد چیز پر خوش ہونا نادانی کی بات ہے۔ دوسرا علاج یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرے جو شرع کے خلاف نہ ہو مگر یہ لوگوں کی نظر میں ذلیل اور بدنام ہو جائے۔ مثلاً گھر کی بچی ہوئی باسی روٹیاں غریبوں کے ہاتھ سستی بیچنے لگے اس سے خوب رسوائی ہوگی۔

غرور اور شیخی کی برائی اور اس کا علاج

غرور اور شیخی اس کو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے آپ کو علم میں یا عبادت میں یا دینداری میں یا حسب و نسب میں یا مال اور سامان میں یا عزت آبرو میں یا عقل میں یا کسی اور بات میں اوروں سے بڑا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے کم اور حقیر جانے یہ بڑا گناہ ہے۔ حدیث میں ہے کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا اور دنیا میں بھی لوگ ایسے آدمی سے دل میں بہت نفرت کرتے ہیں اور اس کے دشمن ہوتے ہیں اگرچہ ڈر کے مارے ظاہر میں آؤ بھگت کرتے ہیں اور اس میں یہ بھی برائی ہے کہ ایسا شخص کسی کی نصیحت کو نہیں مانتا، حق بات کو کسی کے کہنے سے قبول نہیں کرتا بلکہ برا مانتا ہے اور اس نصیحت کرنے والے کو تکلیف پہنچانا چاہتا ہے۔ علاج اس کا یہ ہے کہ اپنی حقیقت میں غور کرے کہ میں مٹی اور ناپاک پانی کی پیدائش ہوں، ساری خوبیاں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں اگر وہ چاہیں ابھی سب لے لیں پھر شیخی کس بات پر کروں اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو یاد کرے اس وقت اپنی بڑائی نگاہ میں نہ آئے گی اور جس کو اس نے حقیر سمجھا ہے اس کے سامنے عاجزی سے پیش

آئے اور اس کی تعظیم کیا کرے، شیخی دل سے نکل جائے گی۔ اگر زیادہ ہمت نہ ہوتو اپنے ذمے اتنی ہی پابندی کرلے کہ جب کوئی چھوٹے درجے کا آدمی ملے اس کو پہلے خود سلام کرلیا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے بھی نفس میں بہت عاجزی آجائے گی۔

اترانے اور اپنے آپ کو اچھا سمجھنے کی برائی اور اس کا علاج

اگر کوئی اپنے آپ کو اچھا سمجھی یا کپڑا زیور پہن کر اترائی، اگرچہ دوسروں کو بھی برا اور کم نہ سمجھی یہ بات بھی بری ہے، حدیث میں آیا ہے کہ یہ خصلت دین کو برباد کرتی ہے اور یہ بھی بات ہے کہ ایسا آدمی اپنے سنوارنے کی فکر نہیں کرتا بلکہ جب وہ اپنے آپ کو اچھا سمجھتا ہے تو اس کو اپنی برائیاں کبھی نظر نہ آئیں گی۔ علاج اس کا یہ ہے کہ اپنے عیبوں کو سوچا اور دیکھا کرے اور یہ سمجھے کہ جو باتیں میرے اندر اچھی ہیں یہ خدائے تعالیٰ کی نعمت ہے میرا کوئی کمال نہیں اور یہ سوچ کر اللہ تعالیٰ کا شکر کیا کرے اور دعا کیا کریں کہ اے اللہ اس نعمت کا زوال نہ ہو۔

نیک کام دکھلائے کے لئے کرنے کی برائی اور اس کا علاج

یہ دکھلاوا کئی طرح کا ہوتا ہے کبھی صاف زبان سے ہوتا ہے کہ ہم نے اتنا قرآن پڑھا۔ ہم رات کو اٹھے تھے۔ کبھی اور باتوں میں ملا ہوتا ہے مثلاً کہیں بدوؤں کا ذکر ہو رہا تھا کسی نے کہا کہ نہیں صاحب یہ سب باتیں غلط ہیں ہمارے ساتھ ایسا برتاؤ ہوا۔ تو اب بات تو ہوئی اور کچھ، لیکن اسی میں یہ بھی سب نے جان لیا کہ انہوں نے حج کیا ہے، کبھی کام کرنے سے ہوتا ہے جیسے دکھلاوے کی نیت سے سب کے روبرو تسبیح لے کر بیٹھ گئی یا کبھی کام کے سنوارنے سے ہوتا ہے جیسے کسی کی عادت ہے کہ ہمیشہ قرآن پڑھتی ہے مگر چار عورتوں کے سامنے ذرا سنوار سنوار کر پڑھنا شروع کر دیا۔ کبھی صورت شکل سے ہوتا ہے جیسے آنکھیں بند کرکے گردن جھکا کر بیٹھ گئی جس میں دیکھنے والے سمجھیں کہ بڑی اللہ والی ہے۔ ہر وقت اسی دھیان میں ڈوبی رہتی

ہے' رات کو بہت جاگی ہیں' نیند سے آنکھیں بند ہوئی جاتی ہیں۔ اسی طرح یہ دکھلاوا بھی کئی طور پر ہوتا ہے اور جس طرح ہو بہت برا ہے قیامت میں ایسے نیک کاموں پر جو دکھلائے کے لئے ہوں' ثواب کے بدلے اور الٹا عذاب دوزخ کا ہوگا۔ علاج اس کا وہی ہے جو کہ نام اور تعریف چاہنے کا علاج ہے جس کو ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ کیونکہ دکھلاوا اسی واسطے ہوتا ہے کہ میرا نام ہو اور میری تعریف ہو۔

ضروری بتلانے کے قابل بات

ان بری باتوں کے جو علاج بتلائے گئے ہیں ان کو دو چار بار برت لینے سے کام نہیں چلتا اور یہ برائیاں دور نہیں ہوتیں۔ مثلاً غصے کو دو چار بار روک لیا تو اس سے اس بیماری کی جڑ نہیں گئی یا ایک آدھ بار غصہ نہ آیا تو اس دھوکے میں نہ آئے کہ میرا نفس سنور گیا ہے بلکہ بہت دنوں تک ان علاجوں کو برتے' اور جب غفلت ہو جائے افسوس اور رنج کرے اور آگے کو خیال رکھے۔ مدتوں کے بعد انشاء اللہ تعالی ان برائیوں کی جڑ جاتی رہے گی۔

ایک اور ضروری کام کی بات

نفس کے اندر کی جتنی برائیاں ہیں اور ہاتھ پاؤں سے جتنے گناہ ہوتے ہیں ان کے علاج کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ جب نفس سے کوئی شرارت اور برائی یا گناہ کا کام ہو جائے اس کو کچھ سزا دیا کرے اور دو سزائیں آسان ہیں کہ ہر شخص کر سکتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ اپنے ذمہ کچھ آنہ دو آنے روپیہ دو روپے جتنی حیثیت ہو جرمانے کے طور پر ٹھہرا لے۔ جب کبھی کوئی بری بات ہو جایا کرے وہ جرمانہ غریبوں کو بانٹ دیا کرے اگر پھر ہو پھر اسی طرح کرے۔ دوسری سزا یہ ہے کہ ایک دو وقت کھانا نہ کھایا کرے اللہ تعالی سے امید ہے کہ اگر کوئی ان سزاؤں کو نباہ کر برتے انشاء اللہ تعالی سب برائیاں چھوٹ جائیں گی۔ آگے اچھی باتوں کا بیان ہے جس سے دل سنورتا ہے۔

اولاد' گھربار' سازوسامان دیا ہو۔ ایسے وقت کا صبر یہ ہے کہ دماغ خراب نہ ہو' خدائے تعالیٰ کو نہ بھول جائے' غریبوں کو حقیر نہ سمجھے' ان کے ساتھ نرمی اور احسان کرتا رہے۔ دوسرا موقع عبادت کا وقت ہے کہ اس وقت نفس سستی کرتا ہے جیسے نماز کے لئے اٹھنے میں یا نفس کنجوسی کرتا ہے۔ جیسے زکوٰۃ خیرات دینے میں ایسے موقع پر تین طرح کا صبر درکار ہے۔ ایک عبادت سے پہلے کی نیت درست رکھے' اللہ ہی کے واسطے وہ کام کرے نفس کی کوئی غرض نہ ہو دوسرے عبادت کے وقت کہ کم ہمتی نہ ہو جس طرح اس عبادت کا حق ہے اسی طرح ادا کرے تیسرے عبادت کے بعد کہ اس کو کسی کے روبرو ذکر نہ کرے۔ تیسرا موقع گناہ کا وقت ہے۔ اس وقت کا صبر یہ ہے کہ نفس کو گناہ سے روکے۔ چوتھا موقع وہ وقت ہے کہ اس شخص کو کوئی مخلوق تکلیف پہنچائے' برا بھلا کہے اس وقت کا صبر یہ ہے کہ بدلہ نہ لے خاموش ہو جائے پانچواں موقع مصیبت اور بیماری اور مال کے نقصان یا کسی عزیز وقریب کے مر جانے کا ہے۔ اس وقت کا صبر یہ ہے کہ زبان سے خلاف شرع کلمہ نہ کہے' بین کر کے نہ روئے۔ طریقہ سب قسم کے صبروں کا یہ ہے کہ ان سب موقعوں کے ثواب کو یاد کرے اور سمجھے کہ یہ سب باتیں میرے فائدے کے واسطے ہیں اور سوچے کہ بے صبری کرنے سے تقدیر تو ٹلتی نہیں ناحق ثواب بھی کیوں کھویا جائے۔

شکر اور اس کا طریقہ

خدائے تعالیٰ کی نعمتوں سے خوش ہو کر خدائے تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہونا اور اس محبت سے یہ شوق ہونا کہ جب ہم کو ایسی ایسی نعمتیں دیتے ہیں تو ان کی خوب عبادت کرو' اور ایسی نعمت دینے والے کی نافرمانی بڑے شرم کی بات ہے' یہ خلاصہ ہے شکر کا' یہ ظاہر ہے کہ بندے پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی ہزاروں نعمتیں ہیں اگر کوئی مصیبت بھی ہے تو اس میں بھی بندے کا فائدہ ہے تو وہ بھی نعمت ہے جب ہر وقت نعمت ہے تو ہر وقت دل میں یہ خوشی اور محبت رہنا چاہئے کہ کبھی خدائے تعالیٰ کے حکم کے

بجالانے میں کمی نہ کرنی چاہئے۔طریقہ اس کا یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے۔

خدائے تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا اور اس کا طریقہ

یہ ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ بغیر خدائے تعالیٰ کے ارادے کے نہ کوئی نفع حاصل ہو سکتا ہے نہ نقصان پہنچ سکتا ہے۔اس واسطے ضروری ہوا کہ جو کام کرے اپنی تدبیر پر بھروسہ نہ کرے۔نظر خدا تعالیٰ پر رکھے اور کسی مخلوق سے زیادہ امید نہ رکھے اور کسی سے زیادہ ڈرے۔یہ سمجھ بغیر خدا کے چاہے کوئی کچھ نہیں کر سکتا اس کو بھروسہ اور توکل کہتے ہیں۔طریقہ اس کا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت کو مخلوق کے ناچیز ہونے کو خوب سوچا اور یاد کیا کرے۔

خدائے تعالیٰ سے محبت کرنا اور اس کا طریقہ

اللہ تعالیٰ کی طرف دل کا کھنچنا اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سن کر اور ان کے کاموں کو دیکھ کر دل کو مزہ آنا یہ محبت ہے۔طریقہ اس کا یہ ہے کہ اللہ کا نام بہت کثرت سے پڑھا کرے۔اور ان کی خوبیوں کو یاد کیا کرے اور ان کو جو بندے کے ساتھ محبت ہے اس کو سوچا کرے۔

خدائے تعالیٰ کے حکم پر راضی رہنا اور اس کا طریقہ

جب مسلمان کو یہ معلوم ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ ہوتا ہے سب میں بندے کا فائدہ اور ثواب ہے تو ہر بات پر راضی رہنا چاہئے۔نہ گھبرائے نہ شکایت حکایت کرے طریقہ اس کا اسی بات کا سوچنا ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے سب بہتر ہے۔

صدق یعنی سچی نیت اور اس کا طریقہ

دین کا جو کام کرے اس میں کوئی دنیا کا مطلب نہ ہو نہ تو دکھلاوا ہو نہ ایسا کوئی مطلب ہو جیسے کسی کے پیٹ میں گرانی ہے اس نے کہا لاؤ روزہ رکھ لیں روزے کا روزہ ہو

جائے گا۔ اور پیٹ بھی ہلکا ہو جائے گا یا نماز کے وقت پہلے سے وضو ہو مگر گرمی بھی ہے اس لئے وضو تازہ ہو جائے گا اور ہاتھ پاؤں بھی ٹھنڈے ہو جائیں گے یا کسی سائل کو دیا کہ اس کے تقاضے سے جان بچی اور یہ بلا ٹلی' یہ سب باتیں سچی نیت کے خلاف ہیں۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ کام کرنے سے پہلے خوب سوچ لیا کرے۔ اگر کسی ایسی بات کا اس میں میل پائے تو اس سے دل کو صاف کرے۔

مراقبہ یعنی دل سے خدا کا دھیان رکھنا اور اس کا طریقہ

دل سے ہر وقت دھیان رکھے کہ اللہ تعالیٰ کو میرے سب حالوں کی خبر ہے ظاہر کی بھی اور دل کی بھی اگر برا کام ہو گا یا برا خیال لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں یا آخرت میں سزا دیں۔ دوسرے عبادت کے وقت یہ دھیان جمائے کے وہ میری عبادت کو دیکھ رہے ہیں اچھی طرح بجا لانا چاہئے۔ طریقہ اس کا یہی ہے کہ کثرت سے ہر وقت یہ سوچا کرے تھوڑے دنوں میں اس کا دھیان بندھ جائے گا۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ اس سے کوئی بات اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف نہ ہو گی۔

قرآن مجید پڑھنے میں دل لگانے کا طریقہ

قاعدہ ہے کہ اگر کوئی کسی سے کہے کہ ہم کو تھوڑا سا قرآن سناؤ دیکھیں کیسا پڑھتی ہو' تو اس وقت جہاں تک ہو سکتا ہے خوب بنا کر سنوار کر سنبھال کر پڑھتی ہو' اب یوں کیا کرو کہ جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کرو پہلے دل میں یہ سوچ لیا کرو کہ گویا اللہ تعالیٰ نے ہم سے فرمائش کی ہے کہ ہم کو سناؤ کیسا پڑھتی ہو اور یوں سمجھو کہ اللہ تعالیٰ خوب سن رہے ہیں اور یوں خیال کرو کہ جب آدمی کے کہنے سے بنا سوار کر پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فرمانے سے جو پڑھتے ہیں اس کو تو خوب ہی سنبھال کر پڑھنا چاہئے' یہ سب باتیں سوچ کر اب پڑھنا شروع کرو اور جب تک پڑھتی رہو یہی باتیں خیال میں رکھو اور جب پڑھنے میں بگاڑ ہونے لگے یا دل ادھر ادھر بٹنے لگے تو تھوڑی دیر کے لئے پڑھنا موقوف کر کے ان باتوں کے سوچنے کو پھر تازہ کر لو انشاء اللہ تعالیٰ اس

طریقے سے صحیح اور صاف بھی پڑھا جائے گا اور دل بھی ادھر متوجہ رہے گا۔ اگر ایک مدت تک اسی طرح پڑھوگی تو پھر آسانی سے دل لگنے لگے گا۔

نماز میں دل لگانے کا طریقہ

اتنی بات یاد رکھو کہ نماز میں کوئی کام پڑھنا بے ارادہ نہ ہو بلکہ ہر بات ارادے اور سوچ سے ہو مثلاً اللہ اکبر کہہ کر جب کھڑی ہو تو ہر لفظ پر یوں سوچو کہ میں اب سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھ رہی ہوں پھر سوچو کہ اب وَبِحَمْدِکَ کہہ رہی ہوں۔ پھر دھیان کرو کہ اب وَتَبَارَکَ اسْمُکَ منہ سے نکل رہا ہے۔ اسی طرح ہر لفظ پر الگ الگ دھیان اور ارادہ کرو پھر الحمد اور سورت میں یوں ہی کرو۔ پھر رکوع میں اسی طرح ہر دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کو سوچ سوچ کر کہو۔ غرض منہ سے جو نکالو دھیان بھی ادھر رکھو۔ ساری نماز میں یہی طریقہ رکھو کہ انشاء اللہ تعالی اس طرح کرنے سے نماز میں کسی طرف دھیان نہ بٹے گا۔ پھر تھوڑے دنوں میں آسانی سے جی لگنے لگا اور نماز میں مزہ آئے گا۔

پیری مریدی کا بیان

مرید بننے میں کئی فائدے ہیں۔ ایک فائدہ یہ کہ دل کے سنوارنے کے طریقے جو اوپر بیان کئے گئے ہیں ان کے برتاؤ کرنے میں کبھی کم سمجھی سے غلطی ہو جاتی ہے پیر اس کا ٹھیک راستہ بتلا دیتا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ کہ کتاب میں پڑھنے سے بعض دفعہ اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا کہ پیر کے بتلانے سے ہوتا ہے ایک تو اس کی برکت ہوتی ہے پھر یہ بھی خوف ہوتا ہے کہ اگر کوئی نیک کام میں کمی کی یا کوئی بری بات کی پیر سے شرمندگی ہوگی۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ پیر سے اعتقاد اور محبت ہو جاتی ہے اور یوں جی چاہتا ہے کہ جو اس کا طریقہ ہے ہم بھی اس کے موافق چلیں۔ چوتھا فائدہ یہ ہے کہ پیر اگر نصیحت کرنے میں سختی یا غصہ کرتا ہے تو ناگوار نہیں ہوتا۔ پھر اس نصیحت پر عمل کرنے کی زیادہ کوشش ہو جاتی ہے۔ اور بھی بعضے فائدے ہیں جن پر اللہ تعالی کا

فضل ہوتا ہے۔ ان کو حاصل ہوتے ہیں اور حاصل ہونے سے ہی معلوم ہوتے ہیں۔ اگر مرید ہونے کا ارادہ ہو تو اول پیر میں یہ باتیں دیکھ لو جس میں یہ باتیں نہ ہوں اس سے مرید نہ ہوں ایک یہ کہ وہ پیر دین کے مسئلے جانتا ہو۔ شرع سے ناواقف نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ اس میں کوئی بات خلاف شرع نہ ہو۔ جو عقیدے تم نے اس کتاب کے پہلے حصہ میں پڑھے ہیں ویسے اس کے عقیدے ہوں جو مسئلے اور دل کے سنوارنے کے طریقے تم نے اس کتاب میں پڑھے ہیں کوئی بات اس میں ان کے خلاف نہ ہو۔ تیسرے کمانے کے لئے پیری مریدی نہ کرتا ہو۔ چوتھے کسی ایسے بزرگ کا مرید ہو جس کو اکثر لوگ بزرگ سمجھتے ہوں۔ پانچویں اس پیر کو بھی اچھے لوگ کہتے ہوں۔ چھٹے اس کی تعلیم میں یہ اثر ہو کہ دین کی محبت اور شوق پیدا ہو جائے یہ بات اس کے اور مریدوں کا حال دیکھنے سے معلوم ہو جائے گی۔ اگر دس مریدوں میں پانچ چھ مرید بھی اچھے ہوں تو سمجھو یہ پیر تاثیر والا ہے اور ایک آدھ مرید کے برے ہونے سے یہ شبہ مت کرو۔ اور تم نے جو سنا ہوگا کہ بزرگوں میں تاثیر ہوتی ہے۔ وہ تاثیر یہی ہے کہ اور دوسری تاثیروں کو مت دیکھنا کہ وہ جو کہہ دیتے ہیں اسی طرح ہوتا ہے وہ ایک چھو کر دیتے ہیں تو بیماری جاتی رہتی ہے۔ وہ جس کام کے لئے تعویذ دیتے ہیں وہ کام مرضی کے موافق ہو جاتا ہے۔ وہ ایسی توجہ دیتے ہیں کہ آدمی لوٹ پھوٹ ہو جاتا ہے۔ ان تاثیروں سے کبھی دھوکا مت کھانا۔ ساتویں اس پیر میں یہ بات ہو کہ دین کی نصیحت کرنے میں مریدوں کا لحاظ ملاحظہ نہ کرتا ہو۔ بے جا بات سے روک دیتا ہو۔ جب کوئی ایسا پیر مل جائے تو اگر تم کنواری ہو تو ماں باپ سے پوچھ کر اور اگر تمہاری شادی ہوگئی ہے تو شوہر سے پوچھ کر اچھی نیت سے یعنی خالص دین کے درست کرنے کی نیت سے مرید ہو جاؤ' اور اگر یہ لوگ کسی مصلحت سے اجازت نہ دیں تو مرید ہونا فرض تو ہے نہیں۔ مرید مت بنو۔ البتہ دین کی راہ پر چلنا فرض ہے بغیر مرید ہوئے بھی اس راہ پر چلتی رہو۔

اب پیری مریدی کے متعلق بعض باتوں کی تعلیم کی جاتی ہے

تعلیم نمبر 1: پیر کا خوب ادب رکھے۔ اللہ کے نام لینے کا طریقہ وہ جس طرح بتلائے اس کو نباہ کر کرے۔ اس کی نسبت یوں اعتقاد رکھے کہ مجھ کو جتنا فائدہ دل کے درست ہونے کا اس سے پہنچ سکتا ہے اتنا اس زمانے کے بزرگ سے نہیں پہنچ سکتا۔ تعلیم نمبر 2: اگر مرید کا دل ابھی اچھی طرح نہیں سنورا تھا کہ پیر کا انتقال ہو گیا تو دوسرے کامل پیر سے جس میں اوپر کی سب باتیں ہوں مرید ہو جائے۔ تعلیم نمبر 3: کسی کتاب میں کوئی وظیفہ یا کوئی فقیری کی بات دیکھ کر اپنی عقل سے کچھ نہ کرے۔ پیر سے پوچھ لے اور جو کوئی نئی بات بھلی یا بری دل میں آئے یا کسی بات کا ارادہ پیدا ہو پیر سے دریافت کر لے۔ تعلیم نمبر 4: پیر سے بے پردہ نہ ہو اور مرید ہونے کے وقت اس کے ہاتھ میں نہ دے رومال یا کسی اور کپڑے سے یا خالی زبان سے مریدی درست ہے۔ تعلیم نمبر 5: اگر غلطی سے کسی خلاف شرع پیر سے مرید ہو جائے یا پہلے وہ شخص اچھا تھا اب بگڑ گیا تو مریدی توڑ ڈالے اور کسی اچھے بزرگ سے مرید ہو جائے لیکن اگر کوئی ہلکی سی بات کبھی کبھار پیر سے ہو جائے تو یوں سمجھے کہ آخر یہ بھی آدمی ہے۔ فرشتہ تو ہے نہیں اس سے غلطی ہو گئی جو توبہ سے معاف ہو سکتی ہے۔ ذرا ذرا سی بات میں اعتقاد خراب نہ کرے۔ البتہ اگر وہ اس بے جا بات پر جم جائے تو پھر مریدی توڑ دے۔ تعلیم نمبر 6: پیر کو یوں سمجھنا گناہ ہے کہ اس کو ہر وقت ہمارا سب حال معلوم ہے۔ تعلیم نمبر 7: فقیری کی جو ایسی کتابیں ہیں کہ ان کا ظاہری مطلب خلاف شرع ہے ایسی کتابیں کبھی نہ دیکھے۔ اسی طرح جو شعراء اشعار خلاف شرع ہیں ان کو کبھی زبان سے نہ پڑھے۔ تعلیم نمبر 8: بعضے فقیر کہا کرتے ہی کہ شرع کا راستہ اور ہے اور فقیری کا راستہ اور ہے۔ یہ فقیر گمراہ ہیں۔ ان کو جھوٹا سمجھنا فرض ہے۔ تعلیم نمبر 9: اگر پیر کوئی بات خلاف شرع بتلائے اس پر عمل درست

پوچھ پاچھ کر (2) سب گناہوں سے بچے (3) اگر کوئی گناہ ہو جائے فوراً توبہ کرے (4) کسی کا حق نہ رکھے۔ کسی کو زبان سے یا ہاتھ سے تکلیف نہ دے۔ کسی کی برائی نہ کرے۔ (5) مال کی محبت اور نام کی خواہش نہ رکھے' نہ بہت اچھے کھانے کپڑے کی فکر میں رہے (6) اگر اس کی خطا پر کوئی ٹوکے تو اپنی بات نہ بنائے فوراً اقرار اور توبہ کر لے۔ (7) بغیر سخت ضرورت کے سفر نہ کرے۔ سفر میں بہت سی باتیں بے احتیاطی کی ہوتی ہیں۔ بہت سے نیک کام چھوٹ جاتے ہیں۔ وظیفوں میں خلل پڑ جاتا ہے وقت پر کوئی کام نہیں ہوتا۔ (8) بہت نہ ہنسے بہت نہ بولے۔ خاص کر نا محرم سے بے تکلفی کی باتیں نہ کرے۔ (9) کسی سے جھگڑا تکرار نہ کرے۔ (10) شرع کا ہر وقت خیال رکھے۔ (11) عبادت میں سستی نہ کرے۔ (12) زیادہ وقت تنہائی میں رہے۔ (13) اگر اوروں سے ملنا جلنا پڑے تو سب سے عاجز ہو کر رہے سب کی خدمت کرے' بڑائی نہ جتلائے۔ (14) اور امیروں سے تو بہت ہی کم ملے۔ (15) بد دین آدمی سے دور بھاگے۔ (16) دوسروں کا عیب نہ ڈھونڈے۔ کسی پر بدگمانی نہ کرے اپنے عیبوں کو دیکھا کرے اور ان کی درستی کیا کرے۔ (17) نماز کو اچھی طرح اچھے وقت دل سے پابندی کے ساتھ ادا کرنے کا بہت خیال رکھے۔ (18) دل یا زبان سے ہر وقت اللہ کی یاد میں رہے کسی وقت غافل نہ ہو۔ (19) اگر اللہ کا نام لینے سے مزہ آئے' دل خوش ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے۔ (20) بات نرمی سے کرے۔ (21)۔ سب کاموں کے لئے وقت مقرر کرے اور پابندی سے اس کو بنا ہے۔ (22) جو کچھ رنج و غم نقصان پیش آئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانے' پریشان نہ ہو' اور یوں سمجھے کہ اس میں مجھ کو ثواب ملے گا۔ (23) ہر وقت دل میں دنیا کا حساب کتاب اور دنیا کے کاموں کا ذکر مذکور نہ رکھے بلکہ خیال اللہ ہی کا رکھے۔ (24) جہاں تک ہو سکے دوسروں کو فائدہ پہنچائے خواہ دنیا کا یا دین کا۔ (25) کھانے پینے میں نہ اتنی کمی کرے کہ کمزور یا بیمار ہو جائے' نہ

اتنی زیادتی کرے کہ عبادت میں سستی ہونے لگے۔(26)خدائے تعالیٰ کے سوا کسی سے طمع نہ کرے نہ کسی کی طرف خیال دوڑائے کہ فلانی جگہ سے ہم کو یہ فائدہ ہو جائے۔(27)خدائے تعالیٰ کی تلاش میں بے چین رہے۔(28)نعمت تھوڑی ہو یا بہت اس پر شکر لا بجائے اور فقر و فاقہ سے تنگ دل نہ ہو۔(29)جو اس کی حکومت میں ہیں ان کی خطا و قصور سے درگزر کرے۔(30)کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اس کو چھپائے۔البتہ اگر کوئی کسی کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے اور تم کو معلوم ہو جائے تو اس شخص سے کہہ دو۔(31)مہمانوں اور مسافروں اور غریبوں اور عالموں اور درویشوں کی خدمت کرے۔(32)نیک صحبت اختیار کرے۔(33)ہر وقت خدائے تعالیٰ سے ڈرا کرے۔(34)موت کو یاد رکھے۔(35)کسی وقت بیٹھ کر روز کے روز اپنے دن بھر کے کاموں کو سوچا کرے' جو نیکی یاد آئے اس پر شکر کرے' گناہ پر توبہ کرے۔(36)جھوٹ ہرگز نہ بولے۔(37)جو محفل خلاف شرع ہو وہاں ہرگز نہ جائے۔(38)شرم و حیا اور بردباری سے رہے۔(39)ان باتوں پر مغرور نہ ہو کہ میرے اندر ایسی خوبیاں ہیں۔(40)اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرے کہ نیک راہ پر قائم رکھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں سے بعضے نیک کاموں کے ثواب کا اور بری باتوں کے عذاب کا بیان تا کہ نیکیوں کی رغبت ہو اور برائیوں سے نفرت ہو

نیت خالص رکھنا

(1)ایک شخص نے پکار کر پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کیا چیز ہے۔آپ نے فرمایا نیت کو خالص رکھنا۔ف۔مطلب یہ ہے کہ جو کام کرے خدا کے واسطے کرے۔(2)فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سارے کام نیت کے ساتھ ہیں۔ف۔مطلب یہ کہ اچھی نیت ہو تو نیک کام پر ثواب ملتا ہے ورنہ نہیں ملتا۔

دکھائے کے واسطے کوئی کام کرنا

(3) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سنانے کے واسطے کوئی کام کرے اللہ تعالی قیامت میں اس کے عیب سنوائیں گے اور جو شخص دکھانے کے واسطے کوئی کام کرے اللہ تعالی قیامت میں اس کے عیب دکھلائیں گے۔ (4) اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تھوڑا سا دکھلاوا بھی ایک طرح کا شرک ہے۔

قرآن وحدیث شریف کے حکم پر چلنا

(5) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت میری امت میں دین کا بگاڑ پڑ جائے اس وقت جو شخص میرے طریقے کو تھامے رہے اس کو سو شہیدوں کے برابر ثواب ملے گا۔ (6) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم لوگوں میں ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم اس کو تھامے رہو گے تو کبھی نہ بھٹکو گے۔ ایک تو اللہ تعالی کی کتاب یعنی قرآن۔ دوسرے نبی کی سنت یعنی حدیث۔

نیک کام کی راہ میں نکالنا یا بری بات کی بنیاد ڈالنا

(7) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نیک راہ نکالے پھر اور لوگ اس راہ پر چلیں تو اس شخص کو خود اس کا ثواب بھی ملے گا اور جتنوں نے اس کی پیروی کی ہے ان سب کے برابر بھی اس کو ثواب ملے گا اور ان کے ثواب میں بھی کمی نہ ہوگی۔ اور جو شخص بری راہ نکالے پھر اور لوگ اس راہ پر چلیں تو اس شخص کو خود اس کا بھی گناہ ہوگا اور جتنوں نے اس کی پیروی کی ہے ان سب کے برابر بھی اس کو گناہ ہوگا۔ اور ان کے گناہ میں بھی کمی نہ ہوگی۔ ف۔ مثلاً کسی نے اپنی اولاد کی شادی میں رسمیں موقوف کر دیں یا کسی بیوہ نے نکاح کر لیا اور اس کی دیکھا دیکھی اوروں کو بھی ہمت ہوئی تو اس شروع کرنے والی کو ہمیشہ ثواب ہوا کرے گا۔

دین کا علم ڈھونڈھنا

(8) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ساتھ اللہ تعالی بھلائی کرنا چاہتے ہیں اس کو دین کی سمجھ دے دیتے ہیں۔ ف۔ یعنی مسئلے مسائل کی تلاش اور

شوق اس کو ہو جاتا ہے۔

دین کا مسئلہ چھپانا

(9)فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سے کوئی بات پوچھی جائے اور وہ اس کو چھپالیوے تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔ف۔ اگر تم سے کوئی مسئلہ پوچھا کرے اور تم کو خوب یاد ہو تو سستی اور انکار مت کیا کرو اچھی طرح سمجھا دیا کرو۔

مسئلہ جان کر عمل نہ کرنا

(10)فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر علم ہوتا ہے وہ علم والے پر وبال ہوتا ہے بجز اس شخص کے جو اس کے موافق عمل کرے۔ف۔ دیکھو کبھی برادری کے خیال سے یا نفس کی پیروی سے مسئلہ کے خلاف نہ کرنا۔

پیشاب سے احتیاط نہ کرنا

(11)فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب سے خوب احتیاط رکھا کرو کیوں کہ اکثر قبر کا عذاب اسی سے ہوتا ہے۔

وضو اور غسل میں خوب خیال سے پانی پہنچانا

(12)فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن حالتوں میں نفس کو ناگوار ہو ایسی حالت میں وضو اچھی طرح کرنے سے گناہ دھل جاتے ہیں۔ف۔ ناگواری کبھی سستی سے ہوتی ہے کبھی سردی سے۔

مسواک کرنا

(13)فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو رکعتیں مسواک کر کے پڑھنا ان ستر رکعتوں سے افضل ہیں جو بے مسواک کیے پڑھی جائیں۔

وضو میں اچھی طرح پانی نہ پہنچانا

(14) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے لوگوں کو دیکھا کہ وضو کر چکے تھے مگر ایڑیاں کچھ خشک رہ گئی تھیں تو آپ نے فرمایا بڑا عذاب ہے ایڑیوں کو دوزخ کا۔ ف۔ انگوٹھی چھلا چوڑیاں چھڑے اچھی طرح ہلا کر پانی پہنچایا کرو۔ اور جاڑوں میں اکثر پاؤں سخت ہو جاتے ہیں۔ خوب پانی سے تر کیا کرو۔ اور بعضی عورتیں منہ سامنے سامنے سے دھو لیتی ہیں کانوں تک نہیں دھوتیں۔ ان سب باتوں کا خیال رکھو۔

عورتوں کا نماز کے لئے باہر نکلنا

(15) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے لئے سب سے اچھی مسجد ان کے گھروں کے اندر کا درجہ ہے۔ ف۔ معلوم ہوا کہ مسجدوں میں عورتوں کا جانا اچھا نہیں۔ اس سے یہ بھی سمجھو کہ نماز کے برابر کوئی چیز نہیں جب اس کے لئے گھر سے نکلنا اچھا نہیں سمجھا گیا تو فضول ملنے ملانے کو یا رسموں کے پورا کرنے کو گھر سے نکلنا تو کتنا برا ہوگا۔

نماز کی پابندی

(16) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے کے سامنے ایک گہری نہر بہتی ہو اور وہ اس میں پانچ وقت نہایا کرے۔ ف۔ مطلب یہ کہ جیسے اس شخص کے بدن پر ذرا میل نہ رہے گا۔ اسی طرح جو شخص پانچوں وقت کی نماز پابندی سے پڑھے اس کے سارے گناہ دھل جائیں گے۔ (17) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔

اوّل وقت نماز پڑھنا

(18) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوّل وقت میں نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی خوشی ہوتی ہے۔ ف۔ بیبیو تم کو جماعت میں جانا تو ہے ہی نہیں پھر کیوں دیر کیا کرتی ہو۔

نماز کو بری طرح پڑھنا

(19) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بے وقت نماز پڑھے اور وضو اچھی طرح نہ کرے اور جی لگا کر نہ پڑھے اور رکوع سجدہ اچھی طرح نہ کرے تو وہ نماز کالی بے نور ہو کر جاتی ہے اور یوں کہتی ہے کہ خدا تجھے برباد کرے۔ یہاں تک کہ جب اپنی خاص جگہ پر پہنچتی ہے جہاں اللہ کو منظور ہو تو پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر ماری جاتی ہے۔ف۔ بیبیو نماز تو اسی واسطے پڑھتی ہو کہ ثواب ہو۔ پھر اس طرح کیوں پڑھتی ہو کہ اور الٹا گناہ ہو۔

نماز میں اوپر یا اِدھر اُدھر دیکھنا

(20) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم نماز میں اوپر مت دیکھا کرو کبھی تمہاری نگاہ چھین لی جائے۔ (21) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر ادھر ادھر دیکھے اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو اسی پر الٹا ہٹا دیتے ہیں۔ف۔ یعنی قبول نہیں کرتے۔

نماز پڑھتے کے سامنے سے نکل جانا

(22) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو خبر ہوتی کہ کتنا گناہ ہوتا ہے تو چالیس برس تک کھڑا رہنا اس کے نزدیک بہتر ہوتا سامنے نکلنے سے۔ف۔ لیکن اگر نمازی کے سامنے ایک ہاتھ کے برابر اس سے زیادہ کوئی چیز کھڑی ہو تو اس چیز کے سامنے سے گزرنا درست ہے۔

نماز کو جان کر قضا کر دینا

(23) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز کو چھوڑ دے وہ جب خدا تعالیٰ کے پاس جائے گا تو وہ غضبناک ہوں گے۔

قرض دے دینا

(24)فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے شب معراج میں بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ خیرات کا ثواب دس حصے ملتا ہے اور قرض دینے کا ثواب اٹھارہ حصے۔

غریب قرضدار کو مہلت دے دینا

(25)فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قرض ادا کرنے کے وعدے کا وقت نہ آیا ہو اس وقت تک اگر کسی غریب کو مہلت دے تب تو ہر روز ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اتنا روپیہ خیرات دے دیا اور جب اس کا وقت آ جائے اور پھر مہلت دی تو ہر روز ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اتنے روپے سے دونا روپیہ روزمرہ خیرات کر دیا۔

قرآن مجید پڑھنا

(26)فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف پڑھتا ہے اس کو ایک حرف پر ایک نیکی ملتی ہے اور نیکی کا قاعدہ ہے کہ اس کے بدلے دس حصے ملتے ہیں۔ اور میں آلم کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف ہے اور ل ایک حرف اور م ایک حرف تو اس حساب سے تین حرفوں پر تیس نیکیاں ملیں گی۔

اپنی جان یا اولاد کو کوسنا

(27)فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ تو اپنے لئے بددعا کیا کرو اور نہ اپنی اولاد کے لئے اور نہ اپنے خدمت کرنے والے کے لئے۔ اور نہ اپنے مال ومتاع کے لئے۔ کبھی ایسا نہ ہو کہ تمہارے کوسنے کے وقت قبولیت کی گھڑی ہو کہ اس میں خدا سے جو مانگو اللہ تعالی وہی کر دیں۔

حرام مال کمانا اور اس سے کھانا پہننا

(28)فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو گوشت اور خون حرام مال سے بڑھا

ہوگا وہ بہشت میں نہ جائے گا دوزخ ہی اس کے لائق ہے۔(29) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کوئی کپڑا دس درہم کو خریدے اور اس میں ایک درہم حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہ کریں گے۔ف۔ایک درہم چونی سے کچھ زائد ہوتا ہے۔

دھوکا کرنا

(30) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ہم لوگوں سے دھوکا بازی کرے وہ ہم سے باہر ہے۔ف۔خواہ کسی چیز کے بیچنے میں دھوکا ہو یا اور کسی معاملے میں سب برا ہے۔

قرض لینا

(31) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مر جائے اور اس کے ذمہ کسی کا کوئی درہم یا دینار رہ گیا ہو تو وہ اس کی نیکیوں سے پورا کیا جائے گا جہاں نہ دینار ہو گا نہ درہم ہو گا۔ف۔دینار سونے کا دس درہم کی قیمت کا ہوتا ہے۔(32) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرض دو طرح کا ہوتا ہے جو شخص مر جائے اور اس کی نیت ادا کرنے کی ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اس کا مددگار ہوں۔اور جو شخص مر جائے اور اس کی نیت ادا کرنے کی نہ ہو اس شخص کی نیکیوں سے لے لیا جائے گا اور اس روز دینار و درہم کچھ نہ ہو گا۔ف۔مددگار کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کا بدلہ اتار دوں گا۔

مقدور ہوتے ہوئے کسی کا حق ٹالنا

(33) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقدور والے کا ٹالنا ظلم ہے۔ف۔جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ قرض والی کو یا جس کی مزدوری چاہتی ہو اس کو خواہ مخواہ دوڑاتے ہیں' جھوٹے وعدے کرتی ہیں کہ کل آنا پرسوں آنا۔اپنے سارے خرچ چلے جاتے ہیں مگر کسی کا حق دینے میں بے پروائی کرتی ہیں۔

قیامت کے دن نماز روزہ زکوۃ سب لے کر آئے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ کسی کو برا بھلا کہا تھا اور کسی کو تہمت لگائی تھی اور کسی کا مال کھالیا تھا اور کسی کا خون کیا تھا اور کسی کو مارا تھا۔ بس اس کی کچھ نیکیاں ایک کو مل گئیں کچھ دوسرے کو مل گئیں۔ اور اگر ان حقوق کے بدلے ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو چکیں تو ان حقداروں کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

رحم اور شفقت کرنا

(44) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آدمیوں پر رحم نہ کرے اللہ تعالی اس پر رحم نہیں کرتے۔

اچھی بات دوسروں کو بتلانا اور بری بات سے منع کرنا

(45) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تم میں سے کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو اس کو ہاتھ سے مٹا دے اور اتنا بس نہ چلے تو زبان سے منع کر دے اور اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو تو دل سے برا سمجھے۔ یہ دل سے برا سمجھنا ایمان کا ہارا درجہ ہے۔ ف۔ بیبیو اپنے بچوں اور نوکروں پر تمہارا پورا اختیار ہے ان کو زبردستی نماز پڑھواؤ اگر ان کے پاس کوئی تصویر کاغذ کی مٹی چینی کی یا کپڑے کی دیکھو یا کوئی بے ہودہ کتاب دیکھو فوراً توڑ پھوڑ دو ان کو ایسی چیزوں کے لئے یا آتشبازی اور کنکوے کے لئے یا دیوالی کی مٹھائی کے کھلونوں کے لئے پیسے مت دو۔

مسلمان کا عیب چھپانا

(46) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا عیب چھپائے اللہ تعالی قیامت میں اس کا عیب چھپائیں گے اور جو شخص مسلمان کا عیب کھول دے اللہ تعالی اس کا عیب کھول دیں گے یہاں تک کہ کبھی اس کو گھر میں بیٹھے فضیحت اور رسوا کر دیتے ہیں۔

کسی کی ذلت یا نقصان پر خوش ہونا

(47)فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت پر خوشی ظاہر مت کرو۔اللہ تعالی اس پر تو رحم کریں گے اور تم کو اس میں پھنسادیں گے۔

کسی کو کسی گناہ پر طعنہ دینا

(48)فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو کسی گناہ پر عار دلائے تو جب تک یہ عار دلانے والا اس گناہ کو نہ کرے گا اس وقت نہ مرے گا۔ ف ۔یعنی جس گناہ سے اس نے توبہ کر لی ہو پھر اس کو یاد دلا کر شرمندہ کرنا بری بات ہے اور اگر توبہ نہ کی تو نصیحت کے طور پر کہنا درست ہے لیکن اپنے آپ کو پاک سمجھ کر یا اس کو رسوا کرنے کے واسطے کہنا پھر بھی برا ہے۔

چھوٹے چھوٹے گناہ کر بیٹھنا

(49)فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ چھوٹے گناہوں سے بھی اپنے آپ کو بہت بچائیو کیونکہ خدائے تعالی کی طرف سے ان کا مواخذہ کرنے والا بھی موجود ہے۔ف ۔یعنی فرشتہ ان کو بھی لکھتا ہے پھر قیامت میں حساب ہوگا اور عذاب کا ڈر ہے۔

ماں باپ کو خوش رکھنا

(50)فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی کی خوشی ماں باپ کی خوشی میں ہے اور اللہ تعالی کی ناراضی ماں باپ کی ناراضی میں ہے۔

رشتے داروں سے بدسلوکی کرنا

(51)فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر جمعے کی رات میں تمام آدمیوں کے عمل اور عبادات درگاہِ الٰہی میں پیش ہوتے ہیں جو شخص رشتہ داروں سے بدسلوکی کرے اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔

-----اختتام-----حصہ دوم----

فہرست

اللہ کے سوا دوسرے کی قسم کھانا

ایسی قسم کھانا کہ اگر میں جھوٹ بولوں تو ایمان نصیب نہ ہو

راستے میں سے ایسی چیز ہٹا دینا جس کے پڑے رہنے سے چلنے والوں کو تکلیف ہو

وعدہ اور امانت پورا کرنا

کسی پنڈت یا فال کھولنے والے یا ہاتھ دیکھنے والے کے پاس جانا

کتا پالنا یا تصویر رکھنا

بغیر لاچاری کے الٹا لیٹنا

کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں بیٹھنا لیٹنا

بدشگونی اور ٹوٹکا

دنیا کی حرص نہ کرنا

موت کو یاد رکھنا اور بہت دنوں کے لئے بندوبست نہ سوچنا اور نیک کام کیلئے وقت کو غنیمت سمجھنا

بلا اور مصیبت میں صبر کرنا

بیمار کو پوچھنا

مردے کو نہلانا اور کفن دینا اور گھر والوں کی تسلی کرنا

چلا کر اور بیان کر کے رونا

یتیم کا مال کھانا

قیامت کے دن کا حساب کتاب

بہشت دوزخ کا یاد رکھنا

تھوڑا سا حال قیامت کا اور اس کی نشانیوں کا

خاص قیامت کے دن کا ذکر

بہشتی زیور حصہ ہشتم

حضرت ابوالہیثم کی بی بی کا ذکر

حضرت اسماء بنت ابی ابوبکر رضی اللہ عنہا کا ذکر

حضرت ام رومان کا زکر

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

فاطمہ بنت ابی حبیش اور حمنہ بنت ابی جحش اور حضرت عبداللہ بن مسعود کی بی بی زینب کا ذکر

امام حافظ ابن عساکر کی استادیبیاں

حفید بن زہر اطبیب کی بہن اور بھانجی

امام یزید بن ہارون کی لونڈی

ابن سماک کوفی کی لونڈی

ابن الجوزی رحمتہ اللہ علیہ کی پھوپھی

امام ربیعتہ الرائے کی والدہ

امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ اور بہن

قاضی زادہ رومی کی بہن

حضرت معاذ عدویہ رحمتہ اللہ علیہ کا ذکر

حضرت رابعہ عدویہ رحمتہ اللہ علیہ کا ذکر

حضرت ماجدہ قرشیہ رحمتہ اللہ علیہ کا ذکر

حضرت عائشہ بنت جعفر صادق کا ذکر

رباح قیسی کی بی بی کا ذکر

حضرت فاطمہ نیشا پوری کا ذکر

حضرت رابعہ یا رابعہ شامیہ بنت اسمٰعیل کا ذکر

بهشتی زیور حصه نهم

ناک کی بیماریاں

زبان کی بیماریاں

دانت کی بیماریاں

حلق کی بیماریاں

سینہ کی بیماریاں

دل کی بیماریاں

معدہ یعنی پیٹ کی بیماریاں

قے کرانے کا بیان

قے روکنے کا بیان

ہیضہ کا بیان

ہضم میں فتور رہنا یا قبض ہونا

نسخہ نمک سلیمانی

مسہل کا بیان

جگر کی بیماریاں

تلی کی بیماریاں

انتڑیوں کی بیماریاں

گردہ کی بیماریاں

مثانہ یعنی پھکنے کی بیماریاں

رحم کی بیماریاں

کمر اور ہاتھ پاؤں کے جوڑوں کا درد

بخار کا بیان

کمزوری کے وقت کی تدبیر کا بیان

بغیر باپ بچوں کی پرورش کرنا

(52) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اور جو شخص یتیم کا خرچ اپنے ذمے رکھے بہشت میں اس طرح پاس پاس رہیں گے اور شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کرکے بتلایا۔ اور دونوں میں تھوڑا فاصلہ رہنے دیا۔ (53) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اور محض اللہ ہی کے واسطے پھیرے جتنے بالوں پر کہ اس کا ہاتھ گزرا ہے اتنی ہی نیکیاں اس کو ملیں گی اور جو شخص کسی یتیم لڑکی یا لڑکے کے ساتھ احسان کرے جو کہ اس کے پاس رہتا ہو تو میں اور وہ جنت میں اس طرح رہیں گے جیسے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی پاس پاس ہیں۔

پڑوسی کو تکلیف دینا

(54) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے پڑوسی کو تکلیف دے اس نے مجھ کو تکلیف دی اور جس نے مجھ کو تکلیف دی اس نے خدا تعالی کو تکلیف دی۔ اور جو شخص اپنے پڑوسی سے لڑا اور وہ مجھ سے لڑا اور جو مجھ سے لڑا وہ اللہ تعالی سے لڑا۔ ف۔ مطلب یہ ہے کہ بے وجہ یا ہلکی ہلکی باتوں پر اس سے رنج و تکرار کرنا برا ہے۔

مسلمان کا کام کردینا

(55) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے کام میں ہوتا ہے اللہ تعالی اس کے کام میں ہوتے ہیں۔

شرم اور بے شرمی

(56) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرم ایمان کی بات ہے اور ایمان بہشت میں پہنچاتا ہے اور بے شرمی بدخوئی کی بات ہے اور بدخوئی دوزخ میں لے جاتی

ہے۔ف۔لیکن دین کے کام میں شرم ہرگز مت کرو جیسے بیاہ کے دنوں میں یا سفر میں اکثر عورتیں نماز نہیں پڑھتیں۔ایسی شرم بے شرمی سے بھی بدتر ہے۔

خوش خلقی اور بد خلقی

(57)فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش خلقی گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتی ہے جس طرح پانی نمک کے پتھر کو پگھلا دیتا ہے اور بد خلقی عبادت کو اس طرح خراب کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے(58)اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم سب میں مجھ کو زیادہ پیار اور آخرت میں سب میں زیادہ مجھ سے نزدیکی والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم سب میں زیادہ مجھ کو برا لگنے والا اور آخرت میں سب میں زیادہ مجھ سے دور رہنے والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق برے ہوں۔

نرمی اور روکھاپن

(59)فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ مہربان ہیں اور پسند کرتے ہیں نرمی کو اور نرمی پر ایسی نعمتیں دیتے ہیں کہ سختی پر نہیں دیتے۔(60) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص محروم رہا نرمی سے وہ ساری بھلائیوں سے محروم ہو گیا۔

کسی کے گھر میں جھانکنا

(61)فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تک اجازت نہ لے لے کسی کے گھر میں جھانک کر نہ دیکھے اور ایسا کیا تو یوں سمجھو کہ اندر ہی چلا گیا۔ف۔بعض عورتوں کو ایسی شامت سوار ہوتی ہے کہ دولہا دولہن کو جھانک جھانک کر دیکھتی ہیں بڑی بے شرمی کی بات ہے۔حقیقت میں جھانکنے میں اور کواڑ کھول کر اندر چلے جانے میں کیا فرق ہے بڑے گناہ کی بات ہے۔

کنسوئیں لینا یا باتیں کرنے والوں کے پاس جا گھسنا

(62) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی کی باتوں کی طرف کان لگائے اور وہ لوگ ناگوار سمجھیں قیامت کے دن اس کے دونوں کانوں میں سیسہ چھوڑا جائے گا۔

غصہ کرنا

(63) ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھ کو کوئی ایسا عمل بتلایئے جو مجھ کو جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے فرمایا غصہ مت کرنا اور تیرے لئے بہشت ہے۔

بولنا چھوڑ دینا

(64) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے اور جو تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے اور اسی حالت میں مر جائے تو وہ دوزخ میں جائے گا۔

کسی کو بے ایمان کہہ دینا یا پھٹکار ڈالنا

(65) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو کہہ دے کہ او کافر تو ایسا گناہ ہے جیسے اس کو قتل کر دیا۔ (66) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہے جیسا کہ اس کو قتل کر ڈالنا۔ (67) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی شخص کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو اول وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے آسمان کے دروازے بند کر لئے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے وہ بھی بند کر لی جاتی ہے پھر وہ دائیں بائیں پھرتی ہے جب کہیں ٹھکانا نہیں پاتی تب اس کے پاس جاتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی اگر وہ اس لائق ہو تو خیر نہیں تو اس کے کہنے والے پر پڑتی ہے۔ ف۔ بعضی عورتوں کو بہت

عادت ہے کہ سب پر خدا کی مار خدا کی پھٹکار کیا کرتی ہیں۔ کسی کو بے ایمان کہہ دیتی ہیں یہ بڑا گناہ ہے چاہے آدمی کو کہے یا جانور یا کسی چیز کو۔

کسی مسلمان کو ڈرا دینا

(68) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں کسی مسلمان کو کہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔ (69) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مسلمان کی طرف ناحق اس طرح نگاہ بھر کے دیکھے وہ ڈر جائے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کو ڈرائیں گے۔ ف۔ اور اگر کسی خطا و قصور پر ہو تو ضرورت کے موافق درست ہے۔

مسلمان کا عذر قبول کر لینا

(70) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے سامنے عذر کرے اور وہ اس کے عذر کو قبول نہ کرے تو ایسا شخص میرے پاس حوض کوثر پر نہ آئے گا۔ ف۔ یعنی اگر کوئی تمہارا قصور کرے اور پھر وہ معاف کرا دے تو معاف کر دینا چاہئے۔

چغلی کھانا

(71) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چغل خور جنت میں نہ جائے گا۔

غیبت کرنا

(72) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دنیا میں اپنے بھائی مسلمان کا گوشت کھائے گا یعنی غیبت کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مردار گوشت اس کے پاس لائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ جیسا تو نے زندہ کو کھایا تھا اب مردہ کو بھی کھا۔ پس وہ شخص اس کو کھائے گا اور ناک بھوں چڑھاتا جائے گا اور غل مچاتا رہے

پھاڑیں کھائیں تو اتنی بربادی ان بھیڑیوں سے بھی نہیں پہنچتی جتنی بربادی آدمی کے دین کو اس بات سے ہوتی ہے کہ مال کی حرص کرے اور نام چاہے۔

موت کو یاد رکھنا اور بہت دنوں کے لئے بندوبست نہ سوچنا اور نیک کام کے لئے وقت کو غنیمت سمجھنا

(92) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس چیز کو بہت یاد کیا کرو جو ساری لذتوں کو قطع کردے گی یعنی موت (93) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کا وقت تم پر آئے تو شام کے واسطے سوچ بچار مت کرو اور جب شام کا وقت تم پر آئے تو صبح کے واسطے سوچ بچار مت کیا کرو۔ اور بیماری آنے سے اپنی تندرستی سے کچھ فائدہ لے لو اور مرنے سے پہلے اپنی زندگی سے کچھ پھل اٹھا لو۔ ف مطلب یہ کہ تندرستی اور زندگی کو غنیمت سمجھو اور نیک کام میں اس کو لگائے رکھو ورنہ بیماری اور موت میں پھر کچھ نہ ہو سکے گا۔

بلا اور مصیبت میں صبر کرنا

(94) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو جو دکھ مصیبت بیماری رنج پہنچتا ہے۔ یہاں تک کہ کسی فکر میں جو تھوڑی سی پریشانی ہوتی ہے ان سب میں اللہ تعالی اس کے گناہ معاف کرتے ہیں۔

بیمار کو پوچھنا

(95) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی بیمار پرسی صبح کے وقت کرے تو شام تک اس کے لئے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں اور اگر شام کو کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں۔

مردے کو نہلانا اور کفن دینا اور گھر والوں کی تسلی کرنا

(96) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ شخص مردے کو غسل دے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ اور جو کسی مردے پر کفن ڈال دے تو اللہ تعالیٰ اس کو رحمت کا جوڑا پہنائیں گے۔ اور جو کسی غم زدہ کی تسلی کرے اللہ تعالیٰ اس کو پرہیز گاری کا لباس پہنائیں گے اور اس کی روح پر رحمت بھیجیں گے اور جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلی دے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے جوڑوں میں سے ایسے قیمتی دو جوڑے پہنائیں گے کہ ساری دنیا بھی قیمت میں ان کے برابر نہیں۔

چلا کر اور بیان کر کے رونا

(97) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر کے رونے والی عورت پر اور جو سننے میں شریک ہو اس پر لعنت فرمائی ہے۔ ف۔ بیبیو خدا کے واسطے اس کو چھوڑ دو۔

یتیم کا مال کھانا

(98) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں بعضے آدمی اس طرح قبروں سے اٹھیں گے کہ ان کے منہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہوں گے۔ کسی نے آپ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہوں گے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ لوگ اپنے پیٹ میں انگارے بھر رہے ہیں۔ ف۔ ناحق کا مطلب یہ ہے کہ ان کو وہ مال کھانے کا اس میں سے اٹھانے کا شرع سے کوئی حق نہیں۔ بیبیو' ڈرو ہندوستان میں ایسا برا دستور ہے کہ جہاں خاوند چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر مرا' سارے مال پر بیوہ نے قبضہ کیا پھر اسی میں مہمانوں کا خرچ اور مسجدوں کا تیل اور مصیبتوں کا کھانا سب کچھ برتتی ہیں حالانکہ اس میں ان یتیموں کا حق ہے اور سارے خرچ ساجھے میں سمجھتی ہیں اور ویسے بھی روز کے خرچ میں' اور پھر ان بچوں کے بیاہ شادی میں جس طرح اپنا جی چاہتا ہے خرچ کرتی ہیں۔ شرع سے

امت کو پہنچائے تو وہ قیامت کے دن عالموں کے ساتھ اٹھے گا۔ تم ہمت کر کے یہ حدیثیں اوروں کو بھی سناتی رہا کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ تم بھی قیامت میں عالموں کے ساتھ اٹھو گی۔ کتنی بڑی نعمت کیسی آسانی سے ملتی ہے۔

تھوڑا سا حال قیامت کا اور اس کی نشانیوں کا

قیامت کی چھوٹی چھوٹی نشانیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی حدیث میں یہ آئی ہیں۔ لوگ خدائی مال کو اپنی ملک سمجھنے لگیں اور زکوٰۃ کو ڈانڈ کی طرح بھاری سمجھیں اور امانت کو اپنا مال سمجھیں۔ اور مرد بیوی کی تابعداری کرے اور ماں کی نافرمانی کرے' اور باپ کو غیر سمجھیں اور دوست کو اپنا سمجھیں۔ اور دین کا علم دنیا کمانے کو حاصل کریں اور سرداری اور حکومت ایسوں کو ملے جو سب میں نکمے ہوں یعنی بدذات اور لالچی اور بدخلق اور جس کام کے لائق نہ ہو وہ کام اس کے سپرد ہو اور لوگ ظالموں کی تعظیم اور خاطر اس خوف سے کریں کہ یہ ہم کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ اور شراب کھلم کھلا پی جانے لگے۔ اور ناچنے گانے والی عورتوں کا رواج ہو جائے اور ڈھولک سارنگی' طبلہ' اور ایسی چیزیں کثرت سے ہو جائیں۔ اور پچھلے لوگ امت کے پہلے بزرگوں کو برا بھلا کہنے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کے ایسے وقت میں ایسے ایسے عذابوں کے منتظر رہو کہ سرخ آندھی آئے اور بعض لوگ زمین میں دھنس جائیں اور آسمان سے پتھر برسیں اور صورتیں بدل جائیں یعنی آدمی سے سور کتے ہو جائیں اور بہت سی آفتیں آگے پیچھے جلدی جلدی اس طرح آنے لگیں جیسے بہت سے دانے کسی تاگے میں پرو رکھے ہوں اور وہ تاگا ٹوٹ جائے اور سب دانے اوپر تلے جھٹ جھٹ گرنے لگیں اور یہ نشانیاں بھی آئی ہیں کہ دین کا علم کم ہو جائے اور جھوٹ بولنا ہنر سمجھا جائے اور امانت کا خیال دلوں میں سے جاتا رہے اور حیا شرم جاتی رہے اور سب طرف کافروں کا زور ہو جائے۔ اور جھوٹے جھوٹے طریقے نکلنے لگیں جب یہ ساری نشانیاں ہو چکیں اس وقت سب ملکوں میں نصاریٰ

لوگوں (عیسائیوں) کی عمل داری ہو جائے اور اسی زمانے میں شام کے ملک میں ایک شخص ابوسفیان کی اولاد سے ایسا پیدا ہو کہ بہت سیدوں کا خون کرے اور شام اور مصر میں اس کے حکم احکام چلنے لگیں۔ اسی عرصہ میں روم کے مسلمان بادشاہ کی نصاری کی ایک جماعت سے لڑائی ہو اور نصاری کی ایک جماعت سے صلح ہو جائے۔ دشمن جماعت شہر قسطنطنیہ پر چڑھائی کرکے اپنا عمل دخل کر لیں، وہ بادشاہ اپنا ملک چھوڑ کر شام کے ملک میں چلا جائے اور نصاری کی جس جماعت سے صلح اور میل ہو اس جماعت کو اپنے ساتھ شامل کرکے اس دشمن جماعت سے بڑی بھاری لڑائی ہو۔ اور اسلام کے لشکر کو فتح ہو۔ ایک دن بیٹھے بٹھائے جو نصاری موافق تھے ان □ میں سے ایک شخص ایک مسلمن کے سامنے کہنے لگے کہ ہماری صلیب کی برکت سے فتح ہوئی۔ مسلمان اس کے جواب میں کہے کہ اسلام کی برکت سے فتح ہوئی۔ اسی میں بات بڑھ جائے یہاں تک کہ دونوں آدمی اپنے اپنے مذہب والوں کو پکار کر جمع کر لیں اور آپس میں لڑائی ہونے لگے۔ اسلام کا بادشاہ شہید ہو جائے اور شام کی ملک میں بھی نصاری کا عمل دخل ہو جائے۔ اور یہ نصاری اس دشمن جماعت سے صلح کر لیں اور بچے کھچے مسلمان مدینہ کو چلے جائیں اور خیبر کے پاس تک نصاری کی عمل داری ہو جائے۔ اس وقت مسلمانوں کو فکر ہو کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو تلاش کرنا چاہئے تاکہ ان مصیبتوں سے جان چھوٹے۔ اس وقت حضرت امام مہدی علیہ السلام مدینہ منورہ میں ہوں گے۔ اور اس ڈر سے کہ کہیں حکومت کے لئے سر نہ ہوں مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو چلے جائیں گے۔ اور اس زمانے کی ولی جو ابدال کا درجہ رکھتے ہیں۔ سب حضرت امام علیہ السلام کی تلاش میں ہوں گے اور بعضے لوگ جھوٹ موٹ بھی دعوئی مہدی ہونے کا کرنا شروع کر دیں گے۔ غرض امام خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان میں ہوں گے۔ اور بعضے نیک لوگ ان کو پہچان لیں گے اور ان کو زبردستی

گھیر گھار کر ان سے حاکم بنانے کی بیعت کرلیں گے اور اسی بیعت میں ایک آواز آسمان سے آئے گی جس کو سب لوگ جتنے وہاں موجود ہوں گے سنیں گے وہ آواز یہ ہو گی کہ یہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ یعنی حاکم بنائے ہوئے امام مہدی ہیں اور حضرت امام کے ظہور سے بڑی نشانیاں قیامت کی شروع ہوتی ہیں غرض جب آپ کی بیعت کا قصہ مشہور ہوگا تو مدینہ منورہ میں جو فوجیں مسلمانوں کی ہوں گی وہ مکہ میں چلی آئیں گی۔ اور ملک شام اور عراق اور یمن کے ابدال اور اولیاء سب آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور بھی عرب کی بہت فوجیں اکٹھی ہو جائیں گی جب یہ خبر مسلمانوں میں مشہور ہو گی۔ ایک شخص خراسان سے حضرت امام کی مدد کے واسطے ایک بڑی فوج لے کر چلے گا۔ اور جس شخص کا اوپر ذکر آیا ہے کہ ابو سفیان کی اولاد میں ہو گا۔ اور سیدوں کا دشمن ہو گا چونکہ حضرت امام بھی سید ہوں گے وہ شخص حضرت امام کے لڑنے کو ایک فوج بھیجے گا۔ جب یہ فوج مکہ مدینہ کے درمیان کے جنگل میں پہنچے گی' اور ایک پہاڑ کے تلے ٹھہرے گی تو یہ سب کے سب زمین میں دھنس جائیں گے صرف دو آدمی بچ جائیں گے جن میں سے ایک تو حضرت امام کو جا کر خبر دے گا۔ اور دوسرا اس سفیانی کو خبر پہنچائے گا اور نصاری سب طرف سے فوجیں جمع کریں گے اور مسلمانوں سے لڑنے کی تیاری کریں گے اس لشکر میں اسی روز اسی جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے ساتھ بارہ ہزار آدمی ہوں گے تو کل آدمی نو لاکھ ساٹھ ہزار ہوئے۔ حضرت امام مکہ سے چل کر مدینہ تشریف لائیں گے اور وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار شریف کی زیارت کر کے شام کے ملک کو روانہ ہوں گے۔ اور شہر دمشق تک پہنچنے پائیں گے کہ دوسری طرف سے نصاری کی فوج مقابلہ میں آ جائے گی۔ حضرت امام کی فوج تین حصے میں ہو جائے گی ایک حصہ تو بھاگ جائے گا۔ ایک حصہ شہید ہو جائے گا اور ایک حصہ کو فتح ہو گی اور اس شہادت اور فتح کا قصہ یہ ہو گا کہ حضرت امام نصاری سے لڑنے کو لشکر تیار کریں گے۔ اور بہت سے مسلمان

آپس میں قسم کھائیں گے کہ بے فتح کیے ہوئے نہ ہٹیں گے پس سارے آدمی شہید ہو جائیں گے۔ صرف تھوڑے سے آدمی بچیں گے جن کو لے کر حضرت امام اپنے لشکر میں چلے جائیں گے۔ اگلے دن پھر اسی طرح کا قصہ ہوگا کہ قسم کھا کر جائیں گے اور تھوڑے سے بچ کر آئیں گے۔ اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوگا۔ آخر چوتھے روز یہ تھوڑے سے آدمی مقابلہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ فتح دیں گے اور پھر کافروں کے دماغ میں حوصلہ حکومت کا نہ رہے گا۔ اب حضرت امام **ملک** کا بندوبست شروع کریں گے اور سب طرف فوجیں روانہ کریں گے' اور خود ان سارے کاموں سے نمٹ کر قسطنطنیہ فتح کرنے کو چلیں گے جب دریائے روم کے کنارے پر پہنچیں گے بنو اسحاق کے ستر ہزار آدمیوں کو کشتیوں پر سوار کر کے اس شہر کے فتح کرنے کے واسطے تجویز کریں گے۔ جب یہ لوگ شہر کی فصیل کے مقابل پہنچیں گے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ با آواز بلند کہیں گے اس نام کی برکت سے شہر پناہ کے سامنے کی دیوار گر پڑے گی اور مسلمان حملہ کر کے شہر کے اندر گھس پڑیں گے اور کفار کو قتل کریں گے اور خوب انصاف اور قاعدے سے **ملک** کا بندوبست کریں گے۔ اور حضرت امام سے جب بیعت ہوئی تھی اس وقت سے اس فتح تک چھ سال یا سات سال کی مدت گزرے گی۔ حضرت امام یہاں کے بندوبست میں لگے ہوں گے کہ ایک جھوٹی خبر مشہور ہوگی کہ یہاں کیوں بیٹھے ہو وہاں ام میں دجال آ گیا۔ اور تمہارے خاندان میں فتنہ وفساد کر رہا ہے۔ اس خبر پر حضرت امام شام کی طرف سفر کریں گے اور تحقیق حال کے واسطے نو یا پانچ سواروں کو آگے بھیج دیں گے۔ ان میں سے ایک شخص آ کر خبر کر دے گا کہ وہ خبر محض غلط تھی۔ ابھی دجال نہیں نکلا کہ حضرت امام کو اطمینان ہو جائے گا اور پھر سفر میں جلدی نہ کریں گے اطمینان کے ساتھ درمیان کے ملکوں کا بندوبست دیکھتے بھالتے شام میں پہنچیں گے وہاں پہنچ کر تھوڑے ہی دن گزریں گے کہ دجال بھی نکل پڑے گا۔ اور دجال یہودیوں کی قوم میں سے ہوگا۔ اور شام عراق کے

درمیان میں سے نکلے گا اور دعویٰ نبوت کا کرے گا۔ پھر اصفہان میں پہنچے گا اور وہاں کے ستر ہزار یہودی اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور خدائی کا دعویٰ شروع کر دے گا۔ اسی طرح بہت سے ملکوں پر گزرتا ہوں یمن کی سرحد تک پہنچے گا اور ہر جگہ سے بہت سے بد دین ساتھ ہوتے چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ مکہ معظمہ کے قریب آ کر ٹھہرے گا۔ لیکن فرشتوں کی حفاظت کی وجہ سے شہر کے اندر نہ جانے پائے گا۔ پھر وہاں سے مدینہ کا ارادہ کرے گا اور وہاں بھی فرشتوں کا پہرہ ہوگا جس سے اندر نہ جانے پائے گا۔ مگر مدینہ کو تین بار ہلن آئے گا۔ اور جتنے آدمی دین میں سست اور کمزور ہوں گے سب زلزلہ سے ڈر کر مدینہ سے باہر کھڑے ہوں گے۔ اور دجال کے پھندے میں پھنس جائیں گے اس وقت مدینہ میں کئی بزرگ ہوں گے جو دجال سے خوب بحث کریں گے' دجال جھنجھلا کر ان کو قتل کر دے گا اور پھر زندہ کر کے پوچھے گا اب تو میرے خدا ہونے کے قائل ہوتے ہو' وہ فرمائیں گے کہ اب تو اور بھی یقین ہو گیا کہ تو دجال ہے پھر وہ ان کو مارنا چاہے گا مگر اس کا کچھ بس نہ چلے گا۔ اور ان پر کوئی چیز اثر نہ کرے گی۔ وہاں سے دجال ملک شام کو روانہ ہوگا۔ جب دمشق کے قریب پہنچے گا اور حضرت امام پہلے سے وہاں پہنچ چکے ہوں گے اور لڑائی کے سامان میں مشغول ہوں گے کہ عصر کا وقت آ جائے گا اور موذن اذان کہے گا اور لوگ نماز کی تیاری میں ہوں گے کہ اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے اترتے نظر آئیں گے اور جامع مسجد کی مشرق کی طرف کے منارے پر آ کر ٹھہریں گے اور وہاں سے زینہ لگا کر نیچے تشریف لائیں گے۔ حضرت امام سب لڑائی کا سامان ان کے خود سپرد کرنا چاہیں گے۔ وہ فرمائیں گے لڑائی کا انتظام آپ ہی دیکھیں۔ میں خاص دجال کے قتل کرنے کو آیا ہوں غرض جب رات گزر کر صبح ہو گی تو حضرت امام لشکر کو آراستہ فرمائیں گے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک گھوڑا ایک نیزہ منگوا کر دجال کی طرف بڑھیں گے اور

اہل اسلام دجال کے لشکر پر حملہ کریں گے اور بہت سخت لڑائی ہوگی۔ اور اس وقت حضرت عیسٰی علیہ السلام کے سانس میں یہ تاثیر ہوگئی کہ جہاں تک نگاہ جائے وہاں تک سانس پہنچ سکے اور جس کافر کو سانس کی ہوا لگا دیں وہ فوراً ہلاک ہو جائے، دجال حضرت عیسی علیہ السلام جو دیکھ کر بھاگے گا۔ آپ اس کا پیچھا کریں گے۔ یہاں تک کہ باب لد ایک مقام ہے۔ وہاں پہنچ کر نیزے سے اسکا کام تمام کریں گے۔ اور مسلمان دجال کے لشکر کو قتل کرنا شروع کریں گے۔ پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام شہروں سے تشریف لے جا کر جتنے لوگوں کو دجال نے بتایا تھا سب کی تسلی کریں گے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت کوئی کافر نہ رہے گا' پھر حضرت امام کا انتقال ہو جائے گا۔ اور سب بندوبست حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ہاتھ میں آ جائے گا۔ پھر یا جوج ماجوج نکلیں گے ان کے رہنے کی جگہ جہاں شمال کی طرف آبادی ختم ہوئی ہے اس سے بھی آگے سات ولایت سے باہر ہے اور ادھر کا سمندر زیادہ سردی کی وجہ سے ایسا جما ہوا ہے کہ اس میں جہاز بھی نہیں چل سکتا۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام مسلمانوں کو خدائے تعالیٰ کے حکم کے موافق طور پر پہاڑ پر لے جائیں گے اور یا جوج ماجوج بڑا اودھم مچائیں گے۔ آخر کو اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کریں گے۔ اور عیسی علیہ السلام پہاڑ سے اتر آئیں گے اور چالیس برس کے بعد حضرت عیسٰی علیہ السلام وفات فرمائیں گے۔ اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں دفن ہوں گے اور آپ کی گدی پر ایک شخص ملک یمن کے رہنے والے بیٹھیں گے جن کا نام جہجاج ہوگا اور قحطان کے قبیلے سے ہوں گے اور بہت دینداری اور انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے۔ ان کے بعد آگے پیچھے اور کئی بادشاہ ہوں گے پھر رفتہ رفتہ نیک باتیں کم ہونا شروع ہوں گی اور بری باتیں بڑھنے لگیں گی اس وقت آسمان پر ایک دھواں سا چھا جائے گا۔ اور زمین پر برسے گا۔ جس سے مسلمانوں کو زکام اور کافروں کو بیہوشی ہوگی۔ چالیس روز کے بعد آسمان صاف ہو جائے گا اور اسی زمانے کے قریب

بقرعید کا مہینہ ہوگا۔ دسویں تاریخ کے بعد دفعتاً ایک رات اتنی لمبی ہوگی کہ مسافروں کا دل گھبرا جائے گا اور بچے سوتے سوتے اکتا جائیں گے اور چوپائے جانور جنگل میں جانے کے لئے چلانے لگیں گے اور کسی طرح صبح نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ تمام آدمی ہیبت اور گھبراہٹ سے بے قرار ہو جائیں گے۔ جب تین راتوں کی برابر وہ رات ہو چکے گی اس وقت سورج تھوڑی روشنی لئے ہوئے جیسے کہ گہن لگنے کا وقت ہوتا ہے۔ مغرب کی طرف سے نکلے گا اس وقت کسی کا ایمان یا توبہ قبول نہیں ہوگی۔ جب سورج اتنا اونچا ہو جائے گا جتنا دوپہر سے پہلے ہوتا ہے پھر خدائے تعالیٰ کے حکم سے مغرب ہی کی طرف لوٹے گا اور دستور کے موافق غروب ہوگا۔ پھر ہمیشہ اپنے قدیم قاعدے کے موافق روشن اور رونق دار نکلتا رہے گا اور اس کے تھوڑے ہی دن کے بعد صفا پہاڑ جو مکہ میں ہے زلزلہ آ کر پھٹ جائے گا اور جگہ سے ایک جانور بہت عجیب شکل وصورت کا نکل کر لوگوں سے باتیں کرے گا اور بڑی تیزی سے ساری زمین میں پھر جائے گا اور ایمان والوں کی پیشانی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا سے نورانی لکیر کھینچ دے گا جس سے سارا چہرہ اس کا روشن ہو جائے گا اور بے ایمانوں کی ناک یا گردن پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی سے سیاہ مہر کر دے گا جس سے اس کا چہرہ میلا ہو جائے گا اور یہ کام کر کے وہ غائب ہو جائے گا۔ اس کے بعد جنوب کی طرف سے ایک ہوا نہایت فرحت دینے والی چلے گی اس سے سب ایمان والوں کی بغل میں کچھ نکل آئے گا جس سے وہ مر جائیں گا اور جب سب مسلمان مر جائیں گے اس وقت کافر حبشیوں کا ساری دنیا میں عمل دخل ہو جائے گا اور وہ لوگ خانہ کعبہ کو شہید کر دیں گے اور حج بند ہو جائے گا اور قرآن شریف دلوں سے اور کاغذوں سے اٹھ جائے گا اور خدا کا خوف اور خلقت کی شرم سب اٹھ جائے گی اور کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔ اس وقت ملک شام میں بہت ارزانی ہوگی لوگ اونٹوں پر اور سواریوں پر پیدل ادھر جھک پڑیں گے۔ اور جورہ جائیں گے

ایک آگ پیدا ہوگی اور سب کو ہانکتی ہوئی شام میں پہنچا دے گی۔اور حکمت اس میں یہ ہے کہ قیامت کے روز سب مخلوق اسی ملک میں جمع ہوگی پھر وہ آگ غائب ہو جائے گی اور اس وقت دنیا کی بڑی ترقی ہوگی۔تین چار سال اسی حال میں گزریں گے۔کہ دفعتاً جمعہ کے دن محرم کی دسویں تاریخ صبح کے وقت سب لوگ اپنے اپنے کام میں لگے ہوں گے اور کہ صور پھونک دیا جائے گا اول ہلکی ہلکی آواز ہوگی پھر اس قدر بڑھے گی کہ اس کی ہیبت سے سب مر جائیں گے۔زمین و آسمان پھٹ جائیں گے اور دنیا فنا ہوگی اور جب آفتاب مغرب سے نکلا تھا اس وقت سے صور کے پھونکنے تک ایک سوبیس برس کا زمانہ ہوگا اب یہاں سے قیامت کا دن شروع ہوگا۔

خاص قیامت کے دن کا ذکر

جب صور پھونکنے سے تمام دنیا فنا ہو جائے گی چالیس برس اسی سنسانی کی حالت میں گزر جائیں گے پھر حق تعالٰی کے حکم سے دوسری بار صور پھونکا جائے گا اور پھر زمین اسی طرح قائم ہو جائے گا اور مردے قبروں سے زندہ ہو کر نکل پڑیں گے اور میدان قیامت میں اکٹھے کر دیئے جائیں گے اور آفتاب بہت نزدیک ہو جائے گا جس کی گرمی سے دماغ لوگوں کے پکنے لگیں گے اور جیسے جیسے لوگوں کے گناہ ہوں گے اتنا ہی زیادہ پسینہ نکلے گا اور لوگ اس میدان میں بھوکے پیاسے کھڑے کھڑے پریشان ہو جائیں گے جو نیک لوگ ہوں گے ان کے لئے اس زمین کی مٹی مثل میدے کے بنا دی جائے گی۔اس کو کھا کر بھوک کا علاج کریں گے اور پیاس بجھانے کو حوض کوثر پر جائیں گے۔پھر جب میدان قیامت میں کھڑے کھڑے دق ہو جائیں گے اس وقت سب مل کر اول حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پھر اور نبیوں کے پاس اس بات کی سفارش کرانے کے لئے جائیں گے کہ ہمارا حساب و کتاب اور کچھ فیصلہ جلدی ہو جائے۔سب پیغمبر کچھ کچھ عذر کریں گے اور سفارش کا

وعدہ نہ کریں گے سب کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر وہی درخواست کریں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ کے حکم سے قبول فرما کر مقام محمود میں (کہ ایک مقام کا نام ہے) تشریف لے جا کر شفاعت فرمائیں گے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ ہم نے سفارش قبول کی اب ہم زمین پر اپنی تجلی فرما کر حساب و کتاب کیے دیتے ہیں۔ اول آسمان سے فرشتے بہت کثرت سے اترنا شروع ہوں گے اور تمام آدمیوں کو ہر طرف سے گھیر لیں گے پھر حق تعالیٰ کا عرش اترے گا اور اس پر حق تعالیٰ کی تجلی ہوگی۔ اور حساب کتاب شروع ہو جائے گا۔ اور اعمالنامے اڑائے جائیں گے ایمان والوں کے داہنے ہاتھ میں اور بے ایمانوں کے بائیں ہاتھ میں وہ خود بخود آ جائیں گے اور اعمال تولنے کی ترازو کھڑی کی جائے گی جس سے سب نیکیاں اور بدیاں معلوم ہو جائیں گی اور پل صراط پر چلنے کا حکم ہوگا جس کی نیکیاں تول میں زیادہ ہوں گی وہ پل سے پار ہو کر بہشت میں جا پہنچے گا۔ اور جس کے گناہ زیادہ ہوں گے اگر خدائے تعالیٰ نے معاف نہ کر دیئے ہوں گے وہ دوزخ میں گر جائے گا اور جس کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے ایک مقام ہے اعراف' جنت دوزخ کے بیچ میں وہ وہاں رہ جائے گا اس کے بعد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے حضرات انبیاء علیہم السلام اور عالم اور ولی اور شہید اور حافظ اور نیک بندے گنہگار لوگوں کو بخشوانے کے لئے شفاعت کریں گے ان کی شفاعت قبول ہوگی اور جس کے دل میں ذرا سا بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اسی طرح جو لوگ اعراف میں ہوں گے وہ بھی آخرت کو جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے اور دوزخ میں خالی وہی لوگ رہ جائیں گے جو بالکل کافر اور مشرک ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو کبھی دوزخ سے نکلنا نصیب نہ ہوگا۔ جب سب جنتی اور دوزخی اپنے اپنے ٹھکانہ ہو جائیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ دوزخ اور جنت کے بیچ میں موت کو ایک مینڈھے کی صورت پر ظاہر کر کے سب جنتیوں اور دوزخیوں کو دکھلا کر

اس کو ذبح کرادیں گے اور فرمائیں گے اب نہ جنتیوں کو موت آئے گی نہ دوزخیوں کو آئے گی سب کو اپنے اپنے ٹھکانے پر ہمیشہ کے لئے رہنا ہوگا اس وقت نہ جنتیوں کی خوشی کی کوئی حد ہوگی اور نہ دوزخیوں کے صدمے اور رنج کی کوئی انتہا ہوگی۔

بہشت کی نعمتوں اور دوزخ کی مصیبتوں کا ذکر

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے واسطے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا خیال آیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی عمارت میں ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک اینٹ سونے کی۔ اور اینٹوں کے جوڑنے کا گارا خالص مشک کا ہے اور جنت کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اور وہاں کی مٹی زعفران ہے جو شخص جنت میں چلا جائے گا چین سکھ میں رہے گا اور رنج وغم نہ دیکھے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کو اسی میں رہے گا کبھی نہ مرے گا نہ ان لوگوں کے کپڑے میلے ہوں گے نہ ان کی جوانی ختم ہوگی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں دو باغ تو ایسے ہیں کہ وہاں کے برتن اور سب سامان چاندی کا ہوگا۔ اور دو باغ ایسے ہیں کہ وہاں کے برتن اور سب سامان سونے کا ہوگا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں سو 100 درجے اوپر تلے ہیں اور ایک درجے سے دوسرے درجے تک اتنا فاصلہ ہے کہ جتنا زمین و آسمان کے درمیان میں فاصلہ ہے یعنی پانچ سو برس اور سب درجوں میں بڑا درجہ فردوس کا ہے اور اسی سے جنت کی چاروں نہریں نکلی ہیں۔ یعنی دودھ' شہد' شراب طہور اور پانی کی لہریں اور اس سے اوپر عرش ہے تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگا کرو' اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ان میں ایک ایک درجہ اتنا بڑا ہے کہ اگر تمام دنیا کے آدمی ایک میں بھر دیئے جائیں تو اچھی طرح سما جائیں۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں جتنے درخت ہیں۔ سب کا تنہ سونے کا ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے پہلے جو لوگ جنت میں جائیں گے ان کا چہرہ ایسا روشن ہوگا۔ جیسے چودھویں رات کا چاند پھر جو ان سے پیچھے جائیں گے ان کا چہرہ تیز روشنی والے ستارے کی طرح ہوگا نہ وہاں پیشاب کی ضرورت ہوگی نہ پاخانے کی' نہ تھوک

کی نہ رینٹھ کی۔ کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا کسی نے پوچھا کہ پھر کھانا کہاں جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ڈکار آئے گا جس میں مشک کی خوشبو ہوگی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت والوں میں جو سب سے ادنیٰ درجہ کا ہوگا اس سے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ اگر تجھ کو دنیا کے کسی بادشاہ کے ملک کے برابر دے دیں تو راضی ہو جائے گا وہ کہے گا اے پروردگار میں راضی ہوں ارشاد ہوگا جا تجھ کو اس کے پانچ حصے کے برابر دے دیں تو راضی ہو جائے گا' وہ کہے گا اے پروردگار میں راضی ہوں ارشاد ہوگا جا تجھ کو اتنا دیا کہ اور اس سے دس گناہ دیا۔ اور اس کے علاوہ جس چیز کو تیرا جی چاہے گا اور جس سے تیری آنکھ کو لذت ہوگی وہ تجھ کو ملے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ دنیا اور اس سے دس حصے زیادہ کے برابر اس کو ملے گا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ تعالیٰ جنت والوں سے پوچھیں گے کہ تم خوش بھی ہو وہ عرض کریں گے کہ بھلا خوش کیوں نہ ہوتے آپ نے ہمیں وہ چیزیں دی ہیں جو آج تک کسی مخلوق کو نہیں دیں۔ ارشاد ہوگا۔ کہ ہم تم کو ایسی چیزیں جو ان سب سے بڑھ کر ہو' وہ عرض کریں گے کہ اس سے بڑھ کر کیا چیز ہوگی۔ ارشاد ہوگا کہ وہ چیز یہ ہے کہ میں تم سے ہمیشہ خوش رہوں گا کبھی ناراض نہ ہوں گا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب جنت والے جنت میں جا چکیں گے اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے تم اور کچھ زیادہ چاہتے ہو تم کو دوں' وہ عرض کریں گے کہ ہمارے چہرے آپ نے روشن کر دیئے ہم کو جنت میں داخل کر دیا ہم کو دوزخ سے نجات دے دی اور ہم کو کیا چاہئے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دیں گے اتنی پیاری کوئی نعمت نہ ہوگی جس قدر اللہ تعالیٰ کے دیدار میں لذت ہوگی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ کو ہزار برس تک دھونکایا یہاں تک کہ اس کا رنگ سرخ ہوگیا۔ پھر ہزار برس تک دھونکا دیا تو یہ سفید ہوگئی پھر ہزار برس اور دھونکا یہاں تک کہ سیاہ ہوگئی۔ اب وہ بالکل سیاہ تاریک

ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہاری یہ آگ جس کو جلاتے ہو دوزخ
کی آگ سے ستر حصے تیزی میں کم ہے اور وہ ستر حصے اس سے زیادہ تیز ہے اور فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ایک بڑا بھاری پتھر دوزخ کے کنارے سے
چھوڑا جائے اور ستر برس تک برابر چلا جائے تب جا کر اس کی تلی میں جا پہنچے۔ اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ کو لایا جائے گا۔ اس کی ستر ہزار باگیں
ہوں گی اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوں گے جس سے اس کو گھسیٹیں
گے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب میں ہلکا عذاب دوزخ میں
ایک شخص کو ہوگا کہ اس کے پاؤں میں صرف آگ کی دو جوتیاں ہیں مگر اس سے اس
کا بھیجا ہنڈیا کی طرح پکتا ہے اور وہ یوں سمجھتا ہے کہ مجھ سے بڑھ کر کسی پر عذاب
نہیں۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ میں ایسے بڑے سانپ
ہیں جیسے اونٹ، اگر ایک دفعہ کاٹ لیں تو چالیس برس تک زہر چڑھا رہے اور بچھو
ایسے ایسے ہیں بڑے جیسے پالان (کاٹھی) کسا ہوا خچر۔ وہ اگر کاٹ لیں تو چالیس
برس تک لہر اٹھتی رہے اور ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر منبر پر
تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے آج تک نماز میں جنت اور دوزخ کا ہو بہو نقشہ
دیکھا نہ آج تک میں نے جنت میں زیادہ اچھی کوئی چیز دیکھی اور نہ دوزخ سے
زیادہ کوئی چیز تکلیف کی دیکھی۔

ان باتوں کا بیان کہ ان کے بغیر ایمان ادھورا رہتا ہے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کئی اوپر ستر
باتیں ایمان کے متعلق ہیں سب میں بڑی بات تو کلمہ طیبہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے اور سب میں چھوٹی بات یہ ہے کہ راستہ میں کوئی کانٹا لکڑی پتھر پڑا
ہو جس سے راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہو اس کو ہٹا دے۔ اور شرم و حیا بھی ایمان کی
ان ہی باتوں میں سے ایک بڑی چیز ہے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ جب اتنی باتیں

ایمان سے علاقہ رکھتی ہیں تو پورا مسلمان وہی ہوگا جس میں سب باتیں ہوں اور میں کوئی بات ہو اور کوئی بات نہ ہو وہ ادھورا مسلمان ہے۔ یہ سب جانتے ہیں کہ مسلمان پورا ہی ہونا ضروری ہے۔ اس لئے ہر ایک کو لازم ہوا کہ ان سب باتوں کو اپنے اندر پیدا کرے اور کوشش کرے کہ کسی بات کی کسر نہ رہ جائے اس لئے ہم باتوں کو لکھ کر بتلائے دیتے ہیں۔ وہ سب سات اوپر ستر ہیں۔ تیس تو دل سے متعلق ہیں۔ (1) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ (2) یہ اعتقاد رکھنا کہ خدا کے سوا سب چیزیں پہلے ناپید تھیں پھر خدا کے پیدا ہونے سے پیدا ہوئیں۔ (3) یہ یقین کرنا کہ فرشتے ہیں۔ (4) یہ یقین کرنا کہ سب پیغمبر سچے ہیں البتہ اب سب صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے کا حکم ہے۔ (5) یہ یقین کرنا کہ اللہ تعالیٰ کو سب باتوں کی پہلے ہی سے خبر ہے اور جو ان کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔ (6) یہ یقین کرنا کہ قیامت آنے والی ہے۔ (7) جنت کا ماننا۔ (8) دوزخ کا ماننا۔ (9) اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا۔ (10) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا۔ (11) اور کسی سے بھی اگر محبت یا دشمنی کرے تو اللہ تعالیٰ ہی واسطے کرنا۔ (12) ہر کام میں نیت دین ہی کی کرنا۔ (13) گناہوں پر پچھتانا۔ (14) خدائے تعالیٰ سے ڈرنا۔ (15) خدائے تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھنا۔ (16) شرم کرنا۔ (17) نعمت کا شکر کرنا۔ (18) عہد پورا کرنا۔ (19) صبر کرنا۔ (20) اپنے کو اوروں سے کم سمجھنا۔ (21) مخلوق پر رحم کرنا۔ (22) جو کچھ خدا کی طرف سے ہو اس پر راضی رہنا۔ (23) خدا پر بھروسہ کرنا۔ (24) اپنی کسی خوبی پر نہ اترانا۔ (25) کسی سے کینہ کپٹ نہ رکھنا۔ (26) کسی پر حسد نہ کرنا۔ (27) غصہ نہ کرنا۔ (28) کسی کا برا نہ چاہنا۔ (29) دنیا سے محبت نہ رکھنا اور سات باتیں زبان متعلق ہیں۔ (30) زبان سے کلمہ پڑھنا۔ (31) قرآن شریف کی تلاوت کرنا۔ (32) علم سیکھنا۔ (33) علم سکھلانا۔ (34) دعا کرنا۔ (35) اللہ کا ذکر کرنا۔ (36) لغو اور گناہ کی بات سے

جیسے جھوٹ' غیبت' گالی کوسنا' خلاف شرع گانا ان سب سے بچنا۔ اور چالیس باتیں سارے بدن سے متعلق ہیں۔ (37) وضو کرنا' غسل کرنا' کپڑے کا پاک رکھنا۔ (38) نماز کا پابند رہنا۔ (39) زکوۃ' صدقۂ فطر دینا۔ (40) روزہ رکھنا۔ (41) حج کرنا۔ (42) اعتکاف کرنا۔ (43) جہاں رہنے میں دین کی خرابی ہو وہاں سے چلے جانا۔ (44) منت خدا کی پوری کرنا۔ (45) جو قسم گناہ کی بات پر نہ ہو اس کو پورا کرنا۔ (46) ٹوٹی ہوئی قسم کا کفارہ دینا۔ (47) جتنا بدن ڈھانکنا فرض ہے اس کو ڈھانکنا۔ (48) قربانی کرنا۔ (49) مردے کا کفن دفن کرنا۔ (50) کسی کا قرض آتا ہو اس کو ادا کرنا۔ (51) لین دین میں خلاف شرع باتوں سے بچنا۔ (52) سچی گواہی کا نہ چھپانا۔ (53) اگر نفس تقاضا کرے نکاح کر لینا۔ (54) جو اپنی حکومت میں ہیں ان کا حق ادا کرنا۔ (55) ماں باپ کو آرام پہنچانا۔ (56) اولاد کو پرورش کرنا۔ (57) رشتہ داروں ناتہ داروں سے بدسلوکی نہ کرنا (آقا کی تابعداری کرنا)۔ (58) انصاف کرنا۔ (59) مسلمانوں کی جماعت سے الگ کوئی طریقہ نہ نکالنا۔ (60) حاکم کی تابعداری کرنا مگر خلاف شرع بات نہ کرے۔ (61) لڑنے والوں میں صلح کرا دینا۔ (62) نیک کام میں مدد دینا۔ (63) نیک راہ بتلانا بری بات سے روکنا۔ (64) اگر حکومت ہو تو شرع کے موافق سزا دینا۔ (65) اگر وقت آئے تو دین کے دشمنوں سے لڑنا۔ (66) امانت ادا کرنا۔ (67) ضرورت والے کو قرضہ دے دینا۔ (68) پڑوسی کی خاطر داری رکھنا۔ (69) آمدنی پاک لینا۔ (70) خرچ شرع کے موافق کرنا۔ (71) سلام کا جواب دینا۔ (72) اگر کوئی چھینک لے کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو اس کو یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہنا۔ (73) کسی کا ناحق تکلیف نہ دینا۔ (74) خلاف شرع کھیل تماشوں سے بچنا۔ (75) راستہ میں سے ڈھیلا پتھر' کانٹا' لکڑی' ہٹا دینا اگر الگ الگ سب باتوں کا ثواب معلوم کرنا ہو تو فروع الایمان ایک کتاب ہے اس میں دیکھ لو۔

اپنے نفس کی اور عام آدمیوں کی خرابی

اوپر جتنی اچھی اور بری باتوں کا اور ثواب اور عذاب کی چیزوں کا بیان آیا ہے اس میں دو چیزیں کھنڈت ڈال دیتی ہیں ایک تو خود اپنا نفس کہ ہر وقت گود میں بیٹھا ہوا طرح طرح کی باتیں سمجھاتا ہے نیک کاموں میں بہانے نکالتا ہے اور برے کاموں میں اپنی ضرورتیں بتلاتا ہے۔ اور عذاب سے ڈراؤ تو اللہ تعالیٰ کا غفور رحیم ہونا یاد دلاتا ہے اور اوپر سے شیطان اس کو سہارا دیتا ہے اور دوسرے کھنڈت ڈالنے والے وہ آدمی ہیں جو اس سے کسی طرح کا واسطہ رکھتے ہیں' یا تو عزیز قریب ہیں یا جان پہنچان والے ہیں یا برادری کنبے کے ہیں یا اس کی بستی کے ہیں بعضے گناہ تو اس واسطے ہوتے ہیں کہ ان کے پاس بیٹھ کر ان کی بری باتوں کا اثر اس میں آ جاتا ہے۔ اور بعضے گناہ ان کی خاطر سے ہوتے ہیں اور بعضے واسطے ہوتے کہ ان کی نگاہ میں ہلکا پن نہ ہو۔ اور بعضے گناہ اس لئے ہو جاتے ہیں کہ وہ لوگ اس کے ساتھ برائی کرتے ہیں۔ کچھ وقت اس برائی کے رنج میں کچھ وقت اس کی غیبت میں اور کچھ وقت ان سے بدلہ لینے کی فکر میں خرچ ہوتا ہے اور پھر اس سے طرح طرح کے گناہ پیدا ہو جاتے ہیں غرض ساری خرابی اس نفس کی تابعداری کی اور آدمیوں سے بھلائی کی امید رکھنے کی ہے اس لئے ان کی خرابی سے بچنے کے واسطے دو باتیں ضروری ٹھہریں۔ ایک تو اپنے نفس کو دبانا اور اس کو کبھی بہلا پھسلا کر کبھی ڈانٹ ڈپٹ کر دین کی راہ پر لگانا۔ دوسرے سب آدمیوں سے زیادہ لگاؤ نہ رکھنا اور اس بات کی پرواہ نہ کرنا کہ وہ اچھا کہیں گے یا برا کہیں گے اس واسطے ان دونوں ضروری باتوں کو الگ الگ لکھا جاتا ہے۔

نفس کے ساتھ برتاؤ کا بیان

پابندی کے ساتھ تھوڑا سا وقت شام کو یا سوتے وقت مقرر کرلو۔ اس وقت میں اکیلے بیٹھ کر اور اپنے دل کو جہاں تک ہو سکے سارے خیالوں سے خالی کر کے اپنے جی سے یوں باتیں کیا کرو، اور نفس سے یوں کہا کرو کہ اے نفس خوب سمجھ لے کہ تیری مثال دنیا میں ایک سوداگر کی سی ہے۔ پونجی تیری عمر ہے اور نفع اس کا یہ ہے ہمیشہ ہمیشہ کی بھلائی یعنی آخرت کی نجات حاصل کرلے۔ اگر یہ دولت حاصل کرلی سوداگری میں نفع ہوا۔ اور اگر اس عمر کو یوں ہی کھو دیا تو اور بھلائی اور نجات حاصل نہ کی تو اس سوداگی میں بڑا ٹوٹا اٹھایا کہ پونجی بھی گئی اور نفع نصیب نہ ہوا اور یہ پونجی ایسی قیمتی ہے کہ اس کی ایک ایک گھڑی بلکہ ایک ایک سانس بے انتہا قیمت رکھتا ہے اور کوئی خزانہ کتنا ہی بڑا ہو اس کی برابری نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اول تو خزانہ اگر جاتا رہے تو کوشش سے اس کی جگہ دوسرا خزانہ مل سکتا ہے، اور یہ عمر جتنی گزر جاتی ہے اس کی ایک پل بھی لوٹ کر نہیں آسکتی اور نہ دوسری عمر اور مل سکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس عمر میں کتنی بڑی دولت کما سکتے ہیں یعنی ہمیشہ کے لئے بہشت اور خدائے تعالیٰ کی خوشی اور دیدار اتنی بڑی دولت کسی خزانہ سے کوئی نہیں کما سکتا۔ اس واسطے یہ پونجی بہت ہی قدر اور قیمت کی ہوئی۔ اور اے نفس اللہ تعالیٰ کا احسان مان کہ ابھی تیری موت نہیں آئی جس سے یہ عمر ختم ہو جاتی۔ خدائے تعالیٰ نے آج کا دن زندگی کا اور نکال دیا ہے اگر تو مرنے لگے تو ہزاروں دل و جان سے آرزو کرے کہ مجھ کو ایک دن کی عمر اور مل جائے تو ایک دن میں سارے گناہوں سے سچی اور پکی توبہ کرلوں اور پکا وعدہ اللہ تعالیٰ سے کرلوں کہ پھر ان گناہوں کے پاس نہ پھٹکوں گا۔ اور وہ سارا دن خدائے تعالیٰ کی یاد اور تابعداری میں گزاروں۔ جب مرنے کے وقت یہ حال اور خیال ہوتا تو اپنے دل میں تو یونہی سمجھ لے گا کہ گویا میری موت کا وقت آ گیا تھا، اور میرے مانگنے سے اللہ تعالیٰ نے یہ دن اور یہ دے دیا ہے اور اس دن کے بعد معلوم نہیں کہ

اور وہ دن نصیب ہوگا یا نہیں۔ سو اس دن کو تو اسی طرح گزارنا چاہئے جیسا کہ عمر کا اخیر دن معلوم ہو اور اس کو اسی طرح گزارے یعنی سب گناہوں سے پکی توبہ کرلے اور اس دن میں کوئی چھوٹی یا بڑی نافرمانی نہ کرے اور تمام دن اللہ تعالیٰ کے دھیان اور خوف میں گزار دے اور کوئی حکم خدا کا نہ چھوڑے جب وہ سارا دن اسی طرح گزر جائے پھر اگلے دن یونہی سوچے کہ شاید عمر کا یہی ایک دن باقی رہا ہو اور اے نفس اس دھوکے میں نہ آنا کہ اللہ تعالیٰ معاف کردیں گے کیونکہ اول تو تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ معاف ہی کردیں گے اور سزا نہ دیں گے بھلا اگر سزا ہونے لگے تو اس وقت کیا کرے گا اور اس وقت کتنا پچھتانا پڑے گا اور اگر ہم نے مانا کہ معاف ہی ہوگیا تب بھی تو نیک کام کرنے والوں کو جو انعام اور مرتبہ ملے گا وہ تجھ کو نصیب نہ ہوگا۔ پھر جب تو اپنی آنکھ سے اوروں کو ملنا اور اپنا محروم ہونا دیکھے گا کس قدر حسرت اور افسوس ہوگا۔ اس پر اگر نفس سوال کرے کہ بتلاؤ پھر میں کیا کروں گا اور کس طرح کوشش کروں تو تم اس کو جواب دو کہ یہ کام کرلو کہ جو چیز تجھ سے مر کر چھوٹنے والی ہے یعنی دنیا اور بری عادتیں تو اس کو ابھی چھوڑ دے اور جس سے تجھ کو سابقہ پڑنے والا ہے۔ اور بغیر اس کے تیرا گزر نہیں ہوسکتا یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کو راضی کرنے کی باتیں اس کو ابھی سے لے بیٹھ اور اس کی یاد اور تابعداری میں لگ جا اور بری عادتوں کا بیان اور ان کے چھوڑنے کا علاج اور خدائے تعالیٰ کے راضی کرنے کی باتوں کی تفصیل اور ان کے حاصل کرنے کے تدبیر خوب سمجھا سمجھا کر اوپر لکھ دی ہے اس کے موافق کوشش اور برتاؤ کرنے سے دل سے برائیاں نکل جاتی ہیں اور نیکیاں جم جاتی ہیں اپنے نفس سے کہو کہ اے نفس تیری مثال بیمار کی سی ہے اور بیمار کو پرہیز کرنا پڑتا ہے اور گناہ کرنا بد پرہیزی ہے اس واسطے اس سے پرہیزی کرنا ضروری ہوا اور یہ پرہیز اللہ تعالیٰ نے ساری عمر کے لئے بتلا رکھا ہے بھلا سوچ تو سہی اگر دنیا کا کوئی ادنیٰ سا حکیم کسی سخت پابندی میں تجھ کو یہ بتلا دے کہ فلانی مزیدار چیز کھانے سے جب کبھی

کھائے گا اس بیماری کو سخت نقصان پہنچے گا اور تو سخت تکلیف میں مبتلا ہو جائے گا اور فلانی کڑوی بدمزہ دوا روزمرہ کھاتے رہو گے تو اچھے رہو گے اور تکلیف کم رہے گی تو یقینی بات ہے کہ اپنی جان جو پیاری ہے اس کے لئے اس حکم کے کہنے سے کیسی ہی مزیدار چیز ہو اس کو ساری عمر کے لئے چھوڑ دے گا اور دوا کیسی ہی بدمزہ اور ناگوار ہو آنکھ بند کر کے روز کے روز اس کو نگل جایا کرے گا' تو ہم نے مانا کہ گناہ بڑے مزیدار ہیں اور نیک کام بہت ناگوار ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ان مزیدار چیزوں کا نقصان بتلایا ہے اور ان ناگوار کاموں کو فائدہ مند فرمایا ہے پھر نقصان اور فائدہ بھی کیسا ہمیشہ ہمیشہ کا جس کا نام دوزخ اور جنت ہے تو اے نفس تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ جان کی محبت میں ادنیٰ حکیم کے تو کہنے کا تو یقین کرے اور اس کا پابند ہو جائے اور اپنے ایمان کی محبت میں اللہ تعالیٰ کے کہنے پر دل کو نہ جمائے اور گناہوں کو چھوڑنے کی ہمت نہ کرے۔ اور نیک کاموں سے پھر جی چرائے تو کیسا مسلمان ہے کہ توبہ توبہ اللہ تعالیٰ کے فرمانے کو ایک چھوٹے سے حکیم کے کہنے کے برابر بھی نہ سمجھے اور کیسا بے عقل ہے کہ جنت کے ہمیشہ ہمیشہ کے آرام کی دنیا کے تھوڑے دنوں کے آرام کے برابر بھی قدر نہ کرے اور دوزخ کی اتنی سخت اور دراز تکلیف سے دنیا کی تھوڑے دنوں کی تکلیف کے برابر بھی بچنے کی کوشش نہ کرے اور نفس سے یوں کہو کہ اے نفس دنیا سفر کا مقام ہے اور سفر میں پورا آرام ہرگز میسر نہیں ہوا کرتا۔ طرح طرح کی تکلیفیں جھیلنی پڑتی ہیں مگر مسافر اس لئے ان تکلیفوں کو سہارا لیتا ہے کہ گھر پہنچ کر پورا آرام مل جائے گا بلکہ اگر ان تکلیفوں سے گھبرا کر کسی سرائے میں ٹھہر کر اس کو اپنا گھر بنالے اور سب سامان آسائش کا وہاں جمع کرلے تو ساری عمر بھی گھر پہنچنا نصیب نہ ہو۔ اسی طرح دنیا میں جب تک رہنا ہے محنت و مشقت کی سہار کرنا چاہئے۔ عبادت میں بھی محنت ہے اور گناہوں کے چھوڑنے میں بھی مشقت ہے اور بھی طرح طرح کی مصیبت ہے لیکن آخرت ہمارا گھر ہے وہاں پہنچ

کر سب مصیبت کٹ جائے گی' یہاں کی ساری محنت و مشقت کو جھیلنا چاہئے۔ اگر یہاں آرام ڈھونڈو تو گھر جا کر آرام کا سامان ملنا مشکل ہے بس یہ سمجھ لو کبھی دنیا کی راحت اور لذت کی ہوس نہ کرنا چاہئے۔ اور آخرت کی درستی کے لئے ہر طرح کی محنت کو خوشی سے اٹھانا چاہئے۔ غرض ایسی ایسی باتیں نفس سے کر کے اس کو راہ پر لگانا چاہئے۔ اور روزمرہ اسی طرح سمجھانا چاہئے اور یاد رکھو کہ اگر تم خود اسی طرح اپنی بھلائی اور درستی کی کوشش نہ کرو گی تو اور کون آئے گا جو تمہاری خیر خواہی کرے گا۔ اب تم جانو اور تمہارا کام جانے۔

عام آدمیوں کے ساتھ برتاؤ کا بیان

عام آدمی تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جن سے دوستی اور بہن ساتھن ہونے کا علاقہ ہے۔ دوسرے وہ جن سے صرف جان پہچان ہے۔ تیسرے وہ جن سے جان پہچان بھی نہیں۔ اور ہر ایک کے ساتھ برتاؤ کرنے کا طریقہ الگ ہے سو جن سے جان پہچان بھی نہیں۔ اگر ان کے ساتھ ملنا بیٹھنا ہو تو ان باتوں کا خیال رکھو کہ وہ جو ادھر ادھر کی باتیں اور خبریں بیان کریں ان کی طرف کان مت لگاؤ اور وہ جو کچھ واہی تباہی بکیں ان سے بالکل بہری بن جاؤ' ان سے بہت مت ملو' ان سے کوئی امید اور التجامت کرو۔ اور اگر کوئی بات ان میں خلاف شرع دیکھو تو اگر یہ امید ہو کہ نصیحت مان لیں گے تو بہت نرمی سے سمجھا دو اور جن سے دوستی اور زیادہ راہ و رسم ہے ان میں اس کا خیال رکھو کہ اول تو ہر کسی سے دوستی اور راہ و رسم مت پیدا کرو کیونکہ ہر آدمی دوستی کے قابل نہیں ہوتا البتہ جس میں یہ پانچ باتیں ہوں اس سے راہ و رسم رکھنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اول یہ کہ وہ عقل مند ہو کیونکہ بے وقوف آدمی سے اول تو دوستی نباہ نہیں ہوتا۔ دوسرے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ تم کو فائدہ پہنچانا چاہتا ہے مگر بے وقوفی کی وجہ سے اور الٹا نقصان کر گزرتا ہے جیسے کسی نے ریچھ پالا تھا۔ ایک دفعہ یہ شخص سو گیا اور اس کے منہ پر بار بار مکھی آ کر بیٹھتی تھی اس ریچھ کو جو غصہ آیا تو مکھی

کے مارنے کو ایک بڑا پتھر اٹھا کر لایا اور تاک کر اس کے منہ پر کھینچ مارا۔ مکھی تو اڑ گئی اور اس بے چارے کا سر کھیل کھیل ہو گیا۔ دوسری بات یہ کہ اس کے اخلاق اور عادات اور مزاج اچھا ہو۔ اپنے مطلب کی دوستی نہ رکھے۔ اور غصے کے وقت آپ سے باہر نہ ہو جائے' ذرا ذرا سی بات میں طوطے کی سی آنکھیں نہ بدلے۔ تیسری بات یہ ہے کہ دین دار ہو کیونکہ جو شخص دیندار نہیں ہے۔ جب وہ خدائے تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا تو تم کو اس سے کیا امید ہے کہ اس سے وفا ہو گی۔ دوسری خرابی یہ ہے کہ جب تم بار بار اس کو گناہ کرتے دیکھو اور دوستی کی وجہ سے نرمی کرو گی تو خود تم کو بھی اس گناہ سے نفرت نہ رہے گی۔ تیسری خرابی یہ ہے کہ اس کی بری صحبت کا اثر تم کو بھی پہنچے گا اور ویسے ہی گناہ تم سے بھی ہونے لگیں گے چوتھی بات یہ ہے کہ اس کو دنیا کی حرص نہ ہو کیونکہ حرص والے کے پاس بیٹھنے سے ضرور دنیا کی حرص بڑھتی ہے جب ہر وقت اس کو اسی دھن اور اسی چرچے میں دیکھو گی کہیں زیور کا ذکر ہے کہیں پوشاک کی فکر ہے کہیں گھر کے سامان کو دھندا ہے تو کہاں تک تم کو خیال نہ ہو گا۔ اور جس کو خود حرص نہ ہو۔ موٹا کپڑا ہو' موٹا کھانا ہو ہر دنیا کی ناپائداری کا ذکر ہو اس کے پاس بیٹھ کر جو کچھ تھوڑی بہت حرص ہوتی ہے وہ بھی دل سے نکل جاتی ہے۔ پانچویں بات یہ کہ اس کی عادت جھوٹ بولنے کی نہ ہو کیونکہ جھوٹ بولنے والے آدمی کا کچھ اعتبار نہیں۔ خدا جانے اس کی کسی بات کو سچا سمجھ کر آدمی دھوکے میں آ جائے۔ ان باتوں کا خیال تو دوستی پیدا کر لینے سے پہلے کر لینا چاہئے۔ اور جب کسی میں یہ پانچوں باتیں دیکھ لیں اور راہ رسم پیدا کر لی' اب اس کے حق اچھی طرح ادا کرو۔ وہ حق یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے اس کی ضرورت میں کام آؤ۔ اگر خدائے تعالیٰ گنجائش دیں تو اس کی مدد کرو۔ اس کا بھید کسی سے مت کہو جو کوئی اس کو برا کہے اس کو خبر مت کرو۔ جب وہ بات کرے کان لگا کر سنو۔ اگر اس میں کوئی عیب دیکھو تو بہت نرمی اور خیر خواہی سے تنہائی میں سمجھاؤ' اگر اس سے کوئی خطا ہو جائے تو درگزر کرو اور

اس کی بھلائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی رہو۔ اب رہ گئے وہ آدمی جن سے صرف جان پہچان ہے ایسے آدمیوں سے بڑی احتیاط درکار ہے کیونکہ جو دوست ہیں وہ تمہارے بھلے میں ہیں جن سے جان پہچان بھی نہیں وہ اگر بھلے میں نہیں تو برائی میں بھی نہیں اور جو بیچ کے رہ گئے ہیں جن سے نہ دوستی ہے اور نہ بالکل انجان ہیں زیادہ تکلیف اور برائی ایسوں ہی سے پہنچتی ہے کہ زبان سے تو دوستی اور خیر خواہی کا دم بھرتے ہیں اور اندر ہی اندر جڑیں کھود دیتے ہیں اور حسد کرتے ہیں اور ہر وقت عیب ڈھونڈا کرتے ہیں اور بدنام کرنے کی فکر میں رہتے ہیں اس لئے جہاں تک ہو سکے کسی سے جان پہچان اور ملاقات مت پیدا کرو اور ان کی دنیا کو دیکھ کر حرص مت کر ان کی خاطر اپنا دین مت برباد کرو اگر کوئی تم سے دشمنی کرے تم اس سے دشمنی مت کر اور ان کی خاطر اپنا دین مت برباد کرو کیونکہ اس کی طرف سے پھر تمہارے ساتھ اور زیادہ برائی ہوگی تو تم سے اس کی سہار نہ ہو سکے گی اور اسی دھندے میں لگ جاؤ اور دنیا اور دین دونوں کا نقصان ہوگا۔ اسی واسطے درگزر ہی بہتر ہے اور اگر کوئی تمہاری عزت آبرو خاطر داری کرے یا تمہاری تعریف کرے اور محبت ظاہر کرے تو تم اس دھوکے میں مت آجانا اور اس بھروسے مت رہنا کیونکہ بہت کم آدمی ہیں جن کا ظاہر باطن ایک سا ہو۔ اور بہت کم اطمینان ہے کہ ان کے یہ برتاؤ صاف دل سے ہوں اس کی امید ہرگز کسی سے مت رکھو اور جو کوئی تمہاری غیبت کرے تم سن کر نہ غصہ ہو نہ یہ تعجب کرو کہ اس نے میرے ساتھ ایسا معاملہ کیا اور میرے حق کا یا میرے بڑے ہونے کا یا امیر علاقے کا کچھ خیال نہ کیا کیونکہ اگر انصاف کرکے دیکھو تو تم بھی خود سب کے ساتھ آگے پیچھے ایک حالت پر نہیں رہ سکتی ہو۔ سامنے اور برتاؤ ہوتا ہے اور پیچھے اور برتاؤ پھر جس بلا میں خود مبتلا ہو اوروں پر کیوں تعجب کرتی ہو' خلاصہ یہ کہ کسی سے کسی طرح کی بھلائی کی امید مت رکھو نہ تو کسی قسم کے فائدے پہنچنے کی اور نہ کسی کی نظر میں آبرو بڑھنے کی اور نہ کسی کے دل میں محبت پیدا ہونے کی

جب کسی سے کوئی امید نہ رکھوگی تو پھر کوئی تم سے کیسا ہی برتاؤ کرے کبھی ذرا بھی رنج نہ ہوگا اور خود جہاں تک ہو سکے سب کو فائدہ پہنچاؤ اگر کسی کی کوئی بھلائی کی بات سمجھ میں آئے اور یقین ہو کہ وہ مان لے گا تو اس شخص کے لئے دعا کرو۔ اور اگر کسی سے نقصان یا تکلیف پہنچے یوں سمجھو کہ میرے کسی گناہ کی سزا ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو۔ اور اس شخص سے رنج مت رکھو۔ غرض نہ مخلوق کی بھلائی کو دیکھو نہ برائی کو' بلکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھو۔ اور ان سے ہی کام رکھو۔ اور ان کی ہی تابعداری کرو اور ان ہی کی یاد میں لگی رہو' اللہ تعالیٰ توفیق بخشیں۔

نیک بیبیوں کے حال میں

پڑھنے والیوں کی دین کی ہمت بڑھانے کے واسطے

اس بیان سے پہلے برکت کے واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوڑا سا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ پڑھنے والیاں اپنے پیغمبر ﷺ کو آپ ﷺ کی عادتوں کو بھی کچھ جان لیں جس سے ان کی محبت پیدا ہو اور پیروی کریں اور یہ بھی بات ہے کہ ان سب کو نیکی کی دولت آپ ﷺ ہی کی برکت سے ملی ہے۔ پہلی امت کی بیبیوں کو تو آپ ﷺ کے نور سے اور اس امت کی بیبیوں کو آپ کی شرع سے اس واسطے آپ ﷺ کا ذکر لکھ کر پھر بیبیوں کا حال شروع ہوگا۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش اور وفات وغیرہ کا بیان

آپ ﷺ کا مشہور نام مبارک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے آپ کے والد کا نام عبداللہ ہے اور ان کے والد کا نام عبدالمطلب اور ان کے والد کا نام ہاشم اور والد کا نام عبدمناف' آپ کی والدہ کا نام آمنہ ہے اور ان کے والد کا نام وہب اور ان کے والد کا نام عبدمناف اور ان کے والد کا نام زہرہ' اور یہ عبدمناف اور ہیں' اور پیر کے روز ربیع الاول کے مہینے میں جس سال ایک کافر بادشاہ ہاتھی لے کر کعبہ پر اس کے ڈھانے کے واسطے چڑھ آیا تھا آپ ﷺ پیدا ہوئے' اور آپ ﷺ پانچ سال اور دو روز کے تھے اس وقت آپ ﷺ کی دودھ پلائی نے آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی والدہ کے پاس پہنچایا' جب آپ ﷺ چھ سال کے ہو گئے آپ کی والدہ آپ کو ہمراہ لے کر آپ کے دادا کی ننھیال بنی بخار میں گئیں اور ایک مہینے کے بعد لوٹتے ہوئے مقام ابواء میں انتقال کر گئیں ام ایمن بھی ساتھ تھیں وہ آپ کو مکہ میں لائیں اور آپ ﷺ کے والد آپ کو حمل میں چھوڑ کر انتقال کر گئے آپ کو آپ کے دادا عبدالمطلب نے پرورش کرنا شروع کر دیا پھر آپ ﷺ کے دادا کا انتقال ہو گیا' آپ کے چچا ابو طالب نے آپ کو پرورش کیا اور وہ آپ کو شام کی طرف تجارت کے لئے لے چلے تھے راہ میں بحیرا نے جو نصاری کا عالم اور درویش تھا آپ کو دیکھا اور آپ کے چچا سے تاکید کی کہ آپ کی حفاظت کرو یہ نبی ہیں اور آپ کو مکہ واپس کرا دیا۔ پھر آپ خود حضرت خدیجہؓ کا مال تجارت لے کر شام کو چلے' راہ میں نسطورا نے جو کہ عالم اور درویش نصاری کا تھا آپ کے نبی ہونے کی گواہی دی۔ اور جب آپ لوٹے تو حضرت خدیجہؓ نام راہب سے آپ ﷺ کی شادی ہوگئی اس وقت آپ کی عمر پچیس برس کی تھی اور حضرت خدیجہؓ چالیس برس کی تھیں۔ پھر چالیس برس کی عمر میں آپ کو نبوت ملی اور آپ باون یا ترپن برس کے تھے کہ آپ کو معراج ہوئی۔ نبوت کے بعد تیرہ برس آپ مکہ میں رہے۔ پھر جب کافروں نے بہت دق کیا خدائے تعالیٰ کے حکم سے آپ مدینہ چلے گئے اور دوسرا برس مدینے آئے ہوئے تھا

کہ بدر کی لڑائی ہوئی پھر اور لڑائیاں ہوئیں۔ سب چھوٹی بڑی ملا کر پینتیس ہوئیں۔
اور مشہور نکاح آپ کے گیارہ بیبیوں سے ہوئے جن میں دو آپ کے روبرو انتقال
کر گئیں۔ ایک تو حضرت خدیجہؓ دوسری حضرت زینبؓ خزیمہ کی بیٹی۔ اور نو کو چھوڑ کر
آپ نے وفات پائی۔ حضرت سودہؓ حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ حضرت ام سلمہؓ
حضرت زینبؓ جحش کی بیٹی، حضرت ام حبیبہؓ حضرت جویریہؓ حضرت میمونہؓ حضرت
صفیہؓ اور آپ کی اولاد چار لڑکیاں تھیں سب میں بڑی حضرت زینبؓ اور ان سے
چھوٹی حضرت رقیہؓ اور ان سے چھوٹی حضرت ام کلثومؓ سب میں چھوٹی حضرت فاطمہؓ
یہ سب حضرت خدیجہ سے ہیں۔ اور تین یا چار یا پانچ لڑکے تھے۔ حضرت قاسم اور
حضرت عبداللہ اور حضرت طیب، اور حضرت طاہر یہ حضرت خدیجہؓ سے ہیں۔ اور
ایک حضرت ابراہیم یہ حضرت ماریہؓ سے ہیں جو آپ کی ہی باندی تھیں اور ان کا
مدینہ میں شیر خوارگی کی حالت میں انتقال ہو گیا تھا، اسی طرح تو پانچ ہوئے اور
بعضوں نے کہا ہے کہ عبداللہ کا نام طیب بھی ہے تو اس طرح چار ہوئے اور بعضوں
نے کہا ہے کہ عبداللہ طیب بھی ان ہی عبداللہ کا نام ہے اور طاہر بھی، تو اس طرح تین
ہوئے اور حضرت عبداللہ نبوت کے بعد پیدا ہوئے اور مکہ ہی میں انتقال کر گئے اور
باقی لڑکے نبوت سے پہلے ہی انتقال کر گئے۔ اور آپ مدینہ میں دس برس تک
رہے۔ پھر بدھ کے روز صفر کے مہینے کے دو دن رہتے تھے کہ آپ بیمار ہوئے اور
ربیع الاول کی بارہ تاریخ پیر کے روز چاشت کے وقت تریسٹھ سال کی عمر میں وفات
فرما گئے۔ اور منگل کے دن دوپہر ڈھلے دفن کئے گئے اور بعضوں نے کہا ہے منگل کا
دن گزر کر رات آ گئی تھی۔ اور یہ دیر اس لئے ہوئی کہ صحابہ غم و صدمہ سے ایسے
پریشان تھے کہ کسی کا ہوش درست نہیں تھا۔ اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
بیٹیوں میں سے حضرت زینبؓ کے ایک لڑکا پیدا ہوا علی اور ایک لڑکی امامہ دونوں کی
نسل نہیں چلی، حضرت رقیہ کے ایک لڑکا ہوا عبداللہ چھ سال کا انتقال کر گیا۔ اور

حضرت ام کلثومؓ کی اولاد نہیں ہوئی اور حضرت فاطمہؓ کے حسنؓ حسینؓ اور ان کی اولاد بہت کثرت سے پھیلی۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزاج و عادات کا بیان

آپ دل کے بڑے سخی تھے کسی سوالی سے "نہیں" کبھی نہیں کہ اگر ہوا دے دیا نہ ہوا تو نرمی سے سمجھا دیا دوسرے وقت دینے کا وعدہ کر لیا۔ آپ ﷺ بات کے بڑے سچے تھے۔ آپ کی طبیعت بہت نرم تھی' سب باتوں میں سہولت اور آسانی برتتے' اپنے پاس اٹھنے بیٹھنے والوں کا بڑا خیال رکھتے کہ ان کو کسی طرح کی اپنے سے تکلیف نہ پہنچے۔ یہاں تک کہ اگر رات کو اٹھ کر باہر جانا ہوتا تو بہت ہی آہستہ جوتی پہنتے' بہت ہلکے سے کواڑ کھولتے بہت آہستہ چلتے' اور اگر گھر میں تشریف لاتے اور گھر والے سو رہتے تو بھی سب کام چپکے چپکے کرتے کبھی کسی سوتے کی نیند خراب نہ ہو جائے ہمیشہ نیچی نگاہ زمین کی طرف رکھتے جو بہت سے آدمیوں کے ساتھ چلتے تو اوروں سے پیچھے رہتے جو سامنے آتا اس کو پہلے خود سلام کرتے' جب بیٹھتے تو بہت عاجزی کی صورت بنا کر جب کھانا کھاتے تو بہت ہی غریبوں کی طرح بیٹھ کر' پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا' کبھی چپاتی نہیں کھائی۔ تکلف کی تشتریوں میں کبھی نہیں کھایا۔ ہر وقت خدائے تعالیٰ کے خوف سے غمگین سے رہتے' ہر وقت اسی سوچ میں لگے رہتے' اسی دھن میں کسی کروٹ چین نہ آتا' زیادہ وقت خاموش رہتے' بغیر ضرورت کے کلام نہ فرماتے جب بولتے تو ایسا صاف کہ دوسرا آدمی خوب سمجھ لے۔ آپ کی بات نہ تو اتنی لمبی ہوتی کہ ضرورت سے زیادہ اور نہ اس قدر کم ہوئی کہ مطلب بھی سمجھ میں نہ آئے' بات میں ذرا سختی نہ تھی نہ برتاؤ میں کسی طرح کی سختی تھی اپنے آنے والے کی بے قدری اور ذلت نہ کرتے تھے' کسی کی بات نہ کاٹتے تھے۔ البتہ اگر شرع کے خلاف کوئی بات کرتا منع فرما دیتے یا وہاں سے خود اٹھ جاتے' خدا کی نعمت کیسی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو آپ اس کو بہت بڑا سمجھتے تھے کبھی اس میں عیب نہ نکالتے تھے کہ

اس کا مزہ اچھا نہیں ہے یا اس میں بدبو آتی ہے البتہ جس چیز کو دل نہ لیتا اس کو خود نہ کھاتے اور نہ اس کی تعریف کرتے نہ اس میں عیب نکالتے۔ دنیا کی کیسی ہی بات ہو اس کی وجہ سے آپ کو غصہ نہ آتا مثلاً کسی کے ہاتھ سے نقصان ہو گیا۔ کسی نے کوئی کام بگاڑ دیا۔ یہاں تک کہ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے دس برس تک آپ کی خدمت کی اس دس برس میں میں نے جو کچھ کر دیا' اس کو یوں نہیں فرمایا کہ کیوں کیا جو نہیں کیا اس کو یوں نہیں پوچھا کہ کیوں نہیں کیا البتہ اگر کوئی بات خلاف دین کے ہو جاتی تو اس وقت آپ کے غصہ کی کوئی تاب نہ لا سکتا تھا۔ اپنے ذاتی معاملہ میں آپ نے غصہ نہیں کیا۔ اگر کسی سے ناراض ہوتے تو صرف منہ پھیر لیتے' یعنی زبان سے کچھ سخت و سست نہ فرماتے اور جب خوش ہوتے تو نیچی نگاہ کر لیتے۔ شرم اس قدر تھی کہ کیا کنواری لڑکی کو ہوگی۔ بڑی ہنسی آتی تو یوں ہی ذرا مسکرا دیتے یعنی آواز سے نہ ہنستے' سب میں ملے جلے رہتے یہ نہیں کہ اپنی شان بنا کر لوگوں سے کھنچنے لگیں بلکہ کبھی کبھی کسی کا دل خوش کرنے کو ہنسی مذاق بھی فرما لیتے' اس میں بھی وہی بات فرماتے جو سچی ہوتی۔ نفلیں اس قدر پڑھتے کہ کھڑے کھڑے دونوں پاؤں سوج جاتے جب قرآن شریف پڑھتے یا سنتے تو خدا کے خوف اور محبت سے روتے' عاجزی اس قدر مزاج میں تھی کہ اپنی امت کو حکم فرمایا کہ مجھ کو بہت مت بڑھا دینا۔ اور اگر کوئی غریب ماما اصیل آ کر کہتی کہ مجھ کو آپ سے الگ کچھ کہنا ہے تو آپ فرماتے' اچھا کہیں سڑک پر بیٹھ کر کہہ لے' وہ جہاں بیٹھ جاتی آپ بھی وہیں بیٹھ جاتے۔ کوئی بیمار ہو امیر ہو یا غریب اس کو پوچھتے کسی کا جنازہ ہوتا آپ اس پر تشریف لاتے' کیسا ہی کوئی غلام تلام دعوت کر دیتا آپ قبول فرما لیتے' اگر کوئی جو کی روٹی اور بدمزہ چربی کی دعوت کرتا آپ اس سے بھی عذر نہ فرماتے۔ زبان سے کوئی بے کار بات نہ نکلتی' سب کی دلجوئی کرتے' کوئی ایسا برتاؤ نہ فرماتے جس سے کوئی گھبرائے' ظالم موذیوں کی شرارت سے خوش تدبیری کے ساتھ اپنا بچاؤ بھی کرتے مگر ان کے ساتھ اسی خندہ

پیشانی اور خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آتے آپ کے پاس حاضر ہونے والوں میں اگر کوئی نہ آتا اس کو پوچھتے' ہر کام کو ایک قاعدہ سے کرتے یہ نہیں کہ کبھی کچھ کر دیا کبھی کسی طرح کرلیا' جب اٹھتے خدا کی یاد کرتے' جب بیٹھتے خدا کی یاد کرتے' جب کسی محفل میں تشریف لائے جاتے تو جہاں تک آدمی بیٹھے ہیں اس کے کنارے پر بیٹھ جاتے' یہ نہیں کہ سب کو پھاند کر بڑی جگہ جا کر بیٹھیں اگر بات کرنے کے وقت کئی آدمی ہوتے تو باری باری سب کی طرف منہ کر کے بات کرتے' یہ نہیں کہ ایک طرف توجہ ہے دوسروں کو دیکھتے بھی نہیں۔ سب کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے کہ ہر شخص یوں سمجھتا کہ مجھے سب سے زیادہ چاہتے ہیں' اگر کوئی پاس آ کر بیٹھتا یا بات شروع کرتا اس کی خاطر رکے بیٹھے رہتے جب پہلے وہی اٹھ جاتا تو آپ ﷺ اٹھتے آپ کے اخلاق سب کے ساتھ عام تھے۔ گھر میں جا کر آرام کے لئے مسند پر تکیہ لگا کر بیٹھتے تھے گھر کے بہت سے کام اپنے ہاتھ سے کر لیتے' کہیں بکری کا دودھ نکال لیا کہیں اپنے کپڑے صاف کر لئے' اپنا کام اکثر اپنے ہاتھ سے کیا کرتے' کیسا ہی برے سے برا آدمی آپ کے پاس آتا اس سے بھی مہربانی کے ساتھ ملتے اس کی دل شکنی نہ فرماتے۔ غرض سارے آدمیوں سے زیادہ آپ ہی خوش اخلاق تھے۔ اگر کسی سے کوئی ناپسند بات ہو جاتی تو کبھی اس کے منہ در منہ نہ جتلاتے' نہ طبیعت میں سختی تھی اور نہ کبھی سختی کی صورت بناتے جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی کے ڈرانے دھمکانے کو جھوٹ موٹ غصہ کی صورت بنا کر ویسی ہی باتیں کرنے لگتے ہیں۔ نہ آپ کی عادت چلانے کی تھی' جو کوئی آپ کے ساتھ برائی کرتا آپ کبھی اس کے ساتھ برائی نہ کرتے بلکہ معاف اور درگزر فرما دیا کرتے تھے کبھی اپنے ہاتھ سے کسی غلام کو خدمت گار کو عورت کو بلکہ کسی جانور تک کو بھی نہیں مارا اور شریعت کے حکم سے سزا دینا اور بات ہے اگر آپ پر کوئی زیادتی کرتا تو اس کا بدلہ نہ لیتے' ہر وقت ہنس مکھ رہتے اور ناک بھوں کو نہ چڑھاتے اور یہ مطلب نہیں کہ بے غم رہتے کیونکہ

اوپر آچکا ہے کہ ہروقت غم اور سوچ میں رہتے۔مزاج بہت نرم تھا نہ بات میں سختی نہ برتاؤ میں سختی نہ بیا کی تھی کہ جو چاہا پھٹ سے کہہ دیا نہ کسی کا عیب بیان کرتے' نہ کسی چیز کے دینے میں دریغ فرماتے ہیں ان خصلتوں کی ہوا بھی نہ لگی تھی جیسے اپنی بڑائی کرنا کسی سے بختا بخشی لگانا' جس بات میں کوئی فائدہ نہ ہو اس میں لگنا نہ کسی کی برائی کرتے' نہ کسی کے عیب کی کھود کرید کرتے اور وہی بات منہ سے نکالتے جس میں ثواب ملا کرتا ہے' کوئی باہر کا پردیسی آجاتا اور بول چال میں پوچھنے یا کہنے میں بے تمیزی کرتا آپ اس کی سہار فرماتے کسی کو اپنی تعریف نہ کرنے دیتے۔اور حدیثوں میں بڑی اچھی اچھی باتیں لکھی ہیں جتنی ہم نے بتلا دی ہیں اگر عمل کرو یہ بھی بہت ہیں۔اب نیک بیبیوں کے حال سنو۔

حضرت حوا علیہا السلام کا ذکر

یہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بی بی اور تمام دنیا کے آدمیوں کی ماں ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی کامل قدرت سے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بائیں پسلی سے پیدا کیا اور پھر ان کے ساتھ نکاح کر دیا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی۔اور وہاں ایک درخت تھا اس کے کھانے کو منع کر دیا انہوں نے غلطی سے شیطان کے بہکانے میں آ کر اس درخت سے کھا لیا اس پر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ جنت سے دنیا میں جاؤ۔دنیا میں آ کر اپنی خطا پر بہت روئیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کی خطا معاف کر دی اور پہلے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے الگ ہو گئی تھیں اللہ تعالیٰ نے پھر ان سے ملا دیا پھر دونوں سے بیشمار اولاد پیدا ہوئی۔فائدہ بیبیو! دیکھو حضرت حوا نے اپنی خطا کا اقرار کر لیا توبہ کر لی۔بعضی عورتیں اپنے قصور کو بنایا کرتی ہیں اور اپنے اوپر بات نہیں آنے دیتیں' اور ایسی تو بہت ہیں جو گناہ کر رہی ہیں ساری عمر کرتی رہتی ہیں اس کو چھوڑتی نہیں خاص کر غیبت اور رسموں کی پابندی بیبیو! اس خصلت کو چھوڑ دو جو خطا و قصور ہو جائے اور اس کو فوراً چھوڑ کر توبہ کر لیا کرو۔

سماجت کی۔ آپ نے پھر دعا کر دی۔ غرض تین بار ایسا ہی قصہ ہوا۔ آخر جھلا کر کہنے لگا کہ تم کس بلا کو میرے پاس لے آئے ان کو رخصت کرو اور حضرت ہاجرہؓ جن کو اس نے ظلم سے باندی بنا رکھا تھا۔ قبطیوں کی قوم سے تھیں اور اس طرح خدا نے ان کی عزت بھی بچا رکھی تھی خدمت کے لئے ان کے حوالہ کیں ماشاءاللہ عزت آبرو سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آ گئیں۔ فائدہ! بیبیو! دیکھو پارسائی کیسی برکت کی چیز ہے ایسے آدمی کی کس طرح اللہ تعالیٰ نگہبانی کرتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز سے مصیبت ٹلتی ہے اور دعا قبول ہوتی ہے جب کوئی پریشان ہوا کرے بس نفلوں میں لگ جایا کرو اور دعا کیا کرو۔

حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا ذکر

جس ظالم بادشاہ کا اوپر قصہ آ چکا ہے اس نے حضرت ہاجرہؓ کو بطور باندی رکھ کر چھوڑا تھا جیسا ابھی بیان ہوا ہے پھر اس نے ان کو حضرت سارہؓ کو دے دیا اور حضرت سارہؓ نے ان کو اپنے شوہر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دے دیا اور ان سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوئے ابھی حضرت اسمٰعیل دودھ پیتے بچے ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ مکہ شریف کو آباد کریں اس وقت اس جگہ جنگل تھا اور کعبہ بھی بنا ہوا نہ تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ حضرت اسمٰعیل اور ان کی ماں ہاجرہؓ کو اس میدان میں چھوڑ دو ہم ان کے نگہبان ہیں۔ خدا کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام ماں اور بچہ دونوں کو لے کر اس جنگل بیابان میں جہاں اب مکہ آباد ہے پہنچا آئے اور ان کے پاس ایک مشکیزہ پانی کا اور ایک تھیلہ خرمہ کا رکھ دیا جب پہنچا کر وہاں سے لوٹنے لگے تو حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے کچھ جواب نہیں دیا۔ تب انہوں نے پوچھا کہ کیا خدائے تعالیٰ نے تم کو اس کا حکم فرمایا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام بولے ہاں، کہنے لگیں تو کچھ غم نہیں وہ آپ ہی ہماری خبر رکھیں گے۔ اور اپنی جگہ جا کر بیٹھ گئیں چھوارے کھا کر پانی پی لیتیں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو

ابراہیم علیہ السلام خدائے تعالیٰ کے حکم سے تشریف لائے اور دونوں باپ بیٹوں نے مل کر خانہ کعبہ بنایا اور وہ زمزم کا پانی اس وقت زمین کے اندر اتر گیا تھا۔ پھر مدت کے بعد کنواں بن گیا۔ فائدہ: دیکھو حضرت ہاجرہؓ کو خدائے تعالیٰ پر کیسا بھروسہ تھا۔ جب ان کو یہ معلوم ہو گیا کہ جنگل میں رہنا خدائے تعالیٰ کے حکم سے ہے پھر کیسی بے فکر ہو گئیں اور پھر اس بھروسہ کرنے کی کیا کیا برکتیں ظاہر ہوئیں۔ بیبیو اسی طرح تم کو خدا پر بھروسہ رکھنا چاہئے انشاء اللہ تعالیٰ سب کام درست ہو جائیں گے اور دیکھو ان کی بزرگی کہ دوڑی تو تھیں پانی کی تلاش میں اور اللہ کے نزدیک وہ حرکت کیسی پیاری ہو گئی کہ حاجیوں کے واسطے اس کو عبادت بنا دیا۔ جو بندے مقبول ہوتے ہیں۔ ان کا معاملہ ہی دوسرا ہو جاتا ہے۔ بیبیو کوشش کر کے خدائے تعالیٰ کے حکم مانا کرو تا کہ تم بھی مقبول ہو جاؤ پھر تمہارے دنیا کے کام بھی دین میں شامل ہو جائیں۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی دوسری بی بی کا ذکر

خانہ کعبہ بنانے سے پہلے دو دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بھی مکہ میں آئے ہیں مگر حضرت اسمٰعیل دونوں دفعہ گھر میں نہیں ملے اور زیادہ ٹھہرنے کا حکم نہ تھا سو پہلی بار جب تشریف لائے اس وقت حضرت اسمٰعیل کے گھر میں ایک بی بی تھیں اس سے پوچھا کہ کس طرح گزر ہوتا کہنے لگی بڑی مصیبت میں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے خاوند آئیں ان سے میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دو چنانچہ جب حضرت اسمٰعیل علیہ اسلام گھر آئے تو سب حال معلوم ہوا آپ نے فرمایا وہ میرے والد تھے اور چوکھٹ تو ہے وہ یوں کہہ گئے ہیں کہ تجھ کو چھوڑ دوں اس کو طلاق دے کر پھر ایک اور بی بی سے نکاح کیا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام دوبارہ آئے ہیں تو یہ بی بی گھر میں تھیں انہوں نے بڑی خاطر کی آپ نے ان سے بھی گزران کا حال پوچھا انہوں نے کہا خدائے تعالیٰ کا شکر ہے کہ بہت آرام میں ہیں آپ نے ان کے لئے دعا کی اور فرمایا کہ جب تمہارے شوہر آئیں تو میرا اسلام

کہنا اور کہنا کے اپنے دروازہ کی چوکھٹ کو قائم رکھیں چنانچہ حضرت اسمٰعیل کو آنے کے بعد یہ حال بھی معلوم ہوا آپ نے بی بی سے فرمایا کہ یہ میرے باپ تھے یوں کہہ گئے ہیں کہ تجھ کو اپنے پاس رکھوں۔ فائدہ: دیکھو ناشکری کا پھل پہلی بیوی کو کیا ملا ایک نبی ناراض ہوئے دوسرے نبی نے اپنے پاس سے الگ کر دیا اور شکر و صبر کا پھل دوسری بیوی کو کیا ملا کہ ایک نبی نے دعا دی دوسرے نبی کی خدمت میں رہنا نصیب ہوا بیبیو کبھی ناشکری نہ کرنا جس حالت میں ہو صبر و شکر سے رہنا۔

نمرود کافر بادشاہ کی بیٹی کا ذکر

نمرود وہ ظالم بادشاہ ہے جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال دیا تھا اس کی یہ بیٹی جن کا نام رعضہ ہے اوپر کھڑی دیکھ رہی تھی کہ آگ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر کچھ اثر نہیں کیا پکار کر پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا خدائے تعالیٰ نے ایمان کی برکت سے مجھ کو بچا لیا کہنے لگیں کہ اگر اجازت ہو تو میں بھی آگ میں آؤں آپ نے فرمایا لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اِبْرَاهِيمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ کہہ کر چلی آ' وہ کلمہ پڑھتی ہوئی بے دھڑک آگ کے اندر چلی گئی اس پر آگ نے کچھ اثر نہیں کیا وہاں سے نکل کر اپنے باپ کو بہت برا بھلا کہا اور ان کے ساتھ بہت سختی کی مگر وہ اپنے ایمان پر قائم رہیں۔ فائدہ: سبحان اللہ کیسی ہمت کی بی بی تھیں کہ تکلیف میں بھی ایمان کو نہ چھوڑا بیبیو تم بھی مصیبت کے وقتوں میں ہمت مضبوط رکھا کرو اور بال برابر بھی دین کے خلاف مت کیا کرو۔

حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹیوں کا ذکر

جب اللہ تعالیٰ نے لوط علیہ السلام کے پاس فرشتے بھیجے اور انہوں نے آ کر خبر دی کہ اب آپ کی قوم پر جنھوں نے آپ کو نہیں مانا عذاب آنے والا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی کہلا بھیجا تھا کہ اپنے مسلمان کنبے کو راتوں رات اس بستی سے نکال لے جاؤ اس مسلمان کنبے میں آپ کی بیٹیاں بھی تھیں یہ بھی عذاب سے بچ گئی تھیں۔

فائدہ: دیکھو ایمان کیسی برکت کی چیز ہے کہ دنیا میں جو خدا کا قہر نازل ہوتا ہے۔ ایمان اس سے بھی بچالیتا ہے بیبیو! ایمان کو خوب مضبوط کرو اور وہ مضبوط ہوتا ہے اس طرح کہ سب حکم بجالاؤ اور سب گناہوں سے بچو۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی بی بی کا ذکر

ان کا نام رحمت ہے جب حضرت ایوب علیہ السلام کا تمام بدن زخمی ہو گیا اور سب نے پاس آنا جان چھوڑ دیا یہ بی بی اس وقت خدمت گزاری میں مصروف رہتیں اور ہر طرح کی تکلیف اٹھاتیں ایک بار ان کو آنے میں دیر ہو گئی تھی حضرت ایوب علیہ السلام نے غصہ میں قسم کھائی۔ اچھا ہو جاؤں تو ان کے سو لکڑیاں ماروں گا جب آپ کو صحت ہو گئی تو اپنی قسم پورا کرنے کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے یہ آسان حکم کر دیا کہ تم ایک جھاڑو لو جس میں سو سینکیں ہوں اور ایک دفعہ مار دو۔ فائدہ: دیکھو کیسی صابر بی بی تھیں کہ ایسی حالت میں برابر اپنے خاوند کی خدمت کرتی رہیں اور بیماری میں ان کی قسم سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مزاج نازک ہو گیا تھا۔ وہ اس کو بھی سہتی تھیں اسی خدمت اور صبر کی برکت تھی کہ اللہ میاں نے ان کو لکڑیوں سے بچوا لیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بہت ہی پیاری تھیں کہ خدائے تعالیٰ نے حکم کو کیسا آسان کر دیا اب یہ مسئلہ نہیں ہے اس طرح اگر کوئی قسم کھائے تو جھاڑو مارنے سے قسم پوری نہ ہوگی بلکہ ایسی قسم کو توڑ کر کفارہ دینا ہوگا۔ بیبیو خاوند کی تابعداری اور اسکی نازک مزاجی کو خوب سہار کیا کرو تم بھی ایسی ہی پیاری بن جاؤ گی۔

حضرت لیا یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کی خالہ کا ذکر

ان کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بادشاہ ہوئے اور قحط پڑا اور سب بھائی مل کر اناج خریدنے ان کے پاس گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے آپ کو پہنچوا دیا اس وقت اپنا کرتہ اپنے والد یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں پر ڈالنے کے لئے دیا اور یہ بھی کہا کہ سب کو یہاں لے آؤ

چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی پھر درست ہوگئی اور اپنے وطن سے چل کر مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام سے ملے تو یوسف علیہ السلام نے اپنے والد اور اپنی ان خالہ کو تعظیم کے واسطے بادشاہی تخت پر بٹھلایا اور یہ دونوں صاحب اور سب بھائی اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے سجدہ میں گر پڑے اس زمانہ میں سجدہ سلام کی جگہ درست تھا اب درست نہیں رہا اللہ تعالیٰ نے ان خالہ کو ماں فرما دیا ہے ان کی ماں کا انتقال ہوگیا تھا اور یعقوب علیہ السلام نے ان سے نکاح کرلیا تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ جن کا یہ قصہ ہے یہ ماں تھیں حضرت راحیل ان کا نام تھا حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بچپن کے خواب کی یہ تعبیر ہے انہوں نے خواب دیکھا تھا کہ چاند سورج اور گیارہ ستارے مجھ کو سجدہ کر رہے ہیں۔ فائدہ: دیکھو کیسی بزرگ ہوں گی جن کی تعظیم نبی نے کی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا ذکر

ان کا نام یوخاند ہے جس زمانہ میں فرعون کو پنڈتوں نے ڈرایا تھا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک لڑکا ایسا پیدا ہوگا جو تیری بادشاہی کو غارت کرے گا اور فرعون نے حکم دیا کہ جو لڑکا بنی اسرائیل میں پیدا ہو اس کو قتل کر ڈالو چنانچہ ہزاروں لڑکے قتل ہوگئے ایسے نازک وقت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اس وقت خدائے تعالیٰ نے ان بی بی کے دل میں یہ بات ڈالی جس کا الہام کہتے ہیں کہ تم بے فکر ان کو دودھ پلاتی رہو اور جب اس کا اندیشہ ہو کہ کسی کو خبر ہوجائے گی تو اس وقت ان کو صندوق کے اندر بند کرکے دریا میں ڈال دیجیو پھر ان کو جس طرح ہم کو منظور ہوگا تمہارے پاس پہنچا ئیں گے۔ چنانچہ انہوں نے بے دھڑک ایسا ہی کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے سب وعدے پورے کردیئے۔ فائدہ: بیبیو دیکھو ان کو خدائے تعالیٰ پر کیسا بھروسہ اور اطمینان تھا اور اس بھروسہ کی برکتیں بھی کیسی ظاہر ہوئیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا ذکر

انہوں نے کہا کہ ہمارے گھر کوئی مرد کام کرنے والا ہے نہیں اس لئے ہم کو خود کام کرنا پڑتا ہے لیکن چونکہ ہم عورتیں ہیں اس واسطے مردوں کے چلے جانے کے منتظر رہتے ہیں۔ سب کے چلے جانے کے بعد ہم اپنی بکریوں کو پانی پلا لیتے ہیں آپ کو ان کے حال پر رحم آیا اور خود پانی نکال کر بکریوں کو پلا دیا ان دونوں نے جا کر اپنے والد بزرگوار سے یہ قصہ بیان کیا انہوں نے بڑی بیٹی کو بھیجا کہ ان بزرگ کو بلا لاؤ وہ شرماتی ہوئی آئیں اور موسیٰ علیہ السلام کو ان کا پیغام پہنچا دیا آپ ان کے ہمراہ ہو لئے اور حضرت شعیب علیہ السلام سے ملے انہوں نے ان کی ہر طرح سے تسلی کی اور فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ ان میں سے ایک لڑکی تم سے بیاہ دوں مگر شرط یہ ہے کہ آٹھ برس یا دس برس میری بکریاں چراؤ آپ نے منظور کرلیا اور بڑی بیٹی سے آپ کا نکاح ہوگیا آپ ان کو لے کر وطن چلے تھے کہ راستہ میں سردی کی وجہ سے آگ کی ضرورت ہوئی طور پہاڑ پر آگ نظر آئی وہاں پہنچے تو خدا کا نور تھا وہیں آپ کو پیغمبری مل گئی۔

فائدہ: دیکھو اپنے گھر کا کام کیسی محنت سے کرتی تھیں اور غیر مرد سے لاچاری کو بولیں تو کیسی شرماتی ہوئی بیبیو تم بھی گھر کے کاموں میں آرام طلبی اور سستی مت کیا کرو اور شرم و حیا ہر وقت لازم سمجھو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سالی کا ذکر

ان کا ذکر ابھی اوپر آچکا ہے ان کا نام صغیرا ہے یہ بھی اپنی بہن کے ساتھ گھر کا کاروبار بڑی محنت سے کرتی تھیں اور باپ کی تابعداری اور خدمت بجالاتی تھیں۔

فائدہ: بیبیو اس طرح تم بھی ماں باپ کی خدمت اور گھر کے کام میں محنت و مشقت کیا کرو جیسے کام غریب لوگ کیا کرتے ہیں ان کو ذلت مت سمجھو پیغمبر زادیوں سے زیادہ تمہارا رتبہ نہیں ہے۔

حضرت آسیہؓ کا ذکر

فرعون مصر کا بادشاہ جس نے خدائی کا دعوی کیا تھا یہ اس کی بی بی ہیں خدا کی قدرت خاوند شیطان اور بی بی ایسی ولی ہیں جن کی تعریف قرآن میں آئی اور جن کی بزرگی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمائی کہ مردوں میں بہت کامل ہوئے ہیں مگر عورتوں میں کوئی کمال کے رتبہ کو نہیں پہنچی سوا حضرت مریمؑ اور آسیہؓ کے انہوں نے ہی حضرت موسٰی علیہ السلام کی جان بچپن میں ظالم فرعون سے بچائی تھی جیسا حضرت موسٰی کی بہن کے ذکر میں گزرا ان کی قسمت میں موسٰی علیہ السلام پر ایمان لانا لکھا تھا شروع کے بچپن ہی سے ان کے دل میں ان کی محبت پیدا ہوگئی تھی، جب موسٰی علیہ السلام کو پیغمبری ملی فرعون تو ایمان نہیں لایا مگر یہ ایمان لے آئیں فرعون کو جب ان کے ایمان لانے کی خبر ہوئی تو ان پر بڑی سختی کی اور طرح طرح سے تکلیف پہنچائی مگر انہوں نے اپنا ایمان نہیں چھوڑا اسی حالت میں دنیا سے اٹھ گئیں۔ فائدہ: دیکھو کیسی ایمان کی مضبوط تھیں کہ بد دین خاوند بادشاہ تھا سب کچھ اس نے کیا مگر اس کا ساتھ نہیں دیا اب ذرا ذرا سی تکلیف میں کفر کے کلمے بکنے لگتی ہیں۔ بیبیو ایمان بڑی دولت ہے کیسی ہی تکلیف پہنچے دین کے خلاف کوئی کام نہ کرنا اگر کسی خاوند بد دینی کا کام کرے کبھی اس کا ساتھ نہ دے اور اس زمانہ میں کافر مرد سے نکاح ہو جاتا تھا مگر ہماری شرع میں اب یہ حکم ہے کہ اگر خاوند کافر ہو تو کاح درست نہیں ہوتا اور اگر کافر ہونے سے پہلے ہو گیا ہو تو ٹوٹ جاتا ہے۔

فرعون کی بیٹی کی خواص کا ذکر

روضتہ الصفا ایک کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ فرعون کی بیٹی کی ایک خواص تھی جو اس کی کار مختار تھی اور اس کی کنگھی چوٹی بھی کرتی تھی اور حضرت موسٰی علیہ السلام پر ایمان رکھتی تھی مگر فرعون کے خوف سے ظاہر نہ کرتی تھی ایک بار اس کے بال سنوار رہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی چھوٹ گئی اس نے بسم اللہ کہہ کر اٹھالی لڑکی نے پوچھا یہ تو نے کیا کہا یہ کس کا نام ہے خواص نے کہا یہ اسی کا نام جس نے تیرے باپ

کو پیدا کیا ہے اور اس کو بادشاہی دی لڑکی کو بڑا تعجب ہوا کہ میرے باپ سے بھی کوئی بڑا ہے۔ دوڑی ہوئی فرعون کے پاس گئی اور سارا قصہ بیان کیا فرعون نہایت غصہ میں آیا اور اس خواص کو بلا کر ڈرایا اور دھمکایا مگر اس نے صاف کہہ دیا کہ جو چاہے سو کر' میں ایمان نہ چھوڑوں گی اول اس کے ہاتھ پاؤں میں کیلیں جڑ کر اس پر انگارے اور بھوبل ڈالی جب اس سے بھی کچھ نہ ہوا تو اس کی گود میں ایک لڑکا تھا اس کو آگ میں ڈال دیا لڑکا آگ میں بولا کہ اماں صبر کیجیو خبر دار ایمان نہ چھوڑیو غرض وہ اپنے ایمان پر جمی رہی یہاں تک کہ اس بے چاری کو بھی پکڑ کر جلتے تنور میں جھونک دیا۔ عم کے پارہ میں سورہ بروج میں جو کھائیوں والوں کا قصہ آیا ہے اس میں بھی اس طرح ایک عورت کا اس اور اس کے بچہ کا قصہ ہوا تھا۔ فائدہ: دیکھو! ایمان کی کیسی مضبوط تھی بیبیو! ایمان بڑی نعمت ہے اپنے نفس کی خوشی کے واسطے یا کسی لالچ کے سبب یا کسی مصیبت تکلیف کی وجہ سے کبھی اپنے ایمان دین میں خلل مت ڈالنا اور رسول کے خلاف کوئی کام مت کرنا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکر کی ایک بڑھیا کا ذکر

جب فرعون نے مصر میں بنی اسرائیل کو بہت تنگ کرنا شروع کیا ان سے طرح طرح کی بیگاریں لیتا ان کو مارتا اور دکھ پہنچاتا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ کا حکم ہوا کہ سب بنی اسرائیل کو راتوں رات مصر سے نکال لے جاؤ تاکہ فرعون کے ظلم سے ان کی جان چھٹے موسیٰ علیہ السلام سب کو لے چلے جب دریائے نیل پر پہنچے راستہ بھول گئے اور بھی کسی کی پہچان میں راستہ نہ آیا آپ نے تعجب کیا اور پکار کر فرمایا کہ جو شخص اس بھید سے واقف ہو وہ آ کر بتلا دے ایک بڑھیا نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ جب یوسف علیہ السلام کا انتقال ہونے لگا تھا تو انہوں نے اپنے بھائی بھتیجوں کو وصیت فرما دی تھی کہ اگر کسی وقت میں تم لوگ مصر کا رہنا چھوڑ دو تو میرا تابوت جس میں میری لاش ہوگی اپنے ساتھ لے جانا جب تک آپ وہ تابوت ساتھ نہ لیں گے

راستہ نہ ملے گا آپ نے تابوت کا حال پوچھا کہ کہاں دفن ہے اس کا واقف بھی بجز بڑھیا کے کوئی نہ نکلا اس سے جو پوچھا تو اس نے عرض کیا کہ میں یوں نہ بتلاؤں گی مجھ سے ایک بات کا اقرار کیجئے اس وقت بتلاؤں گی آپ نے پوچھا وہ کیا بات ہے کہنے لگی وہ اقرار یہ ہے کہ میرا خاتمہ ایمان پر ہو اور جنت میں جس درجہ میں آپ ہوں اسی درجہ میں مجھ کو رہنے کی جگہ ملے آپ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے اللہ یہ بات تو میرے اختیار کی نہیں حکم ہوا کہ تم اقرار کر لو ہم پورا کر دیں گے آپ نے اقرار کر لیا اس نے تابوت کا پتہ بتلا دیا کہ دریا کے بیچ میں دفن تھا اس تابوت کا نکالنا تھا اور راستہ کا ملنا فوراً راستہ مل گیا۔ فائدہ: دیکھو یہ بڑی بی کیسی بزرگ تھیں کہ کوئی دولت دنیا کی نہیں مانگی اپنی عقبیٰ کو درست کیا بیبیو تم بھی دنیا کی ہوس چھوڑ دو۔ وہ تو جتنی قسمت میں ہے ملے ہی گی اپنے دین کو سنوارو۔

حیسور کی بہن کا ذکر

قرآن شریف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے قصہ میں ذکر ہے کہ خضر علیہ السلام نے ایک چھوٹے بچے کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے مار ڈالا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے گھبرا کے پوچھا کہ بھلا اس بچہ نے کیا خطا کی تھی جو اس کو مار ڈالا حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ لڑکا جوان ہوتا تو کافر ہوتا اور اس کے ماں باپ ایماندار تھے اولاد کی محبت میں ان کے بھی بگڑنے کا ڈر تھا اس واسطے یہی مصلحت ہوئی کہ اس کو قتل کر دیا جائے اب اس کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک لڑکی دیں گے جو برائیوں سے پاک ہوگی اور ماں باپ کو زیادہ بھلائی پہنچانے والی ہوگی چنانچہ اور کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک لڑکی ایسی ہی پیدا ہوئی اور ایک پیغمبر سے ان کا نکاح ہوا اور ستر پیغمبر اس کی اولاد میں ہوئے اور اس لڑکی کا نام حیسور تھا یہ لڑکی اس کی بہن تھی۔ فائدہ: جس کی تعریف میں اللہ تعالیٰ فرمائیں کہ برائیوں سے پاک اور ماں باپ کو بھلائی پہنچانے والی ہوگی وہ کیسی اچھی ہوگی دیکھو گناہ سے پاک رہنا اور ماں

باپ کو سکھ دینا کیسا پیارا کام ہے جس سے آدمی کا ایسا رتبہ ہو جاتا ہے کہ خدائے تعالیٰ اس آدمی کی تعریف کریں بیبیو ان باتوں میں خوب کوشش کیا کرو۔

حیسور کی ماں کا ذکر

حیسور وہی لڑکا ہے جس کا ذکر اوپر آ چکا ہے یہ بھی پڑھ چکی ہو کہ قرآن مجید میں اس کے ماں باپ کو ایماندار لکھا ہے جس کو اللہ تعالیٰ ایمان دار فرما دیں اور ایسا کچا پکا ایماندار تو ہوگا نہیں خوب پورا ایمان دار ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ حیسور کی ماں بھی بزرگ تھیں۔ فائدہ: دیکھو ایمان میں پختہ ہونا ایسی دولت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے تعریف کی بیبیو! ایمان کو مضبوط کرو اور وہ اسی طرح مضبوط ہوتا ہے کہ شرع کے حکم بجالانا سب برائیوں سے بچو۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی والدہ کا ذکر

قرآن شریف میں ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے دعا میں یہ کہا کہ اے اللہ آپ نے میرے ماں باپ پر انعام کیا ہے معلوم ہوا کہ آپ کی ماں بھی بزرگ تھیں کیونکہ بڑا انعام ایمان اور دین ہے۔ فائدہ: دیکھو ایمان ایسی چیز ہے کہ ایماندار کا ذکر پیغمبروں کی زبان پر بھی خوبی کے ساتھ آتا ہے بیبیو! ایمان کو خوب رونق دو۔

حضرت بلقیس کا ذکر

یہ ملک سبا کی بادشاہ تھیں حضرت سلیمان علیہ السلام کو ہدہد جانور نے خبر دی تھی کہ میں نے ایک عورت بادشاہ دیکھی ہے اور وہ آفتاب کو پوجتی ہے آپ نے ایک خط لکھ کر ہدہد کو دیا کہ اسکے پاس ڈال دیجیو خط میں لکھا تھا کہ تم لوگ مسلمان ہوکر یہاں حاضر ہو اس خط کو پڑھ کر امیروں وزیروں سے صلاح کی بہت بات چیت کے بعد خود ہی یہ صلاح قرار دی کہ میں ان کے پاس کچھ چیزیں سوغات کے طور پر بھیجتی ہوں اگر لے کر رکھ لیں تو سمجھوں گی کہ دنیا دار بادشاہ ہیں اگر نہ رکھیں تو سمجھوں گی کہ پیغمبر ہیں جب وہ چیزیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پہنچیں آپ نے سب لوٹا دیں

اور کہلا بھیجا کہ اگر مسلمان نہ ہوگی تو لڑائی کے لئے فوج لاتا ہوں یہ پیغام سن کر یقین ہو گیا کہ بے شک پیغمبر ہیں اور مسلمان ہونے کے ارادہ سے اپنے شہر سے چلیں ان کے چلنے کے بعد سلیمان علیہ السلام نے اپنے معجزے سے ان کا ایک بڑا بھاری قیمتی بادشاہی تخت تھا وہ اپنے دربار میں منگا لیا تھا کہ بلقیس معجزہ بھی دیکھ لیں اور اس کے موتی جواہرا کھاڑ کر دوسری طرف جڑوا دیئے جب بلقیس یہاں پہنچیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے ان کو عقل آزمانے کو پوچھا گیا کہ دیکھو یہ تمہارا تخت نہیں ہے غور سے دیکھ کر کہا ہاں ویسا ہی ہے اس طرح یوں کہا کہ کچھ صورت شکل بدل گئی تھی اس جواب سے معلوم ہوا کہ بڑی عقلمند ہیں پھر سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کو یہ بات دکھلانی چاہی کہ ہمارے خدا کی دی ہوئی بادشاہی تمہاری دنیا کی بادشاہی سے ویسے ہی بھی زیادہ ہے یہ بات دکھلانے کے واسطے حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ ایک حوض پانی سے بھر کر اس کے اوپر ایسے صاف شفاف کانچ کا فرش بنایا جائے کہ وہ نظر نہ آئے اور سلیمان علیہ السلام ایسی جگہ جا بیٹھے کہ جو آدمی وہاں پہنچنا چاہے حوض راستے میں پڑے اور بلقیس کو اس جگہ حاضر ہونے کا حکم دیا بلقیس جو حوض کے پاس پہنچیں کانچ تو نظر نہ آیا یوں سمجھیں کہ مجھ کو پانی کے اندر جانا پڑے گا تو پائنچے چڑھانے لگیں فوراً ان کو کہہ دیا گیا کہ اس پر کانچ کا فرش ہے ویسے ہی چلی آؤ جب بلقیس نے تخت کے منگا لینے کا معجزہ دیکھا اور اس کاریگر کو بھی دیکھا جس سے یہ سمجھیں کہ ان کے پاس ویسے بھی بادشاہی کا سامان میرے یہاں کے سامان سے زیادہ فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئیں۔ پھر بعضے عالموں نے تو یہ کہا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان کے ساتھ خود نکاح کر لیا اور بعضوں نے کہا کہ یمن کے بادشاہ سے نکاح کر دیا اللہ ہی کو معلوم ہے کیا ہوا۔ فائدہ: دیکھو کیسی بے نفس تھیں کہ باوجود امیر اور بادشاہ ہونے کے جب دین کی سچی بات معلوم ہو گئی فوراً اس کو مان لیا اس کے قبول کرنے میں شیخی نہیں کی نہ باپ دادا کی رسم کو پکڑ کر بیٹھیں

بیبیو! تم بھی اپنا یہی طریقہ رکھو جب دین کی بات سنو کبھی عار یا شرم یا خاندان کے رسم کی پیروی مت کرو ان میں سے کوئی چیز کام نہ آئے گی صرف دین ساتھ چلے گا۔

بنی اسرائیل کی ایک لونڈی کا ذکر

حدیث میں ایک قصہ ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت اپنے بچہ کو دودھ پلا رہی تھی اتنے میں ایک سوار بڑی شان وشوکت سے سامنے کو گزرا ماں نے دعا کی اے اللہ میرے لڑکے کو ایسا ہی کر دیجئے بچہ ماں کو چھاتی چھوڑ کر بولنے لگا اے اللہ مجھ کو ایسا مت کیجیو اور پھر دودھ پینے لگا پھر سامنے سے کچھ لوگ گزرے جو ایک لونڈی کو پکڑے ذلت اور خواری سے لئے جاتے تھے ماں نے دعا کی اے اللہ میرے لڑکے کو ایسا مت کیجیو وہ بچہ پھر بولا اے اللہ مجھ کو ایسا ہی کر دیجیو ماں نے پوچھا یہ کیا بات ہے کہ بچہ نے کہا وہ سوار تو ایک شخص ظالم تھا اور لونڈی کو لوگ تہمت لگاتے ہیں کہ یہ چور ہے بدچلن ہے اور وہ غریب اس سے پاک ہے۔ فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اس سوار کی مخلوق کے نزدیک تو قدر ہے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک کچھ قدر نہیں اور یہ لونڈی مخلوق کے نزدیک تو بے قدر ہے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی بڑی قدر ہے تو قدر خدا کے نزدیک چاہئے چاہے مخلوق کیسا ہی سمجھے اور اگر خدا کے نزدیک قدر نہ ہوئی تو مخلوق کی قدر کسی کام آئے گی دیکھو یہ اس لونڈی کی کرامت تھی کہ اس کی پاکی ظاہر کرنے کے لئے دودھ پیتا بچہ باتیں کرنے لگا بیبیو بعضی عورتوں کی عادت ہے کہ غریبوں کو بہت حقیر سمجھتی ہیں اور ذرا سے شبہ سے ان پر عیب اور چوری لگا دیتی ہیں یہ بری بات ہے شاید وہ اللہ کے نزدیک تم سے بھی اچھی ہوں۔

بنی اسرائیل کی ایک عقلمند دیندار بی بی کا ذکر

محمد بن کعب کا بیان ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا عالم اور بڑا عابد تھا اس کو اپنی بی بی کے ساتھ بہت محبت تھی اتفاق سے وہ مرگئی اس عالم پر ایسا غم سوار ہوا کہ دروازے بند کر کے بیٹھ گیا اور سب سے ملنا جانا چھوڑ دیا بنی اسرائیل میں ایک

عورت تھی اس نے یہ قصہ سنا اور اس کے پاس گئیں اور گھر میں آنے جانے والوں سے کہا مجھ کو ایک مسئلہ پوچھنا ہے اور وہ زبانی ہی پوچھ سکتی ہوں۔ اور دروازہ پر جم کر بیٹھ گئی آخر اس کو خبر ہوئی اور اندر آنے کی اجازت دی آ کر کہنے لگی کہ مجھ کو ایک مسئلہ پوچھنا ہے اس نے کہا بیان کر کہنے لگی کہ میں نے اپنی پڑوسن سے کچھ زیور مانگنے کے طور لیا تھا اور مدت تک اس کو پہنتی رہی پھر اس نے آدمی بھیجا کہ میرا زیور دے دو تو کیا وہ اس کا زیور دے دینا چاہئے عالم نے بے شک دے دینا چاہئے وہ عورت بولی کہ وہ تو میرے پاس بہت مدت تک رہا ہے تو کیسے دے دوں عالم نے کہا تب تو اور بھی خوشی سے دینا چاہئے کیونکہ ایک مدت تک اس نے نہیں مانگا یہ اس کا احسان ہے عورت نے کہا خدا تمہارا بھلا کرے پھر تم کیوں غم میں پڑے ہو خدا تعالیٰ نے ایک چیز مانگی دی تھی پھر جب چاہا لے لی اسی کی چیز تھی یہ سن کر اس عالم کی آنکھیں سی کھل گئیں اور اس بات سے اس کو بڑا فائدہ پہنچا۔ فائدہ: دیکھو کیسی عورت تھی جس نے مرد کو عقل دی اور مرد بھی کیسا عالم بیبیو تم کو بھی چاہئے کہ مصیبت میں یہی سمجھا کرو' دوسروں کو بھی سمجھایا کرو۔

حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کا ذکر

ان بی بی کا نام حنہ ہے عمران ان کے میاں کا نام ہے جو والد ہیں حضرت مریم علیہا السلام کے ان کو حمل رہا تو انہوں نے اللہ میاں سے منت مانی کی جو بچہ میرے پیٹ میں ہے اس کو مسجد کی خدمت کے لئے آزاد چھوڑ دوں گی یعنی دنیا کے کام اس سے نہ لوں گی ان کا گمان یہ تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا کیونکہ مسجد کی خدمت لڑکا ہی کر سکتا ہے اس زمانہ میں ایسی منت درست تھی جب پیدا ہونے کا وقت آیا تو لڑکی پیدا ہوئی افسوس سے کہا کہ اے اللہ یہ تو لڑکی ہوئی حکم ہوا کہ یہ لڑکی لڑکوں سے بھی اچھی ہوگی اور خدا نے اس کو قبول کیا غرض حضرت مریم ان کا نام رکھا اور انہوں نے ان کے لئے یہ دعا کی کہ ان کو اور ان لوگوں کی اولاد شیطان سے بچائیو چنانچہ ہمارے حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان سب بچوں کو پیدا ہوتے وقت چھیڑتا ہے مگر حضرت مریم اوران کے لئے بیٹے حضرت عیسٰی علیہا السلام کونہیں چھیڑ سکا۔ فائدہ: دیکھوان کی پاک نیت کی کیسی برکت ہوئی کہ خدائے تعالٰی نے کیسی پاک اولاد دی اور خدائے تعالٰی نے ان کی دعا بھی قبول کی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالٰی کو ان کی بڑی خاطر منظور تھی بیبیو پاک نیت کی ایسی برکتیں ہوتی ہیں ہمیشہ اپنی نیت خالص رکھا کرو جو نیک کام کرو خدا کے واسطے کرو، تمہاری بھی اللہ میاں کے دربار میں قدر ہو جائے گی۔

حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر

ان کے پیدا ہونے کا قصہ ابھی گزر چکا ہے جب یہ پیدا ہو چکیں تو ان کے والدہ اپنی منت کے موافق ان کو لے کر بیت المقدس کی مسجد میں پہنچیں اور وہاں کے رہنے والے بزرگوں سے کہا کہ یہ منت کہ لڑکی لو چونکہ بڑے بزرگ خاندان کی تھیں سب نے چاہا کہ میں لے کر پالوں ان میں حضرت زکریا علیہ السلام بھی تھے وہ حضرت مریم کے خالو ہوتے تھے یوں بھی ان کا حق زیادہ تھا مگر پھر بھی لوگوں نے ان سے جھگڑا کرنا شروع کیا جس فیصلہ پر سب راضی ہوئے تھے اس میں بھی یہی بڑھے رہے آخر حضرت زکریا علیہ السلام نے ان کو لے کر پرورش کرنا شروع کیا ان کے بڑھنے کی یہ حالت تھی کہ اور بچوں سے کہیں زیادہ بڑھتی تھیں یہاں تک کہ تھوڑے دنوں میں سیانی معلوم ہونے لگیں اور ویسے بھی بچپن ہی سے مادرزاد بزرگ اور ولی تھیں اللہ تعالٰی نے ان کو قرآن میں ولی فرمایا ہے اوران کی کرامت بیان فرمائی ہے کہ بے فصل میوے غیب سے ان کے پاس آجاتے حضرت زکریا علیہ السلام پوچھتے کہ یہ کہاں سے آئے تو جواب دیتیں کہ اللہ میاں کے یہاں سے غرض ان کی ساری باتیں اچنبے کی تھیں یہاں تک کہ جب جوان ہوئیں تو محض خدا تعالٰی کی قدرت سے بغیر مرد کے ان کو حمل ہو گیا اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کو پیدا ہونے یہودیوں نے

بے باپ کے بچہ پیدا ہونے پر واہی تباہی بکنا شروع کیا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا ہونے ہی کے زمانہ میں بولنے کی طاقت دی انہوں نے ایسی اچھی اچھی باتیں کیں کہ انصاف والوں کو معلوم ہو گیا کہ ان کی پیدائش خدا کی قدرت کا نمونہ ہے بے شک بے باپ کے پیدا ہوئے ہیں اور ان کی ماں پاک صاف ہیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بزرگی بیان فرمائی ہے کہ عورتوں میں کوئی کامل نہیں ہوئی بجز دو عورتوں کے ایک حضرت مریم اور دوسری حضرت آسیہ یہ مضمون حضرت آسیہ کے ذکر میں بھی آ چکا ہے۔ فائدہ: دیکھو ان کی ماں نے ان کو خدا کے نام کر دیا تھا۔ کسی بزرگ ہوئیں اور خود اللہ کی تابعداری میں لگی رہتی تھیں جس سے آدمی ولی ہو جاتا ہے اس کی برکت سے خدا نے کیسی تہمت سے بچا لیا۔ بیبیو خدا کی تابعداری کیا کرو۔ سب آفتوں سے بچی رہو گی اور اپنی اولاد کو دین میں زیادہ لگا رکھا کرو۔ دنیا کا بندہ مت بنا دیا کرو۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی بی بی کا ذکر

ان کا نام ایشاع ہے یہ حضرت حنہ کی بہن اور حضرت مریم علیہا السلام کی خالہ ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ ہم نے زکریا کی بی بی کو سنوار دیا ہے اس کا مطلب بعضے عالموں نے یہ لکھا ہے کہ ہم نے ان کی عادتیں خوب سنوار دیں۔ حضرت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام ان کے بڑھاپے میں پیدا ہوئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام رشتے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی خالہ کے نواسے ہیں نواسہ بھی بیٹے کی جگہ ہوتا ہے۔ اس واسطے ہمارے پیغمبر علیہ السلام نے ایک کو دوسرے کی خالہ کا بیٹا فرما دیا ہے۔ فائدہ: دیکھو اچھی عادت ایسی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی تعریف فرمائی بیبیو اپنی عادتیں ہر طرح کی خوب سنوارو جس کا طریقہ ہم نے ساتویں حصہ میں اچھی طرح لکھ دیا ہے یہ بچپن قصے پہلی امتوں کی نیک بیبیوں کے تھے اب تھوڑے سے اس امت کی نیک بیبیو کے بھی سن لو۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی بی بی ہیں ان کی بڑی بڑی بزرگیاں ہیں ۔ایک دفعہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام خدائے تعالٰی کا سلام تمہارے پاس لائے ہیں اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تمام دنیا کی بیبیوں میں سب سے اچھی چار بیبیاں ہیں ایک حضرت مریم دوسری حضرت آسیہ فرعون کی بیوی تیسری حضرت خدیجہؓ چوتھی حضرت فاطمہ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ کافروں کے برتاؤ سے پریشانی ہوتی آپ ان سے یہ فرماتے ۔ یہ کوئی ایسی تسلی کی بات کہہ دیتیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پریشانی جاتی رہتی اور آپ کو ان کا خیال ایسا تھا کہ بعد ان کے انتقال کے بھی کوئی بکری وغیرہ ذبح کرتے تو ان کی ساتھنوں سہیلیوں کو بھی ضرور گوشت بھیجتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ان کا نکاح ہوا تھا ان کے پہلے شوہر کا نام ابو ہالہ تمیمی ہے ۔فائدہ:اللہ اور رسول ﷺ کے نزدیک ان کی قدر ایمان اور تابعداری سے تھی بیبیو تم بھی اس میں خوب کوشش رکھو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خاوند کی پریشانی میں اس کی دلجوئی اور تسلی کرنا نیک خصلت ہے اب بعضی عورتیں خاوند کے اچھے بھلے دل کو اور الٹا پریشان کر ڈالتی ہیں ۔کبھی فرمائشیں کر کے کبھی تکرار کر کے اس عادت کو چھوڑ دو ۔

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں انہوں نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہؓ کو دے دیا تھا اور حضرت عائشہؓ کا قول ہے کہ کسی عورت کو دیکھ کر مجھ کو یہ حرص نہیں ہوئی کہ میں بھی ویسی ہی ہوتی سوا حضرت سودہؓ کے ان کو دیکھ کر مجھ کو حرص ہوتی تھی کہ میں ایسی ہی ہوتی جیسی یہ ہیں ان کے پہلے شوہر کا نام سکران بن عمرو تھا۔ فائدہ: دیکھو حضرت سودہؓ کی ہمت کہ اپنی باری اپنی سوت کو دے دی آج کل خواہ مخواہ بھی سوت سے لڑائی اور حسد کیا کرتی ہیں ۔اور دیکھو حضرت عائشہ کا انصاف کہ سوت

کی تعریف کرتی ہیں آج کل جان جان کر اس پر عیب لگاتی ہیں بیبیو تم کو بھی ایسی ہی ہمت اور انصاف اختیار کرنا چاہئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت چہیتی بی بی ہیں ان سے کنواری سے حضرت کا نکاح ہوا ہے عالمہ اتنی بڑی تھیں کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے صحابیؓ بھی ان سے مسئلے پوچھا کرتے تھے ایک بار ہمارے حضرت سے ایک صحابی نے پوچھا کہ سب سے زیادہ آپ ﷺ کو کس کے ساتھ محبت ہے فرمایا عائشہؓ کے ساتھ انہوں نے پوچھا اور مردوں میں فرمایا ان کے باپ یعنی حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ اور بھی ان کی بہت خوبیاں آئی ہیں۔ فائدہ: دیکھو ایک یہ عورت تھیں جن سے بڑے بڑے عالم مسئلے دین کے پوچھتے تھے ایک اب ہیں کہ خود بھی عالموں سے پوچھنے کا یا دین کی کتابیں پڑھنے کا شوق نہیں بیبیو دین کا علم خوب محنت اور شوق سے سیکھو۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی اور حضرت عمرؓ کی بیٹی ہیں حضرت نے کسی بات پر ان کو ایک طلاق دے دی تھی۔ پھر جبرئیل علیہ السلام کے کہنے پر آپ نے رجوع کر لیا حضرت جبرئیل نے فرمایا کہ آپ حفصہؓ سے رجوع کر لیجئے کیونکہ وہ دن کو بہت روزہ رکھتی ہیں راتوں کو جاگ کر عبادت بہت کرتی ہیں اور وہ بہشت میں آپ کی بی بی ہوں گی انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمر کو وصیت کی تھی کہ میرا اتنا مال خیرات کو دیجیو اور کوئی زمین بھی انہوں نے وقف کی تھی اس کے بندوبست کے لئے بھی وصیت کی تھی ان کے پہلے خاوند کا نام خنیس بن حذافہ تھا۔ فائدہ: دینداری کی برکت دیکھی کہ اللہ میاں کے یہاں سے طرفداری کی جاتی ہے فرشتے کے

کے بعد پھر مسلمان کو کوئی عذر نہ چاہئے دونوں نے منظور کرلیا اور نکاح ہو گیا مگر کچھ میاں بی بی میں اچھی طرح نہ بنی نوبت یہاں تک پہنچی کہ حضرت زیدؓ نے طلاق دینے کا ارادہ کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر صلاح کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا اور سمجھایا مگر انداز سے آپ کو معلوم ہو گیا کہ بے طلاق دیئے رہیں گے نہیں اس وقت آپ کو بہت سوچ ہوا کہ اول ہی دونوں، بھائی بہنوں کا دل اس نکاح کو گوارا نہ کرتا تھا مگر ہمارے کہنے سے قبول کرلیا اب اگر طلاق ہو گئی تو اور بھی دونوں بہن بھائیوں کی بات ہلکی ہو گی اور بہت دل شکنی ہو گی ان کی دلجوئی کی کیا تدبیر کی جائے آخر سوچنے سے یہ بات خیال میں آئی کہ اگر میں اپنے سے نکاح کرلوں تو بیشک ان کے آنسو پونچھ جائیں گے ورنہ اور کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی لیکن اس کے ساتھ ہی دنیا کی زبان کا یہ بھی خیال تھا کہ بے ایمان لوگ طعنے ضرور دیں گے کہ بیٹے کی بیوی کو گھر میں ڈال لیا اگرچہ شرع سے منہ بولا بیٹا سچ مچ کا بیٹا نہیں ہو جاتا۔ مگر خلقت کی زبان کو کون پکڑے پھر ان میں بے ایمان لوگ جن کو طعنہ دینے کے واسطے ذرا سا نکتہ بہت ہے آپ اس سوچ بچار میں ہی تھے کہ ادھر حضرت زیدؓ نے طلاق بھی دے دی عدت گزرنے کے بعد آپ کی زیادہ رائے اسی طرف ٹھہری کہ پیغام بھیجنا چاہئے چنانچہ آپ نے پیغام دیا۔ انہوں نے کہا میں اپنے پروردگار سے کہہ لوں اپنی عقل سے کچھ نہیں کرتی ان کو جو منظور ہو گا آپ ہی سامان کردیں گے یہ کہہ کر وضو کر کے مصلے پر پہنچ کر نماز میں لگ گئیں اور نماز کے بعد دعا کی اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر پر آیت نازل کردی کہ ہم نے ان کا نکاح آپ سے کردیا آپ ان کے پاس تشریف لے آئے اور آیت سنادی۔ وہ اور بیبیوں پر فخر کیا کرتیں کہ تمہارا نکاح تمہارے ماں باپ نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالی نے کیا اور پہلے پہل جو پردے کا حکم ہوا ہے وہ ان کی شادی میں ہوا اور یہ بی بی بڑی سخی تھیں اپنی دستکاری آمدنی سے خیرات کیا کرتیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سب بیبیوں نے مل کر ہمارے

حضرت ﷺ سے پوچھا کہ آپ کے بعد سب سے پہلے کون بی بی دنیا سے جا کر آپ سے ملے گی آپ نے فرمایا کہ جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہوں گے لمبے ہاتھ والا کہتے ہیں سخی کو مگر بیبیوں کی سمجھ میں نہ آیا۔ وہ سمجھیں اسی ناپ کے لمبان کو سب نے ایک لکڑی سے اپنے اپنے ہاتھ ناپنے شروع کئے تو سب سے زیادہ لمبے ہاتھ نکلے حضرت سودہؓ کے۔ مگر مریں سب سے پہلے حضرت زینب اس وقت سمجھ میں آیا کہ اوہو یہ مطلب تھا غرض ان کی سخاوت اللہ اور رسول ﷺ کے نزدیک بھی مانی ہوئی تھی حضرت عائشہؓ کا قول ہے کہ میں نے حضرت زینبؓ سے اچھی کوئی عورت نہیں دیکھی' دین میں بڑی کامل خدا کامل خدا سے بہت ڈرنے والی بات کی بڑی سچی' رشتہ داروں سے بڑی سلوک کرنے والی' خیرات بہت کرنے والی' خیرات کرنے کے واسطے دستکاری میں بڑی محنتن ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں فرمایا کہ دل میں بہت عاجزی رکھنے والی' خدا کے سامنے گڑگڑانے والی۔ فائدہ: بیبیوتم نے سن لی سخاوت کی بزرگی اور دستکاری کی خوبی اور ہر کام میں خدا سے رجوع کرنا دیکھو کبھی اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو ذلت مت سمجھنا۔ ہنر پیشہ کو کبھی عیب مت جاننا۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں جب مکہ میں کافروں نے مسلمانوں کو ستایا اور مدینے جانے کا اس وقت حکم نہ ہوا تھا۔ اس وقت بہت سے مسلمان حبشہ کے ملک کو چلے گئے تھے وہاں کا بادشاہ جس کو نجاشی کہتے ہیں نصرانی مذہب رکھتا تھا۔ مگر مسلمانوں کے جانے کے بعد وہ مسلمان ہو گیا غرض جو حبشہ گئے تھے ان ہی میں ام حبیبہ بھی تھیں یہ بیوہ ہو گئیں تو نجاشی بادشاہ نے ایک خواص جس کا نام ابرہہ تھا ان کے پاس بھیجی کہ میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیغام دیتا ہوں انہوں نے منظور کیا اور انعام میں ابرہہ کو چاندی کے دو کنگن اور کچھ انگوٹھی چھلے دیئے ان کے

پہلے شوہر کا نام عبیداللہ بن جحش تھا۔ فائدہ: کیسی دیندار تھیں کہ دین کی حفاظت کے لئے گھر سے بے گھر ہوئیں آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو محنت کے بدلے کیسی راحت اور کیسی عزت دی کہ حضرت سے نکاح ہوا اور بادشاہ نے اس کا بندوبست کیا۔ بیبیو دین کا جب موقع آجائے کبھی دنیا کے آرام کا' یا نام کا' یا مال کا یا گھر بار کا لالچ مت کرنا۔ سب چیزیں دین پر قربان ہیں۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے پیغمبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں یہ ایک لڑائی میں جو نبی مصطلق کی لڑائی کے نام سے مشہور ہے کافروں کے شہر سے قید ہو کر آئی تھیں اور ایک صحابی ثابت ابن قیس یا ان کے کوئی چچا زاد بھائی تھے یہ ان کے حصے میں لگی تھیں انہوں نے اپنے آقا سے کہا کہ میں تم کو اتنا روپیہ دوں اور تم مجھ کو غلامی سے آزاد کر دو انہوں نے منظور کیا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں کہ کچھ روپے کا سہارا لگا دیں آپ ﷺ نے ان کی دین داری اور غریبی پر رحم کھایا اور فرمایا کہ اگر تم کہو تو روپیہ سب میں ادا کر دوں اور تم سے نکاح کر لوں انہوں نے جی جان سے قبول کر لیا' غرض نکاح ہو گیا۔ جب لوگوں کو نکاح کا حال معلوم ہوا تو ان کے کنبے قبیلے کے اور بھی بہت قیدی دوسرے مسلمانوں کے قبضے میں تھے سب نے ان ہی قیدیوں کو غلامی سے آزاد کر دیا کہ اب ان کا ہمارے حضرت سے سسرالی رشتہ ہو گیا اب ان کو غلام بنانا بے ادبی ہے۔ حضرت عائشہؓ کا قول ہے کہ ہم کو ایسی کوئی عورت معلوم نہیں ہوئی کہ جس سے اس کی برادری کو اتنا فائدہ پہنچا ہو ان کے پہلے شوہر کا نام سافع بن صفوان تھا۔ فائدہ: دیکھو کہ دین داری عجیب نعمت ہے کہ اس کی بدولت باوجود لونڈی ہونے کی حضرت کی بی بی بنیں۔ بیبیو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی عزت دار نہیں جب آپ نے لونڈی کو بی بی بنانا عجیب نہیں سمجھا تو اگر گھٹیا جگہ کسی مصلحت سے نکاح کر لے یا پردیس سے کسی کو لے آئے تو تم بھی اس کو حقیر

مت سمجھو یہ بہت برا مرض ہے اور گناہ بھی ہے دیکھو صحابہؓ کا ادب کہ ان بی بی کی عزت کتنی بڑی کی ان کی برادری کی ذلت بھی گوارا نہیں کی آج کل کیسی جہالت ہے کہ خود ایسی بی بی کی بھی عزت نہیں کرتیں چاہے کیسی ہی دین دار ہو بھلا اس کی برادری کی تو کیا خاک عزت کرنے کی امید ہے۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں ایک بہت بڑے حدیث کے جاننے والے عالم یوں کہتے ہیں کہ ان کا نکاح حضرت سے اس طرح ہوا ہے کہ انہوں نے یوں عرض کیا تھا کہ میں اپنی جان آپ کو بخشتی ہوں۔ یعنی بغیر مہر کے آپ کے نکاح میں آنا منظور کرتی ہوں اور آپ نے قبول فرمالیا تھا۔ اس طرح کا نکاح خاص پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو درست تھا اور ایک بہت بڑے تفسیر کے جاننے والے عالم یوں کہتے ہیں کہ جس آیت میں ایسے نکاح کا حکم ہے وہ اول انہی بی بی کے لئے اتری ہے ان کے پہلے شوہر کا نام حویطب تھا۔ فائدہ: دیکھو کیسی دین کی عاشق بیبیاں تھیں کہ حضرت کی خدمت کو عبادت سمجھ کر مہر کی بھی پرواہ نہیں کی حالانکہ اس زمانہ میں مہر نقد ہی مل جایا کرتا تھا ہمارے زمانہ کی طرح قیامت یا موت کا ادھار نہ تھا۔ بیبیو بس دین ہی کو ہمیشہ اصلی دولت سمجھو دنیا سے ایسی محبت مت رکھو کہ اپنے وقت کو اپنے خیال کو اسی میں کھپادو رات دن اسی کا دھندا ہے مل جائے تو باغ باغ ہو جائے چاہے ثواب ہو چاہے گناہ نہ ملے تو غم سوار ہو جائے شکایت کرتی پھر دولت والوں پر حسد کرنے لگو نیت ڈانواں ڈول کرنے لگو۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں۔ خیبر ایک بستی ہے وہاں یہودیوں مسلمانوں کی لڑائی ہوئی تھی یہ بی بی اس لڑائی میں قید ہو کر آئی تھیں اور ایک صحابیؓ کے حصے میں لگ گئی تھیں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مول لے کر آزاد

کر دیا کہ ان سے نکاح کرلیا یہ بی بی حضرت ہارون پیغمبر علیہ السلام کی اولاد میں ہیں اور نہایت بردبار عقلمند خوبیوں کی بھری ہیں ان کی بردباری ایک قصہ سے معلوم ہوتی ہے کہ ان کی ایک لونڈی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جھوٹ موٹ ان کی دو ہی باتوں کی چغلی کھائی ایک تو یہ کہ ان کو اب تک سنیچر کے دن سے محبت ہے یہ دن یہودیوں میں بڑی تعظیم کا تھا مطلب یہ تھا کہ ان میں مسلمان ہو کر بھی اپنے پہلے مذہب یہودی ہونے کا اثر باقی ہے تو یوں سمجھو کہ مسلمان پوری نہیں ہوئیں۔ دوسری بات یہ کہی کہ یہودیوں کو خوب دیتی لیتی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے حضرت صفیہ سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ پہلی بات تو بالکل جھوٹ ہے جب سے میں مسلمان ہوئی ہوں اور جمعہ کا دن خدائے تعالیٰ نے دے دیا ہے سنیچر سے دل کو لگاؤ بھی نہیں رہا۔ دوسری بات وہ البتہ صحیح ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ لوگ میرے رشتہ دار نہیں۔ اور رشتہ داروں سے سلوک کرنا شرع کے خلاف نہیں پھر اس لونڈی سے پوچھا کہ تجھ کو جھوٹی چغلی کھانے کو کس نے کہا تھا کہنے لگی کہ شیطان نے آپ سے فرمایا کہ تجھ کو غلامی سے آزاد کیا ان کے پہلے شوہر کا نام کنانہ بن ابی الحقیق۔ فائدہ: بیبیو دیکھو بردباری اسے کہتے ہیں تم کو بھی چاہئے کہ اپنی ماما' نوکر چاکر کی خطا اور قصور معاف کرتی رہا کرو بات بات میں بدلہ لینا کم حوصلگی ہے اور دیکھو سچی کیسی تھیں کہ خادمہ (21) جو بات تھی صاف کہہ دی اس کو بنایا نہیں جیسے آج کل بعضوں کی عادت ہے کہ کبھی اپنے اوپر بات نہیں آنے دیتیں۔ ہیر پھیر کر کے اپنے الزام سے بچاتی ہیں بات کا بنانا بھی بری بات ہے۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بی بی ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے بہت محبت تھی ان کا نکاح حضرت ابو العاصؓ بن الربیع سے ہوا تھا۔ جب یہ مسلمان ہو گئیں اور شوہر نے مسلمان ہونے سے انکار کیا تو ان سے علاقہ قطع کر کے

انہوں نے مدینہ کو ہجرت کی تھوڑے دنوں پیچھے ان کے شوہر بھی مسلمان ہو کر مدینہ آ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انہی سے نکاح کر دیا اور وہ بھی ان کو بہت چاہتے تھے جب یہ ہجرت کر کے مدینہ چلی تھیں رستے میں ایک اور قصہ ہوا کہ کہیں دو کافر مل گئے ان میں سے ایک نے ان کو دھکیل دیا یہ ایک پتھر پر گر پڑیں اور ان کو کچھ امید تھی وہ بھی جاتی رہی اور اس قدر صدمہ پہنچا کہ مرتے دم تک اچھی نہ ہوئیں آخر اسی میں انتقال کیا۔ فائدہ: دیکھو کیسی ہمت اور دینداری کی بات ہے کہ دین کے واسطے اپنے وطن چھوڑ دیا خاوند کو چھوڑ دیا کافروں کے ہاتھ سے کیسی تکلیف اٹھائی کہ اس میں جان گئی مگر دین پر قائم رہیں بیبیو دین کے سامنے سب چیزوں کو چھوڑ دینا چاہئے اگر تکلیف پہنچے اس کو جھیلو اگر خاوند بد دین ہو کبھی اس کا ساتھ مت دو۔

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں ان کا پہلا نکاح عتبہ سے ہوا جو ابولہب کافر کا بیٹا ہے جس کی برائی سورہ تبت میں آئی ہے جب یہ دونوں باپ بیٹے مسلمان نہ ہوئے اور باپ کے کہنے سے اس نے ان بی بی کو چھوڑ دیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہا سے کر دیا جب ہمارے حضرت ﷺ بدر کی لڑائی میں چلے ہیں اس وقت یہ بیمار تھیں اور آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہا کو ان کی خبر لینے کے واسطے مدینہ چھوڑ گئے تھے اور فرمایا تھا کہ تم کو بھی جہاد والوں کے برابر ثواب ملے گا اور جہاد والوں کے ساتھ ان کا حصہ بھی لگایا جس روز لڑائی فتح کر کے مدینہ میں آئے ہیں اسی روز ان کا انتقال ہو گیا۔ فائدہ: دیکھو ان کی کیسی بزرگی ہے کہ ان کی خدمت کرنے کا ثواب جہاد کے کے برابر ٹھہرا۔ یہ بزرگی ان کے دین دار ہونے کی وجہ سے ہے بیبیو اپنے دن کو پکا کرنے کا خیال ہر وقت رکھو کوئی گناہ نہ ہونے پائے اس سے دین میں کمزوری آ جاتی ہے۔

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں ان کا پہلا نکاح عتبہ سے ہوا تھا جو اسی کا فر ابولہب کا دوسرا بیٹا ہے ابھی رخصت نہ ہونے پائی تھی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبری مل گئی وہ دونوں باپ بیٹا مسلمان نہ ہوئے اور اس نے بھی باپ کے کہنے سے ان بی بی کو چھوڑ دیا۔ جب ان کی بہن حضرت رقیہ کا انتقال ہو گیا تھا تو ان کا نکاح حضرت عثمانؓ سے ہو گیا اور جب حضرت رقیہ کا انتقال ہو گیا تھا اتفاق سے اسی زمانہ میں حضرت حفصہؓ بھی بیوہ ہو گئی تھیں ان کے باپ حضرت عمرؓ نے ان کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کرنا چاہا ان کی کچھ رائے نہ ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ حفصہؓ کو تو عثمانؓ سے اچھا خاوند بتلاتا ہوں اور عثمانؓ کو حفصہؓ سے اچھی بی بی بتلاتا ہوں چنانچہ آپ نے حضرت حفصہؓ سے نکاح کر لیا اور حضرت عثمانؓ کا اور حضرت ام کلثومؓ سے کر دیا۔ فائدہ: آپ نے ان کو اچھا کہا اور پیغمبر کسی کو اچھا کہیں یہ ایمان کی بدولت ہے بیبیو ایمان اور دین درست رکھو۔

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ عمر میں سب بہنوں سے چھوٹی اور رتبہ میں سب سے بڑی اور سب سے زیادہ پیاری بیٹی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی جان کا ٹکڑا فرمایا ہے اور ان کو سارے جہان کی عورتوں کا سردار فرمایا ہے اور یوں فرمایا ہے کہ جس بات سے فاطمہؓ کو رنج ہوتا ہے اس سے مجھ کو رنج ہوتا ہے اور جس بیماری میں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی ہے اس بیماری میں آپ نے سب سے پوشیدہ صرف ان ہی کو اپنی وفات نزدیک ہو جانے کی خبر دی تھی جس پر یہ رونے لگیں آپ نے پھر ان کے کان میں فرمایا کہ تم رنج مت کرو ایک تو سب سے پہلے تم میرے پاس چلی آؤ گی دوسرے جنت میں سب بیبیو کی سردار ہو گی یہ سن کر ہنسنے لگیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں نے کتنا ہی پوچھا کہ یہ کیا بات تھی

انہوں نے حضرت کی وفات کے بعد یہ بھید بتلایا اور حضرت علیؓ سے ان کا نکاح ہوا ہے اور بھی حدیثوں میں ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں۔ فائدہ: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ساری محبت اور خصوصیت اس لئے تھی کہ یہ دیندار اور صابر شاکر سب سے زیادہ تھیں۔ بیبیو دین اور صبر اور شکر کو اختیار کرو تم بھی خدا اور رسول ﷺ کی پیاری بن جاؤ۔ فائدہ: جہاں سب سے پہلے پہل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا حال آیا ہے وہاں بھی ان سب بیبیوں اور سب بیٹیوں کے نام آ چکے ہیں۔ فائدہ: بیبیو ایک اور بات سوچنے کی ہے تم نے حضرت ﷺ کی گیارہ بیبیوں اور چار بیٹیوں کا حال پڑھا ہے اس سے تم کو یہ بھی معلوم ہوا ہوگا کہ بیبیوں میں بجز حضرت عائشہؓ کے سب بیبیوں کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرا نکاح ہوا ہے اور بیٹیوں میں بجز حضرت زینبؓ اور حضرت فاطمہؓ کے باقی دو کا حضرت عثمانؓ سے دوسرا نکاح ہوا ہے۔ یہ بارہ بیبیاں وہ ہیں کہ دنیا میں کوئی عورت عزت اور رتبے میں ان کے برابر نہیں اگر دوسرا نکاح کوئی عیب کی بات ہوتی تو یہ بیبیاں توبہ توبہ کیا عیب کی بات کرتیں افسوس ہے کہ بعضے کم سمجھ آدمی اس کو عیب سمجھتے ہیں بھلا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کی بات کو عیب اور بے غیرتی سمجھا تو ایمان کہاں رہا یہ کیسے مسلمان ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو عیب اور کافروں کے طریقہ کو عزت کی بات سمجھیں کیونکہ یہ طریقہ بیوہ عورت کو بٹھلائے رکھنے کا خاص ہندوستان کے کافروں کا ہے اور بھی سنو تم سے پہلے وقتوں کی بیواؤں میں بڑا فرق ہے ان کم بختی کی ماریوں میں جہالت تو تھی مگر اپنی آبرو کی بڑی حفاظت کرتی تھیں اپنے نفس کو مار دیتی تھیں ان سے کوئی بات اونچ نیچ کی نہیں ہونے پاتی تھی اور اب تو بیواؤں کو سہاگنوں سے زیادہ بناؤ سنگھار کا حوصلہ ہوتا ہے۔ اس لئے بہت جگہ ایسی نازک باتیں ہونے لگی ہیں جو کہنے کے لائق نہیں اب تو بالکل بیوہ کے بٹھلانے کا زمانہ نہیں رہا۔ کیونکہ نہ عورتوں میں پہلی سی شرم و حیا رہی اور نہ مردوں کی پہلی سی غیرت اور نہ

بیواؤں کے رنڈاپا کاٹنے اور ہر طرح سے ان کے کھانے کپڑے کی خبر لینے کا خیال رہا۔ اب تو بھول کر بھی بیوہ کو بٹھلانا نہ چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سمجھ اور توفیق دیں۔ پہلی امتوں کی بیبیوں کے بعد یہاں تک حضرت کی گیارہ بیبیوں اور چار بیٹیوں کل پندرہ بیبیوں کا ذکر ہوا۔ آگے اور ایسی بیبیوں کا ذکر آتا ہے جو حضرت کے وقت میں تھیں۔ ان میں بعضوں کو حضرت سے خاص خاص تعلق بھی ہیں۔

حضرت حلیمہ سعدیہؓ کا ذکر

ان بی بی نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا ہے اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف شہر پر جہاد کیا ہے اس زمانہ میں یہ بی بی اپنے شوہر اور بیٹے کو لے کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تھیں آپ ﷺ نے بہت تعظیم کی اور اپنی چادر بچھا کر اس پر ان کو بٹھلا دیا' اور وہ سب مسلمان ہوئے۔ فائدہ: دیکھو باوجودیہ کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا بڑا علاقہ تھا۔ مگر یہ جان گئیں کہ بغیر دین ایمان کی صرف اس علاقہ سے بخشش نہ ہوگی اس لئے آ کر دین قبول کیا۔ بیبیو تم اس بھروسے مت رہنا کہ ہم فلانے پیر کی اولاد میں ہیں یا ہمارا فلانا بیٹا یا پوتا عالم حافظ ہے یہ لوگ ہم کو بخشوا لیں گے یاد رکھو اگر تمہارے پاس خود بھی دین ہے تو یہ لوگ بھی کچھ اللہ میاں سے تمہارے واسطے کہہ سن سکتے ہیں نہیں تو ایسے علاقے کچھ کام نہ آئیں گے۔

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کا ذکر

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی ان کے پاس ملنے جایا کرتے ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے انہوں نے ایک پیالے میں کوئی پینے کی چیز دی خدا جانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس وقت جی نہ چاہتا تھا یا آپ کا روزہ تھا آپ نے عذر کر دیا چونکہ پالنے رکھنے کا ان کو ناز تھا ضد باندھ کر کھڑی ہو گئیں اور

بے جھجک کہہ رہی تھی پینا پڑے گا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرمایا کرتے کہ میری حقیقی ماں کے بعد ام ایمن میری ماں ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی کبھی ان کی زیارت کو جایا کرتے ان کو دیکھ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کر کے رونے لگتیں وہ دونوں صاحب بھی رونے لگتے۔ فائدہ: دیکھو کیسی بزرگی کی بات ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں ایسے بڑے بڑے صحابہؓ ان کی مدارت کریں یہ بزرگی اس وجہ سے تھی کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور دین میں کامل تھیں۔ بیبیو اب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت یہی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی خدمت کرو اور عورتوں کو نیک باتیں بتلاؤ ان کو دین سکھاؤ اور اپنی اولاد کو نیکی کی تعلیم دو اور خود بھی دین میں مضبوط رہو انشاء اللہ تعالیٰ تم کو بھی بزرگی کا حصہ مل جائے گا اور زیارت سے یوں مت سمجھ جائیو کہ یہ سب زیارت کرنے والوں کے سامنے بے پردہ ہو جاتی ہوں گی کسی کے پاس ارادہ کر کے جانا اور پاس بیٹھنا اگرچہ درمیان میں پردہ بھی ہو اور اچھی اچھی باتیں کہنا سننا بس یہی زیارت ہے۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہؓ ہیں اور ایک صحابیؓ ہیں ابو طلحہ ان کی یہ بیوی ہیں اور ایک صحابی ہیں حضرت انسؓ جو ہمارے حضرت کے خاص خدمت گزار ہیں ان کی یہ ماں ہیں اور ایک طرح سے ہمارے حضرت ﷺ کی خالہ ہیں اور ان کے ایک بھائی تھے صحابیؓ وہ ایک لڑائی میں حضرت کے ساتھ شہید ہو گئے تھے ان سب باتوں کے سبب ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بہت خاطر کرتے تھے اور کبھی کبھی ان کے گھر کے تشریف لے جایا کرتے اور حضرت نے ان کو جنت میں بھی دیکھا تھا۔ اور ان کا ایک عجیب قصہ آیا ہے کہ ان کا ایک بچہ تھا وہ بیمار ہو گیا اور ایک دن مر گیا رات کا وقت اب ان کا صبر دیکھو یہ خیال کیا کہ اگر خاوند کو خبر کروں گی ساری

رات بے چین ہوں گے کھانہ دانہ نہ کھائیں گے بس چپ ہو کر بیٹھ رہیں آئے خاوند اور پوچھا بچہ کیسا ہے کہنے لگیں آرام ہے اور جھوٹ بھی نہیں کہا مسلمان کے واسطے اس سے بڑھ کر کیا آرام ہوگا کہ اپنے اصلی ٹھکانے چلا جائے وہ سمجھے نہیں غرض ان کے سامنے کھانا لاکر انہوں نے کھانا کھایا پھر ان کو ان کی طرف خواہش ہوئی خدا کی بندی نے اس سے بھی عذر نہیں کیا جب ساری باتوں سے فراغت ہو چکی خاوند سے پوچھتی ہیں کہ اگر کوئی کسی کو مانگی چیز دے اور پھر مانگنے لگے تو انکار کرنے کا کچھ حق حاصل ہے انہوں نے کہا نہیں کہنے لگیں تو پھر بچہ کو صبر کرو وہ بڑے خفا ہوئے کہ مجھ کو جب ہی کیوں نہ خبر کی انہوں نے یہ سارا قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر بیان کیا آپ نے ان کے لئے دعا کی خدا کی قدرت اسی رات حمل رہ گیا اور بچہ پیدا ہوا۔عبداللہ اس کا نام رکھا گیا اور یہ عبداللہ عالم ہوئے اور ان کی اولاد میں بڑے بڑے عالم ہوئے۔فائدہ:بیبیو صبر ان سے سیکھو اور خاوند کو آرام پہنچانے کا سبق ان سے اور یہ جو مانگی ہوئی چیز کی مثال دی کیسی اچھی اور سچی بات ہے اگر آدمی اتنی بات سمجھ لے تو کبھی بے صبری نہ کرے دیکھو اس صبر کی برکت کہ اللہ میاں نے اس بچے کا عوض کتنی جلدی دے دیا اور کیسا برکت کا عوض دیا۔جس کی نسل میں عالم فاضل ہوئے۔

حضرت ام حرامؓ کا ذکر

یہ بھی صحابیہ ہیں اور حضرت ام سلیمؓ جن کا ذکر ابھی گزرا ہے ان کی بہن ہیں یہ بھی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی طرح خالہ ہیں اور ان کے یہاں بھی حضرت تشریف لے جایا کرتے تھے ایک بار آپ نے ان کے گھر کھانا کھایا پھر نیند آ گئی سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے انہوں نے وجہ پوچھی آپ نے فرمایا کہ میں نے اس وقت خواب میں اپنی امت کے لوگوں کو دیکھا کہ جہاد کے لئے جہاز میں سوار ہوئے جا رہے ہیں اور سامان لباس میں امیر اور بادشاہ معلوم ہوتے ہیں انہوں نے عرض کیا

کہ یارسول اللہ دعا کیجئے خدائے تعالیٰ نے مجھ کو بھی ان میں سے کر دے آپ نے دعا فرما دی پھر آپ کو نیند آ گئی تو اس طرح پھر ہنستے ہوئے اٹھے اور اسی طرح کا خواب پھر بیان کیا۔ اس خواب میں اسی طرح کے اور آدمی نظر تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا دیجئے خدائے تعالیٰ مجھ کو ان میں سے کر دے آپ نے فرمایا کہ تم پہلوں میں سے ہو چنانچہ ان کے شوہر جن کا نام عبادہ تھا' دریا کے سفر میں جہاد میں گئے یہ بھی ساتھ گئیں ۔ جب دریا سے اتری ہیں یہ کسی جانور پر سوار ہونے لگیں اس نے شوخی کی یہ گر گئیں اور جان بحق ہوئیں ۔ فائدہ: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہوگئی کیونکہ جب تک گھر لوٹ کر نہ آئے وہ سفر جہاد ہی کا رہتا ہے اور جہاد سفر میں چاہے کسی طرح مر جائے اس میں شہید ہی کا ثواب ملتا ہے دیکھو کیسی دیندار تھیں کہ ثواب حاصل کرنے کے شوق میں جان کی محبت نہیں کی خود دعا کرائی کہ مجھ کو یہ دولت ملے بیبیو تم بھی اس کا خیال رکھو اور دین کا کام کرنے میں اگر تھوڑی بہت تکلیف ہو کرے اس سے گھبرایا مت کرو۔ آخر ثواب بھی تو تم ہی لوگی۔

حضرت ام عبدؓ کا ذکر

ایک صحابی ہیں بہت بڑے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ یہ بی بی ان کی ماں ہیں اور خود بھی صحابیہ ہیں ان کو ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے کاموں میں ایسا دخل تھا کہ دیکھنے والے یوں سمجھتے تھے کہ یہ بھی گھر والوں میں ہی ہیں ۔ فائدہ: اس قدر خصوصیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے گھر میں یہ صرف دین کی بدولت تھی ۔ بیبیو اگر دین کو سنوارو گی تم کو بھی قیامت میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیکی نصیب ہوگی ۔

حضرت ابو ذر غفاریؓ کی والدہ ماجدہ کا ذکر

یہ ایک صحابی ہیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کی خبر مشہور ہوئی اور کافروں نے جھٹلایا تو یہ بزرگ اپنے وطن سے مکہ میں اس بات کی تحقیق کرنے کو

آئے تھے۔ یہاں کا حال دیکھ بھال کر مسلمان ہو گئے جب لوٹ کر اپنے گھر گئے ان کی ماں نے سارا قصہ سنا کہنے لگیں مجھ کو تمہارے دین سے کوئی انکار نہیں میں بھی مسلمان ہوتی ہوں فائدہ دیکھو طبیعت کی پاکی یہ ہے کہ جب سچی بات معلوم ہو گئی اس کے ماننے میں باپ دادا کے طریقہ کا خیال نہیں کیا۔ بیبیو تم بھی جب شرع کی بات معلوم ہو جایا کرے اس کے مقابلہ میں خاندانی رسموں کا نام مت لیا کرو۔ بس خوشی خوشی دین کی بات مان لیا کرو اسی کا برتاؤ کیا کرو۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی والدہ کا ذکر

یہ ایک صحابی ہیں اپنی ماں کو دین قبول کرنے کے واسطے سمجھایا کرتے ایک دفعہ ماں نے دین و ایمان کو کوئی ایسی بات کہہ دی کہ ان کو بڑا صدمہ ہوا یہ روتے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میری ماں کے واسطے دعا کیجئے کہ خدا اس کو ہدایت کرے آپ نے دعا کی کہ اے اللہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت کر یہ خوش خوش گھر پہنچے تو دروازہ بند تھا اور پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی جیسے کوئی نہاتا ہو ان کے آنے کی آہٹ سن کر ماں نے پکار کر کہا کہ وہاں ہی رہیو نہا دھو کر کواڑ کھولے اور کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ان کا مارے خوشی کے یہ حال ہو گیا کہ بے اختیار رونا شروع کیا اور اسی حال میں جا کر سارا قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا انہوں نے کہا رسول اللہ اللہ میاں سے دعا کر دیجئے کہ مسلمانوں سے ہم ماں بیٹوں کو محبت ہو جائے اور مسلمانوں کو ہم دونوں سے محبت ہو جائے آپ نے دعا فرما دی۔

فائدہ: دیکھو نیک اولاد سے کتنا بڑا فائدہ ہے بیبیو اپنے بچوں کو بھی دین کا علم سکھاؤ ان سے تمہارا دین بھی سنورے گا۔

حضرت اسماء بنت عمیسؓ کا ذکر

یہ بی بی صحابی ہیں جب مکہ میں کافروں نے مسلمانوں کو بہت ستایا اس وقت بہت

مسلمان ملک حبشہ کو چلے گئے تھے۔ ان میں یہ بھی تھیں پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لے آئے تو وہ سب مسلمان مدینہ آ گئے تھے ان میں یہ بھی تھیں آپ نے ان کی خوشخبری دی تھی کہ تم نے دو ہجرتیں کی ہیں تم کو بہت ثواب ہو گا۔ فائدہ دیکھو دین کے واسطے کس طرح گھر سے بے گھر ہوئیں تب تو ثواب لوٹے۔ بیبیو اگر دین کے واسطے کچھ محنت اٹھانا پڑے اکتا یو مت۔

حضرت حذیفہ کی والدہ کا ذکر

حضرت حذیفہؓ صحابی ہیں یہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے ایک بار مجھ سے پوچھا تم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے ہوئے کتنے دن ہوئے میں نے بتلایا اتنے دن ہوئے مجھ کو برا بھلا کہا میں نے کہا اب جاؤں گا اور مغرب آپ ہی کے ساتھ پڑھوں گا اور آپ سے عرض کروں گا کہ میرے لئے اور میرے تمہارے لئے بخشش کی دعا کریں چنانچہ میں گیا اور مغرب پڑھی عشاء پڑھ کر آپ چلے میں ساتھ ہو لیا میری آواز سن کر فرمایا حذیفہ ہے میں نے کہا جی ہاں فرمایا کیا کام ہے اللہ تمہاری اور تمہاری ماں کی بخشش کریں فائدہ دیکھو کیسی اچھی بی بی تھیں اولاد کے لئے ان باتوں کا بھی خیال رکھتی تھیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں گئے یا نہیں بیبیو تم بھی اپنے اولاد کو تاکید رکھا کرو کہ بزرگوں کے پاس جا کر بیٹھا کریں ان سے دین کی باتیں سیکھا کریں اچھی صحبت کی برکت حاصل کیا کریں۔

حضرت فاطمہؓ بنت خطاب کا ذکر

یہ حضرت عمرؓ کی بہن ہیں' حضرت عمرؓ سے پہلے مسلمان ہو چکی تھیں' ان کے خاوند سعید بن زید بھی مسلمان ہو چکے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے' یہ دونوں حضرت عمرؓ کے ڈر کے مارے اپنا سلام پوشیدہ رکھتے تھے' ایک دفعہ ان کے قرآن پڑھنے کی آواز حضرت عمرؓ نے سن لی اور ان دونوں کے ساتھ بڑی سختی کی' لیکن بہنوئی تو بھلا مرد تھے' ہمت ان بی بی کی دیکھو کہ صاف کہا کہ بے شک ہم

مسلمان ہیں اور قرآن پڑھ رہے تھے چاہے مارو چاہے چھوڑ دو‘ حضرت عمرؓ نے کہا مجھ کو بھی قرآن دکھلاؤ‘ بس قرآن کا دیکھنا تھا اور سننا تھا فوراً ایمان کا نور ان کے دل میں داخل ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے۔فائدہ: بیبیو تم کو بھی دین اور شرع کی باتوں میں ایسی ہی مضبوطی چاہئے یہ نہیں کہ ذرا سے روپے کے واسطے شرع کے خلاف کر لیا‘ برادری کنبے کے خیال سے شرع کے خلاف رسمیں کر لیں اور جو بات بھی شرع کے خلاف ہو کسی طرح اس کے پاس مت جاؤ۔

ایک انصاری عورت کا ذکر

ابن اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد کی لڑائی میں ایک انصاری بی بی کا خاوند اور باپ بھائی سب شہید ہو گئے جب اس نے سنا تو اول پوچھا کہ یہ بتلاؤ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں۔لوگوں نے کہا خیریت سے ہیں‘ کہنے لگیں جب آپ ﷺ صحیح سالم ہیں پھر کسی کا کیا غم۔فائدہ سبحان اللہ حضرت صلعم کے ساتھ کیسی محبت تھی۔بیبیو اگر تم کو حضرت ﷺ کے ساتھ محبت کرنی منظور ہے تو آپ ﷺ کی شرع کی پوری پوری پیروی کرو‘ اسے محبت ہو جائے گی اور محبت کی وجہ سے بہشت میں حضرت ﷺ کے پاس درجہ ملے گا۔

حضرت ام فضل لبابہ بنت حارث کا ذکر

یہ ہمارے پیغمبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی ہیں اور حضرت عباسؓ کی بی بی ہیں اور عبداللہ بن عباس کی ماں ہیں۔قرآن میں جو آیا ہے کہ جو مسلمان کافروں کے ملک میں رہنے سے خدا کی عبادت نہ کر سکے اس کو چاہئے کہ اس ملک کو چھوڑ کر کہیں اور جا بسے اگر ایسا نہ کرے گا تو اس کو بہت گناہ ہو گا البتہ بچے اور عورتیں جن کو دوسری جگہ کا نہ رستہ معلوم نہ اتنی دلیری اور ہمت وہ معاف ہیں‘ تو حضرت ابن عباسؓ فرماتے

آپ کی محبت کی صرف دیانت داری ہے بیبیو دیندار بن جاؤ تم کو بھی اللہ اور رسول چاہنے لگیں۔

حضرت ہند بنت عتبہ کا ذکر

حضرت معاویہؓ جو ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سالے ہیں یہ ان کی ماں ہیں' انہوں نے ایک بار ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مسلمان ہونے سے پہلے میرا یہ حال تھا کہ آپ ﷺ سے زیادہ کسی کی ذلت نہ چاہتی تھی اور اب یہ حال ہے کہ آپ ﷺ سے زیادہ کسی کی عزت نہیں چاہتی' آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا بھی یہی حال ہے فائدہ۔ اس سے ایک تو ان کا سچا ہونا معلوم ہوا اور دوسرے یہ معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کو محبت تھی اور حضرت ﷺ کو ان کے ساتھ محبت تھی' بیبیو تم بھی سچ بولا کرو اور حضرت ﷺ سے محبت رکھو اور ایسے کام کرو کہ حضرت ﷺ کو تم سے محبت ہو جائے۔

حضرت ام خالد کا ذکر

جب لوگ حبشہ کو ہجرت کر کے گئے تھے ان میں یہ بھی تھیں' اس زمانہ میں بچی تھیں وہاں سے لوٹ کر جب مدینہ کو آئیں تو ان کے باپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور یہ بھی ساتھ آئیں' ایک زرد کرتہ پہنے ہوئے تھیں آپ ﷺ کے پاس چھوٹی سی چادر بوٹے دار رکھی تھی آپ ﷺ نے ان کو اڑھا دی اور فرمایا بڑی اچھی ہے بڑی اچھی ہے پھر یہ دعا کی کہ گھس گھس پرانی ہو' اس دعا کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ تمہاری بڑی عمر ہو' لوگوں کا بیان ہے کہ جتنی عمر ان کی ہوئی ہم نے کسی عورت کی نہیں سنی لوگوں میں چرچا ہوا کرتا تھا فلاں بی بی کی اتنی زیادہ عمر ہے' یہ بچی تو تھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت سے کھیلنے لگیں' باپ نے ڈانٹا' آپ ﷺ نے فرمایا رہنے دو کیا ڈر ہے۔ فائدہ: بڑی خوش قسمت تھیں۔ بیبیو دین کی چادر یہی نبی ﷺ کی چادر ہے جیسا کہ قرآن میں پرہیز گاری کو لباس فرمایا ہے اگر اس دولت

کو لینا چاہتی ہو تو دین اور پرہیز گاری اختیار کرو۔

حضرت صفیہؓ کا ذکر

یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ احد کی لڑائی میں شہید ہو گئے آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ مجھ کو صفیہؓ کے صدمہ کا خیال ہے ورنہ حمزہؓ کو دفن نہ کرتا' درندے کھا جاتے اور قیامت میں درندوں کے پیٹ میں سے ان کا حشر ہوتا۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ﷺ کو ان کا بہت خیال تھا کہ اپنے ارادے کو ان کی خاطر سے چھوڑ دیا۔ بیبیو یہ خیال ان کی دینداری کی وجہ سے تھا تم بھی دیندار بنو تا کہ تم بھی اس لائق ہو جاؤ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے راضی رہیں۔

حضرت ابوالہثیم کی بی بی کا ذکر

یہ ایک صحابی ہیں ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے حال پر ایسی مہربانی تھی کہ ایک بار آپ ﷺ پر فاقہ تھا جب بھوک کی بہت شدت ہوئی آپ ﷺ ان کے گھر بے تکلف تشریف لے گئے میاں تو گھر تھے نہیں میٹھا پانی لینے گئے تھے ان بی بی نے آپ کی بہت خاطر کی' پھر میاں بھی آ گئے تھے وہ بھی زیادہ خوش ہوئے اور سامان دعوت کیا۔ فائدہ اگر ان بی بی کے اخلاص پر آپ ﷺ کو اطمینان نہ ہوتا تو جیسے میاں گھر نہ تھے آپ ﷺ لوٹ آتے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ جانتے تھے کہ یہ بھی خوب خوش ہیں کسی کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے خوش ہونا اور پیغمبر کا کسی کو اچھا سمجھنا یہ تھوڑی بزرگی نہیں ہے بیبیو حضرت اس وقت مہمان تھے تم بھی مہمانوں کے آنے سے خوش ہوا کرو تنگ دل مت ہوا کرو۔

حضرت اسماء بنت ابی ابوبکرؓ کا ذکر

یہ ہمارے پیغمبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی اور حضرت عائشہ رضی اللہ کی بہن

ہیں۔ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ کو چلے ہیں جس تھیلی میں ناشتہ تھا اس کے باندھنے کو کوئی چیز نہ ملی انہوں نے اپنا کمر بند بیچ سے چیر ڈالا' ایک ٹکڑا کمر بند رکھا اور دوسرے ٹکڑے سے ناشتہ باندھ دیا۔ فائدہ: ایسی محبت بڑی دینداری کو ہوتی ہے کہ اپنے ایسے کام کی چیز آپ کے آرام کے لئے ناقص کر دی۔ بیبیو! دین کی محبت ایسی ہی ہونی چاہئے کہ اس کے سنوارنے میں اگر دنیا بگڑ جائے کچھ پرواہ نہ کریں۔

حضرت ام رومان کا ذکر

یہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ماں ہیں' حضرت عائشہؓ پر ایک منافق نے تو بہ تو بہ تہمت لگائی تھی کہ جس میں بعضے بھولے سیدھے مسلمان بھی شامل ہو گئے تھے اور حضرت ﷺ بھی ان سے کچھ چپ چپ ہو گئے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی پاکی قرآن شریف میں اتاری اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آیتیں پڑھ کر گھر میں سنائیں۔ اس وقت حضرت رومانؓ نے حضرت عائشہؓ کو کہا اٹھو اور حضرت ﷺ کی شکر گزاری کرو اور اسے پہلے بھی حالانکہ ان کو اپنی بیٹی کا بڑا صدمہ تھا مگر کیا ممکن ہے کہ کوئی ذرا سی بات بھی ایسی کہی ہو جس سے حضرت ﷺ کی شکایت ٹپکتی ہو۔ فائدہ: عورتوں سے ایسا تحمل اور ضبط بہت تعجب کی بات ہے ورنہ ایسے وقت میں کچھ نہ کچھ منہ سے نکل ہی جاتا ہے مثلاً یہ کہہ دیتیں کہ افسوس میری بیٹی سے بے وجہ کھنچ گئے خاص کر جب پاکی ثابت ہو گئی اس وقت تو ضرور کچھ نہ کچھ اور رنج ہوتا کہ لو ایسی پاک پر شبہ تھا۔ رنج و تکرار کے وقت بیٹی کو بڑھاوے مت دیا کرو اس کی طرف ہو کر سسرال والوں سے مت لڑا کرو۔ اس قصہ میں ایک اور بی بی کا ذکر کیا ہے جن کے بیٹے ان ہی تہمت لگانے والوں میں بھولے پن سے شامل ہو گئے تھے۔ ان بی بی نے ایک موقعہ پر اپنے بیٹے ہی کو کوسا اور حضرت عائشہؓ کی طرف دار رہیں یہ بی بی ام مسطح کہلاتی ہیں' دیکھو حق

پرستی یہی ہوتی ہے کہ بیٹے کی بات پچ نہیں کہ بلکہ سچی بات کی طرف رہیں اور بیٹے کو برا کہا۔

حضرت ام عطیہؓ کا ذکر

یہ بی بی صحابیہ ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ لڑائیوں میں گئیں اور وہاں بیماروں، زخمیوں کا علاج اور مرہم پٹی کرتی تھیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر محبت تھی کہ جب کبھی آپ ﷺ کا نام لیتیں تو یوں بھی ضرور کہتیں کہ "میرا باپ آپ ﷺ پر قربان" فائدہ: دیکھو بیبیو! دین کے کاموں میں محنت کرو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی محبت رکھو۔

حضرت بریرہؓ کا ذکر

یہ ایک شخص کی لونڈی تھیں پھر ان کو حضرت عائشہؓ نے خرید کر آزاد کر دیا یہ انہی کے گھر رہتیں اور حضرت عائشہؓ اور ہمارے حضرت ﷺ کی خدمت کیا کرتیں، ایک بار ان کے واسطے کہیں سے گوشت آیا تھا ہمارے حضرت نے خود مانگ کر نوش فرمایا تھا۔ فائدہ: حضرت ﷺ کی خدمت کرنا کتنی بڑی خوش قسمتی ہے اور ان کی محبت پر حضرت ﷺ کو پورا بھروسہ تھا۔ جب ہی تو ان کی چیز کھالی اور یہ سمجھے کہ یہ خوش ہوں گی، بیبیو! حضرت کی خدمت یہی ہے کہ دین کی خدمت کرو اور یہی محبت ہے حضرت ﷺ کے ساتھ۔

فاطمہ بنت ابی حبیش اور حمنہ بنت ابی جحش اور حضرت عبداللہ بن مسعود کی بی بی زینب کا ذکر

ان بیبیوں کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلے پوچھنے کے لئے گھر آنا حدیثوں میں آیا ہے کہ اسی واسطے ہم نے تینوں کا نام ساتھ ہی لکھ دیا کہ ان کا حال ایک ہی سا ہے۔ پہلی بی بی نے استحاضہ کا مسئلہ پوچھا دوسری بی بی ہمارے حضرت ﷺ کی سالی

اور حضرت زینبؓ کی بہن ہیں انہوں نے بھی استحاضہ کا مسئلہ پوچھا تھا اور تیسری بی بی نے صدقہ دینے کا مسئلہ پوچھا تھا' عبداللہ بن مسعودؓ ایک بڑے صحابی ہیں یہ ان کی بی بی ہیں۔ فائدہ: بیبیو! دین کا شوق ایسا ہوتا ہے کہ تم کو جو بھی مسئلہ معلوم نہ ہوا کرے ضرور پرہیز گار عالموں سے پوچھ لیا کرو اگر کوئی شرم کی بات ہوئی ان عالموں کی بیویوں سے کہہ دیا انہوں نے پوچھ لیا۔ حضرت ﷺ کی بیبیوں اور بیٹیوں کے حالات کتابوں میں لکھے ہیں مگر ہم نے اتنا ہی لکھا ہے کہ کتاب بڑھ نہ جائے۔ آگے ان بیبیوں کا ذکر آتا ہے جو حضرت ﷺ کے بعد ہوئی ہیں۔

امام حافظ ابن عساکر کی استاد بیبیاں

یہ امام حدیث کے بڑے عالم ہیں جن استادوں سے انہوں نے یہ علم حاصل کیا ہے ان میں اسی سے زیادہ عورتیں ہیں۔ فائدہ: افسوس ایک یہ زمانہ ہے کہ عورتیں دین کا علم حاصل کر کے شاگردی کے درجہ کو بھی نہیں پہنچتیں۔

حفید بن زہر الطبیب کی بہن اور بھانجی

یہ ایک مشہور طبیب ہیں ان کی بہن اور بھانجی حکمت کا علم خوب رکھتی تھیں اور ایک بادشاہ تھا خلیفہ منصور اس کے محلات کا علاج ان ہی کے سپرد تھا۔ فائدہ: یہ علم تو عورتوں میں سے بالکل جاتا رہا اس علم میں بھی اگر اچھی نیت ہو اور لالچ اور دغا کرے' کوئی حرام دوا نہ کھلائے' دین کے کاموں میں غفلت نہ کرے تو بڑا ثواب ہے اور مخلوق کا فائدہ ہے اب جاہل دائیاں عورتوں کا ستیاناس کرتی ہیں اگر علم ہوتا تو یہ خرابی کیوں ہوتی جن عورتوں کے باپ' بھائی' میاں حکیم ہیں وہ اگر ہمت کریں تو ان کو اس علم کا حاصل کرنا بہت آسان ہے۔

امام یزید بن ہارون کی لونڈی

یہ حدیث کے بڑے امام ہیں اخیر عمر میں نگاہ بہت کمزور ہو گئی تھی کتاب نہ دیکھ سکتے

تھے ان کی یہ لونڈی ان کی مدد کرتی خود کتابیں دیکھ کر حدیثیں یاد کر کے ان کو بتلا دیا کرتی۔ فـائـدہ: سبحان اللہ اس زمانہ میں لونڈیاں باندیاں عالم ہوتی تھیں۔ اب بیبیاں بھی اکثر جاہل ہیں خدا کے واسطے اس دھبہ کو مٹا دو۔

ابن سماک کوفی کی لونڈی

یہ بزرگ اپنے زمانے کے بڑے عالم ہیں انہوں نے ایک دفعہ اپنی لونڈی سے پوچھا کہ میری تقریر کیسی ہے اس نے کہا تقریر تو اچھی ہے مگر عیب اتنا ہے کہ ایک بات کو بار بار کہتے ہو' انہوں نے کہا میں بار بار اس لئے کہتا ہوں کہ کم سمجھ لوگ بھی سمجھ لیں کہنے لگی جب تم کم سمجھ سمجھیں گے سمجھدار گھبرا چکیں گے۔ فائدہ: کسی عالم کی تقریر میں ایسی گہری بات سمجھنا عالم ہی سے ہو سکتا ہے کہ وہ لونڈی عالمہ تھی بیبیو لونڈیاں سے تو کم مت رہو' خوب کوشش کر کے علم حاصل کرو' گھر میں کوئی مرد عالم ہو تو ہمت کر کے عربی بھی پڑھ لو' پورا مزہ علم کا اسی میں ہے تم کو تو لڑکوں سے زیادہ آسان ہے کیونکہ کمانا دھمانا نہیں اطمینان سے اسی میں لگی رہو' سینا پرونا وہ ہفتوں میں سیکھ سکتی ہو ساری عمر کیوں برباد کرتی ہو۔

ابن الجوزیؒ کی پھوپھی

یہ بزرگ بڑے عالم ہیں ان کی پھوپھی ان کو بچپن میں عالموں کے پڑھنے پڑھانے کی جگہ لے جایا کرتیں بچپن ہی سے علم کی باتیں کان میں پڑھتی رہیں ماشاء اللہ دس برس کی عمر میں ایسے ہو گئے کہ عالموں کی طرح وعظ کرنے لگے۔ فـائـدہ: دیکھو اپنی اولاد کے واسطے علم دین سکھانے کا کتنا بڑا خیال تھا۔ وہ بڑی بوڑھی ہوں گی خود لے گئیں تم اتنا تو کر سکتی ہو کہ جب تک وہ دین کا علم نہ پڑھ لیں انگریزی مت پھنساؤ' بری صحبت سے روکو اس پر تنبیہ کرو' مکتب میں مدرسے میں جانے کی تاکید کرو' اب تو یہ حال ہے کہ اول تو پڑھانے کا شوق نہیں اور اگر ہے تو انگریزی کا میرا بیٹا تحصیل دار ہوگا چاہے قیامت میں دوزخ میں جائے اور ماں باپ کو بھی ساتھ لے جائے' یاد

فائدہ: بھلاماں تو ویسے بھی خرچ دیا کرتی ہے مگر بہن جس کا رشتہ ذمہ داری کا نہیں ہے ان کو کیا غرض تھی معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں بیبیوں میں علم دین کا نام لیا اور یہ اپنا مال ومتاع قربان کرنے کو تیار ہو گئیں، بیبو تم کو بھی ایسا ہی ہونا چاہئے۔

قاضی زادہ رومی کی بہن

یہ ایک بڑے مشہور فاضل ہیں جب یہ روم کے استادوں سے علم حاصل کر چکے تو ان کو باہر کے عالموں سے علم حاصل کرنے کا شوق ہوا اور چپکے چپکے سفر کا سامان شروع کیا، ان کی بہن کو معلوم ہوا تو اپنا بہت سا زیور اپنے بھائی کے سامان میں چھپا کر رکھ دیا اور خود ان سے بھی نہیں کہا۔ فائدہ: کیسی اچھی بیبیاں تھیں نام سے کوئی غرض نہ تھی یوں چاہتی تھیں کہ کسی طرح علم قائم رہے۔ بیبیو علم کے قائم رکھنے کی مدد کرنا بڑا ثواب ہے جو دین کے مدرسے ہیں جس قدر آسانی سے مدد ممکن ہو ضرور خیال رکھو۔ حضرت علی ﷺ کے زمانے کی بیبیو کے بعد یہ ان عورتوں کے قصے بیان ہوئے جن کو علم حاصل کرنے کا شوق تھا اب ان بیبیوں کا حال لکھا جاتا ہے جن کا دل فقیری کی طرف تھا۔

حضرت معاذ عدویہؒ کا ذکر

ان کا عجیب حال تھا۔ جب دن آتا کہتیں شاید وہ دن ہے جس میں مر جاؤں اور شام تک نہ سوتیں کہ کہیں موت کے وقت خدا کی یاد سے غافل نہ مروں، اسی طرح جب رات آتی تو صبح تک نہ سوتیں اور یہی کہتیں اگر نیند کا زور ہوتا تو گھر میں دوڑی دوڑی پھرتیں اور نفس کو کہتیں کہ نیند کا وقت آگے آتا ہے، مطلب یہ تھا کہ مر کر پھر قیامت تک سوئیو، رات دن میں چھ سو نفلیں پڑھا کرتیں، کبھی آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھاتیں، جب سے ان کے شوہر مر گئے پھر بستر پر نہیں لیٹتیں، یہ حضرت عائشہؓ سے ملی ہیں اور ان سے حدیثیں سنی ہیں۔ فائدہ: بیبیو! خدا کی محبت اور یاد ایسی ہوتی ہے ذرا آنکھیں کھولو۔

حضرت رابعہ عدویہ کا ذکر

یہ بہت رویا کرتیں اگر دوزخ کا ذکر سن لیتیں تھیں تو غش آ جاتا کوئی کچھ دیتا تو پھیر دیتیں اور کہہ دیتیں کہ مجھ کو دنیا نہیں چاہئے ۔ اسی (08) برس کی عمر میں یہ حال ہو گیا تھا کہ چلنے میں معلوم ہوتا تھا کہ اب گریں کفن ہمیشہ اپنے سامنے رکھتیں سجدے کی جگہ آنسوؤں سے تر ہو جاتی اوران کی عجیب وغریب باتیں مشہور ہیں اوران کو رابعہ بصری بھی کہتے ہیں۔ فـائدہ:بیبیو! کچھ تو خدا کا خوف اور موت کی یاد تم بھی اپنے دل میں پیدا کرو دیکھو آخر یہ بھی تو عورت ہی تھیں۔

حضرت ماجدہ قرشیہ کا ذکر

یہ کہا کرتیں کہ جو قدم رکھتی ہوں یہ سمجھتی ہوں کہ بس اس کے بعد موت ہے اور فرمایا کرتیں تعجب ہے دنیا کے رہنے والوں کو کوچ کی خبر دے دی ہے اور پھر ایسے غافل ہیں جیسے کسی نے کوچ کی خبر سنی نہیں ہے یہیں رہیں گے اور فرماتیں کہ کوئی نعمت جنت کی اور خدا تعالیٰ کی رضامندی کی بے محنت نہیں ملتی۔ فـــائدہ:بیبیو! کیسے کام کی نصیحتیں ہیں اپنے دل پر انکو جماؤ اور برتو۔

حضرت عائشہ بنت جعفر صادق کا ذکر

ان کا رتبہ ناز کا تھا یہ یوں کہا کرتیں اگر مجھ کو دوزخ میں ڈالا میں سب سے کہہ دوں گی کہ میں اللہ کو ایک مانتی تھی پھر مجھ کو عذاب دیا' 145ء میں ان کا انتقال ہوا اور رباب قرانہ مصر میں مزار ہے۔ فـائدہ:بیبیو! یہ رتبہ کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے اور جن کو ہوا ہے پوری تابعداری کی برکت سے ہوا ہے' اس کو اختیار کرو اور یاد رکھو اللہ کو ایک ماننا پورا پورا یہ ہے کہ نہ اور کسی کو پوجے نہ کسی سے امید رکھے نہ کسی سے ڈرے نہ کسی کے خوش کرنے کا خیال ہو نہ کسی کے ناراض ہونے کی پرواہ ہو کوئی اچھا کہے خوش نہ ہو کوئی برا کہے غم نہ کرے کوئی ستائے تو اس پر نگاہ نہ کرے یوں سمجھے کہ اللہ کو یونہی منظور تھا میں بندہ ہوں ہر حال میں راضی رہنا چاہئے تو جو شخص اس طرح خدا کو ایک

کرامت کا سمجھو بیبیو تم بھی خدا کی یاد اور خدا کا خوف دل میں پیدا کرو آخر قیامت بھی آنے والی ہے کچھ سامان کر رکھو۔

حبیب عجمی کی بی بی حضرت عمرہ کا ذکر

یہ ساری رات عبادت کرتیں جب اخیر رات ہوتی تو خاوند سے کہتیں قافلہ آگے چل دیا تم سوتے رہ گئے ایک بار ان کی آنکھ دکھنے آئی کسی نے پوچھا کہنے لگیں میرے دل کا درد اس سے بھی زیادہ ہے۔ فائدہ: بیبیو! خدا کی محبت کا ایسا درد پیدا کرو کہ سب درد اس کے سامنے ہلکے ہو جائیں۔

حضرت امتہ الجلیلؒ کا ذکر

یہ بڑی عابد زاہد تھیں ایک بار کئی بزرگوں میں گفتگو ہوئی کہ ولی کیسا ہوتا ہے کہ سب نے کہا کہ آؤ امتہ الجلیلؒ سے چل کر پوچھیں غرض ان سے پوچھا فرمایا ولی کی کوئی گھڑی ایسی نہیں ہوتی جس میں اس کے خدا کے سوا کوئی اور دھندا ہو جو کوئی اس کو دوسرا دھندا بتلا دے وہ جھوٹا ہے۔ فائدہ: کیسی شان کی بی بی تھیں کہ بزرگ مردان سے ایسی باتیں پوچھتے تھے اور انہوں نے کیسی اچھی پہچان بتلائی بیبیو! تم بھی اس کی حرص کرو اور اپنے سارے دھندوں سے زیادہ خدا کی یاد کا دھندا کرو۔

حضرت عبیدہ بنت کلاب کا ذکر

مالک ابن دینار ایک بڑے کامل بزرگ ہیں یہ بی بی ان کی خدمت میں آتی جاتی تھیں بعضے بزرگ ان کا رتبہ رابعہ بصریہ سے زیادہ بتلاتے ہیں ایک شخص کو کہتے کہ آدمی پورا متقی جب ہی ہوتا ہے کہ جب اس کے نزدیک خدا کے پاس جانا سب چیزوں سے پیارا ہو جائے یہ سن کر غش کھا کر گر پڑیں۔ فائدہ: خدا کے پاس جانے کا کیسا شوق تھا کہ ذکر سن کر غش آ گیا اب یہ حال ہے کہ موت کا نام سننا پسند نہیں اس

کی وجہ صرف دنیا کی محبت ہے کہ جانے کو جی نہیں چاہتا اس کو دل سے نکالو جب خدا کے یہاں جانے کو جی چاہے گا۔

حضرت عفیرہؒ عابدہ کا ذکر

ایک روز بہت سے عابد لوگ ان کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے لئے دعا کیجئے آپ نے فرمایا کہ میں اتنی گنہگار ہوں کہ اگر گناہ کرنے کی سزا میں آدمی گونگا ہو جایا کرتا تو میں بات بھی نہ کر سکتی یعنی گونگی ہو جاتی لیکن دعا کرنا سنت ہے اس لئے دعا کرتی ہوں پھر سب کے لئے دعا کی۔ فائدہ: دیکھو ایسی عابد زاہد ہو کر بھی اپنے کو ایسا عاجز گنہگار سمجھتی تھیں۔ اب یہ حال ہے کہ ذرا دو تین تسبیحیں پڑھنے لگیں اور اپنے کو بزرگ سمجھ لیا' خدائے تعالیٰ کو بڑائی ناپسند ہے ہر حال میں اپنے کو کمتر سمجھو اور سچ بھی ہے سینکڑوں عیب ہر حال میں بھرے رہتے ہیں پھر عبادت کے ساتھ ان کو بھی دیکھئے تو کبھی بڑائی کا خیال نہ آئے۔

حضرت شعوانہؒ کا ذکر

یہ بہت روتیں اور یوں کہتیں کہ میں چاہتی ہوں کہ اتنا روؤں کہ آنسو باقی نہ رہیں پھر خون ہی روؤں اتنا کہ بدن بھر میں خون نہ رہے' ان کی خادمہ کا بیان ہے کہ جب سے میں نے ان کو دیکھا ہے ایسا فیض ہوا ہے کہ کبھی دنیا کی رغبت مجھ کو نہیں ہوئی اور کسی مسلمان کو حقیر نہیں سمجھا' فضیلؒ بن عیاض بڑے مشہور بزرگ ہیں وہ ان کے پاس جا کر دعا کراتے۔ فائدہ: خدا کے خوف سے یا محبت سے رونا بڑی دولت ہے اگر رونا نہ آئے رونے کی صورت ہی بنا لیا کرو اللہ میاں کو عاجزی پر رحم آ جائے گا اور دیکھو بزرگوں کے پاس بیٹھنے سے کیا فیض ہوتا ہے جیسا ان کی خادمہ نے بیان کیا تم بھی نیک صحبت ڈھونڈا کرو اور برے آدمی سے بچا کرو۔

حضرت آمنہ رملیہ کا ذکر

ایک بزرگ ہیں بشرؒ بن حارثؒ وہ ان کی زیارت کو آتے ایک دفعہ حضرت بشرؒ بیمار ہو گئے یہ ان کو پوچھنے گئیں احمد بن حنبلؒ جو بہت بڑے امام ہیں وہ بھی پوچھنے آ گئے معلوم ہوا کہ یہ آمنہ ہیں رملیہ سے آئی ہیں امام احمدؒ نے بشرؒ سے کہا کہ ان سے ہمارے لئے دعا کراؤ بشرؒ نے دعا کے لئے کہا انہوں نے دعا کی اے اللہ بشرؒ اور احمدؒ دوزخ سے پناہ چاہتے ہیں ان دونوں کو پناہ دے امام احمدؒ کہتے ہیں کہ رات کو ایک پرچہ اوپر سے گرا اس میں بسم اللہ کے بعد لکھا ہوا تھا کہ ہم نے منظور کیا اور ہمارے یہاں اور بھی نعمتیں ہیں۔ فائدہ: سبحان اللہ کیسی دعا مقبول ہوئی بیبیو یہ سب برکت تابعداری کی ہے جو خدا کا حکم پورا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا سوال پورا کرتے ہیں بس حکم ماننے میں کوشش کرو۔

حضرت منفوسہ بنت زید ابی الفوارس کا ذکر

جب ان کا بچہ مر جاتا اس کا سر گود میں رکھ کر کہتیں کہ تیرا مجھ سے آگے جانا اس سے بہتر ہے کہ مجھ سے پیچھے رہتا' مطلب یہ کہ تو آگے جا کر مجھ کو بخشوا دے گا اور خود بھی (بچہ بھی) بخشا جائے گا اور اگر میرے پیچھے زندہ رہتا تو سینکڑوں گناہ کرتا اور خدا جانے بخشوانے کے قابل ہوتا یا نہ ہوتا اور فرماتیں کہ میرا صبر بہتر ہے بے قراری سے اور فرماتیں کہ اگرچہ جدائی کا افسوس ہے لیکن ثواب کی اس سے زیادہ خوشی ہے۔ فائدہ: بیبیو کسی کے مرنے کے وقت اگر یہی باتیں کہہ کر جی کو سمجھایا کرو تو انشاءاللہ تعالیٰ کافی ہیں۔

حضرت سیدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر

یہ ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ہیں کیونکہ حضرت علیؓ کے جو پوتے ہیں

زید یہ ان کی پوتی ہیں۔ 541ھ میں پیدا ہوئیں عبادت ہی میں اٹھان ہوا' امام شافعیؒ بہت بڑے امام ہیں جب وہ مصر میں آئے تو ان کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ فـــائدہ: بیبیو علم اور بزرگی وہ چیز ہے کہ اتنے بڑے امام ان کی خدمت میں آتے تھے تم بھی دین کا علم حاصل کرو اس پر عمل کرو تا کہ بزرگی حاصل ہو۔

حضرت میمونہ سوداءؒ کا ذکر

ایک بزرگ ہیں عبدالواحدؒ بن زید ان کا بیان ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ سے دعا کی اے اللہ بہشت میں جو شخص میرا رفیق ہوگا مجھ کو اسے دکھلا دیجئے' حکم ہوا کہ تیری رفیق بہشت میں میمونہ سوداؒ ہے میں نے پوچھا وہ کہاں ہے' جواب ملا وہ کوفہ میں ہے فلاں قبیلے میں' میں نے وہاں جا کر پوچھا لوگوں نے کہا وہ دیوانی ہے بکریاں چراتی ہے' میں جنگل میں پہنچا تو دیکھا کہ کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی ہیں اور بھیڑیے اور بکریاں ایک جگہ ملی جلی پھر رہی ہیں' جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ اے عبدالواحدؒ اب جاؤ ملنے کا وعدہ بہشت میں ہے مجھ کو تعجب ہوا ہے کہ میرا نام کیسے معلوم ہوگیا' کہنے لگیں تم کو معلوم نہیں جن روحوں میں وہاں جان پہچان ہو چکی ہے ان میں الفت ہوتی ہے میں نے کہا کہ میں بھیڑیے اور بکریاں ایک جگہ دیکھتا ہوں یہ کیا بات' کہنے لگیں جاؤ اپنا کام کرو میں نے اپنا معاملہ حق تعالیٰ سے درست کرلیا اللہ تعالیٰ نے میری بکریوں کا معاملہ بھیڑیوں کے ساتھ درست کرا دیا۔ فـــائدہ: ان بی بی کے کشف و کرامات دونوں اس سے معلوم ہوتے ہیں یہ سب برکت پوری تابعداری بجالانے کی ہے بیبیو خدا کی تابعداری میں مستعد ہو جاؤ۔

حضرت ریحانہؒ مجنونہ کا ذکر

ابوالربیع ایک بزرگ ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں اور محمد بن المنکدر اور ثابت بنانی کہ یہ دونوں بھی بزرگ ہیں ایک دفعہ سب کے سب ریحانہؒ کے گھر مہمان ہوئے وہ آدھی رات سے پہلے اٹھیں اور کہنے لگیں کہ چاہنے والی اپنے پیارے کی طرف جاتی ہے اور

دل کا خوشی سے یہ حال ہے کہ نکلا جاتا ہے جب آدھی رات ہوئی کہنے لگیں ایسی چیز سے جی لگانا نہ چاہئے جس کو دیکھنے سے خدا کی یاد میں فرق آئے اور رات کو عبادت میں خوب محنت کرنا چاہئے تب آدمی خدا کا دوست بنتا ہے جب رات گزر گئی تو چلائیں ہائے لٹ گئی میں نے کہا کیا ہوا کہنے لگیں رات جاتی رہی جس میں خدا سے خوب جی لگایا جاتا ہے۔ فائدہ: دیکھو رات کی ان کو کیسی قدر تھی اور جس کو عبادت کا مزہ چاہتا ہوگا اس کو رات کی قدر ہوگی بیبیو تم بھی اپنا تھوڑا سا حصہ رات کا اپنی عبادت کے لئے مقرر کرو اور دیکھو خدا کے سوا کسی سے جی لگانے کی کیسی برائی انہوں نے بیان کی تم بھی مال ومتاع پوشاک' زیور' اولاد' جائیداد اور برتن مکان سے بہت جی مت لگاؤ۔

حضرت سری سقطیؒ کی ایک مریدنی کا ذکر

ان بزرگ کے ایک مرید بیان کرتے ہیں ک ہمارے پیر کی ایک مریدنی تھی ان کا لڑکا مکتب میں پڑھتا تھا استاد نے کسی کام کو بھیجا وہ کہیں پانی میں جا گرا اور ڈوب کر مر گیا استاد کو خبر ہوئی اس نے حضرت سریؒ کے پاس جا کر خبر کی آپ اٹھ کر اس مریدنی کے گھر گئے اور صبر کی نصیحت کی وہ مریدنی کہنے لگی کہ حضرت آپ یہ صبر کا مضمون کیوں فرما رہے ہیں انہوں نے فرمایا کہ تیرا بیٹا ڈوب کر مر گیا' تعجب سے کہنے لگی میرا بیٹا! انہوں نے فرمایا کہ ہاں تیرا بیٹا کہنے لگیں کہ میرا بیٹا کبھی نہیں ڈوبا اور یہ کہہ کر اس جگہ پہنچیں اور جا کر بیٹے کا نام لے کر پکارا اے ظار' اس نے جواب دیا کہ کیوں اماں اور پانی سے زندہ نکل کر چلا آیا' حضرت سریؒ نے حضرت جنیدؒ سے پوچھا یہ کیا بات ہے انہوں نے فرمایا اس عورت کا ایک خاص ایسا مقام اور درجہ ہے کہ اس عورت پر جو مصیبت آنے والی ہوتی ہے اس کو خبر کر دی جاتی ہے اور اس کی خبر نہیں ہوئی تھی اس لئے اس نے کہا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا۔ فائدہ: ہر ولی کو جدا درجہ

ملتا ہے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ درجہ ایسے ولی سے بڑا ہے جس کو پہلے سے معلوم نہ ہو کہ مجھ پر کیا گزرنے والا ہے اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جس کے ساتھ جو برتاؤ چاہیں رکھیں مگر پھر بھی بڑی کرامت ہے اور یہ سب برکت اس کی ہے کہ خدا اور رسول ﷺ کی تابعداری کرے اس میں کوشش کرنا چاہئے پھر خدائے تعالیٰ چاہے یہی درجہ دے دیں چاہے اس سے بھی بڑا دے دیں۔

حضرت تحفہؒ کا ذکر

حضرت سری سقطیؒ کا بیان ہے کہ میں ایک بار شفا خانہ میں گیا دیکھا کہ ایک جوان لڑکی زنجیروں میں بندھی ہوئی رو رہی ہے اور محبت کی شعریں پڑھ رہی ہے میں نے وہاں کے داروغہ سے پوچھا کہنے لگا یہ پاگل ہے یہ سن کروہ اور روئی اور کہنے لگی میں پاگل نہیں ہوں عاشق ہوں' میں نے پوچھا کس کی عاشق! کہنے لگی جس نے ہم کو نعمتیں دیں اور جو ہمارے ہر وقت پاس ہے یعنی اللہ تعالیٰ' اتنے میں اس کا مالک آ گیا اور داروغہ سے پوچھا تحفہ کہاں ہے اس نے کہا اندر ہے اور حضرت سریؒ اس کے پاس ہیں اس نے میری تعظیم کی میں نے کہا مجھ سے زیادہ لڑکی تعظیم کے لائق ہے اور تو نے اس کا یہ حال کیوں کیا ہے' کہنے لگا کہ میری ساری دولت اس میں لگ گئی بیس ہزار روپے کی میری خرید ہے مجھ کو امید تھی کہ خوب نفع سے بیچوں گا مگر یہ نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے رات دن رویا کرتی ہے' میں نے کہا میرے ہاتھ اس کو بیچ ڈال' کہنے لگا کہ آپ فقیر آدمی ہیں اتنا روپیہ کہاں سے دیں گے' میں نے گھر جا کر اللہ تعالیٰ سے خوب گڑگڑا کر دعا کی ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا جا کر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بہت سے توڑے روپیوں کے لئے کھڑا ہے میں نے کہا تو کون ہے کہنے لگا میں احمد بن المثنیٰ ہوں مجھ کو خواب میں حکم ہوا کہ آپ کے پاس روپیہ لاؤں میں خوش ہوا اور صبح کو شفا خانہ پہنچا اتنے میں مالک بھی روتا ہوا آیا میں نے کہا رنج مت کر میں روپیہ لایا ہوں دو گنے نفع تک اگر مانگے گا دونگا کہنے لگا اگر ساری دنیا بھی

ملے نہ بیچوں گا میں اس کو اللہ کے واسطے آزاد کرتا ہوں میں نے کہا یہ بات ہے کہنے لگا خواب میں مجھ پر خفگی ہوئی ہے اور تم گواہ رہو میں نے سب مال اللہ کی راہ میں چھوڑا میں نے جو دیکھا تو احمد بن المثنیٰ بھی رو رہا ہے میں نے کہا تجھے کیا ہوا کہنے لگا میں بھی سب مال اللہ کی راہ میں خیرات کرتا ہوں میں نے کہا سبحان اللہ بی بی تحفہ کی برکت ہے کہ اتنے آدمیوں کو ہدایت ہوئی تحفہؒ وہاں سے اٹھیں اور روتی ہوئی چلیں ہم بھی ساتھ چلے تھوڑی دور جا کر خدا جانے وہ تو کہاں چلی گئیں اور ہم سب مکے کو چلے احمد بن المثنیٰ کا تو راہ میں انتقال ہو گیا اور میں اور مالک مکے پہنچے ہم طواف کر رہے تھے کہ ایک دردناک آواز سنی پاس جا کر پوچھا کون ہے کہنے لگیں سبحان اللہ بھول گئے میں تحفہؒ ہوں میں نے کہا کہو کیا ملا کہنے لگیں اپنے ساتھ میرا جی لگا دیا اور وہاں سے اٹھا دیا میں نے کہا احمد بن المثنیٰ کا انتقال ہو گیا' کہنے لگیں اس کو بڑے بڑے درجے ملے ہیں' میں نے کہا تمہارا مالک بھی آیا ہے انہوں نے کچھ چپکے سے کہا دیکھتا کیا ہوں کہ مردہ ہیں مالک نے جو یہ حال دیکھا بے تاب ہو کر گر پڑا ہلا کر دیکھا تو مردہ تھا میں نے دونوں کو کفن دے کر دفن کر دیا۔ فائدہ: سبحان اللہ کیسی اللہ کی عاشق تھیں' بیبیو حرص کرو اس قصہ کو ہمارے پیر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہٗ نے اپنی کتاب تحفۃ العشاق میں زیادہ تفصیل سے لکھا ہے۔

حضرت جویرہ کا ذکر

یہ ایک بادشاہ کی لونڈی تھیں اس بادشاہ نے آزاد کر دیا تھا اس کے بعد ابوعبداللہ ترابی ایک بزرگ ہیں ان کی عبادت دیکھ کر ان سے نکاح کر لیا تھا اور عبادت کیا کرتی تھیں ایک دفعہ خواب میں بڑے اچھے اچھے خیمے لگے دیکھے پوچھا یہ کس کے لئے ہیں معلوم ہوا کہ جو لوگ تہجد میں قرآن پڑھتے ہیں اس کے بعد رات کا سونا چھوڑ دیا اور خاوند کو جگا کر کہتیں کہ قافلے چل دیئے۔ فائدہ: بیبیو خود بھی عبادت کرو اور خاوند کو بھی سمجھایا کرو۔

حضرت شاہ بن شجاع کرمانی کی بیٹی کا ذکر

یہ بزرگ بادشاہی چھوڑ کر فقیر ہو گئے تھے ان کی ایک بیٹی تھیں ایک بادشاہ نے پیغام دیا مگر انہوں نے منظور نہیں کیا ایک غریب نیک بخت لڑکے کو اچھی طرح نماز پڑھتے دیکھ کر اس سے نکاح کر دیا جب وہ رخصت ہو کر شوہر کے گھر گئیں ایک سوکھی روٹی گھڑے پر ڈھکی ہوئی دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے لڑکے نے کہا یہ رات بچ گئی تھی روزہ کھولنے کے لئے رکھ لی یہ سن کر وہ الٹے پاؤں ہٹیں لڑکے نے کہا میں پہلے ہی جانتا تھا کہ بھلا بادشاہ کی بیٹی میری غریبی پر کب راضی ہوگی' وہ بولیں بادشاہ کی بیٹی غریبی پر ناراض نہیں بلکہ اس سے ناراض ہے کہ تم کو خدا پر بھروسہ نہیں ہے اور مجھ کو باپ سے تعجب ہے کہ مجھ سے یوں کہا کہ ایک پارسا جوان ہے بھلا جس کو خدا پر بھروسہ نہ ہو وہ پارسا کیا' وہ جوان عذر کرنے لگا وہ بولیں عذر تو میں جانتی نہیں یا تو گھر میں میں رہوں گی یا یہ روٹی رہے گی اس جوان نے فوراً وہ روٹی خیرات کر دی اس وقت وہ گھر میں بیٹھیں۔ فائدہ: بیبیو! یہ بھی عورت تھیں تم کچھ تو صبر سیکھو اور مال و متاع کی ہوس کم کر دو۔

حضرت حاتم اصم کی ایک چھوٹی سی لڑکی کا ذکر

یہ ایک بڑے بزرگ ہیں کوئی امیر جا رہا تھا اس کو پیاس لگی ان کا گھر رستے میں تھا پانی مانگا اور جب پانی پی لیا تو کچھ نقد پھینک کر چلا گیا سب کا توکل پر گزر رہتا سب خوش تھے اور گھر میں ان کے ایک چھوٹی سی لڑکی تھی وہ رونے لگی گھر والوں نے پوچھا کہنے لگی کہ ایک ناچیز بندے نے ہمارا حال دیکھ لیا تو ہم غنی ہو گئے اور خدائے تعالیٰ تو ہر وقت ہم کو دیکھتے ہیں افسوس ہم اپنا دل غنی نہیں رکھتے۔ فائدہ: کیسی سمجھ کی بچی تھیں افسوس ہے کہ اب بوڑھیوں کو بھی اتنی عقل نہیں کہ خدا پر نظر نہیں رکھتیں خلقت پر نگاہ کرتی ہیں کہ فلانی سے نفع ہو جائے گا فلانا مدد کرے گا' خدا کے واسطے دل کو ٹھیک

کرو۔

حضرت ست الملوک کا ذکر

یہ ملک عرب کی رہنے والی ہیں ان کے زمانہ میں تمام ولی اور عالم ان کی تعظیم کرتے تھے۔ ایک بار بیت المقدس کی زیارت کو آئیں تھیں اس زمانہ میں وہاں ایک بزرگ تھے علی بن علبس یمانی ان کا بیان ہے کہ میں اسی مسجد میں تھا میں نے دیکھا کہ آسمان سے مسجد کے گنبد تک ایک نور تار بندھ رہا ہے میں نے جا کر دیکھا تو اس گنبد کے نیچے بی بی نماز پڑھ رہی ہیں اور وہ تار ان سے ملا ہے۔ فـــائدہ: یہ نور پرہیز گاری کا تھا دل میں تو سب پرہیز گاروں کے پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کبھی ظاہر بھی دکھلا دیتے ہیں لیکن اصلی جگہ نور کی دل ہے۔ بیبیو! پرہیز گاری اختیار کرو نیک کاموں کی پابندی کرو جو چیزیں منع ہیں ان سے بچو۔

ابو عامر واعظ کی لونڈی کا ذکر

ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک لونڈی بہت ہی بے حقیقت داموں کو بکتی دیکھی جس کا رنگ تو زرد ہو گیا تھا۔ اور پیٹ پیٹھ ایک ہو گیا تھا اور بال میل سے جم گئے تھے مجھ کو اس پر ترس آیا میں نے مول لے لیا میں نے کہا بازار میں جا کر رمضان کا سامان خرید لا کہنے لگی خدا کا شکر ہے میرے لئے بارہ مہینے برابر ہیں اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھتی اور رات کو عبادت کرتی پھر جب عید آئی تو میں نے اس کے لئے سامان خریدنے کا ارادہ کیا کہنے لگی تمہارے مزاج میں دنیا کا بڑا بکھیرا ہے پھر اپنی نماز میں لگ گئیں ایک آیت پڑھی جس میں دوزخ کا ذکر تھا بس ایک چیخ مار کر گر گئیں اور مر گئیں۔ فائدہ: دیکھو خدا کا خوف ایسا ہوتا ہے خیر یہ حال تو اختیار سے باہر ہے مگر اتنا ضرور ہے کہ گناہ سے رک جایا کریں کسی طرح کا گناہ ہو پاؤں کا ہو یا دل کا ہو یا زبان کا ہو۔ فائدہ۔ اس حصے میں کل سو (100) قصے نیک بیبیوں کے بیان ہوئے اس طرح سے کہ پہلی امتوں کی بیبیوں کے (25) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

بیبیوں بیٹیوں کے (15) اور حضرت ﷺ کے زمانے کی اور بیبیوں کے (25) اور حضرت ﷺ کے زمانے کے بعد کی بیبیوں میں علم والی بیبیوں کے (10) اور درویش بیبیوں کے (25) یہ سب مل کر سو (100) ہو گئے' کتابوں میں اور بھی بہت سے قصے ہیں مگر نصیحت ماننے والیوں کے واسطے اتنے ہی بہت ہیں۔ تمت۔

رسالہ کسوۃ النسوۃ

جزوی از حصہ ہشتم اصلی بہشتی زیور

بعد الحمد و الصلوۃ یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس کا اکثر حصہ عورتوں کی ترغیبات اور ان ترغیبات پر عمل کرنے والیوں کے فضائل پر مشتمل ہے سبب اس کے جمع کا کہ اسی سے غایت بھی اس جمع کی معلوم ہو جائے گی یہ ہے کہ بندہ اوائل رمضان 5331 ھج میں حسب تحریک بعض احباب مخلصین کے مقام ڈیک ریاست بھرت پور میں مہمان ہوا اتفاق سے ایک روز میزبان صاحب کے کے زنانہ میں وعظ ہوا تو حسب ضرورت زیادہ تر عورتوں کی کوتاہیوں کا بیان کیا گیا' بعد فراغ ایک صالح بی بی کا پیام آیا کہ عورتوں کی برائیاں تو بہت سی سنی ہیں لیکن اگر ان میں کچھ خوبیاں یا ان کے کچھ حقوق بھی ہوں تو ان کا علم ہونا بھی ضروری ہے میرے قلب میں فوراً خیال آیا کہ واقعی جس طرح ترہیبات ایک خاص طریق سے نافع ہوتی ہیں ترغیبات بھی کہ ان کے ملحقات میں سے حقوق بھی ہیں بعض اوقات ان سے زیادہ نافع ہوتی ہیں ان سے دل بڑھتا ہے جس سے اعمال صالحہ کی رغبت زیادہ ہوتی ہے اور ترہیب محض سے بعض اوقات دل کمزور اور امید ضعیف ہو جاتی ہے' پس فوراً قصد کر لیا کہ انشاء اللہ تعالی خاص ان مضامین میں ایک مستقل مجموعہ لکھوں گا' اس واقعہ کو دو ماہ گزرے تھے کیونکہ اب اوائل ذیقعد ہے کہ کنز العمال میں اس کی ایک مستقل سرخی نظر پڑی اس سے وہ خیال تازہ ہوا اور مناسب معلوم ہوا کہ اسی کا ترجمہ کر دیا جائے اور اثناء تحریر میں اگر کوئی اور حدیث یاد آ جائے اس کا بھی اضافہ کر دیا جائے' پھر یاد آیا کہ بہشتی زیور حصہ ہشتم میں بھی ایسی آیات و احادیث جمع کی گئی ہیں چنانچہ دیکھنے سے وہ یاد صحیح نکلی پس مناسب معلوم ہوا کہ اول ایک فصل میں بہشتی زیور کا مضمون بعینہ پورا لے کر پھر دوسری فصل میں کنز العمال کی روایات مع اضافات جمع کر دی جائیں اور چونکہ بہشتی زیور حصہ ہشتم کے ترغیبی مضمون مذکور کے بعد کسی قدر ترہیبی مضمون بھی ہے اور

ترغیب کے ساتھ کسی قدر ترہیب ہونے سے مضمون رجاء کی تعدیل ہو جاتی ہے اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ تیسری فصل میں وہ ترہیبی مضمون بعینہ لکھ دیا جائے' پس اس رسالہ میں اصل مضمون ترہیب وفضائل ہے مگر ممزوج نہ ترہیب عن الرذائل اور نام اس کا کسورۃ النسوۃ ہے یعنی عورتوں کا لباس تقوی۔ واللہ الموفق۔
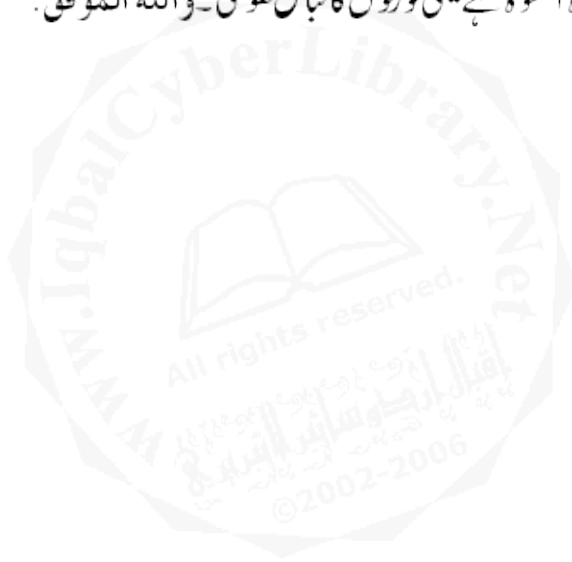
رکھتی ہیں اورفرمایا اللہ تعالیٰ نے ایسی بیبیاں اچھی ہیں جوشرع کے کاموں کی پابند ہوں اور ان کے عقیدے ٹھیک ہوں اور وہ تابعداری کرتی ہوں اور جہاں کوئی خلاف شرع بات ہوئی فوراً توبہ کرلیتی ہوں اور خدائے تعالیٰ کی عبادت میں لگی رہتی ہیں اورروزہ رکھتی ہوں۔

حدیثوں کا مضمون

اورفرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو کہ رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے اوراپنے خاوند کو بھی جگائے کہ وہ بھی نماز پڑھے' اورفرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو عورت کنوارپنے کی حالت میں یا حمل میں بچہ جننے کے وقت یا چلے کے دنوں میں مرجائیں اس کو شہیدی کا درجہ ملتا ہے۔اورفرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کے تین بچے مرجائیں اور وہ ثواب سمجھ کر صبر کرے تو بہشت میں داخل ہوگی ایک عورت بولی یارسول اللہ اور جس کے دو ہی بچے مرے ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو کا بھی یہی ثواب ہے' ایک روایت میں ہے کہ ایک صحابی نے ایک بچے کے مرنے کو پوچھا آپ ﷺ نے اس میں بھی بڑا ثواب بتلایا۔ اورفرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ حمل گرجائے وہ بھی اپنی ماں کو گھسیٹ کر بہشت میں لے جائے گا جبکہ ثواب سمجھ کر صبر کرے۔اورفرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے اچھا خزانہ نیک بخت عورت ہے کہ خاوند اس کے دیکھنے سے خوش ہوجائے اور جب خاوند کوئی کام اس کو بتلائے تو حکم بجالائے اور جب خاوند گھر پر نہ ہو تو عزت آبرو تھامے بیٹھی رہے۔اورفرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی عورتوں میں قریش کی نیک عورتیں دو باتوں میں سب سے اچھی ہوتی ہیں' ایک تو بچے پر خوب شفقت کرتی ہیں دوسرے خاوند کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔

فـائدہ: معلوم ہوا کہ عورت میں یہ خصلتیں ہونی چاہئیں آج کل عورتیں خاوند کا مال بڑی بے دردی سے اڑاتی ہیں اور اولاد پر جیسے کھانے پینے کی شفقت ہوتی ہے اس

تو آسمان اور زمین کے رہنے والوں کو اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی راحت) کا جو سامان مخفی رکھا گیا ہے اس کی خبر نہیں پھر جب یہ وہ بچہ جنتی ہے تو اس کے دودھ کا ایک گھونٹ بھی نہیں نکلتا اور اس کی پستان سے ایک دفعہ بھی بچہ نہیں چوستا جس میں اس کو ہر گھونٹ اور ہر چوسنے پر ایک نیکی نہ ملتی ہو اور اگر بچہ کے سبب اس کو رات کو جاگنا پڑے اس کو راہ خدا میں ستر غلاموں کو آزاد کرنے کا اجر ملتا ہے اے سلامت (یہ نام ہے حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلائی کا وہی اس حدیث کی راوی ہیں آپ ان سے فرماتے ہیں کہ) تم کو معلوم ہے کہ میری اس سے کون عورتیں مراد ہیں جو (باوجودیکہ) نیک ہیں ناز پروردہ ہیں (مگر) شوہروں کی اطاعت کرنے والی ہیں اس شوہروں کی ناقدری نہیں کرتیں۔ الحسن بن سفیان طس و ابن عساکر عن سلامتہ حاضنۃ السید ابراهیم حدیث: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے مگر گھر کو برباد نہ کرے (یعنی قدر اجازت و مقدار مناسب سے زیادہ خرچ نہ کرے) تو اس عورت کو بھی ثواب ملتا ہے بسبب اس کے خرچ کرنے کے اور اس کے شوہر کو بھی اس کا ثواب ملتا ہے بوجہ اس کے کمانے کے اور تحویلدار کو بھی اس کی برابر ملتا ہے کسی کے سبب کسی کا اجر گھٹتا نہیں (ق عن عائشہ) ف پس عورت یہ نہ سمجھے کہ جب کمائی مرد کی ہے تو میں ثواب کی کیا مستحق ہوں گی۔ حدیث: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتو تمہارا جہاد حج ہے (خ عن عائشہ ﷺ) دیکھئے ان کی بڑی رعایت ہے کہ ان کو حج کرنے سے جس میں جہاد کی برابر دشواری بھی نہیں جہاد کا ثواب ملتا ہے جو کہ سب سے زیادہ مشکل عبادت ہے۔ حدیث: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں پر نہ جہاد ہے (جب تک علی الکفایہ رہے) اور نہ جمعہ اور نہ جنازہ کی ہمراہی (طعن عن ابی قتادہ) ف پھر دیکھئے گھر بیٹھے ان کو کتنا ثواب مل جاتا ہے۔ حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جب بیبیوں کو ساتھ لے کر حج فرمایا تو ارشاد ہوا کہ بس یہ حج تو کر لیا پھر اس کے بعد بوریوں پر جمی بیٹھی رہنا (حم عن ابی ہریرۃ) ف مطلب یہ کہ بلاضرورت شدید سفر نہ کرنا حدیث: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اس عورت کو جو اپنے شوہر کے ساتھ تو محبت اور لاگ کرے اور غیر مرد سے اپنی حفاظت کرے (فر عن علی) ف مطلب یہ ہے کہ شوہر سے محبت کرنے اور اس کی منت سماجت کرنے کو خلاف شان نہ سمجھے جیسی مغرور عورتیں ہوتی ہیں۔ حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتیں بھی مردوں ہی کے اجزا میں (حم عن عائشہ) ف چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت حوا علیہا السلام کا پیدا ہونا مشہور ہے مطلب یہ کہ عورتوں کے احکام بھی مردوں ہی کی طرح ہیں (باستثنائے احکام مخصوصہ) پس اگر ان کے فضائل وغیرہ جدا بھی نہ ہوتے تب بھی کوئی دلگیری کی بات نہیں جن اعمال پر فضائل کا مردوں سے وعدہ ہے ان ہی اعمال پر ان سے ہے۔ حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حق تعالیٰ نے عورتوں کے حصہ میں رشک (کا ثواب) لکھا ہے اور مردوں پر جہاد لکھا ہے پس جو عورت ایمان اور طلب ثواب کی راہ سے رشک کی بات پر جیسے شوہر نے دوسرا نکاح کر لیا صبر کرے گی اس کو شہید کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (طب عن ابی مسعود) ف دیکھئے ایک ذرا سے ضبط پر کتنا بڑا ثواب ملتا ہے جو مردوں کو کس دشواری سے ملتا ہے۔ حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بی کے کاروبار کرنے سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ (فر عن ابن عمر) ف دیکھئے عورتوں کو راحت پہنچانے کا کیسا سامان شریعت نے کیا ہے اس میں ثواب کا وعدہ فرمایا جس کی طمع میں ہر مسلمان اپنی بی بی کو راحت پہنچائے گا۔ حدیث: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب عورتوں سے اچھی وہ عورت ہے کہ جب خاوند اس کی طرف نظر کرے تو اس کو مسرور کر دے اور جب اس کو کوئی حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور اپنی جان اور مال میں اس کو ناخوش کر کے اس کی

کوئی مخالفت نہ کرے (حم ن ک عن ابی ہریرۃ) حدیث: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ رحمت فرمائے پاجامہ پہننے والی عورتوں پر (قط فی الافراد ک فی تاریخہ ھب عن ابی ھریرۃ) ف دیکھئے حالانکہ پائجامہ اپنی مصلحت پردہ کے لئے مثل امر طبعی کے ہے پہنا مگر اس میں بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا لے لی یہ کتنی بڑی مہربانی ہے عورتوں کے حال پر حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدکار عورت کی بدکاری ہزار بدکار مردوں کے برابر اور نیک کار عورت کی نیک کاری ستر اولیاء کی عبادت کے برابر ہے (ابو شیخ عن ابن عمر) دیکھئے کتنے تھوڑے عمل پر کتنا بڑا ثواب ملا یہ رعایت نہیں عورتوں کی تو کیا ہے۔ حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت کا اپنے گھر میں گھر گرہستی کا کام کرنا جہاد کے رتبے کو پہنچتا ہے' انشاء اللہ تعالیٰ (ع عن انس) ف کیا انتہا ہے اس عنایت کی حدیث: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری بیبیوں میں سب سے اچھی وہ عورت ہے جو اپنی آبرو کے بارے میں پارسا ہو اپنے خاوند پر عاشق ہو (فر عن انس) ف دیکھئے شوہر سے محبت کرنا ایک خوشی ہے نفس کی مگر اس میں بھی فضیلت اور ثواب ہے حدیث: ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک بی بی ہے میں جب اس کے پاس جاتا ہوں تو وہ کہتی ہے مرحبا ہو میرے سردار کو اور میرے گھر والوں کے سردار کو اور جب وہ مجھ کو رنجیدہ دیکھتی ہے تو کہتی ہے کہ دنیا کا کیا غم کرتے ہو تمہاری آخرت کا کام تو بن رہا ہے آپ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا کہ عورت کو خبر کر دو کہ اللہ کے کام کرنے والوں میں سے ایک کام کرنے والی ہے اور اس کو جہاد کرنے والے کا نصف ثواب ملتا ہے۔ (الخرائطی عن عبداللہ الواصاحی) ف دیکھئے شوہر کی معمولی آؤ بھگت میں اس کو کتنا بڑا ثواب مل گیا حدیث: اسماء بنت یزید انصاریہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں عورتوں کی فرستادہ آپ ﷺ کے پاس آئی ہوں (وہ عرض کرتی ہیں) کہ مرد جمعہ اور جماعت اور

عیادت مریض اور حضور جنازہ اور حج وعمرہ وحفاظت سرحد اسلامی کی بدولت ہم پر فوقیت لے گئے' آپ ﷺ نے فرمایا تو واپس جاؤ اور عورتوں کو خبر کر دے کہ تمہارا اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگھار کرنا یا حق' شوہری ادا کرنا اور شوہر کی رضامندی کی جویاں رہنا اور شوہر کے موافق مرضی کا اتباع کرنا یہ سب ان اعمال کی برابر ہے۔

(کرعن اسماء) حدیث: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اپنی حالت حمل سے لے کر بچہ جننے اور دودھ چھڑانے تک (فضیلت و ثواب میں ایسی ہے جیسے اسلام کی راہ میں سرحد کی نگہبانی کرنے والا) (جس میں ہر وقت جہاد کے لئے تیار رہتا ہے) اور اگر اس درمیان میں مر جائے تو اس کو شہید کی برابر ثواب ملتا ہے۔

(طب عن ابن عمر) حدیث: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وہی مضمون ہے جو اس فصل کی سب سے اول حدیث کا بس اتنا فرق ہے) کہ دودھ پلانے پر یہ فرمایا جب وہ عورت دودھ پلاتی ہے تو ہر گھونٹ کے پلانے پر ایسا اجر ملتا ہے) جیسے کسی جاندار کو زندگی دے دی پھر جب دودھ چھڑاتی ہے تو فرشتہ اس کے کندھے پر (شاباشی سے ہاتھ) مارتا ہے اور کہتا ہے کہ (پچھلے گناہ معاف ہو گئے) اب آگے جو کرے از سر نو کر (ان میں جو گناہ کا کام ہو گا وہ آئندہ لکھا جائے گا اور مراد اس سے صغیرہ گناہ ہیں مگر صغائر کا معاف ہو جانا کیا تھوڑی بات ہے۔ حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیبیو یاد رکھو تم میں جو نیک ہیں وہ نیک لوگوں سے پہلے جنت میں جائیں گی پھر (جب شوہر جنت میں آئیں گے تو) ان عورتوں کو غسل دے کر اور خوشبو لگا کر شوہروں کے حوالہ کر دی جائیں گی سرخ اور زرد رنگ کی سواریوں پر اور ان کے ساتھ ایسے بچے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے موتی (ابوالشیخ عن ابی امامہ) ف بیبیو اور کون سی فضیلت چاہتی ہو جنت میں مردوں سے پہلے تو پہنچ گئیں ہاں نیک بن جانا شرط ہے اور یہ کچھ مشکل نہیں حدیث: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جس عورت کا شوہر باہر ہو اور وہ اپنی ذات میں اس کی حالت

اضافات از مشکوٰۃ

حدیث: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے حق میں (میری) نصیحت بھلائی کرنے کی قبول کرو اس لئے کہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں۔ الخ (متفق علیہ) ف یعنی اس سے راستی و درستی کامل کی توقع مت رکھو اس کی کج فہمی پر صبر کرو، دیکھئے عورتوں کی کس قدر رعایت کا حکم ہے۔ حدیث: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مومن مرد کو مومن عورت سے (یعنی اپنی اپنی سے) بغض نہ رکھنا چاہئے کیونکہ اگر اس کی ایک عادت کو ناپسند رکھے گا تو دوسری کو ضرور پسند کرے گا، روایت کیا اس کو مسلم نے ف یعنی یہ سوچ کر صبر کرلے۔ حدیث: عبداللہ بن زمعہ (معہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بی بی کو غلام کی طرح (بیدردی سے) نہ مارنا چاہئے اور پھر ختم دن پر جماع کرنے لگے۔ الخ (متفق علیہ) یعنی پھر مروت کیسے گوارہ کرے گی۔ حدیث: حکیم بن معویہؒ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم پر ہماری بی بی کا کیا حق ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ حق یہ ہے کہ جب تو کھانا کھائے تو اس کو بھی کھلائے اور جب تو کپڑا پہنے اس کو بھی پہنائے اور اس کے منہ پر نہ مارے اور بول چال گھر ہی کے اندر ہی کے چھوڑ دی جائے، روایت کیا اس کو احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنی اگر اس سے روٹھے تو گھر سے باہر نہ جائے۔ حدیث: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مومن ہیں (مگر) ایمان کا کامل وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم سب میں اچھے وہ لوگ ہیں جو اپنی بیبیوں کے ساتھ اچھے ہوں، روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس کو حسن صحیح کہا ہے۔ ف یہ فصل ثانی کی 72 حدیثیں ہیں اور فصل اول میں 31 تھیں سب ملا کر چالیس ہوگئیں گویا یہ مجموعہ فصلیں فضائل نساء کی ایک چہل حدیث ہے۔

تیسری فصل بہشتی زیور کے ترتیبی مضمون میں

عورتوں کے بعضے عیبوں پر نصیحت قرآن اور حدیث سے

جب ہم نیک بیبیوں کی خصلتیں بتلا چکے تو معلوم ہوا کہ بعضے عیب جو عورتوں میں پائے جاتے ہیں اور ان سے نیکی میں کمی آ جاتی ہے ان عیبوں پر جو اللہ و رسول ﷺ نے خاص کر عورتوں کو انتظام یا نصیحت فرمائی ہے۔ ان کا خلاصہ بھی لکھ دیں تاکہ ان عیبوں سے نفرت کھا کر بچیں جس سے پوری نیکی قائم رہے۔

آیتوں کا مضمون

فرمایا اللہ تعالی نے جن بیبیوں میں آثار سے تم کو معلوم ہو کہ یہ کہنا نہیں مانتیں تو اول ان کو نصیحت کرو اس سے نہ مانیں تو اس کے پاس سونا بیٹھنا چھوڑ دو اور اگر اس پر بھی نہ مانیں تو ان کو مارو اس کے بعد اگر وہ تابعداری کرنے لگیں تو ان کو تکلیف دینے کے لئے بہانہ مت ڈھونڈو۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ خاوند کو کہنا نہ ماننا بہت بری بات ہے' اور فرمایا اللہ تعالی نے چلنے میں پاؤں زور سے زمین پر مت رکھو جس میں زیور وغیرہ کی غیر مرد کو خبر ہو جائے۔ فائدہ: باجے دار زیور پہننا تو بالکل درست نہیں اور جس میں باجہ نہ ہو تو ایک دوسرے سے لگ کر بج جاتا ہو اس میں یہ احتیاط ہے اور سمجھو کہ جب پاؤں میں جو ایک چیز ہے اس کی آواز کی اتنی احتیاط ہے تو خود عورت کی آواز اور اس کے بدن کھلنے کی تو کتنی تاکید ہوگی۔

حدیثوں کا مضمون

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتو میں نے تم کو دوزخ میں بہت دیکھا ہے عورتوں نے پوچھا اس کی کیا وجہ' آپ ﷺ نے فرمایا تم مار پھٹکار سب چیزوں پر بہت ڈالا کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری بہت کرتی ہو' اور اس کی دی ہوئی چیز کو بہت

ناک مارتی ہو' اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بی بی نے بخار کو برا کہا آپ ﷺ نے فرمایا کہ بخار کو برا مت کہو اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر کے فرمایا رونے والی عورت اگر توبہ کرے گی تو قیامت کے روز اس حالت میں کھڑی کی جائے گی اس کے بدن پر کرتے ہی کی طرح تمام بدن میں خارش بھی ہوگی یعنی اس کو دو تکلیفیں ہوں گی خارش سے تمام بدن نوچ ڈالے گی اور دوزخ کی آگ لگے گی وہ الگ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے مسلمان عورتو کسی پڑوسن کی بھیجی ہوئی چیز کو حقیر اور ہلکا نہ سمجھے چاہے بکری کی کھری کیوں نہ ہو۔ فائدہ بعضی عورتوں میں یہ عادت بہت ہوتی ہے کہ دوسرے کے گھر کی آئی ہوئی چیز کو ناک مارا کرتی ہیں۔ طعنے دیا کرتی ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا تھا۔ اس نے اس کو باندھ دیا تھا نہ کھانے کو دیا اور نہ اس کو چھوڑا یوں ہی تڑپ تڑپ کر مر گئی۔ فائدہ اس طرح جانور پال کر اس کے کھانے پینے کی خبر نہ لینا عذاب کی بات ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے مرد اور عورت ساٹھ برس تک خدا کی عبادت کرتے ہیں پھر موت کا وقت آتا ہے۔ تو خلاف شرع وصیت کر کے دوزخ کے قابل ہو جاتے ہیں۔ ف جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے یوں کہہ مرتے ہیں دیکھو میری چیز میرے نواسے کو دیجیو بھائی کو نہ دیجیو یا فلانی بیٹی کو فلانی چیز دوسری بیٹی سے زیادہ دیجیو یہ سب حرام ہے وصیت اور میراث کے مسئلے کسی عالم سے پوچھ کر اس کے موافق عمل کرے کبھی اس کے خلاف نہ کرے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عورت دوسری عورت سے اس طرح نہ ملے کہ اپنے خاوند کے سامنے اس کا حال اس طرح کہنے لگے جیسے وہ اس کو دیکھ رہا ہے' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ آپ ﷺ کی دو بیبیاں بیٹھی تھیں ایک نابینا صحابی آنے لگے آپ ﷺ نے دونوں کو پردے میں ہو جانے کا حکم دیا دونوں نے تعجب سے عرض کیا

کہ وہ تو اندھے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تم تو اندھی نہیں ہو تم تو دیکھتی ہی ہو' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں کچھ تکلیف دیتی ہے تو بہشت میں جو حور اس خاوند کو ملے گی وہ کہتی ہے کہ خدا تجھے غارت کرے وہ تو تیرے پاس مہمان ہے جلدی ہی تیرے پاس سے ہمارے پاس چلا آئے گا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایسی دوزخی عورتوں کو نہیں دیکھا یعنی میرے زمانہ سے پیچھے ایسی عورتیں پیدا ہوں گی کہ کپڑا پہنے ہوں گی اور ننگی ہوں گی یعنی نام کو بدن پر کپڑا ہوگا لیکن کپڑا باریک اس قدر ہوگا کہ تمام بدن نظر آئے گا۔ اور اترا کر بدن کو مٹکا کر چلیں گی اور بالوں کے اندر موباف یا کپڑا دے کر بالوں کو لپیٹ کر اس طرح باندھیں گی جس میں بال بہت سے معلوم ہوں جیسے اونٹ کا کوہان ہوتا ہے ایسی عورتیں بہشت میں نہ جائیں گی۔ بلکہ اس کی خوشبو بھی ان کو نصیب نہ ہوگی۔ ف یعنی جب پرہیز گار بیبیاں بہشت میں جانے لگیں گی ان کو ان کے ساتھ جانا نصیب نہ ہوگا پھر چاہے سزا کے بعد ایمان کی برکت سے چلی جائیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت سونے کا زیور دکھلاوے کو پہنے گی اسی سے اس کو عذاب دیا جائے گا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تشریف رکھتے تھے ایک آواز سنی جیسے کوئی کسی پر لعنت کر رہا ہوں آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا بات ہے' لوگوں نے عرض کیا کہ یہ فلانی عورت ہے کہ اپنے سواری کی اونٹنی پر لعنت کر رہی ہے وہ اونٹنی چلنے میں کمی یا شوخی کرتی ہوگی اس عورت نے جھلا کر کہہ دیا ہوگا تجھے خدا کی مار جیسا کہ عورتوں کا دستور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس عورت کو اور اس کے اسباب کو اس اونٹنی پر سے اتار دو یہ اونٹنی تو اس عورت کے نزدیک لعنت کے قابل ہے پھر اس کو کام میں کیوں لاتی ہے ف خوب سزا دی۔

تمام شد رسالہ کسوۃ النسوۃ

آگے بقیہ ہے بہشتی زیور حصہ ہشتم کے مضمون کا

ان دونوں مضمونوں یعنی تعریف اور نصیحت میں یہاں پانچ آیتیں اور پچیس حدیثیں لکھی گئیں اور اس حصے کے شروع میں ہم نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عادتیں بہت سی لکھ دی ہیں جن کی ہر وقت کے برتاؤ میں ضرورت ہے اور اس سے پہلے سات حصوں میں ہر طرح کی نیکی اور ہر طرح کی نصیحت تفصیل سے لکھ دی ہے جس کا دھیان رکھو اور عمل کرو انشاء اللہ تعالی قیامت میں بڑے بڑے درجے پاؤ گی ورنہ خدا پناہ میں رکھے بری عورتوں کا برا حال ہوگا اگر قرآن و حدیث سمجھنے کے قابل کبھی ہو جاؤ تو بہت سے قصے ایسی بددین اور بد ذات اور بد عقیدہ اور بد عمل عورتوں کے تم کو معلوم ہوں گے' اللہ تعالی ہمارا تمہارا نیکیوں میں گزر او ران ہی میں خاتمہ اور حشر کرے۔

بعد حمد و صلوۃ بندہ ناچیز کمترین غلامان اشرفی محمد مصطفی بجنوری مقیم میرٹھ محلہ کرم علی عرض رسا ہے کہ احقر نے حسب ارشاد سیدی و مولائی حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی (نور اللہ مرقدہ) کے اس نویں حصہ بہشتی زیور میں عورتوں اور بچوں

کے لئے صحت کے متعلق ضروری باتیں اور کثیر الوقوع امراض کے علاج درج کئے ہیں اور اس میں چند ضروری باتوں کا لحاظ رکھا ہے۔ (1) امراض کا علاج لکھا گیا ہے جن کی تشخیص اور علاج میں چنداں لیاقت کی ضرورت نہیں معمولی پڑھی لکھی عورتیں بھی ان کو سمجھ سکتی ہیں اور جن امراض کے علاج میں علمی قابلیت درکار ہے ان کو چھوڑ دیا گیا ہے' بلکہ بہت جگہ تصریح کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے کہ اس کے علاج کی جرات نہ کریں بلکہ طبیب سے علاج کرائیں۔ (2) نسخے مجرب اور سہل الحصول لکھے گئے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی رعایت رکھی گئی ہے کہ ایسی دوائیں ہوں کہ اگر تجویز میں غلطی ہو یا اور کوئی وجہ ہو تو نقصان نہ کریں۔ (3) عبارت ایسی سہل لکھی گئی ہے کہ بہت معمولی لیاقت والا بھی بخوبی سمجھ سکے۔ (4) نظر ثانی میں جبکہ امداد المطابع میں یہ کتاب چھپی تھی کچھ نسخے بڑھائے گئے تھے ان کو اپنے اپنے موقعوں پر بطور حاشیہ کے لکھ دیا ہے اور اس مرتبہ نظر ثالث میں بھی بعض نسخے اور مضامین اضافہ کئے ہیں جن کو ان کے موقعوں پر صفحہ کے نیچے بطور حاشیہ علیحدہ لکھا ہے تا کہ جن کے پاس پہلا طبع شدہ یہ حصہ موجود ہو وہ بھی ان نسخوں کو اس میں نقل کر سکیں اور جو نسخے اور مضامین اس نظر ثالث میں بڑھائے گئے ہیں ہر ایک کے آگے یہ لفظ (نظر ثالث) لکھ دیا ہے تا کہ جن کے پاس نظر ثانی کی کتاب ہو وہ بھی ان کو نقل کر لیں۔

مقدمہ

اس میں تندرستی حاصل کرنے اور اس کے قائم رکھنے کی کچھ ضروری تدبیریں ہیں جن کے جاننے سے عورتیں اپنی اور اپنے بچوں کی حفاظت اور احتیاط کر سکیں' تندرستی ایسی چیز ہے کہ اس سے آدمی کا دل خوش رہتا ہے تو عبادت اور نیک کام میں خوب جی لگتا ہے۔ کھانے پینے کا لطف حاصل ہوتا ہے تو دل سے خدائے تعالیٰ کا شکر کرتا ہے بدن میں طاقت رہتی ہے تو اچھے کام اور دوسروں کی خدمت خوب کر سکتا ہے حق داروں کا حق اچھی طرح ادا ہو سکتا ہے۔ اس واسطے تندرستی کی تدبیر کرنا ایسی نیت سے عبادت

اور دین کا کام ہے خاص کر عورتوں کو ایسی باتوں کا جاننا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ ان کے ہاتھوں میں بچے پلتے ہیں اور وہ اپنا نفع نقصان کچھ نہیں سمجھتے تو جو عورتیں ان باتوں کو نہیں جانتیں۔ ان کی بے احتیاطیوں سے بچے بیمار ہو جاتے ہیں اگر وہ پڑھنے کے قابل ہوئے تو ان کے علم میں بھی حرج ہوتا ہے پھر یہ کہ بچوں کی بیماری میں یا خود عورتوں کی بیماری میں مردوں کو الگ پریشانی ہوتی ہے دوا دارو میں ان ہی کا روپیہ خرچ ہوتا ہے غرض ہر طرح کا نقصان ہوتا ہے۔ اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دوا اور پرہیز کو پسند فرمایا ہے اس واسطے تھوڑا تھوڑا بیان ایسی ضروری ہے باتوں کا لکھ دیا ہے۔

ہوا کا بیان

(1) پُروا ہوا جو کہ سورج نکلنے کی طرف سے آتی ہے چوٹ اور زخم کو نقصان کرتی ہے اور کمزور آدمی کو بھی سستی لاتی ہے۔ چوٹ اور زخم والے مسہل میں اس سے حفاظت رکھیں دوہرا کپڑا پہن لیا کریں۔ (2) جنوبی ہوا یعنی جو ہوا دکن کی طرف سے چلتی ہے گرم ہوتی ہے مسامات کو ڈھیلا کرتی ہے جو لوگ ابھی بیماری سے اٹھے ہیں ان کو اس ہوا سے بچنا چاہئے ورنہ بیماری کے لوٹ آنے کا ڈر ہے۔ (3) گھر میں جگہ جگہ کیچڑ نہ کرو اس سے بھی ہوا خراب ہوتی ہے اور یہ بھی خیال رکھو کہ پاخانہ اور غسل خانہ اور برتن دھونے کی جگہ یہ سب مقام اپنے اٹھنے بیٹھنے کی جگہ سے جہاں تک ہو سکے الگ اور دور رکھو۔ یعنی عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ بچوں کو کسی جگہ پاؤں پر بٹھلا کر ہگا متا لیا پھر بڑی احتیاط کی تو اس جگہ کو لیپ دیا یہ بالکل بے تمیزی اور نقصان کی بات ہے۔ اول تو اس کے لئے جگہ مقرر رکھو نہیں تو کم سے کم اتنا کرو کہ کوئی برتن اس کام کے لئے علیحدہ ٹھہرا لو اس کو فوراً صاف کر لیا کرو۔ (4) کبھی کبھی گھر میں خوشبودار چیزیں سلگا دیا کرو جیسے لوبان، اگر کافور وغیرہ اور وبا کے موسم میں گندھک یا لوبان گھر کے ہر کمرے میں سلگاؤ اور کواڑ بند کر دو تا کہ اچھی طرح ان چیزوں کا اثر

ہو جائے۔(5) سوتے وقت چراغ ضرور گل کر دیا کرو خاص کر مٹی کا تیل کا جلتا چھوڑنے میں زیادہ نقصان ہے ہوا میں خشکی غالب ہو جاتی ہے اور دماغ اور آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ بعض وقت موت کی نوبت آ گئی ہے۔(6) بند مکان میں دھواں کر کے ہرگز نہ بیٹھو۔ بعضی جگہ ایسا ہوا ہے کہ اس طرح سے تاپنے والوں کا یک دم گھٹ گیا اور اتنی فرصت نہ ملی کہ کواڑ کھول کر باہر نکل آئیں وہی مر کر رہ گئے۔ (7) جاڑے کے دنوں میں سردی سے بچو اگر نہانے کا ہی اتفاق ہو تو فوراً بال سکھا لو۔ اگر مزاج زیادہ سرد ہے تو چائے پی لو یا دو تولہ شہد اور پانچ ماشہ کلونجی چاٹ لو۔ (8) جس طرح ٹھنڈی ہوا سے بچنا ضروری ہے اسی طرح گرم ہوا یعنی لو سے بھی بچو موٹا دوہرا کپڑا پہنو گرمی میں آنولوں سے سر دھویا کرو۔

کھانے کا بیان

(1) کھانا ہمیشہ بھوک سے کم کھاؤ۔ یہ ایسی تدبیر ہے کہ اس کا خیال رکھنے سے سینکڑوں بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے۔(2) ربیع کے دنوں میں غذا کم کھاؤ کبھی کبھی روزہ رکھ لیا کرو اور ربیع کے دن وہ کہلاتے ہیں جب جاڑا جاتا ہو اور گرمی آتی ہو۔(3) گرمی کے دنوں میں ٹھنڈی غذائیں استعمال میں رکھو جیسے کھیرا ککڑی ترئی وغیرہ اور اگر مناسب معلوم ہو تو کوئی دوا بھی ٹھنڈی تیار رکھو اور بچوں کو اور بڑوں کو ضرورت کے موافق دیتے رہو۔ جیسے شربت نیلوفر شربت عناب وغیرہ فالودہ بھی عمدہ چیز ہے اس سے نئے اناج کی گرمی بھی نہیں ہوتی اور صرف تخم ریحان پھانک لینا بھی یہی نفع رکھتا ہے اس موسم میں گرم و خشک غذائیں بہت کم کھاؤ جیسے ارہر کی دال اور آلو وغیرہ۔(4) خریف کے دنوں میں ایسی چیزیں کم کھاؤ جس سے سودا پیدا ہوتا ہے جیسے تیل بینگن گائے کا گوشت وغیرہ اور خریف کے دن وہ کہلاتے ہیں جس کو برسات کہتے ہیں۔ (5) جاڑے کے دنوں میں جس کو مقدور ہو مقوی غذائیں اور دوائیں استعمال کرے تاکہ تمام سال بہت سی آفتوں سے حفاظت

ہے ایسے موقعوں پر احتیاط رکھنی کے لئے خراب غذاؤں کولکھ دیا گیا اب تھوڑا سا بیان
ان غذاؤں کی خاصیت کا بھی لکھا جاتا ہے تاکہ اچھی طرح سے معلوم ہو جائے کہ
بینگن گرم خشک ہے اس میں غذائیت بہت کم ہے۔ خون برا پیدا کرتا ہے۔ بوا
سیر والوں کواور سوداوی مزاج والوں کو بہت نقصان کرتا ہے۔ اگر اس میں گھی زیادہ
ڈالا جائے سرکہ کے ساتھ کھایا جائے تو کچھ اصلاح یعنی درستی ہو جاتی ہے۔ مولی گرم
خشک ہے اس کے پتوں میں اور زیادہ گرمی ہے سرسوں اور حلق کو اور دانتوں کو زیادہ
نقصان پہنچاتی۔ دیر میں ہضم ہوتی ہے لیکن اس سے دوسری غذائیں ہضم ہو جاتی ہے
بواسیر والوں کو کسی قدر فائدہ دیتی ہے مگر گرم ہے اگر اس میں سرکہ کا بھگویا ہو زیرہ ملا
دیا جائے تو اس کے نقصان کم ہو جاتے ہیں۔ تلی کے لئے مفید ہے کہ خاص کر سرکہ
میں پڑی ہوئی۔ لاہی کا ساگ گرم ہے گردہ کے مریض کو بہت نقصان کرتا ہے اور
حمل کی حالت میں کھانے سے بچے کے مر جانے کا ڈر ہے۔ سینگری بھی گرم ہے۔
بوڑھی گائے کا گوشت گرم خشک ہے۔ اس سے خون گاڑھا اور بری قسم کا پیدا ہوتا
ہے۔ سودا زیادہ پیدا کرتا ہے۔ خارش والوں کو اور بواسیر والوں کو مراق وتلی والوں کو
سوداوی مزاج والوں کو نقصان کرتا ہے۔ اگر پتے میں خربوزہ کا چھلکا اور کالی مرچ
ڈال دی جائے تو نقصان کم ہو جاتا ہے۔ البتہ محنتی لوگوں کو زیادہ نقصان نہیں کرتا۔
بلکہ بکری کے گوشت سے زیادہ موٹا تازہ کرتا ہے۔ لیکن بیماری میں احتیاط لازم
ہے۔ بطخ کا گوشت گرم خشک ہے۔ دیر میں ہضم ہوتا ہے مگر پودینہ ڈال دینے سے
اس کا نقصان کم ہو جاتا ہے۔ اور دریائی بطخ کا گوشت اتنا نقصان نہیں کرتا جتنا گھریلو
کا کرتا ہے۔ گاجر گرم تر ہے اور دیر میں ہضم ہوتی ہے البتہ تبخیر کو روکتی ہے اور فرحت
دیتی ہے۔ اس لئے لوگ اس کو ٹھنڈی کہتے ہیں۔ گوشت میں پکانے سے اس کے
نقصان کم ہو جاتے ہیں اور مربہ اس کا عمدہ چیز ہے۔ رحم کو تقویت دیتا ہے۔ اور حاملہ
عورتیں گاجر کھانے سے زیادہ احتیاط رکھیں کیونکہ اس سے خون جاری ہو جاتا ہے

لوبیا گرم تر ہے' دیر میں ہضم ہوتا ہے۔اس سے خواب پریشان نظر آتے ہیں۔سرکہ اور چینی ملانے سے اس کا نقصان کم ہو جاتا ہے۔لیکن حاملہ عورتیں ہرگز نہ کھائیں۔ میسور خشک ہے بواسیر والوں کو نقصان کرتی ہے۔اور جن کا معدہ ضعیف ہے اور سوداوی مزاج والوں کو نقصان کرتی ہے۔زیادہ گھی ڈالنے سے یا سرکہ ملا کر کھانے سے اس کی کچھ اصلاح ہو جاتی ہے۔تیل گرم' سودا پیدا کرتا ہے اور سوداوی بیماریوں میں نقصان کرتا ہے۔ٹھنڈی ترکاریاں ملانے سے کچھ اصلاح ہو جاتی ہے۔گڑ' گرم ہے سودا زیادہ پیدا ہوتا ہے۔کھٹائی زیادہ کھانا پٹھوں کو نقصان کرتا ہے اور جلد بوڑھا کرتا ہے۔عورتیں بہت احتیاط رکھیں اور حمل میں اور زچہ ہونے کی حالت میں زکام میں زیادہ احتیاط لازم ہے اگر ترشی میں میٹھی چیز ملا دی جائے تو نقصان کم ہو جاتا ہے۔(8) بعض غذائیں ایسی ہیں کہ الگ الگ کھاؤ تو کچھ ڈر نہیں لیکن ساتھ کھانے سے نقصان ہوتا ہے۔یعنی جب تک اس میں سے ایک چیز معدہ میں ہو دوسری چیز نہ کھائیں اکثر مزاجوں میں تین گھنٹہ کا فاصلہ دینا کافی ہوتا ہے حکیموں نے کہا ہے کہ دودھ کے ساتھ ترشی نہ کھائیں اسی طرح دودھ پی کر پان نہ کھائیں اس سے دودھ کا پانی معدہ میں الگ ہو جاتا ہے۔دودھ اور مچھلی ساتھ نہ کھائیں۔ اس سے فالج اور جذام یعنی کوڑھ کا ڈر ہے۔دودھ چاول کے ساتھ ستو نہ کھائیں۔ چکنائی کھا کر پانی نہ پئیں۔تیل یا گھی بے قلعی کے برتن میں نہ رکھیں۔کسایا ہوا کھانا نہ کھائیں۔مٹی کے برتن کا پکا ہوا کھانا سب سے بہتر ہے۔امرود' کھیرا' ککڑی' خربوزہ' تربوز اور دوسرے سبز میووں پر پانی نہ پئیں۔ انگور کے ساتھ سری پائے نہ کھائیں۔(9) کھانا بہت گرم نہ کھاؤ۔گرم کھانا کھا کر ٹھنڈا پانی پینے سے دانتوں کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔(10) موٹا آٹا میدہ سے اچھا ہی اور لقمہ کو خوب چبانا چاہئے اور کھانا جلدی جلدی کھا لینا چاہئے۔بہت دیر سے کھانے میں ہضم میں خرابی ہوتی ہے۔(11) بہت بھوک میں نہ سوؤ اور نہ کھانے کھاتے ہی سوؤ۔کم سے کم دو

گھنٹہ گزر جائیں تب سوؤ۔(12) جب تک کھانا ہضم نہ ہو جائے دوبارہ نہ کھاؤ کم سے کم دو گھنٹے گزر جائیں اور طبیعت ہلکی ہلکی معلوم ہونے لگے اس وقت مضائقہ نہیں۔فائدہ: اگر کبھی قبض ہو جائے تو اس کی تدبیر ی ضرور کرو۔آسان سی تدبیر تو یہ ہے کہ روٹی نہ کھاؤ ایک دو وقت صرف شوربا ذرا چکنائی کھا پی لو اگر اس سے دفع نہ ہو تو بازار سے نو ماشہ حب قرطم یعنی کیڑ کے بیج اور اڑھائی تولہ انجیر ولایتی منگا کر آدھ پانی میں جوش دے کر دو تولہ شہد ملا کر پی لو۔اس دوا میں غذائیت بھی ہے۔(2) اگر پاخانہ معمول سے زیادہ نرم آئے تو روکنے کی تدبیر کرو اور چکنائی کم کر دو۔بھونا ہوا گوشت کھاؤ اور اگر دست آنے لگیں یا معمولی قبض سے زیادہ قبض ہو جائے تو حکیم کو خبر کرو۔(3) کھانا کھا کر فوراً پاخانہ میں مت جاؤ اور جو بہت تقاضا ہو تو مضائقہ نہیں۔(4) پیشاب پاخانہ کا جب تقاضا ہو ہرگز مت روکو۔اس طرح سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

پانی کا بیان

(1) سوتے اٹھ کر فوراً پانی نہ پیو اور نہ یکلخت ہوا میں نکلو اگر بہت ہی پیاس ہے تو عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ناک پکڑ کر پانی پیو اور ایک ایک گھونٹ کر کے پیو اور پانی پی کر ذرا دیر تک ناک پکڑے رہو سانس ناک سے مت لو اسی طرح گرمی میں چل کر فوراً پانی مت پیو خاص کر جس کو لو لگی ہو وہ اگر فوراً بہت سا پانی پی لے تو اس وقت مر جاتا ہے۔اس طرح نہار منہ پینا چاہئے۔اور پاخانہ سے نکل کر فوراً پانی نہ پینا چاہئے۔(2) جہاں تک ہو سکے پانی ایسے کنویں کا پیو جس پر بھرائی زیادہ ہو۔کھارا پانی اور گرم پانی مت پیو بارش کا پانی سب سے اچھا ہے مگر جس کسی کو کھانسی یا دمہ ہو وہ نہ پیئے۔ کسی کسی پانی میں تیل سا ملا ہو معلوم ہوتا ہے وہ پانی بہت برا ہے۔اگر خراب پانی کو اچھا بنانا ہو تو اس کو اتنا پکائیں کہ سیر کا تین پاؤ رہ جائے پھر ٹھنڈا کر کے چھان کے پئیں۔(3) گھڑوں کو ہر وقت ڈھکا رکھو بلکہ پینے کے برتن کے منہ پر باریک کپڑا

باندھ رکھو تا کہ چھنا ہوا پانی پینے میں آئے۔(4) برف گردہ کو نقصان کرتا ہے خاص کر عورتیں اس کی عادت نہ ڈالیں اس سے بہتر شورے کا جھلا ہوا پانی ہے۔(5) کھانے پینے میں ہرگز نہ ہنسو اور اس سے بعضے وقت موت کی نوبت آ جاتی ہے۔

آرام اور محنت کا بیان

(1) نہ تو اس قدر آرام کرو کہ بدن پھول جائے۔ سستی چھا جائے۔ ہر وقت پلنگ ہی پر دکھائی دو گھر کے کاروبار دوسروں ہی پر ڈال دو کیونکہ زیادہ آرام سے اپنے پاؤں اور سارے بدن سے بیچ کی راس سے محنت کا کام ضرور لینا چاہیئے۔ اس کے طریقے یہ ہیں کہ ہر کام کو ہاتھ چلا کر پھرتی سے کرو سستی کی عادت چھوڑ دو اور گھر میں تھوڑی دیر ضرور ٹہل لیا کرو۔ دو چار مرتبہ اگر بے پردگی نہ ہو تو کوٹھے پر چڑھا اتر لیا کرو اور چرخہ اور چکی کا ضرور تھوڑا بہت مشغلہ رکھو ہم یہ نہیں کہتے کہ تم اس سے پیسے کماؤ۔ اول تو اس میں بھی کوئی عیب کی بات نہیں لیکن اپنی تندرستی کا قائم رکھنا تو ضروری چیز ہے۔ اس سے تندرستی خوب رہتی ہے۔ دیکھو جو عورتیں محنتی ہیں کوٹتی پیستی ہیں کیسی قوی اور تازی رہتی ہیں اور جو آرام طلب ہیں ساری عمر دوا کا پیالہ منہ کو لگا کر رہتا ہے۔ ایسی محنت کو ریاضت کہتے ہیں۔ اس وقت تک ریاضت نہ کرنا چاہئے۔ اور جب ذرا ذرا پسینہ آنے لگے یا سانس زیادہ پھولنے لگے ریاضت موقوف کر دینا چاہئے۔(2) بچوں کے لئے جھولا جھولنا اچھی ریاضت ہے۔(3) صبح کو سویرے اٹھنے کی عادت رکھو بلکہ ہمت کر کے تہجد پڑھا کرو اس سے تندرستی خوب رہتی ہے۔(4) دوپہر کو بغیر ضرورت نہ سوؤ اور اگر کچھ تکان ہو تو اور بات ہے۔(5) دماغ سے بھی کچھ کام لینا ضروری ہے کہ اس سے بالکل کام نہ لیا جائے تو دماغ میں رطوبت بڑھ جاتی ہے اور ذہن کند ہو جاتا ہے۔ اور جو حد سے زیادہ زور ڈالا جائے ہر وقت فکر اور سوچ میں رہے تو خشکی اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس واسطے اندازہ سے محنت لینا مناسب ہے۔ پڑھنے پڑھانے کا شغل رکھو۔ قرآن

شریف روزمرہ پڑھا کرو' کتاب دیکھا کرو باریک باتوں کو سوچا کرو۔ نہ اتنا غصہ کرو کہ آپے سے باہر ہو جاؤ نہ ایسی بردباری کرو کہ کسی پر بالکل روک ٹوک نہ رہے۔ نہ ایسی خوشی کرو کہ خدا کی بے نیازی اور اس کی قدرت کو بھول جاؤ کہ وہ ایک دم میں چاہیں تو ساری خوشی کو خاک میں ملادیں۔ نہ اتنا رنج کرو کہ خدائے تعالی کی رحمت ہی بالکل یاد نہ رہے' اور اسی غم کو لے کر بیٹھ جاؤ اگر زیادہ صدمہ پہنچے تو اپنی طبیعت کو دوسری طرف ہٹا دو۔ کسی کام میں لگ جاؤ۔ ان سب باتوں سے بیماری کا بلکہ ہلاکت کا ڈر ہے۔ اگر کسی کو بہت خوشی کی بات سنانا ہو اور وہ دل کا کمزور ہو تو یک لخت نہ سناؤ۔ پہلے پوچھو کہ اگر تمہارا یہ کام ہو جائے تو کیسا' پھر کہو دیکھو ہم کوشش کر رہے ہیں شاید ہو جائے اور امید تو ہے کہ ہو جائے۔ پھر اسی وقت یا دو چار گھنٹہ کے بعد سنا دو کہ تمہارا یہ کام ہو گیا۔ اسی طرح غم کی خبر یک لخت نہ سناؤ۔ کسی مرنے کی خبر سنانی ہو تو یوں کہو کہ فلاں شخص بیمار تھا۔ اس کی حالت تو غیر ہی اور موت سب کے واسطے ہے کبھی نہ کبھی آئے گی۔ قضاالٰہی سے اس نے انتقال کیا۔ فائدہ: بیماری کی حالت میں اور پیٹ میں جب بچہ میں جان پڑ جائے تو میاں کے پاس سونے سے نقصان ہوتا ہے۔

علاج کروانے میں جن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے

(1) چھوٹی موٹی بیماری میں دوا نہ کرنا چاہئے۔کھانے پینے چلنے پھرنے ہوا کے بدلنے سے اس کی تدبیر کر لینا چاہئے۔جیسے گرم ہوا سے سر میں درد ہو گیا ہو تو سردہوا میں بیٹھ جائیں یا کھانا کھانے سے پیٹ میں بوجھ ہو گیا تو ایک دو وقت فاقہ کر لیں یا نیند کی کمی سے سر میں درد ہو گیا تو سوئیں یا زیادہ سونے سے سستی ہو گئی تو کم سوئیں یا دماغ سے زیادہ کام لیا تھا اس سے خشکی ہو گئی ذرا کم محنت کریں اس کو آرام و فرحت دیں۔جب ان تدبیروں سے کام نہ چلے تو اب دوا کو اختیار کریں۔(2) مرض خواہ کیسا ہی سخت ہو گھبراؤ مت اس سے علاج کا انتظام خراب ہو جاتا ہے۔خوب استقلال اور اطمینان سے علاج کرو۔(3) مسہل اور قے اور فصد کی عادت نہ ڈالو یعنی بلا سخت ضرورت کی ہر سال مسہل یا قے یا فصد نہ لیا کرو۔اگر مسہل کی عادت پڑ جائے تو اس کے چھوڑنے کی ترکیب یہ ہے کہ جب موسم مسہل کا قریب آئے غذا کم کر دو ریاضت کرو۔ کوئی ایسی دوا کھاتے رہو۔جس سے پاخانہ کھل کر آتا رہے۔ جیسے ہڑ کا مربہ یا گلقند یا جوارش مصطگی وغیرہ۔پھر اگر مسہل کے دنوں میں طبیعت کچھ میلی بھی رہے تو کچھ پرواہ نہ کرو اور مسہل کو ٹال دو۔اس طرح سے عادت چھوٹ جائے گی۔(4) بغیر سخت ضرورت کے بہت تیز دوائیں نہ کھاؤ ایسی دواؤں میں یہ خرابی ہے کہ اگر موافق نہ آئیں تو نقصان بھی پورا کریں گے خاص کر کشتوں سے بہت بچو۔کیوں جب یہ نقصان کرتے ہیں تو تمام عمر روگ نہیں جاتا۔البتہ رانگ اور مونگے کا کشتہ بہت ہلکا ہوتا ہے۔اس میں چنداں خوف نہیں اور ہڑتال اور سنکھیا اور زہریلی دواؤں کے کشتوں کے پاس نہ جاؤ اور حرام اور نجس دوا نہ کھاؤ نہ لگاؤ۔(5) جب کوئی دوا ایک مدت دراز تک کھانا ہو تو کبھی کبھی ایک دو دن کو چھوڑ دیا کرو یا اس کی جگہ اور دو بدل دیا کرو کیونکہ جس دوا کی عادت ہو جاتی ہے اس کا اثر نہیں ہوتا۔(6) جب تک غذا سے کام چلے دوا کو اختیار نہ کرو۔مثلاً مسہل کے بعد

طاقت آنے کے لئے جوان آدمی کو یخنی کافی ہے اس کو مشک وعنبر وغیرہ کی ضرورت نہیں البتہ بوڑھے آدمی کو یخنی قبض کرتی ہے اور اس کے ہضم کرنے کے لئے بھی طاقت چاہئے ایسے شخص کو کوئی معجون وغیرہ بنا لینا بہت بنا لینا بہت مناسب ہے۔ (7) دوا کو بہت احتیاط سے ٹھیک تول کر نسخہ کے موافق بناؤ اپنی طرف سے مت گھٹاؤ بڑھاؤ۔ (8) دوا پہلے حکیم کو دکھلاؤ اگر بری ہو اس کو بدلواؤ۔ (9) دل اور جگر اور دماغ اور پھیپھڑا اور آنکھ وغیرہ جو نازک چیزیں ہیں ان کے لئے ایسی دوائیں مت استعمال کرو جو بہت تیز ہیں یا بہت ٹھنڈی یا بہت تحلیل کرنے والی ہیں یا زہریلی ہیں۔ ہاں جہاں سخت ضرورت ہولاچاری ہے مثلاً جگر پر اکاس بیل نہ رکھیں کھانسی میں سنکھیا کا کشتہ نہ کھائیں۔ آنکھ میں نرا کافور نہ لگائیں بلکہ جب تک آنکھ میں باہر کی دوا سے کام چل سکے اندر دوا نہ لگائیں۔ (10) علاج ہمیشہ ایسے طبیب سے کرائیں جو حکمت کا علم رکھتا ہو اور تجربہ کار بھی ہو علاج غور اور تحقیق سے کرتا ہو بے سوچے سمجھے نسخہ نہ لکھ دیتا ہو۔ مسہل دینے میں جلدی نہ کرتا ہو۔ کسی کا نام مشہور سن کر دھوکے میں نہ آؤ۔ (11) بیماری میں پرہیز کو دوا سے زیادہ ضروری سمجھو اور تندرستی میں پرہیز ہرگز نہ کرو۔ فصل کی چیزوں میں سے جس کو دل چاہے شوق سے کھاؤ مگر یہ خیال رکھو کہ پیٹ سے زیادہ نہ کھاؤ اور پیٹ میں گرانی پاؤ تو فاقہ کر دو۔ (12) یوں تو ہر بیماری کا علاج ضروری ہے خاص کر ان بیماریوں کے علاج میں ہرگز غفلت مت کرو اور بچوں کے لئے تو اور زیادہ خیال کرو زکام' کھانسی' آنکھ دکھنا' پسلی کا درد' بدہضمی' بار بار پاخانہ جانا پیچش' آنت اترنا' حیض کی کمی یا زیادتی بخار جو ہر وقت رہتا ہو کھانا کھا کر ہو جاتا ہو۔ کسی جانور یا آدمی کا کاٹ کھانا' زہریلی دوا کھا لینا دل دھڑکنا چکر آنا' جگہ جگہ سے بدن پھڑکنا' تمام بدن کا سن ہو جانا اور جب بھوک بہت بڑھ جائے یا بہت گھٹ جائے یا نیند بہت بڑھ جائے یا بہت گھٹ جائے یا پسینہ بہت آنے لگے یا بالکل نہ آئے یا اور کوئی بات اپنی ہمیشہ کی عادت کے خلاف

پیدا ہو جائے تو سمجھو کہ بیماری آتی ہے۔ جلدی حکیم سے خبر کر کے تدبیر کرو اور غذا وغیرہ میں بے ترکیبی نہ ہونے دو۔ (13) نبض دکھانے میں ان باتوں کا خیال رکھو کہ نبض دکھانے کے وقت پیٹ نہ بھرا ہو نہ بہت خالی ہو بھوک سے بے تاب ہو۔ طبیعت پر نہ زیادہ غم ہو نہ زیادہ خوشی ہو نہ سو کر اٹھنے کے بعد فوراً دکھلائے' نہ بہت جاگنے کے بعد نہ کسی محنت کا کام کرنے کے بعد نہ دور سے چل کر آنے کے بعد۔ نبض دکھلانے کے وقت چارزانو ہو کر بیٹھو یا چارپائی پر یا پیڑھی پر یا پاؤں لٹکا کر بیٹھو۔ کسی کروٹ پر زیادہ زور دے کر مت بیٹھو نہ کوئی سا ہاتھ ٹیکو۔ تکیہ بھی نہ لگاؤ جس ہاتھ کی نبض دکھاؤ اس میں کوئی چیز مت پکڑو نہ ہاتھ کو بہت سیدھا کرو نہ بہت موڑو بلکہ بازو کو پسلیوں سے ملا کر ڈھیلا چھوڑ دو۔ سانس بند نہ کرو' طبیب سے نہ ڈرو اس سے نبض میں بڑا فرق پڑ جاتا ہے اگر لیٹ کر نبض دکھانا ہو تو کروٹ پر مت لیٹو چت لیٹ جاؤ۔ (14) قارورہ رکھنے میں ان باتوں کا خیال رکھو۔ قارورہ ایسے وقت کیا جائے کہ عادت کے موافق نیند سے اٹھا ہو۔ ابھی تک کچھ کھایا پیا نہ ہو۔ سبز ترکاری کے کھانے سے قارورے میں سبزی آ جاتی ہے' زعفران اور املتاس سے زردی آ جاتی ہے۔ اور مہندی لگانے سے سرخی آ جاتی ہے۔ روزہ رکھنے اور نیند نہ آنے سے اور زیادہ تھکان سے اور بہت بھوک اور دیر تک پیشاب روکنے سے زردی یا سرخی آ جاتی ہے۔ کبھی بہت جاگنے سے قارورہ کا رنگ سفید ہو جاتا ہے۔ بہت پانی پینے سے رنگ ہلکا ہو جاتا ہے۔ دستوں کے بعد قارورہ قابل اعتبار نہیں رہتا۔ غذا کھانے سے بارہ گھنٹہ بعد کا قارورہ پورے اعتبار کے قابل ہے۔ جب صبح کو قارورہ دکھلانا ہو تو رات کو بہت پیٹ بھر کر نہ کھائیں۔ زچہ کا قارورہ قابل اعتبار نہیں رات کو اگر کئی بار پیشاب کیا تو صبح کو قارورہ قابل اعتبار نہیں۔ اگر قارورہ چھ گھنٹہ رکھا رہا۔ تو دکھلانے کے قابل نہیں رہا اور بعضے قارورے اس سے کم میں بھی خراب ہو جاتے ہیں۔ غرض جب دیکھیں کہ ان کے رنگ اور بو میں فرق آ گیا تو دکھلانے کے قابل

نہیں رہا۔(15) جلدی جلدی بے ضرورت حکیموں کو نہ بدلو۔ حکیم کو خوش رکھو اور اس کے خلاف مت کرو اگر فائدہ نہ ہو تو اس کو الزام مت دو اس کو دے کر احسان مت جتلاؤ۔(16) مریض پر سختی مت کرو۔ اس کی سخت مزاجی کو جھیلو اس کے سامنے ایسی کوئی بات نہ کرو جس سے اس کو ناامیدی ہو جائے چاہے کیسی ہی اس کی حالت خراب ہو مگر اس کی تسلی کرتے رہو۔
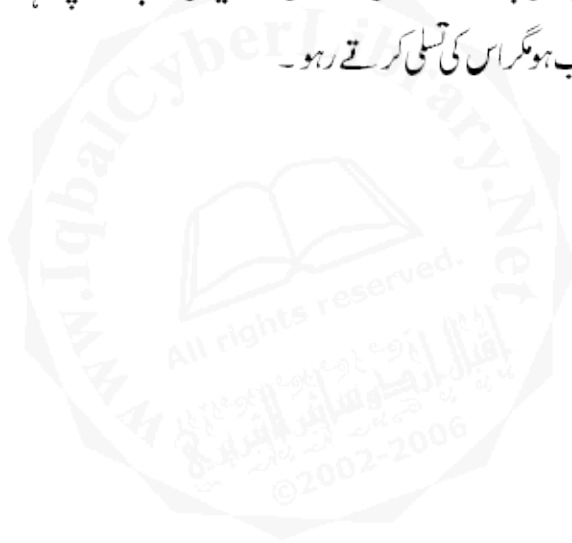
بعض طبی اصطلاحوں کا بیان

نسخوں میں بعض الفاظ اصطلاحی لکھے جاتے ہیں بعضے علاجوں کے خاص خاص نام ہیں ان کو مختصراً یہاں لکھ جاتا ہے۔

مدر بول: پیشاب اتارنے والی دوا

مدر حیض: حیض جاری کرنے والی دوا

مدر لبن: دودھ اتارنے والی دوا

مدمل: وہ زخم بھرنے والی دوا

منضج: وہ دوا جو مادے کو نکلنے کے لئے تیار کرے

مسہل: دست لانے والی دوا

مفتت حصاۃ: پتھری کو توڑنے والی دوا

مقیئ: قے لانے والی دوا

ملین: بہت ہلکا مسہل

آبزن: خالی پانی میں یا پانی میں کوئی دوا پکا کر اس میں بیٹھنا

انکباب: بھپارہ لینا۔

نجور: دوا سلگا کر دھونی لینا بعض وقت رحم کے اندر کسی دوا کا دھواں پہنچانا منظور ہوتا ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ دوا کو آگ پر ڈال کر ایک کونڈا سوراخ دار اس پر ڈھانک کر اس سوراخ پر بیٹھ جائیں۔

پاشویہ: دوا کے پانی سے پیروں کو دھارنا اس کی مفصل ترکیب بخار کے بیان میں مذکور ہے

تبرید: ٹھنڈی دوا دینا مسہل کے بعد جو دوا دی جاتی ہے اس کو تبرید اس واسطے کہتے ہیں کہ یہ دوا اکثر ٹھنڈی ہوتی ہے اور مسہل کے نقصانات دور کرنے کے لئے دی جاتی ہے کیونکہ مسہل سے آنتوں وغیرہ کو ضرور کچھ نہ کچھ نقصان پہنچتا ہے فالج وغیرہ ٹھنڈے امراض میں کبھی تبرید معتدل بلکہ گرم بھی ہوتی ہے۔

حقنہ احتقان: پاخانہ کے مقام سے بذریعہ پچکاری دوا پہنچانا۔

حمول: رحم میں دوا کا رکھنا

فرزجہ: اس کے بھی وہی معنی ہیں

قطور: کان وغیرہ میں دوا ٹپکانا

تخلخہ: ترچیز سنگھانا اس کی ترکیب بھی بخار کے بیان میں ہے

نطول: دھارنا اس کی ترکیب یہ ہے کہ جن دواؤں سے دھارنا ہو ان کو پانی میں پکا کر جب نیم گرم رہ جائے ایک بالشت اونچے سے دھار باندھ کر ڈالیں۔

تولنے کے باٹ

۸چاول = ایک رتی	درہم = ۳/۱/۲ماشہ	انگریزی باٹ
۸رتی = ایک ماشہ	دانگ = پونے چاررتی	گرین = آدھی
بارہ ماشہ = ایک تولہ	رطل = ۳۴تولے	ڈرام = تمیں
۵تولہ = ایک چھٹانک	ساڑھے چار ماشہ	اونس = ۸ڈرا
۱۶چھٹانک = ایک سیر	مثقال = ساڑھے چار	۱/۲
۵سیر = ایک دھڑی	ماشہ	پونڈ = ۱۲او
۴۰سیر = ایک من	دام پختہ = بیس ماشہ	آد

بعض بیماریوں کے ہلکے ہلکے علاج

ان علاجوں کے لکھنے سے یہ مطلب نہیں کہ ہر آدمی حکیم بن جائے بلکہ اتنی غرض ہے کہ ہلکی ہلکی معمولی شکایتیں اگر اپنے آپ کو یا بچوں کو ہو جائیں اور حکیم دور ہو تو ایسے وقت میں جیسے اکثر عورتوں کی عادت ہے کہ سستی کی وجہ سے نہ حکیم کو خبر کرتی ہیں اور ناواقف ہونے کی وجہ خود بھی کوئی تدبیر نہیں کر سکتیں، آخر کو وہ مرض یونہی بڑھ جاتا ہے پھر مشکل پڑ جاتی ہے۔ تو ایسے موقعہ کے واسطے اگر عورتوں کو کچھ واقفیت ہو جائے تو ان کے کام آئے اور دوسرے بعض بیماریوں کے پرہیز اور بعض بیماریوں سے بچنے کے طریقے معلوم ہو جائیں گے تو اپنی اور اپنے بچوں کی حفاظت کر سکیں گی۔ تیسرے بعض دواؤں کا بنانا اور حکیم کے بتلائے ہوئے علاج کے برتاؤ کا طریقہ اور مریض کی خدمت کرنا اور اس کو آرام دینے کا سلیقہ آ جائے گا۔ اس واسطے تھوڑا تھوڑا لکھ دیا ہے۔ اور اس میں ان باتوں کا خیال رکھا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو آسان تدبیریں بتلائی ہیں اور اسی طرح لکھا ہے کہ اگر عورتیں ذرا بھی سمجھ رکھتی ہوں تو سمجھ لیں اور بیماریاں وہی لکھی گئی ہیں جو اکثر ہوا کرتی ہیں اور دوائیں ایسی لکھی ہیں جو کسی حال میں نقصان نہ کریں اور اگر کہیں قیمتی نسخہ لکھا گیا ہے تو اس کے ساتھ ہی سستا بھی لکھ دیا ہے جو فائدہ میں قیمتی کے قریب ہے۔ لیکن اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے یا مرض اچھی طرح نہ پہچانا جائے یا مرض بھاری ہو تو ہرگز دوا خود مت دو۔ حکیم کو خبر کرو اور اگر دور ہو تو وہ نذرانہ چاہتا ہو یا دوا قیمتی بتلائے اور خدائے تعالیٰ نے گنجائش دی ہو تو خرچ کی کچھ پرواہ مت کرو جان سے بہتر مال نہیں ہے اور بالکل گنجائش نہ ہو تو خدائے تعالیٰ سے دعا کرو۔ ان کو بڑی قدرت ہے کچھ دوا دارو پر حصر نہیں دوا سے ذرا نفس کو تسلی ہوتی ہے اور شفا دینے والے اور خود دوا میں اثر دینے والے وہی ہیں۔ وہ اگر چاہیں دوا سے بھی اچھا نہ ہو اور اگر وہ چاہیں بے دوا بھی اچھا کر دیں چنانچہ دونوں باتیں رات دن نظر آتی ہیں۔ اب بیماریوں کے نام اور ان کی دوائیں لکھی

جاتی ہیں اور یاد رکھو کہ تم کو جو دوا بازار سے منگوانا ہو جس طرح کتاب میں اس کا نام لکھا ہے اسی طرح خوب صاف خط سے لکھ کر یا لکھوا کر بازار بھیج دو پنساری دے دے گا۔

سر کی بیماریاں

سر کا درد: یہ کئی طرح کا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک کا علاج جدا ہے۔ مگر یہاں ایسی دوائیں لکھی جاتی ہیں کہ کئی طرح کے درد سر میں فائدہ دیتی ہیں اور نقصان کسی طرح کا نہیں کرتیں۔ دوا۔ تین ماشہ بنفشہ' تین ماشہ گل مچکن' تین ماشہ گل نیلوفر پانی میں پیس کر پیشانی پر لیپ کریں۔ دوسری دوا: تین ماشہ آڑو کی گٹھلی کی گری پانی میں پیس لیں اور تین ماشہ تخم کاہو الگ خشک پیس لیں۔ پھر دونوں کو ملا کر پیشانی اور کنپٹی پر لیپ کر دیں۔ بہت موثر یعنی اثر والی دوا ہے اور اگر سردی ہو تو تین ماشہ کباب چینی پیس کر اس میں اور ملا لیں۔ تیسرا نسخہ۔ جو ہر قسم کے درد سر کے لئے مفید ہے خواہ نیا ہو یا پرانا۔ مادہ سے ہو یا بلا مادہ کے رسوت' خطمی کے پھول' گل سرخ' بنفشہ' صندل سرخ اور صندل سفید سب تین تین ماشہ' گل بابونہ ایک ماشہ' پوست خشخاش ایک ماشہ' املتاس ایک ماشہ' ہری مکوہ کے پانی میں پیس کر لیپ کریں۔ دماغ کا ضعیف ہونا۔ اگر مزاج گرم ہے تو خمیرہ گاؤزبان کھائیں اور اگر مزاج سرد ہے تو خمیرہ بادام کھائیں ان دونوں خمیروں کی ترکیب سب بیماریوں کے بیان ختم ہونے کے بعد لکھی ہوئی ہے وہاں دیکھ لو اور ابھی لمبے لمبے نسخے سب اسی جگہ ساتھ ہی لکھ دیئے ہیں بیچ میں جہاں ایسے نسخوں کا نام آئے گا اس جگہ اتنا لکھ دیا جائے گا کہ اس کو خاتمہ میں دیکھو تم خاتمہ کا یہی مطلب سمجھ جانا۔

آنکھ کی بیماریاں

آئینہ یا کوئی چمک دار چیز آفتاب کے سامنے کرکے آنکھ پر اس کا عکس ہرگز مت ڈالو۔اس سے کبھی دفعتہً بینائی جاتی رہتی ہے۔

دوا: جس سے آنکھ کی بہت سی بیماریوں سے حفاظت رہے اور نگاہ کو قوت ہو۔انار شیریں اور انار ترش کے دانے اور دانوں کے بیچ میں کے پردے اور گودا لے کر کچلیں اور کئی تہ کپڑے میں چھان لیں جو عرق نکلے وہ آب انار کہلاتا ہے۔یہ عرق ڈیڑھ چھٹانک اور اس میں شہد چھٹانک بھر ملا کر مٹی یا پتھر کے برتن میں ہلکی آنچ پر پکائیں اور جھاگ اتارتے رہیں یہاں تک کہ گاڑھا ہو کر جمنے کے قریب ہو جائے پھر شیشی میں احتیاط سے رکھ لیں اور ایک ایک سلائی اپنے اور اپنے بچوں کی آنکھ میں لگایا کریں۔انشاءاللہ تعالیٰ آنکھ کی اکثر بیماریوں سے حفاظت رہے گی' اور بینائی میں ضعف نہیں آئے گا۔دوسری دوا۔کہ وہ بھی آنکھ کو اکثر بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے۔تازہ آملے یعنی آنولے لے کر کچل کر پانی میں نچوڑ لیں اور چھان کر لوہے کے برتن میں پکائیں یہاں تک کہ گاڑھا ہو جائے پھر شیشی میں احتیاط سے رکھ لیں اور ایک ایک سلائی لگایا کریں۔رگڑا' جو کہ گھانجی یعنی انجن ہاری اور پڑوال اور پلکوں کی خارش اور موٹاپن اور آنکھ کی سرخی کے لئے بہت مفید ہے۔سفید جست دو دو تولہ سمندر جھاگ اور کونپل نیم کی اور پھٹکری کچی اور اقلیمیائے ذہب نو' نو ماشہ اور لونگ چھ ماشہ اور افیون اور چراغ کا گل پانچ پانچ ماشہ اور نیلہ تھوتھہ کھیل کیا ہوا دو ماشہ اور رسوت ایک تولہ اور چھوٹی ہڑ ایک تولہ سب کو سرمہ کی طرح پیس کر سرسوں کے چھ تولہ خالص تیل میں ملا کر کانسی کے کٹورہ میں نیم کے سونٹے سے آٹھ دن تک رگڑیں پھر ایک سو ایک بار ٹھنڈے پانی سے دھو ڈالیں اور کسی صاف برتن میں گرد سے بچا کر رکھ لیں۔پڑوان کو اکھاڑ کر جڑوں پر لگائیں دو چار دفعہ کے لگانے سے نکلنے بند ہو جاتے ہیں اور گھانجی پر چالیس دن لگائیں تمام عمر نہ نکلیں اور بھی آنکھ کے بہت سے

امراض کو مفید ہے۔ چراغ کا گل یہ ہے کہ روئی کو تیل میں بھگو کر جلائیں جب بجھنے کے قریب آئے تو ڈھانک دیں کہ ٹھنڈی ہو جائے۔ آنکھ دکھنے آنا۔ جو یہ مشہور ہے کہ جب آنکھ دکھنے آئے تو تین دن تک دوا نہ کرے یہ بالکل غلط ہے بلکہ پہلے ہی دن غور سے علاج کرو البتہ شروع میں کوئی تیز دوا نہ لگاؤ بلکہ اخیر میں بھی نہ لگاؤ۔ جب تک کہ کوئی بڑا ہوشیار تجربہ کار حکیم نہ بتلا دے۔

دوا: اگر اول دن آنکھ دکھنے میں لگائی جائے تو مفید ہو اور کسی حال میں مضر نہ ہو یعنی نقصان نہ کرے ذرا سی رسوت گلاب میں یا مکو کے پانی میں گھس کر لیپ کریں۔ دوسری دوا پوٹلی کی۔ تین تین ماشہ پھٹکری سفید اور زیرہ سفید اور پوست کا ڈوڈا اور ایک ماشہ افیون اور چار ماشہ پٹھانی ہو دا اور چھ ماشہ املی کے پتے اور اڑھائی عدد نیم کے پتے سب کو کچل کر دو تین پوٹلی بنا لے کوری پیالی میں پانی بھر کر اس میں چھوڑے رکھے اور آنکھوں کو لگایا کرے۔ اگر سردی کے دن ہوں تو ذرا گرم کر لے۔ تیسری دوا۔ آنکھ دکھنے کے شروع سے لے کر اخیر تک لگا سکتے ہیں رو ہوں اور چھوٹے موٹے زخم اور آنکھ کی بہت بیماریوں کو فائدہ مند ہے آنکھ میں بالکل نہیں لگتی۔ چاکسو کی گری چھ ماشہ اور مصری مدبر کی ہوئی انزروت اور نشاستہ تین تین ماشہ سرمہ کی طرح پیس کر رکھ لیں اور ایک ایک سلائی یا تین تین سلائی سوتے وقت چاہے صبح و شام لگائیں اور اگر اس کو اوپر سے دو پھایہ روغن گل یا گھی میں بھگو کر تھوڑی دیر ٹھنڈے گھڑے پر رکھ کر جب وہ ٹھنڈے ہو جائیں پھر ان پھایوں کو آنکھوں پر رکھ کر مٹی کی دو ٹکیاں جو پانی میں گوندھ کر بنائی ہوں رکھ کر پٹی باندھ دیں تو بہت جلدی نفع ہو۔ چاکسو کی گری نکالنے کی ترکیب ابھی موتیا بند کے بیان میں آتی ہے اور انزروت اس طرح مدبر ہوتی ہے کہ انزروت کو باریک پیس کر بکری یا گائے یا بھینس کے دودھ میں گوندھ کر جھاؤ کی لکڑی پر لپیٹ کر بہت ہلکی آنچ پر سکھائیں پھر لکڑی پر سے اتار کر کام میں لائیں اور انزروت آنکھ میں کبھی بغیر مدبر کیے ہوئے نہ

لگائیں ورنہ نقصان دے گی۔ فائدہ: جہاں بچوں کی آنکھیں دکھنے کا بیان آئے گا وہاں کچھ ضروری چیزیں کھانے پینے کے متعلق لکھی ہیں بڑے آدمی بھی ان کا خیال رکھیں اور کچھ نسخے بھی اور لکھے ہیں۔ آنکھ کرباہر نکل آنا۔ اس کو عربی میں جحوز العین کہتے ہیں۔ دوا۔ دو ماشہ گل خطمی تین ماشہ گل سرخ، تین ماشہ صندل سرخ، دو ماشہ ہلیلہ، سیاہ، ایک ماشہ زربی۔ ان سب کو ہری مکو اور ہری کاسنی کے پانی میں پیس کر نیم گرم یعنی ہلکا ہلکا سہاتا گرم کرکے لیپ کریں۔

دوا: جس کو اگر تندرستی میں لگا دیں تو اکثر امراض سے حفاظت رہے اور اگر آنکھ دکھ کر اچھی ہونے کے بعد لگا دیں تو ایک عرصہ تک نہ دکھنے اور معمولی جالے تک کو کاٹ دے اور بینائی کو نہایت تیز کرے۔ سوکھے آنولے پاؤ بھر لے کر آدھ سیر پانی میں اوٹا لیں جب پاؤ بھر پانی رہ جائے مل کر چھان کر یہ پانی رکھ لیں پھر چھوٹی ہڑ بارہ عدد اور چھوٹی پیپل بارہ عدد اور کالی مرچ اڑھائی عدد کھرل میں یا سل پر ڈال کر پیسنا شروع کر دیں اور وہ آنولے کا پانی ڈالتے جائیں اور یہاں تک پیسیں کہ سب پانی جذب ہو جائے پھر اس دوا کی گولیاں بنا کر رکھ لیں اور بوقت پانی میں گھس کر سلائی سے لگائیں۔

موتیا بند: ۔اس کا نام عربی میں نزول الماء ہے آج کل یہ مرض بہت ہونے لگا ہے اور اس میں آنکھ میں تل میں پانی اتر آتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ بینائی بالکل جاتی رہتی ہے۔ اور گو اس کا پہچاننا مشکل ہے مگر ایسی تدبیریں لکھی جاتی ہیں کہ اگر پہچاننے میں غلطی بھی ہو تو نقصان نہ کرے۔ شروع علامت یعنی پہچان اس کی یہ ہے کہ آنکھ کے سامنے مکھی بھنگے ترمرے سے معلوم ہوتے ہوں اور چراغ کی لو صاف نہ معلوم ہو بلکہ ایسی معلوم ہو کے لو کے آس پاس ایک برا سا حلقہ ہے اس وقت یہ سرمہ بنا کر لگائیں۔ اگر موتیا بند نہ ہوگا تو آنکھ کی دوسری بیماریوں کو بھی فائدہ دے گا۔ سوا تولہ سفیدہ کاشغری اور آٹھ ماشہ ببول کا گوند اور آٹھ ماشہ اقلیمیائے نقرہ اور چار ماشہ

سنگ راسخ اور چار ماشہ سچا سیپ اور چھ ماشہ شاونج عدسی جو پانی سے مغسول کیا گیا ہو یعنی خاص ترکیب سے دھویا گیا ہو اور وہ ترکیب ابھی بتائی جائے گی اور دو ماشہ سرمہ اور دو ماشہ چاندی کے ورق اور تین ماشہ چھلے ہوئے چاکسو۔ ان کے چھیلنے کی ترکیب بھی ابھی بتلا دی جائے گی اور ایک ماشہ نشاستہ ان سب کو سرمہ کی طرح پیس کر رکھ لیں اور ایک ایک سلائی صبح و شام لگایا کریں یہ سرمہ آنکھ سے پانی بہنے اور ضعف بصارت کو بھی مفید ہے۔ شاونج کے مغسول کرنے کی ترکیب یہ ہے شاونج کو سرمہ کی طرح باریک پیس کر بڑے سے برتن میں پانی میں ڈال دیں ایک منٹ کے بعد اوپر کا پانی علیحدہ کر لیں اس علیحدہ کیے ہوئے پانی میں جو کچھ شاونج نیچے بیٹھ جائے وہ نکال لیں یہ مغسول ہے اور اس بڑے برتن میں جو شاونج رہ گیا ہے پھر پیس کر اسی طرح دھولیں اور چاکسو کے چھیلنے کی ترکیب یہ ہے کہ اس کو ڈھیلی پوٹلی میں باندھ کر نیم کے پتوں کے ساتھ جوش دیں جب یہ خوب پھول جائیں مل کر چھلکے دور کر دیں اور اندر کا مغز لے لیں اور دو ماشہ انزروت اور چار رتی ببول کا گوند اور چار رتی افیون اور چار رتی زعفران سب کو باریک پیس کر انڈے کی سفیدی میں ملا کر روپے کے برابر کاغذ کی دو ٹکیاں تراش کر اس میں سوئی سے بہت سے سوراخ کر کے ان دونوں کاغذوں پر یہ دوا لگا کر دونوں کن پٹیوں پر چپکا دے اور صبح و شام بدل دیا کرے۔ یہ گل لگانا بھی کسی حالت میں نقصان نہیں کرتا اور رات کو ہر روز اطریفل کشنیزی ایک تولہ کھایا کریں اور کبھی چھٹے ساتویں دن ناغہ بھی کر دیا تاکہ عادت نہ جائے اگر موتیا بند ہوگا۔ ان تدبیروں سے نفع ہو جائے گا۔ اور موتیا بند نہ ہو جب بھی ان میں کسی طرح کا نقصان نہیں۔ جب آنکھ میں ذرا بھی دھند پائیں یہ تدبیر ضرور کر لیں اور کم سے کم تین مہینے نباہ کریں جب پانی زیادہ اتر آتا ہے تو بنیائی جاتی رہتی ہے پھر سوائے شگاف دینے کے اور کوئی علاج نہیں جس کو آنکھ بنوانا کہتے ہیں۔ بلکہ بننے کے بعد بھی آنکھ کمزور رہتی ہے۔

کان کی بیماریاں

فائدہ:۔ پیٹ بھر کر کھانا کھا کر فوراً سو رہنے سے کان جلدی بہرے ہو جاتے ہیں۔ جب تک کھانا کھانے کے بعد دو گھنٹے نہ گزر جائیں ہرگز مت سویا کرو۔ فائدہ اگر بچپن سے عادت رکھیں کہ کبھی کبھی کان میں روغن بادام تلخ پانچ بوند نیم گرم ٹپکا لیا کریں تو امید ہے کہ آخیر عمر تک کبھی سننے میں فرق نہ آئے۔ دوا۔ جس سے کان کا میل نکل جاتا ہے۔ سہاگہ کھیل کیا ہوا۔ خوب باریک پیس کر تھوڑا سا کان میں ڈالیں اور اوپر سے کاغذی لیموں کا عرق نیم گرم پانچ چھ بوند ٹپکائیں اور جس کان میں یہ دوا ڈالیں اسی طرف کی کروٹ پر سو رہیں۔ دو تین دن میں میل بالکل صاف ہو جائے گا۔ اور سلائی وغیرہ سے میل نکلوانے کی ضرورت نہ پڑے گی۔ دوا۔ جس سے مچھیر یا کوئی اور جانور جو کان میں گھس گیا ہو نکل جائے۔ تین ماشہ آڑو کے پتے' یہ باغوں میں بہت ملتے ہیں اور تین ماشہ ہرے پودینے کے پتے اور تین ماشہ سقمونیا سب کو باریک پیس کر چھان کر کان میں نیم گرم ٹپکائیں۔ اس سے وہ جانور مر جائے گا۔ جب اس کا چلنا پھرنا کان میں معلوم نہ ہو اس وقت روغن بادام نیم گرم خوب بھر دو اور کان کے سوراخ میں روئی لگا کر کان کو جھکا کے رکھو۔ تھوڑی دیر بعد روئی نکال دو وہ جانور بھی تیل کے ساتھ نکل آئے گا اور فقط تیل کان میں خوب بھر دینے سے بھی جانور مر جاتا ہے۔ کان کا درد۔ خواہ کسی قسم کا ہو اس کے لئے یہ روغن مفید ہے اور کسی وقت میں نقصان دینے والا نہیں اگر گھر میں ہمیشہ تیار رہے تو بہتر ہے چھ ماشہ بنفشہ چھ ماشہ افسنتین رومی اور تین ماشہ اسطوخودوس اور چھ ماشہ گل بابونہ رات کو پاؤ بھر پانی میں بھگو دیں۔ صبح کو اتنا جوش دیں کہ پانی آدھا رہ جائے پھر مل کر چھان کر دو تولہ روغن گل اور چھ ماشہ سرکہ ملا کر اتنا اوٹا لیں کہ پانی اور سرکہ جل کر صرف تیل رہ جائے پھر چار رتی کافور اور ایک ماشہ مصطگی رومی اور ایک ماشہ انزروت باریک پیس کر اس تیل میں ملا کر رکھ لیں۔ حسب ضرورت ہو نیم گرم پانی میں

ٹپکائیں۔

ناک کی بیماریاں

فائدہ۔ اگر سرسام میں نکسیر جاری ہو جائے تو اس کومت بند کرو۔ البتہ اگر بہت زیادہ ہو جائے تو بند کر دینا چاہئے۔نکسیر:۔ اگر خفیف جاری ہووے تو امرود کے پتوں کا پانی نچوڑ کر ناک میں چڑھانے سے بند ہو جاتی ہے۔دوسری دوا:۔جس کی بہت قوی تاثیر ہے۔اول ٹھنڈا پانی سر پر ڈالو۔پھر تین ماشہ مازو اور تین ماشہ پوست انار اور تین ماشہ گل سرخ اور چھ ماشہ چھلکے اتری ہوئی مسور اور پندرہ ماشہ رسوت ان سب کو باریک پیس کر گلاب اور خرفہ کے پتوں کے پانی میں ملا کر پیشانی اور سر پر لیپ کرو۔ مگر یہ دوا بہت بوڑھے آدمیوں کو استعمال نہ کرنا چاہئے۔تیسری دوا:۔جو ہر طرح کی نکسیر کو مفید ہے اور ہر عمر میں استعمال کر سکتے ہیں۔تین ماشہ سفید صندل اور تین ماشہ رسوت اور تین ماشہ گل نار اور چار رتی کافور ان سب کو چھ تولہ گلاب میں پیس کر اس میں کپڑا بھگو کر پیشانی پر رکھیں۔زکام اور نزلہ۔آج کل یہ بہت ہونے لگا ہے۔اس کو ہلکا مرض نہ سمجھو بلکہ شروع ہوتے ہی فکر کر کے علاج اور پرہیز کرو۔ یہ جو مشہور ہے کہ تین دن تک دوا نہ پیو یہ بات پہلے زمانہ میں تھی جس وقت طبیعتیں قوی ہوتی تھیں اور بیماری کو خود دفعہ کر دیتی تھیں اب طبیعتیں کمزور ہو گئیں اب اس بات کے بھروسہ نہ رہیں زکام اگر ہمیشہ رہے دماغ کمزور ہو جاتا ہے اور اگر شروع ہو کر بند ہو جائے تو طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ کبھی جنون ہو جاتا ہے۔جس طرح کا زکام ہو فوراً حکیم سے کہہ کر اس کا علاج کرنا چاہئے اور غذا کام میں مونگ کی دال رکھو۔چکنائی اور مٹھائی اور دودھ دہی اور ترشی سے پرہیز لازم سمجھو اور شروع زکام میں سر پر تیل نہ ملو اخیر میں مضائقہ نہیں اور شروع زکام میں چھینک لینے کے لئے کوئی ہلاس نہ سونگھو اس سے بعض دفعہ آنکھ میں پانی اتر آتا ہے۔اور بینائی جاتی رہتی ہے۔اور جب زکام بالکل اچھا ہو جائے تو کوئی دوا دماغ

اور ہر روز ملا کر کریں ۔ دوسرا منجن :۔ بہت آزمایا ہوا سات ماشہ بارہ سینگے کا جلا ہوا سینگ اور سات ماشہ چھوٹی مائیں اور سات ماشہ ناگر موتھا اور سات ماشہ گل سرخ اور سات ماشہ بالچھڑ اور پونے دو ماشہ نمک لاہوری باریک پیس کر رکھ لیں اور ہر روز ملا کریں ۔تیسرا منجن ۔دانت کیسے ہی کمزور ہوں اور ہلنے لگیں ہوں اس منجن سے جم جاتے ہیں ۔مسوڑھوں سے اگر خون بہتا ہو اس کو بھی مفید ہے ۔رومی مصطگی، پھٹکری خام، لوبان، سنگجراحت، طباشیر، لوہے کا برادہ، سیاہ مرچ، سفید گول مرچ گتیس، آملیں، چھالیہ، مازو، سیکھری جھربیری کی چھال، جامن کی چھال ببول کی چھال گوندنی کی چھال یہ سب چیزیں ایک ایک ماشہ لے کر باریک پیس کر رکھ لیں اور رات کو مل کر پان کھا کر سورہیں ۔صبح کو ایک شاخ کھجور کی پانی میں جوش دے کر کلی کریں ۔اگر یہ کلی نہ بھی کریں تو مضائقہ نہیں ۔چوتھا منجن ۔جو دانتوں کے درد اور ڈاڑھ کلنے اور نکلنے کے لئے مفید ہے ۔مصطگی رومی عاقر قرحا، نمک لاہوری، تمباکو سب تین تین ماشہ لے کر باریک پیس کر ملیں اور منہ لٹکا دیں ۔

حلق کی بیماریاں

گلا دکھنا ۔شہتوت کا شربت دو چار دفعہ چاٹ لیں بہت ہوتا ہے ۔اور بیماریوں میں حکیم سے پوچھیں ۔

سینہ کی بیماریاں

آواز بیٹھ جانا ۔اگر زکام کھانسی کی وجہ سے ہے تو زکام کھانسی کا علاج کرنا چاہئے اور اگر یوں ہی بیٹھ گئی ہو تو یہ دوا کریں ۔ساڑھے تین ماشہ ابریشم خام مقرض اور پانچ ماشہ بیخ سوسن اور چار ماشہ اصل السوس مقشر یعنی ملہٹی چھلی ہوئی اور نو دانہ سپستاں یعنی لسوڑہ اور دو تولہ مصری ۔ان سب کو جوش دے کر چھان کر چائے کی طرح گرم گرم پئیں ۔دوا ۔گاڑھے اور جمے ہوئے بلغم کو نکالنے والی ۔چار ماشہ اصل السوس مقشر اور چار ماشہ گاؤزبان اور ایک عدد ولایتی انجیر اور پانچ ماشہ گل بنفشہ اور نو دانہ

سپستان اور دو تولہ مصری ان سب کو پانی میں جوش دے کر چھان کر اور سات دانہ بادام شیریں کا شیرہ نکال کر اس میں ملا کر نیم گرم پیویں اور یہ چٹنی چاٹیں اس سے بھی بلغم نکل جاتا ہے۔ رب السوس۔ کتیرا صمغ عربی کاکڑا سینگی نشاستہ یہ سب چیزیں ایک ایک ماشہ اور ایک دانہ مغز بادام شیریں ان سب کو باریک پیس کر دو تولہ شربت بنفشہ میں ملا کر رکھ لیں اور تھوڑی تھوڑی چاٹیں اور اگر کھانسی میں کف پتلا نکلتا ہے تو یہ دوا کرو۔ چار ماشہ اصل السوس مقشر اور پانچ دانہ عناب اور پانچ ماشہ تخم خطمی اور پانچ ماشہ گل بنفشہ اور نو دانہ مویز منقے پانی میں بھگو کر چھان کر مصری ملا کر پیویں۔ گولی:۔ ہر طرح کی کھانسی کو مفید ہے اور کسی حال میں نقصان نہیں کرتی۔ کاکڑا سینگی باریک پیس کر پانی میں گوندھ کر سیاہ مرچ کے برابر گولی بنا کر ایک ایک گولی منہ میں رکھیں اور اگر کھانسی میں خون آنے لگے تو جلدی کسی حکیم سے کہو ایسا نہ ہو کہ پھیپھڑوں میں زخم ہو گیا ہو جس کو سل کہتے ہیں اور اگر اس کے شروع میں تدبیر نہ کی جائے تو پھر لا علاج ہو جاتا ہے اور شروع میں یہ دوا بہت مفید ہے۔ تین ماشہ برگ نونکھا اور ایک ماشہ تخم خشخاش سفید اور ایک تولہ مغز تخم کدوئے شیریں پانی میں پیس کر چھان کر دو تولہ مصری ملا کر گیرو کتیرا صمغ عربی سب ایک ایک ماشہ لے کر باریک پیس کر چھڑک کر پئیں۔ ایک ہفتہ برابر پئیں دودھ دہی وغیرہ سے بالکل پرہیز کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمام عمر سل نہ ہوگی۔ کھانسی کا ایک لعوق دمہ کے بیان میں آتا ہے۔ خشک کھانسی تر سے زیادہ تر بری ہے۔ حکیم سے علاج کراؤ۔ گولی۔ کہ سرد اور گرم کھانسی کے لئے مفید ہے اور بلغم آسانی سے نکالتی ہے۔ تین ماشہ رب السوس اور تین ماشہ مویز منقے اور نشاستہ اور صمغ عربی اور کتیرا اور مغز کدوئے شیریں چاروں چیزیں ایک ایک ماشہ اور پانچ ماشہ قند سفید پیس کر بیدانہ کے لعاب میں گوندھ کر سیاہ مرچ کے برابر گولیاں بنا لیں اور ایک ایک گولی منہ میں رکھیں۔

پسلی کا درد:۔ یہ لیپ اس کے لئے مفید ہے۔ تخم کتان چھ ماشہ اور تخم حلبہ چھ ماشہ اور

ملوخشک چھ ماشہ پانی میں بھگو کر جوش دے کر مل کر چھان کر چار تولہ روغن گل اور دو تولہ موم زرد ملا کر پھر جوش دیں۔ جب پانی جل کر تیل اور موم رہ جائے تو تین ماشہ مصطگی رومی اور تین لوبان باریک پیس کر ملا لیں۔ لیکن اگر بخار تیز ہو تو اس لیپ میں لوبان نہ ملائیں اور اگر درد بہت ہی زیادہ ہو اس لیپ میں ایک ماشہ افیون اور ایک ماشہ زعفران اور ملا لیں اور نیم گرم مالش کریں۔ دمہ اس بیماری کی جڑ تو کم ہو جاتی ہے لیکن تدبیر کرنے سے دورے ہلکے پڑ جاتے ہیں جب دورے کے آثار معلوم ہوں تو ایک وقت نہ کھانا نہ کھائیں اور جب دورہ پڑے تو جو دوا چٹنی کھانسی میں لکھی ہے وہ کریں اور کشتہ یا کوئی اور چیز زیادہ گرم وخشک نہ کھائیں اور چکنائی نہ کھائیں۔ البتہ مکھن اور مصری دور کے وقت چاٹنا بہت مفید ہے۔ اگر کوئی خاص دوا یا غذا تجربہ سے فائدہ مند ہو برابر کھائیں۔

لعوق:۔ یہ کھانسی کے لئے بہت مفید ہے اور اس سے دمہ کے دورے بھی کم پڑتے ہیں اور قبض بھی رفع ہوتا ہے۔ چار تولہ دو ماشہ مغز املتاس پانی میں بھگو کر مل چھان لیں پھر اسی پانی میں دس ماشہ مغز بادام شیریں پیس لیں پھر بیس تولہ قند سفید ملا کر شربت سے ذرا گاڑھا قوام کر لیں پھر کتیرا صمغ عربی' آرد باقلہ تینوں چیزیں سات سات ماشہ پیس کر ملا لیں اور دو تولہ روغن بادام اس میں ملا کر رکھ لیں اور تین تولہ روزانہ چاٹیں۔

دل کی بیماریاں

ہول دلی اور غشی:۔ یعنی بے ہوشی:۔ جب دل میں کسی وجہ سے ضعف بڑھ جاتا ہے ہول دلی پیدا ہو جاتی ہے اور جب زیادہ ضعف ہو جاتا ہے۔ اور جب غشی جلدی جلدی ہونے لگتی ہے تو آدمی کسی وقت دفعتہً مر جاتا ہے اس کا پورا علاج حکیم سے کرانا چاہئے لیکن یہ دوا کسی حال میں نقصان نہیں کرتی اور اکثر حالتوں میں مفید ہوتی ہے۔ ایک عدد مربائے آملہ پانی سے دھو کر ایک ورق چاندی کا لپیٹ کر اول کھا

کر پانچ ماشہ گل سیوتی اور پانچ ماشہ تخم کاسنی اور چار ماشہ گل گاؤزبان اور تین ماشہ برگ بادرنجبویہ گرم پانی میں بھگو کر چھان کر دو تولہ شربت سیب ملا کر پی لیں اور اگر عرصہ تک صرف آملہ کا مربہ ہی کھاتے رہیں تو خفقان یعنی دھڑکن کو کھو دیتا ہے اور جب کسی کو غشی آئے تو ٹھنڈے پانی کے چھینٹے منہ پر مارو۔ دل بائیں چھاتی کے نیچے ہے۔

معدہ یعنی پیٹ کی بیماریاں

فائدہ: ۔معدہ کی صحت کا بڑا خیال رکھو۔ بے بھوک ہرگز نہ کھاؤ اور جب بھوک لگنے کے بعد کھاؤ تو تھوڑی سی بھوک چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہو اور یوں نہ سمجھو کہ تھوڑا کھانے سے جان کو کیا لگے گا۔ بلکہ زیادہ سے ہضم میں فتور رہتا ہے وہ جان کو نہیں لگتا اور تھوڑا کھایا ہوا خوب ہضم ہوتا ہے۔اس سے خون زیادہ پیدا ہوتا ہے اور کھانے میں زیادہ تکلف نہ کرو اور ہمیشہ عمدہ اور نرم غذا کھانے کی عادت نہ ڈالو بلکہ ہر قسم کی غذا کی عادت رکھو۔ اگر خاص چیز کی عادت ہو جاتی ہے تو پھر اور غذا نقصان کرنے لگتی ہے اور کبھی کبھی نفل روزہ بھی رکھ لیا کرو اس میں ثواب بھی ملتا ہے اور پیٹ کی کثافت بھی تحلیل ہو جاتی ہے اور بہت بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے۔ فائدہ: ۔تربوز' کھیرا' ککڑی' وغیرہ ہلکی چیزیں پیٹ بھرے مت کھاؤ اور نہ نہار منہ کھاؤ بلکہ ایسی وقت کھاؤ کے نہ بہت بھوک ہو اور نہ بالکل پیٹ بھرا ہو۔ بہت بھوک میں ان چیزوں کے کھانے سے بعض دفعہ یہ چیزیں بالکل صفرا یعنی پت بن جاتی ہیں اور ہیضہ کی صورت پیدا ہو جاتی ہیں اور بھرے پیٹ پر کھانے سے دوسری غذا کو اچھی طرح ہضم نہیں ہونے دیتیں۔ فائدہ: ۔چکنائی زیادہ کھانے سے معدہ ضعیف ہو جاتا ہے۔ فائدہ: ۔حتی الامکان مسہل کی عادت نہ ڈالو اس سے معدہ کی قوت بالکل جاتی رہتی ہے۔ فائدہ: معدہ بالکل بیچ پیٹ میں ہے اگر معدہ پر کوئی دوا لگانا ہو تو بیچ پیٹ میں ناف تک لگاؤ۔

قے کرانے کا بیان

اگر کبھی زیادہ کھانے سے یا اور کسی ضرورت سے قے کرنا ہو تو اس دوا سے قے کرو۔ ڈیڑھ تولہ مولی کے بیج اور ڈیڑھ تولہ سویہ کے بیج ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دے کر چار تولہ سرکہ کی سکنجبین ملا کر نیم گرم پئیں۔ اور انگلی یا حلق پر میں ڈال کر قے کریں۔ یہ دوا بہت تیز نہیں ہے۔ اور کسی حال میں نقصان نہیں کرتی اور قے کی حالت میں آنکھوں پر ہاتھ رکھ لو ورنہ آنکھ پر بڑا صدمہ پہنچتا ہے اور قے کے بعد جب تک طبیعت بالکل نہ ٹھہر جائے۔ (ٹھنڈا) پانی ہرگز نہ پیو ورنہ بائے گولہ کے درد کا اندیشہ ہے بلکہ قے کے بعد ٹھنڈے پانی سے منہ دھو ڈالو اور اگر مزاج سرد ہے تو نیم گرم پانی سے کلی کر دو اور اگر مزاج گرم ہے تو ٹھنڈے پانی سے کلی کرو۔

قے روکنے کا بیان

بعض وقت مسہل پینے سے متلی ہونے لگتی ہے اس کا دفعیہ یہ ہے کہ بازو خوب کس کر باندھو اور ٹہلاؤ اور الائچی اور پودینے کے پتے چباؤ اگر اس سے طبیعت نہ ٹھیرے تو فم معدہ یعنی کوڑی پر یہ لیپ کرو۔ تین ماشہ گلاب زیرہ اور ایک ماشہ صندل سفید اور ایک ماشہ طباشیر ان سب کو دو تولہ گلاب اور تین ماشہ سرکہ میں پیس کر کوڑی پر مالش کرو۔ یہ دوا لگا کر تھوڑی دیر کے بعد جو دوا چاہو پلاؤ قے نہیں کرتی۔

ہیضہ کا بیان

یہ سخت بیماری ہے اس کا علاج کسی ہوشیار حکیم سے جلدی کرنا چاہئے۔ یہاں دو نسخے ایسے لکھے جاتے ہیں جو کسی حالت میں نقصان نہ کریں۔ خواہ دست بند کرنے ہوں یا جاری رکھنے ہوں۔ ایک نسخہ تو یہ ہے کہ چھ ماشہ گل سرخ تین چھٹانک گلاب میں جوش دیں۔ جب آدھا رہ جائے تو دو تولہ شربت انار شیریں ملا دیا جائے اور چھ رتی نارجیل دریائی اور ایک ماشہ زہر مہرہ خطائی عرق بید مشک میں گھس کر بغیر چھانے ملا دیا جائے اور دو تین دفعہ میں پلائیں۔ اس کے پینے سے اگر پیٹ میں کچھ مادہ ہوتا

ہے تو ایک دو دست ہو جاتے ہیں۔ اور اگر کچھ مادہ نہیں تو اسی سے دست بند ہو جاتے ہیں۔ دوسرا نسخہ۔ عرق کافور نہایت مفید چیز ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک تولہ کافور پیس کر اس میں تین تولہ سرکہ ملا کر شیشی میں بند کر کے تین روز دھوپ میں رکھیں اور ہر روز ہلا دیا کریں۔ بعد تین روز کے چھان کر کاگ لگا کر نیلا کاغذ یا نیلا کپڑا شیشی پر لپیٹ کر احتیاط سے رکھیں۔ جب پیاس زیادہ ہو تو دس دس بوند دو دو تولہ گلاب میں ملا کر پلائیں نہایت مفید ہے اور اگر وبا کے موسم میں تندرست آدمی بھی اسی عرق کو ہر روز پانچ بوند پانی میں ڈال کر یا پتاشہ میں لے کر پیتے رہیں تو انشاء اللہ ہیضہ سے حفاظت رہے یہ گھروں میں تیار رہنے کی چیز ہے لیکن سرد مزاج والے اور بچے اس کو تندرستی میں نہ پئیں اور ہیضہ میں پئیں تو مضائقہ نہیں۔ اور یہ عرق کافور کتے کے کاٹے پر لگائیں تو اکسیر ہے اور بعضی قسموں کے ہیضہ میں خالی پانی دینا بہت نقصان کرتا ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ آدھ سیر پانی یا آدھ سیر عرق سونف میں آدھ پاؤ عرق گلاب ملا کر رکھ لیں اور پیاس میں یہی پلائیں۔ اس سے کسی حالت میں نقصان نہیں ہوتا۔ ہیضہ کے مریض کو خواہ مخواہ پانی سے نہ ترسائیں اور ہیضہ والے کو جب ایسی بھوک نہ ہو جس سے بے قرار ہو جائے تب تک غذا نہ دو اور جب ایسی بھوک ہو تب دو تین تولہ شوربا یا اسی قدر آش جو لیموں کاغذی کا عرق ڈال کر پلاؤ اور آہستہ آہستہ غذا بڑھاؤ یک لخت پیٹ بھر کر نہ دو۔ ورنہ پھر بچنا مشکل ہے اور اگر ہیضہ والے کو نیند آ جائے تو سونے دو یہ اچھے ہونے کی نشانی ہے اور بخار آ جانا بھی اچھی علامت ہے اور پیشاب بند ہو جانا بری علامت ہے۔ نبضیں چھوٹ جانا چنداں بری علامت نہیں علاج کیے جاؤ۔

ہضم میں فتور رہنا یا قبض ہونا

یہ چورن معدہ اور انتڑیوں کو طاقت دیتا ہے۔ اور بھوک لگاتا ہے اور کھانا ہضم کرتا ہے اگر دست آتے ہوں تو بند کرتا ہے۔ اگر قبض ہو تو دست لاتا ہے۔ چار تولہ آٹھ

ماشہ انار دانہ ترش کہنہ یعنی پرانا اور سات ماشہ زنجبیل یعنی سونٹھ اور سات ماشہ زیرہ سفید اور بیس ماشہ تربد سفید یعنی نسوت اور بیس ماشہ زیرہ سیاہ اور بیس ماشہ تنتڑیک یعنی سماق اور بیس ماشہ پوست ہلیلہ زرد اور بیس ماشہ پوست بلیلہ اور چار تولہ دو ماشہ نمک لاہوری۔ان سب کو ملا کر نصف کو خوب باریک پیس لیں اور نصف کو ایسا موٹا پیسیں کہ چھلنی میں چھن جائے اور اٹھا کر رکھ لیں اگر قبض دور کرنا ہو تو موٹا پسا ہوا سات یا نو ماشہ ہر روز نہار منہ کھایا کریں اور اگر بار بار پاخانہ کا تقاضا ہوتا ہے اور بند کرنا منظور ہو تو باریک پسا ہوا سات ماشہ یا نو شامہ نہار منہ یا کھانا کھانے کے بعد کھائیں۔

نمک سلیمانی۔کہ نہایت ہاضم ہے۔اور بہت سے فائدے رکھتا ہے اور پیٹ کے درد کو کھوتا ہے۔اگر سات رتی نہار منہ ہر روز کھائیں تو بینائی تیز کرتا ہے۔اگر بھڑ یعنی بھرن (تنبیہ زنبور) کے کاٹے پر خوب مل دیں خواہ خشک یا گلاب میں ملا کر تو اس کے لئے بھی آزمایا ہوا ہے۔ہاتھ پاؤں میں جہاں درد ہو وہاں اگر شہد مل کر اوپر سے اس کو چھڑک دیں تو فائدہ دے۔اگر نیم برشت انڈے کے ساتھ اس کو کھائیں تو بہت قوت دے اور اس سے حافظہ قوی ہوتا ہے۔رنگ نکھرتا ہے۔جتنا پرانا ہو اثر زیادہ ہو۔

نسخہ نمک سلیمانی

نام دوا	وزن عبارت میں	وزن ہندسوں میں

ان سب کو ایک ایک تولہ لے کر خوب کوٹ چھان کر عناب کی برابر گولیاں بنالیں اور کھانے کے بعد ایک گولی کھالیا کریں اور ہیضہ کے دنوں میں ہر روز ایک گولی نہار منہ کھالیا کریں تو بہت مفید ہے۔ دوا:۔ جس سے قبض دفع ہو۔ دو ماشہ گل سرخ اور دو ماشہ سنا مکی گھی سے چکنی کی ہوئی کوٹ چھان کر ایک تو اطریفل کشنیزی میں ملا کر سوتے وقت کھائیں اور اطریفل کشنیزی کی ترکیب خاتمہ میں ہے۔ لیپ:۔ جو پیٹ کی سختی کے لئے مفید ہے اور کسی حال میں نقصان نہیں کرتا۔ تین ماشہ مصطگی رومی پیش کر دو تولہ روغن گل میں ملا کر گرم کر کے ملیں اور ایک لیپ رحم کی بیماریوں میں لکھا گیا ہے کہ جس کا پہلا جزو گل بابونہ ہے۔

پیٹ کا درد:۔ اس پوٹلی سے سینکو۔ گیہوں کی بھوسی اور رباجرہ اور نمک سانبھر سب دو دو تولہ لے کر کچل کر دو پوٹلیوں میں باندھ کر چھ تولہ گلاب کسی برتن میں آگ پر رکھ کر وہ پوٹلیاں ڈال دو اور ایک ایک سے سینکو اگر گلاب فوراً نہ ملے تو خشک پوٹلیوں کو گرم کر کے سینکو اور یہ ہر جگہ کے درد کو مفید ہے اور اس میں کسی کا نقصان نہیں اگر اس سے اچھا نہ ہو تو

حکیم سے پوچھو۔

مسہل کا بیان

فائدہ:۔ بغیر کسی حکیم کی رائے کے مسہل ہرگز مت لو۔ فائدہ:۔ مسہل میں املتاس کو جوش نہ دو۔ فائدہ:۔ املتاس کے ساتھ بادام یا کوئی چکنی چیز ملالیں تا کہ انتڑیوں میں پیچ نہ کرے فائدہ:۔ مسہل لے کر سوؤ مت ورنہ دست نہ آئیں گے اور نقصان ہوگا۔ فائدہ: مسہل کے زمانہ میں اور مسہل کے پندرہ بیس روز بعد تک نرم غذا اور بھوک سے کم کھاؤ۔ فائدہ: مسہل کی دواؤں کو بہت مت ملو۔ ہلکے ہاتھ سے مل چھان لو۔ بہت گاڑھی دوا دست کم لاتی ہے۔ مسہل کے دن کوئی لیپ مت کرو۔ البتہ اگر دست نہ آئیں اور پیٹ پر کوئی لیپ دست لانے والا کیا جائے تو کچھ

مضائقہ نہیں۔ مسہل کے اگلے دن ٹھنڈائی ضرور پیو۔ اور پے در پے مسہل نہ لو۔
ٹھنڈائی کے لئے کوئی نسخہ مقرر نہیں حکیم کی رائے پر ہے۔

جگر کی بیماریاں

جگر کلیجہ کو کہتے ہیں یہ پیٹ میں داہنی پسلیوں کے نیچے ہے جب جگر پر کوئی دوا لگانا ہو تو داہنی پسلیوں کے نیچے لگاؤ۔ جب بیمار کے منہ یا ہاتھ پیروں پر ورم سا معلوم ہو تو سمجھ لو کہ اس کے جگر یا اس کے آس پاس کسی چیز میں ضعف آ گیا ہے۔ علاج میں دیر نہ کرو اور جب تک اچھا حکیم نہ ملے معجون دبید الورد پانچ ماشہ کھا کر اوپر سے آدھ پاؤ عرق ملو اور دو تولہ شربت بزوری کا بارد ملا کر پلاتے رہو اور لعاب دار چیزوں سے پرہیز رکھو۔ معجون دبید الورد اور شربت بزوری بارد کا نسخہ خاتمہ میں لکھا ہے۔ استسقا یعنی جلندر کی بیماری:۔ اس کا علاج حکیم سے کراؤ اور مکوہ کی بھوجی اس میں بہت فائدہ دیتی ہے اگر سب غذاؤں کی جگہ اسی کو کھایا جائے تو بہت بہتر ہے۔

تلی کی بیماریاں

تلی پیٹ میں بائیں پسلیوں کے نیچے ہے اگر اس میں کوئی دوا لگانا ہو تو بائیں پسلیوں کے نیچے لگاؤ۔ تلی بڑھ جانا۔ چونہ پانی میں ڈال دو جب وہ نیچے بیٹھ جائے تو اوپر کا صاف پانی لے کر اس پانی میں بیس عدد انجیر ولایتی جوش دے لو جب انجیر خوب پھول جائیں تو نکال کر صاف کپڑے پر پھیلا دو جب پانی خشک ہو جائے پاؤ بھر عمدہ سرکہ میں ڈال دو اور نمک مرچ بقدر ذائقہ ملا دو اور پندرہ بیس روز کے بعد ایک ایک انجیر روز کھانا شروع کر دو۔ گولی:۔ بڑھی ہوئی تلی کے لئے نہایت مفید ہے۔ چودہ ماشہ بیخ سوسن اور سات ماشہ دکھنی مرچ کوٹ چھان کر اور سات ماشہ اشق کو ایک تولہ سرکہ میں ملا کر پھر اس میں سب دوائیں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنا لیں اور سات ماشہ ہر روز دو تولہ سکنجبین سادہ کے ساتھ کھائیں آزمائی ہوئی ہے۔ سکنجبین سادہ کی

ترکیب خاتمہ میں ہے۔ لیپ بڑھی ہوئی تلی کے لئے نہایت مفید ہے۔ ببول کا گوند اور کتیرا اور ریوند چینی سب چیزیں ڈھائی ڈھائی ماشہ اور اشق ڈیڑھ تولہ۔ ان سب کو آدھ پاؤ سرکہ میں خوب پیس کر مرہم سا بنا کر ایک کپڑا تلی کے برابر کاٹ کر اس پر یہ مرہم لگا کر تلی پر چپکا دیں جتنی تلی کم ہوتی جائے گی کپڑا چھوٹتا جائے گا اتنا کپڑا کترتے جائیں اگر تلی بڑھی ہوئی ہو اور تیز بخار بھی ہو تو حکیم سے علاج کراؤ۔

انتڑیوں کی بیماریاں

دست آنا۔ اگر زیادہ کھانے سے یا اتفاقیہ دست آنے لگیں تو پیٹ کی بیماری میں اس کے علاج دیکھ لو اور اگر زیادہ دست آئیں یا عرصہ تک آتے رہیں یا دورہ کے طور پر آئیں تو علاج میں غفلت نہ کرو کسی ہوشیار حکیم سے رجوع کرو۔ قولنج۔ ایک انتڑی کا نام قولون ہے اس کے درد کو قولنج کہتے ہیں اور یہ درد ناف کی برابر داہنی طرف نیچے کو ہوتا ہے اس میں ارنڈی کا تیل چار تولہ پی لینا بہت مفید ہے ایک دو دست آ کر درد جاتا رہتا ہے۔ قولنج کی اور دوا۔ گڑ بچ، سونٹھ، السی تخم میتھی، ہینگ تخم سویا سب چھ چھ ماشہ لے کر کوٹ کر چھان کر پاؤ بھر ماش کے آٹے میں ملا کر سونف کے عرق سے گوندھ کر دو ٹکیہ پکائیں ایک طرف سے کچی رکھیں اور کچی کی طرف سے چھ ماشہ ارنڈی کا تیل یا چھ ماشہ روغن گل لگا کر ایک کو نیم گرم باندھیں جب وہ ٹھنڈی ہو جائے دوسری بدل دیں۔ یہ روٹی درد گردہ کو بھی مفید ہے۔ فائدہ۔ قولنج والے کو جب تک خوب بھوک نہ لگے کھانا مت دو اور دودھ سے پرہیز کراؤ۔ البتہ اگر اس کو دودھ کی عادت ہو اور کچھ نقصان نہ کرے تو گرم گرم دے دو۔ لیکن حکیم سے پوچھ لینا چاہئے۔ پیچش (فائدہ) پیچش میں تیز نہ چلو اور اونچے نیچے میں پاؤں نہ ڈالو بلکہ زیادہ چلو پھرو بھی نہیں اگر معمولی پیچش ہو تو یہ دوا کرو ریشہ خطمی، تخم کنوچہ، ملوخشک، گل بنفشہ سب چیزیں پانچ پانچ ماشہ گرم پانی میں بھگو کر مل کر چھان کر دو تولہ شربت بنفشہ ملا کر پی لو۔ دوسری دوا۔ چھ ماشہ چہار تخم کو آدھ پاؤ عرق مکو یا پانی کے ساتھ پھانک لو

مونگ کی کھچڑی یا ساگودانہ پانی میں پکا کرغذا رکھو۔کوئی سخت چیز نہ کھاؤ اور اگر پیچش میں خون آنے لگےتو یہ دوا کرو ریشہ خطمی، تخم کنوچہ،بیلگری، ملوخشک، گل بنفشہ سب چیزیں پانچ پانچ ماشہ گرم پانی میں بھگوکر دوتولہ شربت انبار کی ترکیب خاتمہ میں آئے گی اوراگران دواؤں سے فائدہ نہ ہو یا زچہ خانہ میں پیچش ہوگئی ہو یا ہاتھ پاؤں پر ورم یا بخار بھی ہوتو کسی حکیم سے علاج کراؤ۔اور یہ خیال رکھو کہ زیادہ لعاب دار دوائیں نہ دو اور اگر حمل کی حالت میں پیچش ہوتو لعاب دار دوائیں نہ دو بلکہ وہ دوا دو جوتدابیر حمل میں آتی ہیں۔

پیٹ کے کیڑے یعنی کدو دانے اور کیچوے:

کی پہچان یہ ہے کہ منہ سے رال زیادہ نکلے اور ہونٹ رات کوتر ہیں اور دن کو خشک ہوں اور سوتے میں دانت چابے اور کھانا کھانے کے بعد متلی اور پیٹ میں بے چینی ہو۔لیپ۔اس سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ چھ ماشہ کلونجی اور دو ماشہ تخم خنظل اور چھ ماشہ ایلوا کریلے کے پانی میں پیس کر پیٹ پر اور ناف سے نیچے لیپ کریں۔دوا۔ ہرقسم کے کیڑوں کو نکالنے والی ہیں۔نیم کے پتے۔باؤبڑنگ، کمیلہ، تینوں چیزیں تین تین ماشہ باریک پیس کر شہد دوتولہ میں ملاکر کھائیں یہ ایک خوراک ہے۔دوااس سے چنونے مر جاتے ہیں۔دوتولہ کمیلہ ایک چھٹانک میٹھے تیل میں ملا کر پاخانہ کے مقام پر لگائیں۔پرہیز ماش کی دال اور بلغم پیدا کرنے والی چیزیں نہ کھائیں۔کریلہ اکثر کھانے سے کیڑے مر جاتے ہیں۔فائدہ:کیڑوں کے مریض کو دوا پلاتے وقت یہ نہ بتائیں کہ یہ کیڑوں کی دوا ہے ورنہ اثر نہ ہوگا۔بواسیر۔خون میں جب سودا بڑھ جاتا ہےتو پاخانہ کے مقام پر خارش ہوا کرتی ہے اورسوزش رہتی ہے۔اگرخون بھی آئے تو خونی بواسیر ہے اور جو خون نہ آئے تو بادی ہے۔اس میں ایسی تیز دوا نہ لگانی چاہئے کہ جس سے خون بالکل بند ہو جائے نہیں تو اور بہت سی بیماریوں کا ڈر ہے جیسے سل، جنون وغیرہ اور بواسیر میں اکثر قبض بھی رہتا ہے۔اس

قبض کے لئے ہمیشہ مسہل لینا برا ہے بلکہ مناسب یہ ہے کہ جب قبض ہوتو سوتے وقت ایک ہڑمربہ کی کھالیا کریں اس سے بواسیر کو بھی فائدہ ہوتا ہے اور بواسیر جو قبض ہوتو اس کو بھی فائدہ دیتا ہے اس کی ترکیب یہ ہے ساڑھے سات تولہ گوگل اور ساڑھے سات تولہ مغز املتاس سبز گندنے کے پانی میں گھولیں اور گندنا نہ ملے تو مولی کے پانی میں یا سونف کے عرق میں گھولیں اور چھان کر تین پاؤ شہد خالص ملا کر قوام کرکے پوست ہلیلہ کابلی' پوست ہلیلہ زرد' ہلیلہ سیاہ' پوست بلیلہ' آملہ' افتیمون' اسطخو دوس سب ڈھائی ڈھائی تولہ کوٹ چھان کر پانچ تولہ گائے کے گھی سے چکنا کرکے قوام میں ملالیں اور دس پندرہ روز گیہوں یا جو میں دبائے رکھیں اور سوتے وقت ایک تولہ کھالیا کریں اور جس کے مزاج میں گرمی زیادہ ہوتو بجائے گوگل کے رسوت ڈالیں ۔دوا۔جس سے بواسیر کا خون بند ہو جاتا ہے۔ چھ ماشہ بارہ سنگار کے پھول پانی میں پیس کر چھان کر دو تولہ شربت انجبار ملا کر ایک ماشہ ملتانی مٹی باریک پیس کر چھڑک کر پئیں ۔غذا۔مسور کی دال کھائیں اور اگر بواسیر میں پاخانہ کے مقام پر سوزش زیادہ ہوتو یہ دوا لگائیں۔ کتھا سفید' سفیدہ کاشغری' رسوت مردار سنگ یہ سب تین تین ماشہ اور کافور ایک ماشہ'ان سب کو باریک پیس کر دو تولہ روغن گل میں ملا کر پاخانہ کے مقام پر ملیں اور کبھی بواسیر میں پاخانہ کے مقام پر ورم آجاتا ہے اور ایسی جلن ہوتی ہے کہ پاخانہ نہیں ہوتا۔اگر ایسی حالت ہوتو دو تولہ بھنگ کے پتے سوا پاؤ دودھ میں جوش دے کر اول بھپارہ دو پھر وہی پتے گرم گرم باندھ دو۔اگر مسے کٹوانے کا اتفاق ہوتو ایک مسہ رہنے دوتا کہ کچھ خون نکلتا رہے۔

گردہ کی بیماریاں

گردے ہر شخص کے دو ہوتے ہیں اور کوکھ کے مقابل کمر میں ان کی جگہ ہے۔ جب کوئی دوا گردے میں لگانا ہوتو کوکھ سے کمر تک لگاؤ اور کبھی کبھی قولنج اور درد گردہ میں شبہ ہو جاتا ہے ان دونوں کی پہچان یہ ہے کہ قولنج کا درد اول پیٹ سے شروع ہوتا

ہے اور درد گردہ کمر میں ایک جگہ معلوم ہوتا ہے دوسرا فرق یہ ہے کہ درد گردہ میں سانس لینے کے ساتھ ایک چپک سی گردہ تک جاتی ہے پورا سانس نہیں آتا۔ دوا۔ گردہ کے درد کو مفید ہے۔ چھ ماشہ تخم خربزہ چھ ماشہ خار خشک اور نو ماشہ حب القرطم اور پانچ پانچ ماشہ بیخ کاسنی، زیرہ سیاہ، جب کا کنج پانی میں جوش دے کر چھان کر دو تولہ شربت بزوری بارملا کر ایک ایک ماشہ حجر الیہود، سنگ سر ماہی خوب باریک پیس کر ملا کر صبح و شام دونوں وقت پئیں۔ اگر بخار ہو تو اسی میں دانہ آلو بخارا بڑھالیں۔ اگر معمولی دواؤں سے آرام نہ ہو تو چار تولہ کسٹر ائیل ارنڈی کا تیل تین چھٹانک سونف کے عرق میں ملا کر پئیں اس کے پینے سے دست بھی آجاتے ہیں اور پیشاب بھی کھل کر آجاتا ہے۔ اور گردہ میں سے فاسد مادہ نکل جاتا ہے نہایت مفید ہے۔ روٹی درد گردہ کے لئے مفید۔ قولنج کے درد کے بیان میں گزر چکی ہے جس میں سویا میتھی کے بیج ہیں۔ لیپ۔ جس سے گردہ کے درد اور گردہ کے آس پاس کے درد کو فائدہ ہوتا ہے۔ تین ماشہ دار چینی قلمی اور تین ماشہ مصطگی رومی باریک پیس کر چار تولہ روغن گل میں ملا کر گرم گرم مالش کریں اور اوپر سے روٹ یعنی پرانی روئی گرم کر کے باندھیں۔ سینک: ۔ درد گردہ کے لئے مفید تیز گرم پانی بوتل میں بھر کر کاگ لگا کر درد کی جگہ پر بوتل کو پھراؤ۔ اگر بوتل کی گرمی ناگوار ہو تو اس پر ایک ایک کپڑا (کئی تہہ کا) لپیٹ کر پھرائیں۔ غذا۔ گردے کے مریض کے لئے سب سے بہتر شوربا ہے اگر ضعف زیادہ ہو تو مرغ کا شوربا دو ورنہ بکری کا شوربا کافی ہے۔ چاول گردہ کے مریض کے لئے نہایت مضر ہے۔

مثانہ یعنی پھکنے کی بیماریاں

جگہ جگہ پیشاب جمع رہتا ہے اس کو مثانہ کہتے ہیں۔ اس کی جگہ (پیڑو) میں ہے۔ اگر پیشاب بند ہو یا کسی اور وجہ سے دوا مثانہ پر لگانا ہو تو پیڑو پر لگاؤ۔ پیشاب میں جلن ہونا: ۔ بہروزہ کا تیل دو بوند بتاشہ پر یا روٹی کے ٹکڑے پر ڈال کر کھائیں۔ آزمایا ہوا

تو ہمیشہ ان باتوں کا خیال رکھیں۔(1) حیض میں اگر کمی زیادتی پائیں تو فوراً علاج کریں۔(2) دائیاں آج کل بالکل اناڑی ہیں اس لئے صرف ان کی رائے سے علاج نہ کریں طبیب سے پوچھ لیں۔(3) معمولی امراض میں اندر رکھنے کی دوا سے بچیں۔ پینے کی دوا اور لیپ سے کام نکالیں۔(4) زچہ خانہ میں چاہے عورت تندرست ہو اس کی بھی دوا اور غذا حکیم سے پوچھ کر کریں۔ ورنہ ہمیشہ کے لئے تندرستی خراب ہو جاتی ہے۔(5) اگر ورم ہو تو پیٹ بلا اجازت طبیب کے ہرگز نہ ملوائیں۔اس سے بعض وقت سخت نقصان پہنچتا ہے۔(6) بچہ گرانے کی تدبیر ہرگز نہ کریں۔حیض کم ہونا:۔ یہ دوا نہ زیادہ گرم ہے نہ زیادہ سرد ہے کسی کو نقصان نہیں کرتی۔تخم خربوزہ، تخم خیارین، خارخسک، پوست بیخ کاسنی سب چھ چھ ماشہ، پرشیاؤ شان پانچ ماشہ گرم پانی میں بھگو کر چھان کر تین تولہ شربت بزوری بارد ملا کر پیا کریں۔ دھونی حیض کھولنے والی۔ گاجر کے بیج آگ پر ڈال کر اوپر ایک طباق سوراخ دار ڈھانک کر سوراخ پر بیٹھیں اور اس طرح دھونی لیں کہ دھواں اندر پہنچے۔ فائدہ:۔مسور کی دال اور مسور اور آلو اور سٹھی کے چاول اور خشک غذائیں حیض کو روکتی ہیں۔استحاضہ:۔یعنی عادت سے پہلے یا بہت زیادہ خون آنے لگا۔اگر گرم چیز کھانے سے نقصان ہوتا ہو تو گرمی کے دنوں میں یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے اور منہ کا رنگ زرد رہتا ہو تو سمجھو کہ مزاج میں گرمی بڑھ کر خون پتلا ہو گیا اور رگوں میں نہیں رک سکا اس کی دوائیں یہ ہیں۔ایک دوا، ٹھنڈا پانی ناند میں بھر کر اس میں بیٹھیں اور کمر اور ناف کے نیچے ٹھنڈے پانی سے دھاریں۔دوسری دوا:۔انار کے چھلکے، انار کی کلی، مازو سب دو دو تولہ کچل کر بیس سیر پانی میں جوش دے کر ناند میں بھر کر بیٹھیں۔ بیٹھتے وقت پانی نیم گرم ہو اور اتنی دیر بیٹھیں کہ پانی ٹھنڈا ہو جائے تیسری دوا۔صندل سفید۔گل سرخ سماق۔انار کے چھلکے سب چھ چھ ماشہ گلاب میں پیس کر ناف کے نیچے نیم گرم لیپ کریں اور شربت انجبار بھی اس میں مفید ہے اور غذا مسور کی دال

سرکہ میں ملا کر کھانا مفید ہے اور استحاضہ کی ایک قسم یہ ہے کہ اندر کسی رگ کا منہ کھل جانے سے خون جاری ہو جائے۔ پہچان اس کی یہ ہے کہ یک لخت بہت سا خون آ جاتا ہے۔علاج یہ ہے کہ ایک عدد قرص کہربا کھا کر پانچ پانچ ماشہ تخم خرفہ اور حب الآس اور تخم بارتنگ پانی میں پیس کر دو تولہ شربت انجبار ملا کر پئیں اور شربت انجبار اور قرص کہربا کی ترکیب خاتمہ میں آئے گی اور یہ دوائی ایسے استحاضہ میں استعمال کے لئے مفید ہے دو تولہ مازو اور دو تولہ انار کے چھلکے کچل کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب چھٹا نک بھر رہ جائے اس پانی میں روئی بھگو کر تین تین ماشہ سرمہ اور سنگ جراحت اور گل ارمنی باریک پیس کر اس بھیگی ہوئی روئی پر اچھی طرح لگا کر آٹھ انگل کی بتی بنا کر اندر رکھیں اور چھ گھنٹے کے بعد بدل دیں اور ابھی جو دوا اوپر لکھی گئی ہے جس میں انار کی کلی ہے ایسے استحاضہ کو وہ بھی مفید ہے اور بیمار کو حتی الامکان چلنے پھرنے سے اور ہر قسم کی حرکت سے روکیں اور بغل سے لے کر پہنچوں تک ہاتھ خوب کس کر باندھ دیں۔جس وقت تکلیف ہونے لگے کھول دیں اور پھر ہاتھ باندھ دیں اور ایسے استحاضہ کا غریبی علاج یہ ہے کہ جس وقت خون کی شدت سے جاری ہو تو دو تولہ پنڈول مٹی لے کر ساٹھی کے چاولوں کی پتلی پیچ میں گھول کر تھوڑی تھوڑی پلائیں اور ملتانی مٹی کے ٹکڑے پانی میں ڈال کر رکھیں اور اگر کوئی اور وجہ ہو تو حکیم سے علاج کراؤ۔

رحم سے ہر وقت رطوبت جاری رہنا:

یہ مرض رحم کی کمزوری سے ہوتا ہے اور دوا اس کے لئے بہت مفید ہے اور معدہ اور دماغ اور دل کو بھی طاقت دیتی ہے اور بھوک خوب لگاتی ہے اور قبض نہیں کرتی اور خفقان اور ہول دلی اور بواسیر کو بھی بہت فائدہ دیتی ہے۔دو تولہ مربے کی ہڑ اور چھ ماشہ دانہ الائچی خورد اور چھ ماشہ خشک دھنیا ان سب کو چھ تولہ کیوڑہ کے عرق میں پیس کر چھ تولہ قند سفید ملا کر اور تھوڑا پانی ملا کر قوام معجون کا کر لیں۔ جب تیار ہو جائے

پانچ عدد چاندی کے ورق اور ایک ماشہ مونگے کا کشتہ اور چار رتی رانگ کا کشتہ ملا کر رکھ لیں اور چھ ماشہ سے ایک تولہ تک ہر روز کھایا کریں اور ان دونوں کشتوں کی ترکیب خاتمہ میں آئے گی اور جاڑوں میں یہ لڈو کھانا بھی بہت مفید ہے۔ لڈو کی ترکیب یہ ہے کہ دو سیر میدے کو سیر بھر گھی میں بھون کر نکال لیں اور گھی علیحدہ رکھ لیں پھر میدہ کو ڈیڑھ سیر سفید قند میں قوام کر کے ملا لیں پھر ڈیڑھ تولہ گل پستہ اور ڈھائی تولہ گل دھاوا اور ایک تولہ کتیرا اور ڈیڑھ تولہ ببول کا گوند اور چھ ماشہ گل چھالیہ اور ڈیڑھ تولہ سونٹھ اور نو تولہ بسباسہ اور ایک تولہ جوتری اور ایک تولہ مجیٹھ اور ایک تولہ ڈھاک کا گوند اور دو تولہ سمندر سوکھ اور ایک تولہ کمر کس اور ایک تولہ جوز الطیب اور ایک تولہ گل نارنج اور ایک تولہ مالکنگنی اور ایک تولہ مازو اور ایک تولہ آملہ خشک اور ایک تولہ گوکھرو خورد (جو دوانہ ڈالیں) اور دو تولہ تال مکھانہ اور ساڑھے چار ماشہ چھوٹی مائیں اور چار ماشہ بڑی مائیں۔ ان سب کو کوٹ چھان کر اس علیحدہ رکھے ہوئے گھی میں بھون کر پیس کر قوام میں ملائیں۔ پھر آدھ پاؤ مغز بادام اور چھٹانک بھر مغز پستہ اور چھٹانک بھر مغز اخروٹ اور اڑھائی تولہ چرونجی اور آدھ سیر چھوہارہ خوب کچل کر ملا لیں اور ایک ایک چھٹانک کے لڈو بنا لیں' اور ایک لڈو روز کھالیا کریں اور اگر گرمی کے دنوں میں کھانا چاہیں یا مزاج زیادہ گرم ہو تو سونٹھ نہ ڈالیں اور اگر اس لڈو سے قبض ہو دو تولہ منقی کسی وقت یا ایک مربے کی ہڑ سوتے وقت کھالیا کریں اور کبھی یہ بیماری حمل گر جانے سے یا بچے جلدی پیدا ہونے سے ہو جاتی ہے ایسی عورتوں کو چاہئے کہ حمل گرنے کے بعد یا بچہ پیدا ہونے کے بعد جو دوا یا غذا کھائیں حکیم کی رائے سے کھائیں۔ دائیوں کے کہنے پر نہ رہیں۔ دائیاں ہر زچہ کو گوند سونٹھ کھلا دیتی ہیں اور کچھ نہیں سمجھتیں کہ اب یہ چیزیں سب کو موافق نہیں آتیں۔

رحم میں خارش اور سوزش ہونا:

کسی خراب مادے سے یا کوئی گرم چیز کھانے سے بھی رحم کے اندر خارش ہو جاتی

ہے۔ کبھی دانے بھی نکل آتے ہیں اور بے قراری ہونے لگتی ہے اس وقت یہ دوا کریں۔ رسوت' مردار سنگ' صندل سرخ' صندل سفید' سفیدہ کاشغری' گیرو' چھالیہ یہ سب تین تین ماشہ اور کافور ایک ماشہ ہرے دھنیا کے پانی میں پیس کر اندر لگائیں۔ دوسری دوا۔ چھ ماشہ رسوت کو دو تولہ گلاب میں اور دو تولہ ہری مہندی کے پانی میں گھول کر اندر لگائیں۔ تنبیہ اس بیماری میں جاہل دائیوں کے کہنے سے سنبھالو کے پتے اور پلٹس اور گرم دوائیں نہ برتیں بعض دفعہ دانے پک کر بیماری بڑھ جاتی ہے اور جو دوائیں لکھی گئی ہیں اگر ان سے فائدہ نہ ہو تو طبیب سے رجوع کریں۔

رحم میں ورم ہو جانا:

ورم بہت طرح کا ہوتا ہے۔ اس لئے حکیم سے رجوع کرنا چاہئے۔ یہاں ایک ہلکی سی دوا لکھی جاتی ہے جو سب طرح کے ورم میں فائدہ دیتی ہے۔ پانچ ماشہ معجون دبید الورد اول کھا کر اوپر سے عرق مکو آدھ پاؤ اور شربت بزوری بارد دو تولہ اور مکو کے سبز پتوں کا پھاڑا ہوا پانی چار تولہ ملا کر پئیں۔ دبید الورد کا نسخہ خاتمہ میں آئے گا لیکن اگر کھانسی زیادہ ہو تو معجون نہ دیں۔

لیپ:

اس سے رحم کے ورم اور معدے کے ورم اور نلوں کے ورم کے فائدہ ہوتا ہے۔ گل بابونہ اکلیل الملک' تخم خطمی' ناگر موتھہ' مکو خشک' صندل سرخ' بالچھڑ چھڑیلا' ایلوا' افسنتین رومی' بنفشہ مصطگی رومی' اذخر یہ سب تین تین ماشہ کوٹ چھان کر اور دو تولہ املتاس ہری مکو کے پانی میں گھول کر اس میں وہ سب دوائیں ملا کر پھر اس میں روغن گل' روغن بابونہ' ارنڈی کا تیل چھ چھ ماشہ ملا کر نیم گرم لیپ کریں۔ صبح کا کیا ہوا لیپ شام کو دھوڈالیں۔ پھر شام کو نیا لیپ کر کے صبح کو ڈھو ڈالیں' یہ لیپ اگر جگر اور تلی پر بھی کر دیا جائے تو کچھ حرج نہیں کچھ مفید ہی ہے۔ اختناق الرحم:۔ اس میں یکلخت دل گھبرانے لگتا ہے اور دماغ پریشان ہو جاتا ہے اور ہاتھ پیر گرنے لگتے ہیں اور

رنگ زدہ ہو جاتا ہے اور آنکھوں سے کسی قدر پانی بہنے لگتا ہے اور برے برے خیال آنے لگتے ہیں۔ پھر ذرا دیر میں معلوم ہوتا ہے کہ ناف کے نیچے سے کوئی چیز اٹھتی ہے اور دل اور دماغ تک پہنچ کر پریشان کرتی ہے اور حواس جاتے رہتے ہیں اور اکثر مریضہ چیخنے چلانے لگتی ہے۔ پھر بے ہوشی ہو جاتی ہے اور یہ مرض مرگی کے اور غشی کے یعنی غش آنے کے بہت مشابہ ہے لیکن مرگی میں منہ میں جھاگ آیا کرتے ہیں اور اس میں نہیں آتے اور غشی میں خوشبو سونگھانے سے نفع ہوتا ہے۔ ان پہچانوں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اختناق ہے یا مرگی ہے یا غشی ہے اور یہ مرض حیض کے رکنے سے اکثر ہو جاتا ہے۔ جب ایسا دورہ پڑے تو فوراً بیمار کے پاؤں اس قدر کس کر باندھیں کہ تکلیف ہونے لگے اور منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارو اور نمک اور رائی پیس کر تلوؤں کو ملو اور کوئی چیز بدبودار جیسے ہینگ یا مٹی کا تیل سونگھاؤ اور خوشبو کی چیز ہرگز نہ سونگھاؤ۔ نہ پلاؤ نہ چھڑکو اور پورا علاج حکیم سے کرانا چاہئے البتہ ان لڑکیوں کو یا بیواؤں کو شادی نہ ہونے کی وجہ سے یہ مرض ہو تو سب سے بہتر تدبیر شادی کر دینا ہے۔ فائدہ: بعد ختم ہونے حیض کے مشک استعمال کرنے سے یعنی اس جگہ تھوڑا مشک کا پارچہ رکھنے سے اختناق نہیں ہوتا۔

رحم کا کمزور ہو جانا:

اس میں بادی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور ناف کے نیچے کبھی اپھارا سا ہو جاتا ہے۔ کبھی اندر پانی سے بولتا ہے۔ کبھی ریاح سے گڑگڑ آواز ہوتی ہے۔ اس کے لئے جوارش کمونی چھ ماشہ یا ایک تولہ ہر روز کھانا مفید ہے۔ اس جوارش کی ترکیب خاتمہ میں ہے اور رحم سے رطوبت جاری رہے کی بیماری کے بیان میں ایک لڈو کی ترکیب لکھ دی ہے وہ بھی اس میں مفید ہے۔

اندر کا بدن چر جانا:

کبھی بالغ ہونے سے پہلے شادی کر دینے سے کبھی اور کسی صدمہ سے ایسا ہو جاتا ہے

اس کو عربی میں شقاق الرحم کہتے ہیں۔ حکیم سے یہ لفظ کہہ دینا کافی ہے زیادہ بے شرم بننے کی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے یہ مرہم بھی فائدہ مند ہے۔ موم سفید اور بکری کے گردے کی چربی اور گائے کی نلی کا گودا سب سے دو دو تولہ لے کر پگھلائیں اور چار چار ماشہ سنگ جراحت اور مردار سنگ باریک پیس کر اس میں خوب ملا کر دو تین روز لگا دیں نہایت مجرب ہے۔

کمر اور ہاتھ پاؤں اور جوڑوں کا درد

کمر کا درد۔ کبھی سردی پہنچ جانے سے ہونے لگتا ہے۔ ایسی حالت میں دو تولہ شہد آدھ پاؤ سونف کے عرق میں ملا کر پئیں اور چھ ماشہ کلونجی دو تولہ شہد میں ملا کر چاٹا کریں اور کوکھ کے درد کے لئے بھی یہی علاج فائدہ مند ہے اور کبھی کمر میں درد اس لئے ہونے لگتا ہے کہ سردی کے دنوں میں بچہ پیدا ہوا تھا اور غذا اچھی طرح نہیں ملی اس صورت میں گوشت کی یخنی گرم مصالحہ ڈال کر پینا اور انڈا کھانا بہت مفید ہے اور اگر انڈا نمک سلیمانی کے ساتھ کھائیں تو زیادہ مفید ہے اور کبھی گردہ میں بیماری رہنے سے کمر میں درد ہوتا ہے۔ اس کے لئے معجون اور شربت مفید ہے۔ معجون کا نسخہ یہ ہے۔ تخم کرفس ساڑھے چار ماشہ تخم حلبہ دو تولہ ساڑھے سات ماشہ مغز تخم خیارین ڈیڑھ تولہ اور بادیاں نو ماشہ اور انیسون رومی نو ماشہ اور تخم شبت نو ماشہ اور مجیٹھ نو ماشہ۔ ان سب کو پانی میں جوش دے کر چھان کر اس میں ساڑھے بائیس تولہ سفید ملا کر قوام کر کے معجون بنا لیں اور ایک تولہ کھا کر اوپر سے دو تولہ شربت بزوری ایک چھٹانک عرق مکو میں ملا کر پی لیں یہ دوا حیض سے دو تین روز پہلے سے شروع کریں اور جب درد موقوف ہو جائے چھوڑ دیں اور اگر حیض کے ایام میں بھی کھاتی رہیں تب بھی مفید ہے اور شربت کا نسخہ یہ ہے کہ تخم کرفس ساڑھے چار ماشہ اور تخم حلبہ ساڑھے اکیس ماشہ اور تخم خیارین ڈیڑھ تولہ اور سونف نو ماشہ اور انیسون رومی نو ماشہ اور تخم شبت یعنی سویہ کے بیج نو ماشہ دواؤں کو کچل کر رات کو آدھ سیر پانی میں بھگو کر

صبح کو جوش دے کر چھان کر بائیس تولہ قند سفید ملا کر قوام کر لیں اور اس شربت کو سات خوراک کریں نیم گرم پانی یا سونف کے عرق میں گھول کر حیض سے پہلے جب کمر میں درد شروع ہو پینا شروع کریں۔ لیپ:۔ کمر کے درد اور کوکھ کے درد اور بہت سے دردوں کو مفید ہے۔ چھ ماشہ میتھی کے بیج اور چھ ماشہ السی کے بیج پانی میں بھگو کر لعاب لے کر گوگل۔ گل بابونہ۔ اشقق تین تین ماشہ پیس کر ملا دو تولہ ارنڈی کا تیل اس میں ڈال کر نیم گرم ملیں۔ لڈو۔ جن کی ترکیب رحم سے رطوبت جاری رہنے کے بیان میں لکھی ہے وہ بھی اس درد کو فائدہ دیتے ہیں جو کمزوری سے ہو۔

گھٹنوں اور کہنیوں اور جوڑوں میں درد ہونا:

ان دردوں کے لئے اور بھی اکثر دردوں کے لئے یہ دوا مفید ہے تین ماشہ سورنجان شیریں باریک پیس کر چھ ماشہ شکر سرخ ملا کر سوتے وقت کھائیں اور اوپر سے آدھ پاؤ سونف کا عرق اور دو تولہ خمیرہ بنفشہ اس میں ملا کر کھائیں یہ دوا:۔ ہر جگہ کے درد کو مفید ہے۔ خمیرہ بنفشہ کی ترکیب خاتمہ بھی ہے۔ اور بازار میں بھی ملتا ہے۔ دوسری دوا۔ اور ہر قسم کی گھٹیا اور ہر جگہ کے درد کو فائدہ دے اور کسی حال میں نقصان نہ کرے تین تین ماشہ سورنجاں تلخ پیس کر دو تولہ روغن گل اور چھ ماشہ موم زرد میں ملا کر ملیں۔ تیل کم خرچ بدن کے درد کو مفید ہے جس میں کسی طرح کا نقصان نہیں۔ سوا تولہ گھونگچی سرخ کچل کر اس کی دال نکال لیں اور دال کچل کر ایک رات دن پانی میں تر رکھیں پھر سوا پاؤ تیل تل کا اسی پانی میں ملا کر پانی میں جوش دیں کہ پانی جل جائے اور گھونگچی بھی جل کر کوئلہ ہو جائے تب چھان کر اس میں ساڑھے چار ماشہ نمک سانبھر اور آدھ پاؤ کنویں کا تازہ پانی ملا کر لوہے کے برتن میں پھر جوش دیں کہ پانی اور نمک جل جائے اس کا خیال رکھیں کہ تیل نہ جلے پھر احتیاط سے بوتل میں رکھ لیں نہایت آزمایا ہوا ہے۔ فائدہ: گھٹیا کے علاج میں بہت سے قضیے کرنے پڑتے ہیں اس واسطے اس کا علاج کسی ہوشیار حکیم سے کرانا چاہئے۔ فائدہ: گھٹیا میں خربزہ

فائدہ کی چیز پاشویہ کرنا ہے اس کا بیان ابھی آئے گا۔ بعض آدمی جو کہا کرتے ہیں کہ بیماری میں سینگیاں یا پاشویہ کی طاقت کہاں ہے یہ واہیات کی بات ہے اس سے تو اور طاقت آتی ہے جب سینگیاں کھینچ چکیں تو پیروں کو ران سے لے کر ٹخنوں تک کس کر باندھ دیں اور ایک گھنٹہ کے بعد کھول ڈالیں لیکن آہستہ آہستہ کھولیں ایک دم نہ کھولیں۔ رانوں کی طرف سے لپیٹنا شروع کریں اور کھولنے کے وقت ٹخنوں کی طرف سے شروع کریں۔ پاشویہ کے بعد بھی اسی طرح باندھیں۔ اسی طرح جب پیروں کی مالش کر چکیں باندھیں۔ (5) پاشویہ اس کو کہتے ہیں کہ کچھ دوائیں پانی میں اوٹا کر وہ گرم گرم پانی پیروں پر ڈالیں اور ہاتھ سے پنڈلیوں کو سونتیں پاشویہ کا نسخہ: جو بخار کی اکثر قسموں میں کام آتا ہے۔ بیری کے پتے چھٹانک اور گیہوں کی بھوسی چھٹانک اور کھاری نمک دو تولہ اور خوب کلاں ایک تولہ اور بنفشہ دو تولہ اور خطمی ایک تولہ اور گل نیلوفر ایک تولہ ان سب کو ایک پوٹلی میں باندھ کر بیس سیر پانی میں جوش دیں جب جوش ہو جائے پوٹلی نکال ڈالیں اور پانی سے اس طرح پاشویہ کریں کہ بیمار کو چارپائی یا کرسی پر پاؤں لٹکا کر بٹھلائیں اور پیروں کے نیچے ایک ناند یا بڑا دیگچہ خالی رکھ دیں اور بیمار کے منہ پر ایک چادر ڈال دیں تاکہ پانی کی بھاپ منہ کو نہ لگے اور دماغ کو گرمی نہ پہنچے پھر دو آدمی دونوں پیروں پر گھٹنے سے وہی دواؤں کا ذرا اچھا گرم پانی آہستہ آہستہ ڈالنا شروع کریں اور دو آدمی گھٹنوں سے ٹخنوں تک پیروں کو اس طرح سونتیں کہ بیمار کو ذرا ناگوار ہونے لگے جب وہ پانی ختم ہو کر اس خالی ٹپ یا دیگچہ میں جمع ہو جائے پھر اسی کو لوٹے میں بھر کر اسی طرح ڈالیں اور سونتیں ایک گھنٹہ تک پیروں کو اس طرح سونتیں کہ بیمار کو ذرا ناگوار ہونے لگے جب وہ پانی ختم ہو کر اس خالی ٹب یا دیگچہ میں جمع ہو جائے پھر اسی کو لوٹے میں بھر کر اس طرح ڈالیں اور سونتیں ایک گھنٹہ تک یا جب تک مناسب ہو اس طرح پاشویہ کریں پھر فوراً پیروں کو پونچھ کر دو لانبے کپڑوں سے باندھیں جیسا کہ سینگیوں کے

بیان میں لکھ دیا ہے۔ پاشویہ کا دوسرا نسخہ: بھوسی چھٹانک اور کھاری نمک
اور خوب کلاں دو دو تولہ اسی طرح بیس سیر پانی میں جوش دے کر پاشویہ کریں۔
فائدہ: بخار میں سر کی طرف سے گرمی روکنے کے لئے لخلخہ بھی عمدہ چیز ہے۔ لخلخہ اس کو
کہتے ہیں کہ کوئی خوشبو تسکین دینے والی سونگھائی جائے نسخہ۔ تین ماشہ صندل سفید چھ
تولہ گلاب میں گھس کر تین ماشہ دھنیہ کچل کر اس میں ڈالیں اور خس جس کی ٹٹیاں بنتی
ہیں تین ماشہ اور کدو یعنی لوکی کے ٹکڑے یا کھیرے کے ٹکڑے دو دو تولہ گل ارمنی تین
ماشہ روغن گل ایک تولہ اور سرکہ تین ماشہ ملا لیں پھر دو برتنوں میں کر کے ایک ایک
سے سونگھائیں اسی طرح خس کو پانی سے چھڑک کر یا پنڈول کو چھڑک کر یا کھیرا'
ککڑی 'سونگھنا بھی مفید ہے' اگر گرمی بہت زیادہ ہو تو لخلخہ میں کافور بھی ملا لیں۔ غفلت
دور کرنے کی ایک تدبیر: ۔ یہ ہے کہ مونگ کی ٹکیہ پکائیں جو ایک طرف سے پکی ہو
اس کچی طرف روغن گل چپڑ کر سر پر باندھیں جب گرم ہو جائے دوسری بدل دیں'
اسی طرح دودھ کا ماوا روغن گل چپڑ کر سر پر باندھنا ہوش میں لانے کے لئے مفید ہے
اگر مریض کو کسی طرح ہوش نہ ہو تو ایک مرغ ذبح کر کے اس کے پیٹ کی آلائش دور
کر کے فوراً اس طرح سر پر رکھیں کہ سر پیٹ کے اندر آ جائے غفلت خواہ کسی وجہ سے
ہو ایک دفعہ کو ضرور ہوش آ جاتا ہے۔ (6) باری اور بحران کے دن غذا نہ دیں اور اگر
دینا ہو تو باری آنے سے تین چار گھنٹے پہلے دیں۔ گرم بخاروں میں آش جو نہایت
عمدہ غذا ہے ترکیب اس کی خاتمہ میں ہے۔ (7) جب کسی کو بخار آئے تو خیال
کر کے بخار کے آنے کے وقت اور دن کو یاد رکھو اس کی ضرورت یہ ہے کہ بیماری میں
بعض دن ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں طبیعت بیماری کو ہٹانا چاہتی ہے اور بیماری
طبیعت کو کمزور کرنا چاہتی ہے اور ان دنوں میں تکلیف زیادہ ہوتی ہے اس کو بحران
کہتے ہیں سو علاج میں حکیم لوگ بحران کے دنوں کا خیال رکھتے ہیں' اگر تم کو بیماری
کے شروع ہونے کا دن اور وقت یاد ہو گا تو حکیم کو بتلا دو گے اور یہ بھی ضرورت ہے

کہ بحران کے دنوں میں اوپر والوں کو بھی بعض باتوں کا انتظام رکھنا پڑتا ہے تو اگر دن اور وقت یاد ہوگا۔ تو سب انتظام آسان ہوگا سو اس میں کئی باتیں سمجھ لو۔ اول یہ کہ اگر دوپہر سے پہلے بخار آیا ہو تو اس کو پہلا دن گنو اور اگر دوپہر سے پیچھے آیا ہو تو تیسرے دن کی باری والے بخار میں تو اس کو پورا دن گنو اور ہر وقت والے بخار میں اور روز کی بارے والے میں چاہے جاڑے سے آتا ہو چاہے بے جاڑے آتا ہو اس دن کو نہ گنو بلکہ اگلے دن کو پہلا دن گنو' دوسرے یہ سمجھو کہ بیس دن تک اس کے یاد رکھنے کی ضرورت زیادہ ہے ان دنوں میں سے دسواں اور بارہواں اور سولہواں اور انیسواں دن بحران سے خالی ہوتا ہے۔ اور ساتواں اور گیارہواں اور چودہواں اور سترہواں اور بیسواں دن تیز بحران کا ہے اور اٹھارہواں دن ہلکے بحران کا ہے اور آٹھواں اور تیرہواں دن اکثر تو خالی ہوتا ہے اور کبھی بحران ہو جاتا ہے اور تیسرا اور نواں دن اکثر بحران کا ہوتا ہے اور چوتھا اور پانچواں اور چھٹا اور پندرہواں دن ایسا ہے کہ اس میں کبھی بحران ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا جن بخاروں کی باری تیسرے دن پڑتی ہے ان میں ساتواں اور گیارہواں دن نہایت سخت بحران کا ہے' اکثر گیارہویں دن تک بحران ختم ہو جاتا ہے۔ اگر اس دن بحران نہ ہوا تو پھر کچھ اندیشہ نہیں رہتا' تیسرے یہ سمجھو کہ اگر رات کو بحران پڑنے والا ہے تو دن میں اس کی نشانیاں ظاہر ہونے لگتی ہیں اور اگر دن کو پڑنے والا تو رات میں نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں اور وہ نشانیاں یہ ہیں۔ بے چینی زیادہ ہونا' کروٹیں بدلنا' کبھی ہوش میں آنا اور پھر دفعتہ بے ہوش ہو جانا' پریشان باتیں کرنا' گردن میں درد ہونا' چکر ہونا' آنکھوں کے سامنے کچھ صورتیں نظر آنا۔ کمر میں درد ہونا اور دنوں سے زیادہ تکان ہونا' بدن ٹوٹنا' کانوں میں شور ہونا' کبھی سب نشانیاں ہوتی ہیں کبھی بعض بعض پھر جب غفلت بڑھ جائے اور نیند میں چونکے یا اٹھ اٹھ کر بھاگے اور مارنے پیٹنے لگے تو سمجھ لو یہ بحران ہے پھر جب ہوش کی باتیں کرنے لگیں یا پسینہ آ کر بدن ہلکا معلوم ہونے لگے تو سمجھ

لو کہ بحران ختم ہو گیا' چوتھے یہ سمجھو کہ بحران کے دن اوپر والوں کی جن باتوں کا انتظام رکھنا ضروری ہے وہ یہ ہیں کہ اس روز بیمار کو آرام دینا چاہئے' کوئی تیز دوا ہرگز نہ دیں نہ تو دستوں کی نہ باری روکنے کی نہ پسینے کی بعض دفعہ ایسی دوائیاں دینے سے بیمار کی موت آ گئی ہے' البتہ ہوش و حواس قائم رکھنے کی یا دل کو طاقت دینے کی ہلکی ہلکی تدبیر کریں تو مضائقہ نہیں جیسے سینگیاں کھچوانا یا دل پر صندل گلاب میں گھس کر کپڑا بھگو کر رکھنا اس سے زیادہ جو کرنا ہو حکیم سے پورا حال کہہ کر جو وہ کہے کرو' پانچویں یہ سمجھو کہ اگر بحران میں نکسیر جاری ہو جائے یا دست آنے لگیں یا قے آنے لگے یا پیشاب یکلخت جاری ہو جائے یا پسینہ آئے تو ڈرو مت اور روکنے کی کوشش نہ کرو اور یہ اچھی نشانی ہے' البتہ اگر ان چیزوں میں بے حد زیادتی ہونے لگے تو حکیم سے پوچھ کر بند کرنے کی کوشش کرو۔ (8) اگر لرزہ اس قدر سخت ہو کہ سہار نہ ہو سکے تو بازو سے لے کر پہنچوں تک دونوں ہاتھ اور رانوں سے لے کر ٹخنوں تک دونوں پاؤں باندھ دو یا پانی خوب پکا کر چارپائی کے نیچے رکھ کر بھپارہ دو' چارپائی پر کچھ بچھانا نہ چاہئے تا کہ بھاپ خوب بدن کو لگے اور چاہے اس میں پانچ چھ تولہ سویا کے بیج اوٹا لیں۔ (9) اگر بخار میں پیاس زیادہ ہو یا زبان خشک ہو یا نیند نہ آتی ہو تو سر پر روغن کدو یا روغن کاہو یا اور کوئی ٹھنڈا تیل اس قدر ملیں کہ جذب نہ ہو سکے اور کانوں میں بھی ٹپکائیں اگر کھانسی نہ ہو تو منہ میں آلو بخارا رکھیں اور اگر کھانسی ہو تو بہدانہ یا عناب کاست رکھ دیں اور اگر بخار میں دردِ سر زیادہ ہو یا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوں تو پیروں کی مالش نمک سے کر کے کپڑے سے لپیٹ دیں۔ (10) اگر بخار میں گھبراہٹ اور بے چینی زیادہ ہو تو صندل گلاب میں گھس کر کپڑا بھگو کر دل پر رکھیں' دل بائیں چھاتی کے نیچے ہے۔ (11) بخار کا مادہ کبھی رگوں کے اندر ہوتا ہے کبھی رگوں کے باہر معدہ یا جگر یا کسی اور عضو میں جب مادہ رگوں کے باہر ہوتا ہے تو باری کے ساتھ جاڑہ آتا ہے۔ اور جب اندر ہوتا ہے تو جاڑہ نہیں آتا صرف بخار کا دورہ ہوتا ہے اس

سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ جو بخار جاڑے کے ساتھ ہو اس میں اتنا اندیشہ نہیں جتنا صرف بخار میں ہے کیونکہ رگوں کے اندر کے مواد کا نکلنا مشکل ہے۔(12)

تیسرے دن کا دورہ اکثر صفراوی بخار کا ہوتا ہے اور ہر روز بلغمی کا اور چوتھے دن سوداوی کا صفراوی بخار بہت دنوں تک نہیں رہتا مگر تیز اور اندیشہ ناک بہت ہوتا ہے اور چوتھیا اگرچہ برسوں تک آئے مگر اندیشہ ناک نہیں ہوتا۔(13) یہ دوائیں بخار کے لئے مفید ہیں۔

گولی باری کو روکنے والی:

ست گلو ایک تولہ اور طباشیر ایک تولہ اور دانہ الائچی خورد ایک تولہ اور زہر مہرہ خطائی ایک تولہ اور کافور ایک ماشہ اور کنین تین ماشہ کوٹ چھان کر لعاب اسپغول میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں پھر ایک گولی باری سے تین گھنٹہ پہلے اور ایک دو گھنٹہ پہلے اور ایک ایک گھنٹہ پہلے کھائیں نہایت مجرب ہے اور کسی حال میں مضر نہیں بچہ کو ایک یا دو گولی دیں، طاعون کے موسم میں ایک دو گولی روز کھائیں تو طاعون سے انشاء اللہ تعالیٰ امن رہے گا۔ اور اگر صحت کے بعد چند روز کھالیں تو مدتوں بخار نہ آئے۔ (انشاءاللہ)

دوا بخار کے علاج کے بعد:

اگر بدن میں کچھ حرارت رہ گئی ہو تو تین تولہ کاسنی کا مقطر یعنی ٹپکایا وا پانی تولہ شربت بزوری ملا کر پینا نہایت مفید ہے اس کی ترکیب خاتمہ میں آئے گی اور آب مروق یعنی پھاڑا ہوا پانی اور چیز ہے اس کی ترکیب بھی خاتمہ میں ہے۔

کمزوری کے وقت کی تدبیر کا بیان

بعض وقت عرصہ تک بخار آنے سے یا اور کسی بیماری میں مبتلا رہنے سے آدمی کمزور ہو جاتا ہے۔ اس وقت بعض لوگ اس کو جلد طاقت آنے کے لئے بہت سی غذا یا میوے وغیرہ کھلا دیتے ہیں یہ ٹھیک نہیں یہاں ایسے وقت کی مناسب تدبیریں لکھی

جاتی ہیں۔(1) یا درکھو کہ کمزوری میں ایک دم زیادہ کھانے سے یا بہت طاقت کی دوا کھا لینے سے فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ بعض دفعہ نقصان پہنچ جاتا ہے۔ فائدہ اسی غذا سے اور اتنی ہی مقدار میں پہنچتا ہے۔ جو با آسانی ہضم ہو جائے اور اگر غذا مقدار میں زیادہ کھالی یا زیادہ مقوی ہوئی تو مریض کواس کی برداشت نہ ہوگی اور ہضم میں قصور ہوگا تو ممکن ہے کہ مرض پھر لوٹ آئے اور پیٹ میں سدے پڑ جائیں یا ورم ہو جائے' لہذا کمزری کی حالت میں آہستہ آہستہ غذا کو بڑھاؤ اگر ایک دو چمچہ شوربا ہی یا ایک انڈا ہضم ہوسکتا ہے تو یہی دو زیادہ نہ دو اگر چہ مریض بھوک بھوک پکارے بھوکا رہنے سے نقصان نہیں ہوتا اور زیادہ کھا لینے سے نقصان ہو جاتا ہے' ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ دو دو چمچہ کر کے شوربا دن میں تین چار دفعہ دو لیکن یہ خیال رکھو کہ دو مرتبہ میں تین چار گھنٹہ سے کم فاصلہ نہ ہوتا کہ پہلی غذا ہضم ہو چکے تب دوسری غذا پہنچے ورنہ تداخل اور بدہضمی کا اندیشہ ہے' غرض ہر کام میں آہستہ آہستہ زیادتی کریں۔ غذا دینے میں گھی دینے میں چلنے پھرنے' بولنے چالنے' لکھنے پڑھنے میں اور مریض کو خوش رکھیں' کوئی بات رنج دینے والی اس کے سامنے نہ کہیں نہ اس کو بالکل اکیلا چھوڑیں نہ اس کے پاس خلاف مزاج مجمع کریں نہ بہت روشنی میں رکھیں نہ بہت اندھیرے میں بہتر یہ ہے کہ دوا اور غذا اور جملہ تدبیریں طبیب معالج کی رائے سے کریں اور یہ نہ سمجھیں کہ اب مرض نکل گیا اب حکیم سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔(2) کمزور آدمی کو اگر بھوک خوب لگتی ہے اور خوراک خوب کھالیتا ہے لیکن طبعیت اٹھتی نہیں اور پاخانہ پیشاب صاف نہیں ہوتا اور طاقت نہیں آتی تو سمجھ کہ لو مرض ابھی باقی ہے اور یہ بھوک جھوٹی ہے۔(3) کمزور آدمی کو دوپہر کا سونا مضر ہوتا ہے۔(4) کمزور آدمی کو اگر بھوک نہ لگے تو سمجھو کہ مرض کا مادہ اس کے بدن میں ابھی باقی ہے۔(5) کمزوری میں زیادہ دیر تک بھوک اور پیاس کو مارنا بھی نہیں چاہئے اس سے ضعف بڑھ جاتا ہے جب بھوک اور پیاس غالب ہو کچھ کھانے پینے کو دے دیا جائے (6)

پتلی اور سیال غذا جلد ہضم ہو جاتی ہے گو اس کا اثر دیر پا نہیں ہوتا جیسے آش جو' شوربا' چوزہ' مرغ یا بٹیر کا یا بکری کے گوشت کا اور خشک اور گاڑھی غذا دیر میں ہضم ہوتی ہے جیسے قیمہ' کباب' کھیر وغیرہ۔ (7) کمزوری میں بہت ٹھنڈا پانی نہیں پینا چاہئے۔ اور نہ ایک دم بہت سا پانی پینا چاہئے اس سے بعض وقت موت کی نوبت آ گئی ہے۔ (8) کمزور آدمی کو کوئی دوا بھی طاقت کی حکیم معالج کی رائے سے بنوا لینی مناسب ہے تا کہ جلد طاقت آ جائے جیسے ماء اللحم' نوشدارو' خمیرہ گاؤزبان' خمیرہ مروارید' دواء المسک وغیرہ' ان سب کی ترکیبیں خاتمہ میں ہیں۔ (9) آملہ کا مربہ' سیب کا مربہ' پیٹھے کا مربہ چاندی یا سونے کے ورق کے ساتھ کھانا بھی قوت دینے والا ہے ان سب باتوں کی ترکیبیں خاتمہ میں ہیں۔ تنبیہ۔ اس بیان سے زچہ کے متعلق جو کچھ غذا وغیرہ کی ابتری آج کل رواج میں ہے معلوم ہو گئی ہو گی' زچہ کا مزاج بخار والے سے بھی زیادہ کمزور ہو جاتا ہے اور معدہ وغیرہ سب مسہل والے سے بھی زیادہ کمزور ہو جاتے ہیں اور اس کو اچھوانی وغیرہ ایسی چیزیں دی جاتی ہیں کہ تندرست عورت بھی ان کو ہضم نہیں کر سکتی' نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معدے اور آنتوں میں سدے پڑ جاتے ہیں اور تمام بدن کی رگوں میں مواد بھر جاتا ہے' نلوں میں اور رحم میں اکثر ورم ہو جاتا ہے اس حالت میں اگر بخار ہو جائے تو وہ ہڈیوں میں ٹھہر جاتا ہے پھر آرام نہیں ہوتا کہ ہم نے زچہ خانہ کی تدبیریں آگے لکھ دی ہیں ان کے موافق عمل کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تندرستی ٹھیک رہے گی۔

ورم اور دنبل وغیرہ کا بیان

تین جگہ کے ورم کو ہرگز نہ روکنا چاہئے' ایک کان کے پیچھے' دوسرا بغل کا' تیسرا جنگاسہ یعنی چڈے کا' ان جگہوں کے ورم پر کوئی ٹھنڈی دوا جیسے اسپغول وغیرہ ہرگز نہ لگاؤ بلکہ جب بغل میں کھرالی یعنی کچرالی نکلے تو پیاز بھون کر یعنی بھل بھلا کر نمک ملا کر باندھو تا کہ پک جائے پھر بہنے کی تدبیر کرو' روکنا ہرگز نہ چاہئے خاص کر جب

طاعون کا چرچا ہو کیونکہ طاعون میں اکثر انہیں تینوں جگہ گلٹی نکلتی ہے بٹھلانے کی دوا دینا بالکل موت ہے۔

ورم کی کچھ دواؤں کا بیان

دوا جو سخت ورم کو نرم کر دے:۔ صبح و شام مرہم داخلیون لگا دیں اور اگر اسی مرہم کو کپڑے پر لگا کر دنبل پر رکھیں اور اوپر سے میدہ کی پلٹس یا السی کی پلٹس دودھ میں پکا کر باندھیں تو بہت جلد پکا دیتا ہے۔ نسخہ مرہم کا یہ ہے کہ 'السی اور میتھی کے بیج اور اسپغول اور تخم خطمی اور تخم کنوچہ سب چھ چھ ماشہ لے کر پانی میں بھگو کر جوش دے کر خوب مل کر لعاب کو چھان لیں پھر مردار سنگ دو تولہ خشک میں پیس کر اس کو پانچ تولہ روغن زیتون میں پکائیں اور چلاتی رہیں' کہ سیاہ اور کسی قدر گاڑھا ہو جائے پھر چولہے سے اتار کردہ لعاب تھوڑا تھوڑا اس میں ڈال کر خوب رگڑیں کہ مرہم ہو جائے' یہ مرحم داخلیون کہلاتا ہے اگر روغن زیتون نہ ملے یا قیمت کم لگانا ہو تو بجائے اس کے تل کا تیل ڈالیں' یہ مرہم ایک سختی کو نرم کرنے والا ہے۔ رحم کے اندر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

<u>دوا جو دنبل کو پکا دے:</u>

السی اور میتھی کے بیج اور رالی کے بیج اور کبوتر کی بیٹ سب دوائیں دس دس ماشہ کوٹ چھان کر اڑھائی تولہ پانی اور اڑھائی تولہ دودھ میں پکائیں کہ گاڑھا ہو جائے پھر نیم گرم باندھیں' اور پیپل کے تازہ پتے اور پان گرم کرکے باندھنا بھی پھوڑے کو پکا دیتا ہے۔ فائدہ: بعض دفعہ ران وغیرہ پر پلٹس یا اور کوئی پکانے والی دوا رکھنی ہوتی ہے۔ اور باندھنے کا موقع نہیں ہوتا کیونکہ پٹی ٹھیرتی نہیں' اس کے لئے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ چھ ماشہ موم اور دو تولہ بہروزہ اور دو تولہ رال لے کر ان تینوں چیزوں کو گلا کر مرہم سا بنالیں پھر ایک بڑے سے چھایہ کے کناروں پر اس کو لگا دیں اور جو دوا یا پلٹس پھوڑے پر رکھنی ہے اس کو رکھ کر اوپر سے یہ چھایہ رکھ کر کنارے اس کے بدن

پر خوب چپکائیں یہ ایسا چپک جائے گا کہ نہ خود چھوٹے گا اور نہ پلٹس کو گرنے دے گا اور یہ مرہم خود بھی پکانے والا ہے اور جب الگ کرنا ہو تو تھوڑا سا تیل یا گھی کناروں پر لگاؤ اور آہستہ آہستہ علیحدہ کر دو پھر جب پھوڑا پک گیا تو اس کے توڑنے کی تدبیر کرو اور پکنا شروع ہونے کی پہچان یہ ہے کہ ٹیس اور لپک پیدا ہو جائے اور جگہ سرخ اور گرم ہو اور پورے پکنے کی نشانی یہ ہے کہ لپک موقوف ہو جائے اور درد بھی کم ہو جائے اور رنگ سرخ نہ رہے اور اگر خالص پیپ نہ نکلتی ہو اور کناروں میں سرخی ہو تو سمجھ لو کہ پھوڑا پورا نہیں پکا پھر پلٹس باندھو۔ دوا۔ جس سے بے نشتر دیئے ہوئے پھوڑا پھوٹ جائے' تین ماشہ بے بجھا چونہ اور ایک تولہ بکری کے گردہ کی چربی دونوں کو ملا کر پھوڑے پر رکھیں پھر جب پھوڑا پھوٹ جائے تو اس کے بہنے اور صاف کرنے کی تدبیر کرو اس کے لئے یہ دوا مفید ہے۔ پیاز کو نیم کے پتوں میں رکھ کر کپڑا لپیٹ کر چولہے میں بھون لیں پھر دونوں کو کچل کر ذرا سی ہلدی چھڑک کر باندھیں اور صبح و شام تبدیل کریں اور دونوں وقت نیم کے پانی سے دھویا کریں۔

دوسری دوا:

جو نہ پکے ہوئے پھوڑے کو پکائے اور صاف بھی کر دے' بنولہ اور تخم السی اور تل کی کھلی تینوں کو دو دو تولہ لے کر خوب کوٹ کر دودھ میں پکا کر نیم گرم باندھیں یہ دوا گرم زیادہ نہیں اور ہر قسم کے پھوڑے کو مفید اور مجرب ہے' پھر جب پھوڑا خوب صاف ہو جائے اور کنارے ہلکے ہو جائیں' سرخی بالکل نہ رہے تو بھرنے کی تدبیر کرو' اس کے لئے مرہم مرسل لگانا بہت مفید ہے اس کا نسخہ یہ ہے پونے دس ماشہ موم دیسی خالص اور پونے دس ماشہ راتینج اور ایک ماشہ گاؤ شیر اور ایک ماشہ گندہ بہروزہ اور سوا پانچ ماشہ اشق اور تین ماشہ گوگل ان سب کو پانچ تولہ روغن زیتون میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ جب یہ سب گل کر ایک ہو جائیں تو نیچے اتار کر ایک ایک ماشہ زنگار اور مرمکی اور ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ زراوند طویل اور کندر اور تین ماشہ مردار سنگ خوب باریک پیس

کر ملا دیں اور اس قدر حل کریں کہ مسکہ کی طرح ہو جائے پھر پھایہ پر لگا کر زخم پر رکھیں بہت مفید ہے۔تعریف یہ ہے کہ اگر زخم میں کچھ مادہ فاسد رہ گیا ہو تو اس کو کاٹ دیتا ہے اور اچھے گوشت کو پیدا کرتا ہے' طاعون میں بھی نہایت کارآمد ہے۔ ترکیب استعمال کی طاعون کے بیان میں لکھی جائے گی' اگر راتینج نہ ملے بہروزہ کا وزن بڑھائیں یعنی گیارہ ماشہ کر دیں اور اگر قیمت کم کرنا چاہیں بجائے روغن زیتون کے روغن گل یا تل کا تیل ڈالیں۔دوسرا مرہم غریبی زخموں کو بھرلانے والا۔ ساڑھے سات تولہ تل کا تیل خالص کڑھائی میں آگ پر چڑھائیں ور ہلکی آنچ دیں' جب تیل میں دھواں اٹھنے لگے پانچ تولہ سفیدہ کاشغری چھنا ہوا پاس رکھ لیں اور چٹکی سے اٹھا کر تھوڑا تھوڑا ڈالتے رہیں اور لکڑی سے چلاتے رہیں' تیل میں اول بلبلے اٹھیں گے جب یہ بلبلے ٹوٹنے لگیں تو دیکھیں کہ تیل میں چپکاہٹ آ گیا یا نہیں' جب چپکنے لگے اور رنگ سیاہ ہو جائے لیکن جلنے نہ پائے تو آگ پر سے اتار کر کڑاہی کو ٹھنڈے پانی میں رکھ دیں اور خوب گھوٹیں پھر نکال کر احتیاط سے رکھ دیں اور زخم کو نیم کے پانی سے دھو کر یہ پھایہ رکھیں اور ناسور میں بتی لگا کر رکھیں بہت مجرب ہے۔اگر زخم میں کیڑے پڑ جائیں تو ان کے مارنے کی یہ تدبیر کرو' بچھ باریک پیس کر یا تارپین کا تیل یا دونوں کو ملا کر زخم میں ڈالیں اور اوپر سے آٹے سے زخم کا منہ بند کر دیں اندر کیڑے مر جائیں گے اور کیڑے اکثر زخم کو صاف نہ رکھنے سے اور مکھی سے حفاظت نہ کرنے سے پڑ جاتے ہیں' صفائی کا بہت خیال رکھیں۔فائدہ: جس کے ہر سال دنبل نکلتے ہوں تو دو تین سال تک موسم پر مسہل وغیرہ لے کر مادہ کی خوب صفائی کر لیں نہیں تو ڈھیٹ کا ڈر ہے۔اگر گرمی سے چھالے یا پھوڑے پھنسی نکل آئیں تو اس کے لئے یہ مرہم لگاؤ۔سنگ جراحت اور مردار سنگ اور سفیدہ کاشغری اور سوکھی مہندی اور رسوت اور کمیلہ اور کتھا پاپڑیہ یہ سب دوائیں چھ چھ ماشہ لے کر اس کو کوٹ چھان کر نو تولہ گائے کے گھی کو ایک سو ایک بار دھو کر اس میں یہ

دوائیں ملا کر خوب گھوٹیں اور رکھ لیں اور لگایا کریں برسات میں بچوں کے لئے عمدہ دوا ہے' اس کی جتنی گھوٹائی زیادہ ہوگی مفید ہوگا۔ اس میں توتیا ایک ماشہ ملالیں تو مکھی نہ بیٹھے ۔ دوسری دوا۔ رسوت ایک تولہ' گلاب اور مہندی کے پتوں کے تین تین تولہ پانی میں ملا کر لگائیں اس دوا میں چکنائی نہیں ہے کپڑے خراب نہ ہوں گے۔ خشک اور تر خارش کے لئے یہ دوا مفید ہے۔ نیم کی چھال اور رسوت اور برگ شاہترہ سب ایک ایک ماشہ باریک پیس کر دو تولہ روغن گل میں ملا کر لیپ کریں اور مکھن کثرت سے ملنا بھی ہر قسم کی خارش کے لئے نہایت مجرب ہے۔ تر خارش کے لئے یہ دوا اکسیر ہے:۔ باچی اور اجوائن خراسانی اور صندل سرخ اور گندھک آملہ سار اور چوکھا سب ایک ایک تولہ اور نیلا تھوتھا چھ ماشہ اور سیاہ مرچ پانچ عدد خوب باریک پیس کڑوے تیل میں ملا کر سر اور منہ کو چھوڑ کر رات کو تمام بدن کو ملے اور رات کو مالیدہ کھائے اور صبح گرم پانی سے غسل کر ڈالے' اگر کچھ رہ جائے پھر دوسری تیسری بار ایسا ہی کرے۔

کنٹھ مالا:

یہ مرض جاتا تو نہیں ہے لیکن اس دوا کے لگانے سے ایک عرصہ کے لئے زخم خشک ہو جاتے ہیں۔ مردار سنگ چھ تولہ کی ڈلی لیں اور صبح کے وقت تین تولہ بکری کا دودھ بے مرچ کی سل پر ڈال کر اس میں مردار سنگ چھ تولہ کی ڈلی اتنی گھسیں کہ چھ ماشہ گھس جائے پھر اس دودھ میں روئی بھگو کر گلٹیوں پر خوب رگڑیں چالیس دن اسی طرح کریں بعض جگہ اس سے بالکل آرام ہوگیا اور اس کے لئے مرہم رسل بھی فائدہ مند ہے جس کی ترکیب اس جگہ آئی ہے جہاں زخم بھرنے کی دواؤں کا بیان ہے۔ طبیب کی رائے سے مسہل وغیرہ بھی لینا چاہئے۔ سرطان۔ جس کو ڈھیٹ کہتے ہیں ایک بری قسم کا پھوڑا ہے۔ اور اکثر کمر پر نکلتا ہے اس میں بہت سوراخ ہوتے ہیں اور بہت تکلیف ہوتی ہے کسی ہوشیار آدمی سے علاج کرانا چاہئے' بعض لوگوں کو اس پر

دوب گھاس کی جڑوں کا کرنا بہت مفید ہوا ہے۔

پتی اچھلنا:

افتیمون پوٹلی میں باندھ کر اور برگ شاہترہ اور بیخ کاسنی سب پانچ پانچ ماشہ اور آلو بخارا سات دانہ اور مویز منقی نو دانہ گرم پانی میں بھگو کر اور چھان کر اس میں دو تولہ گلقند آفتابی ملا کر پئیں اور اگر حمل ہو تو یہ دوا پئیں۔ پانچ دانہ عناب اور نو دانہ مویز منقی اور منڈی اور چرائتہ پانچ پانچ ماشہ گرم پانی میں بھگو کر اور چھان کر اس میں دو تولہ گلقند آفتابی ملا کر پئیں۔

پتی پر ملنے کی دوا:

یہ دوا پتی پر ملیں، خربوزہ کے چھلے ہوئے بیج، گیہوں کی بھوسی اور گیرو سب دوائیں دو دو تولہ پیس کر خشک ملیں اور کمبل اوڑھنا بھی مفید ہے۔ داد: ۔ایک تولہ رس کپور سرمہ کی طرح پیس کر پانچ تولہ خالص سرکہ میں ملا کر رکھ لیں اور صبح و شام لگایا کریں نہایت مفید ہے اور تکلیف بالکل نہیں ہوتی اور اگر لہسن کا عرق لگائیں تو یہ لگتا تو بہت ہے لیکن دو تین دفعہ میں ہی صحت ہو جاتی ہے اس کے لگانے کی عمدہ ترکیب یہ ہے کہ لہسن کا عرق داد پر لگائیں جب تیزی زیادہ ہو تو ذرا سی چکنائی تیل یا گھی مل دیں۔ چھلوری: ۔جس کو بعض آدمی انگل بیڑ کہتے ہیں۔ جب نکلتی معلوم ہو تو تھوڑا تخم ریحان پانی میں بھگو کر باندھیں اور اگر نکل آئی ہو تو یہ دوا نہایت مفید اور مجرب ہے۔ سیندور بکری کے پتے میں بھر کر مع پتے کے انگلی پر چڑھائیں اکثر ایک ہی دفعہ کا چڑھایا ہوا کافی ہو جاتا ہے، اگر کافی نہ ہو تو تیسرے دن اور بدل ڈالیں لیکن اس سے نماز درست نہیں ہوگی، نماز کے وقت اس کو اتار کر انگلی دھو ڈالیں اور اگر کسی طرح نہ جائے تو ایک جونک تازی اور ایک باسی لگائیں۔ مہاسہ۔ ٹکلی سفید دو تولہ اور ایرسا یعنی بیخ سوسن ایک تولہ باریک پیس کر سرکہ میں ملا کر لیپ کریں۔ پڑے پڑے کھال جل جانا: گلاب میں مردار سنگ گھس کر لگائیں اوپر سے سفیدہ کاشغری چھڑک دیں

اور زم بستہ پر لٹکائیں۔

آگ یا کسی اور چیز سے جل جانے کا بیان

آگ سے جلنا: ۔فوراً لکھنے کی سیاہ دیسی روشنائی لگائیں یا چونہ کا پانی ڈالیں یا بیروزہ کا تیل ہی یا شکر سفید پانی میں ملا کر لگائیں ۔

منسل اور پٹاس اور گرم تیل اور گرم پانی اور چونہ وغیرہ سے جل جانا:

تل کا تیل اور چونہ کا صاف پانی ملا کر لگائیں' ایک عورت کی آنکھ میں کڑاہی میں سے گرم تیل کی چھینٹ جا پڑی آنکھ میں زخم ہوگیا' ایک ماشہ کافور اور تین ماشہ نشاستہ پیس کر اسپغول کے لعاب میں ملا کر ٹپکایا گیا آرام ہوگیا ۔مرہم ۔ جو ہر قسم کے جلے ہوئے کے لئے اکیسر ہے' روغن گل دو تولہ اور موم چھ ماشہ گرم کریں' جب دونوں مل جائیں سفیدہ کاشغری تین ماشہ اور کافور ایک ماشہ باریک پیس کر اور ایک عدد انڈے کی سفیدی ملا کر لگائیں ۔

بالوں کے نسخوں کا بیان

دوا بال اگانے والی:

ایک جونک لائیں اور چار تولہ تل کا تیل آگ پر چڑھائیں' جب خوب جوش آجائے اس وقت جونک کو مار کر فوراً تیل میں ڈال کر اتنا پکائیں کہ جونک جل جائے پھر اس کو اسی تیل میں رگڑ لیں اور جس جگہ کے بال زخم وغیرہ سے گر گئے ہوں وہاں یہ تیل لگائیں بہت جلد بال جم آئیں گے ۔ماش کی دال اور آنولہ سے سر کا دھونا بھی بالوں کے واسطے نہایت مفید ہے ۔اس سے بال سیاہ رہتے ہیں اور مقوی دماغ بھی ہے ۔

دوا بال اڑانے والی: ۔ چھ ماشہ بے بجھا ہو چونہ اور چھ ماشہ ہڑتال پیس کر انڈے کی سفیدی میں ملا کر جہاں کے بال اڑانا منظور ہوں اس جگہ لگائیں بال صاف ہو جائیں گے ۔

دوا بالوں کو بڑھانے والی:

ہنس راج اور طباشیر اور ساق اور گلاب زیرہ اور گنار اور مصطگی اور انار کے چھلکے' سب چھ چھ ماشہ اور چھالیہ اور پوست بلیلہ کابلی ایک تولہ اور پوست بلیلہ اور مازو ڈیڑھ تولہ اور آملہ اڑھائی تولہ اور شہتوت کے پتے چھ تولہ لے کر سب کو کوٹ کر سوا سیر پانی میں ایک رات دن تر کر کے جوش دیں۔ جب آدھا رہ جائے مل کر چھان کر پچیس پچیس تولہ روغن گل اور تل کا تیل ملا کر پھر آگ پر رکھیں جب پانی بالکل جل جائے اور تیل رہ جائے اتار کر رکھ لیں اور ہر روز ملا کریں اس سے خراب بال گر گر کر اچھے اور سیاہ جمتے ہیں اور دماغ میں بھی قوت ہوتی ہے اور اگر کسی کو اس تیل سے سردی ہو تو بالچھڑ اور گل بابونہ اور لونگ چھ چھ ماشہ اور بڑھالیں۔

بالوں میں لیکھ یا دھک یا جم جوئیں پڑ جانا:

چھڑیلا اور کنیر سفید کے پتے اور میعہ سائلہ اور دکھنی مرچ اور انار کے چھلکے سب ایک ایک تولہ لے کر پانی میں اوٹا کر اس پانی سے جگہ کو دھوئیں اس سے جوئیں مر جاتی ہیں۔ جم جوئیں ایسی جوؤں کو کہتے ہیں جو بالوں کی جڑوں میں چپٹی رہتی ہیں اور مشکل سے معلوم ہوتی ہیں کبھی اس کے لئے مسہل کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔

چوٹ لگنے کا بیان

سر کی چوٹ:

ایک پارچہ گوشت کا لے کر اس پر ہلدی باریک پیس کر چھڑک کر نیم گرم کر کے باندھو نہایت مفید ہے۔ اور اگر سر کی چوٹ میں بے ہوشی ہو جائے تو فوراً ایک مرغ ذبح کر کے اس کے پیٹ کی آلائش نکال کر کھال سمیٹ گرم گرم سر پر باندھو بہت جلد ہوش آ جائے گا۔

آنکھ کی چوٹ:

ایک ایک تولہ میدہ اور پٹھانی لودھ پیس کر ایک تولہ گھی میں ملا کر گرم کر کے اس سے آنکھ کو سینکیں پھر اس کو گرم کر کے باندھیں' اگر اس سے چوٹ نہ نکلے تو گوشت کے پارچہ پر تھوڑی سی ہلدی اور پٹھانی لودھ چھڑک کر باندھیں۔ لیپ۔ جو سر کے سوا اور ہر جگہ کی چوٹ کو مفید ہے اور سر کی چوٹ کو بھی کچھ ایسا نقصان نہیں کرتا' مگر یہ دوائیں تیز ہیں۔ تل کی کھلی اور یالون اور تل اور مالکنگنی اور میدہ لکڑی اور ربوٹہ بجی اور ہلدی سب دو دو تولہ لے کر کوٹ چھان کر رکھ لیں پھر اس میں سے تھوڑی سی دوا لے کر دو پوٹلی باندھ کر دودھ اور تل کا تیل اور پانی تینوں چیزیں برابر ملا کر آگ پر رکھ دیں اور پوٹلی کو اس میں ڈال کر گرم گرم سے سینکیں جب ایک ٹھنڈی ہو جائے دوسری سے سینکیں ایک گھنٹہ تک سینک کر پوٹلی کی دوا نکال کر لیپ کر دیں اور پرانی روئی باندھ دیں۔ موچ:۔ انڈے کی زردی پانچ عدد اور گھی یا تیل میٹھا چھٹانک بھر اور ہلدی دو تولہ ملا کر موچ پر مالش کریں پھر خوب موٹی روٹی کا گودا گرم گرم رکھ کر باندھیں رات کو باندھ کر صبح کو کھول کر میٹھے تل کی مالش کریں اور رگ کو سیدھا کریں' ایک دو دن اس طرح کرنے سے رگیں بالکل درست ہو جاتی ہیں۔ فائدہ۔ چوٹ کے لئے مومیائی عمدہ دوا ہے ہڈی تک جڑ جاتی ہے آج کل اصلی نہیں ملتی مگر بنی ہوئی بھی فائدہ میں اصلی سے کم نہیں اس کا نسخہ خاتمہ میں آتا ہے۔

زہر کھالینے کا بیان

سنکھیا یا اور کوئی زہر کھالینا۔ اس دوا سے قے کرا دیں' دو تولہ سویہ کے بیج آدھ سیر پانی میں اوٹا لیں اور چھان کر پاؤ سیر تل کا تیل یا گھی اور ایک تولہ نمک ملا کر نیم گرم پلائیں جب خوب قے ہو جائے دودھ خوب پیٹ بھر کر پلائیں اگر دودھ سے بھی قے آئے تو نہایت ہی اچھا ہے۔ برابر دودھ پلاتے رہیں اگر دودھ سے قے نہ آئے تب بھی زہر کو مار دیتا ہے اور مریض کو سونے ہرگز نہ دیں خواہ کوئی سا زہر کھالیا ہو یا کسی زہریلے جانور نے کاٹا ہو اور یہ دوا ہر طرح کے زہر کو مفید ہے۔ نسخہ۔ یہ ہے۔ گل مختوم اور حب الفار اور ایرسا یعنی بیخ سوسن سب دو دو تولہ کوٹ چھان کر گائے کے گھی سے چکنا کر کے اٹھارہ تولہ شہد میں ملا کر رکھ لیں جب کوئی زہر کھالے یا شبہ جائے تو چھ ماشہ کھلائیں اگر زہر نہیں کھایا تو قے نہ آئے گی اور اگر کھایا ہے تو جب رتک زہر نکل نہ جائے گا قے بند نہ ہوگی۔ اگر بیخ سوسن نہ ملے تو نہ ڈالیں اور شہد بارہ تولہ کر دیں' اس دوا کو تریاق گل مختوم کہتے ہیں اگر گل مختوم نہ ملے تو نہ ڈالیں اور شہد بارہ تولہ کر دیں' اور دوا کو تریاق گل مختوم کہتے ہیں اگر گل مختوم نہ ملے تو داغستانی ڈالیں اگر یہ بھی نہ ملے تو ہارے در جے گل ارمنی سہی۔

مردار سنگ کھالیا

تین عدد انجیر اور ایک عدد تولہ سویہ کے بیج سیر بھر پانی میں پکا کر ایک تولہ بورہ ارمنی یا نمک ملا کر گرم پئیں اس سے قے ہوگی' قے ہونے کے بعد اس دوا کو چار خوراک کر کے کھائیں ساڑھے دس ماشہ مرمکی اور سات ماشہ بالچھڑ کوٹ چھان کر چار تولہ شہد میں ملا کر اس کی چار خوراک کر لیں اور غذا گوشت کا شوربا کھائیں۔

پھٹکڑی کھالینا:

اس کا اتار دودھ ہے' بعض آدمی کھیل کی ہوئی پھٹکڑی بخار کی باری روکنے کو کھا لیتے ہیں لیکن اس میں نفع سے زیادہ نقصان ہے۔

افیون کھالینا:

ایک تولہ گرم پلائیں اور قے کرادیں اور قے ہونے کے بعد بڑے آدمی کے لئے دو ماشہ ہینگ دو تولہ شہد میں ملاکر اور بچہ کے لئے چار رتی ہینگ یا اس سے بھی کم چھ ماشہ شہد میں ملاکر پانی میں حل کر کے پلائیں اور نالی کے ساگ کا چھٹانک بھر پانی افیون خوردہ کو پلانا اکثیر ہے نالی کا ساگ مشہور ہے۔پانی کے اوپر بیل پھیلتی ہے۔

دھتورہ کھالینا:

اس کا اتارو ہی ہے جو افیون کا تھا۔اسپغول کوٹ کوٹ کر چبا کر کھالینا۔افیون کے بیان میں جو دوا قے کی لکھی ہے اس سے قے کرا کے پھر پانچ ماشہ تخم خرفہ پانی میں پیس کر پانچ ماشہ چار تخم چھڑک کر مصری ملاکر پئیں۔فائدہ:اگر انجان پن میں بے پچانے کوئی زہر کھالیا ہو اور معلوم نہ ہو کہ کونسا زہر تھا یا زہر کھانے والا بیہوشی کی وجہ سے بتلا نہ سکتا ہو۔تو ان نشانیوں سے پہچان ہو جاتی ہے۔سنکھیا کھانے سے پیٹ میں درد پیدا ہوتا ہے۔اور گلا گھٹ جاتا ہے۔اور خشکی بے حد ہوتی ہے اور مردار سنگ کھانے سے بدن پر ورم آجاتا ہے اور زبان میں لکنت اور پیٹ میں درد ہو جاتا ہے۔یا اس قدر دست آتے ہیں کہ آنتوں میں زخم پڑ جاتے ہیں اور پھٹکری کھانے سے کھانسی بے حد ہوتی ہے یہاں تک کہ پھیپھڑے میں زخم ہو کر سل ہو جاتی ہے اور افیون سے زبان بند ہونے لگتی ہے' آنکھیں بیٹھ جاتی ہیں' ٹھنڈا پسینہ آتا ہے۔دم گھٹنے لگتا ہے اور منہ سے افیون کی بو آیا کرتی ہے اور دھتورہ سے اول چکر آتا ہے۔ پھر بالکل غفلت ہو جاتی ہے اور اسپغول سے بے چینی اور دم رکتا ہے اور نبض ساقط ہونا۔اور بے ہوشی اور بدن ٹھنڈا پڑ جانا یہ سب باتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا بیان

چاہے کوئی زہریلا جانور کاٹے یا کاٹنے کا شبہ ہو گیا ہو سب کے لئے یاد رکھو کہ کاٹنے کی جگہ سے ذرا اوپر فوراً بند لگا دو یعنی خوب کس کر باندھ دو اور کاٹنے کی جگہ افیون کا

لیپ کر دو تا کہ وہ جگہ سن ہو جائے اور زہر پھیلے نہیں پھر اس جگہ ایسی دوائیں لگاؤ جو زہر کو چوس لیں اور ایسی دوائیں پلاؤ جو زہر کو اتار دیں اور مریض کو سونے نہ دیں۔

دوا زہر کو چوسنے والی:۔ پیاز چولہے میں بھون کر نمک ملا کر باندھیں۔ دوسری دوا:۔ بے بجھا چونہ چھ ماشہ اور شہد دو تولہ اور روغن زیتون دو تولہ سب کو ملا کر لیپ کریں اور ہر گھڑی لیپ بدلتے رہیں یہ سانپ اور بڑے بڑے زہریلے جانوروں کے زہر کو چوس لیتا ہے۔

تیسری دوا:

اس جگہ بھری سینگیاں یا جونکیں لگوا دیں۔ چوتھی دوا۔ کاسٹک یا گندھک کا تیزاب لگا دیں اس سے زخم ہو جاتا ہے اور زخم ہو جانا زہر کے لئے اچھا ہے۔ فائدہ: اگر کاٹنے کی جگہ دوا سے یا آپ سے زخم ہو جائے تو جب تک زہر اترنے کا یقین نہ ہو جائے اس کو بھرنے نہ دیں۔

زہر اتارنے والی دوا:

بلکہ اگر کوئی دوا زہریلی کھالی ہو اس کا بھی اتار ہے۔ اگر گھروں میں تیار رہے تو مناسب ہے، کلونجی اور راسپند اور زیرہ سفید تینوں دوائیں سات سات ماشہ اور پکھان بید اور زراوند مدحرج دونوں ساڑھے تین تین ماسہ اور مرچ دکھنی اور مرکی دونوں پونے دو ماشہ ان سب کو کوٹ چھان کر چھ تولہ شہد میں ملا کر رکھ لیں جب ضرورت ہو پونے دو ماشہ صبح پونے دو ماشہ شام کو کھائیں اوپر سے پانی میں دو تولہ شہد پکا کر پلائیں اور بچوں کو ایک ایک ماشہ دیں۔ اب بعض دوائیں خاص خاص جانوروں کے کاٹنے کی لکھی جاتی ہیں۔

سانپ کا کاٹنا:

اس کی تدبیریں ابھی گزریں اور یہ دوا بھی مفید ہے، حقہ کی کیٹ جو چلم کے نیچے نے پر جم جاتی ہے چار رتی کھلائیں، دو تین دن کھلائیں اور بچھ چبا کر لگائیں۔

تراشیں اوران دونوں کے بیچ میں تین ماشہ پرانا گڑ رکھ کرہاون دستہ میں اس قدر کوٹیں کہ سب ایک ذات ہو جائیں پھر اس کو دو دفعہ کر کے کھلائیں نہایت مجرب ہے اگر اچھا کتا بھی کاٹے تب بھی احتیاط کے واسطے یہی علاج کرلیا جائے بہتر کالی بانات ہے اگر کالی بانات نہ ملے تو سیاہ رنگ کی اون لے لیں' اگر سیاہ رنگ کی نہ ملے تو جس رنگ کی بھی ہو کافی ہے۔ بلی۔ اس میں بھی زہر ہے بچوں کی بہت حفاظت رکھیں اور کپڑوں پر دودھ نہ گرنے دیں اس سے بلی آ جاتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ پودینہ کھلائیں اور پیاز چولہے میں بھون کر پودینہ ملا کر نیم گرم باندھیں جب سمجھ لیں کہ زہر کھنچ آیا ہے تو تل پانی میں پیس کر باندھیں۔

دوسری دوا:

نہایت مجرب ہے' سولی مچھلی آلائش سے پاک کر کے پانی میں جوش دیں کہ گل جائیں پھر اس کے کانٹے دور کر کے تھوڑا سا پیشاب آدمی کا ملا کر زخم پر باندھیں' دن بھر میں دو تین بار بدل دیں' صحت ہونے تک ایسا ہی کریں مگر نماز کے وقت دھو ڈالیں۔ بندر۔ پیاز بھون کر نمک ملا کر باندھیں جب زہر کھنچ آئے تو مرہم رسل لگائیں اس کا نسخہ زخم بھرنے کے بیان میں گزر چکا ہے۔

کنکھجورا:

اس کے کاٹنے سے دم گھٹنے لگتا ہے اور مٹھائی کو طبیعت چاہتی ہے علاج یہ ہے کہ اسی کو کچل کر اس جگہ باندھیں اگر وہ نہ ملے تو نمک پیس کر سرکہ میں ملا کر لگائیں اور یہ دوا کھائیں زراوند طویل اور پکھان بید اور پوست بیخ کبر اور مٹر کا آٹا سب ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ لے کر دو تولہ شہد میں ملا کر کھائیں یہ ایک خوراک ہے اور اس کے لئے دواء المسلک معتدل بھی مفید ہے' اگر کنکھجورا کسی کے چمٹ جائے یا کان میں گھس جائے تو تھوڑی سی سفید شکر اس کے اوپر ڈالیں فوراً ناخن کھال میں سے نکل جائیں گے اور اگر پیا کا عرق کنکھجورے پر ڈال دیں تو جگہ بھی چھوڑ دے اور فوراً مر جائے

اور ناخنوں کے زخموں پر پیاز جلبھا کر باندھنا اکسیر ہے۔

کیڑے مکوڑوں کے بھگانے کا بیان

سانپ:

پاؤ سیر نوشادر کو پانچ سیر پانی میں گھول کر سوراخوں اور تمام مکان میں چھڑک دیں سانپ بھاگ جائے گا اور کبھی کبھی چھڑکتے رہیں تو اس مکان میں سانپ نہ آئے گا۔ دوسری تدبیر: بارے سنگھے کا سینگ اور بکری کا کھر اور بیخ سوسن اور عاقر قرحا اور گندھک برابر لے کر آگ پر ڈال کر مکان کو بند کر دیں' تھوڑی دیر بعد کھول دیں اگر وہاں سانپ ہوگا تو بھاگ جائے گا۔ تیسری تدبیر: سانپ کے سوراخ میں رائی بھر دیں سانپ مر جائے گا اگر اپنے آس پاس رائی ڈال کر سوئیں تو سانپ نہیں آ سکتا۔ چوتھی تدبیر: بچھو کو منہ میں چبا کر سانپ کے آگے ڈال دیں تو آگے نہ بڑھے گا اور اگر کسی طرح اس کے منہ میں پہنچ جائے تو مر جائے اور کاٹنے کی جگہ پر لگانا بے حد مفید ہے۔ اور کھانا بھی مفید ہے جیسا کہ سانپ کے کاٹے کے بیان میں گزرا۔ بچھو: مولی کچل کر اس کا عرق بچھو پر ڈال دیں تو بچھو مر جائے گا اگر اس کے سوراخ پر مولی کے ٹکڑے رکھ دیں تو نکل نہ سکے اور وہیں مر جائے۔ پسو: اندارئن کی جڑ یا پھل پانی میں بھگو کر تمام گھر میں چھڑک دیں تمام پسو بھاگ جائیں گے۔ چوہے۔ سنکھیا سے مر جاتے ہیں لیکن بچوں والے گھر میں رکھنے میں خطرہ ہے بہتر یہ ہے کہ مردار سنگ اور سیاہ ٹکی پیس کر رکھ دیں یا کالی ٹکی اور بزرالبنج ملا کر رکھیں۔ چونٹیاں: ہینگ سے بھاگتی ہیں۔ تتیے: اگر کہیں ان کا چھتہ ہو تو گندھک اور لہسن کی دھونی سے مر جاتے ہیں اور سرکہ یا مٹی کا تیل چھڑکنے سے بھی مر جاتے ہیں۔ کپڑوں کا کیڑا: افسنتین یا پودینہ یا لیموں کے چھلکے یا نیم کے پتے یا کافور کپڑوں اور کتابوں میں رکھ دیں۔ کھٹمل۔ چارپائی پر سرخ' مرچیں ڈال کر دھوپ میں بچھائیں' دو تین دن تک اس طرح کریں کہ کھٹمل مر جاتے ہیں سرخ مرچ کی

دھونی دینا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ ازقدیم (دیمک) ہدہد کے پروں یا اس کے گوشت کی دھونی سے مرجاتی ہے اگر کتابوں اور کپڑوں میں ہو جائے تو یہی تدبیر کریں۔ محال کی مکھی۔ پرانا کپڑا سلگا کر محال کو دھونی دیں تو مکھیوں کا زہر جاتا رہے اور مکھیاں بے ہوش ہو جائیں۔

سفر کی ضروری تدبیروں کا بیان

(1) سفر کرنے سے پہلے پیشاب پاخانہ سے فراغت کر لو اور کھانا تھوڑا کھاؤ تاکہ طبیعت بھاری نہ ہو۔ (2) سفر میں کھانا ایسا کھاؤ جس سے غذا زیادہ بنتی ہو جیسے قیمہ، کباب، کوفتہ جس میں گھی اچھا ہو اور سبز ترکاریوں سے غذا کم بنتی ہے لہذا مت کھاؤ۔ (3) بعضے سفر میں پانی کم ملتا ہے ایسے سفر میں خرفہ کے بیج آدھ سیر اور تھوڑا سرکہ ساتھ رکھو نو ماشہ بیج پھانک کر چند قطرے سرکہ کے پانی میں ملا کر پی لیا کرو اس سے پیاس کم لگتی ہے اگر بیج نہ ہوں تو تھوڑا سرکہ پانی میں ملا کر پینا بھی کافی ہے۔ اگر حج کے سفر میں اس کو ساتھ رکھیں تو مناسب ہے۔ (4) اگر سفر میں عرق کافور بھی ساتھ رکھیں تو مناسب ہے اس سے پیاس نہیں لگتی اور ہیضہ کے لئے بھی مفید ہے اس کی ترکیب ہیضہ کے بیان میں گزر چکی ہے۔ (5) اگر لو میں چلنا ہو تو بالکل خالی پیٹ چلنا برا ہے اس سے لو کا زیادہ اثر ہوتا ہے بہتر یہ ہے کہ پیاز خوب باریک تراش کر دہی یا اور کسی ترش چیز میں ملا کر چلنے سے پہلے کھالیں اور اگر پیاز کو گھی میں بھون لیں تو بدبو نہ رہے اور پیاز کے پاس رکھنے سے بھی لو نہیں لگتی اور اگر کسی کو لو لگ جائے تو ٹھنڈے پانی سے اس کا ہاتھ منہ دھلاؤ اور کدو یا ککڑی یا خرفہ کچل کر روغن گل ملا کر سر پر رکھو اور ٹھنڈے پانی سے کلیاں کراؤ اور پانی ہرگز نہ پینے دو جب ذرا طبیعت ٹھہرے تو چکھنے کے طور پر بہت تھوڑا تھوڑا ٹھنڈا پانی پلاؤ اور یہ دوا پلاؤ وہ بھی ایک دم نہیں بلکہ تھوڑی تھوڑی کر کے پلاؤ، ایک ایک ماشہ زہرمہرہ خطائی اور طباشیر اور چھ رتی نارجیل کو چھ تولہ گلاب میں گھس کر شربت انار ملا کر پلاؤ اور کچی آمنی کا پتا نمک

ڈال کر پلانا بھی لو کے لئے اکسیر ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ کچی آمبی کو بھوبھل میں دبادیں جب بھن جائے نکال کرمل کر پانی میں ملائیں اور چھان لیں اور نمک ملا کر پئیں۔ دوسری دوا: لو لگے ہوئے کے لئے مفید ہے چھ ماشہ چنے کا کا ساگ خشک لے کر پاؤ بھر پانی میں بھگو دیں اور اوپر کا صاف پانی لے کر پلائیں اور اس ساگ کو ہاتھوں اور پیروں کے تلوؤں پر لیپ کریں۔

حمل کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان

(1) حمل میں قبض نہ ہونے پائے جب پیٹ میں ذرا بھی گرانی معلوم ہو تو ایک دو وقت صرف شوربا زیادہ چکنائی وار پی لیں اگر اس سے قبض نہ جائے تو دو تین تولہ مٹھے یا مربے کی ہڑ کھالیں اگر یہ بھی کافی نہ ہو تو یہ نسخہ استعمال کریں اس میں حمل کو کسی طرح نقصان نہیں اور معدہ کو قوی کرتا ہے اور بچہ کو گرنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ ساڑھے دس ماشہ گلاب کے پھول کی پنکھڑیاں بہتر تو تازہ ہیں ورنہ خشک ہی رات کو آدھ پاؤ گلاب میں بھگو رکھیں۔ صبح کو اتنا پئیں کہ چھاننے کی ضرورت نہ رہے۔ پھر تھوڑی مصری ملا کر ناک بند کر کے پئیں اس سے دو تین دست اچھے ہو جاتے ہیں گویا ہلکا مسہل ہے اور جن کو تحریک نزلہ کا مرض بہت زیادہ ہو تو وہ اس کو نہ پئیں بلکہ مربہ کی ہڑ کھالیا کریں اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو حکیم سے پوچھیں۔ (2) حمل میں یہ دوائیں استعمال نہ کریں۔ سونف' تخم کشوت' حب القرطم بالچھڑ' تخم خربزہ' گوکھرو' نمر اج' سداب' زیرہ' خطمی' تخم خیارین' تخم کاسنی' املتاس کے چھلکے اور جس کو حمل گرنے کا عارضہ ہو وہ ان دواؤں سے بھی پرہیز رکھے' گل بنفشہ' خمیرہ بنفشہ' آلو بخارا' سپستان ریشہ خطمی اور حمل میں اگر دستوں کی ضرورت ہو تو یہ دوا استعمال نہ کریں۔ ارنڈی کا تیل' جلاپا' ریوند' چینی' ترنجبین' سنا غاریقون' شربت دینار' اور حاملہ کو یہ غذائیں نقصان کرتی ہیں۔ لوبیا' چنا' تل' گاجر' مولی' چقندر' ہرن کا گوشت' زیادہ مرچ' زیادہ کھٹائی' تربوز' خربوزہ' زیادہ ماش کی دال لیکن کبھی کبھی ڈر نہیں اور یہ

چیزیں نقصان نہیں کرتیں۔ انگور' امرود' ناشپاتی' سیب' انار' جامن' پیٹھا' آم' بٹیر' تیتر اور چھوٹے چھوٹے پرندوں کا گوشت۔ (3) چلنے میں بہت زور سے پاؤں نہ پڑے۔ اونچی جگہ سے نیچے کو یک لخت نہ اتریں' غرض کہ پیٹ کو زیادہ حرکت سے بچائیں' کوئی سخت محنت نہ کریں' بھاری بوجھ نہ اٹھائیں' بہت غصہ نہ کریں' زیادہ غم نہ کریں' فصد اور مسہل سے بچیں خاص کر چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں مہینے کے بعد زیادہ احتیاط رکھیں کیونکہ بچہ مشکل سے ہوتا ہے' چلنے پھرنے کی عادت رکھیں کیونکہ ہروقت بیٹھے رہنے سے بادی اور سستی بڑھتی ہی۔ میاں کے پاس نہ جائیں خاص کر چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں کے بعد زیادہ نقصان ہے۔ اور جن کے مزاج میں بلغم زیادہ ہو وہ زیادہ چکنائی بھی نہ کھائیں' قیمہ اور مونگ کی دال بھنی ہوئی اور ایسی چیزیں کھایا کریں' ارادہ کرکے قے نہ کریں اگر خود آئے تو روکنا نہ چاہئے۔ جن چیزوں سے نزلہ اور کھانسی پیدا ہو ان سے بچیں' پیٹ کو ٹھنڈی ہوا سے بچائیں۔ (4) اگر قے بہت آیا کرے تو تین تین ماشہ اناردانہ اور پودینہ پیس کر شربت غورا یعنی کچے انگور کے شربت میں ملا کر چاٹ لیا کریں اور اگر معدہ میں کوئی خرابی ہو تو اس وجہ سے قے آئے تو قے لانے والی دواؤں سے پیٹ صاف کریں معدہ کی بیماریوں کے بیان میں یہ دوائیں لکھی گئی ہیں وہاں دیکھ لو۔ (5) اگر مٹی وغیرہ کھانے کی خواہش ہو تو تھوڑی خواہش تو خود جاتی رہتی ہے اگر زیادہ ہو تو اس گلاب والی دوا سے پیٹ صاف کریں۔ جو نمبر (1) میں گزر چکی ہے' جب دو چار دست ہو جائیں تو شربت غورہ یا کاغذی لیموں میں شکر ملا کر چاٹ لیا کریں اور چٹ پٹی چیزیں کھایا کریں جیسے چٹنی پودینے یا دھنیے کی جس میں مرچ اور ترشی زیادہ نہ ہو کھانے کے ساتھ تھوڑی تھوڑی چکھیں اور مرچ سیاہ ڈالیں تو بہتر ہے اور اگر مٹی کی بہت ہی حرص ہو تو نشاستہ کی ٹکیاں یا طباشیر کھایا کریں اس سے مٹی کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔ (6) اگر بھوک بند ہو جائے تو چکنائی اور مٹھائی کم کھائیں اور اسی گلاب

والی دوا سے پیٹ صاف کریں۔ اور بعد غذا کے ایک تولہ جوارش مصطگی کھایا کریں یا یہ چورن بنا کر غذا سے پہلے یا پیچھے چھ ماشہ سے ایک تولہ تک کھایا کریں۔ چھ چھ ماشہ مصطگی اور نمک سیاہ اور دھنیا خشک اور ایک ایک تولہ دانہ الائچی خورد اور انار دانہ کوٹ کر چھلنی سے چھان کر رکھ لیں۔ (7) جب دل دھڑکا کرے تو دو چار گھونٹ گرم پانی یا گرم گلاب کے پی لیا کریں اور ذرا اپھرا کریں' اگر اس سے نہ جائے تو دواء المسک معتدل کھا لیا کریں۔ (8) اگر پیٹ میں درد اور ریاح معلوم ہو جائے تو یہ جوارش بہت مفید ہے ایک تولہ زیرہ سیاہ ایک دن رات سرکہ میں بھگو کر بھون کر اور ایک تولہ کندر اور صعتر لے کر ان تینوں دواؤں کو کوٹ کر چھلنی میں چھان کر قند سفید میں قوام کر کے ملالیں خوراک سوا دو ماشہ سے لے کر ساڑھے چار ماشہ تک یا ایک ایک ماشہ مصطگی اور نرکچور پیس کر دو تولہ گلقند میں ملا کر کھا لیا کریں۔ (9) اگر حمل میں پیچش ہو جائے تو اکثر یہ دوا کافی ہو جاتی ہے۔ چھ ماشہ تخم ریحان چھٹانک بھر گلاب میں پکا کر تھوڑی مصری اور نو دانہ مغز بادام پیس کر اس میں ملا کر کھائیں اور حمل کی پیچش میں زیادہ لعاب دار دوائیں جیسے ریشہ خطمی وغیرہ استعمال نہ کریں خاص کر جس کو حمل گر جانے کی عادت ہو۔ (10) اگر حمل میں پیروں میں ورم آ جائے تو کچھ ڈر نہیں لیکن یہ بہتر ہے کہ تین تین ماشہ ایلوا اور چھالیہ اور صندل سبز مکورہ کے پانی میں پیس کر ملیں۔ (11) اگر حاملہ عورت کو اندر کے بدن میں کبھی تکلیف اور جلن معلوم ہو تو تین ماشہ رسوت کو ایک ایک تولہ گلاب اور مہندی کے پانی میں ملا کر یا ملتانی مٹی وہی کے پانی میں گھول کر لگائیں۔ (12) اگر حمل میں خون آنے لگے تو قرص کہربا کھائیں اور ان دواؤں کا استعمال کریں جو استحاضہ کے بیان میں لکھی گئی ہیں۔ (13) جس کو حمل گر جانے کی عادت ہو وہ چار مہینے تک اور پھر ساتویں مہینے کے بعد بہت احتیاط رکھے کوئی گرم چیز نہ کھائے کوئی بوجھ نہ اٹھائے بلکہ ہر وقت لنگوٹ باندھے رکھے اور جب گرنے کی نشانیاں معلوم ہونے لگیں فوراً حکیم سے علاج کرانا

چاہئے اور اگر گر جائے تو اس وقت بڑی احتیاط درکار ہے کوئی بات حکیم کی رائے کے خلاف اپنی عقل سے نہ کریں لیکن بہت ضروری باتیں تھوڑی سی ہم نے بھی آگے لکھ دی ہیں اور چونکہ ایک دفعہ گر جانے سے آگے کو بھی یہ عارضہ لگ جاتا ہے اور اگر بچہ ہوا بھی تو کمزور رہتا ہے اور جیتا نہیں اور اگر جیا بھی ام الصبیان یعنی مرگی وغیرہ میں مبتلا رہتا ہے۔ اس کی روک تھام کے لئے یہ معجون بنا کر حمل قائم ہونے کے بعد چوتھے مہینے سے پہلے چالیس دن تک ساڑھے چار ماشہ روز کھائیں اور حمل قرار ہونے سے پہلے طبیب سے رائے لے کر اگر مسہل کی ضرورت ہو مسہل بھی لے لیں اور اگر بغیر حمل کھائیں تو رحم کو تقویت دیتی ہے۔ معجون محافظ حمل۔ برادہ صندل سفید اور برادہ صندل سرخ اور مازو سبز اور درونج عقربی اور عود صلیب اور ابریشم خام مقرض اور بیخ انجبار اور گل ارمنی' سب گیارہ گیارہ رتی اور تخم خرفہ اور مغز خربزہ ساڑھے بائیس بائیس رتی' سب کو کوٹ چھان کر شربت غورا بیالیس ماشہ اور قند سفید سات تولہ اور شہد خالص ستائیس ماشہ قوام کر کے اس میں یہ دوائیں ملائیں پھر سچے موتی اور کہربائے شمعی اور طباشیر سوا گیارہ گیارہ' رتی اور چاندی سونے کے ورق ڈھائی ڈھائی عدد سب کو چار تولہ عرق بید مشک میں کھرل کر کے ملا لیں اس سے دودھ بھی بڑھتا ہے اور بچہ کو ام الصبیان نہیں ہوتا۔

اسقاط یعنی حمل گر جانے کی تدبیروں کا بیان

اسقاط کے بعد غذا بالکل بند کر دیں' جب بھوک زیادہ ہو تو خربزہ کے چھلے ہوئے بیج دو تین تولہ ذرا بھون کر اور ذائقہ کے موافق لاہوری نمک اور کالی مرچ ملا کر کھائیں یا منقی سینک کر کھلائیں تین دن تک اور کچھ غذا نہ دیں اور پیٹ کی صفائی کے لئے یہ نسخہ پلاتے رہیں۔ تخم خربزہ اور گوکھرو چھ چھ ماشہ بیخ اور کاسنی اور پرسیاؤشان اور سداب اور مشک طرامشیع یعنی پہاڑی پودینہ پانچ پانچ ماشہ اور املتاس کے چھلکے ایک تولہ پانی میں اوٹا کر چھان کر تین تولہ شربت بزوری بارد ملا کر نیم گرم پئیں اور کمر اور

ناف کے نیچے نیم کے پتوں سے سینکتے رہیں چوتھے دن تھوڑی موٹھ اوٹا کر اس کا پانی پلائیں پھر پانچویں دن شوربے میں چپاتی خوب گلا کر دیں اور پیٹ کی صفائی میں کمی نہ رہنے دیں اور باقی تدبیریں زچہ خانہ کی سی ہیں جن کا بیان آگے آتا ہے اور بعض عورتوں کو اسقاط سے رحم اور جگر میں ضعف ہو جاتا ہے اس مرض کو پرسوت کہتے ہیں۔

زچہ کی تدبیروں کا بیان

(1) جب نواں مہینہ شروع ہو جائے ہر روز ایک ماشہ مصطگی باریک پیس کر اس میں نو ماشہ روغن بادام اور ذرا سی مصری ملا کر روز چاٹ لیا کریں اور جس کا معدہ قوی ہو اس کو مصطگی ملانے کی ضرورت نہیں اور گائے کا دودھ جس قدر ہضم ہو سکے پیا کریں یا گائے کا مسکہ اگر ہضم ہو جائے چاٹا کریں یا دو دو تولہ ناریل اور مصری کوٹ کر جب ایک ذات ہو جائیں ہر روز کھالیا کریں ان سب دواؤں سے بچہ آسانی سے پیدا ہوتا ہے اور جب دن بہت ہی کم رہ جائیں تو گرم پانی سے ناف کے نیچے دھارا کریں اور خوب چکنا شوربا پیا کریں اور جب بالکل ہی قریب وقت آ پہنچے اور درد شروع ہو تو یہ دوا بہت مفید ہے۔ املتاس کے چھلکے ڈیڑھ تولہ کچل کر پانی میں جوش دے کر تین تولہ شربت بنفشہ ملا کر پئیں اور مقناطیس بائیں ہاتھ میں لینے سے یا بسد یعنی مونگے کی جڑ بائیں ران پر باندھنے سے بچہ پیدا ہونے میں آسانی ہوتی ہے اور یہ تیل نہایت مفید ہے۔گل بابونہ، بنفشہ، تخم خطمی، اکلیل الملک۔ السی کے بیج سب چھ چھ ماشہ اور ٹیسو کے پھول دو تولہ سب کو سیر بھر پانی میں اوٹالیں جب آدھا پانی رہ جائے مل کر چھان کر اس میں آدھ پاؤ ارنڈی کا تیل اور دو تولہ گائے کی نلی کا گودا اور بکرے کے گردے کی چربی ملا کر پھر پکائیں جب پانی جل جائے اور تیل رہ جائے تو اتار کر رکھ لیں اور جب ضرورت ہو تو گرم کر کے ناف کے نیچے اور کمر پر ملیں اور دائی سے اندر استعمال کرائیں اور جس عورت کے مر جانے کا ڈر ہے اور یہ تیل اس قابل ہے کہ گھروں میں تیار رہے اگر زیادہ تکلیف ہو یا بچہ پیٹ میں مر جائے اور

کوئی نئی خطرہ کی بات پیدا ہو جائے تو فوراً حکیم کو خبر کرو۔ (2) دستور ہے کہ مٹی یا بیسن سے بچہ کو غسل دیتے ہیں بجائے اس کے اگر نمک کے پانی سے غسل دیں اور تھوڑی دیر کے بعد خالص پانی سے نہلائیں تو بہت سی بیماریوں سے جیسے پھوڑا پھنسی وغیرہ سب سے حفاظت رہتی ہے لیکن نمک کا پانی ناک یا آنکھ یا کان یا منہ میں نہ جانے پائے اگر بچہ کے بدن پر میل زیادہ معلوم ہو تو کئی روز تک نمک کے پانی سے غسل دیں اور اگر میل نہ ہو تو بھی چلہ بھر تک تیسرے دن خالص پانی سے غسل دے دیا کریں اور غسل کے بعد تیل مل دیا کریں' اگر چار پانچ مہینے تک تیل کی مالش رکھیں تو بہت مفید ہے۔ (3) بچہ کو ایسی جگہ رکھیں جہاں بہت روشنی نہ ہو زیادہ روشنی سے اس کی نگاہ کمزور ہو جاتی ہے۔ (4) گھٹی میں جو املتاس ہوتا ہے اس کو اور دواؤں کے ساتھ نہ پکانا نہ چاہئے اس سے اثر جاتا رہتا ہے یا تو الگ بھگو کر چھان لیں یا پکی ہوئی دوا میں ملا کر مل کر چھان لیں۔ (5) بچہ کو دودھ دینے سے پہلے کوئی میٹھی چیز جیسے شہد یا کھجور چبائی ہوئی وغیرہ انگلی پر لگا کر اس کے تالو پر لگائیں۔ (6) دستور ہے کہ زچہ کو کاڑھا پلاتی ہیں اور اس کے لئے ایک نسخہ مقرر ہے سب کو وہی دیا جاتا ہے چاہے اس کا مزاج گرم ہو یا سرد یا وہ بیمار ہو یہ پرانا دستور ہے بلکہ مزاج کے موافق دوا دینا چاہئے' اگر عورت کا مزاج سرد ہے تو ایک ایک تولہ مجیٹھ اور سونف اور نرکچور اور ملوہ خشک سب کو چار سیر پانی میں اوٹا لیں جب تین سیر رہ جائے تو استعمال کریں اور مزاج گرم ہے تو دو دو تولہ ملوہ خشک اور خربزہ کے بیج اور گوکھرو ان سب کو چار سیر پانی میں اوٹا کر جب تین سیر رہ جائے استعمال میں لائیں اور جب زچہ کو بخار ہو تو صرف ملوہ خشک کا پانی دیں۔ اسی طرح یہ بھی دستور ہے کہ زچہ کو اچھوانی بہت ہی نقصان کرتی ہے اگر زچہ بیمار ہو یا ہضم میں فتور ہو تو سب سے عمدہ غذا شوربا یا یخنی ہے البتہ روٹی نہ دیں تو مضائقہ نہیں' اور اگر بخار یا بیماری زیادہ ہو تو حکیم سے پوچھ کر جو حکیم بتلاوے وہ دو۔ جس کو گوند موافق نہ ہو اس کے واسطے وہ لڈو بناؤ جس کی ترکیب

رحم سے ہروقت رطوبت جاری رہنے کے بیان میں لکھی گئی ہے۔(7) بچہ کو زیادہ دیر تک ایک کروٹ پر لیٹے ہوئے کسی چیز پر نگاہ جمانے نہ دیں' اس سے بھینگا پن ہو جاتا ہے۔ کروٹ بدلتے رہیں۔ (8) زچہ کو بی تیل ملوانا بہت مفید ہے مگر بعض عورتوں کو تیل گرمی کرتا ہے اور پھوڑے پھنسی نکل آتے ہیں۔ ان کے لئے یہ تیل مفید ہے۔ جھاؤ کے پتے آدھ پاؤ اور مہندی کے پتے چھٹانک بھر نمک مولی چھٹانک بھر اور مجیٹھ دوتولہ ان سب کو رات کو پانی میں بھگو کر رکھیں صبح کو جوش دے کر چھان کر سرسوں یا تل کا تیل ایک سیر ملا کر پھر پکائیں کہ پانی سب جل جائے اور تیل رہ جائے پھر اس میں دوتولہ مصطگی اور ایک تولہ قسط تلخ خوب باریک پیس کر ملا کر رکھ لیں اور نیم گرم ملوائیں۔(9) جس کے دودھ کم ہو اس کو اگر دودھ موافق ہو تو دودھ پلاؤ اور بھیجا زیادہ کھلاؤ اور مرغ کا شوربا پلاؤ اور یہ دوائیں بھی مفید ہیں' پانچ ماشہ کلونجی یا پانچ ماشہ تودری سرخ ہر روز دودھ کے ساتھ پھانکیں یا دوتولہ زیرہ سیاہ آدھ سیر گھی میں کسی قدر بھون کر سیر بھر شکر سفید اور آدھ سیر سوجی ملا کر قوام کر لیں پھر بادام' چھوہارا' ناریل اور چلغوزہ بقدر مناسب ملالیں' خوراک دوتولہ سے چار تولہ تک یا گاجر کا حلوہ کھلائیں اور غذا عمدہ کھلائیں۔(10) دودھ پلانے والی کوئی چیز نقصان کرنے والی نہ کھائے اسی طرح تیرہ تیزک کا ساگ اور رائی اور پودینہ نہ کھائے کہ ان چیزوں سے دودھ بگڑتا ہے۔ (11) اگر دودھ چھاتیوں میں جم جائے اور تکلیف دے اور چھاتیوں میں کھچاؤ معلوم ہونے لگے تو فوراً علاج کریں۔ ایک علاج یہ ہے کہ ایک ایک تولہ بنفشہ اور خطمی اور گل بابونہ اور دوتولہ ٹیسو کے پھول لے کر دوسیر پانی میں اوٹا کر گرم گرم پانی سے دھاریں اور ان ہی دواؤں کو رکھ کر باندھیں جب ٹھنڈا ہو جائے اتار دیں (12) جس کا دودھ خراب ہو بچہ کو نہ پلائیں ایک بوند ناخن پر ڈال کر دیکھ لیں اگر فوراً بہہ جائے یا بہت دیر تک نہ بہے خراب ہے اور اگر ذرا بہہ کر رہ جائے تو عمدہ ہے اور جس دودھ پر مکھی نہ بیٹھے وہ برا ہے۔

مسان کا علاج:

مسان ایک مرض ہے جس کی بہت صورتیں ظہور میں آتی ہیں کوئی بچہ سوکھ سوکھ کر مر جاتا ہے۔ کسی کا کیڑہ (ام الصبیان) کے دورے پڑتے ہیں کوئی دستوں سے ہلاک ہو جاتا ہے کسی کے بچے دو برس یا کم وبیش مدت تک اچھے رہتے ہیں پھر ایک دم مر جاتے ہیں۔ یہ سب مسان کی شاخیں ہیں یہ مرض بچے کو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اس کا سلسلہ شروع ہوتا ہے تو لگاتار بچے مرتے ہی چلے جاتے ہیں جب تک ماں کا علاج نہ ہو شروع حمل میں بلکہ حمل سے پہلے اس کی دوا نہ کی جائے بچہ کو نفع نہیں پہنچتا چونکہ یہ مرض آجکل بکثرت ہونے لگا ہے اس واسطے علاج اس کا لکھا جاتا ہے۔ مفصل علاج تو اس کا بہت طول چاہتا ہے یہاں چند نسخے اس مرض سے حفاظت کے لئے اور چند ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں۔ (1) عورت کا علاج حمل سے پہلے ہوشیار طبیب سے کراؤ اگر ضرورت مسہل کی ہو تو برعایت خون کی صفائی اور زہر کے اتار اور تقویت دل کے مسہل دیا جائے۔ (2) پھر حمل کی حالت میں قبل ماہ چہارم وہ معجون دی جائے جو حمل کی تدبیروں کے بیان میں گزر چکی ہے جس کا نام معجون محافظ حمل ہے۔ چالیس دن کھائیں وہ معجون ہر مزاج کے موافق ہے۔ (3) وہ معجون چالیس دن کھا کر چھوڑ دیں اور یہ گولی برابر بچہ ہونے تک کھاتی رہیں۔ گولی کا نسخہ یہ ہے۔ تلسی کے پتے، جلنیم کے پتے۔ چرچٹہ کی جڑ' اکاس بیل جو ببول کے درخت کی نہ ہو کرنجوہ کے پتے۔ ارنڈ کے پتے سب ڈھائی ڈھائی ماشہ لے کر سایہ میں خشک کر لیں پھر عود صلیب' بنسلو چن' دانہ الائچی کلاں چار چار ماشہ دانہ الائچی خورد دو ماشہ زرنب یعنی تالیس پتر ڈھائی ماشہ سب کو کوٹ چھان لیں اور زہر مہرہ خطائی اصل نارجیل دریائی جدوار خطائی بپیتہ گلاب میں کھرل کریں اور مشک تین چاول زعفران' اصلی تین رتی ملا کر پھر خوب کھرل کر لیں اور سب ادویات کو ملا کر شہد ہم وزن میں ملا کر گولیاں چنے کے برابر بنالیں اور ایک گولی روز کھائیں

جب بچہ پیدا ہوتو اس کو چوتھائی گولی دیں پھر چند روز کے بعد آدھی گولی پھر سال بھر کے بعد ایک گولی روز دیں یہ گولی بچہ کے بہت سے امراض کے لئے مفید ہے اور نقصان کسی حال میں نہیں کرتی۔ (4) مسان کی مرض کے لئے سب سے ضروری تدبیر یہ ہے کہ ماں کا دودھ بالکل نہ دیا جائے کوئی دوسری تندرست عورت دودھ پلائے یا بکری گائے وغیرہ یا ولایتی ڈبہ کے دودھ سے پرورش کی جائے غرض ماں کے دودھ میں زہر ہوتا ہے یا تو ماں کا دودھ بالکل نہ دیا جائے یا ممکن ہوتو ماں کے دودھ کی صفائی کی تدبیریں کسی قابل اور تجربہ کار حکیم کی رائے سے کی جائیں مگر یہ مشکل ہے لہٰذا ماں کا دودھ نہ دینا ہی مناسب ہے۔ (5) بچہ کے گلے میں عود صلیب نر و مادہ لمبائی میں سوراخ کرکے ڈورے میں پرو کر ڈال دیا جائے۔ (6) اگر بچہ کو مسان ہوگیا ہے تو اس کی تدبیریں اور علاج میں جو صورت پیش آئے اس کے موافق حکیم کو اطلاع کرکے کرو اور بہت صورتوں کا علاج کتاب ہذا میں بھی لکھا گیا ہے۔ (7) مسان کو تعویذ گنڈوں سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔ کسی مسلمان دین دار عالم سے رجوع کریں جاہلوں اور بد دینوں اور سیانوں سے ہرگز رجوع نہ کریں۔ ایک عمل اسی کے حصہ آخر میں جھاڑ پھونک کے بیان میں لکھا گیا ہے نہایت مجرب ہے۔

بچوں کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان

(1) سب سے بہتر ماں کا دودھ ہے۔ بشرطیکہ مسان کا مرض نہ ہو اور اگر مسان کا مرض ہوتو سب سے مضر ماں کا دودھ ہے۔ (مسان کا بیان پہلے گزر چکا ہے) تندرست ماں اگر خالی پستان بھی بچے کے منہ میں دے تو بچہ کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اگر یہ عادت کرلیں کہ ہر دفعہ دودھ پلانے سے پہلے ایک انگلی شہد چٹا دیا کریں تو بہت مفید ہے۔ (از قانون شیخ) (2) جب بچہ سات دن کا ہو جائے تو گہوارے میں جھلانا اور لوری (گیت) سنانا اس کو بہت مفید ہوتا ہے۔ گود میں لیں یا گہوارے میں

لٹائیں بچہ کو سرا ونچا رکھیں۔ (نظر ثالث) (3) بچہ جس وقت سے پیدا ہوتا ہے اس کا دماغ فوٹو کی سی خاصیت رکھتا ہے جو کچھ اس میں آنکھ کی راہ سے یا کان کی راہ سے پہنچتا ہے منقش ہو جاتا ہے اور تمام عمر محفوظ رہتا ہے اگر اچھی تعلیم دینی ہو تو بچہ کے سامنے تمیز اور سلیقہ کی باتیں کریں۔ کوئی حرکت خلاف تہذیب نہ کریں اور کوئی بات بری منہ سے نہ نکالیں۔ کلمہ کلام پڑھتے رہیں (نظر ثالث) (4) جب دودھ چھڑانے کے دن نزدیک آئیں اور بچہ کچھ کھانے لگے تو اس کا خیال رکھیں کہ کوئی سخت چیز ہرگز نہ چبانے دیں اس سے ڈر ہے کہ دانت مشکل سے نکلیں اور ہمیشہ کے لئے دانت کمزور رہیں۔ (5) ایسی حالت میں نہ غذا پیٹ بھر کر کھلائیں نہ پانی زیادہ پلاویں اس سے معدہ ہمیشہ کے لئے کمزور ہو جاتا ہے۔ اگر پیٹ ذرا بھی پھولا دیکھیں تو غذا بند کر دیں اور جس طرح ہو سکے بچہ کو سلا دیں اس سے غذا جلدی ہضم ہو جاتی ہے۔ (6) اگر گرمی میں دودھ چھڑایا جائے تو پیاس اور بھڑک نہ ہونے دیں اس کی تدبیر یہ ہے کہ ہر روز زہر مہرہ گلاب یا پانی میں گھس کر پلائیں اور زیادہ چکنائی نہ کھلائیں اور ہمیشہ تیسرے دن تالو پر مہندی کی ٹکیہ رکھیں یا نشاستہ گلاب میں ملا کر تالو پر ملا کریں۔ اس سے سوکھے کے عارضہ سے بھی حفاظت رہتی ہے اور اگر بہت جاڑوں میں دودھ چھڑایا جائے تو سردی سے بچائیں اور کوئی ثقیل چیز کھانے دیں اور بدہضمی کا خیال رکھیں۔ (7) جب مسوڑھے سخت ہو جائیں اور دانت نکلتے معلوم ہوں تو مرغے کی چربی مسوڑھوں پر ملا کریں اور سر اور گردن پر تیل خوب ڈالا کریں اور کبھی کبھی شہد دو دو بوند نیم گرم کر کے کانوں میں ڈال دیا کریں کہ میل نہ جمے اور اس دوا کا استعمال کریں کہ دانت آسانی سے نکلیں السی اور میتھی کی بیج اور خطمی اور گل بابونہ سب چھ چھ ماشہ رات کو پانی میں بھگوئیں صبح جوش دے کر مل کر چھان کر تین تولہ روغن گل اور دو تولہ شہد خالص اور ایک تولہ بکری کے گردہ کی چربی اور مرغ کی چربی ملا کر پھر پکائیں کہ پانی جل کر مرہم سا رہ جائے پھر اس میں چھ ماشہ نمک

باریک پیس کر ملا رکھیں اور نیم گرم کر کے ہر روز مسوڑھوں پر ملا کریں اور اگر مرغی کی چربی نہ ملے تو گائے کی نلی کا گودا ڈالیں اور کبھی دانتوں کے مشکل سے نکلنے سے بچہ کے ہاتھ پاؤں اینٹھنے لگتے ہیں اس وقت سر اور گردن پر تیل ملیں ۔(8) جب دانت کسی قدر نکل آئیں اور بچہ کچھ چبانے لگے تو ایک گرہ ملٹھی کی اوپر سے چھیل کر پانی میں بھگو کر نرم کر کے بچہ کے ہاتھ میں دے دیں کہ اس سے کھیلا کرے اور اس کو چبایا کرے اس سے ایک تو اپنی انگلیاں نہ چبائے گا دوسرے دانت نکلنے میں مسوڑھے نہ پھولیں گے اور درد نہ کریں گے اور کبھی کبھی نمک اور شہد ملا کر مسوڑھوں پر ملتے رہیں اس سے منہ نہیں آتا اور دانت بہت آسانی سے نکلتے ہیں۔(9) جب بچے کی زبان کچھ کھل چلے تو کبھی کبھی زبان کی جڑ کو انگلی سے مل دیا کریں اس سے بہت جلدی صاف بولنے لگتا ہے۔(10) حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ بری عادتوں سے بھی تندرستی خراب ہو جاتی ہے لہذا بچہ کی عادتیں درست رکھنے کا بہت خیال رکھیں کوئی اور بھی اس کے سامنے بے ہودہ حرکت نہ کرنے پائے بچوں کو کسی خاص غذا کی عادت نہ ڈالو بلکہ موسمی چیزیں سب کھلاتے رہو تا کہ عادت رہے البتہ بار بار نہ کھلاؤ جب تک ایک چیز ہضم نہ ہو جائے دوسری نہ دو اور کوئی چیز اتنی نہ کھلاؤ کہ ہضم نہ ہو سکے اور سبز میوؤں پر پانی نہ دو اور کھٹائی زیادہ نہ کھانے دو خاص کر لڑکیوں کو اور بچوں پر تاکید رکھو کہ کھانا کھانے میں پانی پینے میں نہ ہنسیں نہ کوئی ایسی حرکت کریں جس سے لقمہ یا پانی ناک کی طرف چڑھ جائے اور جس قدر مقدور ہو بچوں کو اچھی غذا دو اس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں آ جائے گی تمام عمر کام آئے گی خاص کر جاڑوں میں میوہ یا تل کے لڈو کھلایا کرو۔ ناریل اور مصری کھانے سے طاقت بھی آتی ہے اور چنونے پیدا نہیں ہوتے اور سوتے میں پیشاب زیادہ نہیں آتا۔اس طرح اور میوؤں میں اور فائدے ہیں ۔(11) بچوں کو محنت کی عادت ضرور ڈالیں بلکہ بقدر ضرورت لڑکوں کو ڈنڈ مگدر کی اور اگر مقدور ہو گھوڑے کی سواری کی اور لڑکیوں کو چھوٹی چکی پھر

بڑی چکی اور چرخہ پھیرنے کی عادت ڈالیں۔ (12) ختنہ جتنی چھوٹی عمر میں ہو جائے بہتر ہے تکلیف کم ہوتی ہے اور زخم بھر جاتا ہے۔ (13) بہت تھوڑی عمر میں شادی کر دینے میں بہت سے نقصان ہیں بہتر تو یہی ہے کہ لڑکا جب گھر چلانے کا بوجھ اٹھا سکے اس وقت شادی کی جائے۔

بچوں کی بیماریوں اور علاج کا بیان

فائدہ: ۔بچوں کو بہت تیز دوا مت دو خواہ گرم ہو جیسے اکثر کشتے یا سرد ہو جیسے کافور اس کی احتیاط دودھ پینے تک تو بہت ہی ہے پھر بھی چودہ پندرہ برس کی عمر تک خیال رکھو اور جب تک بچہ بارہ برس کا نہ ہو جائے فصد ہرگز نہ لیں۔ اگر بہت ہی لاچاری ہو تو بھری سینگیاں لگا دیں اور یاد رکھو جب کوئی ترش دوا یا غذا بچہ کو دی جائے تو دودھ پلانے سے دو گھنٹہ کا فاصلہ ضرور رہے تاکہ دودھ کے ساتھ ترشی معدہ میں نہ جمع ہو بعض دفعہ بہت نقصان ہو جاتا ہے اب کچھ بیماریاں لکھی جاتی ہیں۔ ام الصبیان اس کو کمیڑہ اور مسان بھی کہتے ہیں۔ اس میں بچہ یک لخت بیہوش ہو جاتا ہے اور ہاتھ پاؤں اینٹھنے لگتے ہیں اور منہ میں جھاگ آ جاتے ہیں پورا علاج حکیم سے کرانا چاہیے یہاں چند ضروری باتیں سمجھ لو۔ جب دورہ پڑے تو فوراً بازو اور رانیں کسی قدر کس کر باندھ دو اور رائی سے ہتھیلیوں اور تلووں کی مالش کرو اور منہ میں سے جھاگ صاف کر دو اور اس مرض والے کو بہت تیز اور چمکدار چیزوں کی طرف دیکھنے اور بھیڑ اور گائے کے گوشت سے ضرور بچانا چاہیے۔ جند بیدستر سونگھانا اور بچہ کے بستر پر چاروں طرف ذرا ذرا سا رکھ دینا مفید ہے خاص کر چاند کے شروع مہینے میں کیونکہ یہ دن دورہ کی زیادتی کے ہیں اور اکثر بڑے ہو کر یہ مرض خود بخود دبھی جاتا رہتا ہے اور چونکہ یہ مرض اکثر رحم کی خرابی سے ہوتا ہے اس واسطے جس عورت کے بچوں کو یہ مرض ہوتا ہے اس کو اس معجون کا کھا لینا بہت مفید اور ضروری ہے جو حمل کی تدبیروں کے بیان کے بالکل اخیر میں لکھی گئی ہے جس کے اول میں دونوں صندل ہیں۔ سوکھا:

اس میں بچے کو پیاس بہت لگتی ہے اور تالو کی حرکت موقوف ہو جاتی ہے۔ اور دم بدم سوکھتا چلا جاتا ہے۔ اخیر میں کھانسی بھی ہو جاتی ہے اور دست آنے لگتے ہیں۔ علاج یہ ہے کہ کدو یعنی لوکی یا خرفہ دو تولہ کچل کر روغن گل ملا کر ٹکیہ بنا کر سر پر رکھیں جب وہ گرم ہو جائے بدل دیں اور دو ماشہ تخم خرفہ اور تخم کاسنی گاؤزبان کے عرق میں پیس کر چھان کر ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر چار چار رتی طباشیر اور زہر مہرہ دو تولہ عرق بید مشک میں گھس کر ملا کر پلائیں اور اگر دست آتے ہوں تو تخم خرفہ اور تخم کاسنی کو ذرا بھون کر پیسیں اور اگر کھانسی ہو تو دو ماشہ ملٹھی بھی پیس دیں اور ہاتھ پاؤں پر ہر روز مہندی لگانا اور ٹھنڈے پانی سے دھونا بھی مفید ہے۔ اگر بچہ دودھ پیتا ہے تو دودھ پلائی کو ٹھنڈی غذا دیں جیسے کدو، ترئی، پالک۔ کھیرا۔ آش جو وغیرہ اور اس کو بھی ٹھنڈی دوائیں پلائیں اور اگر بچہ دودھ نہ پیتا ہو تو اس کے لئے سب سے بہتر غذا آش جو ہے اور جب دست ہوں تو کھچڑی یا ساگودانہ دیں۔ ڈبہ جس کو پسلی کا چلنا بھی کہتے ہیں اس کے شروع میں گرم خشک دوا نہ دیں جیسے کگرونده یا مشک یا ہلدی پان وغیرہ بلکہ جس روز ڈبہ ہو یہ گھٹی دیں۔ دو دانہ عناب چار دانہ مویز منقی، دو دو ماشہ ملوہ خشک، گل بنفشہ، ملٹھی، گاؤزبان اور ایک ماشہ ابریشم خام مقرض گرم پانی میں بھگو کر اور دو تولہ املتاس اور ترنجبین اور ایک تولہ خمیرہ بنفشہ علیحدہ بھگو کر مل کر چھان کر ملا دیں اور چار دانہ مغز بادام پیس کر بھی ملا لیں اور ایک ایک دن بیچ دے کر تین دفعہ یہ گھٹی دیں اور اول دن سے سینہ پر یہ مالش کریں۔ چھ چھ ماشہ السی اور تخم خطمی اور تخم گل بنفشہ اور میتھی کے بیج اور ملوہ خشک پانی میں بھگو کر جوش دے کر خوب مل کر چھان کر چار تولہ روغن گل اور دو تولہ موم زرد ملا کر پھر پکائیں یہاں تک کہ پانی جل کر تیل رہ جائے پھر اس تیل میں تین ماشہ مصطگی پیس کر ملا کر رکھ لیں اور نیم گرم کر کے سینہ پر اور جہاں گڑھا پڑتا ہو دن میں دو تین بار مالش کریں اور روئی، گرم کر کے باندھ دیں کبھی اس مالش سے ہی آرام ہو جاتا ہے گھٹی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بڑوں کی

پسلی کی درد کو مفید ہے گھٹی کے بعد اگر گکروندہ یا مشک وغیرہ دیں تو کچھ ڈر نہیں بچے کو اور دودھ پلائی کو پرہیز کی ضرورت ہے۔صرف مونگ کی دال چپاتی یا کھچڑی دیں۔

بچہ کا بہت رونا اور نہ سونا

اگر کہیں درد یا تکلیف ہے تو اس کا علاج کریں نہیں تو یہ دوا دیں۔ چرونجی، خشخاش سفید خشخاش، سیاہ، السی تخم خرفہ، تخم بارتنگ، تخم کاہو، انیسوں، سونف، زیرہ سیاہ سب کو چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر قند سفید پانچ تولہ کا قوام کر کے یہ دوائیں ملالیں۔دو ماشہ سے سات ماشہ تک خوراک ہے اس سے بڑوں کو بھی خوب نیند آتی ہے البتہ جس بچہ کو ام الصبیان کا دورہ پڑتا ہے اس کو نہ دیں اور کسی بچہ کو افیون نہ دیں۔ اخیر میں بہت نقصان لاتی ہے افیون کی جگہ یہی دوا دیں۔نیند میں چونکنا:۔ بچہ اگر کسی چیز سے ڈر گیا ہے تو جس طرح ہو سکے اس کے دل سے خوف مٹائیں اور اگر پیٹ چڑھا ہو تو گھٹی سے پیٹ صاف کریں۔کان کا درد:۔اس کی پہچان یہ ہے کہ بچہ بہت روئے اور کوئی ظاہری سبب معلوم نہ ہو اور بار بار اپنا ہاتھ کان پر لے جائے اور جب اس کے کان پر نرمی سے ہاتھ پھیریں تو آرام پائے اس کے لئے یہ دوائیں مفید ہیں۔ ایک نسخہ: سکھ درشن یا گیندے کے پتوں کا پانی نیم گرم دو دو بوند کان میں ڈالیں۔دوسرا نسخہ: رسوت صعتر۔مسور تین تین ماشہ لے کر چھٹانک بھر پانی میں اوٹا لیں جب پانی آدھارہ جائے ایک ایک ماشہ نمک اندرانی اور مرکی باریک پیس کر ملا کر رکھ لیں اور دو دو بوند نیم گرم ڈالیں۔ تیسرا نسخہ: چھ ماشہ گل بابونہ پاؤ بھر پانی میں پکا کر بھپارہ دیں۔فائدہ:کان میں دوا ہمیشہ نیم گرم ڈالو اور بچوں کے کان میں بہت تیز دوا نہ ڈالو بہرہ ہو جانے کا ڈر ہے۔کان بہنا: باہر کی کسی دوا سے اس کا روک دینا اچھا نہیں البتہ کھانے کی اس دوا سے دماغ کو طاقت دینا اور رطوبت کو خشک کرنا چاہیئے ایک چاول مونگے کا کشتہ۔ چھ ماشہ اطریفل کشنیزی یا اطریفل زمانی میں ملا کر سوتے وقت ایک سال تک کھلائیں اور ہفتہ میں ایک دو دن

باسی لگانا چاہیئے ہمیشہ کے لئے آمن ہو جاتا ہے اور ایک رگڑا پہلے آنکھ کی بیماریوں کے بیان میں گزر چکا ہے جس میں سرسوں کا تیل بھی ہے وہ اس کے لئے اکسیر ہے چالیس دن لگائیں۔رال بہنا:۔اگر بہت ہو تو جوارش مصطگی تین ماشہ سے چھ ماشہ تک کھلا دیا کریں۔منہ آجانا: اگر پیدائش کے وقت سے خیال رکھیں کہ شہد میں ذرا سا نمک ملا کر کبھی کبھی زبان پر مل دیا کریں تو منہ نہیں آتا۔اور دوائیں اس کی زبان کی بیماریوں کے بیان میں لکھی گئی ہیں۔

گھانٹی یعنی گلے آجانا:

جب دائی اس کو اٹھائے تو بہتر ہے کہ اپنی انگلی شہد میں ڈبو کر اس پر ذرا سا پسا ہوا لاہوری نمک چھڑک کر اٹھائے۔کھانسی: ببول کا گوند کتیرا مغز بہدانہ ملٹھی کاست سب ایک ایک ماشہ باریک پیس کر شہد میں گوندھ کر گولیاں چنے کے برابر بنا کر رکھ لیں۔ایک گولی ذرا سے پانی میں گھول کر چٹائیں دن میں تین چار بار گولی دیں اور چکنائی نہ دیں اور کالی کھانسی میں مکھن اور مصری چٹانا بھی مفید ہے۔سوتے میں گھبرا اٹھنا:۔ایسے بچوں کو مکھن اور مصری یا بادام اور مصری چٹاتے رہیں۔

دودھ بار بار ڈالنا:

دودھ ذرا کم پلائیں اور اگر صرف دودھ یا سفید مواد نکلتا ہو تو دو ماشہ پودینہ اور ایک ماشہ دانہ الائچی خورد پانی میں پیس کر تولہ شربت انار شیریں ملا کر پلائیں اور اگر کسی اور رنگ کی قے ہو تو حکیم سے پوچھیں۔معدہ کا ضعف ہونا۔اس سے کبھی دست آنے لگتے ہیں کبھی بھوک بند ہو جاتی ہے اس کا علاج یہ ہے کہ ایک بوتل میں گلاب بھر کر اس میں چھٹانک بھر لونگ ڈال کر کاگ لگا کر چالیس دن تک دھوپ میں رکھ دیں اور ہر روز ہلا دیا کریں۔چالیس روز کے بعد ایک ماشہ سے تین ماشہ تک یہ گلاب نہار منہ ہر روز پلا دیا کریں نہایت مجرب ہے۔دوسری دوا۔معدہ کو قوی کرنے والی۔جوارش مصطگی تین ماشہ سے چھ ماشہ تک ہر روز کھلا دیا کریں اس کا نسخہ

خاتمہ میں ہے۔ ہیضہ: پورا علاج حکیم سے پوچھو صرف اتنا سمجھ لو کہ جس طرح ممکن ہو بیمار کو آرام دو اور اس کو سلانے کی کوشش کرو۔ اس میں نبضیں چھوٹ جانا اور ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جانا زیادہ بری علامت نہیں۔ گھبراؤ مت دست آنا۔ اگر دانت نکلنے کے وقت میں آئیں تو ایک تولہ بیل گری اور چھ ماشہ تخم خرفہ اور تین ماشہ رومی مصطگی کوٹ چھان کر دو تولہ مصری ملا کر رکھ لیں اور پونے دو ماشہ سے تین ماشہ تک بچہ کو پھنکائیں یا شربت انار میں ملا کر چٹائیں اور نرم پلاؤ غذا کو کھلائیں اور بوٹی نہ دیں اور اگر بچہ دودھ پیتا ہے تو دودھ پلائی کو یہ غذا دیں اور بچوں کی تدبیروں کے نمبر 7 میں جو دوا دانتوں کے آسانی سے نکلنے کی لکھی ہے استعمال کریں اور اگر دودھ چھڑانے کے وقت میں آئیں تو دودھ آہستہ آہستہ چھڑائیں دس پندرہ روز تک ایک دفعہ ہر روز دے دیا کریں اور رات کو دو ماشہ خشخاش کھلا دیا کریں اور غذا پلاؤ گائے کے تازہ مٹھے سے دیں لیکن بوٹی نہ دیں اور اگر کسی اور وجہ سے دست آتے ہوں تو حکیم سے پوچھیں۔ قبض: غذا بہت کم اور نرم دیں اور تین ماشہ ایلوا چھ ماشہ املتاس ہری مکوہ کے پانی میں یا گلاب میں پیس کر نیم گرم پیٹ پر لیپ کریں۔ اگر اس سے نہ جائے تو گھٹی دیں۔ اگر اس سے بھی نہ جائے تو حکیم سے پوچھیں۔ پیچش: کچی پکی سونف میں برابر کی شکر ملا کر دودھ پلائی کو کھلانا اور بچہ کو بھی نہایت مفید ہے۔ اگر پیچش زیادہ دن تک رہے یا خون بہت آئے تو جلدی حکیم سے علاج کراؤ۔ اگر پیچش کے ساتھ پیروں پر ورم اور کھانسی اور بخار ہو تو یہ دوا دو۔ مکوہ خشک۔ ملٹھی۔ تخم کاسنی۔ تخم خربزہ۔ گل گاؤزبان۔ مروڑ پھلی۔ ریشہ خطمی سب دو دو ماشہ لے کر پانی میں بھگو کر چھان کر ایک تولہ شربت بزوری بادر ملا کر پلائیں۔ دوا۔ بگڑی ہوئی پیچش اور کھانسی اور بخار اور ضعف اور ورم اور غفلت کے لئے مفید دواء المسک معتدل دو ماشہ اول چٹائیں پھر بیل گری۔ تخم کاسنی، ملٹھی، گوکھرو، تخم خربزہ، تخم خیارین سب دو دو ماشہ پیس کر شربت بزوری بارد ایک تولہ ملا کر پلائیں۔ چنے-ونے:

یعنی چھوٹے کیڑے جو پاخانے کے مقام میں ہو جاتے ہیں اس کی ایک دوا انتڑیوں کی بیماریوں کے بیان میں لکھی گئی ہے اور یہ دوا کھانے کی ہے ایک ایک تولہ بیخ سوسن اور ہلدی کوٹ چھان کر دو تولہ قند سفید ملا کر رکھ لیں اور تین ماشہ سے چھ ماشہ تک ہر روز پانی کے ساتھ پھنکائیں اور ناریل اور مصری کھلائیں اور یہ رکھنے کی ہے موم کو گلا کر سوکھی مہندی پسی ہوئی ملا کر بچے کی انگلیوں سے چار انگل کی بتی بنا کر پاخانہ کے مقام میں رکھیں تھوڑی دیر کے بعد بتی کو سہج سہج کھینچ لیں کیڑے اس پر لپٹ آئیں گے۔ بادی چیزوں سے بچے کو اور دودھ پلائی کو پرہیز کرائیں۔ خروج مقعد: یعنی کانچ نکلنا۔ پرانی چھلنی کا چمڑا جلا کر اس پر چھڑکیں اور ہاتھ سے اندر کو دبائیں اور ناسپال اور شہتوت کے پتے اور کاغذی چھالی اور سفید پھٹکڑی اور مازو سب چھ چھ ماشہ پوٹلی میں باندھ کر دس سیر پانی میں پکائیں جب خوب پک جائے پوٹلی کو نکال ڈالیں اور اس نیم گرم پانی میں بچہ کو ناف تک بٹھائیں جب ٹھنڈا ہو جائے نکال لیں اور بڑے ہو کر یہ مرض خود بھی جاتا رہتا ہے۔

سوتے میں پیشاب نکل جانا:

ایک دو دفعہ رات کو اٹھا کر پیشاپ کرا دیا کریں اور کھانے کی دوا مثانہ کے کمزور ہونے کے بیان میں گزر چکی ہے۔ چنک: ۔یعنی پیشاپ بوند بوند سوزش سے آنا۔ بہروزہ کا تیل ایک بوند بتاشہ پر ڈال کر کھلائیں۔ اس روغن کی ترکیب خاتمہ میں ہے اور ٹیسو کے پھولوں کے گرما گرم پانی سے دھاریں اگر اس سے نہ جائے تو حکیم سے علاج کرائیں۔ بخار: ۔اس کا پورا علاج حکیم سے کرانا چاہیئے۔صرف ہم کئی باتیں کام کی لکھ دیتے ہیں ایک یہ کہ اگر بچہ دودھ پیتا ہو تو دودھ پلائی کو دوا پلانا اور پرہیز کرانا بہت ضروری ہے۔ دوسرے یہ کہ سینگیاں کھچوانا اور پاشویہ کرانا اور غفلت کے وقت سر پر دوا رکھنا جیسا کہ یہ تدبیریں بڑوں کے لئے ہوتی ہیں بچوں کے لئے بھی ہوتی ہیں۔ ان سب تدبیروں کا ذکر بخار کے بیان میں گزر چکا ہے۔ تیسرے یہ

کہ اکثر بچوں کو بخار پیٹ کی خرابی سے ہوتا ہے اگر ایسا ہو تو قبض کا علاج کریں جس کا بیان اوپر آ چکا ہے چیچک۔ اس کا پورا علاج حکیم سے کرانا چاہیئے۔ یہاں چند ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں۔ (1) جیسے اور بیماریوں کا علاج ہے ایسے ہی چیچک کا بھی ہے یہ سمجھنا غلط ہے کہ اس میں علاج نہیں کرنا چاہیئے۔ (2) چیچک والے کے پاس چراغ رکھ کر گل نہ کریں دور ہٹا کر گل کریں اس کی بو نقصان کرتی ہے اسی طرح گوشت وغیرہ اتنی دور پکائیں کہ اس کے بگھار کی خوشبو اس کی ناک تک نہ پہنچے اس سے بھی نقصان پہنچتا ہے اور دھوبی کے گھر کے دھلے ہوئے کپڑے پہن کر فوراً اس کے پاس نہ آئیں اس کی خوشبو بھی نقصان دیتی ہے اور اس کو گرم اور سرد ہوا سے بچائیں۔ (3) چیچک اکثر نکلتے جاڑوں میں ہوا کرتی ہے۔ ان دونوں میں احتیاطاً یہ دوا کھلا دیا کریں رتی دو رتی سچے موتی عرق بید مشک اور عرق کیوڑہ میں کھرل کر کے رکھ لیں اور ایک چاول خمیرہ گاؤزبان یا شربت عناب میں ملا کر ہر روز بچہ کو کھلا دیا کریں۔ ہر ہفتہ میں دو دن کھلا دینا کافی ہے اور چیچک کے موسم میں بلکہ سب دباؤں کے دنوں میں پانی میں کیوڑہ ڈال کر پینا نہایت مفید ہے البتہ نزلہ کی حالت میں نہ چاہیئے اسی طرح گھوڑی کا دودھ اگر ایک دو بار اس موسم میں پلا دیں تو اس سال چیچک نہیں نکلتی، اور اس موسم میں چھوٹے بڑے سب آدمی گرم غذاؤں سے پرہیز رکھیں جیسے بینگن تیل گائے کا گوشت، کھجور، انجیر، شہد، انگور وغیرہ اور دودھ اور زیادہ مٹھائی نہ کھائیں بلکہ ٹھنڈی غذائیں کھائیں اور ٹھنڈے پانی سے نہایا کریں۔ (4) نکلنے کے شروع میں ٹھنڈا پانی گھونٹ گھونٹ پلانا اور صندل اور کافور سونگھانا بہت مفید ہے اس سے سارا مادہ باہر کی طرف آ جاتا ہے۔ (5) نازک اعضاء کی اس طرح ضرور حفاظت کریں کہ سرمہ گلاب میں ملا کر آنکھ میں ٹپکائیں اور اگر آنکھ بند ہو تو یہ لیپ کریں۔ رسوت۔ ایلوا۔ گل نیلوفر۔ اقاقیا سب ساڑھے تین تین ماشہ اور زعفران دو رتی سب باریک پیس کر ہرے دھنیا کے پانی میں گلاب میں گوندھ کر

گولیاں بنالیں پھر گلاب میں گھس کر لیپ کریں اور اگر آنکھیں باہر کو نکلی ہوں تو آنکھ کے برابر تھیلی سی کر اس میں تین ماشہ سرمہ بھر کر اول دوا ٹپکا کر یا لیپ کر کے اوپر سے تھیلی باندھ دیں تا کہ بوجھ کے سبب سے ابھر نہ سکے اس سے آنکھ کی حفاظت رہتی ہے اور شربت شہتوت چٹاتے رہیں اور انار بیجوں سمیت خوب چبا کر کھلائیں اس سے حلق کی حفاظت رہتی ہے۔ مغز تخم کدو چار ماشہ اور مغز بادام چھلا ہوا اور کتیرا گوند دو دو ماشہ قند سفید چھ ماشہ باریک پیس کر لعاب اسپغول میں ملا کر ذرا ذرا چٹائیں اس سے سینہ اور پھیپھڑہ کی حفاظت رہتی ہے اور برادہ صندل سرخ اور گل نیلوفر گل ارمنی اور گل سرخ سب تین تین ماشہ گلاب میں پیس کر ہر ہر جوڑ پر لگائیں۔ اس سے جوڑوں کی حفاظت رہتی ہے ہاتھ پیر ٹیڑھے نہیں پڑتے اور یہ قرض شروع سے ڈھلنے کے وقت تک دیتے رہیں۔ گل سرخ تخم حماض یعنی چوکے کے بیج ساڑھے تین تین ماشہ ببول کا گوند اور نشاستہ اور طباشیر اور کتیرا سات سات ماشہ کوٹ چھان کر لعاب اسپغول میں ملا کر ساڑھے چار چار ماشہ کی ٹکیاں بنالیں ایک یا آدھی ٹکیہ ہر روز کھلائیں اس سے آنتوں کے زخم سے حفاظت رہتی ہے اور پیچش نہیں ہوتی خصوصاً ڈھلنے کے وقت یہ ٹکیہ ضرور دیں۔ (6) چیچک سے اچھے ہونے کے بعد چند روز شربت عناب اور منڈی کا عرق پلا دیں اس سے اندر گرمی نہیں رہتی۔ (7) اگر چیچک کے بعد پیچش یا کھانسی ہو جائے تو یہ دوا دیں۔ دو تین دانہ عناب پانی میں پیس کر چھان کر اور ڈیڑھ ماشہ بہدانہ پانی میں بھگو کر اس کا لعاب لے کر اس میں ملا کر شربت نیلوفر ایک تولہ ملا کر پلائیں۔ (8) اگر اچھے ہو کر داغ رہ جائیں تو چھٹانک بھر مردار سنگ اور چھٹانک بھر سانبھر نمک پیس کر اتنے پنی میں ڈالیں کہ پانی چار انگل اوپر رہے اور ایک ہفتہ دھوپ میں رکھیں اور ہر روز تین چار بار ہلا دیا کریں اور ہفتے میں پانی بدلتے رہیں چالیس دن کے بعد پانی پھینک کر خشک کریں اور چنے کا آٹا اور نرکل کی جڑ اور پرانی ہڈی اور قسط تلخ اور چاول کا آٹا اور مغز تخم خربزہ

اور بکائن کے بیج سب چیزیں مردار سنگ کے ہم وزن لے کر مہینہ دو مہینہ تک اسی طرح کریں۔ (9) ایک قسم کی چیچک وہ ہے جس کو موتیا چیچک اور کنٹھی کہتے ہیں کبھی وہ صرف گلے پر نکلتی ہے۔ کبھی تمام بدن پر اس کے دانے موتی کی طرح چھوٹے چھوٹے سفید ہوتے ہیں یہ جو مشہور ہے اس کا علاج نہ چاہیے محض غلط ہے البتہ اس کے دبانے کا علاج نہ کریں بلکہ باہر کی طرف لانا چاہیئے اس کا علاج بھی وہی ہے جو اوپر چیچک کا ہے۔ (10) اور ایک قسم کی چیچک وہ ہے جس کے دانے دھوپ کی طرح ہوتے ہیں جس کو خسرہ کہتے ہیں۔ اس میں ڈھلنے کے بعد بے خوف نہ ہوں اور شربت عناب یا نیلوفر اور عرق منڈی ضرور پلاتے رہیں اور وہ قرص جس میں طباشیر ہے اور نمبر 5۔ میں لکھا گیا ہے کہ کھلاتے رہیں۔ (11) چیچک کی تمام قسموں کے علاج کا اصول یہ ہے کہ دبانے کی کوشش ہرگز نہ کریں اس سے ہلاکت کا خوف ہے بلکہ یہ کوشش کریں کہ کل مادہ چیچک کا اندر سے باہر نکل آئے۔ جب ڈھل جائے تو گرمی دور کرنے کی کوشش کریں۔ دوا:۔ چیچک کا مادہ باہر نکلنے والی۔ سونے کا ورق ایک عدد اور شہد چھ ماشہ ملا کر چٹائیں اوپر سے انجیر ولایتی ایک عدد مویز منقے نو دانہ۔ زعفران ایک ماشہ مصری دو تولہ جوش دے کر چھان کر پلائیں اور اگر بخار زیادہ ہو تو زعفران کی جگہ پانچ ماشہ خوب کلاں ڈالیں اور اگر بخار بہت ہی زیادہ ہو تو تخم خیارین چھ ماشہ بڑھالیں۔ یہ کل دواؤں کے وزن بڑے آدمیوں کے لئے ہیں بچہ کے لیے آدھا۔ تہائی، چوتھائی کرلیں:۔ چیچک کے مریض کے بستر پر خوب کلاں بچھائیں اور ہر روز بدل دیا کریں۔ فائدہ: چیچک کی سب قسموں میں سے گرم زیادہ خسرہ ہے مگر جلد ختم ہو جاتی ہے اور جان کا خطرہ اس میں بہت کم ہوتا ہے اور بڑی چیچک میں گرمی خسرہ کم ہوتی ہے مگر دیر میں ختم ہوتی ہے اور بے احتیاطی سے جان کا بھی اندیشہ ہوتا ہے اور موتی جھرہ میں شروع میں گرمی کم ہوتی ہے مگر بعد میں بہت ہو جاتی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف دینے والی اور دیر میں جانے والی ہے۔ باکیس

پھوڑا پھنسی وغیرہ

کبھی کبھی نیم کے پانی سے نہلادیں اس طرح کچنال یعنی کچناری کی چھال پانی میں اوٹا کر اس میں نہلانا بھی مفید ہے اور برساتی پھنسیوں کے لیے آم کی بجلی پانی میں پیس کر ہر روز لگائیں اور یہ دوا ہر قسم کی پھنسیوں کو فائدہ دیتی ہے۔ ایک تولہ عناب چار تولہ گائے کے گھی میں جلا کر رگڑیں کہ سب گھی میں مل کر ایک ذات ہو جائیں۔ پھر دو ماشہ دھویا ہوا تو تیا ملا کر رکھ لیں اور پھنسیوں پر لگایا کریں اسی سے پھنسی اور زخم جلدی اچھے ہوتے ہیں اور پھر نکلنا بند ہو جاتا ہے اور مکھیاں نہیں بیٹھتیں اور تو تیا اس طرح دھلتا ہے کہ اس کو باریک پیس کر پانی میں ڈالیں۔ جب تہ میں بیٹھ جائے پانی بدل دیں۔ اسی طرح تین چار بار کریں اور خشک کے کر کام میں لائیں۔ گنج۔ تین تین ماشہ کمیلہ۔ مردار سنگ' مازو انار کے چھلکے' ہلدی کوٹ چھان کر دو تولہ زرد موم کو چار تولہ روغن گل میں پنگھلا کر اس میں سب دوائیں ملا کر خوب رگڑیں کہ مرہم سا ہو جائے پھر ایک تولہ خالص سرکہ ملا کر دوبارہ رگڑیں اور سر پر لگایا کریں۔ دوسری دوا۔ بہت کم خرچ دو تولہ چنے کا آٹا اور تین ماشہ تو تیا خوب باریک پیس کر کھٹی دہی میں ملا کر خوب رگڑیں کہ مرہم سا ہو جائے تو پھر سر پر ملیں اور ایک گھنٹہ کے بعد نیم کے پانی سے دھو ڈالیں۔ اکثر ایک ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ دوا:۔ اس پر باسی منہ کا لعاب لگانا نہایت مفید ہے اگر اس سے نہ جائے تو اوپر جو دوائیں داد کی لکھی گئی ہیں ان کو برتیں۔ جل جانا۔ اس کی دوائیں اوپر جل جانے کے بیان میں آچکی ہیں۔

طاعون

اس کے موسم میں ان باتوں کا خیال رکھیں۔ (1) مکان خوب صاف رکھیں جہاں تک ہو سکے نمی نہ ہونے دیں۔ ہفتہ میں ایک دو بار ہر کمرے اور کوٹھری میں ان چیزوں کی دھونی دیں جھاؤ چاہے تو ہویا خشک ہو اور نیم کے پتے دونوں آدھ آدھ

سیر اور درونج عقربی اور گوگل دو تولہ سب کو آگ پر ڈال کر کواڑ بند کردیں تاکہ دھواں بھر جائے پھر کھول دیں اور صاف کردیں اور مکان میں سرکہ یا گلاب تھوڑا تھوڑا چھڑکتے رہیں اور اسی طرح گندھک سلگانا یا ہینگ گلاب میں گھول کر چھڑکنا مفید ہے اور دو چار کھلے منہ کے برتنوں میں سرکہ اور تراشی ہوئی پیاز بھر کر چاروں طرف لیٹنے کے مکان میں لٹکائیں۔(2) پانی بہت صاف پئیں بلکہ پکایا ہوا پانی اچھا ہے۔اور کیوڑہ ڈال کر پینا نہایت مفید ہے اور اگر مزاج بہت ٹھنڈا نہ ہو تو پانی میں ذرا سا سرکہ ملا کر پینا بہت مفید ہے اور مجرب اور پانی خوب ٹھنڈا پئیں۔(3) سرکہ اور پیاز اور لیموں اکثر کھایا کریں اور یہ چیزیں بہت کم کھائیں۔زیادہ چکنائی اور گوشت اور مٹھائی اور مچھلی اور دودھ دہی اور سبز ترکاریاں اور میوے جیسے انگور اور ککڑی اور تربوز اور خربوزہ وغیرہ۔(4) زیادہ بھوکے نہ رہیں اور قبض ذرا نہ ہونے دیں۔ذرا بھی پیٹ بھاری پائیں فوراً کم کردیں اور گلقند وغیرہ کھائیں۔(5) زیادہ گرم پانی سے نہ نہائیں۔اگر برداشت ہو تو ٹھنڈے پانی سے نہائیں ورنہ تازہ پانی سہی۔(6) میاں بیوی کم سویں بیٹھیں۔(7) خوشبو اور عطر اکثر استعمال کریں خاص کر گلاب اور خس کا عطر اور مکان میں خوشبودار پھول کے درخت لگائیں جیسے بیلا۔چنبیلی۔گلاب اور کافور مکان کے کونوں میں ڈالیں اور بازو پر باندھیں۔(8) تل کا تیل نہ لگائیں نہ جلائیں نہ کھائیں۔(9) اور یہ دوائیں اپنے اور اپنے بچوں کے استعمال میں رکھیں دوا:۔وہ گولی جو بڑے آدمیوں کے بخار کے بیان میں لکھی گئی ہے جس میں زہرمہرہ خطائی بھی ہے۔دوسری دوا:۔سچے موتی ڈیڑھ ماشہ اور زہرمہرہ خطائی چھ ماشہ صندل سفید تین ماشہ جدوار یعنی نربسی سوا ماشہ اور مشک خالص اور کافور ایک رتی اور ورق نقرہ ایک رتی سرمہ کی طرح کھرل کرکے لعاب اسپغول میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو کھایا کریں۔تیسری دوا۔زعفرانی گولی بڑی برکت کی:۔نیم کے سبز پتے یا سبز پھول اور

چرائتہ اور شاہترہ تینوں کو ہم وزن لے کر الگ الگ رات کو پانی میں بھگو دیں صبح کو چرائتہ اور شاہترہ کا زلال لے کر اور نیم کے پتوں اور پھولوں کو اسی کے پانی میں پیس کر پھر اس زلال میں ملا کر آگ پر رکھ کر خوب بھون لیں جب بالکل رطوبت نہ رہے دوا کو تول لیں جتنے تولہ ہو ہر تولہ میں چار رتی یعنی آدھا ماشہ زعفران ملا لیں اور تین تین ماشہ کی گولیاں بنا کر تین دن تک تھوڑی شکر ملا کر ایک گولی روز کھائیں طاعون سے حفاظت رہے گی۔ غذا طاعون والے کے لئے سب سے اچھی آش جو ہے اس میں تھوڑا عرق لیموں اور کیوڑہ بھی ملائیں اگر برف ملے تو اس سے ٹھنڈا کر دیں اور بھی ٹھنڈی چیزیں کھانا مناسب ہے' چوتھی دوا نہایت نافع ہے جب کوئی طاعون میں مبتلا ہو جائے اور اس کو بخار بھی ہو تو دوا استعمال کریں۔ اجوائن کا ست چھ ماشہ اور کافور ایک تولہ اور پودینہ کا ست ایک ماشہ ان تینوں کو ملا کر ایک شیشی میں رکھ لیں یہ ملتے ہی پتلے عرق کی طرح ہو جائیں گے جب ضرورت ہو تین پتاشہ لے کر ہر پتاشہ میں اس کے تین تین قطرے لے کر آٹھ آٹھ گھنٹے کے فاصلے سے ایک ایک پتاشہ کھلائیں اور دودھ خوب کثرت سے پلائیں گو بیمار انکار کرے جب بھی پلائیں اور دوسری کوئی چیز کھانے کو نہ دیں جب تک کہ بخار بالکل نہ جاتا رہے اور کم عمر کے لیے ہر پتاشہ میں دو دو قطرے اور بہت ہی کم عمر بچے کے لیے ایک ایک قطرہ کافی ہے اور اگر گلٹی بھی ظاہر ہو تو شہد اور سفید شکر ہم وزن لے کر اس میں ایک ماشہ جدوار پیس کر لیپ کریں اور اوپر دودھ چاول کی پلٹس گرم گرم باندھیں اور پلٹس گرم گرم بدلتے رہیں۔

طاعون کا اور علاج:

جب کسی کے گلٹی نکلے تو کھانے پینے کی کوئی گرم دوا مت دو بلکہ دل کو قوت دینے کی اور ہوش و حواس قائم رکھنے کی اور گلٹی کے مواد نکالنے کی تدبیر کرو اور گلٹی کے بٹھانے کی کوشش ہرگز مت کرو اور مریض کو ٹھنڈی جگہ میں رکھو اور دل دماغ پر صندل اور

کافور گلاب میں گھس کر کپڑا بھگو کر رکھو اور بخار میں ہو تدبیریں کی جاتی رہیں جیسے پاشویہ کرنا۔

ہاتھ پاؤں میں سینگیاں کھچوانا

نخلخہ سونگھانا وہ سب تدبیریں کرو ان سب کا بیان بخار میں گزر چکا ہے اور گلٹی پر سردی نہ پہنچنے دو۔ جب سردی کا شبہ ہو تو فوراً بابونہ پانی میں پکا کر گرم گرم سے گلٹی کو دھارو غرض گلٹی کے مواد نکالنے کی تدبیریں کرو۔ جونکیں لگانا بھی عمدہ تدبیر ہے کم سے کم بارہ تازی اور بارہ باسی لگانا چاہئیں اور چند مفید تدبیریں یہ ہیں۔

پھایا نہایت مجرب:

سنکھیا سفید اور افیون ایک ایک تولہ پیس کر لہسن کے پانی میں خوب ملا کر چھ پھائے بنائیں اور ایک پھایہ گلٹی پر رکھیں اور اس کے اوپر پیاز بھون کر باندیں جب پیاز ٹھنڈی ہو جائے اس کو بدل دیں اور دو دو گھنٹہ کے بعد پھایہ بدلتے رہیں اس سے ایک دن میں مواد باہر آ جاتا ہے اور گلٹی پک کر یا تو خود ٹوٹ جاتی ہے یا شگاف دلوانے کے قابل ہو جاتی ہے یا پلٹس سے ٹوٹ جاتی ہے اور سب مواد بہہ کر نکل جاتا ہے۔

پینے کی دوا:

سات دانہ آلو بخارا پانی میں بھگو کر اس کا زلال یعنی اوپر کا نتھرا ہوا پانی لے لیں اور اس پانی میں پانچ پانچ ماشہ زرشک اور تخم خرفہ پیس کر تین ماشہ صندل سفید اور ایک ایک ماشہ جدوار یعنی نربسی اور زہر مہرہ اور دریائی نارجیل اور کافور لے کر سب کو عرق بیدمشک میں گھس کر ملا کر دو تولہ شربت انار ملا کر پلائیں۔

پینے کی دوسری دوا:

ایک ایک ماشہ زہر مہرہ خطائی اور نارجیل دریائی اور چار رتی کافور چھ تولہ گلاب میں گھس کر دو تولہ شربت انار ملا کر پلائیں۔

پینے کی تیسری دوا:

یہ مسہل ٹھنڈا اور نہایت ہی مفید ہے چھ چھ ماشہ ہلیلہ سیاہ اور جدوار اور سنا مکی گھی سے چکنی کی ہوئی اور ایک تولہ گل سرخ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو دو تولہ گلقند آفتابی چار تولہ شکر سرخ اس میں ملا کر چھان کر چار تولہ شربت ورد اور نو دانہ مغز اور بادام شیریں کا شیرہ ملا کر خوب ٹھنڈا کر کے پلائیں اور ہر دست کے بعد خوب ٹھنڈا پانی دینا چاہیئے ۔ چاہے باسی پانی دیں یا برف کا دیں اور ایک ایک دن بیچ کر کے تین دفعہ یہ مسہل دیں اور ناغہ والے دن پانچ ماشہ تخم ریحان پھنکا کر دو تولہ شربت بنفشہ پانی میں ملا کر پلائیں ۔

طاعون کے لئے ایک مفید علاج:

جو تجربے سے صحیح ثابت ہوا ہے ۔ مریض کو آٹھ دن تک سوائے دودھ کے کھانے پینے کو کچھ نہ دیں جب بھوک پیاس لگے دودھ ہی پلائیں ۔ اگر برف سے ٹھنڈا کر دیں تو بہتر ہے ۔ دودھ بکری کا ہو یا گائے کا ۔ اور گلٹی پر میٹھا تیلیہ اکاس بیل کے پانی میں پیس کر لیپ کریں ۔ اوپر سے نیم کے پتے بھرتہ بنا کر باندھیں ۔

متفرق ضروریات اور کام کی باتیں

گوشت رکھنے کی ترکیب: ۔ کاغذی لیموں کے عرق میں پرانا گڑ گھول کر گوشت پر سب طرف خوب مل دیں پھر شورہ قلمی باریک پیس کر چھڑکیں اور خوب مل دیں پھر لاہوری نمک پیس کر یا سانبھر نمک چھڑک کر ملیں اور دھوپ میں سکھالیں اس طرح گوشت مہینوں تک رہ سکتا ہے ۔

انڈا رکھنے کی ترکیب:

انڈے کو دھو کر تیل میں یا چونے کے پانی میں ڈال دیں مدتوں تک نہ بگڑے گا ۔

گوشت گلانے کی ترکیب:

انجیر اور سہاگہ اور نوشادر اور کچری پیس کر رکھیں اور دہی میں یا انڈے کی سفیدی میں تھوڑا سا اس میں سے ملا کر گوشت سکھا کر دیگچی میں رکھ کر تقریباً آٹھ منٹ تک سر پوش ڈھانک کر ہلکی آنچ دیں گوشت حلوا ہو جائے گا۔ پھر جس طرح چاہیں پکائیں۔ مچھلی کا کانٹا گلانے اور پکانے کی ترکیب: ۔مچھلی ایک سیر ادرک آدھ پاؤ چھاچھ آدھ سیر اگر کھٹی ہو اور اگر کھٹی نہ ہو تو ایک سیر مچھلی کو کرن اور آلائش سے صاف کر کے ٹکڑے کریں اور ان ٹکڑوں کو سینی میں بچھائیں۔ اس طرح کہ درمیان میں ذرا سی جگہ خالی رہے اس خالی جگہ میں ذرا سی آگ رکھ کر تھوڑا موم اس آگ پر ڈالیں اور کسی برتن سے سینی کو ڈھانک دیں تاکہ موم کا دھواں مچھلی کے قتلوں میں پہنچ جائے اور پانچ منٹ کے بعد کھول دیں اس سے مچھلی میں بساند بالکل نہ رہے گی پھر مچھلی کا مصالحہ تیل یا گھی میں بھون کر وہ قتلے دیگچی میں ڈالیں اور منہ آٹے سے بند کر کے بہت ہلکی آنچ پر پکائیں کانٹا گل جائے گا اگر مچھلی کو تیل میں پکانا ہو تو تیل کے صاف کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ سرسوں کے تیل کو آگ پر رکھ دیں اور سرپوش سے ڈھانک دیں اور دہی کا توڑ سرپوش کا کنارہ ذرا سا اٹھا کر ڈالیں اور فوراً ڈھانپ دیں تاکہ تیل آگ نہ لے لے ذرا دیر کے بعد دہی کا پانی اور ڈالیں اسی طرح دو تین دفعہ میں بالکل صاف ہو جائے گا اور بو مطلق نہ رہے گی۔ اگر مچھلی کا کانٹا حلق میں اٹک جائے تو اس کا علاج امراض حلق میں لکھا گیا ہے۔ (نظر ثالث) دودھ پھاڑنے کی ترکیب: ۔اول دودھ کو جوش دیں پھر ایک انڈے کی زردی اور سفیدی کو الگ الگ ذرا سے پانی یا دودھ میں خوب گھول کر اس میں ڈال دیں فوراً پھٹ جائے گا اگر دیر لگ جائے ذرا چمچہ سے ہلا دیں۔

پانی اور کھانا گرم رکھنے کی ترکیب:

صندوق یا بوری میں نئی روئی بھر کر رکھیں پھر گرم کھانے یا پانی کے برتن کو خوب ڈھانک کر اس روئی کے اندر دبا دیں اور صندوق یا بوری کا منہ اچھی طرح بند کر

دیں۔ جب کھولیں گے گرم ملے گا۔ اگر نئی روئی نہ ہوتو پرانا روڑ بھی یہی کام دیتا ہے اگر صندوق یا بوری نہ ہو گدے میں روئی یا روڑ بھر کر اس میں برتن لپیٹ دیا جائے اور اوپر سے رسی کس دیں تو اور بھی بہتر ہے برف کے ملکوں میں بہت کام کی ترکیب ہے۔

خاتمہ

اس میں بعضے نسخوں کی ترکیبیں لکھی ہیں جن کا نام اس حصہ میں آیا ہے۔ اگر یہ نسخے زیادہ دنوں تک کھانے ہوں یا بازار میں قابل اعتبار نہ ملیں تو گھر بنا لینا بہتر ہے۔ (1) آش جو: تین تولہ جو کو ذرا نمی دے کر کوٹیں کہ چھلکا الگ ہو جائے پھر اس کو تین پاؤ پانی میں جوش دیں جب ڈیڑھ پاؤ رہ جائے تو یہ پانی گرا دیں اور نیا پانی تین پاؤ ڈال کر پھر اوٹالیں کہ ڈیڑھ پاؤ رہ جائے پھر اس کو بھی پھینک دیں اسی طرح چھ پانی پھینک دیں اور ساتواں پانی بے ملے ہوئے چھان کر لے لیں اور قند سفید یا شربت نیلوفر ملا کر پئیں اگر جی چاہے تو عرق کیوڑہ بھی ملا لیں۔ اگر دق کی بیماری میں دست بھی آتے ہوں تو جو کو کسی قدر بھون کر بنائیں تو زیادہ مفید ہے اور یہ نہ خیال کریں کہ ایسے ہلکے پانی میں کیا غذا ہوگی۔ یہ سب کا سب غذا بن جاتا ہے اور بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے اور پیٹ میں بوجھ نہیں لاتا خون عمدہ پیدا کرتا ہے۔ سل اور خشک کھانسی کے لیے مفید ہے اور پیچس میں بھی اچھا ہے بخار میں غذا بھی ہے اور دوا بھی ہے رگوں میں سے فاسد مادہ نکالتا ہے۔ سرد تر ہے جس کے معدہ میں سردی زیادہ ہو یا پیٹ میں درد ہو اور قبض بہت ہو اس کو بلا رائے حکیم کے نہ دیں۔ (2) آب کاکاسنی مقطر: تین تولہ تخم کاسنی کچل کر رات کو پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کو ایک کپڑے کے چاروں گوشے باندھ کر لٹکائیں اور اس میں تخم کاسنی مذکور کو ڈال کر ٹپکائیں۔ جب ٹپک چکے پھر وہی پانی کپڑے میں ڈال دیں اور ٹپکنے دیں۔ اسی طرح سات بار کسم کی رنگی کی طرح ٹپکائیں۔ آب کاسنی مروق: ۔ کاسنی کے تازہ

پتوں کو بلا دھوئے مل کر نچوڑ کر پانی نکال لیں اور آگ پر رکھیں کہ پھٹ کر سبزی الگ ہو جائے پھر اس پانی کو چھان لیں یہ پانی ورم جگر کو بہت مفید ہے۔ (3) اچار پپیتہ: پپیتہ یعنی ارنڈ خربوزے کو چھیل کر قاشیں کر کے ذرا سے پانی میں ابال کر خشک کر کے سرکہ میں ڈال دیں اور نمک مرچ وغیرہ بقدر ذائقہ ملا لیں اور کم از کم بیس دن رکھا رہنے دیں اس کے بعد ایک تولہ سے دو تولہ تک کھاویں کوڑی کے درد کے لئے جس کو درد بائی سول کہتے ہیں بہت مفید ہے۔ (4) اطریفل کشنیزی اور اطریفل صغیر: پوست ہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ کابلی، بہیڑہ آملہ چھوٹی ہڑ کوٹ چھان کر روغن بادام سے یا گائے کے گھی سے چکنا کر کے اور دو تولہ دھنیا کوٹ چھان کر ان سب کو رکھ لیں اور چھتیس تولہ شکر سفید کا قوام کر کے وہ دوا ملا لیں اور چالیس دن تک جو یا گیہوں میں دبا رکھیں پھر کھائیں خوراک ایک تولہ سوتے وقت ہے بعضے بجائے شکر کے شہد ڈالتے ہیں اور بعضے ہڑ کے مربہ کا شیرہ۔ یہ اطریفل کشنیزی ہے اگر اس میں دھنیا نہ ڈالیں تو اطریفل صغیر کہتے ہیں۔ (5) اطریفل زمانی: یہ اطریفل سب مزاجوں کے موافق ہوتا ہے تحریک نزلہ اور مالیخولیہ یعنی جنون اور تبخر کے لئے مفید ہے اور بہت سے فائدے ہیں۔ پوست ہلیلہ سوا گیارہ ماشہ آملہ خشک سوا گیارہ ماشہ پوست ہلیلہ کابلی ساڑھے بائیس ماشہ۔ پوست ہلیلہ زرد ساڑھے بائیس ماشہ۔ پوست ہلیلہ سیاہ ساڑھے بائیس ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر ساڑھے پانچ تولہ روغن بادام خالص سے چکنا کر کے برادہ صندل سفید پونے سات ماشہ:۔ کتیرا پونے سات ماشہ گل سرخ سوا گیارہ ماشہ۔ طباشیر سوا گیارہ ماسہ گل نیلوفر سوا گیارہ ماشہ۔ بنفشہ ساڑھے بائیس ماشہ سقمونیا مشوی ساڑھے بائیس ماشہ تربد سفید مجوف پینتالیس ماشہ۔ دھنیا پینتالیس ماشہ کوٹ چھان کر تیار کریں۔ پھر ساڑھے بائیس ماشہ گل بنفشہ اور پچاس دانہ عناب اور پچاس دانہ سپستان پانی میں جوش دے کر چھان کر اور ساڑھے چھ چھٹانک شہد خالص اور ساڑھے دس چھٹانک مربہ کی ہڑ

کا شیرہ ملا کر قوام کر کے اوپر کی دوائیں ملا دیں اور چالیس روز غلہ میں دبا رکھیں اور اگر جلدی ہو تو دس روز ضرور دبائیں۔ خوراک سوتے وقت سات ماشہ سے ایک تولہ تک ہے اور اگر اس میں یہ مغزیات اور بڑھا لیں تو بے حد مقوی دماغ ہو جائے۔ مغز کدو دو تولہ۔ مغز تخم تربوز دو تولہ تخم خشخاش سفید دو تولہ اور تخم کاہو دو تولہ اور مغز بادام دو تولہ خوب کوٹ کو ملائیں اگر نزول الماء یعنی موتیا بند میں اس ترکیب سے کھائیں تو نہایت مفید ہے۔ (6) سقمونیا کا مشوی کرنا یعنی بھوننا: سقمونیا کو پیس کر ایک تھیلی میں کر کے ایک انار یا سیب یا امرود میں رکھ کر آٹے میں لپیٹ کر چولہے میں دبا دیں جب گولہ سرخ ہو جائے سقمونیا کو نکال لیں بس مشوی ہو گئی اور غیر مشوی انتڑیوں کو نقصان کرتی ہے۔ (7) جوارش کمونی: مربائے ادرک تین تولہ اور گلقند آفتابی سات تولہ اور مربائے ہلیلہ گٹھلی دور کر کے چار تولہ۔ ڈیڑھ پاؤ گلاب میں بے مرچ کی سل پر خوب باریک پیس کر قند سفید چار تولہ اور شہد خالص چار تولے ساڑھے چار ماشہ ملا کر قوام کر کے تین تولہ زیرہ سیاہ جو کہ سرکہ میں بھگو کر سکھایا گیا ہو اور چار چار ماشہ یہ چار دوائیں فلفل سفید۔ برگ سداب۔ دار چینی قلمی۔ بورہ سرخ کوٹ کر چھانی میں چھان کر ملا لیں۔ خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ تک ہے۔ ریاحی درد اور بار بار پاخانہ ہونے کو مفید ہے۔ (8) جوارش مصطگی: طباشیر ایک تولہ۔ مصطگی رومی ایک تولہ اور دانہ الائچی خورد چھ ماشہ پیس کر پاؤ بھر گلاب اور آدھ پاؤ قند کا قوام کر کے اس میں ملا لیں۔ خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ تک ہے۔ بھوک کم لگنے اور بار بار پاخانہ جانے کو مفید ہے اگر کھانے کے بعد کھا لیں تو ہاضم ہے اگر اسی جوارش میں تین ماشہ سنگدانہ مرغ ملا لیں تو ضعف معدہ کے لئے نہایت نافع ہو جائے۔ (9) خمیرہ بادام: یہ سرد مزاج والوں کو بہت مفید ہے۔ مغز بادام شیریں مقشر چار تولہ تخم کاہو چھ ماشہ ملا کر کدوئے شیریں دو تولہ پانی میں خوب باریک پیس کر اس میں مصری پاؤ سیر اور شہد آدھ پاؤ ملا کر قوام کریں پھر اس میں دانہ

الا یچی خورد چھ ماشہ بہمن سرخ چھ ماشہ بہمن سفید چھ ماشہ ملٹھی چھ ماشہ گاؤزبان اور گل گاؤزبان چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں خوراک سات ماشہ سے ایک تولہ ہے اور اگر مقدور ہو تو اس میں ایک ماشہ مشک اور دو ماشہ ورق نقرہ بھی ملالیں۔ (10) خمیرہ بنفشہ: دو تولہ گل بنفشہ رات کو پانی میں بھگو کر رکھیں صبح کو پکا کر مل کر چھان کر پاؤ بھر شکر سفید ملا کر قوام کر لیں یہ تو شربت بنفشہ ہے اور اگر دو تولہ گل بنفشہ اور لے کر کوٹ چھان کر اس شربت میں ملا کر رکھ لیں تو خمیرہ بنفشہ ہو جائے گا اور اگر بجائے سفید شکر کے ملائیں تو دست لانے کے لیے اچھا ہے۔ (11) خمیرہ گاؤزبان: یہ دماغ اور دل کو طاقت دیتا ہے گاؤزبان تین تولہ گل گاؤزبان ایک تولہ دھنی ایک تولہ ابریشم خام مقرض ایک تولہ بہمن سرخ ایک تولہ بہمن سفید ایک تولہ برادہ صندل سفید ایک تولہ تخم فرنج مشک کپڑے میں باندھ کر ایک تولہ تخم بالنگو کپڑے میں باندھ کر ایک تولہ رات کو ایک سیر پانی بھگو کر رکھیں اور صبح کو جوش دیں جب ایک تہائی پانی رہ جائے چھان کر قند سفید آدھ سیر شہد خالص پاؤ بھر ملا کر قوام کر کے زہر مہرہ چھ ماشہ کہربائے شمعی چھ ماشہ بسد یعنی مونگے کی جڑ۔ یشب چھ چھ ماشہ۔ عرق کیوڑہ یا عرق بید مشک میں کھرل کر کے ملالیں اور ورق نقرہ دس عدد اور ورق طلاء پانچ عدد تھوڑے شہد میں حل کر کے ملالیں اور طباشیر مصطگی رومی۔ دانہ الا یچی خورد۔ عود غرقی سب نو نو ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں خوراک چھ ماشہ سے نو ماشہ تک ہے اور اگر اس میں ایک ماشہ موتی بھی ملائیں تو اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔ (12) خمیرہ مروارید: مقوی قلب و اعضائے رئیسہ ہے سچے موتی چھ ماشہ کہربائے شمعی سنگ یشب تین تین ماشہ عرق بید مشک چار تولہ میں کھرل کر لیں اور تین ماشہ صندل سفید اس میں گھس لیں اور تین ماشہ طباشیر باریک پیس کر ملالیں اور قند سفید آدھ پاؤ۔ شہد خالص ڈھائی تولہ، گلاب خالص، عرق بید مشک چھٹانک بھر میں ملا کر قوام کر کے ادویہ مذکورہ ملالیں خوراک تین ماشہ اور اگر تیز کرنا چاہیں تو سونے

کے ورق بیس عدد اور ملالیں۔ دواء المسک۔ ایک معجون کا نام ہے جس میں مشک ضرور ہوتا ہے یہ معجون مقوی قلب بہت ہے اس کے نسخے کئی طرح کے ہوتے ہیں زیادہ برتاؤ معتدل اور بارد کا ہے وہ دونوں نسخے یہ ہیں۔: 41۔ دواء المسک بارد:۔ گاؤزبان نو ماشہ اور زرنجور چھ ماشہ اور گل گاؤزبان چھ ماشہ اور ابریشم خام مقرض چھ ماشہ اور برادہ صندل سفید چھ ماشہ اور برگ فرنج مشک چھ ماشہ اور تخم کاہو چھ ماشہ اور خشک دھنیا چھ ماشہ اور تخم خرفہ سیاہ چھ ماشہ اور تخم کدوئے شیریں چھ ماشہ اور بہمن سفید چھ ماشہ اور بہمن سرخ چھ ماشہ اور درنج عقربی چھ ماشہ اور گل سرخ چھ ماشہ اور مصطگی رومی تین ماشہ سب کو کوٹ چھان کر اور آدھ پاؤ شربت سیب شیریں اور آدھ پاؤ شربت بہی شیریں اور آدھ سیر قند سفید کا قوام کر کے ملالیں پھر چار ماشہ سچے موتی اور چھ ماشہ کہربائے شمعی اور چھ ماشہ طباشیر اور چھ ماشہ بسد اور چھ ماشہ یاقوت سرخ یہ سب چار تولہ عرق کیوڑہ میں کھرل کر کے ملالیں پھر دو ماشہ مشک خالص اور تین ماشہ زعفران اور چھ ماشہ کہربائے شمعی اور چھ ماشہ طباشیر اور چھ ماشہ بسد اور چھ ماشہ ورق نقرہ کیوڑہ میں پیس کر ملا کر احتیاط سے رکھیں خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ تک ہے۔ (13) دواء المسک معتدل دماغ اور دل کو تقویت دینے والی اور تبخیر اور خیالات فاسدہ کو روکنے والی۔ دو دو ماشہ یہ سب چیزیں گل سرخ۔ ابریشم خام مقرض دارچینی قلمی۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید' درونج عقربی اور ایک ایک ماشہ یہ چیزیں۔ چھڑیلہ مصطگی رومی۔ دانہ ہیل خورد اور تین ماشہ یہ چیزیں۔ برادہ صندل سفید۔ برادہ صندل سرخ۔ دھنیا۔ آملہ خشک۔ تخم خرفہ اور چار چار ماشہ گل گاؤزبان اور پانچ ماشہ زرشک اور ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ عود ہندی۔ بادرنجبویہ۔ ان کو کوٹ چھان کر اور مربہ شیریں پانچ تولہ اور قند سفید پانچ تولہ اور شہد خالص پانچ تولہ کا قوام کر کے ملالیں پھر سچے موتی دو ماشہ اور کہربائے شمعی دو ماشہ اور بسد احمر تین ماشہ اور طباشیر تین ماشہ کو چار تولہ عرق کیوڑہ میں کھرل کر کے ملالیں اور مشک ایک ماشہ اور

زعفران ایک ماشہ علیحدہ عرق کیوڑہ میں پیس کر ملائیں پھر ساڑھے تین ماشہ چاندی
کے ورق ذرا سے شہد میں حل کر کے ملالیں۔ خوراک پانچ ماشہ سے نو ماشہ تک ہے۔
اور زیادہ برتاؤ اسی ترکیب کا ہے اور بازار میں یہی بکتی ہے۔ (14) بہروزہ کا
تیل: خشک بہروزہ کے ٹکڑے کر کے اس میں تھوڑا سا بالو ملا کر آتشی شیشی میں بھر کر
منہ میں سینکیں اس طرح لگائیں کہ خوب پھنس جائیں پھر ٹوٹا ہوا ایک گھڑا یا ناند لیں
جس میں سوراخ ہو اور اس میں وہ شیشی اس طرح رکھیں کہ شیشی کی گردن اس سوراخ
میں سے نکلی ہو گی ایک طرف کو ڈھالو رہے پھر ناند میں بھوسی بھر کر آنچ دیں اور شیشی
کے منہ کے سامنے پیالہ رکھ دیں جب تک تیل آتا رہے آنچ رہنے دیں جب تیل
آنا بند ہو جائے الگ کر لیں اور بالو اس لیے ملاتے ہیں کہ بہروزہ آگ نہ لے لے
اور بھوسی کی آنچ اس لیے دیتے ہیں کہ ہلکی اور یکساں رہے اور تیل نکالنے سے پہلے
ملتانی مٹی بھگو کر کپڑے کی دھجیاں اس میں خوب سان کر کئی تہ شیشی پر لپیٹیں اور سکھا
لیں اس کو گل حکمت کرنا کہتے ہیں جب بالکل سوکھ جائے تب تیل نکالیں۔ (15)
موم کا تیل: بھی اسی طرح نکلتا ہے یہ بہروزہ کا تیل پیشاب کی جلن کے لیے ایک
بوند زہر کو اس کا لگانا فائدہ دیتا ہے اور کان کے درد میں ٹپکانے سے فائدہ ہوتا ہے۔
(16) سکنجبین سادہ: قند سفید تیس تولہ۔ سرکہ خالص دس تولہ پانی بیس تولہ ملا کر
بہت ہلکی آنچ پر رکھیں اور جھاگ اتارتے جائیں پھر احتیاط سے جب قوام ٹھیک ہو
جائے یعنی تار دینے لگے تو اتار لیں اور ٹھنڈا ہونے تک چلاتے رہیں اور بوتل میں
بھر لیں۔ یہ سکنجبین صفرا کو بہت جلد دور کرتی ہے اور تیز بخاروں میں بہت جلد اثر
کرتی ہے۔ اگر خربزہ اور ہلکے میوے کھا کر سکنجبین کھانسی اور ضعف معدہ اور پیچش
اور مسہل میں نہ دینی چاہیئے۔ اگر سکنجبین میں قند کی جگہ شہد ڈالا جائے تو سردی کم ہو
جاتی ہے اور اس کو عسلی کہتے ہیں اور کبھی سرکہ کی جگہ عرق نعناع ڈالتے ہیں تو اس کو
نعنائی کہتے ہیں؛ اور لیموں اور قند کے شربت کو لیموں کی سکنجبین کہتے ہیں۔ شربت

تھیلی کو دباتے رہیں جب جوش ہو جائے تو اس تھیلی کو بے ملے نکال ڈالیں اور باقی دواؤں کو مل کر چھان کر پاؤ سیر قند سفید ملا کر قوام کر لیں۔ خوراک دو تولہ ہے۔ یہ شربت جگر کی بیماریوں میں دیا جاتا ہے اور سنا وغیرہ کے ساتھ دیتے ہیں تو دست خوب لاتا ہے۔ (21) **شربت عناب**: پاؤ بھر کچل کر رات کو بھگو کر رکھیں صبح کو جوش دے کر اور چھان کر قند سفید آدھ سیر ملا کر قوام کر لیں اصل وزن شکر کا یہی ہے اور اگر چاہیں سیر بھر تک ملا سکتے ہیں۔ (22) **شربت ورد مکرر**: دو تولہ گل سرخ کو پاؤ سیر گلاب میں جوش دیں یہاں تک کہ آدھا گلاب رہ جائے پھر چھان کر اسی گلاب میں آدھا پاؤ گلاب اور ملا کر اور دو تولہ گل سرخ ڈال کر اوٹا لیں کہ نصف گلاب رہ جائے پھر چھانیں اور بدستور سابق گلاب اور گل سرخ ملا کر اوٹاتے جائیں۔ سات بار ایسا ہی کریں پھر ساتویں دفعہ چھان کر آدھ پاؤ قند سفید ملا کر قوام کر لیں اور اخیر قوام میں چھ ماشہ طباشیر باریک پیس کر ملا لیں اور ہر دست لینا منظور ہوں اس میں سے چار تولہ پانی میں ملا کر برف سے ٹھنڈا کر کے پی لیں اور ہر دست کے بعد بھی برف کا پانی جتنی دفعہ پئیں گے اتنے ہی دست آئیں گے اور مسہلوں کے خلاف اس میں یہ بات ہے کہ ٹھنڈا ہے اور معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے اس سے دست نہ آئیں تو نقصان نہیں کرتا۔ گرم امراض میں نہایت مفید اور خفیف مسہل ہے۔ (23) **شربت بنانے کی ترکیب**: سب دوائیں رات کو چھ گنے پانی میں بھگو دیں صبح کو ان کو جوش دیں جب ایک تہائی پانی رہ جائے مل کر چھان لیں اور ان دواؤں سے دو یا تین حصہ شکر یا قند ملا کر قوام کر لیں جب ٹھنڈا ہو جائے بوتلوں میں بھر کر رکھ لیں۔ (24) **عرق کھینچنے کی آسان ترکیب**: جس دوا کا عرق کھینچنا ہو اس کو ایک دیگچہ میں ڈال کر بہت سا پانی بھر کر چولہے پر رکھ کر اس کے نیچے آنچ کر دیں اور اس دیگچے کے اندر بیچوں بیچ میں ایک چھوٹی دیگچی رکھ دیں اس طرح کہ پانی اندر نہ جائے۔ اگر زیادہ پانی ہونے کی وجہ سے وہ دیگچی نہ ٹکے تو

کوئی اینٹ یا لوہے کا بڑا بٹہ رکھ کر اس پر دیگچی ٹکائیں اور دیگچی کے منہ پر ایک گھڑا پانی کا بھر کر رکھ دیں دیگچے کے پانی کو جب گرمی پہنچے گی بھاپ اڑ کر اس گھڑے کے تلے میں لگ کر بوندیں بن کر چھوٹی دیگچی میں ٹپکیں گی۔ تھوڑی تھوڑی دیر میں کھول کر دیکھ لیا کریں جب دیگچی بھر جائے اس کو خالی کر کے پھر رکھ دیں اور اوپر کے گھڑے کا پانی بھی دیکھتے رہیں جب وہ گرم ہو جائے دوسرا گھڑا ٹھنڈے پانی کا رکھ دیں۔ سیر بھر دوا میں سات آٹھ سیر تک عرق لینا بہتر ہے اس طرح کہ بارہ سیر پانی ڈالیں اور آٹھ سیر تک عرق لے کر باقی پانی چھوڑ دیں۔ فائدہ: چاندی یا سونے کے ورق اگر کسی معجون یا شربت میں ملانے ہوں تو عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ورقوں کو ذرا سے شہد میں ڈال کر خوب ملا لو پھر یہ شہد اس معجون میں ملا لو۔ ورق جیسے شہد میں حل ہوتے ہیں ایسے کسی چیز میں حل نہیں ہوتے۔ عرق کافور:۔ ہیضہ اور لوہ وغیرہ کے لیے اکسیر ہے ترکیب ہیضے کے بیان میں گزر چکی ہے۔ چاکسو کے چھیلنے کی ترکیب آنکھ کے بیان میں گزری۔ (25) قرص کہربا: کتیرا' نشاستہ' ببول کا گوند' مغز تخم خیارین یہ سب ساڑھے دس دس ماشہ اور گلنار سات ماشہ اور اقاقیہ اور کہربائے شمعی تخم بارتنگ ساڑھے تین تین ماشہ کوٹ چھان کر پانی میں گوندھ کر ساڑھے چار چار ماشہ کی ٹکیاں بنائیں اور سایہ میں سکھالیں۔ (26) کشتہ رانگ: ایک تولہ رانگ عمدہ صاف لے کر ورق سے بنا کر مقراض سے چاول کے برابر کتر کر پاؤ بھر آنولہ کے درخت کی چھال لے کر کوٹ کر ان چاولوں کو اس میں بچھا کر ایک کپڑے یا ٹاٹ میں لپیٹ کر تلی سے خوب مضبوط باندھ کر دس سیر کنڈوں میں رکھ کر آنچ دیں جب آگ سرد ہو جائے احتیاط کے ساتھ کنڈوں کی راکھ کو ہٹا کر رانگ کو نکال لیں۔ رانگ کے چاول پھول کر کوڑیوں کی طرح ہو جائیں گے ان کو ہاتھ سے مل کر کپڑے میں چھان لیں۔ جس قدر رانگ جل کر سفید چونے کی طرح ہو گیا ہو اور کپڑے میں چھن گیا ہو یہی عمدہ کشتہ ہے اور جو ڈلی سخت رہ گئی ہو اس کو الگ کریں یہ کشتہ نہایت

کے قابل ہو جائے۔ خوراک ایک تولہ سے دو تولہ تک ذرا ذرا سا چاٹیں کھانسی کے لیے مفید ہے۔ بلغم آسانی سے نکال دیتا ہے۔ (29) لعوق سپستان کا دوسرا نسخہ: جو کھانسی کے لیے بہت مفید ہے اور دافع قبض ہے۔ سپستان بائیس عدد مویز منقی گیارہ تولہ آٹھ ماشہ دونوں کو تین سیر پانی میں رات بھر بھگو رکھیں صبح کو جوش دیں کہ ایک سیر پانی رہ جائے پھر مل کر چھان لیں اور اسی پانی میں املتاس چار تولہ ساڑھے چار ماشہ مل کر چھان لیں اور شکر سفید آدھ سیر ملا کر لعوق کا قوام کر لیں خوراک دو تولہ۔ (30) ماء اللحم گوشت کے عرق کو کہتے ہیں: یہ عرق کبھی دوائیں ڈال کر بنایا جاتا ہے اور اس کے نسخے سنکڑوں ہیں جس عرق میں ٹھنڈے میں یا گرم میں گوشت ڈال دیں اسی کو ماء اللحم کہہ سکتے ہیں اور کبھی صرف گوشت کا بنایا جاتا ہے۔ یہ کمزور مریض کو بجائے شوربے کے دیتے ہیں۔ ترکیب یہ ہے کہ بکری کی گردن یا سینہ کا گوشت لے کر چربی علیحدہ کر کے قیمہ کر کے دیگچی میں رکھ کر دانہ الائچی خورد، زیرہ سفید، پودینہ، گل نیلوفر، عرق گاؤزبان آب انار وغیرہ مناسب مزاج چیزیں ملا کر اس ترکیب سے عرق کھینچ لیں جو عرق کے بیان میں گزری۔ کبھی صرف یخنی بنا کر مریض کو پلاتے ہیں۔ (نظر ثالث) (31) مربائے آملہ بنانے کی ترکیب: آملہ تازہ عمدہ لے کر موٹی سوئی سے خوب کوچ کر پانی میں جوش دیں جب کسی قدر نرم ہو جائیں نکال کر پھٹکری کے پانی میں یا چھاچھ میں ایک دن رات ڈال رکھیں پھر نکال کر پانی خشک کر کے قند سفید آملوں سے تین حصہ چوگنا لے کر قوام کر کے ذرا ہلکا جوش دے کر رکھ لیں پھر تیسرے چوتھے دن ایک جوش اور دیں اور کم سے کم تین مہینے کے بعد یہ مربا اچھا ہوتا ہے۔ (32) مرہم رسل: زخموں کے لیے مفید ہے۔ خراب مواد کو چھانٹتا ہے اور بھر لاتا ہے۔ ترکیب اس کی دنبل کے بیان میں گزر چکی ہے۔ انڈا نیم برشت کرنے کی ترکیب: کھانے کے بیان میں گزر چکی۔ (33) معجون دبید الورد: بالچھڑ، مصطگی رومی زعفران،

طباشیر' دارچینی قلمی اذخر' اساروں' قسط شیریں' گل قافث' تخم کثوث مجیٹھ' لک مغسول' تخم کرفس' زراوند طویل' جب بلسان' عود غرقی' یہ سب دوائیں تین تین ماشہ اور گل سرخ سوا چار تولہ کوٹ چھان کر ستر ا تولہ شہد خالص کا قوام کر کے اس میں سب دوائیں ملا کر رکھ لیں خوراک تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک ہے یہ معجون جگر اور معدہ اور رحم وغیرہ کے ورم کو مفید ہے۔ کسی قدر گرم ہے اور اگر بخار میں دی جائے تو چار تولہ عرق بید مشک اوپر سے پئیں تو بہتر ہے۔ (34) مفرح بارد: مقوی دل و معدہ مانع تبخیر گرم مزاجوں کو موافق۔ آلو بخارا دس دانہ۔ ابریشم مقرض چھ ماشہ پانی میں بھگو کر چھان لیں اور قند سفید پاؤ بھر آب انار شیریں آدھ پاؤ ملا کر قوام کر لیں پھر گاؤزبان برادہ صندل سفید چھ چھ ماشہ مغز تخم خیارین' تخم خرفہ' گل سرخ ایک ایک تولہ دھنیا خشک نو ماشہ آملہ خشک ایک تولہ۔ زرشک۔ گل سیوطی۔ تخم کاہو نو نو ماشہ کوٹ چھان کر ملا لیں اور زہر مہرہ خطائی۔ طباشیر نو نو ماشہ۔ یشب سبز' بسد احمر چھ چھ ماشہ عرق بید مشک میں کھرل کر کے ملا لیں۔ خوراک نو ماشہ مفرح کی دوا جس قدر ممکن ہو باریک ہونی چاہیئے۔ (از کتاب یاقوتی) نظر ثالث۔ فائدہ۔ یاقوتی اس معجون کو کہتے ہیں جو خاص طور پر مقوی دل ہو اسی مفرح میں سچے موتی تین ماشہ اور سونے چاندی کے ورق ملا لیں تو یاقوتی کہہ سکتے ہیں۔ (35) مومیائی: انڈے کی زردی تین عدد اور بھلاواں سات عدد اور رال سفید دس تولہ اور گھی دس تولہ لیں اول بھلاواں گھی میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب بھلاواں جل جائے نکال کر پھینک دیں اور اس گھی میں اور دوائیں ملا کر خوب تیز آنچ دیں اور ہوشیاری کے ساتھ ہاتھ سے چلاتے رہیں جب سب دوائیں آگ لے لیں فوراً کسی برتن سے ڈھانک دیں اور چولہے پر سے اتار لیں جب ٹھنڈا ہونے کے قریب ہو نکال کر رکھ لیں خوراک دو رتی سے ایک ماشہ تک ہے۔ جوڑوں کو بہت طاقت دیتی ہے اور چند روز میں ہڈی تک جڑ جاتی ہے۔ (36) نوش دارو کا نسخہ: آملہ کا مربہ دس تولہ لے کر گٹھلی نکال

ڈالیں اور عرق بادیان ۔ عرق مکوہ پاؤ پاؤ بھر میں اس کو پکائیں جب خوب گل جائے پیس کر کپڑے میں چھان لیں پھر شکر سفید پاؤ بھر شہد خالص آدھ پاؤ ملا کر قوام کر لیں اور اذخر چھ ماشہ' دارچینی قلمی' مصطگی عود غرقی' دانہ الا یچی خورد' دانہ الا یچی کلاں' اسارون بالچھڑ' زرنجور' زراوند طویل سب چار چار ماشہ گل سرخ ۔ حب بلسان' پوست ترنج' پودینہ خشک چھ چھ ماشہ' خولنجان تین ماشہ جوتری دو ماشہ برادہ صندل سفید نو ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں خوراک ایک تولہ ۔ یہ نوش دارو مقوی دل اور معدہ ہے اور کسی قدر گرم ہے اس کو نوش دارو سادہ کہتے ہیں اس میں اگر موتی دو ماشہ زعفران ایک ماشہ مشک ایک ماشہ عرق کیوڑہ چار تولہ میں پیس کر ملالیں تو نوش دارو لولوی کہتے ہیں اور بہت مقوی دل ہو جاتی ہے ۔

مولوی حکیم محمد مصطفٰے صاحب کی تصدیق

جب تک بہشتی زیور ابتداء تالیف ہو رہی تھی تو احقر نے حسب ارشاد حضرت مولانا (نور اللہ مرقدہ) عورتوں کے امراض کے متعلق ایک کتاب لکھی جس میں ہر مرض کے لیے ایک غریبانہ اور ایک امیرانہ اور ایک اوسط درجہ کا نسخہ لکھا تھا اس کا حجم کسی قدر زیادہ ہو گیا تو حضرت والا نے فرمایا کہ بہشتی زیور کوئی طبی کتاب نہیں ہے اس کو مختصر کرنا چاہیئے ۔ لہذا اس میں سے چیدہ چیدہ اور مجرب نسخے اور بہت زیادہ ضروری مضامین چھانٹ کر یہ حصہ نہم تیار کیا گیا ۔ پھر اس میں بعض مضامین طبع ثانی میں جب کہ امداد المطابع میں چھپی تھی اور بڑھائے گئے وہ ہر صفحے کے نیچے لکھے گئے ۔ اب صفر 4431ء میں طبع ثالث کے وقت کچھ مضامین اور بڑھائے گئے ان کو بھی ہر صفحے کے نیچے لکھا گیا اور ہر جگہ لفظ (نظر ثالث) لکھ دیا گیا تا کہ جن کے

پاس اس سے پہلے کے طبع شدہ بہشتی زیور ہوں وہ ان کو اپنی کتاب میں نقل کر لیں۔

خادم الاطبا محمد مصطفٰے بجنوری حال وارد میرٹھ محلہ کرم علی

جھاڑ پھونک کا بیان

جس طرح بیماری کا علاج دوا دارو سے ہوتا ہے اسی طرح بعضے موقع پر جھاڑ پھونک سے بھی فائدہ ہوتا ہے اس لیے دوا دارو کا بیان لکھنے کے بعد تھوڑا سا بیان جھاڑ پھونک کا بھی لکھنا مناسب سمجھا۔ دوسرے یہ کہ بعض جاہل عورتیں بچوں کو بیماری میں یا اولاد ہونے کی آرزو میں ایسی ڈانواں ڈول ہو جاتی ہیں کہ خلاف شرع کام کرنے لگتی ہیں۔ کہیں فال کھلواتی ہیں کہیں چڑھاوے چڑھاتی ہیں۔ کہیں واہی تباہی منتیں مانتی ہیں کہیں کسی کو ہاتھ دکھاتی ہیں۔ بد دین اور ٹھگ لوگوں سے تعویز گنڈے یا جھاڑ پھونک کراتی ہیں بلکہ بعض جاہل تو ایسے وقت میں سیتلا بھوانی تک کو پوجنے لگتے ہیں جس سے دین بھی خراب ہوتا ہے اور گناہ بھی ہوتا ہے۔ بلکہ بعض باتوں سے تو آدمی کافر مشرک ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ ایسے لوگ کچھ روپے یا پیسے یا کپڑا اور غلہ یا مرغا اور بکرا وغیرہ بھی وصول کر لیتے ہیں اور کبھی کبھی ایسے لوگوں کے پاس عورتوں کے آنے جانے یا بات چیت کرنے سے ان کی نیت بگڑ جاتی ہے اور ابرو کے لاگو ہو جاتے ہیں غرض ہر طرح کا نقصان ہے۔ اور پھر بھی ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ اس واسطے یہی خیال ہوا کہ کسی قدر جھاڑ پھونک کے ایسے طریقے بتلا دیئے جائیں جو ہماری شرع کے خلاف نہ ہوں تاکہ خدا تعالٰے کے نام کی برکت سے شفا بھی ہو اور دین بھی بچا رہے اور مال اور آبرو کا بھی نقصان نہ ہو۔ سر کا اور روانت کا درد اور ریاح:۔ ایک پاک تختی پر پاک ریتا بچھا کر ایک میخ سے اس پر لکھو۔ ابجد ھوز حطی اور میخ کو زور سے الف پر دباؤ اور درد والا اپنی انگلی زور سے درد کی جگہ پر رکھے اور تم ایک دفعہ (الحمد الخ) پڑھو اور اس سے درد کا حال پوچھو اگر اب بھی رہا ہو تو اسی طرح ب کو دباؤ غرض ایک ایک حرف پر اسی طرح عمل کرو انشاء اللہ تعالٰی حروف ختم نہ

ہونے پائیں گے کہ درد جاتا رہے گا۔ ہر قسم کا درد:۔ خواہ کہیں ہو یہ آیت بسم اللہ سمیت تین دفعہ پڑھ کر دم کریں اور کسی تیل وغیرہ پر پڑھ کر مالش کریں یا باوضو لکھ کر باندھیں۔(وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ط وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ط) دماغ کا کمزور ہونا: پانچوں نمازوں کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر گیارہ بار یا قوی پڑھو۔نگاہ کی کمزوری:۔بعد پانچوں نمازوں کے یا نور گیارہ بار پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیرلیں۔زبان میں ہکلا پن ہونا یا ذہن کا کم ہونا۔فجر کی نماز پڑھ کر ایک پاک کنکری منہ میں رکھ کر یہ آیت اکیس بار پڑھیں رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْلِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ اور روزمرہ ایک بسکٹ پر الحمد اللہ...... (الخ) لکھ کر چالیس روز کھلانے سے بھی ذہن بڑھتا ہے۔ہول دلی:۔یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھ کر گلے میں باندھیں ڈورا اتنا لمبا رہے کہ تعویز دل پر پڑا رہے اور دل بائیں طرف ہوتا ہے۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۔پیٹ کا درد: یہ آیت پانی وغیرہ پر تین بار پڑھ کر پلا دیں یا لکھ کر پیٹ پر باندھیں۔لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ہیضہ اور ہر قسم کی وباء طاعون وغیرہ: ایسے دنوں میں جو چیزیں کھائیں پئیں پہلے تین بار اس پر سورۃ انا انزلناہ ۔پڑھ کر دم کریں انشاءاللہ حفاظت رہے گی، اور جس کو ہو جائے اس کو بھی کسی چیز پر دم کر کے کھلائیں پلائیں انشاءاللہ تعالیٰ شفا ہو گی۔تلی بڑھ جانا: یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھ کر تلی کی جگہ باندھیں۔ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۔ ناف ٹل جانا:۔ یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھ کر ناف کی جگہ باندھیں ناف اپنی جگہ آجائے گی اور اگر بندھا رہنے دیں تو پھر نہ ٹلے گی۔اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۔بخار: اگر بغیر جاڑے کے ہو تو یہ آیت لکھ کر

باندھیں اور اسی کو دم کریں۔ قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ۔
اور اگر جاڑے سے ہو تو یہ آیت لکھ کر گلے میں یا بازو پر باندھیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖ
یھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ پھوڑا پھنسی یا ورم: پاک مٹی پنڈول وغیرہ
چاہے ثابت ڈھیلا چاہے پسی ہوئی لے کر اس پر یہ دعا تین بار پڑھ کر تھوک دیں۔
بِسْمِ اللّٰہِ بِتُرْبَۃِ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔ اور اس پر
تھوڑا پانی چھڑک کر وہ مٹی تکلیف کی جگہ یا اس کے آس پاس دن میں دو چار بار ملا
کرے۔ سانپ بچھو یا بھڑ وغیرہ کا کاٹ لینا: ذرا سے پانی میں نمک گھول کر اس جگہ
ملتے رہیں اور قل یا پوری سورۃ پڑھ کر دم کرتے جائیں بہت دیر تک ایسا ہی کریں۔
سانپ کا گھر میں نکلنا یا کہ آسیب ہونا: چار کیلیں لوہے کی لے کر ایک ایک پر یہ آیت
پچیس بار دم کر کے گھر کے چاروں کونوں پر زمین میں گاڑ دیں انشاء اللہ تعالیٰ سانپ
اس گھر میں نہ رہے گا وہ آیت یہ ہے۔ اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّاَکِیْدُ کَیْدًا ۖ فَمَھِّلِ
الْکٰفِرِیْنَ اَمْھِلْھُمْ رُوَیْدًا۔ اس گھر میں آسیب کا اثر بھی نہ ہوگا۔ باؤلے کتے کا
کاٹ لینا: یہی آیت جو اوپر لکھی گئی ہے۔ انھم یکیدون سے رویدا تک ایک
روٹی یا بسکٹ کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر ایک روز اس شخص کو کھلائیں انشاء اللہ تعالیٰ
ہڑک نہ ہوگی۔ بانجھ ہونا: چالیس لونگیں لے کر ہر ایک پر سات سات بار اس آیت
کو پڑھے اور جس دن عورت پاکی کا غسل کرے اس دن سے ایک لونگ روزمرہ
سوتے وقت کھانا شروع کرے اور اس پر پانی نہ پیے اور کبھی کبھی میاں کے پاس
اٹھے بیٹھے آیت یہ ہے۔ اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ
سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ یَدَہٗ لَمْ یَکَدْ یَرٰھَا ۖ وَمَنْ
لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ ۖ انشاء اللہ تعالیٰ اولاد ہوگی۔ حمل گر
جانا: ایک تاگا کسم کا رنگا ہوا عورت کے قد کی برابر لے کر اس میں نو گرہ لگائے اور ہر
گرہ پر یہ آیت پڑھ کر پھونکے انشاء اللہ تعالیٰ حمل نہ گرے گا اور اگر کسی وقت تاگا نہ

ملے تو کسی پرچہ پر لکھ کر پیٹ پر باندھیں' آیت یہ ہے۔ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْھِمْ وَلَا تَکُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْکُرُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۔ بچہ ہونے کا درد: یہ آیت ایک پرچہ پر لکھ کر پاک کپڑے میں لپیٹ کر عورت کی بائیں ران میں باندھے یا شیرینی پر پڑھ کر اس کو کھلائے انشاء اللہ بچہ آسانی سے پیدا ہو آیت یہ ہے۔ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَحُقَّتْ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِیْھَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَحُقَّتْ. بچہ زندہ نہ رہنا: اجوائن اور کالی مرچ آدھ آدھ پاؤ لے کر جیر کے دن دوپہر کے وقت چالیس بار سورۃ والشمس اس طرح پڑھے کہ ہر دفعہ کے ساتھ درود شریف بھی پڑھے اور جب چالیس بار ہو جائے پھر ایک دفعہ درود شریف پڑھے اور اجوائن اور کالی مرچ پر دم کر دے اور شروع حمل سے یا جب سے خیال ہوا ہو دودھ چھڑانے تک روزمرہ تھوڑا تھوڑا دونوں چیزوں سے کھا لیا کرے' انشاء اللہ اولاد زندہ رہے گی۔ ہمیشہ لڑکی ہونا: ۔ اس عورت کا خاوند یا کوئی دوسری عورت اس کے پیٹ پر انگلی سے کنڈل یعنی دائرہ ستر بار بنائے اور ہر دفعہ یَامَتِیْنُ کہے انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوگا۔ بچہ کو نظر لگ جانا یا رونا یا سوتے میں ڈرنا یا کمزوری وغیرہ ہو جانا۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین تین بار پڑھ کر اس پر دم کریں اور یہ دعا لکھ کر گلے میں ڈال دے۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطٰنٍ وَّھَامَّۃٍ وَّعَیْنٍ لَّامَّۃٍ ۔ انشاء اللہ سب آفتوں سے حفاظت رہے گی۔ چیچک: ایک نیلا گنڈا سات تار کا لے کر اس پر سورۃ الرحمٰن جو ستائیسویں پارہ کے آدھے پر ہے پڑھے اور جب یہ آیت آیا کرے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ (الخ) اس پر دم کر کے ایک گرہ لگائے' سورۃ کے ختم ہونے تک اکتیس' گرہیں ہو جائیں گی پھر وہ گنڈا بچے کے گلے میں ڈال دیں اگر چیچک سے پہلے ڈال دیں تو انشاء اللہ چیچک سے حفاظت رہے گی اور اگر چیچک نکلنے کے بعد ڈالیں تو زیادہ تکلیف نہ ہوگی۔ ہر طرح کی بیماری: چینی کی

ناراض یا بے پرواہ رہنا: بعد نماز عشاء کے گیارہ دانے سیاہ مرچ کے لے کر آگے پیچھے گیارہ بار درود شریف اور درمیان میں گیارہ تسبیح یَا لَطِیْفُ یا وَدُوْدُ کی پڑھیں اور خاوند کے مہربان ہونے کا خیال رکھے جب سب پڑھ چکیں۔ تو ان سیاہ مرچوں پر دم کر کے تیز آنچ میں ڈال دیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ انشاء اللہ خاوند مہربان ہو جائے گا' کم سے کم چالیس روز کریں۔ دودھ کم ہونا: یہ دونوں آیتیں نمک پر سات بار پڑھ کر ماش کی دال میں کھلائیں۔ پہلی آیت وَالْوَالِدَاتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَۃَ. دوسری آیت۔ وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً نُّسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِہٖ مِنْ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِیْنَ. دوسری آیت اگر آٹے کے پیڑے پر پڑھ کر گائے بھینس کو کھلائیں تو خوب دودھ دیتی ہے۔ جن کو اور جھاڑ پھونک کی چیزیں جاننے کا شوق ہو وہ ہماری کتاب ''اعمال قرآنی'' کے تینوں حصے اور ''شفاء العلیل'' اور ''ظفر جلیل'' دیکھ لیں اور ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو کہ قرآن کی آیت بے وضو مت لکھو اور نہانے کی ضرورت میں بھی مت پڑھو اور جس کاغذ پر قرآن کی آیت لکھ کر تعویز بناؤ اس کاغذ پر ایک اور کاغذ سادہ لپیٹ دو تا کہ تعویز لینے والا اگر بے وضو ہو تو اس کو ہاتھ میں لینا درست ہو اور چینی کی تشتری پر بھی آیت بے وضو لکھ کر ہاتھ میں مت دو بلکہ تم خود پانی سے گھول دو اور جب تعویز سے کام نہ رہے اس کو پانی میں گھول کر کسی ندی یا نہر یا کنوئیں میں چھوڑ دو۔

اس میں ایسی باتیں زیادہ ہیں جن سے دنیا میں خود بھی آرام سے رہے اور دوسروں کو بھی اس سے تکلیف نہ پہنچے اور یہ باتیں ظاہر میں تو دنیا کی معلوم ہوتی ہیں لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پورا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مسلمان کو مناسب نہیں کہ کسی سخت تکلیف میں پھنس کر اپنے آپ کو ذلیل کرے اور یہ بھی آیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وعظ

میں اس کا خیال رکھتے تھے کہ سننے والے اکتا نہ جائیں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مہمان اتنا نہ ٹھہرے کہ گھر والا تنگ ہو جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بلا ضرورت تکلیف اٹھانا یا کسی کو تکلیف دینا یا ایسا برتاؤ کرنا جس سے دوسرا آدمی اکتا جائے یا تنگ ہونے لگے یہ بھی دین کے خلاف ہے۔ اس واسطے دین کی باتوں کے ساتھ ایسی باتیں بھی اس کتاب میں لکھدی ہیں جن سے اپنے آپ کو اور دوسروں کو آرام پہنچے۔

---اختتام---حصہ سوئم---

فہرست

بہشتی زیور حصہ دہم

کپڑے کی لمبائی ناپنے کا کلومیٹر

چھٹانک سے من تک لکھنے کا طریقہ

چھدام سے دس ہزار تک لکھنے کا طریقہ

گز اور گرہ لکھنے کا طریقہ

تولہ ماشہ لکھنے کا طریقہ

چھوٹی اور بڑی گنتی کی نشانیوں کا جوڑنا

مثال رقموں کے جوڑنے کی

روزمرہ کی آمدنی اور خرچ لکھنے کا طریقہ

تھوڑے سے گروح کا بیان

بعضے لفظوں کے معنے جو ہر وقت بولے جاتے ہیں مہینوں کے عربی اور اردو

نام

ہندی مہینے اور موسم اور فصلیں

رخوں کے نام

بعض غلط لفظوں کی درستی

خط لکھنے پڑھنے کا طریقہ اور قاعدہ

پارسل اور بک پوسٹ

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ سالے و اخبارات

رجسٹری کا قاعدہ

نقشہ محصول ڈاک ترمیم شدہ مئی ۱۹۵۸ء

نیچے لکھی ہوئی صورتوں میں رجسٹری کرانا ضروری ہے

نقشہ محصول منی آرڈر

کتاب کا خاتمہ

بہشتی زیور حصہ گیارھواں

بعضی باتیں سلیقہ اور آرام کی

(1) جب رات کو دروازہ گھر کا بند کرنے لگو تو بند کرنے سے پہلے گھر کے اندر خوب دیکھ بھال لو کہ کوئی کتا بلی تو نہیں رہ گیا۔ کبھی رات کو جان کا یا چیز بست کا نقصان کر دے یا اور کچھ نہیں تو رات بھر کی کھڑکھڑ ہی نیند اڑانے کو بہت ہے۔ (2) کپڑوں کو اور اپنی کتابوں کو کبھی کبھی دھوپ دیتی رہا کرو۔ (3) گھر صاف رکھو اور ہر چیز اپنے موقع پر رکھو۔ (4) اگر اپنی تندرستی چاہو تو اپنے کو بہت آرام طلب مت بناؤ۔ کچھ محنت کا کام اپنے ہاتھ سے کیا کرو۔ سب سے اچھی چیز عورتوں کے واسطے چکی کا پیسنا یا موسل سے کوٹنا یا چرخہ کا کاتنا ہے اس سے بدن تندرست رہتا ہے۔ (5) اگر کسی سے ملنے جاؤ تو وہاں اتنا مت بیٹھو یا اس سے اتنی دیر تک باتیں مت کرو کہ وہ تنگ ہو جائے یا اس کے کسی کام میں حرج ہونے لگے۔ (6) سب گھر والے اس بات کے پابند رہیں کہ ہر چیز کی ایک جگہ مقرر کر لیں اور وہاں سب جب اٹھائیں تو برت کر پھر وہاں ہی رکھ دیں تاکہ ہر آدمی کو وقت پر پوچھنا ڈھونڈنا نہ پڑے اور جگہ بدلنے سے بعضی دفعہ کو بھی نہیں ملتی سب کو تکلیف ہوتی ہے اور جو چیزیں خاص تمہارے برتنے کی ہیں ان کی جگہ بھی مقرر رکھو تاکہ ضرورت کے وقت ہاتھ ڈالتے ہی مل جائے۔

(7) راہ میں چارپائی یا پیڑھی یا اور کوئی برتن اینٹ پتھر سل وغیرہ مت ڈالو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اندھیرے میں یا بعضی دفعہ دن ہی میں کوئی جھپٹا ہوا روز کی عادت کے موافق بے کھٹکے چلا آرہا ہے وہ الجھ کر گر گیا اور جگہ بے جگہ چوٹ لگ گئی۔ (8) جب تم سے کوئی کسی کام کو کہے تو اس کو سن کر ہاں یا نہیں ضرور زبان سے کچھ کہہ دو تاکہ کہنے والے کا دل ایک طرف ہو جائے نہیں تو ایسا نہ ہو کہ کہنے والا تو سمجھے کہ اس نے سن لیا ہے اور تم نے سنا نہ ہو یا وہ سمجھے کہ تم یہ کام کر دو گی اور تم کو کرنا منظور نہ ہو تو ناحق دوسرا آدمی بھروسہ میں رہا۔ (9) نمک کھانے میں کسی قدر کم ڈالا کرو کیونکہ کم کا علاج ہو سکتا ہے لیکن زیادہ ہو گیا تو اس کا علاج ہی نہیں۔ (10) دال میں ساگ

میں مرچ کتر کر مت ڈالو بلکہ پیس کر ڈالو کیونکہ کتر کر ڈالنے سے بیج اس ٹکڑوں میں رہتے ہیں اگر کوئی ٹکڑا منہ میں آجاتا ہے تو ان بیجوں سے منہ میں آگ لگ جاتی ہے۔(11) اگر رات کو پانی پینے کا اتفاق ہو تو اگر روشنی ہو تو اس کو خوب دیکھ لو نہیں تو لوٹے وغیرہ کو کپڑا لگا لو تا کہ منہ میں کوئی ایسی ویسی چیز نہ آجائے۔(12) بچوں کو ہنسی میں مت اچھالو اور کسی کھڑکی وغیرہ سے مت لٹکاؤ۔ اللہ بچائے کبھی ایسا نہ ہو کہ ہاتھ چھوٹ جائے اور ہنسی کی گل پھنسی ہو جائے۔ اسی طرح ان کے پیچھے ہنسی میں مت دوڑو شاید گر پڑیں اور چوٹ لگ جائے۔(13) جب برتن خالی ہو جائے تو ان کو ہمیشہ دھو کر الٹا رکھو اور جب دوبارہ اس کو برتنا چاہو تو پھر اس کو دھو لو۔(14) برتن زمین پر رکھ کر اگر ان میں کھانا نکالو تو ویسے ہی سینی یا دسترخوان پر مت رکھ دو پہلے اس کے تلے دیکھ لو اور صاف کر لو۔(15) کسی کے گھر مہمان جاؤ تو اس سے کسی چیز کی فرمائش مت کرو بعضی دفعہ چیز تو ہوتی ہے بے حقیقت مگر وقت کی بات ہے گھر والا اس کو پوری نہیں کر سکتا ناحق اس کو شرمندگی ہو گی۔(16) جہاں اور آدمی بھی بیٹھے ہوں وہاں بیٹھ کر مت تھوکو۔ ناک مت صاف کرو اگر ضرورت ہو ایک کنارے پر جا کر فراغت کر آؤ۔(17) کھانا کھانے میں ایسی چیزوں کا نام مت لو جس سے سننے والوں کو گھن پیدا ہو بعضے نازک مزاجوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔(18) بیمار کے سامنے یا اس کے گھر والوں کے سامنے ایسی باتیں مت کرو جس سے زندگی کی ناامیدی پائی جائے ناحق دل ٹوٹے گا بلکہ تسلی کی باتیں کرو کہ انشاء اللہ تعالیٰ سب دکھ جاتا رہے گا۔(19) اگر کسی کی پوشیدہ بات کرنی ہو اور وہ بھی اس جگہ پر موجود ہو تو آنکھ سے یا ہاتھ سے ادھر اشارہ مت کرو۔ ناحق اس کو شبہ ہو گا اور یہ جب ہے کہ اس بات کا کرنا شرع سے درست بھی ہو اور اگر درست نہ ہو تو ایسی بات ہی کرنا گناہ ہے۔(20) بات کرتے وقت بہت ہاتھ مت نچاؤ۔(21) دامن، آنچل، آستین سے ناک مت پونچھو۔(22) پاخانے کے قدمچے میں

طہارت مت کرو۔ آبدست کے واسطے ایک قدمچہ الگ چھوڑ دو۔ (23) جوتی ہمیشہ جھاڑ کر پہنو شاید اس کے اندر کوئی موذی جانور بیٹھا ہو اسی طرح کپڑا بستر پر بھی۔ (24) پردے کی جگہ میں کسی کے پھوڑا پھنسی ہو تو اس سے یہ مت پوچھو کہ کس جگہ ہے ناحق اس کو شرمانا ہے۔ (25) آنے جانے کی جگہ مت بیٹھو تم کو بھی اور سب کو بھی تکلیف ہوگی۔ (26) بدن اور کپڑے میں بدبو پیدا نہ ہونے دو۔ اگر دھوبی کے گھر کے دھلے ہوئے کپڑے نہ ہوں تو بدن ہی کے کپڑوں کو دھو ڈالو نہا ڈالو۔ (27) آدمیوں کے بیٹھے ہوئے جھاڑو مت دلواؤ۔ (28) گٹھلی چھلکے کسی آدمی کے اوپر مت پھینکو۔ (29) چاقو یا قینچی یا سوئی یا کسی اور چیز سے مت کھیلو شاید غفلت سے کہیں لگ جائے۔ (30) جب کوئی مہمان آئے سب سے پہلے اس کو پاخانہ بتلا دو اور بہت جلدی اس کے ساتھ کی سواری کے کھڑے کرنے کا اور بیل یا گھوڑے کی گھاس چارے کا بندوبست کرو اور کھانے میں اتنا تکلف مت کرو کہ اس کو وقت پر کھانا نہ ملے۔ کھانا وقت پر پکا لو چاہے سادہ اور مختصر ہی ہو اور جب اس کا جانے کا ارادہ ہو تو بہت جلد اور سویرے ناشتہ تیار کرو۔ غرض اس کے آرام اور مصلحت میں خلل نہ پڑے۔ (31) پاخانہ یا غسل خانہ سے کمر بند باندھتی ہوئی مت نکلو۔ بلکہ اندر ہی اچھی طرح باندھ کر تب باہر آؤ۔ (32) جب تم سے کوئی کچھ بات پوچھے پہلے اس کا جواب دیدو پھر اور کام میں لگو۔ (33) جو بات کہو یا کسی بات کا جواب دو خوب منہ کھول کر صاف بات کہو تاکہ دوسرا اچھی طرح سمجھ لے۔ (34) کسی کو کوئی چیز ہاتھ میں دینا ہو دور سے مت پھینکو شاید دوسرے کے ہاتھ میں نہ آسکے تو نقصان ہو پاس جا کر دیدو۔ (35) اگر دو آدمی پڑھتے پڑھاتے ہوں یا باتیں کر رہے ہوں تو ان دونوں کے بیچ میں آکر چلانا یا کسی سے بات کرنا نہ چاہیئے۔ (36) اگر کوئی کسی کام میں یا بات میں لگا ہو تو جاتے ہی اس سے اپنی بات مت شروع کر دو بلکہ موقع کا انتظار کرو جب وہ تمہاری طرف متوجہ ہو تب بات کرو۔ (37) جب کسی

کے ہاتھ میں کوئی چیز دینا ہو تا وقتیکہ وہ دوسرا آدمی اس کو اچھی طرح سنبھال نہ لے اپنے ہاتھ سے مت چھوڑو بعضی دفعہ یوں ہی بیچ میں گر کر نقصان ہو جاتا ہے۔ (38) اگر کسی کو پنکھا جھلنا ہو تو خوب خیال رکھو کہ سر میں یا اور کہیں بدن یا کپڑے میں نہ لگے اور ایسی زور سے مت جھلو جس سے دوسرا پریشان ہو۔ (39) کھانا کھاتے میں ہڈیاں ایک جگہ جمع رکھو اسی طرح کسی چیز کے چھلکے وغیرہ سب طرف مت پھیلاؤ جب سب اکٹھا ہو جائیں موقع سے ایک طرف ڈال دو۔ (40) بہت دوڑ کر یا منہ اوپر اٹھا کر مت چلو کبھی گر نہ پڑو۔ (41) کتاب کو بہت سنبھال کر احتیاط سے بند کرو اکثر اول آخر کے ورق مڑ جاتے ہیں۔ (42) اپنے شوہر کے سامنے کسی نامحرم کی تعریف نہ کرنا چاہیئے۔ بعضے مردوں کو ناگوار گزرتا ہے۔ (43) اسی طرح غیر عورتوں کی بھی تعریف شوہر سے نہ کرے شاید اس کا دل اس پر آ جائے اور تم سے ہٹ جائے۔ (44) جس سے بے تکلفی نہ ہو اس سے ملاقات کے وقت اس کے گھر کا حال یا اس کے مال و دولت زیور و پوشاک کا حال نہ پوچھنا چاہیئے۔ (45) مہینے میں تین دن یا چار دن خاص اس کام کے لئے مقرر کر لو کہ گھر کی صفائی پورے طور سے کر لیا کرو۔ جالے اتار دیئے فرش اٹھا کر جھڑوا دیئے ہر چیز قرینے سے رکھ دی۔ (46) کسی کے سامنے سے کوئی کاغذ لکھا ہوا یا کتاب رکھی ہوئی اٹھا کر دیکھنا نہ چاہیئے۔ اگر وہ کاغذ قلمی ہے تو شاید اس میں کوئی پوشیدہ بات لکھی ہو اور اگر وہ چھپی ہوئی ہے تو شاید اس میں کوئی ایسا کاغذ لکھا ہوا رکھا ہو۔ (47) سیڑھیوں پر بہت سنبھل کر اترو چڑھو بلکہ بہتر یہ ہے کہ جس سیڑھی پر ایک پاؤں رکھو دوسرا بھی اسی پر رکھ کر پھر اگلی سیڑھی پر اسی طرح پاؤں رکھو نہ یہ کہ ایک سیڑھی پر ایک پاؤں اور دوسری سیڑھی پر دوسرا پاؤں۔ لڑکیوں اور عورتوں کو تو بالکل مناسب نہیں اور بچپن میں لڑکوں کو بھی منع کرو۔ (48) جہاں کوئی بیٹھا ہو وہاں کپڑا یا کتاب یا کوئی اور چیز اس طرح جھٹکنا نہ چاہیئے کہ اس آدمی پر گر پڑے اسی طرح منہ سے یا کپڑے سے بھی جھاڑنا نہ

چاہیئے بلکہ اس جگہ سے دور جا کر صاف کرنا چاہیئے ۔(49) کسی کی غم و پریشانی یا دکھ بیماری کی کوئی خبر سنے تو جب تک خوب پختہ طور پر تحقیق نہ ہو جائے کسی سے ذکر نہ کرے اور خاص کر اس شخص کے عزیزوں سے تو ہرگز نہ کہے کیونکہ اگر غلط ہوئی تو خواہ مخواہ دوسرے کو پریشانی دی پھر وہ لوگ اس کو بھی برا بھلا کہیں گے کہ کیوں اسی بدفالی نکالی ۔(50) اسی طرح معمولی بیماری اور تکلیف کی خبر دور پردیس کے عزیزوں کو خط کے ذریعہ سے نہ کرے ۔(51) دیوار پر مت تھوکو پان کی پیک مت ڈالو اسی طرح تیل کا ہاتھ دیوار یا کواڑ سے مت پونچھو بلکہ دھو ڈالو لیکن جلے ہوئے تیل کو پاک مت کہو جیسا کہ بعض جاہل عورتیں کہتی ہیں ۔(52) اگر دستر خوان پر اور سالن کی ضرورت ہو تو کھانے والے کے سامنے سے برتن مت اٹھاؤ دوسرے برتن میں لے آؤ ۔(53) کوئی آدمی تخت یا چارپائی پر بیٹھا لیٹا ہو تو اس کو ہلاؤ مت یا اگر پاس سے نکلو ایسی طرح پر نکلو کہ اس میں ٹھوکر گھٹنا نہ لگے اگر تخت پر کوئی رکھنا ہو یا اس پر سے کچھ اٹھانا ہو تو ایسے وقت آہستہ اٹھاؤ آہستہ رکھو۔(54) کھانے پینے کی کوئی چیز کھلی مت رکھو یہاں تک کہ اگر کوئی چیز دستر خوان پر بھی رکھی جائے لیکن وہ ذرا دیر میں یا اخیر میں کھانے کی ہو تو اس کو بھی ڈھانک کر رکھو۔(55) مہمان کو چاہیئے کہ اگر پیٹ بھر جائے تو تھوڑا سالن روٹی دستر خوان پر ضرور چھوڑ دے تاکہ گھر والوں کو یہ شبہ نہ ہو کہ مہمان کو کھانا کم ہو گیا اس سے شرمندہ ہوتے ہیں ۔(56) جو برتن بالکل خالی ہو اس کو الماری یا طاق وغیرہ میں رکھنا ہو تو الٹا کر کے رکھو۔(57) چلنے میں پاؤں پورا اٹھا کر آگے رکھو گھسر اکر مت چلو اس میں جوتا بھی جلد ٹوٹتا ہے اور برا بھی معلوم ہوتا ہے ۔(58) چادر دوپٹے کا بہت خیال رکھو کہ اس کا پلہ زمین پر لٹکتا نہ چلے ۔(59) اگر کوئی نمک یا اور کوئی کھانے پینے کی چیز مانگے تو برتن میں لاؤ ہاتھ پر رکھ کر مت لاؤ ۔(60) لڑکیوں کے سامنے کوئی بے شرمی کی بات مت کرو ان کی شرم جاتی رہے گی ۔

بعضی باتیں عیب اور تکلیف کی جو عورتوں میں پائی جاتی ہیں

(1) ایک عیب یہ ہے کہ بات کا معقول جواب نہیں دیتیں جس سے پوچھنے والے کو تسلی ہو جائے بہت سی فضول باتیں ادھر ادھر کی اس میں ملا دیتی ہیں اور اصل بات پھر بھی معلوم نہیں ہوتی۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ جو شخص پوچھے اس کا مطلب خوب سمجھ لو۔ پھر اس کا جواب ضرورت کے موافق دیدو۔ (2) ایک عیب یہ ہے کہ کوئی کام ان سے کہا جائے تو سن کر خاموش ہو جاتی ہیں۔ کام کہنے والے کو یہ شبہ رہتا ہے کہ خدا جانے انہوں نے سنا بھی ہے یا نہیں سنا۔ بعضی دفعہ غلطی سے اس نے یوں سمجھ لیا کہ سن لیا ہوگا اور واقع میں سنا نہ ہو تو اس بھروسہ پر وہ کام نہیں ہوتا اور یہ پوچھنے کے وقت یہ کہہ کر الگ ہو گئیں کہ میں نے نہیں سنا۔ غرض وہ کام تو رہ گیا۔ اور بعضی دفعہ غلطی سے اس نے سمجھ لیا کہ نہیں سنا ہوگا دوبارہ اس نے پھر کہا تو اس غریب کے لتے لئے جاتے ہیں کہ سن لیا سن لیا کیوں جان کھائی ہے غرض جب بھی آپس میں رنج ہوتا ہے اگر یہ پہلی ہی دفعہ اتنا کہہ دیتیں کہ اچھا تو دوسرے کو خبر تو ہو جاتی۔ (3) ایک عیب یہ کہ ماما اصیل (یعنی نوکر) کو جو کام بتلائیں گی یا اور کسی سے گھر میں کوئی بات کہیں گی دور سے چلا کر کہیں گی اس میں دو خرابیاں ہیں ایک تو بے حیائی اور بے پردگی کہ باہر دروازے تک بلکہ بعضے موقع پر سڑک تک آواز پہنچتی ہے۔ دوسری خرابی یہ کہ دور سے کچھ بات سمجھ میں نہ آئی اتنا کام نہ ہوا۔ اب بی بی خفا ہو رہی ہیں کہ تو نے یوں کیوں نہ کیا۔ دوسری جواب دے رہی ہے کہ میں نے تو سنا نہ تھا۔ غرض خوب تو تو میں میں ہوتی ہے اور کام بگڑا سو الگ اسی طرح ان کی ماما اصیلیں ہیں کہ جس بات کا جواب باہر سے لائیں گی دروازے سے چلاتی ہوئی آئیں گی اس میں کچھ سمجھ میں آیا اور کچھ نہ آیا۔ تمیز کی بات یہ ہے کہ جس سے بات کرنا ہو اس کے پاس جاؤ یا اس کو اپنے پاس بلاؤ اور اطمینان سے اچھی طرح سمجھا کر کہہ دو اور سمجھ کر سن۔ (4) ایک عیب یہ ہے کہ چاہے کسی چیز کی ضرورت ہو یا نہ ہو لیکن پسند آنے کی

دیر ہی ذرا پسند آئی اور لے لی خواہ قرض ہی ہو جائے لیکن کچھ پرواہ نہیں اور اگر قرض بھی نہ ہوا تب بھی اپنے پیسے کو اس طرح بیکار کھونا کونسی عقل کی بات ہے فضول خرچی گناہ بھی ہے جہاں خرچ کرنا ہو اول خوب سوچ لو کہ یہاں خرچ کرنے میں کوئی دین کا فائدہ یا دنیا کی ضرورت بھی ہے اگر خوب سوچنے سے ضرورت اور فائدہ معلوم ہو خرچ کرو نہیں تو پیسہ مت کھوؤ اور قرض تو جہاں تک ہو سکے ہرگز مت لو چاہے تھوڑی سی تکلیف بھی ہو جائے۔ (5) ایک عیب یہ ہے کہ جب کہیں جاتی ہیں خواہ شہر کے شہر میں یا سفر میں ٹالتے ٹالتے بہت دیر کر دیتی ہیں کہ وقت تنگ ہو جاتا ہے اگر سفر میں جانا ہے تو منزل پر دیر میں پہنچیں گی۔ اگر راستہ میں رات ہو گئی تو جان و مال کا اندیشہ ہے اگر گرمی کے دن ہوئے تو دھوپ میں خود بھی تپیں گی اور بچوں کو بھی تکلیف ہو گی اگر برسات ہے اول تو برسنے کا ڈر دوسرے گارے کیچڑ میں گاڑی کا چلنا مشکل اور دیر میں دیر ہو جاتی ہے اگر سویرے سے چلیں ہر طرح کی گنجائش رہے اور اگر بستی ہی میں جانا ہوا جب بھی کہاروں کو کھڑے کھڑے پریشانی۔ پھر دیر میں سوار ہونے سے دیر میں لوٹنا ہو گا اپنے کاموں میں حرج ہو گا کھانے کے انتظام میں دیر ہو گی کہیں جلدی میں کھانا بگڑ گیا' کہیں میاں تقاضا کر رہے ہیں کہیں بچے رو رہے ہیں اگر جلدی سوار ہو جاتیں تو یہ مصیبتیں کیوں ہوتیں۔ (6) ایک عیب یہ ہے کہ سفر میں بے ضرورت بھی اسباب بہت سا لاد کر لے جاتی ہیں جس سے جانور کو بھی تکلیف ہوتی ہے جگہ میں بھی تنگی ہو جاتی ہے اور سب سے زیادہ مصیبت ساتھ کے مردوں کو ہوتی ہے ان کو سنبھالنا پڑتا ہے کہیں کہیں لادنا بھی پڑتا ہے مزدوری کے پیسے ان ہی کو دینے پڑتے ہیں غرضیکہ تمام تر فکر ان بیچاروں کی جان پر ہوتی ہے یہ اچھی خاصی گاڑی میں بے فکر بیٹھی رہتی ہیں۔ اسباب ہمیشہ سفر میں کم لے جاؤ ہر طرح کا آرام ملتا ہے۔ اس طرح ریل کے سفر میں خیال رکھو بلکہ ریل میں زیادہ اسباب لے جانے سے اور زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ (7) ایک عیب یہ ہے کہ گاڑی

وغیرہ میں سوار ہونے کے وقت مردوں سے کہہ دیا کہ منہ ڈھانک لو یا ایک گوشہ میں چھپ جاؤ اور جب سوار ہو چکیں تو ان لوگوں کو دوبارہ اطلاع نہیں دی جاتی کہ اب پردہ نہیں ہے اس میں دو خرابیاں ہوتی ہیں کبھی تو وہ بیچارے منہ ڈھانکے ہوئے بیٹھے ہیں خواہ مخواہ تکلیف ہو رہی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ اٹکل سے سمجھتے ہیں کہ بس پردہ ہو چکا اور یہ سمجھ کر منہ کھول دیتے ہیں یا سامنے آ جاتے ہیں اور بے پردگی ہوتی ہے یہ ساری خرابی دوبارہ نہ کہنے کی ہے نہیں تو سب کو معلوم ہو جائے کہ دوبارہ کہنے کی بھی عادت ہے بس سب آدمی اس کے منتظر ہیں اور بے کہے کوئی سامنے نہ آئے۔(8) ایک عیب یہ ہے کہ ابھی سوار ہونے کو تیار نہیں ہوئیں اور آدھ گھنٹہ پہلے سے پردہ کرا دیا یا راستہ رکوا دیا بے وجہ خدا کی مخلوق کو تکلیف ہو رہی ہے اور یہ ابھی گھر میں چوچلے بگھار رہی ہیں۔(9) ایک عیب یہ ہے کہ جس گھر جاتی ہیں گاڑی یا ڈولی سے اتر جھپ سے گھر میں جا گھستی ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس گھر کا کوئی مرد اندر ہوتا ہے اس کا سامنا ہو جاتا ہے تم کو چاہیے کہ ابھی گاڑی سے یا ڈولی سے مت اترو پہلے کسی ماما وغیرہ کو گھر میں بھیج کر دکھوا لو اور اپنے آنے کی خبر کر دو کوئی مرد وغیرہ ہو گا تو علیحدہ ہو جائے گا جب تم سن لو کہ اب گھر میں کوئی مرد وغیرہ نہیں ہے تب اتر کر اندر جاؤ۔(10) ایک عیب یہ ہے کہ آپس میں دو عورتیں جو باتیں کرتی ہیں اکثر یہ ہوتا ہے کہ ایک کی بات ختم نہیں ہونے پاتی کہ دوسری شروع کر دیتی ہے بلکہ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ دونوں ایک دم سے بولتی ہیں وہ اپنی کہہ رہی ہے اور یہ اپنی ہانک رہی ہے نہ وہ اسکی سنے نہ یہ اس کی بھلا ایسی بات کرنے ہی سے کیا فائدہ ہمیشہ یاد رکھو کہ جب ایک بولنے والی کی بات ختم ہو جائے اس وقت دوسری کو بولنا چاہیے۔ (11) ایک عیب یہ ہے کہ زیور اور کبھی روپیہ پیسہ بھی بے احتیاطی سے کبھی تکیئے کے نیچے رکھ دیا کسی طاق میں کھلا رکھ دیا۔ تالا کنجی ہوتے ہوئے سستی کے مارے اس میں حفاظت سے نہیں رکھتیں پھر کوئی چیز جاتی رہتی تو سب کا نام لگاتی پھرتی ہیں۔(12)

ایک عیب یہ ہے کہ ان کو ایک کام کے واسطے بھیجو جا کر دوسرے کام میں لگ جاتی ہیں جب دونوں سے فراغت ہو جائے تب لوٹتی ہیں اس میں بھیجنے والے کو سخت تکلیف اور الجھن ہوتی ہے کیونکہ اس نے تو ایک کام کا حساب لگا رکھا ہے کہ یہ اتنی دیر کا ہے جب اتنی دیر گزر جاتی ہے پھر اس کو پریشانی شروع ہوتی ہے اور یہ عقلمندیں یہ کہتی ہیں کہ آئے تو ہیں ہی لاؤ دوسرا کام بھی لگے ہاتھ کرتے چلیں ایسا مت کرو اول پہلا کام کر کے اس کی فرمائش پوری کر دو پھر اپنے طور پر اطمینان سے دوسرا کام کو لو۔ (13) ایک عیب سستی کا ہے کہ ایک وقت کے کام کو دوسرے وقت پر اٹھا رکھتی ہیں اس سے اکثر حرج اور نقصان ہو جاتا ہے۔ (14) ایک عیب یہ ہے کہ مزاج میں اختصار نہیں اور ضرورت اور موقع کو نہیں دیکھتیں کہ یہ جلدی کا وقت ہے مختصر طور پر اس کام کو نبٹا لو ہر وقت ان کو اطمینان اور تکلف ہی سوجھتا ہے۔ اس تکلف میں بعضی دفعہ اصل کام بگڑ جاتا ہے۔ اور موقع نکل جاتا ہے۔ (15) ایک عیب یہ ہے کہ کوئی چیز کھو جائے تو بے تحقیق کسی پر تہمت لگا دیتی ہیں یعنی جس نے کبھی کوئی چیز چرائی تھی بیدھڑک کہدیا کہ بس جی اس کا کام ہے حالانکہ یہ کیا ضرور ہے کہ سارے عیب ایک ہی آدمی نے کئے ہوں اس طرح اور بری باتوں میں ذرا سے شبہ سے ایسا پکا یقین کر کے اچھا خاصا گھڑ مڑھ دیتی ہیں۔ (16) ایک عیب یہ ہے کہ پان تمباکو کا خرچ اس قدر بڑھا لیا ہے کہ غریب آدمی تو سہار ہی نہیں سکتا اور امیروں کے یہاں اتنے خرچ میں چار پانچ غریبوں کا بھلا ہو سکتا ہے اس کو گھٹانا چاہیئے خرابی یہ ہے کہ بغیر ضرورت بھی کھانا شروع کر دیتی ہیں پھر وہ علت لگ جاتی ہے۔ (17) ایک عیب یہ ہے کہ ان کے سامنے دو آدمی کسی معاملہ میں بات کرتے ہوں اور ان سے نہ کوئی پوچھے نہ گچھے مگر یہ خواہ مخواہ دخل دیتی ہیں اور صلاح بتانے لگتی ہیں جب تک تم سے کوئی صلاح نہ لے تم بالکل گونگی بہری بنی بیٹھی رہو۔ (18) ایک عیب یہ ہے کہ محفل میں سے آ کر تمام عورتوں کی صورت شکل ان کے زیور پوشاک کا ذکر اپنے

خاوند سے کرتی ہیں بھلا اگر خاوند سے کرتی ہیں بھلا اگر خاوند کا دل کسی پر آ گیا اور وہ اس کے خیال میں لگ گیا تو تم کو کتنا بڑا نقصان پہنچے گا۔(19) ایک عیب یہ ہے کہ ان کو کسی سے کوئی بات کرنا ہو تو وہ دوسرا آدمی چاہے کیسے ہی کام میں ہو یا وہ کوئی بات کر رہا ہو کبھی یہ انتظار نہ کریں گی کہ اس کا کام یا بات ختم ہولے تو ہم بات کریں بلکہ اس کی بات یا کام کے بیچ میں جا کر ٹانگ اڑا دیتی ہیں یہ بری بات ہے ذرا ٹھہر جانا چاہیئے جب وہ تمہاری طرف متوجہ ہو سکے اس وقت بات کرو۔(20) ایک عیب یہ ہے کہ ہمیشہ بات ادھوری کریں گی پیغام ادھورا پہنچائیں گی جس سے مطلب غلط سمجھا جائے گا بعضی دفعہ اس میں کام بگڑ جاتا ہے اور بعضی دفعہ دو شخصوں میں اس غلطی سے رنج ہو جاتا ہے۔(21) ایک عیب یہ ہے کہ ان سے بات کی جائے تو پورے طور سے متوجہ ہو کر اس کو نہیں سنتیں اسی میں اور کام بھی کر لیا کسی اور سے بھی بات کر لی نہ تو بات کرنے والے کا بات کر کے جی بھلا ہوتا ہے۔اور نہ اس کام کے ہونے کا پورا بھروسہ ہوتا ہے کیونکہ جب پوری بات سنی نہیں تو اس کو کریں گی کس طرح۔(22) ایک عیب یہ ہے کہ کہیں سے تھوڑی چیز ان کے حصہ کی آئے یا اونی درجہ کی چیز آئے تو اس کو ناک ماریں گی طعنہ دیں گی کہ گھر گئی ایسی چیز بھیجنے کی کیا ضرورت تھی بھیجتے ہوئے شرم نہ آئی یہ بری بات ہے اس کی اتنی ہی ہمت تھی تمہارا تو اس نے کچھ نہیں بگاڑا اور خاوند کے ساتھ بھی ان کی یہی عادت ہے کہ خوش ہو کر چیز کم لیتی ہیں اس کو رد کر کے عیب نکال کرتب قبول کرتی ہیں۔(23) ایک عیب یہ ہے کہ ان کو کوئی کام کہو اس میں جھک جھک کرلیں گی پھر اس کام کو کریں گی بھلا جب وہ کام کرنا ہے پھر اس واہیات سے کیا فائدہ نکلا ناحق دوسرے کا بھی جی برا کیا۔(24) ایک عیب یہ ہے کہ کپڑا پہنے پہنے سی لیتی ہیں بعضی دفعہ سوئی چبھ جاتی ہے بغیر ضروت تکلیف میں کیوں پڑے۔(25) ایک عیب یہ ہے کہ آنے کے وقت اور چلنے کے وقت مل کر ضرور روتی ہیں چاہے رونا نہ بھی آئے مگر اس ڈر سے روتی ہیں کہ

کوئی یوں نہ کہے کہ اس کو محبت نہیں۔ ۔(26) ایک عیب یہ ہے کہ اکثر تکیہ میں یا ویسے ہی سوئی رکھ کر اٹھ جاتی ہیں اور کوئی بے خبری میں آ بیٹھتا ہے اس کے چبھ جاتی ہے۔(27) ایک عیب یہ ہے کہ بچوں کو گرمی سردی سے نہیں بچاتیں اس سے اکثر بچے بیمار ہو جاتے ہیں۔ پھر تعویز گنڈے کراتی پھرتی ہیں۔ دوا علاج یا آئندہ کو احتیاط پھر بھی نہیں کرتیں۔(28) ایک عیب یہ ہے کہ بچوں کو بے بھوک کھانا کھلا دیتی ہیں یا مہمان کو اصرار کر کے کھلاتی ہیں پھر بے بھوک کھانے کی تکلیف ان کو بھگتنی پڑتی ہے۔

بعضی باتیں تجربے اور انتظام کی

(1) اپنے دو لڑکوں یا دو لڑکیوں کی شادی جہاں تک ہو سکے ایک دم مت کرو کیونکہ بہوؤں میں ضرور فرق ہو گا دامادوں میں ضرور فرق ہو گا۔ خود لڑکیوں کی صورت شکل میں کپڑے کی سجاوٹ میں نور صبور میں حیا شرم میں ضرور فرق ہو گا اور بھی بہت باتوں میں فرق ہو جاتا ہے اور لوگوں کی عادت ہے ذکر مذکور کرنے کی اور ہر ایک کو گھٹانے اور دوسرے کو بڑھانے کی اس سے ناحق دوسرے کا جی برا ہوتا ہے۔(2) ہر کسی پر اطمینان مت کر لیا کرو۔ کسی کے بھروسے گھر مت چھوڑ جایا کرو غرض جب تک کسی کو ہر طرح کے برتاؤ سے خوب آزما نہ لو اس کا اعتبار مت کرو خاص کر اکثر شہروں میں بہت سی عورتیں کوئی جن بنی ہوئی کعبہ کا غلاف لئے ہوئے اور کوئی تعویز گنڈے جھاڑ پھونک کرتی ہوئی کوئی فال دیکھتی ہوئی کوئی تماشہ لئے ہوئے گھروں میں گھستی پھرتی ہیں ان کو تو گھر میں ہی مت آنے دو۔ دروازے ہی سے روک دو ایسی عورتوں نے تو بہت سے گھروں کی صفائی کر دی ہے۔(3) کبھی صندوقچی یا پاندان جس میں روپیہ پیسہ گہنا زیور رکھا کرتی ہو کھلا چھوڑ مت اٹھو۔ قفل لگا کر یا اپنے ساتھ لیکر اٹھو۔(4) جہاں تک ہو سکے سودا قرض مت منگاؤ جو بہت لاچاری میں منگانا ہی پڑے تو دام پوچھ کر تاریخ کے ساتھ لکھ لو جب دام ہوں فوراً دیدو۔(5) دھوبن کے کپڑے

پسنہاری کا اناج اور پسائی ان سب کا حساب لکھتی رہو۔ زبانی یاد کا بھروسہ مت کرو۔(6) جہاں تک ہو سکے گھر کا خرچ بہت کفایت انتظام سے اٹھاؤ بلکہ جتنا خرچ تم کو ملے اس میں سے کچھ بچالیا کرو۔(7) جو عورتیں باہر سے گھر میں آیا کرتی ہیں ان کے سامنے کوئی ایسی بات مت کیا کرو جس کا تم کو دوسری جگہ معلوم کرانا منظور نہیں۔ کیونکہ ایسی عورتیں گھروں کی باتیں دس گھر جا کر کہا کرتی ہیں۔(8) آٹا چاول اٹکل سے مت پکاؤ اپنے خرچ کا اندازہ کر کے دونوں وقت سب چیزیں تول ناپ کر خرچ کرو۔ اگر کوئی تم کو طعنہ دے کچھ پرواہ مت کرو۔(9) جو لڑکیاں باہر نکلتی ہیں ان کو زیور بالکل مت پہناؤ اس میں جان و مال دونوں کا اندیشہ ہے۔(10) اگر کوئی مرد دروازے پر آ کر تمہارے شوہر یا باپ بھائی سے اپنی ملاقات یا دوستی یا کسی قسم کی رشتہ داری کا تعلق ظاہر کرے ہرگز اس کو گھر میں مت بلاؤ یعنی پردہ کر کے بھی اس کو مت بلاؤ اور نہ کوئی قیمتی چیز اس کے قبضہ میں دو۔ غیر آدمی کی طرح کھانا وغیرہ بھیج دو زیادہ محبت و اخلاص مت کرو جب تک تمہارے گھر کا کوئی مرد اس کو پہچان نہ لے اسی طرح ایسے شخص کی بھیجی ہوئی چیز ہرگز مت برتو اگر وہ برا مانے کچھ غم نہ کرو۔ (11) اسی طرح اگر کوئی انجان عورت ڈولی وغیرہ کیساتھ کہیں سے آ کر کہے کہ مجھ کو فلانے گھر سے آپ کے لانے کو بھیجا ہے ہرگز اس کے کہنے سے ڈولی میں مت سوار ہو۔ غرض انجان آدمیوں کے کہنے سے کوئی کام مت کرو۔ نہ اس کو اپنے گھر کی کوئی چیز دو چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہو۔ چاہے وہ اپنے نام سے لے یا دوسرے کے نام سے مانگے۔(12) گھر کے اندر ایسا کوئی درخت مت رہنے دو جس کے پھل سے چوٹ لگنے کا اندیشہ ہو جیسے کیتھ کا درخت۔(13) کپڑا سردی میں ذرا زیادہ پہنو اکثر عورتیں بہت کم کپڑا پہنتی ہیں کہیں زکام ہو جاتا ہے کہیں بخار آ جاتا ہے۔(14) بچوں کو ماں باپ بلکہ دادا کا بھی نام یاد کرا دو اور کبھی کبھی پوچھتی رہا کرو تا کہ اس کو یاد رہے اس میں یہ فائدہ ہے کہ اگر خدانخواستہ بچہ کھو جائے اور کوئی

اس سے پوچھے کہ تو کس کا ہے تیرے ماں باپ کون ہیں تو اگر بچہ کو نام یاد ہوں گے تو بتلا تو دے گا پھر کوئی نہ کوئی تمہارے پاس اس کو پہنچا دیگا اور اگر یاد نہ ہوا تو پوچھنے پر اتنا ہی کہے گا کہ میں اماں کا ہوں ابا کا یہ خبر نہیں کون اماں کون ابا۔ (15) ایک جگہ ایک عورت اپنا بچہ چھوڑ کر کہیں کام کو چلی گئی پیچھے ایک بلی نے آ کر اس قدر نوچا کر اسی میں جان گئی۔ اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک تو یہ کہ بچے کو کبھی تنہا نہ چھوڑنا چاہئے دوسرے یہ کہ بلی کتے جانور کا کچھ اعتبار نہیں بعضی عورتیں بیوقوفی کرتی ہیں کہ بلیوں کو ساتھ سلاتی ہیں بھلا اس کا کیا اعتبار' اگر رات کو کہیں دھوکہ میں پنجہ' دانت مار دے یا نرخرہ پکڑ لے تو کیا کرلو۔ (16) دوا ہمیشہ پہلے حکیم کو دکھلا لو اور اس کو خوب صاف کرلو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اناڑی پنساری دوا کو کچھ کی کچھ دے دیتا ہے' بعضی دفعہ اس میں ایسی کوئی چیز ملی ہوتی ہے کہ اس کی تاثیر اچھی نہیں ہوتی اور جو دوا کسی بوتل یا ڈبیہ یا پڑیہ میں بچ جائے اس کے اوپر کاغذ کی چٹ لگا کر اس دوا کا نام لکھ دو بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کسی کو اس کی پہچان نہیں رہی اس لئے چاہے کتنی ہی لاگت کی ہوئی مگر پھینکنا پڑی اور بعضی دفعہ غلط یاد رہی اور اس کو دوسری بیماری میں غلطی سے برت لیا اور اس نے نقصان کیا۔ (17) لحاظ کی جگہ سے قرض مت لو اور زیادہ قرض بھی مت دو اتنا دو کہ اگر وصول نہ ہو تو تم کو بھاری نہ معلوم ہو۔ (18) جو کوئی بڑا یا نیا کام کرو اول کسی سمجھدار دیندار خیر خواہ آدمی سے صلاح لے لو۔ (19) اپنا روپیہ پیسہ مال و متاع چھپا کر رکھو ہر کسی سے اس کا ذکر نہ کرو۔ (20) جب کسی کو خط لکھو تو اپنا پتہ پورا اور صاف لکھو اور اگر اسی جگہ خط لکھو تو یوں نہ سمجھو کہ پہلے خط میں تو پتہ لکھ دیا تھا اب کیا ضرورت ہے کیونکہ پہلا خط خدا جانے ہے یا نہیں۔ اگر نہ ہوا تو دوسرے آدمی کو کیسی وقت پڑے گی شاید اس کو زبانی بھی یاد نہ رہا ہو یا ان پڑھ ہونے کی وجہ سے لکھنے والے کو نہ بتلا سکے۔ (21) اگر ریل کا سفر کرنا پڑے تو اپنا ٹکٹ بڑی حفاظت سے رکھو یا اپنے مردوں کے پاس رکھو اور گاڑی می غافل ہوکر زیادہ

مت سوؤ نہ کسی عورت مسافر سے اپنے دل کے بھید کہو نہ اپنے اسباب اور زیور کا اس سے ذکر کرو اور کسی کی دی ہوئی چیز پان پتہ مٹھائی کھانا وغیرہ کچھ مت کھاؤ اور زیور پہن کر ریل میں مت بیٹھو بلکہ اتار کر صندوقچہ وغیرہ میں رکھ لو جب منزل پر پہنچ کر گھر جاؤ اس وقت جو چاہو پہن لو۔ (22) سفر میں کچھ خرچ ضرور پاس رکھو۔ (23) باؤ لے آدمی کو مت چھیڑو نہ اس سے بات کرو جب اس کو ہوش نہیں خدا جانے کیا کہہ بیٹھے یا کیا کر گزرے پھر ناحق تم کو شرمندگی اور رنج ہو۔ (24) اندھیرے میں ننگا پاؤں کہیں مت رکھو اندھیرے میں کہیں ہاتھ مت ڈالو پہلے چراغ کی روشنی لے لو پھر ہاتھ ڈالو۔ (25) اپنا بھید ہر کسی سے مت کہو بعضے آدمی اوچھوں سے بھید کہہ کر پھر منع کر دیتے ہیں کہ کسی سے کہنا مت۔ اس سے ایسے آدمی اور بھی کہا کرتے ہیں۔ (26) ضروری دوائیں ہمیشہ اپنے گھر میں رکھو۔ (27) ہر کام کا پہلے انجام سوچ لیا کرو اس وقت شروع کرو۔ (28) چینی اور شیشے کے برتن اور سامان بھی بلا ضرورت زیادہ مت خریدو کہ اس میں بڑا روپیہ برباد جاتا ہے۔ (29) اگر عورتیں ریل میں بیٹھیں اور اپنے ساتھ کے مرد دوسری جگہ بیٹھے ہوں تو جس اسٹیشن پر اترنا ہو ریل پہنچنے کے وقت اس اسٹیشن کا نام سن کر یا تختے پر لکھا ہوا دیکھ کر اترنا نہ چاہیے بعض شہروں میں دو تین اسٹیشن ہوتے ہیں شاید ان کے ساتھ کا مرد دوسرے اسٹیشن پر اترے اور یہ یہاں اتر پڑیں تو دونوں پریشان ہوں گے یا مرد کی آنکھ لگ گئی اور وہ یہاں نہ اترا اور یہ اتریں تب بھی مصیبت ہوگی بلکہ جب اپنے گھر کا مرد آ جائے تب اتریں۔ (30) سفر میں لکھی پڑھی عورتیں یہ چیزیں بھی ساتھ رکھیں ایک کتاب مسئلوں کی پنسل کاغذ تھوڑے سے کارڈ وضو کا برتن۔ (31) سفر میں جانیوالوں سے حتی الامکان کوئی فرمائش مت کرو کہ فلاں جگہ سے یہ خرید لانا۔ ہماری فلاں یہ فلاں جگہ رکھی ہے تم اپنے ساتھ لیتے آنا یہ اسباب لیتے جاؤ فلاں کو پہنچا دینا یہ خط فلانے کو دیدینا۔ ان فرمائشوں سے اکثر دوسرے آدمی کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر دوسرا بے فکر

ہوتو اس کے بھروسے رہنے سے تمہارا نقصان ہوگا خط تو دس پیسے میں جہاں چاہو بھیج دو۔ اور چیز ریل میں منگا سکتی اور بھیج سکتی ہو یا وہ چیز اگر یہاں مل سکتی ہو مہنگی لے سکتی ہو اپنی تھوڑی سی بچت کے واسطے دوسروں کو پریشان کرنا بہتر نہیں بعض کام ہوتا تو ہے ذرا سا مگر اس کے بندوبست میں بہت الجھن ہوتی ہے۔ اور اگر بہت ہی ناچاری آپڑے تو چیز کے منگانے میں پہلے دام بھی دیدو۔ اگر ریل میں آئے جائے تو کچھ زیادہ دام دیدو کہ شاید اس کے پاس خود اپنا اسباب بھی ہو اور سب مل کر تو لنے کے قابل ہو جائے۔ (32) ریل میں یا ویسے کہیں سفر میں انجان آدمی کے ہاتھ کی دی ہوئی چیز کبھی نہ کھاوے بعضے شریر آدمی کچھ زہر یا نشہ کھلا کر مال اسباب لے بھاگتے ہیں۔ (33) ریل کی جلدی میں اس کا خیال رکھو کہ جس درجہ کا ٹکٹ تمہارے پاس ہے اس سے بڑے کرایہ کے درجہ میں مت بیٹھ جاؤ۔ (34) سینے میں اگر کپڑے میں سوئی اٹک جائے تو اس کو دانت سے پکڑ کر مت کھینچو بعضی دفعہ ٹوٹ کر یا پھسل کر تالو میں یا زبان میں گھس جاتی ہے۔ (35) ایک نہرانی ناخن تراشنے کو ضرور اپنے پاس رکھو اگر وقت بے وقت نائن کو دیر ہوگی تو اپنے ہاتھ سے ناخن تراشنے کا آرام ملے گا۔ (36) بنی ہوئی دوا کبھی استعمال مت کرو جب تک اس کا پورا نسخہ کسی تجربہ کار سمجھدار حکیم کو دکھلا کر اجازت نہ لے لو خاص کر آنکھ میں تو کبھی ایسی ویسی دوا ہرگز نہ ڈالنا چاہیئے۔ (37) جس کام کا پورا بھروسہ نہ ہو اس میں دوسرے کو کبھی بھروسہ نہ دے ورنہ تکلیف اور رنج ہوگا۔ (38) کسی کی مصلحت میں دخل اور صلاح نہ دے البتہ جس پر پورا اختیار ہو یا جو خود پوچھے وہاں کچھ ڈر نہیں۔ (39) کسی کو ٹھہرانے پر یا کھانا کھلانے پر زیادہ اصرار نہ کرے بعض دفعہ اس میں دوسرے کو الجھن اور تکلیف ہوتی ہے ایسی محبت سے کیا فائدہ جس کا انجام نفرت اور الزام ہو۔ (40) اتنا بوجھ مت اٹھاؤ جو مشکل سے اٹھے ہم نے بہت آدمی دیکھے ہیں کہ لڑکپن میں بوجھ اٹھالیا اور ایسا کوئی بگاڑ پڑ گیا جس سے ساری عمر کی تکلیف

کھڑی ہوگئی۔ خاص کر لڑکیاں اور عورتیں بہت احتیاط رکھیں ان کے بدن کے جوڑا
اور رگ پٹھے اور بھی کمزور اور نرم ہوتے ہیں۔(41)سوا یا سوئی یا ایسی کوئی چیز چھوڑ
کر مت اٹھو شاید کوئی بھولے سے اس پر آ بیٹھے اور وہ اس کو چبھ جائے۔(42)
آدمی کے اوپر سے کوئی چیز وزن کی یا خطرہ کی مت دو اور کھانا پانی بھی کسی کے اوپر
سے مت دو شاید ہاتھ سے چھوٹ جائے۔(43) کسی بچہ یا شاگرد کو سزا دینا ہو تو
موٹی لکڑی یا لات گھونسہ سے مت مارو اللہ بچائے اگر کہیں نازک جگہ پر چوٹ لگ
جائے تو لینے کے دینے پڑ جائیں اور چہرے اور سر پر بھی مت مارو۔(44) اگر کہیں
مہمان جاؤ اور کھانا کھا چکی ہو تو جاتے ہی گھر والوں سے اطلاع کر دو کیونکہ وہ لحاظ
کے مارے خود پوچھیں گے نہیں چپکے چپکے سب فکر کریں گے خواہ وقت ہو یا نہ ہو۔
انہوں نے تکلیف جھیل کر کھانا پکایا جب سامنے آیا تو تم نے کہہ دیا کہ ہم نے تو کھالیا
اس وقت ان کو کتنا افسوس ہوگا تو پہلے ہی سے کیوں نہ کہہ دو اسی طرح اگر کوئی دوسرا
تمہاری دعوت کرے یا تم کو ٹھیرائے تو گھر والے سے اجازت لو اور اگر ایسی ہی
مصلحت ہو جس سے تم کو خود منظور کرنا پڑے تو گھر والے سے ایسے وقت اطلاع کرو
کہ وہ کھانا پکانے کا سامان نہ کرے۔(45) جو جگہ لحاظ اور تکلف کی ہو وہاں خرید و
فروخت کا معاملہ مناسب نہیں کیونکہ ایسی جگہ نہ بات صاف ہو سکتی ہے نہ تقاضا ہو سکتا
ہے ایک دل میں کچھ سمجھتا ہے دوسرا کچھ سمجھتا ہے۔ انجام اچھا نہیں۔(46) چاقو
وغیرہ سے دانت مت کریدو۔(47) پڑھنے والے کو کوئی چیز دماغ کی طاقت کی
ہمیشہ کھلاتی رہو۔(48) جہاں تک ممکن ہو رات کو تنہا مکان میں مت رہو خدا جانے
کیا اتفاق ہو اور ناچاری کی اور بات ہے بعضے آدمی یوں ہی مر کر رہ گئے اور کئی کئی روز
کے بعد لوگوں کو خبر ہوئی۔(49) چھوٹے بچوں کو کنویں پر مت چڑھنے دو بلکہ اگر گھر
میں کنواں ہو تو اس پر تختہ ڈلوا کر ہر وقت قفل لگائے رکھو اور ان کو لوٹا دے کر پانی
لانے کے واسطے کبھی مت بھیجو شاید وہاں جا کر خود ہی کنویں سے ڈول کھینچنے لگیں۔

(50) پتھر، سل، اینٹ، بہت دنوں تک جو ایک جگہ رکھی رہتی ہے اکثر اس کے نیچے بچھو وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں اس کو دفعتہً مت اٹھالو خوب دیکھ بھال کر اٹھاؤ۔ (51) جب بچھونے پر لیٹنے لگو تو اس کو کسی کپڑے سے پھر جھاڑ لو شاید کوئی جانور اس پر چڑھ گیا ہو۔ (52) ریشمی اور اونی کپڑوں کی تہوں میں نیم کی پتی اور کافور رکھ دیا کرو کہ اس سے کیڑا نہیں لگتا۔ (53) اگر گھر میں کچھ روپیہ پیسہ دبا کر رکھو تو ایک دو آدمی گھر کے جن کا غم کو پورا اعتبار ہو ان کو بھی بتلا دو ایک جگہ عورت پانچ سو روپے میاں کی کمائی کے دبا کر مر گئی جگہ ٹھیک ٹھیک کسی کو معلوم نہیں تھی سارا گھر کھود ڈالا کہیں پتہ نہ لگا میاں غریب آدمی تھا خیال کرو کیسا صدمہ ہوگا۔ (54) بعضے آدمی تالا لگا کر کنجی بھی ادھر ادھر پاس ہی کو رکھ دیتے ہیں یہ بڑی غلطی کی بات ہے۔ (55) مٹی کا تیل بہت نقصان کرتا ہے اس کو نہ جلائیں اور چراغ میں بتی اپنے ہاتھ سے بنا کر ڈالیں جو نہ بہت باریک ہو نہ بہت موٹی۔ بعضی مامائیں بے تمیز بہت موٹی بتی ڈال دیتی ہیں مفت میں دوگنا تگنا تیل برباد ہو جاتا ہے اور چراغ میں بتی اکسانے کے لئے پابندی کے ساتھ ایک لکڑی یا لوہے پیتل کا تار ضرور رکھیں ورنہ انگلی خراب کرنی پڑتی ہے اور چراغ گل کرنے کے وقت احتیاط رکھیں اس پر ایسا ہاتھ نہ ماریں کہ چراغ ہی آپڑے بلکہ اس کے لئے پنکھا یا کپڑا مناسب ہے اور مجبوری کو منہ سے بجھا دیں۔ (56) رات کے وقت اگر روپے وغیرہ گننا ہو بہت آہستہ سے گنو کہ آواز نہ ہو اس کے ہزاروں دشمن ہیں۔ (57) جلتا چراغ تنہا مکان میں چھوڑ کر مت جاؤ اسی طرح دیا سلائی سلگتی ہوئی ویسی ہی کہیں مت پھینک دو اس کو یا تو بجھا کر پھینکو یا پھینک کر جوتی وغیرہ سے مل ڈالو تا کہ اس میں چنگاری نہ رہے۔ (58) بچوں کو دیا سلائی سے یا آگ سے یا آتشبازی سے ہرگز کھیلنے مت دو ہمارے پڑوس میں ایک لڑکا دیا سلائی کھینچ رہا تھا کرتے میں آگ لگ گئی تمام سینہ جل گیا ایک جگہ آتش بازی سے ایک لڑکے کا ہاتھ اڑ گیا۔ (59) پاخانہ وغیرہ میں چراغ لے جاؤ تو بہت احتیاط رکھو

کہ کہیں کپڑوں میں نہ لگ جائے بہت آدمی اسی طرح جل چکے ہیں خاص کر مٹی کا تیل تو اور بھی غضب ہے۔

بچوں کی احتیاط کا بیان

(1) ہر روز بچے کا ہاتھ' منہ' گلا' کان' چڈھے (یعنی جنگاسے) وغیرہ گیلے کپڑے سے خوب صاف کر دیا کریں میل جمنے سے گوشت گل کر زخم پڑ جاتے ہیں۔ (2) جب پیشاب یا پاخانہ کرے فوراً پانی سے طہارت کر دیا کریں خالی چیتھڑے سے پوچھنے پر بس نہ کیا کریں اس سے بچے کے بدن میں خارش اور سوزش پیدا ہو جاتی ہے اگر موسم سرد ہو تو پانی نیم گرم کرلیں۔ (3) بچے کو الگ سلا دیں اور حفاظت کے واسطے دونوں طرف کی پٹیوں سے دو چارپائیاں ملا کر بچھائیں یا اس کی دونوں کروٹ پر تکیے رکھ دیں تاکہ گر نہ پڑے۔ پاس سلانے میں ڈر ہے کہ شاید سوتے میں کہیں کروٹ کے تلے دب جائے ہاتھ پاؤں نازک تو ہوتے ہی ہیں اگر صدمہ پہنچ جائے تعجب نہیں ایک جگہ اسی طرح ایک بچہ رات کو دب گیا صبح کو مرا ہوا ملا۔ (4) جھولے کی زیادہ عادت بچے کو نہ ڈالیں کیونکہ جھولا ہر جگہ نہیں ملتا اور بہت گود میں بھی نہ رکھیں اس سے بچہ کمزور ہو جاتا ہے۔ (5) چھوٹے بچے کو عادت ڈالیں کہ سب کے پاس آجایا کرے ایک آدمی کے پاس زیادہ ہل جانے سے اگر وہ آدمی مر جائے یا نوکری سے چھڑا دیا جائے تو بچہ کی مصیبت ہو جاتی ہے۔ (6) اگر بچہ کو انا کا دودھ پلانا ہو تو ایسی انا تجویز کرنا چاہیے جس کا دودھ اچھا ہو اور جوان ہو اور دودھ اس کا تازہ ہو یعنی اس کا بچہ چھ سات مہینے سے زیادہ کا نہ ہو اور وہ خصلت کی اچھی ہو اور دیندار ہو۔ احمق بے شرم بدچلن' کنجوس' لالچی نہ ہو۔ (7) جب بچہ کھانا کھانے لگے انا اور کھلائی پر بچے کا کھانا نہ چھوڑیں بلکہ خود اپنے یا اپنے کسی سلیقہ دار معتبر آدمی کے سامنے کھانا کھلایا کریں تاکہ بے اندازہ کھا کر بیمار نہ ہو جائے اور بیماری میں دوا بھی اپنے سامنے بنوائیں اپنے سامنے پلائیں۔ (8) جب کچھ سمجھدار ہو جائے تو

اس کو اپنے ہاتھ سے کھانے کی عادت ڈالیں اور کھانے سے پہلے ہاتھ دھلوا دیا کریں اس داہنے ہاتھ سے کھانا سکھلائیں اس کو کم کھانے کی عادت ڈالیں تا کہ بیماری اور حرص سے بچا رہے ۔(9) ماں باپ خود بھی خیال رکھیں اور جو مرد یا عورت بچے پر مقرر ہو وہ بھی خیال رکھے کہ بچہ ہر وقت صاف ستھرا رہے جب ہاتھ منہ میلا ہو جائے فوراً دھلا دے ۔(10) اگر ممکن ہو تو ہر وقت کوئی بچے کیساتھ رہے کھیل کود کے وقت اس کا دھیان رکھے بہت دوڑنے کودنے نہ دے ۔ بلند مکان پر لے جا کر نہ کھلائے ۔ بھلے مانسوں کے بچوں کیساتھ کھلائے کمینوں کے بچوں کیساتھ نہ کھیلنے دے زیادہ بچوں میں نہ کھیلنے دے ۔ گلیوں سڑکوں میں نہ کھلنے دے بازار وغیرہ میں اس کو لئے نہ پھرے ۔ اس کی ہر بات کو دیکھ کر ہر موقع کے مناسب اس کو آداب قاعدے سکھلائے بیجا باتوں سے اس کو روکے ۔(11) کھلائی کو تاکید کر دیں کہ اس کو غیر جگہ کچھ نہ کھلائے اگر کوئی اس کو کھانے پینے کی چیز دے وگھر لا کر ماں باپ کے روبرو رکھدے آپ ہی آپ نہ کھلائے ۔(12) بچہ کو عادت ڈالیں کہ بجز اپنے بزرگوں کے اور کسی سے کوئی چیز نہ مانگے اور نہ بغیر اجازت کے کسی کی دی ہوئی چیز لے ۔(13) بچہ کو بہت لاڈ پیار نہ کرے ورنہ ابتر ہو جائے گا ۔(14) بچہ کو بہت تنگ کپڑے نہ پہنائیں اور بہت گوٹا کناری بھی نہ لگائیں ۔ البتہ عید بقر عید میں مضائقہ نہیں ۔(15) بچہ کو منجن مسواک کی عادت ڈالیں ۔(16) اس کتاب کے ساتویں حصہ میں جو آداب اور قاعدے کھانے پینے کے بولنے چالنے کے ملنے جلنے کے اٹھنے بیٹھنے کے لکھے گئے ہیں ان سب کی عادت بچے کو ڈالیں اس بھروسہ میں نہ رہیں کہ بڑا ہو کر آپ سیکھ جائے گا ۔ یا اس کو اس وقت پڑھائیں گے یاد رکھو آپ سے کوئی نہیں سیکھا کرتا اور پڑھنے سے جان تو جاتا ہے مگر عادت نہیں پڑتی اور جب تک نیک باتوں کی عادت نہ وہ کتنا ہی کوئی لکھا ہو ہمیشہ اس سے بے تمیزی نالائقی اور دل دکھانے کی باتیں ظاہر ہوتی ہیں اور کچھ حصے کے صفہ 23 اور نویں حصے کے

16 پر بچوں کے متعلق لکھا گیا ہے وہاں دیکھ کر ان باتوں کا بھی خیال رکھے۔
(17) پڑھنے میں بچے پر بہت محنت نہ ڈالے شروع میں ایک گھنٹہ پڑھنے کا مقرر کر لے پھر دو گھنٹے اسی طرح کی طاقت اور سہار کے موافق اس سے محنت لیتا رہے ایسا نہ کرے کہ سارا دن پڑھتا رہے ایک تو تھکن کیوجہ سے بچہ جی چرانے لگے گا پھر زیادہ محنت سے دل اور دماغ خراب ہو کر ذہن اور حافظہ میں فتور آجائے گا اور بیماروں کی طرح سست رہنے لگے گا پھر پڑھنے میں جی نہ لگائے گا۔(18) سوائے معمولی چھٹیوں کے بغیر سخت ضرورت کے بار بار چھٹی نہ دلواویں کہ اس سے طبیعت اچاٹ ہو جاتی ہے۔(19) جہاں تک میسر ہو جو علم جو فن سکھلائیں ایسے آدمی سے سکھلائیں جو اس میں پورا عالم اور کامل ہو بعضے آدمی سستا معلم رکھ کر اس سے تعلیم دلواتے ہیں شروع ہی سے طریقہ بگڑ جاتا ہے پھر درستی مشکل ہو جاتی ہے۔(20) آسان سبق ہمیشہ تیسرے پہرے کے وقت مقرر کریں اور مشکل سبق صبح کو کیونکہ اخیر وقت میں طبیعت تھکی ہوئی ہوتی ہے مشکل سبق سے گھبرائے گی۔(21) بچوں کو خصوصاً لڑکی کو پکانا اور سینا ضرور سکھاؤ۔(22) شادی میں دولہا دلہن کی عمر میں زیادہ فرق ہونا بہت سی خرابیوں کا باعث ہے۔(23) اور بہت کم عمری میں شادی نہ کریں اس میں بھی بڑے نقصان ہیں۔(24) لڑکوں کو تعلیم کرو کہ سب کے سامنے خاص کر لڑکیوں یا عورتوں کے سامنے ڈھیلے سے استنجا نہ سکھلایا کریں۔

بعضی باتیں نیکیوں کی اور نصیحتوں کی

(1) پرانی باتوں کا کسی کو طعنہ دینا بری بات ہے۔عورتوں کی ایسی بری عادت ہے کہ جن رنجوں کی صفائی اور معافی ہو چکی ہے جب کوئی نئی بات ہو گی پھر ان رنجوں کے ذکر کو لے بیٹھیں گی یہ گناہ بھی ہے اور اس سے دلوں میں دوبارہ رنج و غبار بھی بڑھ جاتا ہے۔(2) اپنی سسرال کی شکایت ہرگز میکے میں جا کر مت کرو بعضی شکایت گناہ بھی ہے اور یہ بے صبری کی بات بھی ہے اور اکثر اس سے دونوں طرف

رنج بھی بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح سسرال میں جا کر میکے کی تعریف یا وہاں کی برائی مت کرو اس میں بھی بعض دفعہ فخر و تکبر کا گناہ ہو جاتا ہے اور سسرال والے سمجھتے ہیں کہ ہم کو بہو بے قدر سمجھتی ہے اس سے وہ بھی اس کی بے قدر کرنے لگتے ہیں۔ (3) زیادہ بکواس کی عادت مت ڈالو ورنہ بہت سی باتوں میں کوئی نہ کوئی بات نامناسب ضرور نکل جاتی ہے جس کا انجام دنیا میں رنج اور عقبیٰ میں گناہ ہوتا ہے۔ (4) جہاں تک ہو سکے اپنا کام کسی سے مت لو خود اپنے ہاتھ سے کر لیا کرو بلکہ دوسروں کا کام بھی خود کر دیا کرو اس سے تم کو ثواب بھی ہوگا اور اس سے ہر دلعزیز ہو جاؤ گی۔ (5) ایسی عورتوں کو کبھی منہ مت لگاؤ اور نہ کان دے کر ان کی بات سنو جو ادھر ادھر کی باتیں گھر میں آ کر سنائیں ایسی باتیں سننے سے گناہ بھی ہوتا ہے اور کبھی فساد بھی ہو جاتا ہے۔ (6) اگر اپنی ساس' نند دیورانی جٹھانی یا دور و نزدیک کے رشتہ دار کی کوئی شکایت سنو تو اس کو دل میں مت رکھو بہتر تو یہ ہے کہ اسے جھوٹ سمجھ کر دل سے نکال ڈالو' اگر اتنی ہمت نہ ہو تو جس نے تم سے کہا ہے اس کا سامنا کرا کر منہ در منہ اس کو صاف کر لو اس سے فساد نہیں بڑھتا۔ (7) نوکروں پر ہر وقت سختی اور تنگی مت کیا کرو اور اپنے بچوں کی دیکھ بھال رکھو تا کہ وہ نوکروں کو یا ان کے بچوں کو نہ ستانے پائیں کیونکہ یہ لوگ لحاظ کے مارے زبان سے تو کچھ نہ کہیں گے لیکن دل میں ضرور کوسیں گے' پھر اگر نہ بھی کوسا جب بھی ظلم کا وبال اور گناہ تو ضرور ہوگا۔ (8) اپنا وقت فضول باتوں میں مت کھویا کرو اور بہت سا وقت اس کام کے لئے بھی رکھو کہ اس میں لڑکیوں کو قرآن اور دین کی کتابیں پڑھایا کرو' اگر زیادہ ہو تو قرآن کے بعد یہ کتاب بہشتی زیور شروع سے ختم تک تو ضرور پڑھا دیا کرو' لڑکیاں چاہے اپنی ہوں یا پرائی ہوں ان سب کے لئے اس کا بھی خیال رکھو کہ ان کو ضروری ہنر بھی آ جائیں لیکن قرآن کے ختم ہونے تک ان سے دوسرا کام مت لو اور جب قرآن پڑھ چکیں اور صاف بھی کر لیں پھر صبح کے وقت پڑھاؤ پھر جب چھٹی لے کر کھانا کھا چکیں ان

سے لکھواؤ پھر دن رہے سے ان کو کھانا پکانے کا اور سینے پرونے کا کام سکھاؤ۔(9) جو لڑکیاں تم سے پڑھنے آئیں ان سے گھر کے کام مت لو نہ ان سے اپنے بچوں کی ٹہل کراؤ بلکہ ان کو بھی اپنی اولاد کی طرح رکھو۔(10) نام کے واسطے کبھی کوئی فکر کوئی بوجھ اپنے اوپر مت ڈالو گناہ کا گناہ مصیبت کی مصیبت۔(11) کہیں آنے جانے کے وقت اس کی پابند مت بنو کہ خواہ مخواہ جوڑا ضرور ہی بدلا جائے' زیور بھی سارا لادا جائے کیونکہ اس میں یہی نیت ہوتی ہے کہ دیکھنے والے ہم کو بڑا سمجھیں سو ایسی نیت خود گناہ ہے اور چلنے میں اس کے سبب دیر بھی ہوتی ہے جس سے طرح طرح کے حرج ہو جاتے ہیں۔ مزاج میں عاجزی اور سادگی رکھو کبھی جو کپڑے پہنے بیٹھی ہو یہی پہن کر چلی جایا کرو' کبھی اگر کپڑے زیادہ میلے ہوئے یا ایسا ہی کوئی موقع ہو مختصر طور پر آسانی سے اور جتنا جلدی ہو سکا بدلا لیا بس چھٹی ہوئی۔(12) کسی سے بدلہ لینے کے وقت اس کے خاندان کے یا مرے ہوؤں کے عیب مت نکالو اس میں گناہ بھی ہو جاتا ہے اور خواہ مخواہ دوسروں کو رنج ہوتا ہے۔(13) دوسروں کی چیز جب برت چکو یا جب برتن خالی ہو جائے فوراً واپس کر دو اگر کوئی اتفاق سے اس وقت لے جانیوالا نہ ملے تو اس کو اپنے برتنے کی چیزوں میں ملا جلا کر مت رکھو' بالکل علیحدہ اٹھا کر رکھ دو تا کہ وہ چیز ضائع نہ ہو ویسے بھی بغیر اجازت کسی کی چیز برتنا گناہ ہے۔(14) اچھے کھانے پینے کی عادت مت ڈالو ہمیشہ ایک سا وقت نہیں رہتا پھر کسی وقت بہت مصیبت جھیلنی پڑتی ہے۔(15) احسان کسی کا چاہے تھوڑا ہی سا ہو اس کو کبھی مت بھولو اور اپنا احسان چاہے جتنا ہی بڑا ہو مت جتلاؤ۔(16) جس وقت کوئی کام نہ ہو سب سے اچھا شغل کتاب دیکھنا ہے اس کتاب کے ختم پر بعضی کتابوں کے نام لکھ دیئے ہیں ان کو دیکھا کرو اور جن کتابوں کا اثر اچھا نہ ہو ان کو کبھی مت دیکھو۔(17) چلا کر کبھی مت بولو باہر آواز جائے گی' کیسی شرم کی بات ہے۔ (18) اگر رات کو اٹھو اور گھر والے سوتے ہوں تو کھڑ کھڑ دھڑ دھڑ مت کرو' زور سے

مت چلو، تم تو ضرورت سے جاگیں بھلا اوروں کو کیوں جگایا جو کام کرو آہستہ کرو، آہستہ کواڑ کھولو، آہستہ پانی لو، آہستہ تھوکو، آہستہ گھڑا بند کرو۔ (19) بڑوں سے ہنسی مت کرو بے ادبی کی بات ہے اور کم حوصلہ لوگوں سے بے تکلفی نہ کرو کہ وہ بے ادب ہو جائیں گے پھر تم کو ناگوار ہو گا یا وہ لوگ کہیں دوسری جگہ گستاخی کر کے ذلیل ہوں گے۔ (20) اپنے گھر والوں کی یا اپنی اولاد کی کسی کے سامنے تعریف مت کرو۔ (21) اگر کسی محفل میں سب کھڑے ہو جائیں تو تم بھی مت بیٹھی رہو کہ اس میں تکبر پایا جاتا ہے۔ (22) گر دو شخصوں میں آپس میں رنج ہو تو تم ان دونوں کے درمیان ایسی بات مت کہو کہ اگر ان میں میل ہو جائے تو تم کو شرمندگی اٹھانی پڑے۔ (23) جب تک روپے پیسے یا نرمی سے کام نکل سکے سختی اور خطرہ میں نہ پڑو۔ (24) مہمان کے سامنے کسی پر غصہ مت کرو اس سے مہمان کا دل ویسا کھلا ہوا نہیں رہتا جیسا کہ پہلے تھا۔ (25) دشمن کے ساتھ بھی اخلاق کے ساتھ پیش آؤ اس کی دشمنی نہ بڑھے گی۔ (26) روٹی کے ٹکڑے یونہی مت پڑے رہنے دو جہاں دیکھو اٹھا لو اور صاف کر کے کھا لو اگر نہ کھا سکو کسی جانور کو دے دو اور دستر خوان جس میں ریزے ہوں اس کو ایسی جگہ مت جھاڑو جہاں کسی کا پاؤں آئے۔ (27) جب کھانا کھا چکو اس کو چھوڑ کر مت اٹھو کہ اس میں بے ادبی ہے بلکہ پہلے برتن اٹھوا دو تب خود اٹھو۔ (28) لڑکیوں پر تاکید رکھو کہ لڑکوں میں نہ کھیلا کریں کیونکہ اس میں دونوں کی عادت بگڑتی ہے اور جو غیر لڑکے گھر میں آئیں چاہے وہ چھوٹے ہی ہوں مگر اس وقت لڑکیاں وہاں سے ہٹ جایا کریں۔ (29) کسی سے ہاتھ پاؤں کی ہنسی ہرگز مت کرو اکثر تو رنج ہو جاتا ہے اور کبھی جگہ بے جگہ چوٹ بھی لگ جاتی ہے اور زبانی بھی زیادہ ہنسی مت کرو جس سے دوسرا چڑنے لگے اس میں بھی تکرار ہو جاتی ہے، خاص کر مہمان سے ہنسی کرنا اور بھی بے ہودہ بات ہے جیسے بعض آدمی براتیوں سے ہنسی کرتے ہیں۔ (30) اپنے بزرگوں کے سرہانے مت بیٹھو لیکن وہ کسی وجہ سے

خود حکم کے طور پر بیٹھنے کو کہیں تو اس وقت ادب یہی ہے کہ کہنا مان لو۔(31) اگر کسی سے کوئی چیز مانگنے کے طور پر لو تو اس کو خوب احتیاط سے رکھو اور جب وہ خالی ہو جائے فوراً اس کے پاس پہنچا دو یہ راہ مت دیکھو کہ وہ خود مانگے اول تو اس کو خبر کیا کہ اب خالی ہو گئی دوسرے شاید لحاظ کے مارے نہ مانگے اور شاید اس کو یاد نہ رہے پھر ضرورت کے وقت اس کو کیسی پریشانی ہو گی' اسی طرح کسی کا قرض ہو تو اس کا خیال رکھو کہ جب ذرا بھی گنجائش ہو فوراً جتنا ہو سکے قرض اتار دیا۔(32) اگر کبھی کسی ناچاری میں کہیں رات بے رات پیدل چلنے کا موقع ہو تو چھڑے کڑے وغیرہ پاؤں سے نکال کر ہاتھ میں لے لو راستہ میں بجاتی ہوئی مت چلو۔(33) اگر کوئی بالکل تنہا کوٹھڑی وغیرہ میں ہو اور کواڑ وغیرہ بند ہوں دفعتۃً کھول کر اندر مت چلی جاؤ خدا جانے وہ آدمی ننگا ہو کھلا ہو یا سوتا ہو اور ناحق بے آرام ہو بلکہ آہستہ آہستہ پہلے پکارو اور اندر آنے کی اجازت لو اگر وہ اجازت دے تو اندر جاؤ نہیں تو خاموش ہو جاؤ پھر دوسرے وقت سہی' البتہ اگر کوئی بہت ہی ضرورت کی بات ہو تو پکار کر جگا لو جب تک وہ بول نہ پڑے تب تک اندر پھر بھی مت جاؤ۔(34) جس آدمی کو پہچانتی نہ ہو اس کے سامنے کسی شہر یا قوم کی برائی مت کرو شاید وہ آدمی اسی شہر یا اسی قوم کا ہو پھر تم کو شرمندہ ہونا پڑے۔(35) اسی طرح جس کام کا کرنے والا تم کو معلوم نہ ہو تو یوں مت کہو کہ یہ کس بیوقوف نے کیا ہے یا ایسی ہی کوئی بات مت کہو شاید کیسی ایسے شخص نے کیا ہو جس کا تم لحاظ کرتی ہو پھر معلوم ہوئے پیچھے شرمندہ ہونا پڑے۔ (36) اگر تمہارا بچہ کسی کا قصور خطا کرے تو تم کبھی اپنے بچہ کی طرف داری مت کرو خاص کر بچے کے سامنے ایسا کرنا بچے کی عادت خراب کرنا ہے۔(37) لڑکیوں کی شادی میں زیادہ یہ بات دیکھو کہ داماد کے مزاج میں خدا کا خوف اور دینداری ہو ایسا شخص اپنی بی بی کو ہمیشہ آرام سے رکھتا ہے اگر مال و دولت بہت کچھ ہو اور دین نہ ہو تو وہ شخص اپنی بیوی کا حق ہی نہ پہچانے گا اور اس کے ساتھ وفاداری نہ کرے گا بلکہ

روپیہ پیسہ بھی نہ دیگا اگر دیا بھی تو اس سے زیادہ جلا دے گا۔ (38) بعضی عورتیں کی عادت کے پردے میں سے کسی کو بلانا ہو تو خبر کرنے کے لئے آڑ میں کھڑی ہو کر ڈھیلا پھینکتی ہیں بعضی دفعہ وہ کسی کے لگ جاتا ہے' ایسا کام نہ کرنا چاہیئے جس میں کسی کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو بلکہ اپنی جگہ بیٹھی ہوئی اینٹ وغیرہ کھٹکھٹا دینا چاہیئے۔ (39) اپنے کپڑوں پر سوئی ڈورے سے کوئی نشان پھول وغیرہ بنا دیا کرو کہ دھوبی کے گھر کپڑے بدلے نہ جائیں ورنہ کبھی غلطی سے تم دوسرے کے اور دوسرے تمہارے کپڑے برت کر خواہ مخواہ گنہگار ہوگا اور دنیا کا بھی نقصان ہے۔ (40) عرب میں دستور ہے کہ جو کسی بزرگ آدمی سے کوئی چیز تبرک کے طور پر لینا چاہتے ہیں تو وہ چیز اپنے پاس سے ان بزرگ کے پاس لاکر کہتے ہیں کہ آپ اس کو ایک دو روز استعمال کر کے ہم کو دے دیجئے اس میں ان بزرگ کو تردد نہیں کرنا پڑتا ورنہ اگر بیس آدمی کسی بزرگ سے ایک ایک کپڑا مانگیں تو ان کو گھری میں تو ایک چیتھڑا بھی نہ رہے' ہمارے ہندوستان میں بے دھڑک مانگ بیٹھتے ہیں بعضی دفعہ ان کو سوچ ہو جاتا ہے اگر ہم لوگ بھی عرب کا دستور برتیں تو بہت مناسب ہے۔ (41) اگر کوئی شخص اپنی طرف سے کوئی بات کہے تو اگر اسے خلاف مناسب جواب دینا ہو تو اپنی طرف سے جواد و کسی کے نام سے مت کہو کہ تم یوں کہتے ہو اور فلاں شخص اس کے خلاف کہتا ہے کیونکہ اگر اس دوسرے شخص کو اس نے کچھ کہہ دیا تو وہ سن کر رنجیدہ ہو گا۔ (42) محض اٹکل اور گمان سے بغیر تحقیق کئے ہوئے کسی پر الزام مت لگاؤ اس سے دل بہت دکھتا ہے۔

تھوڑا سا بیان ہاتھ کے ہنر اور پیشے کا

بعضی لاوارث غریب عورتیں جن کے کھانے کپڑے کا کوئی سہارا نہیں ایسی پریشانی اور مصیبت میں مبتلا ہیں کہ خدا کی پناہ۔ اس کا علاج دو باتوں سے ہوسکتا ہے یا تو نکاح کرلیں یا اپنے ہاتھ کے ہنر سے چار پیسے حاصل کریں مگر ہندوستان کے جاہل

نکاح کو اور ہنر کو دونوں کو برا سمجھتے ہیں اور یہ کسی کو توفیق نہیں ہوتی کہ ایسے غریبوں کے خرچ کی خبر رکھے پھر بتلاؤ ان بے چاروں کا کیونکہ گزر ہو (بیبیو!) دوسروں پر تو کچھ زور چلتا نہیں مگر اپنے دل پر اور ہاتھ پاؤں پر تو خدائے تعالےٰ نے اختیار دیا ہے دل کو سمجھاؤ اور کسی کے برا بھلا کہنے کا خیال نہ کرو' اگر کسی کی عمر نکاح کے قابل ہے تو نکاح کرلے اور اگر اس قابل نہ ہو یا یہ کہ اس کو عیب تو نہیں سمجھتی مگر ویسے ہی دل نہیں چاہتا یا بکھیڑے سے گھبراتی ہے تو اس صورت میں اپنا گزر کسی پاک ہنر کے ذریعے سے کرو اگر کوئی حقیر سمجھے یا ہنسے ہرگز پرواہ مت کرو۔ دوسرے نکاح کا بیان تو چھٹے حصے میں پہلے آ چکا ہے اور ہنر اور پیشے کا بیان اب کیا جاتا ہے۔ (بیبیو!) اگر اس میں کوئی بات بے عزتی کی ہوتی تو پیغمبر ﷺ ان کاموں کو کیوں کرتے ان سے زیادہ کس کی عزت ہے۔ حدیث میں ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرائی ہیں اور فرمایا کہ کوئی پیغمبر ایسے نہیں گزرے جنہوں نے بکریاں نہ چرائی ہوں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ سب سے اچھی کمائی اپنے ہاتھ کی ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے ہنر سے کھاتے تھے' یہ ساری باتیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں اور پیغمبروں کے بعضے ایسے کاموں کا بیان قرآن شریف میں ہے اور بعضے کام ایسی کتابوں میں لکھے ہیں جن میں پیغمبروں کا حال ہے ان سب میں سے تھوڑوں کا نام لکھا جاتا ہے۔

بعضے پیغمبروں اور بزرگوں کے ہاتھ کے ہنر کا بیان

حضرت آدم علیہ السلام نے کھیتی کی ہے اور آٹا پیسا ہے اور روٹی پکائی ہے' حضرت ادریس علیہ السلام نے لکھنے کا اور درزی کا کام کیا ہے' حضرت نوح علیہ السلام نے لکڑی تراش کر کشتی بنائی ہے جو کہ بڑھئی کا کام ہے' حضرت ہود علیہ السلام تجارت کرتے تھے' حضرت صالح علیہ السلام بھی تجارت کرتے تھے' حضرت ذوالقرنین جو بہت بڑے بادشاہ تھے اور بعضوں نے ان کو پیغمبر بھی کہا ہے وہ زنبیل بنتے تھے جیسے

کرتے سی سی کر بیچنا' روشنائی بنانا' کپڑے رنگنا' زردوزی یعنی کارچوبی کا کام سوزن کا کام بنانا' ٹوپی پر جیسے میرٹھ میں بکتی ہیں سینا اور اگر سینے کی مشین منگالی جائے تو اور بھی جلدی کام ہو اور بہت فائدہ ہے مرغی کے انڈے بچے بیچنا' رحل' چوکی' صندوق وغیرہ رنگنا' لڑکیاں پڑھانا' کپاس لے کر چرخی سے بنولے نکال کر روئی اور بنولے الگ الگ بیچنا' چرخے سے سوت کاتنا یا اس کی نواڑ یا کپڑے بنوا کر بیچنا' دھان خرید کر اور کوٹ کر چاول نکال کر بیچنا' کتابوں کی جلد باندھنا چٹنی اچار بنانا اور اس میں پھول ڈالنا بان یعنی رسی بٹنا' نواڑ بنا چورن وغیرہ کی گولیاں یا نمک سلیمانی بنا کر بیچنا' کھجور کی چٹائیاں یا پنکھے بنا کر بیچنا' شربت عناب وغیرہ یا سرکہ بنا کر بیچنا' گوٹے کی تجارت کرنا' برتنوں پر قلعی اور مسی جوش کرنا کپڑے چھاپنا جیسے عمامہ' جانماز' رومال' چادر فرد رضائی' وغیرہ فصل میں سرسوں وغیرہ لے کر بھر لینا اور فصل کے بعد جب مہنگی ہو بیچ ڈالنا' سرمہ باریک پیس کر یا اس میں کوئی فائدہ کی دوا ملا کر اس کی پڑیاں بنا کر بیچنا' پینے کا تمباکو نسکٹ اور نان پاؤ بنا کر بیچنا' سوت کی ڈوریاں بٹنا' رانگ یا مونگے کا کشتہ بنا کر بیچنا' اور ایسے ہی ہلکے اور چلتے کام بہت ہیں جس کا موقع ہوا کر لیا۔ بعض کام تو ایسے ہیں کہ بے دیکھے سمجھ میں نہیں آ سکتے ان کو تو کسی سے سیکھ لیں اور بعضے کام ایسے ہیں کہ سمجھدار آدمی کتاب میں پڑھ کر بنا سکتا ہے ایسے کاموں کی ترکیب لکھی جاتی ہے اور ان میں بہت سی باتیں گھر کے روزانہ برتاؤ میں بھی کام آتی ہیں اور نویں حصے میں چورن اور نمک سلیمانی اور رانگ اور مونگے کے کشتے کی ترکیب لکھ دی گئی ہے۔

صابون بنانے کی ترکیب

سجی ایک من' چونا ایک من' تیل ارنڈی کا یا گلو کا نو سیر' چربی سترہ سیر' اول سجی کو ایک صاف جگہ پر رکھیں مثلاً چبوترہ پختہ ہو یا زمین پختہ ہو' غرض اس سے یہ ہے کہ اس میں مٹی نہ مل جائے اور جو ڈھیلے سجی کے ہوں ان کو پتھر وغیرہ سے توڑ ڈالیں پھر اس کے

اوپر چونے کو ڈالیں اگر ڈھیلے ہوں تو تھوڑا پانی اس پر چھڑکیں تاکہ وہ سب گل کر باریک قابل ملنے کے ہو جائیں۔ اور دونوں کو خوب ملا دیں تاکہ چونا سجی بالکل مل جائے اور اس طرح اس کے اندر چار اینٹیں چاروں

D:\maqsood\Shan\Bahishti Zever\Garfix File\Shop-1.tif not found.

طرف کونوں پر رکھ دی جائیں اور ان اینٹوں پر ایک لوہے کی جالی جو مثل چھلنی کے ہو رکھ دی جائے مگر چھید بڑے بڑے ہوں اور جالی کے اوپر ٹاٹ بچھایا جائے اور یہ ٹاٹ اتنا بڑا ہو کہ اس حوض کی دیواروں سے باہر بھی تھوڑا لٹکا رہے اور اس ٹاٹ اور جالی سے غرض یہ ہے کہ جب اس کے اوپر وہ چونا اور سجی جو ملا ہوا رکھا ہے ڈال دیا جائے گا تو ٹاٹ اور جالی کے چھیدوں سے عرق نیچے ٹپکے گا اور جالی کے اونچے رہنے کے لئے اینٹ رکھی گئی ہے اور اگر جالی میسر نہ ہو تو بانس کا ٹھ بندھوا کر یا لکڑی بچھا کر اس کے اوپر ٹاٹ ڈال کر ٹپکائیں اور اس نل کے منہ کے نیچے ایک برتن جیسے گھڑا یا کوئی اور برتن رکھ دیں اور اس حوض میں اوپر تک پانی بھر دیں اور ہلائیں نہیں اس حوض کا عرق ٹپک ٹپک کر نل کے ذریعے سے اس برتن میں آ جائے گا۔ جب برتن بھر جائے ہٹا لیں اور دوسرا برتن رکھ دئیں اور جتنا پانی کم ہوتا جائے اور پانی ڈالتے جایں البتہ جب ختم کا وقت آئے یعنی قریب ختم کے تب ہلائیں اور اول پانی کو علیحدہ کر لیں اور اول کی پہچان یہ ہے کہ جب تک سرخ رنگ کا پانی آئے اول ہے اور جب اس سے کم سرخی دار آئے تو وہ دوسرا ہے اور جب بہت کم رنگ معلوم ہو یعنی سفیدی مائل پانی آنے لگے وہ تیسرا ہے اور اسی طرح تینوں درجوں کے پانی کو علیحدہ کیا جائے لیکن اس کی چند اں

ضرورت بھی نہیں ہے اگر علیحدہ علیحدہ نہ بھی کیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے صرف ایک چھوٹا گھڑا اخیر پانی یعنی تیسرے درجہ کا علیحدہ کر لینا چاہیئے اور اگر تھوڑا صابون

D:\maqsood\Shan\Bahishti Zever\Garfix File\Shop-2.tif not found.

بنانا ہو تو حوض کی ضرورت نہیں بلکہ جس طرح عورتیں چار پائی وغیرہ میں کپڑا باندھ کر کم کی رینی ٹپکاتی ہیں اسی طرح ٹپکالیں۔ جب سب ٹپک چکے تو اول کڑھاؤ میں ایک لوٹا پانی سادہ استعمالی چھوڑ دیا جائے بعد ازاں چربی اور تیل چھوڑ دیں جب جب جوش کر آئے تو وہی اخیر

کا عرق جو اتنا ہو کہ ایک چھوٹے سے گھڑے میں آ جائے اور اس کو علیحدہ کر لیا ہے لے کر اس میں تھوڑا چھوڑ دیں یعنی تھوڑا سا پانی پہلے چھوڑا جب گاڑھا ہونے لگے تب پھر تھوڑا سا اور ڈال دیا اسی طرح جب یہ سب پانی ختم ہو جائے تو پھر اور دوسرے برتنوں کا پانی جو علیحدہ رکھا ہے تھوڑا تھوڑا بدستور ڈالیں اور پکائیں اور تھوڑے کا مطلب ایک لوٹا پانی ہے اسی طرح کل پانی ڈال دئیں اس کے بعد خوب پکاویں جب قوام پر آ جائے یعنی خوب سخت گاڑھا ہو جائے اس وقت تھوڑا سا کفگیر سے نکال کر ٹھنڈا کر کے ہاتھ سے گولی بنا دیں اور دیکھیں ہاتھ میں تو نہیں لگتا اگر ہاتھ میں چپکتا ہو تو اور پکائیں پھر دیکھیں کہ ہاتھ میں تو نہیں چپکتا۔ جب نہ چپکے اور گولی بناتے بناتے فوراً سخت ہو جائے جیسا کہ صابون تیار ہوتا ہے تو بس تیار ہو گیا' اس قوام کے تیار ہو جانے پر آگ کا تاؤ کم کر دیں بلکہ سب لکڑیاں اور آگ اس کے نیچے سے نکال لیں کچھ وقفے کے بعد اس کو ایک حوض میں جما دیں اور اس حوض کی ترکیب یہ ہے کہ یا تو اینٹوں کو کھڑا کر کے حوض کی طرح بنا لیں یا چار تختوں کو کھڑا کر دئیں اس طرح اور کے باہر چاروں طرف اینٹ وغیرہ کی آڑ لگا دئیں تا کہ تختے نہ

گریں اور حوض کی اندر ایک کپڑا موٹا پرانا ردی لیکن اس میں سوراخ نہ ہو یا گدڑی وغیرہ ہو بچھائیں۔ یہاں تک کہ چاروں طرف جو تختے

D:\maqsood\Shan\Bahishti Zever\Garfix File\Shop-3.tif not found.

کی دیوار ہے ان پر بھی بچھا دیا جائے بعد اس کے اس کڑھاؤ سے تھوڑا سا صابون ڈبوں سے نکال کر ڈالیں اور چلائیں جب وہ خشک ہو جائے تو اور ڈالیں غرضیکہ سب کڑھاؤ سے نکال کر حوض میں ڈال کر جمادیں اور بعد ٹھنڈا ہونے کے تختے علیحدہ کر کے صابون کو با احتیاط رکھا جائے خواہ تار سے کاٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لئے جائیں اور جس چولہے پر رکھا جائے گا اس کا نقشہ یہ ہے یہ بھٹی ہے یعنی گول چولہا' کڑھاؤ کے موافق اس چولہے پر کڑھاؤ کو اس طرح رکھا جائے کہ آنچ برابر سب طرف پہنچے۔

نام برتنوں کے جن کی حاجت ہوگی

(1) ایک کفگیر لوہے کا یا لکڑی کا لمبی ڈنڈی کا جیسا پلاؤ پکانے کا ہوتا ہے اس سے چلایا جائے گا۔ (2) ایک برتن جیسا تانبلوٹ مسجدوں میں پانی نکالنے کا ہوتا ہے ڈنڈی دار جس میں تین سیر پانی آ سکے ایسا بنوانا چاہیے ٹین کا اس سے عرق یعنی وہی پانی ڈالا جائے گا۔ (3) ایک برتن صابون کو کڑھاؤ سے نکالنے کا جیسا ڈوبو پلاؤ یا سالن نکالنے کا ہوتا ہے جس سے صابون کڑھاؤ سے نکال کر حوض میں ڈالا جائے گا۔

دوسری ترکیب صابون بنانے کی

اب سے کچھ عرصہ پہلے ہندوستان میں عام طور پر سجی چونا اور تیل سے صابون بناتے

تھے جس کو دیسی صابون کہا جاتا تھا اس کا طریقہ دشوار اور مال بھی کچھ اچھا نہ ہوتا تھا اس زمانے میں جہاں ہر قسم کی دستکاریوں میں ترقی ہوئی ہے صابون کی صنعت میں بھی بہت کچھ ترقی ہوئی ہے' اس زمانے میں صابون سازی کے طریقے نہایت آسان اور کارآمد ایجاد ہو گئے جن میں سے کپڑے دھونے کا صابون بنانے کا طریقہ جس کی ہر گھر میں ضرورت ہوتی ہے لکھا جاتا ہے' انگریزی صابون دو طریقوں سے بنایا جاتا ہے' ایک کچا (کولڈ پراسس) دوسرا پکا (ہاٹ پراسس) کہلاتا ہے' پکا صابون اگر چہ قدرے دشوار ہے لیکن بمقابلہ کچے صابون کے کم قیمت بہت کم گھسنے والا اور کپڑے کو زیادہ صاف کرنے والا ہوتا ہے' یہ ممکن ہے کہ اول ہی اول دو چار مرتبہ بنانے سے خراب ہو جائے اور ٹھیک نہ بنے لیکن جب اس کا بنانا آ جائے گا تو بہت منافع کا کام ہے اور اس صابون کے بڑے جزو صرف دو ہیں ایک کاسٹک دوسرا تیل یا چربی۔ کاسٹک ایک قسم کے تیزاب کا نام ہے جو شہروں میں عام طور پر مل سکتا ہے اور وہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک چورا مثل شکر سرخ کے مگر رنگ اس کا بالکل سفید مثل چونا کے ہوتا ہے جس کو انگریزی میں پاؤڈر کہتے ہیں اور اس کا نام 99+98 کاسٹک ہے' دوسرا بڑے بڑے ڈلوں کی صورت میں ہوتا ہے رنگ اس کا بھی نہایت سفید اور نام اس کا 72+70 یا 62+60 کا کاسٹک ہے صابون بنانے سے پہلے کاسٹک میں پانی ڈال کر گلا لیتے ہیں جب یہ پانی میں حل ہو جاتا ہے تو اس کو لائی کہتے ہیں 99+98 کے ایک سیر کاسٹک میں اگر اڑھائی سیر پانی ڈالا جائے اور 72+70 کے کاسٹک میں دو سیر پانی ڈالا جائے تو 35 ڈگری (درجے) کی لائی تیار ہو جاتی ہے لیکن کاسٹک کے گھٹیا بڑھیا ہونے کی وجہ سے بعض اوقات ڈگری میں فرق ہو جاتا ہے یعنی کبھی تو بجائے 35 ڈگری کے 34 یا 33 ڈگری کی لائی تیار ہو جاتی ہے اور کبھی 36 یا 37 ڈگری کی جو پکے صابون میں تو چنداں مضر نہیں ہوتی البتہ کچے صابون میں کچھ نقص پیدا کر دیتی ہے' صابون کے کارخانوں میں لائی کی ڈگری

دیکھنے کے لئے ایک آلہ ہوتا ہے جس کو ہیڈرومیٹر کہتے ہیں اس سے صحیح ڈگری معلوم ہو سکتی ہے۔

نسخہ صابون نمبر ا:۔ چربی 5 سیر' کاسٹک کی لائی 35 ڈگری 2/1/2 سوڈ آئیش 2/1/2 پانی 2/1/2 سیر نسخہ صابون نمبر 2:۔ چربی 5 سیر بہروزہ 2/1/2 سیر کاسٹک کی لائی 35 ڈگری 2/1/2 سیر' سوڈا آئیش 2/1/2 سیر' پانی 4 سیر۔

صابون پکانے کی ترکیب:

اول چربی کو گلا کر کپڑے میں چھان لیا جائے اور اگر بہروزہ بھی ڈالنا منظور ہو تو اس کو بھی چربی کے ساتھ گلا کر چھان لیا جائے پھر پانی کڑھائی میں ڈال کر اس میں سوڈا آئیش ڈال دیا جائے اور آگ جلائی جائے جب پانی میں اچھی طرح ابال آنے لگے اور سوڈا آئیش حل ہو جائے اس میں چھنی ہوئی چربی اور کاسٹک کی لائی ڈال دی جائے اور کبھی کبھی کسی کوچے یا کفگیر یا کسی اور چیز سے چلاتے جائیں اور اور خوب پکنے دیں (ہلکی آنچ پر عمدہ پکائی جاتی ہے) اب پکتے پکتے اگر وہ کچھ پھٹا پھٹا مثل کھیں یا چھیڑہ کے ہو جائے جس کی شناخت یہ ہے کہ ابلنے کے وقت نیچے سے اوپر کو پانی آئے گا یعنی صابون علیحدہ ہوگا اور پانی علیحدہ ہوگا تو اسے پکنے دیں اور اگر مثل حلوے کے گاڑھا ہو جائے اس کی شناخت یہ ہے کہ نیچے سے دھواں دیتا ہوا بلبلہ اوپر کو آئے گا جس کے معنی ہیں کہ صابون ابھی خام ہے اور جل رہا ہے ایسی حالت میں کاسٹک کی تھوڑی لائی تخمینا آدھ پاؤ اور ڈال دی جائے اور ابال آنے پر اگر وہ کھیں کی طرح پھٹ جائے تو بس ٹھیک ہے پکنے دے ورنہ اور تھوڑا کاسٹک ڈالے کیونکہ جو صابون پھاڑ کر پکایا جاتا ہے اس کی پکائی عمدہ ہوتی ہے اس طرح ہلکی آنچ پر صابون جب دو تین گھنٹے پک چکے گا تو یا تو وہ خود چپٹ جائے گا یعنی صابون اور پانی مل کر شہد کے برابر کسی قدر گاڑھا ہو جائے گا اور اگر خود نہ ہو تو اس وقت اس میں تخمینا پاؤ بھر چربی اور ڈال دی جائے اور دس پندرہ منٹ تک اور پکنے دیا جائے'

غرض اس طرح اس کو چپٹا لیا جائے بس صابون تیار ہو گیا اب اس کو کسی برتن میں یا ٹوکرے میں کپڑا ڈال کر جما لیا جائے اور جمنے کے بعد کام میں لایا جائے۔

(از میر معصوم علی صاحب محلّہ خیر نگر میرٹھ)

کپڑا اچھاپنے کی ترکیب

زرد رنگ: ایک سیر پانی میں پاؤ بھر کھانے کا ناگوری گوند بھگو کر جب لعاب تیار ہو جائے چھ ماشہ گیہوں کا آٹا اور چھ ماشے گھی آپس میں خوب ملا کر اور اس میں پاؤ بھر کسیس اور تین ماشے گولی سرخ ٹول جو بازار میں بکتی ہے خوب ملا کر اس لعاب میں خوب حل کر کے کپڑے میں چھان لیں خوب سخت ہونا چاہئے تب اس سے کپڑے کو چھاپیں خواہ یہ رنگ کسی کپڑے پر لپیٹ کر پاس رکھ لیں اور سانچہ اس پر لگا لگا کر کپڑا چھاپیں' سانچے لکڑی کے پھول اور بیل بنے ہوئے بکتے بھی ہیں یا بڑھئی سے بنوالیں۔ سیاہ رنگ: ایک چھٹانک ولائتی رنگ جس کو پیڑی کہتے ہیں اور بازار میں بکتا ہے اور پاؤ سیر ناگوری گوند ایک سیر پانی میں ملا کر لعاب تیار کر لیں اور ایک چھٹانک پوٹاس اور چھ ماشے توتیا جس کو نیلہ تھوتھا کہتے ہیں اور چھ ماشہ گیہوں کا آٹا اور چھ ماشہ گھی اس میں ملا کر خوب حل کریں اور گاڑھے گاڑھے رنگ سے کپڑا چھاپیں۔

لکھنے کی سیاہ دیسی روشنائی بنانے کی ترکیب

ببول کا گوند ایک سیر' کاجل پاؤ سیر' پھٹکری چھ ماشے' کتھہ چھ ماشے' ببول کی چھال ایک چھٹانک' آم کی چھال ایک چھٹانک' مہندی کی لکڑی ایک چھٹانک' توتیا ایک چھٹانک' اول ڈیڑھ سیر پانی میں گوند بھگو دیا جائے جب خوب بھیگ جائے تو کاجل ملا کر ایک دن حل کرکے اور لکڑی اور چھالوں کو الگ سیر بھر پانی میں اتنا جوش دیں کہ پانی پاؤ بھر رہ جائے اور وہ پانی اس گھوٹے ہوئے کاجل اور گوند میں ملائے اور پھٹکری اور توتیا اور کتھہ ان تینوں کو چھٹانک بھر پانی میں الگ خوب حل کرکے اسی

کاجل اور گوند میں ملا دے اور ایک دن لوہے کی کڑھائی میں خوب گھوٹ کر سینی یا کشتی وغیرہ میں سب سے بہتر یہ کہ چھاج میں پتلی پتلی پھیلا کر سکھالے روشنائی تیار ہو جائے گی' اور گوند ببول اگر بازار میں مہنگا ہو تو ببول کے درختوں سے جمع کرلیا جائے' اکثر جنگل میں رہنے والوں کو پیسے دینے سے بہت سامل جاتا ہے۔

انگریزی روشنائی بنانے کی ترکیب

آسمانی رنگ اول درجہ کا ایک تولہ' نیجنی رنگ ایک تولہ' سوڈا دس ماشہ' سوڈے کو دس تولہ پانی میں ملا کر گرم کرلیں اور اس پانی میں یہ دونوں رنگ ملا دیں اور اس طرح چلائیں کہ سب چیزیں مل جائیں انگریزی روشنائی تیار ہو جائے گی۔

فاؤنٹین پین کی روشنائی بنانے کی ترکیب

فاؤنٹین پین میں استعمال کرنے کے لئے یہ روشنائی سوان انک کو بھی مات کرتی ہے' بنانے کی ترکیب یہ کہ سادہ پانی کو بھپکے سے عرق کی طرح کشید کرلیں یہ پانی کا عرق انگریزی میں ڈسٹل واٹر کہلاتا ہے یہ بازار سے بھی ملتا ہے مگر وہ گراں پڑتا ہے۔ ایک سیر ڈسٹل واٹر میں دو تولہ آسمانی جرمنی رنگ ملا کر خوب حل کریں پھر اس میں دانہ دار شکر ایک تولہ' پھٹکری سفید دو تولہ دونوں کو خوب باریک پیس کر ملائیں اور کاربالک ایسڈ دس قطرے ملا دیں اور کسی چیز سے خوب حل کریں کہ سب چیزیں خوب حل ہو جائیں' اب اس کو کم از کم 24 گھنٹے پڑا رہنے دیں تاکہ جو کچھ ذرات تہ نشین ہونا ہیں ہو جائیں اس کے بعد اس کو فلالین کے کپڑے میں یا نائلون کی کپڑے کی چار تہ کر کے اس میں چھان لیں مقصد یہ ہے کہ رنگ وغیرہ کے باریک ذرات بھی چھن جائیں یہ مقصد اگر کسی اور چیز میں چھاننے سے حاصل ہو جائے تو اس میں چھان لیا جائے یا فلالین یا فائیلون کی کوئی خصوصیات نہیں ہے اب یہ بہت عمدہ روشنائی تیار ہو گئی اس کو شیشیوں میں یا بوتلوں میں بھر کر خوبصورت لیبل لگا کر فروخت کریں جتنا اس کو شہرت دی جائے گی اور فروخت بڑھائی جائے گی اتنا ہی نفع ہوگا۔

نوٹ:۔ بجائے ڈسٹل واٹر کے اگر سادے پانی میں بھی بنا لیجائے تو روشنائی بن جائے گی مگر کچھ دن کے بعد جالا پڑ جانے کا خطرہ ہے۔

لکڑی رنگنے کی ترکیب

جس طرح کا رنگ چڑھانا ہو اسی رنگ کی پڑیا بازار سے خرید کر تارپین کے تیل میں ایسے انداز سے ملائیں کہ گاڑھا ہو جائے پھر برش سے جس طرح کے چاہے پھول بوٹے یا بالکل سادہ رنگ لے اور اگر خشک ہونے کے بعد اس پر وارنش کا تیل مل کر سکھا لے تو اور پختہ اور چمکدار ہو جائے۔

برتن پر قلعی کرنے کی ترکیب

پاؤ سیر نوشادر کو پیس کر تین چھٹانک پانی میں ڈال کر دیگچی یا ہانڈی میں اس قدر آنچ پر پکالیا جائے کہ وہ پانی پر جل کر خشک ہو جائے جب سخت ہو جائے اس وقت اتار کر پیس لیا جائے جس برتن پر قلعی کرنا منظور ہو اول خوب مانجھ کر صاف کر لیا جائے اور آگ دہکا کر گرم کر کے اس پر آرل روئی کے پہل سے نوشادر پھیر دیا جائے پھر تھوڑا سا رنگ جو قلعی رنگ کہلاتا ہے کسی جگہ لگا دیا جائے اور روئی کو تمام برتن پر اس طرح پھیرا جائے کہ وہ رانگ تمام برتن میں پھیل جائے قلعی ہو جائے گی اور برتن کو سنسی سے پکڑے رہیں۔

مسی جوش کرنے کی یعنی پکا ٹانکا لگانے کی ترکیب

کانسی کو کوٹ کر ریزہ ریزہ کر لے اور اس کے برابر سہاگہ لے کر دونوں کو خوب باریک پیسے اور جس برتن میں ٹانکا لگانا ہو اس میں اگر کسی جگہ پہلا ٹانکا بھی لگا جیسے لوٹے کی ٹونٹی میں ٹانکا لگا ہوتا ہے اس کو مٹی لپیٹ کر چھپا دیتے ہیں تاکہ آگ سے وہ ٹانکا نہ کھل جائے پھر جس جگہ ٹانکا لگانا ہو اس کے اندر کی طرف وہ سہاگہ اور کانسہ رکھ دیا جائے اور برتن کو کسی چیز سے پکڑ کر گرم آگ پر ذرا اونچا رکھیں خوب تاؤ آ جائے علیحدہ کر لیں آگ کی گرمی سے وہ کانسی اور سہاگہ پگھل کر اس کے شگاف

چھوٹا بڑا گوکھر ڈچوٹ چینی، کباب چینی، سب چیزیں تین تین ماشہ زعفران چھ ماشہ
ان سب کو کوٹ کر چھان کر ایک شیشی میں کہ جس کی ڈاٹ بہت سخت ہو بھر کر باحتیاط
رکھیں اور ڈیڑھ ماشہ تک ہر ہر دوا کا وزن ہوسکتا ہے اس سے کم میں مصالحہ ٹھیک نہ ہو
گا جب ضرورت ہو شیشی میں سے سفوف ڈیڑھ ماشہ لے کر سوا تولہ دہی میں ملا کر دو
انگلیوں سے ایک منٹ پھینٹیں، بعد اس کے گیہوں کا میدہ ایسے انداز سے اس میں
ملائیں کہ بہت سخت نہ ہو جائے کان کی لوکی برابر اس میں نرمی رہے یہی پہچان ہے،
پھر اس کو ہتھیلیوں سے گولہ بنا کر ایک کپڑے میں رکھ کر ایسی طرح گرہ دیں کہ وہ گولا
ڈھیلا رہے پھر اس کو کسی کھونٹی پر ٹانگ دیں اسی طرح تین روز تک لٹکا رہے چوتھے
روز اس کو اتار کر دیکھیں کہ اس کے اندر خمیر خوب پھولا ہو گا اس گولے کے اوپر
جو پپڑی پڑ گی اس کو اتار دیں اور اس کے اندر کا لیس دار خمیر نکال لیں پھر ایک
چھٹانک دہی میں میدہ ملا دیں اس قدر کہ سابق کے موافق ہو جائے یعنی ان کان کی
لو کی طرہ ملائم رہے اور وہی خمیر جو گولے میں سے نکالا ہے اس میں ملا کر ہاتھ سے
اس طرح ملائیں جیسے پینے کے تمباکو کو ملتے ہیں پھر اس کا گولہ بنا کر اسی کپڑے میں
باندھ کر چھ گھنٹے تک لٹکائیں، چھ گھنٹہ تک اسی طرح لٹکا رہے بعد چھ گھنٹے کے اتار لیا
جائے اور اسی ترکیب سے خمیر نکال کر پھر آدھ پاؤ دہی میں میدہ اسی طرح ملا کر
لٹکائیں بعد چھ گھنٹہ کے اتار کر اسی طرح خمیر نکالیں یہ چوتھا مرتبہ ہے اس مرتبہ جو
گولے پر پپڑی پڑتی ہے اس کو اگر نہ چھڑائیں تو کوئی حرج نہیں ہے پھر آدھ پاؤ
دہی اس طرح میدہ ملا کر اس خمیر کو بھی ملائیں اور ہاتھ سے خوب ملیں جب مل جائے
تو باحتیاط کسی پٹاری وغیرہ میں رکھیں بعد چار گھنٹے کے پٹاری سے نکال کر اگر خمیر کا
رکھنا منظور ہو تو اس کے اندر سے آدھی چھٹانک خمیر علیحدہ نکال لیں اور اسی طرح
آدھی چھٹانک دہی میں میدہ ملا کر اس آدھی چھٹانک خمیر کو ملا دیں اور اسی طرح لٹکا
ئیں بعد چھ گھنٹہ کے نکال کر اوپر کی ترکیب کے موافق اور میدہ ملا دیں اسی طرح

برابر کرتی رہیں، یہ خمیر تو بڑھتا رہے گا اور یہ آدھی چھٹانک خمیر نکال کر جو خمیر بچا اس کی ڈبل روٹی یعنی نان پاؤ پکائیں پھر دوسرے دن جب خمیر کی ضرورت ہو تو یہ جو لٹکا ہوا خمیر رکھا ہے اس میں سے آدھی چھٹانک علیحدہ کرلیں اور باقی کا نان پاؤ پکاویں اور خمیر کو اسی طرح بڑھاتی رہیں۔

ترکیب نان پاؤ پکانے کی

جس خمیر کی روٹی پکانے کو اوپر لکھا ہے اس کو آدھ سیر میدہ میں پانی سے گوندھیں جب گندھ جائے تب اس کے اوپر کپڑا اڑھا نک دئیں یہ دو گھنٹہ تک رکھا رہے اگر چار سیر پانچ سیر کے نان پاؤ پکانا ہو تو اتنا ہی میدہ اب اس خمیر میں ملا کر گوندھیں اور تھوڑا نمک اور شکر سفید بھی ملا دیں تو بہتر ہے اور ڈیڑھ یا دو گھنٹہ تک پھر رکھا رہنے دیں اور یہ جو خمیر اب گوندھا گیا ہے چپاتی پکانے کے آٹے کی طرح ڈھیلا ہو لیکن سیکھنے کے شروع میں زیادہ ڈھیلے آٹے کے پکانے میں ذرا وقت ہے اس لئے کم ڈھیلا رکھیں پھر جب ہاتھ جم جائے زیادہ ڈھیلا کریں پھر دو گھنٹہ کے بعد اس گوندھے ہوئے کو ہاتھ سے تھوڑا تھوڑا اٹھا کر باقی پر زور سے دے ماریں اور ہتھیلی سے ملیں پھر اٹھائیں اور دے ماریں جب خوب تار بندھ جائے تو کسی میز یا تخت یا کٹھرے میں رکھ دیں، بیس منٹ کے بعد جتنی بڑی روٹی بنانا منظور ہے اتنا ہی بڑا پیڑا تول تول کر اور خشک میدہ یا تیل سے بنا بنا کر رکھیں تاکہ ہاتھ میں نہ چمٹے اور چاہے سانچے میں رکھے یا فقط ٹین کے چورس یعنی چوکھونٹے ٹکڑوں پر رکھے جب پیڑا آدھا پھول جائے تو تنور کو جلاوے اور یہ تنور ایسا ہونا چاہیئے جس کی چھت میں یا پشت پر ایک روشندان ہو جب پورے طور سے پیڑا پھول جائے اس وقت تنور کے اندر کی سب آگ نکال لے اور اگر پانی میں تھوڑا نمک اور دہی ملا کر تنور کے اندر چھڑک دیں تو بہتر ہے اور پھر اول ایک پیڑا تنور میں رکھے اور اگر دو تین منٹ میں وہ پیڑا جل جائے تو پندرہ منٹ تک ٹھہر جائے تاکہ اس کے موافق گرماہٹ ہو جائے اس وقت پھر ایک پیڑا

رکھ کر دیکھے اور اگر تاؤ بہت کم ہو گیا ہو تو سب نان پاؤ کے پیڑے رکھ کر تنور کے منہ پر تھوڑی آگ رکھ دیں اور تنور کو کسی ڈھکنے وغیرہ سے بند کر دیں تا کہ بھاپ نہ نکل جائے اور تین تین چار چار منٹ کے بعد دیکھ بھی لیا کریں جب رنگ سرخی مائل یعنی بادامی آ جائے تو فوراً اس کا ڈھکنا کھول کر روٹیوں کو نکال لیں اور تنور جس قدر اب ٹھنڈا ہے ایسی ہی گرماہٹ میں نان خطائی اور میٹھے بسکٹ بھی پکتے ہیں اگر نان خطائی یا میٹھے بسکٹ کچے بنے ہوئے تیار ہوں تو فوراً رکھ دیں اور منہ بند کر دیں اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد دیکھ لیا کریں اور جب پک جائیں نکال لیں اور اگر ابھی نان خطائی اور میٹھا بسکٹ تیار نہیں ہے تو تھوڑی آگ تنور کے منہ پر رکھ کر بند کر دیں تا کہ گرماہٹ بنی رہے یہ گرماہٹ بیس منٹ تک رہ سکتی ہے اور اس کے بعد پھر تنور میں آگ جلانا پڑے گی اور اگر تنور نیا بنائیں تو تین دن اس کو جلا جلا کر چھوڑ دیں تا کہ ٹھیک ہو جائے اس کے بعد پھر روٹیاں پکائیں۔

ترکیب نان خطائی کی

گھی پاؤ سیر‘ چینی یعنی شکر پاؤ سیر‘ دانہ الا ئچی خورد ایک ماشہ‘ سمندر پھین تین ماشہ‘ میدہ گیہوں کا پانچ چھٹانک اول گھی اور چینی اور دانہ الا ئچی کو ملا کر بیس منٹ تک ایک لگن میں ہاتھ سے پھینٹیں جیسے گلگلے کا آٹا پھینٹا جاتا ہے بعد بیس منٹ کے جب وہ خوب ہلکا ہو جائے تو اس وقت سمندر پھین پیس کر ملائیں اور ہاتھ سے خوب پھینٹیں اور اول پاؤ بھر میدہ ڈال کر ملائیں اگر گیلا ہو تو بچا ہوا چھٹانک بھی چھوڑ دیں‘ اس کی بھی نرمی مثل کان کی لو کے ہونا چاہیے پھر نان خطائی بنا کر تنور میں رکھیں بوقت تیاری نکال لیویں۔

ترکیب میٹھے بسکٹ کی

گھی ڈیڑھ پاؤ‘ شکر آدھ سیر‘ سمندر پھین چھ ماشہ‘ دودھ ایک پاؤ‘ میدہ گیہوں کا آدھ پاؤ کم ایک سیر‘ اول گھی اور شکر کو نان خطائی کی طرح خوب پھینٹیں اور ذرا ذرا دودھ

دے کر استعمال میں لائیں۔

نمک پانی کا اچار بنانے کی ترکیب

مولی گاجر شلغم وغیرہ کا پوست دور کر کے قتلے تراش کر پانی میں جوش دیں بعد جوش آ جانے کے پانی دور کر کے ہوا میں خشک کر لیں پھر سرسوں کا تیل اور خشک پسی ہوئی ہلدی اور سرخ مرچ اور کلونجی اور رائی اور نمک بقدر ضرورت اور پانی ملا کر ایک ہفتہ دھوپ دے کر کام میں لاویں۔

شلجم کا اچار بہت دن رہنے والا

شلجم کے پانچ سیر قتلے پانی میں خفیف جوش دے کر کے اس میں یہ چیزیں ملائیں آدھ پاؤ نمک اور چھٹانک چھٹانک بھر مرچ سرخ اور آدھ پاؤ رائی سرخ یہ سب پسیں گی اور آدھ پاؤ لہسن اور پاؤ بھر ادرک یہ باریک باریک تراشی جائیں گی جب قتلوں میں ترشی اور تیزی پیدا ہو جائے گی گڑ یا شکر سفید کا قوام کر کے ان قتلوں پر چھوڑ دیا جائے اور جب شیرہ کم ہو جائے اور بنا کر ڈال دیں مدتوں رہتا ہے۔

نورتن چٹنی بنانے کی ترکیب

مغز انبہ سیر بھر سرکہ خواہ عرق نعناع سوا سیر' لہسن' سرخ مرچ آدھی آدھی چھٹانک کلونجی' سونف پودینہ خشک دو دو تولہ لونگ' جائفل چار چار ماشہ' ادرک' نمک چھٹانک بھر' شکر یا گڑ پاؤ بھر' پہلے آم کے مغز کو سرکہ میں پسوا لو پھر سب مصالحہ کو سرکہ میں پسوا کر آم کے مغز میں مخلوط کرا دو اور جس قدر سرکہ باقی رہ گیا ہو اس میں گڑ اور مصالحہ اور مغز انبہ ملا کر جوش دلاؤ جب چاشنی تیار ہو جائے استعمال میں لاؤ اور اگر خوش رنگ بنانا منظور ہو تو دو تولہ ہلدی بھوبل میں بھنی ہوئی پسوا کر آمیز کر دو۔

مربہ بنانے کی ترکیب

آم کا پوست جدا کر دو کہ سبزی کا نشان تک نہ رہنے پائے پھر بجلی نکلوائیں پھر کانٹے یا

سوئی وغیرہ سے گودوا گودوا کر چونہ اور پھٹکری کے نتھرے ہوئے پانی میں چھوڑ واتے جاؤ پھر دو تین گھنٹے کے بعد صاف اور خالص پانی میں ڈلواؤ اس کے بعد دھلوا کر خالص پانی میں جوش دلواؤ اور جب ادھ گلے ہو جائیں تو ہوا میں خشک کراؤ پھر کیریوں سے دو چند سرخ خواہ قند کے قوام میں چھوڑوا کر جوش دلواؤ اور جب قوام گاڑھا ہو جائے اور تار بندھ جائے استعمال میں لاؤ اور اگر زیادہ نفیس بنانا چاہو تو تیسرے چوتھے روز دوسرا قوام بدل دو یہی ترکیب سب مربوں کی ہے پیٹھا' سیب' آنولہ۔

نمک پانی کے آم کی ترکیب

ٹپکے کے آم جو سخت اور چوٹ سے محفوظ ہوں پانی سے خوب دھو کر مٹی کے برتن میں ڈال کر اس میں پانی آموں سے اوپر تک بھر دیں بعد تین روز کے پھر دھو کر وہ پانی پھینک کر دوسرا پانی بدل دیں اور ثابت مرچ اور نمک اس میں اس انداز سے ڈالیں کہ سو آموں پر پاؤ سیر نمک' آدھ پاؤ لہسن اور پندرہ روز کے بعد کھائیں اور پانی آموں سے اونچا رہنا چاہیے اور بعضے یوں کرتے ہیں کہ دوبارہ بدل کر تیسری بار کے پانی میں میتھی کو جوش دے کر جب وہ پانی ٹھنڈا ہو جائے آموں کے منہ پر تھوڑا تھوڑا تیل مل کر اس پانی میں ڈال دیتے ہیں میتھی سے وہ پانی نہیں بگڑتا اور اس وجہ سے وہ آم کچھ زیادہ ٹھہرتے ہیں۔

لیموں کے اچار کی ترکیب

پانچ سیر کاغذی لیموں لے کر ان کو ایک روز پانی میں چھوڑ دیں اور دوسرے روز پانی سے نکال کر ان کی چار چار پھانکیں کر کے ان میں گرم مصالحہ اور سیندھا نمک بھر دیں اتنے لیموں کے واسطے آدھ سیر گرم مصالحہ اور تین پاؤ نمک کافی ہے اور نمک مصالحہ بھر کر برتن میں ڈال دیں اور اوپر سے لیموؤں کا عرق نچوڑ دیں اور بعضے تین پانی بدلتے ہیں اور سیر پیچھے چھٹانک مصالحہ ڈال دیتے ہیں اور اوپر سے کھٹے لیموؤں کا

عرق نچوڑتے ہیں جس قدر زیادہ عرق نچوڑا جائے گا زیادہ دنوں تک ٹھہرے گا اور بعضے سیر بھر نمک ڈالتے ہیں اور یہ چیزیں بھی ڈالتے ہیں۔ سونٹھ چھ ماشہ' پیپل چھ ماشہ' سمندر جھاگ چھ ماشہ' سفید زیرہ چھ ماشہ اور یہ سب چیزیں گرم مصالحہ کے ساتھ کوٹی جاتی ہیں۔

کپڑا رنگنے کی ترکیبیں

سیاہ رنگ:

قلعی چونہ کی آدھ سیر اور خالص تیل سیر بھر اور گڑ کا شیرہ آدھ سیر' سب کو خوب ملا کر کسی ناند میں بھر دیں اور صبح و شام اور دوپہر کے وقت ایک لکڑی سے اس کو ہلا دیا کریں کہ اس کا خمیر اٹھ کھڑا ہو اور اگر سردی کا موسم ہو تو ناند کے چاروں طرف آگ جلا دیا کرے کہ اس کی گرمی سے خمیر اٹھ کھڑا ہو اس میں کپڑے کو رنگ لے اور اس میں رنگ کر جب خشک ہو جائے گائے کے تازہ دودھ میں ڈوب دیدے یا مہندی کی پتی پانی میں جوش دے کر اس پانی میں کپڑا بھگو دے تو خوب پختہ ہو جائے۔

زرد رنگ:

اول ہلدی خوب باریک پیس کر پانی میں ملا کر کپڑے کو اس میں رنگ لے اور نچوڑ کر خشک کر لے پھر دو تولہ سفید پھٹکری پیس کر پانی میں ملائے اور کپڑے کو اس میں دھو کر خشک کر لے پھر آم کی چھال آدھ سیر لے کر تین پہر تک پانی میں جوش دے اور چھان کر کپڑے کو اس میں ڈوب دے اور پھر خشک کر لے۔

سنہرہ انبوہ رنگ:

اول دھیلا بھر ہلدی میں کپڑا رنگ لے پھر پاؤ سیر ناسپال کو پانی میں جوش کر کے چھان کر اس میں رنگ لے اور ناسپال کا پانی رہنے دے پھر دھیلا بھر غیرو پانی میں ملا

پھر غوطہ دیں مگر یہ کیس رنگنے کا ہو ہیرا کسیس نہ ہو۔

طوسی پختہ سرخی مائل خوشنما رنگ:

اول آدھ پاؤ مجیٹھ اور آدھ پاؤ مہندی کی پتی کوکچل کر رات کو چھ سیر پانی میں تر کر دیں صبح مٹی کی ہانڈی میں کئی جوش دے کر چھان کر رکھ لیں پھر زرد ہڑ یعنی بڑی ہڑ اور ہلدی باریک پیس کر بہت سے پانی میں ڈال کر کپڑے کو ایسی طرح رنگیں کہ دھبہ نہ پڑے پھر نچوڑ کر سایہ میں خشک کر لیں اور اس رنگ کو رہنے دیں اور آدھ پاؤ گڑ اور آدھ پاؤ خشک آملہ یعنی آنولہ ایک لوہے کی کڑاہی میں تھوڑے پانی میں ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں جب اس میں ابال اٹھنے لگے اور سیاہ ہو جائے تو اسی مجیٹھ اور مہندی کے رنگ میں ملا کر پھر کپڑا رنگیں۔

فاختئی رنگ:

دو عدد مازو بڑے بڑے نیم کوفتہ کر کے پانی میں ایک پہر تک رکھیں پھر پیس کر زیادہ پانی میں ملا دیں اور کپڑے کو اس میں رنگ کو خشک ہونے دیں اس پانی کو پھینک کر برتن میں نیا پانی ڈال دیں چوتھائی آنجورہ کاٹ کر اس میں پانی ملا کر پھر رنگ دیں۔

کاٹ بنانے کی ترکیب:

پندرہ سیر پانی میں دو سیر لوہا اور تھوڑا سا آنولہ اور بڑی ہڑ ڈال کر ایک ہفتہ تک رہنے دیں بعضے سویاں پکا کر اس کا پانی بھی اس میں ملا دیتے ہیں اور چھیپیوں کے یہاں سے بنا ہوا مل جائے تو بنانے کی ضرورت نہیں۔

کاہی سبز رنگ:

اول ہلدی کو باریک پیس کر اور ریجی کا پانی اس میں ملا کر تھوڑی دیر کپڑے کو اس میں پڑا رہنے دیں پھر صابون کے پانی سے اس کو دھو کر ترش چھاچھ میں پھٹکری پیس کر ملا کر اس میں کپڑے کو رنگ لیں۔

بادامی رنگ:

اول ہلکا سا گیرو دے لیں پھر کپڑے کو خشک کر کے تن کو ہاون دستہ میں کوٹ کر اس کے چاول یعنی بیج لے کر پانی میں دو تین جوش دیں اور کسی برتن میں اول تھوڑا پانی لے کر اس میں آدھا رنگ ملا کر کپڑے کو غوطہ دیں اگر رنگ ہلکا آئے تو آدھا رنگ جو بچا رکھا ہے وہ بھی ڈال دے۔

اودا رنگ پختہ:

پتنگ شیریں اور تھوڑا چونا پانی میں جوش کر کے صاف کر کے اس میں پھٹکری ڈال کر کپڑے کو غوطہ دیں اور بعضے بڑی ہڑ اور تھوڑا کسیس بھی پیس کر ملا دیتے ہیں۔

سرخ رنگ پختہ:

پتنگ شیریں تین چھٹانک منگا کر اس کو کوٹ کر ریزہ ریزہ کر لے اور سیر پانی میں خفیف سا جوش دے کر رات بھر تر رکھ کر صبح کو پھر جوش دے جب آدھا پانی رہ جائے صاف کر کے رکھ لے پھر اتنا ہی پانی ڈال کر دوبارہ جوش دے جب آدھا پانی رہ جائے اس کو صاف کر کے علیحدہ رکھ لے پہلے بڑی ہڑ ایک تولہ پیس کر پانی میں ملا کر اس میں کپڑے کو غوطہ دے کر نچوڑ کر خشک کر لے پھر پتنگ کے دوسرے جوش دیئے ہوئے پانی میں کپڑے کو رنگ کر خشک کر لے پھر پہلے جوش دیئے ہوئے پانی میں ایک تولہ سفید پھٹکری پیس کر ہاتھ سے ہلا دے کہ اس میں جھاگ یعنی پھین اٹھ جائے اور ایک پہر تک کپڑے کو اس میں تر رکھے اور نچوڑ کر خشک کر کے پھر بڑی ہڑ ایک تولہ پیس کر پانی میں ملا کر اس میں کپڑے کو غوطہ دے کر تھوڑی دیر اس میں رہنے دے پھر نچوڑ کر خشک کر لے۔

پستئی رنگ

اول کپڑے کو ہلدی کا رنگ دیں پھر صابون کے پانی میں بھگو دیں پھر کاغذی لیموں کا عرق پانی میں نچوڑ کر اس پانی میں غوطہ دے اور نچوڑ کر خشک کر لے۔

ترکیب:

اول چار ماشہ نیل پانی میں پیس کر کپڑے کو اس میں رنگیں پھر پھٹکری پیس کر اس کے پانی میں شوب دے کر شک کر لے پھر چھ تولہ ہلدی میں ملا کر اس میں شوب دے کر خشک کر لیں اور دوبارہ پھر پھٹکری کے پانی میں شوب دیں اور خشک کر لیں پھر ناسپال چھ تولہ پانی میں جوش دے کر اس میں کپڑے کو شوب دے کر خشک کر لیں۔

فیروزی رنگ:

اول پتھر کے چونے میں کپڑے کو ہلکا سا رنگ دیں پھر نیلہ تھوتھا پیس کر پانی میں ملا کر رنگ تیار رکھیں اور اس میں سے تھوڑا تھوڑا رنگ علیحدہ لے کر کپڑے کو رنگتے ہیں اور خشک کرتے رہیں جب خواہش کے موافق چڑھ جائے پھٹکری کے پانی میں شوب دے کر خشک کر لیں۔

تول اور ناپ کا قانون نمبر ۸۹۔۱۹۵۶ء

اعشاریہ سسٹم ایک ایسا طریقہ ہے جس میں میٹر کو اکائی مان کر چلایا جاتا ہے۔ ان باتوں کو آسانی سے سمجھنے کے لئے ذیل میں نقشے دیئے جاتے ہیں۔

(۱)	ایک کیلو میٹر	=	دس ہیکٹو میٹر
		=	ایک سو ڈیکا میٹر
		=	ایک ہزار میٹر
(۲)	ایک ڈیسی میٹر	=	دس سینٹی میٹر
		=	ایک ہزار ملی میٹر

ڈیکا۔ ہیکٹو اور کیلو کے لفظی معنے

ہماری بھارت سرکار نے جو موجودہ عشری پیانے جاری کئے ہیں ان میں ڈیکا۔ ہیکٹو۔ اور کیلو کے الفاظ زیادہ تر استعمال ہوتے ہیں۔ یہ الفاظ کیا ہیں؟

ان کے معنی کیا ہیں؟ اور یہ کس زبان کے الفاظ ہیں؟ ذیل میں ہم اس پر روشنی ڈالتے

ہیں۔

متذکرہ تینوں الفاظ یونانی زبان کے ہیں۔ جیسے پونڈ ٹن وغیرہ۔ انگریزی زبان کے الفاظ ہیں۔ عام فہم زبان میں ان کے حسب ذیل معنی ہیں۔

(۱)	ڈیکا	=	دس گنا
(۲)	ہیکٹو	=	سو گنا
(۳)	کیلو	=	ہزار گنا

یعنی ایک اکائی کو اگر دس سے ضرب دے دیں تو حاصل ضرب ڈیکا کہلائے گا۔ اسی طرح اکائی کو سو سے ضرب دینے سے حاصل ضرب ہیکٹو کہلائے گا۔ اور ہزار سے ضرب دینے سے کیلو کہلائے گا۔

ڈیسی سینٹی اور ملی کے لفظی معنی

جیسے ڈیکا۔ ہیکٹو اور کیلو کے الفاظ موجودہ عشری پیمانوں میں عام استعمال ہوتے ہیں۔ ویسے ڈیسی۔ سینٹی اور ملی کے الفاظ بھی ان پیمانوں میں بہتات سے برتے جاتے ہیں۔ یہ کس زبان کے الفاظ ہیں اور ان کے معنی کیا ہیں؟ ان کا ذکر نیچے کیا جاتا ہے۔

متذکرہ تینوں الفاظ لاطینی زبان کے ہیں۔ جن کے معنی حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ڈیسی کے لفظی معنی ہوتے ہیں۔ دسواں حصہ

۲۔ سینٹی کے لفظی معنی ہوتے ہیں۔ سوواں حصہ

۳۔ ملی کے لفظی معنی ہوتے ہیں۔ ہزارواں حصہ

دوسرے الفاظ میں عشری نظام کی اصطلاحات مذکورہ سابقات اور بڑی بڑی اکائیوں پر مشتمل ہیں۔

چھوٹے یونٹ

دس ملی گرام	=	ایک سینٹی گرام

دس سینٹی گرام	=	ایک ڈیسی گرام
دس ڈیسی گرام	=	ایک گرام
دس گرام	=	ایک ڈیگا گرام
دس ڈیگا گرام	=	ایک ہیکٹو گرام
دس ہیکٹو گرام	=	ایک کیلو گرام

بڑے یونٹ

ایک سو کیلو گرام	=	ایک کیونٹل
دس کیونٹل	=	ایک میٹرک ٹن
ایک ہزار کیلو گرام	=	ایک میٹرک ٹن

متذکرہ باتوں کی موجودگی میں جو اشیاء پہلے منوں اور سیروں اور چھٹانکوں میں فروخت ہوتی تھیں وہ اب کیلو گراموں میں ملتی ہیں۔

سونا چاندی تولنے کے باٹ

جیسے عام چیزوں کو تولنے کے لئے کلوگرام کے باٹ تیار کئے گئے ہیں۔ ویسے ہی سونا' چاندی' ہیرے جواہرات وغیرہ قیمتی اشیاء کو تولنے کے لئے باٹ تیار کئے گئے ہیں۔

ایک ڈیسی گرام	=	ساڑھے چھ چاول یا ۳/۴ رتی
ایک گرام	=	سوا آٹھ رتی یا ایک ماشہ
ایک ڈیکا گرام	=	سوا دس ماشے
ایک ہیکٹو گرام	=	ساڑھے آٹھ تولے

کپڑے کی لمبائی ناپنے کا کلومیٹر

ایک کلومیٹر	۱۰۹ گز	یا ۳/۸ /۱۳۹ انچ
پانچ ڈیکا میٹر	تقریباً	دو انچ
ایک ہیکٹو میٹر	=	چار انچ

دس ملی میٹر	=	ایک سینٹی میٹر
دس سینٹی میٹر	=	ایک ڈیسی میٹر
دس ڈیسی میٹر	=	ایک میٹر
دس میٹر	=	ایک ڈیکا میٹر
دس ڈیکا میٹر	=	ایک ہیکٹو میٹر
دس ہیکٹو میٹر	=	ایک کلو میٹر

چھٹانک سے من تک لکھنے کا طریقہ

آدھی چھٹانک' ایک چھٹانک' آدھ پاؤ' پاؤ' سیر' آدھ سیر' تین پاؤ' ایک سیر' دوسیر' ایک من' اور اگر تین چھٹانک لکھنا ہو تو دیکھو کہ تین چھٹانک کیا چیز ہے سو تم جانتی ہو کہ ایک آدھ پاؤ اور ایک چھٹانک ہے تو تم چھٹانک کی اور آدھ پاؤ کی نشانی ملا کر لکھ دو اس طرح =ما۔ تین چھٹانک ہو جائے گا' اس طرح اگر چھٹانک کم سیر بھر لکھنا ہو تو دیکھو کہ چھٹانک کم سیر کس کو کہتے ہیں سو ظاہر ہے کہ اس میں ایک آدھ سیر ہے اور ایک پاؤ سیر ہے اور آدھ پاؤ ہے اور ایک چھٹانک ہے اتنی چیزیں اس میں ہیں تو تم ان سب کی نشانیاں ملا کر آگے پیچھے لکھ دو اور اس طرح =ما۔ بس یہ چھٹانک کم سیر ہو گیا اسی طرح جو کچھ تم کو لکھنا ہو اس کو پہلے سوچ لو کہ اس میں کیا کیا چیزیں ہیں جتنی چیزیں اس میں معلوم ہوں سب کی نشانیاں لکھ کر اخیر میں (ما۔) بنا دو اور اتنا یاد رکھو کہ نشانیاں جہاں لکھی جائیں گی بڑی نشانی پہلے لکھیں گے اور چھوٹی چیز کی نشانی پیچھے لکھیں گے اور سیر اگر زیادہ لکھنے ہوں تو (ما۔) سے پہلے اتنا ہی ہندسہ بنا

دو اور ہندسے تم کو پہلے حصہ میں معلوم ہو چکے ہیں ان کو پھر دیکھ لو مثلاً ہم کو دو سیر لکھنا تھا تو (ما۔) سے پہلے دو کا ہندسہ یعنی 2 بنا دیا جیسے تم اوپر لکھا ہوا دیکھ رہی ہو اور من سے آگے دو من کو (منواں) لکھتے ہیں اور اس سے آگے لکھنے کا قاعدہ آگے آتا ہے جس جگہ گز اور گرہ لکھنے کا طریقہ لکھا جائے گا وہاں دیکھ لو۔

چھدام سے دس ہزار روپے تک لکھنے کا طریقہ

چھدام' دھیلہ' پاؤ آنہ یعنی ایک پیسہ' آدھ آنہ' پون آنہ' ایک آنہ' سوا آنہ' ڈیڑھ آنہ' پونے دو آنے' دو آنے' 6 دام تین آنے 6 دام اسی طرح جتنے آنے لکھنے ہوں اتنا ہی ہندسہ لکھ کر اس کے آگے یہ (/) نشانی کر دو' مثلاً تم کو بارہ آنے لکھنے ہیں تو اول بارہ کا ہندسہ لکھو اس طرح 21 پھر اس کے آگے اس طرح کا بنا دو (/) تو دونوں سے مل کر یہ شکل بن جائے گی (12۔) یہ بارہ آنے ہو گئے۔ اگر تم کو دو آنے یا ڈھائی آنے یا پونے تین آنے لکھنے ہوں تو یہ سوچو کہ اس میں کے چیزیں ہیں جیسے اوپر کے بیان میں سوچا تھا۔ مثلاً پونے تین آنے میں سوچنے سے معلوم ہوا کہ ایک دو آنے ہیں اور ایک آدھ آنہ ہے اور ایک پاؤ آنہ ہے بس تم سب کی نشانیاں اس طرح لکھ دو۔ (20۔) بس یہ پونے تین آنے ہو گئے اسی طرح جو چاہے لکھ دو۔ روپے سے کم تو اس طرح ہندسہ بنا کر لکھیں گے مثلاً پونے سولہ آنے کو اس طرح لکھیں گے (15۔) اور جب روپیہ پورا ہو جائے تو اور شکل شروع ہو گی اس طرح ایک روپیہ' دو روپے' تین روپے' چار روپے' پانچ روپے' چھ روپے' سات روپے' آٹھ روپے' نو روپے' دس روپے' گیارہ روپے' بارہ روپے' تیرہ روپے' چودہ روپے' پندرہ روپے' سولہ روپے' سترہ روپے' اٹھارہ روپے' انیس روپے' بیس روپے' تیس روپے' چالیس روپے' پچاس روپے' ساٹھ روپے' ستر روپے' اسی روپے' نوے روپے' سو روپے' اب یاد رکھو کہ اگر تم کو درمیان کی گنتی کے روپے لکھنے ہوں تو یہ سوچو کہ اس گنتی میں کیا کیا چیزیں ہیں' مثلاً ہم کو اکیس لکھنا ہے تو اکیس کہتے ہیں ایک اور بیس کو'

تو تم یوں کرو کہ ایک واسطے تو یہ نشانی لکھو جو گیارہ میں دس کی رقم سے پہلے لکھی ہے
یعنی (لہ) اور بیس کے واسطے بیس کی نشانی آگے لکھ دو' دونوں سے مل کر یہ شکل بن
جائے گی (لہ عہ) یہ اکیس ہو گئے' اسی طرح بائیس میں سوچنے سے دو اور بیس معلوم
ہوئے تو دو کے واسطے وہ نشانی لکھو جو بارہ کی رقم میں دس کی رقم سے نیچے لکھی ہے
یعنی (ء) اور اس کے اوپر بیس کی نشانی لکھ دو' دونوں سے مل کر یہ شکل ہو جائے گی
(عء) یہ بائیس ہو گئے' اسی طرح تین کے لئے وہ رقم لکھو جو تیرہ میں دس کی رقم کے
نیچے لکھی ہے یعنی (مہ) اور چار کے لئے چودہ والی رقم لکھو یعنی (للعہ) اور پانچ کے
لیے پندرہ والی یعنی (صہ) اور چھ کے لئے سولہ والی یعنی (ـ) اور سات کے لئے
سترہ والی یعنی (مھ) اور آٹھ کے لیے اٹھارہ والی یعنی (ہ) اور نو کے لئے انیس والی
یعنی (لعہ) اور ان کے اوپر بیس کی یا تیس یا جونسی گنتی ہو اس کی رقم کو لکھ دو' مثلاً ہم کو
چھپن لکھنا منظور ہے تو چھپن کو سوچو کہ کس کو کہتے ہیں چھ اور پچاس کو کہتے ہیں تو تم
یوں کرو کہ سولہ کی رقم میں دیکھو کہ بیس کی رقم کے نیچے کیسی نشانی بنی ہے (ـ) اس کو
اول لکھ لو پھر دیکھو کہ پچاس کی رقم کس طرح لکھی جاتی ہے تو اس کی یہ صورت ملی اس
پچاس کی رقم کو اس پہلی رقم کے اوپر لکھ دو یہ شکل بن جائے گی یہ قاعدہ ہم نے بتلا دیا
ہے اب تم اس قاعدہ کے زور سے ننانوے تک سب رقمیں سوچ سوچ کے لکھو اور
استاد یا استانی کو دکھلا دو۔ سو روپے' تین روپے' چار سو روپے' پانچ سو روپے' چھ سو
روپے' سات سو روپے' آٹھ سو روپے' نو سو روپے' ایک ہزار روپے' دو ہزار روپے
تین ہزار روپے' چار ہزار روپے' پانچ ہزار روپے' چھ ہزار روپے' سات ہزار روپے'
آٹھ ہزار روپے' نو ہزار روپے' دس ہزار روپے۔ اور اگر روپے اتنے لکھنے ہوں کہ اس
میں ہزار کی بھی ہے اور سو بھی اور اس سے کچھ کم بھی ہے تو سب کی رقمیں آگے پیچھے
اوپر نیچے لکھیں گے اسی طرح کہ ہزار کی رقم پہلے لکھیں گے اس کے اوپر سو کی رقم اس
کے آگے سو سے کم کی رقم' مثلاً ہم کو پانچ ہزار آٹھ سو ننانوے روپے لکھنے ہیں تو اس

طرح لکھیں گے اور جو کچھ آنے بھی ہوں تو ان کو ان سب کے نیچے لکھیں گے مثلاً
ان روپوں کے ساتھ پونے چودہ آنے بھی ہیں تو 31 ۔ تو اس اوپر کی رقم کے نیچے لکھ
دیں گے اور جو کوئی دھیلا چھدام بھی ہو تو ان آنوں کے بعد اس کو لکھ دیں گے مثلاً
اس طرح 13 ۔ 12 دام یہ پونے چودہ آنے اور ایک دھیلا ہو گیا۔

گز اور گرہ لکھنے کا طریقہ

گز کو درعہ کہتے ہیں اور اسی طرح لکھتے ہیں اگر ایک گز لکھنا ہو تو فقط درعہ لکھیں گے
اور دو گز کو درعان لکھتے ہیں اور تین گز یا زیادہ لکھنا ہو تو اوپر جو رقمیں روپوں کی لکھی جا
چکی ہیں وہی رقمیں لکھ کر ان کے آگے لفظ درعہ لکھ دیتے ہیں مثلاً تین گز لکھنا ہو تو
اس طرح لکھیں گے بے درعہ اور چار گز لکھنا ہو تو اس طرح لکھیں گے (للعہ درعہ)
اسی طرح جتنے چاہو لکھتی چلی جاؤ مگر یہ یاد رکھو کہ بعضی رقموں کا جو پچھلا سرا گول مڑا
ہوتا ہے وہ فقط روپوں کے لکھنے میں ہے اور گزوں کے لکھنے میں وہ سرا نہیں موڑا جاتا
مثلاً اگر دس گز لکھنا ہو تو یوں لکھیں گے (ورعہ) اور اگر کچھ گرہ بھی لکھنا ہو تو گز کی رقم
کے نیچے اتنا ہندسہ لکھ کر گرہ کا لفظ لکھ دیتے ہیں مثلاً آٹھ گرہ ہوں تو یوں لکھیں گے
(ورعہ) اسی طرح من کے لکھنے کا طریقہ ہے مثلاً من کو اس طرح لکھیں گے (للعہ
من) اور دس من کو اس طرح لکھیں گے (عا) اس میں اتنی بات اور زیادہ ہے کہ جن
رقموں کا سرا گول مڑا ہوا تھا اس کو سیدھا نہیں لکھتے بلکہ اوپر کو اٹھا دیتے ہیں۔

تولہ ماشہ لکھنے کا طریقہ

اس میں کوئی بکھیڑا نہیں جتنے تولے ماشہ ہوں اول ہندسہ لکھو پھر تولہ ماشہ یا رتی کا لفظ
لکھ دو اور جو کئی چیزیں ہوں سب لکھ دو مثلاً چار تولہ اور چھ ماشہ اور تین رتی لکھنا ہو تو
یوں لکھ دو 4 تولہ 6 ماشہ 3 رتی۔

چھوٹی اور بڑی گنتی کی نشانیوں کا جوڑنا

اس کو خوب سمجھ لینا مثلاً کئی چیزیں خریدیں کوئی روپے کو کوئی آنوں کو کوئی پیسوں کو تو

اب ہم کو سب کا جوڑ کر دیکھنا منظور ہے کہ سب کتنا ہوا یا گھر میں اناج کئی دفعہ آیا ہے کبھی من کبھی سیروں کبھی آدھ سیر یا سنار نے کئی چیزیں سونے کی بنائیں کوئی تو لوں سے کوئی ماشوں ہے اور کوئی رتیوں تو اب سب سونا اس کا کتنا ہوا ان چیزوں کے جوڑنے کی حساب میں ضرورت پڑتی ہے سو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اول سب رقمیں روپے آنے یا سب وزن سیر چھٹانک یا تولے ماشے ہر چیز کے ساتھ لکھ دو پھر ایک طرف دیکھتی آؤ کہ سب میں چھوٹا وزن کہاں کہاں ہے ان سب کو اپنے جی میں جوڑتی جاؤ پھر جوڑ کر یہ دیکھو کہ اس سے بڑی رقم یا بڑے وزن کی گنتی میں پوری پوری چلی گئی یا نہیں اگر چلی گئی تو اس کو پھر اس سے بڑی رقم یا وزن سے جوڑو اور اگر نہیں گئی تو جتنی اس میں بڑے وزن سے کسر رہی ہے اس کسر کو لکھ لو اور جتنا بڑے وزن کی گنتی میں پورا گنتی میں آ گیا یا نہیں اگر پورا گنتی میں آ گیا تو پہلے کی طرح اس کو پھر بڑی رقم یا وزن سے جوڑ لو اور اگر نہیں آیا تو اس کسر کو پہلے لکھے ہوئے کے ساتھ لکھ دو اور جتنا بچا اس کو پھر اس سے بڑی رقم یا وزن سے جوڑ لو اسی طرح اخیر تک حساب ختم کر دو اور لکھ دو جو سب سے اخیر لکھا ہوا ہوگا وہ سارا مل کر جتنا ہوا اس کو میزان کہتے ہیں۔

مثال رقموں کے جوڑنے کی

ململ ۶؍ لٹھا 8۔ شال باف 12 ‘ چین ‘ بٹن ۔ اب ان کا جوڑنا چاہا سب سے چھوٹی رقم ۔ کی ہے اور یہ دو جگہ آئی ہے ‘ دونوں جگہ جوڑا تو ہو گیا تو پھر ۔ بھی اس میں دو جگہیں ہیں اس کو ۔ ان دونوں کے ساتھ جوڑا ڈیڑھ آنہ ہو گیا تو اس کا ایک آنہ تو اور آنوں کی گنتی میں جا سکتا ہے کسر رہی ۔ کی تو اس کو پہلے لکھ دیا اس طرح ۔ اور وہ جو آنہ حاصل ہوا تھا اس کو اور آنوں کے ساتھ جوڑا تو آنے دو جگہ ایک جگہ 8 اور ایک جگہ 12 ۔ اس ایک آنہ کو انکے ساتھ ملا کر جوڑا تو ایک آنہ اور آٹھ آنے ‘ نو آنے ہوئے اور نو آنے اور بارہ آنے اکیس آنے ہوئے اکیس آنوں میں ایک روپیہ اور

پانچ آنے ہیں تو دو پیسہ کے ساتھ لکھ دیا اس طرح (5۔) آگے ایک روپیہ رہا اب دیکھا ان رقموں میں بھی ایک روپیہ ایک جگہ ہے اس روپے کو اس روپے کے ساتھ جوڑ لیا تو دو روپے ہوئے ان دو روپے کی رقم کو اس 5۔ کے ساتھ لکھ دیا اس طرح 5۔ وہ سب دام مل کراتنے ہوئے تو یوں کہیں گے کہ سب کپڑے کی قیمت کی میزان 5۔ رعہ ہوئے اور حساب کے ختم پر لفظ میزان لکھ کر اس رقم کو لکھا کرتے ہیں اس طرح میزان 5۔ رعہ اسی طرح اور روزنوں کو سوچ کر سمجھ کر لکھو اور لکھ کر استاد کو دکھلا دو۔

روزمرہ کی آمدنی اور خرچ لکھنے کا طریقہ

اس کو سیاق کہتے ہیں اور بڑے کام کی چیز ہے کیونکہ زبانی یاد رکھنے میں ایک تو بھول ہو جاتی ہے پھر کبھی خاوند اعتبار نہیں کرتا کبھی سوچ سوچ کر بتلانے سے خواہ مخواہ شبہ ہوتا ہے کبھی یاد نہ آنے سے یا تو جھوٹ بولنا پڑتا ہے یا نہ بتلایا تو شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے اور اس سے نوکروں چاکروں پر بھی دباؤ رہتا ہے وہ کچھ لے کر مکر نہیں سکتے یہ معلوم ہوتا رہتا ہے کہ گھی فلانے دن آیا تھا اور چھٹانک روز کا خرچ ہے۔ تو سیر بھر گھی سولہ دن ہونا چاہیے تھا آٹھ دن میں کیوں ختم ہو گیا۔ ماما یہ نہیں کہہ سکتی کہ بیوی تم کو یاد نہیں رہا سولہ روز ہوئے جب آیا تھا تم کو ہمیشہ اپنے ذمے لازم سمجھنا چاہیے کہ جو رقم ملے اس کو بھی لکھ لیا کرو اور جہاں خرچ ہو اس کو بھی ساتھ ساتھ لکھ لیا کروں دوسرے وقت کے بھروسے نہ رہا کرو اس میں اکثر بھول چوک ہو جاتی ہے لکھنے میں یہ بھی فائدہ ہے کہ کسی پر بدگمانی نہیں ہوتی مثلاً تمہارے پاس دس روپے تھے تم نے چھ اٹھائے مگر یاد رہے پانچ' اب چار ہی روپے رہ گئے اور تمہاری یاد سے پانچ ہی ہیں ایک روپیہ کہیں دے کر بھول گئیں اور سب پر چوری لگاتی ہیں کہ فلانی نے اٹھا لیا ہو گا تم کوئی چیز بے لکھے مت رہنے دیا کرو۔ کپڑے دو تو لکھ کر' قلعی کو برتن دو تو لکھ کر' کوئی چیز منگاؤ تو لکھ کر' اور جو تم کو ملے اس کو بھی لکھ لو اب ہم تم کو آمدنی اور خرچ لکھنے

کا قاعدہ بتلاتے ہیں ایک ایک ہفتہ کا حساب بنالیا کرو چاہے ایک ایک مہینے کا یہ تم کو اختیار ہے' وہ طریقہ یہ ہے کہ مثلاً تم کو ایک ایک مہینہ کا حساب رکھنا منظور ہے اور رمضان شریف سے شروع کرنا ہے تو ایک کتاب بڑے بڑے ورقوں کی بنا لو اور جس ورق سے لکھنا ہو اسکے شروع پر اول یہ عبارت لکھو: ۔(خرچ بابت ماہ رمضان) پھر اس عبارت کے نیچے لفظ جمع کو لکیر کی طرح یوں لکھو: ۔

جمع ____

پھر اس کے نیچے دو لکیریں کھینچ کر ایک لکیر کے سرے پر لفظ بقایا اور دوسری لکیر کے سرے پر لفظ حال لکھو اس طرح۔

بقایا ....

حال ....

اور بقایا کی لکیر کے نیچے جو روپیہ تمہارے پاس پہلے بچا ہو وہ لکھ دو اور حال کی لکیر کے نیچے ذرا یادہ سی جگہ چھوڑے رکھو اور رمضان میں جو آمدنی ہوتی رہے تو تاریخ وار لکھتی رہو اس طرح

بقایا ....

حال ....

یکم رمضان از منشی صاحب 6۔فروخت غلہ 10۔وصول قرضہ از بھائی صاحب 7للعہ اب اسکے بہت نیچے لفظ وجوہ اک لکیر کی شکل میں لکھو اس طرح: ۔

وجوہ ....

اس کے بعد ذرا سی جگہ چھوڑ کر جہاں کہیں اٹھے اس کو تاریخ وار روز کے روز لکھتی رہو اس طرح: ۔یکم رمضان چاول' گھی' 2 رمضان شکر سفید' دودھ والا' 3 رمضان گرم مصالحہ' 4 رمضان مسجد میں تیل' 5 رمضان طالبعلموں کو افطاری وسحری 12 کے لیے' اسی طرح مہینہ بھر تک لکھتی رہو جب مہینہ ختم ہو جائے خرچ کی ساری رقموں کو اوپر

کے طریقہ کے موافق جوڑ کر سب کی میزان اس وجوہ کی لکیر کے نیچے لکھ دو‘ مثلاً ان رقموں کو جوڑا تو عہ ۸ ہوئے ان کو اس لکیر کے نیچے اس طرح لکھو: ۔

وجوہ..

پھر یوں کرو کہ حال کی لکیر کے نیچے جتنی رقمیں ہیں ان سب کو جوڑ کر اس حال کی لکیر کے نیچے لکھ دو مثلاً اس جگہ کی رقموں کو جوڑا تو لمع 24 ہوئے اس کو اس کے نیچے اس طرح لکھ دیا۔

حال..

پھر یوں کرو کہ اس حال کی جوڑی ہوئی رقم کو بقایا کی لکیر کی رقم کے ساتھ جوڑ کر جمع کی لکیر کے نیچے لکھ دو مثلاً اس للعہ کے ساتھ عہ کو جوڑا تو للعہ عہ 34 ہوئے اس کو اس طرح لکھا۔

جمع

اب اس رقم کو وجوہ کی رقم سے دیکھ لو کہ دونوں برابر ہیں یا جمع کی رقم زیادہ ہے اور وجود کی رقم کم ہے یا جمع کی رقم کم ہے اور وجوہ کی زیادہ اگر دونوں برابر ہوں تو حساب جہاں لکھا ہو اختم ہے اس جگہ لفظ تتمہ کو لکیر کی صورت میں لکھ دو اس طرح اور اس کے نیچے بالخیر کا لفظ لکھ دو‘ مطلب یہ کہ کچھ نہیں بچا اور اگر

تتمہ

جمع کی رقم بڑی ہے اور وجوہ کی رقم کم ہے تو معلوم ہوا کہ کچھ روپیہ بچا ہے تو اس تتمہ کی لکیر کے نیچے وہ بچی ہوئی رقم لکھ دو مثلاً اوپر کی مثال میں جمع کی رقم للعہ 34 تھی اور وجوہ کی رقم 20 تھی تو یہ 13 بچے اس کو اس لکیر کے نیچے اس طرح لکھو تتمہ اور اگر جمع کی رقم کم ہو اور وجوہ کی رقم زیادہ ہو تو بجائے تتمہ کے لفظ کے فاضل لکھ کر جتنی رقم زیادہ ہو وہ اس لفظ کے نیچے لکھ دو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس مہینہ میں اس قدر خرچ آمدنی سے زیادہ ہوا ہے ہم اس مثال کی الگ الگ بتلائی باتوں کو اکٹھا لکھ کر

بتلائے دیتے ہیں:۔

جمعہ..

بقایا..

حال..

یکم رمضان از منشی صاحب'6 رمضان فروخت غلہ 10 رمضان وصول از بھائی صاحب وجوھہ یکم رمضان چاول گھی'2 رمضان شکر سفید' دودھ والا 3 رمضان گرم مصالحہ'4 رمضان مسجد میں تل' اور 5 رمضان کو طالبعلموں کو افطاری وسحری کے لیے تتمہ

....

اب اتنی بات کام کی اور یاد رکھو کہ جب تتمہ کی رقم لکھ چکو تو اس رقم کو اور وجوہ کی رقم کو جوڑ کر دیکھو کہ کتنی ہوگئی اگر جمع کی رقم کی برابر ہو تو حساب صحیح ہے اور اگر کم یا زیادہ ہو جائے تو تتمہ کی رقم غلط لکھی گئی پھر سوچ لو کہ کتنا روپیہ خرچ سے بچا ہے اور سوچ کر صحیح لکھو اور پھر اسی طرح تتمہ کی رقم اور وجوہ کی رقم کو جوڑ کر دیکھ لو کہ اب بھی جمع کی رقم برابر ہوئی یا نہیں جب برابر آجائے تو حساب کو صحیح سمجھو۔ دیکھو اوپر کی مثال میں 15 کو جوڑ کر دیکھا تو للعہ ہوئے معلوم ہوا حساب صحیح ہے خوب سمجھ لو اور اگر کچھ فاضل ہو تو اس فاضل کی رقم کو جمع کی رقم کے ساتھ جوڑ کر دیکھو اگر وجوہ کی رقم کے برابر ہو جائے تو فاضل صحیح ہے ورنہ پھر سوچو۔

تھوڑے سے گروں کا بیان

حساب کے چھوٹے چھوٹے قاعدوں کو گر کہتے ہیں' ان سے آسانی کے ساتھ زبانی حساب لگ جاتا ہے تھوڑے سے گر لکھے دیتے ہیں جن کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔

پہلا گر ایک من چیز جتنے روپوں کی ہوگی' اتنے آنوں کی ڈھائی سیر ہوگی' مثلاً ایک من چاول آٹھ روپے کے ہوئے تو آٹھ آنے کے ڈھائی سیر ہوئے اور آٹھ پیسوں کے ڈھائی پاؤ چاول ہوئے۔ دوسرا گر۔ ایک روپے کی جے سیر چیز آئے گی چالیس

روپے کی اتنے من آئے گی مثلاً ایک روپیہ کا ڈیڑھ سیر گھی ہوا تو چالیس روپے کا ڈیڑھ من ہوگا۔ تیسرا گر۔ ایک روپے کی جے سیر چیز آئے گی ایک آنے کی اتنی چھٹانک ہو گی' مثلاً ایک روپے کے بیس سیر گیہوں آئے تو ایک آنہ کے بیس چھٹانک آویں گے یعنی سوا سیر' چوتھا گر:۔ ایک روپے کی جے دھڑی یعنی جے پنسیری کوئی چیز آویں گی۔ تو آٹھ روپے کی اتنے من ہو گی مثلاً ایک روپے کے چار پنسیری گیہوں آئے تو آٹھ روپے کے چار من آویں گے۔ پانچواں 5 گر ایک روپے کا جے گز کپڑا ہوگا ایک آنہ کا اتنی گرہ ہوگا' مثلاً ایک روپے کا چار گز لٹھا ہوا تو ایک آنہ کا چار گرہ ہوگا' یہ حساب کی تھوڑی سی باتیں لکھ دی ہیں جو عورتوں کے لیے بہت ہیں زیادہ کی ضرورت پڑے تو کسی سے سیکھ لو وہ لکھنے سے سمجھ میں نہ آتیں۔

بعضے لفظوں کے معنے جو ہر وقت بولے جاتے ہیں

مہینوں کے عربی اور اردو نام

محرم	صفر	ربیع الاول	ربیع الثانی	جمادی الاولی	جمادی الثانی
دہا	تیرہ تیزی	بارہ وفات	میرانجی	شاہ مدار	خواجہ جی
رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی قعدہ	ذی الحجہ
مریم روزہ	شب برات	رمضان	عید	خالی	بقرعید

ہندی مہینے اور موسم اور فصلیں

پھاگن' چیت' بیساکھ' جیٹھ یہ چار مہینے گرمی کے کہلاتے ہیں اور اساڑھ' ساون' بھادوں' کنوار جس کو اسوج بھی کہتے ہیں یہ چار مہینے برسات کے ہیں اور کاتک' اگھن' جسکو منگسر بھی کہتے ہیں' پوس جس کو پوہ بھی کہتے ہیں ماگھ جس کو ماہ بھی کہتے ہیں' یہ چار مہینے جاڑے کے ہیں اور ان میں جو بارش ہوتی ہے اس کو مہاوٹ کہتے ہیں اور یاد رکھو کو تیسرے برس ان مہینوں میں ایک مہینہ دو دفعہ آتا ہے اس کو لوند کا مہینہ کہتے ہیں' اور یہ بھی یاد رکھو کہ یہ مہینے چاند رات سے شروع نہیں ہوتے بلکہ چاند کے پورے ہونے سے یعنی چودھویں رات سے شروع ہوتے ہیں اور جس فصل میں گیہوں چنا پیدا ہوتا ہے وہ ربیع اور ساڑھی کہلاتی ہے اور جس موسم میں چاول اور نمہا اناج (مکی' باجرہ' جوار وغیرہ) پیدا ہوتا ہے وہ خریف اور ساونی کہلاتی ہے۔

رخوں کے نام

جس طرف سے سورج نکلتا ہے وہ مشرق کہلاتا ہے اور اس کو پورب بھی کہتے ہیں اور جدھر سورج چھپتا ہے وہ مغرب کہلاتا ہے اور پچھم اور پچھاں بھی کہتے ہیں اور جو مشرق کی طرف منہ کر کے کھڑی ہو تو تمہارے داہنے ہاتھ کا رخ جنوب اور دکھن کہلاتا ہے اور بائیں ہاتھ کا رخ شمال اور اتر اور پہاڑ کہلاتا ہے اور قطب تارہ ادھر

ہی دکھلائی دیتا ہے۔

بعض غلط لفظوں کی درستی

ہم اوپر غلط لفظ لکھیں گے اوران کے نیچے صحیح لفظ لکھیں گے بولنے میں ان کا خیال رکھو کیونکہ غلط بولنا بھی ایک عیب ہے۔

غلط	ناٰمحروم	مہجت	چکو	چدر	امام جستہ	نخالص	ناٰمکروہ	منجش
صحیح	محروم	مسجد	چاقو	چادر	ہاون دستہ	خالص	مکروہ	منضج
غلط	لغام	جلدان	دوائت	دیوال	نپاک	نخسہ	رواب	تان تشنہ
صحیح	لگام	جزدان	دوات	دیوار	ناپاک	نسخہ	رعب	طعن وتشنیع

غلط	طوفان	نویل یعنی شادی کی خبر	مین میخ یعنی جھگڑا فساد	تاڑی بجانا	پھاٹکر رونا
صحیح	طوفان	نوید	مین میکھ	تالی بجانا	پھوٹکر رونا

نوٹ:۔چونکہ ڈاکخانہ کے قواعد اکثر بدلتے رہتے ہیں اوربعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ بہشتی زیور میں کوئی قاعدہ دیکھ کر ڈاک خانہ والوں سے الجھتے ہیں اس لئے ڈاک خانہ کے قواعد نہیں لکھے گئے جوضرورت ہوڈاک خانہ والوں سے دریافت کرلیا جائے۔

خط لکھنے پڑھنے کا طریقہ اور قاعدہ

یہ بات تو اس کتاب کے پہلے حصہ میں پڑھ چکی ہو کہ بڑوں کوکس طرح خط لکھتے ہیں اور چھوٹوں کوکس طرح لکھتے ہیں اور لفافہ لکھنے کا کیا قاعدہ ہے اب یہاں اور چند باتیں ضروری کام کی بتلاتے ہیں (1) قلم بنانا سیکھو۔(2) جب لکھنا شروع کرو موٹے قلم سے تختی پر لکھا کرو جب ہاتھ جمنے لگے استاد کی اجازت کے بعد ذرا

باریک قلم سے موٹے کاغذ پر لکھو جب خط خوب پختہ ہوجائے اب باریک قلم سے باریک کاغذ پر لکھو۔(3) جلدی نہ لکھو خوب سنبھال کر حرفوں کو سنوار کر لکھو جس کتاب کو دیکھ کر لکھتی ہو یا استاد نے حرف بنا دیئے ہیں جہاں تک ہوسکے ویسی صورت کے حرف بناؤ جب خط پکا ہوجائے پھر جلدی لکھنے کا ڈر نہیں۔(4) گھسیٹ کر اور کٹے ہوئے اور نقطے چھوڑ چھوڑ کر ساری عمر بھی مت لکھو۔(5) اگر کوئی عبارت غلط لکھی گئی یا جو بات لکھنا منظور نہ تھی وہ لکھی گئی تو اس کو تھوک یا پانی سے مت مٹاؤ لکھنے والوں کے نزدیک یہ عیب سمجھا جاتا ہے بلکہ اس قدر عبارت پر ایک لکیر کھینچ کر اس کو اس طرح اور میرے واسطے ایک دری لیتے آنا اور جو اس مضمون کا پوشیدہ ہی کرنا منظور ہو تو خوب روشنائی بھر دو یا کاغذ بدل دو۔(6) حروف ننھے ننھے اور اوپر تلے چڑھے ہوئے مت لکھو۔(7) طرح طرح کے لکھے ہوئے خط پڑھا کرو اس سے خط پڑھنا آجائے گا۔(8) جس مرد سے شروع سے پردہ ہے اس کو بغیر سخت ناچاری کے کبھی خط مت لکھو۔(9) خط میں کسی کو کوئی بات بے شرمی کی یا ہنسی کی مت لکھو۔(10) جو خط کہیں بھیجنا ہو لکھ کر اپنے شوہر کو دکھلا دیا کرو اور جس کے شوہر نہ ہو وہ اپنے گھر کے مرد کو باپ کو بھائی کو ضرور دکھلا لے۔اس میں ایک تو یہ فائدہ ہے کہ مردوں کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ عقل دی ہے شاید اس میں کوئی بات نامناسب لکھی گئی ہو اور تمہاری سمجھ میں نہ آئی ہو وہ سمجھ کر نکال دیں گے یا سنوار دیں گے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ان کو کسی طرح کا شبہ نہ ہوگا۔یاد رکھو کسی عورت پر شبہ ہوجانا عورت کے لئے مر رہنے کی بات ہے تو ایسے کام کیوں کرو جو تم پر کسی کو شبہ ہو اور اسی طرح جو خط تمہارے پاس آئے وہ بھی اپنے مردوں کو دکھلا دیا کرو۔البتہ جو میاں کو جو خط جائے یا میاں کا خط آئے اگر وہ نہ دکھلاؤ تو کچھ ڈر نہیں مگر اوپر سے آئے ہوئے خط کا لفافہ اور جانے والے خط کا پھر بھی دکھلا دو۔(11) جہاں تک ہوسکے لفافہ اپنے مردوں کے ہاتھ سے لکھوایا کرو۔بعضی دفعہ کوئی ایسی بات ہوجاتی ہے کہ کچہری

دربار میں کسی بات کے پوچھنے کو جانا پڑتا ہے تو عورتوں کے واسطے ایسی بات کس قدر بیجا ہیں ۔(12) کارڈیا دو آنے کا لفافہ اگر پتہ کی طرف سے کچھ بگڑ جائے تو اس کو کبھی دھونا مت بعضی دفعہ ٹکٹ کی جگہ میلی ہو جاتی ہے اور ڈاک والوں کو شبہ ہو جاتا ہے کبھی کوئی مقدمہ نہ کھڑا ہو جائے ایک جگہ ایسا ہو چکا ہے جب سرکاری آدمیوں نے پوچھا تو اس عورت کو دست لگ گئے بڑی مشکل سے وہ قصہ رفع دفع ہوا اور اسی طرح میلا ٹکٹ بھی نہ لگائے ۔(13) جو کاغذ سرکار دربار میں پیش کرنے کا ہو اسی پر بغیر کسی نا رچاری کے اپنے دستخط کبھی مت کرو ۔(14) شوق شوق میں ثواب لینے کے خیال سے ساری دنیا کے خط پتر نہ لکھا کرو کوئی ناچاری ہی آپڑے تو خیر مثلاً کسی غریب کا کوئی کام ضروری اٹکا ہوا ہے اور کوئی لکھنے والا میسر نہیں آتا تو مجبوری کی بات ہے ورنہ کہہ دیا کرو کہ بھائی میں کوئی منشی نہیں ہوں میں اپنا خط غیر مردوں کی نظر سے گذاروں بے شرمی کی بات ہے اپنی ضرورت کے واسطے دو چار کرم کانٹے کھینچ لیتی ہوں جاؤ کسی اور سے لکھواؤ ۔ وجہ یہ ہے کہ بعضی جگہ ایسی ایسی باتوں سے برے مردوں کی نیت بگڑ گئی ہے اللہ بری گھڑی سے بچائے ۔(15) جب خط کا جواب لکھ چکو اس کو چولہے میں جلا دو اس میں ایک تو کاغذ کی بے ادبی نہ ہوگی مارا مارا نہ پھرے گا ۔ دوسرے خط میں ہزار بات ہوتی ہے خدا جانے کس کس آدمی کی نظر پڑے اپنے گھر کی بات دوسری جگہ پہنچنی کیا ضرور ہے البتہ اگر کسی خاص وجہ سے کوئی خط چند روز کے واسطے رکھنا ہی ضروری ہو تو اور بات ہے مگر رکھو تو حفاظت سے صندوقچی وغیرہ میں رکھو مارا مارا نہ پھرے ۔(16) اگر کوئی پوشیدہ بات لکھنا ہو تو پوسٹ کارڈ مت لکھو ۔(17) خط میں تاریخ اور مہینہ اور سن ضرور لکھو جس میں خط لکھ رہی ہو اس کا جونسا دن ہو اس کی تاریخ کو کہتے ہیں جیسے اب مثلاً جمادی الاخری کا مہینہ ہے اور آج اس کا اٹھارواں دن ہے تو اٹھارہویں تاریخ ہوئی ۔ اس کے لکھنے کا یہ طریقہ ہے کہ جونسی تاریخ ہو وہی ہندسہ لکھ کر اس کے بعد مہینہ کا نام لکھ دو ۔ مثلاً جمادی الاخری

کی اٹھارہویں تاریخ کو اس طرح لکھو 81 جمادی الاخری اور سنہ کہتے ہیں برس کو۔ ہم مسلمانوں میں جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی جب سے برسوں کا شمار لیتے ہیں تو اب تک تیرہ سو اسی برس ہو چکے ہیں بس یہی سنہ ہوا اور اس کو ہجری سن کہتے ہیں کیونکہ ہجرت کے حساب سے ہے اور تیرہ سو اسی اس طرح لکھیں گے کہ پہلے لفظ سن ذرا لمبا سا لکھیں گے اور اس کے اوپر یہ ہندسہ لکھیں گے اور اس کے آگے دو چشمی بنا دیں گے اس طرح 1308ھ اور یہ سنہ محرم کے مہینے سے بدل جاتا ہے مثلاً اب جو محرم آئے گا اس سے تیرہ سو اکیاسی (1831) شروع ہوں گے تو تیرہ کا ہندسہ تو اپنی حالت پر رہنے دیں گے اور اسی کی جگہ اکیاسی کا ہندسہ لکھیں گے اس طرح 1831ء اسی طرح ہر محرم سے اس ہندسہ کو بدلتے رہیں گے کہ دوسرے محرم سے 80 کی جگہ 81، لکھیں گے تیسرے محرم کی جگہ 81 کہ جگہ 82 لکھیں گے اور تیرہ کا ہندسہ اپنی جگہ لکھا رہے گا۔ جب بیس سال اور گزر جائیں گے اور پورے چودہ سو برس ہو جائیں گے تب یہ تیرہ کا ہندسہ بدلے گا۔ اس زمانے میں جو لوگ ہوں گے وہ آپس میں اس کے لکھنے کا طریقہ پوچھ لیں گے۔ تاریخ اور سنہ میں بہت فائدے ہیں ایک تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس خط کو آئے ہوئے کتنے دن ہوئے شاید اس میں کوئی بات لکھی ہو اور اب موقع نہ رہا ہو تو نہ ہوگا۔ دوسرے اگر ایک خط میں ایک بات لکھی ہے اور دوسرے میں اس کے خلاف ہے تو اگر تاریخ اور سن نہ ہو تو دیکھنے والے کو یہ نہیں معلوم ہوگا کہ اس میں کون سا پہلا ہے کونسا پچھلا۔ اور میں کونسی بات کروں اور کونسی نہ کروں۔ اور اگر تاریخ اور سنہ ہوگا۔ تو اس سے معلوم ہو جائے گا کہ فلانا خط بعد کا ہے اس کے موافق عمل کرنا چاہیئے اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں۔ (18) پتہ بہت صاف لکھو یہاں کا بھی اور وہاں کا بھی پورے پورے حروف ہوں سب نقطے اور شوشے دیئے ہوں ورنہ بعضی دفعہ بڑی دقت ہو جاتی ہے کبھی تو خط نہیں پہنچتا اور کبھی جواب بھیجنے کے وقت

پتہ نہیں پڑھا جاتا تو جواب نہیں آ سکتا اور ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کرو شاید دوسرے کو یاد نہ رہے اور پہلا خط بھی حفاظت سے نہ رہے۔ (19) ایسے کاغذ پر یا ایسی روشنائی سے مت لکھو کہ حرف پھیل جائیں یا دوسری طرف چھن جائیں کہ پڑھنے میں دقت ہو اور نہ بہت موٹا کاغذ لو کہ بے فائدہ وزن بڑھنے سے محصول بڑھ جائے۔ (20) خط الٹ پلٹ مت لکھو کہ دوسرا اسی ڈھونڈتا پھرے کہ اس کے بعد کی عبادت کونسی ہے۔ ایک طرف سے سیدھا سادہ لکھنا شروع کرو اور ترتیب سے لکھتی چلی جاؤ تا کہ پڑھنے والا سیدھا پڑھتا چلا جائے۔ (21) جب ایک صفحہ لکھ چکو اس کو مٹی سے یا جاذب کاغذ سے خوب خشک کر لو پھر اگلا صفحہ لکھنا شروع کرو ورنہ حرف مٹ جائیں گے پڑھے نہ جائیں گے۔ (22) بعضوں کی عادت ہے کہ قلم میں روشنائی زیادہ لگا لیتے ہیں پھر اس کو چٹائی یا فرش پر یا دیوار پر چھڑک کر روشنائی کم کرتے ہیں یہ بے تمیزی کی بات ہے اول ہی سے روشنائی سنبھال کر لگاؤ۔ اگر زیادہ آ جائے تو دوات کے اندر جھاڑ دو۔

پارسل اور بک پوسٹ

کوئی کتاب یا اشتہار یا ایسے کاغذات جن کا مضمون خط کے طور پر نہ ہو اگر ان کو ایسے طور پر کاغذ میں لپیٹ کر پلندہ بنا دو کہ ڈاک خانے والے اگر کھول کر دیکھنا چاہیں تو باسہولت کھول کر بند کر سکیں۔ اس کو بک پوسٹ پیکٹ یا پلندہ کہتے ہیں۔ اس کا محصول پہلے پچاس گرام تک پندرہ پیسے پھر ہر سو گرام پر دس پیسے ہے۔

1- بک پوسٹ پیکٹ میں خط نوٹ' ہنڈی' اسٹامپ' چیک وغیرہ رکھنے کی ممانعت ہے۔

2- پیکٹ دو فٹ لمبا ایک فٹ چوڑا' ایک فٹ اونچے سے زائد نہ ہو۔

3- پلندہ یا پیکٹ اگر گول بنایا جائے تو تیس انچ لمبا چار انچ قطر سے زائد نہ ہو۔

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ رسالے و اخبارات

سو گرام پر پانچ پیسے اس کے بعد دو سو پچاس گرام تک دس پیسے پھر دو سو پچاس گرام کے بعد ہر سو گرام پر پانچ پیسے۔

رجسٹری کا قاعدہ

اگر خط، پیکٹ، پارسل وغیرہ کی زیادہ حفاظت چاہو تو اس کی رجسٹری کرا دو۔ محصول کے علاوہ ستر پیسے فیس رجسٹری اور دے دو۔ ڈاک خانے سے ایک رسید ملے گی اس کو حفاظت سے رکھو۔
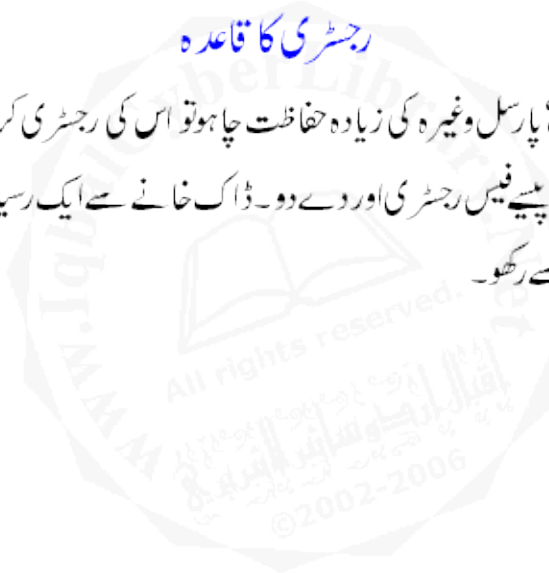
۱۵	فیس بیمہ سو کے بعد ہر ایک سو پر	پانچ ہزار تک	۳۰ = پیسے	
۱۶	فیس بیمہ پانچ ہزار کے بعد	ہر ایک ہزار پر	۱ = پیسے	
۱۷	فیس منی آرڈر	دس روپے تک	۲۰ = پیسے	پھر ہر ۱۰ روپے
۱۸	فیس منی آرڈر دو سو ایک چھ سو	ہر بیس روپے پر	۳۰ = پیسے	پر ۲۰ پیسے دو سو
۱۹	تک	آٹھ الفاظ تک	۴۰ = پیسے	تک
۲۰	فیس تار معمولی	آٹھ الفاظ تک	۴۰۔۲ = پیسے	
۲۱	فیس تار ضروری	آٹھ الفاظ تک	۴۰۔۱ = پیسے	
	فیس جوابی تار			

نیچے لکھی ہوئی صورتوں میں رجسٹری کرانا ضروری ہے

(1) اگر کسی خط یا پارسل کا بیمہ کرایا جائے۔ (2) اگر کوئی پارسل سیلون یا ملک سنگاپور کو بھیجنا ہو۔ (3) اگر پارسل ایسی جگہ بھیجنا ہو جس کے واسطے (کسٹم ڈیکلریشن) یعنی تمام اشیاء کی فہرست معہ قیمت کے لکھنی پڑتی ہے۔ (4) اگر کسی پارسل یا پلندہ کو وی پی کرانا ہو یا پارسل کا وزن ساڑھے پانچ سیر یعنی ۴۴۰ تولہ سے زیادہ ہو (نوٹ) ڈاک خانہ کا سیر اسی روپیہ بھر ہوتا ہے وی پی کا قاعدہ اگر تم کسی کے پاس کتاب یا کوئی چیز بھیج کر اس کی قیمت منگاؤ تو پارسل پیکٹ یا خط پر پانے والے کا پتہ لکھ کر اس کی قیمت اس طرح لکھ دو مثلاً وی پی قیمتی مبلغ (عہ) پانچ روپیہ اور اس کے ساتھ ہی ایک منی آرڈر وی پی کا بھر کر بھیج دو اس کی رجسٹری کرانی ضروری ہے اس لئے حساب سے جتنے ٹکٹ محصول کے ہوں اس سے زیادہ چار آنہ کے ٹکٹ لگا دو اور لے جانے والا ڈاک منشی سے کہے کہ اس کو وی پی کر دو وہاں سے ایک رسید ملے گی۔ اس کو حفاظت کے ساتھ رکھو پانے والے سے قیمت وصول ہو کر تمہارے پاس بذریعہ منی آرڈر جائے گی ایک ہزار روپے سے زیادہ کی وی پی نہیں ہو سکتی۔ وی پی میں آنے کو کسر نہیں جا سکتی ہے سوائے سرکاری وپی پی کے اگر وی پی پانے والے

لینے سے انکار کر دے گا تو بھیجنے والے کو واپس تقسیم کر دی جائے گی۔ مگر ٹکٹوں کی قیمت کسی حالت میں نہیں ملے گی نہ واپسی کا کوئی محصول دینا پڑے گا۔ (5) قیمت طلب وی پی کا بھی بیمہ ہو سکتا ہے' وی پی کا روپیہ اگر ایک ماہ تک وصول نہ ہو تو ڈاک منشی کو لکھ کر دینا چاہئے۔ منی آرڈر کا قاعدہ اگر تم کو دوسری جگہ کچھ روپے آنے منی آرڈر کے ذریعے سے بھیجنا منظور ہو تو ڈاک خانہ سے ایک منی آرڈر فارم اردو کا منگا لو یہ ایک چھپا ہوا کاغذ ہوتا ہے اور اس میں جس طرح لکھا ہو اس کے موافق جس شخص کے پاس تم کو بھیجنا ہے اس کا نام و پتہ اور اپنا نام و پتہ اور روپیہ آنے کی گنتی سب لکھ کر وہ کاغذ اور روپیہ ڈاک خانہ میں بھیج دو اور ساتھ ہی اس کے محصول بھی بھیج دو جو بھی بتلایا جاتا ہے وہاں سے تم کو ایک سید ملے گی اس کو اپنے پاس رکھو جب یہ روپیہ وہاں پہنچ جائے گا اس شخص کے دستخط اس منی آرڈر کے ٹکڑے پر کرا کر وہ ٹکڑا ڈاک خانہ سے تمہارے پاس پہنچایا جائے گا۔ محصول منی آرڈر کا اس طرح ہے۔

نقشہ محصول منی آرڈر

رقم	محصول	رقم	محصول	رقم	محصول	رقم	محصول	رقم
ایک سے ۱۰ روپے تک	۲۰ پیسے	۱۱ روپے سے ۲۰ تک	۴۰ پیسے	۲۱ روپے سے ۳۰ تک	۶۰ پیسے	۳۱ روپے سے ۴۰ تک	۸۰ پیسے	۴۱ روپے سے ۵۰ تک
۵۱ روپے سے ۶۰ تک	ایک روپیہ ۲۰ روپے	۶۱ روپے سے ۷۰ تک	ایک روپیہ ۴۰ پیسے	۷۱ روپے سے ۸۰ تک	ایک روپیہ ۶۰ پیسے	۸۱ روپے سے ۹۰ تک	ایک روپیہ ۸۰ پیسے	۹۱ روپے سے ۱۰۰ تک

(1) نیچے کا ذرا سادہ حصہ ہوتا ہے اس پر لکھنے کی اجازت ہے جس کے پاس بھیجنا ہے اس کو جو چاہو لکھ دو۔ (2) پانے والے کا نام و پتہ نہایت صاف اور صحیح ہونا چاہئے اگر پتہ صحیح نہ ہونے کی وجہ سے کسی دوسرے کو منی آرڈر تقسیم ہو جائے گا تو ڈاک خانہ ذمہ دار نہ ہو گا۔ (3) اگر پانے والا انکار کر دے یا بوجہ غلط پتہ کے منی آرڈر تقسیم نہ ہو تو روپیہ بھیجنے والے کو مل جائے گا مگر منی آرڈر کا محصول نہیں ملے گا۔ (4) اگر تم کو روپیہ بہت جلد بھیجنا ہو تو

منی آرڈر بذریعہ تار بھیج دو۔ اس میں منی آرڈر کے محصول کے علاوہ تار کی فیس اور دینی پڑے گی۔ اور اگر ضروری تار کے ذریعہ سے بھیجنا ہو تو منی آرڈر کے فارم میں اس طرح لکھ دو۔ بذریعہ تار ضروری ورنہ بذریعہ تار ہے۔ قواعد تار کی دو قسمیں ہیں ایک ضروری دوسری معمولی ہندوستان میں خواہ کسی جگہ تار بھیجا جائے حسب ذیل محصول ہوگا۔

اقسام	تعداد الفاظ	محصول	محصول ہر مزید لفظ پر
ضروری	۸	۲۔۴۰	۱۵ پیسے
معمولی	۸	۱۔۲۰	۳۰ پیسے

تھوڑے سے قاعدے جو ہر وقت ضروری کے تھے لکھ دیئے ہیں اگر کوئی زیادہ بات پوچھنی ہو تو ڈاک خانہ سے پچھوا لینا اور کبھی کبھی قاعدہ بھی بدل جاتا ہے مگر جب بدلے کا کسی نہ کسی طرح خبر ہو ہی جائے گی۔

کتاب کا خاتمہ جس میں تین مضمون ہیں

پہلا مضمون

ان میں زیادہ علم حاصل کرنے کا طریقہ اور کچھ کتابوں کے نام ہیں۔ ہم نے اس کتاب میں اللہ تعالی کی مدد سے خوب سوچ سوچ کر دین اور دنیا کی ایسی ضروری باتیں لکھ دی ہیں جن سے زیادہ کام پڑا کرتا ہے اور اگر زیادہ باتیں معلوم کرنا ہوں تو اس کے تین طریقے ہیں۔ ایک تو یہ کہ مردوں کی طرح کچھ فارسی پڑھ کر آگے عربی پڑھنا شروع کرے۔ عربی میں بہت بڑی بڑی اور اچھی اچھی علم کی باتیں ہیں اور سچ یہ ہے کہ دین کے علم کا مزہ اور پوری پوری خبر بغیر عربی کی میسر نہیں اگر اس کی ہمت ہو تو یہ کتاب تو ختم ہونے کو آئی تم اللہ کا نام لے کر ایک کتاب ہے تیسر المبتدی اس کا نام ہے میری ایک دوست مولوی صاحب نے لکھی ہے اور میں نے بڑے شوق سے اس کو لکھوایا ہے اور مجھ کو بہت پسند آئی ہے اور میں اپنی سپردگی کے بچوں کو وہی پڑھواتا ہوں اور ان کو اس کے پڑھنے سے بڑی طاقت ہوتی ہے تم وہ کتاب منگا کر

خوب سمجھ سمجھ کر پڑھنا شروع کردو پھر آگے جو جو پڑھا جائے گا اس کے ترکیب اسی کتاب کے پہلے ورق میں لکھی ہوئی ہے اس کے موافق پڑھتی رہنا تھوڑے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے چاہا تو عربی پڑھنے کی طاقت ہو جائے گی۔ ہم نے پڑھنے کی بھی ایک مختصر اور جلدی حاصل ہونے کی ترکیب نکالی ہے۔ اس ترکیب کے ملنے کا پتہ بھی اسی کتاب کے پہلے ورق میں لکھا ہوا ہے اس کے موافق پڑھ لینا انشاء اللہ تعالیٰ اس وقت سے تین سال کے اندر تم مولون یعنی عربی کی عالمہ ہو جاؤ گی۔ عالموں کے جو درجے ہیں وہ تم کو ملیں گے۔ عالموں کی طرح قرآن وحدیث کا وعظ کہنے لگو گی عالموں کی طرح فتویٰ دینے لگو گی۔ عالموں کی طرح لڑکیوں کو عربی پڑھانے لگو گی پھر تمہارے وعظ اور فتوؤں سے اور پڑھانے اور کتابوں سے جتنوں کو ہدایت ہو گی اور پھر ان سے آگے جتنوں کو ہدایت ہو گی قیامت تک سب کا ثواب تمہارے اعمالنامہ میں لکھا جائے گا دیکھو تھوڑی محنت میں کتنی بڑی دولت مفت ملتی ہے۔

سب سے بڑھ کر طریقہ دین کے علم حاصل کرنے کا تو یہ ہے' دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اگر تمہارے گھر میں کوئی عالم ہو تو خود اور جو تمہارے گھر میں نہ ہو شہر بستی میں ہو تو اپنے مردوں یا ہوشیار لڑکوں کے ذریعے سے ہر طرح کی دین کی باتیں عالموں سے پوچھتی رہو مگر پورے عالم دیندار سے مسئلہ پوچھو اور ادھ کچرا ہو یا دنیا کی محبت میں جائز ناجائز کا خیال اس کو نہ ہو اس کی بات بھروسے کے قابل نہیں۔ تیسرا طریقہ یہ ہے کہ دین کی اردو زبان والی کتابیں دیکھا کرو اور خوب سوچ سوچ کر سمجھا کرو اور جہاں شبہ بھی رہے اپنی سمجھ سے مطلب مت ٹھہرا لیا کرو بلکہ کسی عالم سے تحقیق کر لیا کرو اور اگر موقع ہو تو بہتر تو یہی ہے کہ ان کتابوں کو بھی سبق کے طور پر کسی جاننے والے سے پڑھ لیا کرو' اب یہ سمجھ کہ دین کے نام سے کتابیں اس زمانہ میں بہت پھیل گئی ہیں مگر بعضی کتابیں ان میں صحیح نہیں اور بعضی کتابوں میں کچھ غلط باتیں ملی ہوئی ہیں اور بعضی کتابوں کا اثر دلوں میں اچھا پیدا نہیں ہوتا اور جو کتابیں دین ہی کی

نہیں ہیں وہ تو ہر طرح سے نقصان ہی پہنچاتی ہیں لیکن لڑکیاں اور عورتیں اس بات کو بالکل نہیں دیکھتیں جس کتاب کو دل چاہا خرید کر پڑھنے لگیں پھر ان سے بجائے نفع کے نقصان ہوتا ہے عادتیں بگڑ جاتی ہیں' خیال گندے ہو جاتے ہیں بے تمیزی بیشتری شیطانی قصے پیدا ہوتے ہیں ناحق کو علم بدنام ہوتا ہے کہ صاحب عورتوں کا پڑھانا اچھا نہیں اصل یہ ہے کہ دین کا علم تو ہر طرح اچھی ہی چیز ہے مگر جو دین کا علم ہی نہ ہو یا طریقہ سے حاصل نہ کیا جائے یا اس پر عمل نہ ہو تو اس میں علم دین پر کیا الزام ہو سکتا ہے' اس بے احتیاطی سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ جو کتاب مول لینا یا دیکھنا ہو اول کسی عالم کو دکھلا لو اگر وہ فائدہ کی بتائیں تو دیکھو اگر نقصان کی بتلائیں مت دیکھو بلکہ گھر میں بھی مت رکھو اگر چوری چھپے اپنے کسی بچہ کے پاس دیکھو تو اس کو الگ کر دو' غرض بغیر عالموں کے دکھلائے ہوئے اور بے ان سے پوچھے ہوئے کوئی کتاب مت دیکھو اور کوئی کام مت کرو بلکہ اگر عالم بھی بن جاؤ تب بھی اپنے سے زیادہ جاننے والے عالم سے پوچھ پاچھ رکھو' اپنے عالم پر گھمنڈ مت کرو۔ اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں جن کتابوں کا بہت رواج ہے ان میں سے کچھ کتابوں کے نام نمونہ کے طور پر بتلائیں کہ کون کون کتابیں نفع کی ہیں اور کون کون نقصان کی ہیں ان کے سوا جو اور کتابیں ہیں ان کے مضمون اگر نفع کی کتابوں سے ملتے ہوئے ہوں تو ان کو بھی نفع پہنچانے والی سمجھو نہیں تو نقصان پہنچانے والی سمجھو اور آسان بات یہ ہے کہ کسی عالم کو دکھلا لیا کرو۔

بعضی کتابوں کے نام جن کے دیکھنے سے نفع ہوتا ہے

تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی' ترجمہ مشارق الانوار' سلیقہ ترجمہ ادب المفرد' صلوۃ الرحمن' راہ نجات' نصیحتہ المسلمین' مفتاح الجنتہ' بہشت کا دروازہ' حقیقتہ الصلوۃ مع رسالہ بے نمازاں' رسالہ عقیقہ' رسالہ تجہیز و تکفین' کشف الحاجتہ' ترجمہ مالابد منہ' صفائی معاملات' تمیز الکلام' محاسن العمل' سعادت دارین' صبح کا ستارہ' (لیکن اس کی

روائتیں بہت پکی نہیں) تعلیم الدین' تحفتہ الزوجین' فروغ الایمان' جزاء الاعمال' ضمان الفردوس' رانڈوں کی سادی' زواجر ہندی' منہیات مترجم۔ زلزلۃ الساعتہ۔ ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب کے قیامت نامہ کا نصاب الاحتساب اردو۔ اصلاح الرسوم۔ شریعت کالٹھ۔ تنبیہ الغافلین۔ آثار محشر۔ زجر الشبان والشیبہ۔ عمدۃ النصائح۔ بہشت نامہ۔ دوزخ نامہ۔ زینتہ الایمان تنبیہ النساء۔ تعلیم النساء مع دلہن نامہ ہدایت النسوان۔ مراۃ النساء۔ توبتہ النصوح۔ تہذیب نسواں و ترتیب الانسان۔ بھوپال کی بیگم شاہجہان کی تصنیف یہ بہت اچھی کتاب ہے مگر اس کے مسئلے ہمارے امام کی مذہب کے موافق نہیں تو ایسے مسئلوں میں بہشتی زیور کے موافق عمل کرے۔ اسی طرح علاج معالجہ کی باتوں میں بے حکیم کے پوچھے کتاب دیکھ کر علاج نہ کرے۔ باقی اور باتیں آرام اور نصیحت اور سلیقہ کی جو لکھی ہیں وہ سب برتاؤ کے قابل ہیں۔ فردوس آسیہ۔ راحت القلوب۔ خدا کی رحمت۔ تواریخ حبیب الہ۔ یہ تینوں کتابیں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حال میں ہیں مگر ان میں کہیں کہیں مولد شریف کی محفل کرنے کا اور اس میں کھرے ہونے کا بیان ہے اس کا مسئلہ چھٹے حصے میں آچکا ہے اس مسئلہ کے خلاف نہ کریں۔ قصص الانبیاء' الکلام المبین فی آیات رحمتہ العالمین۔ سر الشہادتین مترجم۔ چشمۂ رحمت۔ اکسیر ہدایت حکایات الصالحین۔ مقاصد الصالحین مناجات مقبول۔ غذائے روح۔ جہاد اکبر۔ تحفہ العشاق۔ گلزار ابراہیم نصیحت نامہ۔ بنجارہ نامہ۔ اعمال قرآنی شفاء العلیل۔ خیر المتین۔ ترجمہ حصن حصین۔ ارشاد مرشد لیکن اس میں جو ذکر و شغل لکھا ہے وہ بغیر پیر کی اجازت کے نہ کرے وظیفوں کا کچھ ڈر نہیں۔ طب احسانی مخزن المفردات انشاء خردافروز۔ کاغذات کارروائی بخط شکست۔ مبادی الحساب۔ مرقع نگارین۔ تہذیب السالکین۔

بعض کتابوں کے نام جن کے دیکھنے سے نقصان ہوتا ہے

دیوان اورغزلوں کی کتابیں ۔اندرسبھا۔قصہ بدرمنیر۔قصہ شاہ یمن ۔داستان امیر حمزہ۔گل بکاؤلی۔الف لیلہ۔نقش سلیمانی ۔فالنامہ۔قصہ ماہ رمضان۔معجزہ آل نبی ۔چہل رسالہ جس میں بعضی کتابیں محض جھوٹی ہیں۔وفات نامہ جس میں بعض روایتیں بالکل بے اصل ہیں۔آرائش محفل۔جنگ نامہ حضرت علی ۔جنگ نامہ محمد حنیف۔تفسیر سورۂ یوسف اس میں ایک تو بعضی روایتیں کچی ہیں۔دوسرے عاشقی و معشوقی کی باتیں عورتوں کو پڑھنا سننا بہت نقصان کی بات ہے۔ہزار مسئلہ۔حیرت الفقہ ۔گلدستۂ معراج ۔نعت ہی نعت ۔دیوان لطف یہ تینوں کتابیں یا جو اس طرح کی ہو نام کو تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف ہے۔مگر بہت سے مضمون ان میں شرع کے خلاف ہیں ۔دعا گنج العرش۔عہدنامہ یہ دونوں کتابیں اور بہت سی ایسی کتابیں ہیں کہ ان کی دعائیں تو اچھی ہیں مگر ان میں جو سندیں لکھی ہیں اور ان میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے بڑے لمبے چوڑے ثواب لکھے ہیں وہ بالکل گھڑی ہوئی باتیں ہیں ۔مرآۃ العروس۔بنات النعش ۔ محصنات ۔ایامی۔ یہ چاروں کتابیں ایسی ہیں کہ ان میں بعضی جگہ تمیز اور سلیقے کی باتیں ہیں اور بعضی جگہ ایسی باتیں ہیں کہ ان سے دین کمزور ہوتا ہے۔ناول کی کتابیں طرح طرح کی ان سب کا ایسا برا اثر ہوتا ہے کہ زہر سے بدتر۔اخبار شہر شہر کے ان میں بھی بہت وقت بے فائدہ خراب ہو جاتا ہے اور بعضے مضمون بھی نقصان کے ہوتے ہیں۔

دوسرا مضمون

اس میں سب حصوں کے پڑھنے پڑھانے کا طریقہ اور جن جن باتوں کا اس میں خیال رکھیں ان سب کا بیان ہے۔پڑھانے والا مرد ہو یا عورت اس کو پہلے دیکھ لے اور اسی کے موافق برتاؤ کرے تو پڑھنے والیوں اور سیکھنے والیوں کو بہت فائدہ ہو۔(1)۔اول حصے میں الف بے تے کو خوب پہنچوانا چاہیئے اور حرفوں کو ملا کر

پڑھنے کی عادت ڈالنا چاہیئےاور پہچان کے بعد جہاں تک ہو سکے بچے سے ہی نکلوانا چاہیئے بغیر ضرورت کے خود سہارا نہ لگانا چاہیئے ۔(2) کتاب کے شروع کے ساتھ ہی بچے سے کہو کہ اپنا روزمرہ کا سبق تختی پر لکھ لیا کرے اس طرح کتاب کے ختم ہونے تک یہ ساری کتاب لکھا لو۔اس سے خوب لکھنا آجائے گا۔(3) پہلے حصے میں جو گنتی لکھی ہے اس کی صورت ایسی یاد ہونا چاہیئے کہ بے دیکھے بھی لکھ سکے ۔(4) عقیدے اور مسئلے خوب سمجھا کر پڑھائے اور خود پڑھنے والی کی زبان سے کہلوا دے تا کہ معلوم ہو کہ وہ سمجھ گئی ہے۔(5) جو جو دعائیں کتاب میں آئی ہیں سب کو حفظ سننا چاہیئے ۔(6) جب نماز بچے سے پڑھائی جائے تو اس سے کہو کہ تھوڑے دنوں تک سب سورتیں اور دعائیں پکار کر پڑھے اور تم بیٹھ کر سنا کرو۔جب نماز خوب یاد ہو جائے پھر قاعدے کی موافق پڑھا کرے۔(7) اگر پڑھانے والا مرد ہو یا کوئی مسئلہ بچے کی سمجھ سے زیادہ ہو تو ایسا مسئلہ چھوڑوا دو۔اور کسی رنگ یا پنسل سے نشان بنوا دو جب موقع ہوگا ایسے مسئلوں کو پھر سمجھا دیا جائے گا۔اور مرد اپنی بی بی کے ذریعہ سے شرم کی باتیں سمجھوادے۔(8) چوتھے پانچویں حصے میں ذرا باریک باتیں ہیں اگر بچے کی سمجھ میں نہ آئیں تو چھٹا یا ساتواں یا آٹھواں یا دسواں پہلے پڑھا دو اور ان میں سے جس کو مناسب سمجھو پہلے پڑھا دو۔(9) پڑھنے والی کو تاکید کرو کہ سبق کا بھی خوب مطالعہ رکھا کرے اور طبیعت کے زور سے مطلب نکالا کرے جتنا بھی نکل سکے اور سبق پڑھ کر کئی دفعہ کہا کرے اور اپنے ہی جی سے مطلب بھی کہا کرے اس سے سمجھنے کی طاقت آجاتی ہے پچھلے پڑھے کو کہیں کہیں سے سن لیا کرو تا کہ یاد رہے اور پڑھنے والی کو تاکید کرو آموختہ کچھ مقرر کر کے روز پڑھا کرے اگر دو تین لڑکیاں ہم سبق ہوں تو ان سے کہو کہ آپس میں پوچھ پاچھ لیا کریں۔(10) جو کتابیں کتاب کی پڑھتی جائیں جب پڑھنے والی اس کے خلاف کرے اس کو فوراً ٹوک دیا کرو اور اسی طرح جب کوئی دوسرا آدمی کوئی خلاف کام کرے اور نقصان پہنچ جائے تو پڑھنے

والیوں کو جتانا چاہیئے کہ دیکھو فلا نے نے کتاب کے خلاف کام کیا اور نقصان ہوا اس طرح سے اچھی باتوں کی بھلائی اور بری باتوں کی برائی خوب دل میں بیٹھ جائے گی۔

تیسرا مضمون

اس میں نیکیوں کے زیور کی تعریف میں وہی شعر ہیں جو اس کتاب کے دیباچہ میں لکھی گئی تھیں یہی نیکیاں بہشت کے زیور ہیں تو ان شعروں کو اس کتاب کے نام اور مضمون سے بھی لگاؤ ہے اور ان سے نیکیوں کی محبت دل میں اور زیادہ ہو گی اور اس جھوٹے زیور کی حرص کم ہو گی۔ اسی کی حرص نے اس سچے زیور کو بھلا رکھا ہے۔ اگر کسی نے دیباچہ میں یہ شعریں نہیں دیکھی ہوں گی تو وہ یہاں پڑھ لے گی اور اگر پہلے دیکھ چکی ہو گی تو اور زیادہ عمل کا خیال ہو گا اس واسطے ان کو یہاں لکھ دیا ہے اور کتاب اسی پر ختم ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک راہ پر قائم رکھ کر ہم سب کا خاتمہ بالخیر کریں وہ شعر یہ ہیں۔

نظم اصلی انسانی زیور

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی اماں جان سے
آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ بتا دیجئے مجھے!
اور جو بد زیب ہیں وہ بھی جتا دیجئے مجھے!
تا کہ اچھے اور برے میں مجھ کو بھی ہو امتیاز
اور مجھ پر آپ کی برکت سے کھل جائے یہ راز
یوں کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی مری
گوش دل سے بات سن لو زیوروں کی تم ذری
سیم وزر کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا!
پر نہ میری جان ہونا تم کبھی ان پر فدا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے
چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات
دین و دنیا کی بھلائی جس سے ایجاں آئے ہاتھ
سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام
چلتے ہیں جس کے ذریعے سے ہی سب انساں کے کام
بالیاں ہوں کان میں اے جان گوش ہوش کی
او نصیحت لاکھ تیرے جھومکوں میں ہو بھری
اور آویزے نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں
گر کرے ان پر عمل تیرے نصیبے تیز ہوں
کان کے پتے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب

کان میں رکھو نصیحت دیں جو اوراق کتاب
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے در کار ہوں!!
نیکیاں پیاری مری تیرے گلے کے ہار ہوں
قوت بازو کا حاصل تجھ کو بازو بند ہو
کامیابی سے سدا تو خرم و خرسند ہو
ہیں جو سب بازو کے زیور سب کے بیکار ہیں
ہمتیں بازو کی اے بیٹی تری درکار ہیں
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے
دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
کیا کروگی اے مری جاں زیور خلخال کو
پھینک دینا چاہئے بیٹی بس اس جنجال کو
سب سے اچھا پاؤں کا زیور یہ ہے نور بصر
تو م رہو ثابت قدم ہر وقت راہ نیک پر
سیم و زر کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں
راستی سے پاؤں پھسلے گر نہ میری جاں کہیں

ملقب بہ

اصلی بہشتی گوھر

دیباچہ قدیمہ

بعد الحمد و الصلوٰۃ یہ رسالہ بہشتی گوہر تتمہ ہے بہشتی زیور کا جو اس کے قبل دس حصوں میں شائع ہو چکا ہے اور جس کے اخیر حصہ کے ختم پر اس تتمہ کی خبر اور ضرورت کو ظاہر کیا جا چکا ہے لیکن بوجہ کم فرصتی کے اس کے جمیع مسائل کو اصل کتب فقہ متداولہ سے نقل کرنے کی نوبت نہیں آئی بلکہ رسالہ علم الفقہ کو جو لکھنو سے شائع ہوا ہے اور جس میں اکثر جگہ اصل کتب کا حوالہ بھی دیدیا گیا ہے ایک طالب علمانہ نظر سے مطالعہ کر کے اس میں اس سے تتمہ کے مناسب یعنی ضروری مسائل جو مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں مقصوداً اور کسی عارضی مصلحت سے مسائل مشترکہ تبعاً منتخب کر کے ایک جگہ جمع کرنا کافی سمجھا گیا ہے البتہ مواقع ضرورت میں اصل کتب سے بھی مراجعت کر کے اطمینان کیا گیا اور جہاں کہیں مضامین یا حوالہ کتب کی غلطیاں تھیں ان سب کی اصلاح اور درستی کر دی گئی اور کہیں کہیں قدرے کمی بیشی یا تغیر عبارت سے مختصر اضافہ بھی کیا گیا جس سے یہ مجموعہ من وجہ مستقل اور من وجہ غیر مستقل ہو گیا اور بعض ضروری مسائل صفائی معاملات سے بھی لئے گئے۔ کچھ بعید نہیں کہ بعض مسائل مہمہ اس میں رہ گئے ہوں اس لئے عام ناظرین سے درخواست ہے کہ ایسے ضروری مسائل سے بعنوان سوال اطلاع فرمادیں کہ طبع آئندہ میں اضافہ کر دیا جائے خاص اہل علم سے امید ہے کہ ایسی ضروریات کو از خود اس کے اخیر میں مثل اضافہ حصہ دہم اصل کتاب بطور ضمیمہ کے ملحق فرمادیں چونکہ اس میں مختلف ابواب کے مسائل ہیں اس لئے بہشتی زیور کے جن حصوں کا اس میں تتمہ ہے جن میں زیادہ مقدار حصہ سوم کے تتمہ کی ہے ان کے مناسب اس کا تجریہ کے ہر جزو مضمون کے ختم

پر جلی قلم سے لکھ دیا جائے گا کہ یہاں فلاں حصہ کا تتمہ ختم ہوا اور آگے فلاں حصہ کا تتمہ شروع ہوتا ہے۔ سو مناسب اور سہل اور مفید طریقہ ہوگا کہ جب کوئی مرد یا لڑکا کوئی حصہ بہشتی زیور کا مطالعہ میں یا درس میں ختم کر چکے تو قبل اس کے کہ اس کا آئندہ حصہ شروع کیا جائے اس حصہ مختومہ کا تتمہ اس رسالہ میں سے اس کے ساتھ دیکھ لیا جائے۔ پھر اصل کتاب کا حصہ آئندہ دیکھا پڑھا جائے اسی طرح اس کا ختم بھی ایسا ہی کیا جائے۔

اشرف علی عفی عنہ آخر ربیع اول 1314ء
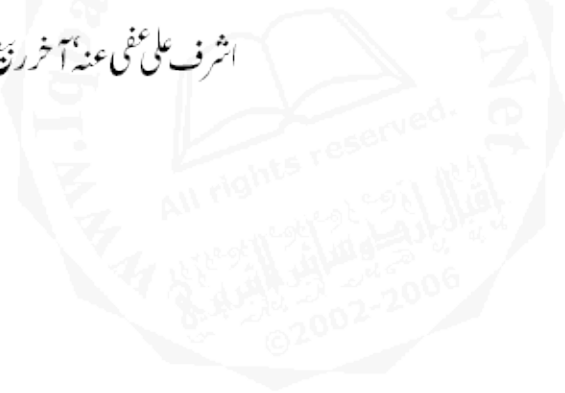
وغیرہ توڑے گانہیں ورنہ اس کو جس قدر پانی کی حاجت ہے تم خود نکال کر یا نکلوا کر اس کے حوالہ کر دو۔ البتہ اپنے کھیت یا باغ کو پانی دینا بغیر اس شخص کی اجازت کی دوسرے لوگوں کو جائز نہیں اس سے ممانعت کر سکتا ہے۔ یہی حکم ہے خود رو گھاس کا اور جس قدر نباتات بے تنہ ہیں سب گھاس کے حکم میں ہیں البتہ تنہ دار درخت زمین والے کی مملوک ہیں۔ مسئلہ نمبر 4: اگر ایک شخص دوسرے کے کنویں یا نہر سے کھیت کو پانی دینا چاہے اور وہ کنویں یا نہر والا اس سے کچھ قیمت لے تو جائز ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔ مشائخ بلخ نے فتویٰ جواز کا دیا ہے۔ مسئلہ نمبر 5: دریا۔ تالاب۔ کنویں وغیرہ سے جو شخص اپنے کسی برتن میں مثل گھڑے مشک وغیرہ کے پانی بھر لے تو وہ اس پانی کا مالک ہو جائے گا اس پانی سے اس شخص کی اجازت کے بغیر کسی کو استعمال کرنا درست نہیں۔ البتہ اگر پیاس سے بے قرار ہو جائے تو زبردستی بھی چھین لینا جائز ہے جب کہ پانی والے کی سخت حاجت سے زائد موجود ہو مگر اس پانی کا ضمان دینا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 6: لوگوں کے پینے کے لئے جو پانی رکھا ہوا ہو جیسے گرمیوں میں راستوں پر پانی رکھ دیتے ہیں۔ اس سے وضو۔ غسل درست نہیں۔ ہاں اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہیں اور جو پانی وضو کے واسطے رکھا ہو اس سے پینا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 7: اگر کنویں میں ایک دو مینگنی گر جائے اور وہ ثابت نکل آئے تو کنویں ناپاک نہیں ہوتا۔ خواہ وہ کنواں جنگل کا ہو یا بستی کا اور من ہو یا نہ ہو۔

پاکی ناپاکی کے مسائل

مسئلہ نمبر 1: غلہ گاہنے کے وقت یعنی جب اس پر بیلوں کو چلاتے ہیں اگر بیل غلہ پر پیشاب کر دیں تو ضرورت کی وجہ سے وہ معاف ہے یعنی غلہ اس سے ناپاک نہ ہوگا اور اگر اس وقت کے سوا دوسرے وقت میں پیشاب کریں تو ناپاک ہو جائے گا۔ اس لئے کہ یہاں ضرورت نہیں۔ مسئلہ نمبر 2: کافر کھانے کی شے جو

بناتے ہیں اس کو اور اسی طرح ان کے برتن اور کپڑے وغیرہ کو ناپاک نہ کہیں گے تاوقتیکہ اس کا ناپاک ہونا کسی دلیل یا قرینہ سے معلوم نہ ہو۔ مسئلہ نمبر 3: بعض لوگ جو شیر وغیرہ کی چربی استعمال کرتے ہیں۔ اور اس کو پاک جانتے ہیں یہ درست نہیں ہاں اگر طبیعت حاذق دیندار کی یہ رائے ہو کہ اس مرض کا علاج سوا چربی کے اور کچھ نہیں تو ایسی حالت میں بعض علماء کے نزدیک درست ہے لیکن نماز کے وقت اس کو پاک کرنا ضروری ہوگا۔ مسئلہ نمبر 4: راستوں کی کیچڑ اور ناپاک پانی معاف ہے بشرطیکہ بدن کپڑے میں نجاست کا اثر نہ معلوم ہو فتویٰ اسی پر ہے باقی احتیاط یہ ہے کہ جس شخص کی بازار اور راستوں میں زیادہ آمد و رفت نہ ہو وہ اس کے لگنے سے بدن اور کپڑے پاک کر لیا کرے چاہے ناپاکی کا اثر بھی محسوس نہ ہو۔ مسئلہ نمبر 5: نجاست اگر جلائی جائے تو اس کا دھواں پاک ہے وہ اگر جم جائے اور اس سے کوئی چیز بنائی جائے تو وہ پاک ہے۔ جیسے نوشادر کو کہتے ہیں کہ نجاست کے دھوئیں سے بنتا ہے۔ مسئلہ نمبر 6: نجاست کے اوپر جو گرد و غبار ہو وہ پاک ہے۔ بشرطیکہ نجاست کی تری نے اس میں اثر کر کے اس کو تر نہ کر دیا ہو۔ مسئلہ نمبر 7: نجاستوں سے جو بخارات اٹھیں وہ پاک ہیں۔ پھل وغیرہ کے کیڑے پاک ہیں لیکن ان کا کھانا درست نہیں اگر ان میں جان پڑ گئی ہو اور گولر وغیرہ سب پھلوں کے کیڑوں کا یہی حکم ہے۔ مسئلہ نمبر 8: کھانے کی چیزیں اگر سڑ جائیں اور بو کرنے لگیں تو ناپاک نہیں ہوتیں جیسے گوشت حلوہ وغیرہ مگر نقصان کے خیال سے ان کا کھانا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 9: مشک اور اس کا نافہ پاک ہے اور اسی طرح عنبر وغیرہ۔ مسئلہ نمبر 10: سوتے میں آدمی کے منہ سے جو پانی نکلتا ہے وہ پاک ہے۔ مسئلہ نمبر 11: گندہ انڈا حلال جانور کا پاک ہے بشرطیکہ ٹوٹا نہ ہو۔ مسئلہ نمبر 12: سانپ کی کینچلی پاک ہے۔ جس پانی سے کوئی نجس چیز دھوئی جائے وہ نجس ہے خواہ وہ پانی پہلی دفعہ کا ہو یا دوسری دفعہ کا یا تیسری دفعہ کا لیکن ان

پانیوں میں اتنا فرق ہے اگر پہلی دفعہ کا پانی کسی کپڑے میں لگ جائے تو یہ کپڑا تین دفعہ دھونے سے پاک ہوگا اور اگر دوسری دفعہ کا پانی لگ جائے تو صرف دو دفعہ دھونے سے پاک ہوگا۔ اور اگر تیسری دفعہ کا لگ جائے تو ایک ہی دفعہ دھونے سے پاک ہو جائے گا۔ مسئلہ نمبر 13: مردہ انسان جس پانی سے نہلایا جائے وہ پانی نجس ہے۔ مسئلہ نمبر 14: سانپ کی کھال نجس ہے یعنی وہ جو اس کے بدن سے لگی ہوئی ہے۔ کیونکہ کیچلی پاک ہے۔ مسئلہ نمبر 15: مردہ انسان کے منہ کا لعاب نجس ہے۔ مسئلہ نمبر 16: اکہرے کپڑے میں ایک طرف مقدار معافی سے کم نجاست لگے اور دوسری طرف سرایت کر جائے اور ہر طرف مقدار سے کم ہو لیکن دونوں کا مجموعہ اس مقدار سے بڑھ جائے تو وہ زیادہ سمجھی جائے گی اور معاف نہ ہوگی۔ مسئلہ نمبر 17: دودھ دھوتے وقت دو ایک مینگنی دودھ میں پڑ جائیں یا تھوڑا سا گوبر بقدر دو ایک مینگنی کے گر جائے تو معاف ہے بشرطیکہ گرتے ہی نکال ڈالا جائے۔ (اور اگر دودھ دوہنے کے وقت کے علاوہ گر جائے گی تو ناپاک ہو جائے گا)۔ مسئلہ نمبر 18: چار پانچ سال کا ایسا لڑکا جو وضو کو نہیں سمجھتا وہ اگر وضو کرے یا دیوانہ وضو کرے تو یہ پانی مستعمل نہیں۔ مسئلہ نمبر 19: پاک کپڑا برتن اور نیز دوسری پاک چیزیں جس پانی سے دھوئی جائیں اس سے وضو اور غسل درست ہے بشرطیکہ پانی گاڑھا نہ ہو جائے اور محاورے میں اس کو ماء مطلق یعنی صرف پانی کہتے ہوں اور اگر برتن وغیرہ میں کھانے پینے کی چیز لگی ہو تو اس کے دھون سے وضو اور غسل کے جواز کی شرط یہ ہے کہ پانی کے تین وصفوں سے دو وصف باقی ہوں گو ایک وصف بدل گیا ہو اور اگر دو وصف بدل جائیں تو پھر درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 20: مستعمل پانی کا پینا اور کھانے کی چیزوں میں استعمال کرنا مکروہ ہے اور وضو غسل اس سے درست نہیں۔ ہاں ایسے پانی سے نجاست دھونا درست ہے۔ مسئلہ نمبر 21: زمزم کے پانی سے بے وضو کو وضو کرنا نہ چاہیئے اور

اسی طرح وہ شخص جس کو نہانے کی حاجت ہو اس سے غسل نہ کرے اور اس سے ناپاک چیزوں کا دھونا اور استنجا کرنا مکروہ ہے۔ہاں اگر مجبوری ہو کہ پانی ایک میل سے درے نہ مل سکے اور ضروری طہارت کسی اور طرح بھی حاصل نہ ہو سکتی ہو تو یہ سب باتیں زمزم کے پانی سے جائز ہیں۔ مسئلہ نمبر 22: عورت کے وضو اور غسل کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو اور غسل نہ کرنا چاہیئے گو ہمارے نزدیک اس سے وضو وغیرہ جائز ہے مگر امام احمدؒ کے نزدیک جائز نہیں اور اختلاف سے بچنا اولی ہے۔ مسئلہ نمبر 23: جن مقاموں پر خدائے تعالی کا عذاب کسی قوم پر آیا ہو جیسے ثمود اور عاد کی قوم اس مقام کے پانی سے وضو اور غسل نہ کرنا چاہیئے مثل مسئلہ بالا اس میں بھی اختلاف ہے مگر یہاں بھی اختلاف سے بچنا اولی ہے اور مجبوری کو اس کا بھی وہی حکم ہے جو زمزم کے پانی کا ہے۔ مسئلہ نمبر 24: تنور اگر ناپاک ہو جائے تو اس میں آگ جلانے سے پاک ہو جائے بشرطیکہ بعد گرم ہونے کے نجاست کا اثر نہ رہے۔ مسئلہ نمبر 25: ناپاک زمین پر مٹی وغیرہ ڈال کر نجاست چھپادی جائے اس طرح کہ نجاست کی بو نہ آئے مٹی کا اوپر کا حصہ پاک ہے مسئلہ نمبر 26: ناپاک تیل یا چربی کا صابون بنالیا جائے تو پاک ہو جائے گا۔ مسئلہ نمبر 27: فصد کے مقام یا اور کسی عضو کو جو خون پیپ کے نکلنے سے نجس ہو گیا ہو اور دھونا نقصان کرتا ہو تو صرف تر کپڑے سے پونچھ دینا کافی ہے اور بعد آرام ہونے کے بھی اس جگہ کا دھونا ضروری نہیں۔ مسئلہ نمبر 28: ناپاک رنگ اگر جسم میں یا کپڑے میں لگ جائے یا بال اس ناپاک رنگ سے رنگین ہو جائیں تو صرف اس قدر دھونا کہ پانی صاف نکلنے لگے کافی ہے اگر چہ رنگ دور نہ ہو۔ مسئلہ نمبر 29: اگر ٹوٹے ہوئے دانت کو جو ٹوٹ کر علیحدہ ہو گیا ہے۔ اس کی جگہ رکھ کر جما دیا جائے خواہ پاک چیز سے یا ناپاک چیز سے اور اسی طرح اگر کوئی ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کو نکالنا نہ چاہیئے بلکہ خود بخود پاک ہو جائے گا۔ مسئلہ نمبر 30: ایسی ناپاک چیز کو

جو چکنی ہو جیسے تیل گھی مردار کی چربی اگر کسی چیز میں لگ جائے اور اس قدر دھوئی جائے کہ پانی صاف نکلنے لگے تو پاک ہو جائے گی اگر چہ اس ناپاک چیز کی چکنا ہٹ باقی ہو۔ مسئلہ نمبر 31: ناپاک چیز پانی میں گرے اور اس کے گرنے سے چھینٹیں اڑ کر کسی پر جا پڑیں تو وہ پاک ہیں بشرطیکہ اس نجاست کا کچھ اثر ان چھینٹوں میں نہ ہو۔ مسئلہ نمبر 32: دوہرا کپڑا یا روئی کا کپڑا اگر ایک جانب نجس ہو جائے اور ایک جانب پاک ہو تو کل ناپاک ہو جائے گا نماز اس پر درست نہیں بشرطیکہ ناپاک جانب کا حصہ نمازی کے کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے کی جگہ ہو اور دونوں کپڑے باہم سلے ہوئے نہ ہوں تو پھر ایک کے ناپاک ہونے سے دوسرا ناپاک نہ ہو بلکہ دوسرے پر نماز درست ہے بشرطیکہ اوپر کا کپڑا اس قدر موٹا ہو کہ اس میں سے نیچے کی نجاست کا رنگ اور بو ظاہر نہ ہوتی ہو۔ مسئلہ نمبر 33: مرغی اور کوئی پرندہ پیٹ چاک کرنے اور اس کی آلائش نکالنے سے پہلے پانی میں جوش دی جائے جیسا کہ آج کل انگریزوں اور ان کے ہم منش ہندوستانیوں کا دستور ہے تو وہ کسی طرح پاک نہیں ہو سکتی۔ مسئلہ نمبر 34: چاند یا سورج کی طرف پاخانہ یا پیشاپ کے وقت منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ ہے۔ نہر اور تالاب وغیرہ کے کنارے پاخانہ پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ اگر چہ نجاست اس میں نہ گرے اور اسی طرح ایسے درخت کے نیچے جس کے سایہ میں لوگ بیٹھتے ہوں اور اسی طرح پھل پھول والے درخت کے نیچے جاڑوں میں جس کی بدبو سے نمازیوں کو تکلیف ہو۔ قبرستان میں یا ایسی جگہ جہاں لوگ وضو یا غسل کرتے ہوں راستے میں اور ہوا کے رخ پر۔ سوراخ میں راستے کے قریب اور قافلہ یا کسی مجمع کے قریب مکروہ تحریمی ہے حاصل یہ ہے کہ ایسی جگہ جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں اور ان کو تکلیف ہو اور ایسی جگہ جہاں سے نجاست بہہ کر اپنی طرف آئے مکروہ ہے۔

وضو کا بیان

مسئلہ نمبر 1: ڈاڑھی کا خلال کرے اور تین بار منہ دھونے کے بعد خلال کرے اور تین بار سے زیادہ خلال نہ کرے۔ مسئلہ نمبر 2: جو سطح رخسارہ اور کان کے درمیان میں ہے اس کا دھونا فرض ہے خواہ ڈاڑھی نکلی ہو یا نہیں۔ مسئلہ نمبر 3: ٹھوڑی کا دھونا فرض ہے بشرطیکہ ڈاڑھی کے بال اس پر نہ ہوں تو اس قدر کم ہوں کہ کھال نظر آئے مسئلہ نمبر 4: ہونٹ کا جو حصہ کہ ہونٹ بند ہونے کے بعد دکھائی دیتا ہے۔ اس کا دھونا فرض ہے۔ مسئلہ نمبر 5: ڈاڑھی یا مونچھ یا بھوں اگر اس قدر گھنی ہوں کہ اس کے نیچے کی کھال نظر نہ آئے تو کھال کا دھونا جو اس سے چھپی ہوئی ہے۔ فرض نہیں بلکہ وہ بال ہی قائم مقام کھال کے ہیں ان پر سے پانی بہا دینا کافی ہے۔ مسئلہ نمبر 6: بھویں یا ڈاڑھی یا مونچھ اگر اس قدر گھنی ہوں کہ اس کے نیچے چھپ جائے اور نظر نہ آئے تو ایسی صورت میں اس قدر بالوں کا دھونا واجب ہے جو حد چہرہ کے اندر ہیں باقی بال جو حد مذکورہ سے آگے بڑھ گئے ہوں ان کا دھونا واجب نہیں۔ مسئلہ نمبر 7: اگر کسی شخص کے مشترک حصہ کا کوئی جزو باہر نکل آئے جس کو ہماری عرف میں کانچ نکلنا کہتے ہیں تو اس سے وضو جاتا رہے گا خواہ وہ اندر خود بخود چلا جائے یا کسی لکڑی کپڑے ہاتھ وغیرہ کے ذریعے سے اندر پہنچایا جائے۔ مسئلہ نمبر 8: منی اگر بغیر شہوت خارج ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ مثلاً کسی نے کوئی بوجھ اٹھایا یا کسی اونچے مقام سے گر پڑا اور اس صدمہ سے منی بغیر شہوت خارج ہوگئی۔ مسئلہ نمبر 9: اگر کسی کے حواس میں خلل ہو جائے لیکن یہ خلل جنون اور مدہوشی کی حد کو نہ پہنچا ہو تو وضو نہ جائے گا۔ مسئلہ نمبر 10: نماز میں اگر کوئی شخص سو جائے اور سونے کی حالت میں قہقہہ لگائے تو وضو نہ جائے گا۔ مسئلہ نمبر 11: جنازے کی نماز اور تلاوت کے سجدے میں قہقہہ لگانے سے وضو نہیں جاتا۔ بالغ ہو یا نابالغ۔

ہے۔اور یہ حکم جب ہے کہ قرآن شریف اور سیپاروں کے علاوہ کسی کاغذ یا کپڑے وغیرہ میں کوئی آیت لکھی ہو اور اس کا کچھ حصہ سادہ بھی ہو۔ مسئلہ نمبر 3: ایک آیت سے کم لکھنا مکروہ نہیں اگر کتاب وغیرہ میں لکھے اور قرآن شریف میں ایک آیت سے کم کا لکھنا بھی جائز نہیں۔ مسئلہ نمبر 4: نابالغ بچوں کو حدث اصغر کی حالت میں بھی قرآن مجید کا دینا اور چھونے دینا مکروہ نہیں۔ مسئلہ نمبر 5: قرآن مجید کے سوا اور آسمانی کتابوں میں مثل توریت وانجیل وزبور وغیرہ کے بے وضو صرف اسی مقام کو چھونا مکروہ ہے جہاں لکھا ہو۔ سادے مقام کا چھونا مکروہ نہیں اور یہی حکم قرآن مجید کی منسوخ التلاوت آیتوں کا ہے۔ مسئلہ نمبر 6: وضو کے بعد اگر کسی عضو کی نسبت نہ دھونے کا شبہ ہو لیکن وہ عضو متعین نہ ہو تو ایسی صورت میں شک دفع کرنے کے لئے بائیں پیر کو دھوئے اسی طرح اگر وضو کے درمیان کسی عضو کی نسبت یہ شبہ ہو تو ایسی حالت میں اخیر عضو کو دھوئے مثلاً کہنیوں تک ہاتھ دھونے کے بعد یہ شبہ ہو تو منہ دھو ڈالے اور اگر پیر دھوتے وقت یہ شبہ ہو تو کہنیوں تک ہاتھ دھو ڈالے یہ اس وقت ہے کہ اگر کبھی کبھی یہ شبہ ہوتا ہو اور اگر کسی کو اکثر اس قسم کا شبہ ہوتا تو اس کو چاہیئے کہ اس شبہ کی طرف خیال نہ کرے اور اپنے وضو کو کامل سمجھے۔ مسئلہ نمبر 7: مسجد کے فرش پر وضو کرنا درست نہیں ہاں اگر اس طرح وضو کرے کہ وضو کا پانی مسجد میں نہ گرنے پائے تو خیر' اس میں اکثر جگہ بے احتیاطی ہوتی ہے کہ وضو ایسے موقع پر کیا جاتا ہے کہ پانی وضو کا فرش مسجد پر بھی گرتا ہے۔

غسل کا بیان

مسئلہ نمبر 1: حدث اکبر سے پاک ہونے کے لئے غسل فرض ہے اور حدث اکبر کے پیدا ہونے کے چار سبب ہیں۔ پہلا سبب خروج منی یعنی منی کا اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہو کر جسم سے باہر نکلنا خواہ سوتے میں یا جاگتے میں' بیہوشی میں یا ہوش میں' جماع سے یا بغیر جماع کے' کسی خیال وتصور سے یا خاص حصے کو حرکت دینے

سے یا اور کسی طرح سے۔ مسئلہ نمبر 2: اگر منی اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہوئی مگر خاص حصے سے باہر نکلتے وقت شہوت نہ تھی تب بھی غسل فرض ہو جائے گا' مثلاً منی اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہوئی مگر اس نے خاص حصہ کے سوراخ کو ہاتھ سے بند کرلیا یا روئی وغیرہ رکھ لی تھوڑی دیر کے بعد جب شہوت جاتی رہی تو اس نے خاص حصہ کے سوراخ سے ہاتھ یا روئی ہٹالی اور منی بغیر شہوت خارج ہوگئی تب بھی غسل فرض ہو جائے گا۔ مسئلہ نمبر 3: اگر کسی کے خاص حصے سے کچھ منی نکلی اس نے غسل کر لیا بعد غسل کے دوبارہ کچھ بغیر شہوت کے نکلی تو اس صورت میں پہلا غسل باطل ہو جائے گا دوبارہ پھر غسل فرض ہے بشرطیکہ یہ باقی منی قبل سونے کے اور قبل پیشاب کرنے کے اور قبل چالیس قدم یا اس سے زیادہ چلنے کے نکلے مگر اس باقی منی کے نکلنے سے پہلے اگر نماز پڑھ لی ہو تو وہ نماز صحیح رہے گی اس کا اعادہ لازم نہیں۔ مسئلہ نمبر 4: کسی کے خاص حصے سے بعد پیشاب کے منی نکلے تو اس پر بھی غسل فرض ہو گا بشرطیکہ شہوت کے ساتھ ہو۔ مسئلہ نمبر 5: اگر کسی مرد یا عورت کو اپنے جسم یا کپڑے پر سو اٹھنے کے بعد تری معلوم ہو تو اس میں بہت سی صورتیں ہیں۔ منجملہ ان کے آٹھ صورتوں میں غسل فرض ہے (1) یقین یا گمان غالب ہو جائے کہ یہ منی ہے اور احتلام یاد ہو (2) یقین ہو جائے کہ یہ منی ہے۔ اور احتلام یاد نہ ہو (3) یقین ہو جائے کہ یہ مذی ہے اور احتلام یاد ہو (4) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہے اور احتلام یاد ہو (5) شک ہو کہ یہ منی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد ہو (6) شک ہو کہ یہ مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد ہو (7) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد ہو (8) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی اور احتلام یاد نہ ہو۔ مسئلہ نمبر 6: اگر کسی شخص کا ختنہ نہ ہوا ہو اور اس کی منی خاص حصہ کے سوراخ سے باہر نکل کر اس کھال کے اندر رہ جائے جو ختنہ میں کاٹ ڈالی جاتی ہے تو اس پر غسل فرض ہو جائے گا۔ اگرچہ وہ منی اس کھال سے باہر نہ نکلی ہو۔ دوسرا سبب ایلاج یعنی کسی باشہوت

مرد کے خاص حصہ کے سر کا کسی زندہ عورت کے خاص حصہ میں کسی دوسرے زندہ آدمی کے مشترک حصہ میں داخل ہونا خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا خنثٰی اور خواہ منی گرے یا نہ گرے اس صورت میں اگر دونوں میں غسل کے صحیح ہونے کی شرطیں پائی جاتی ہیں یعنی دونوں بالغ ہوں تو دونوں پر ورنہ جس میں جاتی ہیں اس پر غسل فرض ہو جائے گا۔ مسئلہ نمبر 7: اگر عورت کمسن ہو مگر ایسی کمسن نہ ہو کہ اس کے ساتھ جماع کرنے سے اس کے خاص حصے اور مشترک حصے کے مل جانے کا خوف ہو تو اس کے خاص حصے میں مرد کے خاص حصے کا سر داخل ہونے سے مرد پر غسل فرض ہو جائے گا۔ اگر وہ مرد بالغ ہے۔ مسئلہ نمبر 8: جس مرد کے خصیے کٹ گئے ہوں اس کے خاص حصے کا سر اگر کسی کے مشترک حصہ یا عورت کے خاص حصے میں داخل ہو تب بھی غسل دونوں پر فرض ہو جائے گا اگر دونوں بالغ ہوں ورنہ اس پر جو بالغ ہو۔ مسئلہ نمبر 9: اگر کسی مرد کے خاص حصہ کا سر کٹ گیا ہو تو اس کے باقی جسم سے اس مقدار کا اعتبار کیا جائے گا یعنی اگر بقیہ عضو میں سے بقدر حشفہ داخل ہو گیا تو غسل واجب ہو گا ورنہ نہیں۔ مسئلہ نمبر 10: اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے کو کپڑے وغیرہ لپیٹ کر داخل کرے تو اگر جسم کی حرارت محسوس ہو تو غسل فرض ہو جائے گا مگر احتیاط یہ ہے کہ جسم کی حرارت محسوس ہو یا نہ ہو غسل فرض ہو جائے گا۔ مسئلہ نمبر 11: اگر کوئی عورت شہوت کے غلبہ میں اپنے خاص حصہ میں کسی بے شہوت مرد یا جانور کے خاص حصہ کو یا کسی لکڑی وغیری کو یا اپنی انگلی کو داخل کرے تب بھی اس پر غسل فرض ہو جائے گا۔ منی گرے یا نہ گرے مگر یہ شارح منیہ کی رائے ہے اور اصل مذہب میں بغیر انزال غسل واجب نہیں۔

تیسرا سبب: ۔حیض سے پاک ہونا۔ چوتھا سبب: ۔نفاس سے پاک ہونا۔ ان کے مسائل بہشتی زیور میں گزر چکے۔ دکھو حصہ دوم۔

جن صورتوں میں غسل فرض نہیں

مسئلہ نمبر 1: منی اگر اپنی جگہ سے بشہوت جدا نہ ہوتو اگر چہ خاص حصہ سے باہر نکل آئے غسل فرض نہ ہوگا مثلاً کسی شخص نے کوئی بوجھ اٹھایا یا اونچائی سے گر پڑا یا کسی نے اس کو مارا اور اس صدمہ سے اس کی منی بغیر شہوت کے نکل آئی تو غسل فرض نہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 2: اگر کوئی مرد کسی کم سن عورت کیساتھ جماع کرے تو غسل فرض نہ ہوگا بشرطیکہ کپڑا اس قدر موٹا ہو کہ جسم کی حرارت اور جماع کی لذت اس کی وجہ سے محسوس نہ ہومگر احوط یہ ہے کہ غیبت حشفہ سے غسل واجب ہو جائے گا۔ مسئلہ نمبر 3: اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے کا جزو مقدار سر حشفہ سے کم داخل کرے تب بھی غسل فرض نہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 4: مذی اور ودی کے نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔ مسئلہ نمبر 5: استحاضہ سے غسل فرض نہیں ہوتا۔ مسئلہ نمبر 6: اگر کسی شخص کو منی جاری رہنے کا مرض ہوتو اس کے اوپر اس منی کے نکلنے سے غسل فرض نہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 7: سو اٹھنے کے بعد کپڑوں پر تری دیکھے تو ان صورتوں میں غسل فرض نہیں ہوتا (1) یقین ہو جائے کہ یہ مذی ہے اور احتلام یاد نہ ہو۔ (2) شک ہو کہ یہ منی ہے یا ودی اور احتلام یاد نہ ہو (3) شک ہو کہ یہ مزی ہے اور ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو (4'5) یقین ہو جائے کہ یہ ودی ہے اور احتلام یاد ہو یا نہ ہو (6) شک ہو کہ یہ منی ہے اور مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو۔ ہاں پہلی' دوسری اور چھٹی صورت میں احتیاطاً غسل کر لینا واجب ہے اگر غسل نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی کیونکہ اس میں امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ اور طرفین کا اختلاف ہے۔ امام ابو یوسفؒ نے غسل واجب نہیں کہا اور طرفین نے واجب کہا ہے اور فتویٰ قول طرفین پر ہے۔ مسئلہ نمبر 8: حقنہ (عمل) کے مشترک حصے میں داخل ہونے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔ مسئلہ نمبر 9: اگر مرد اپنا خاص حصہ کسی عورت یا مرد کی ناف میں داخل کرے اور منی نہ نکلے تو اس پر غسل فرض نہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 10: اگر کوئی شخص خواب میں اپنی منی گرتے ہوئے دیکھے اور منی گرنے کی لذت بھی اس کو محسوس

ہو مگر کپڑوں پر تری یا کوئی اور اثر معلوم نہ ہو تو غسل فرض نہ ہوگا۔

جن صورتوں میں غسل واجب ہے

(1) اگر کوئی کافر اسلام لائے اور حالت کفر میں اس کو حدث اکبر ہوا ہو اور وہ نہ نہایا ہو یا نہایا ہو مگر شرعاً وہ غسل صحیح نہ ہوا ہو تو اس پر بعد اسلام لانے کے نہانا واجب ہے (2) اگر کوئی شخص پندرہ برس کے عمر سے پہلے بالغ ہو جائے اور اسے پہلا احتلام ہو تو اس پر احتیاطاً غسل واجب ہے اور اس کے بعد جو احتلام ہو یا پندرہ برس کی عمر کے بعد ختم ہو تو اس پر غسل فرض ہو۔ (3) مسلمان مرد کی لاش کو نہلانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔

جن صورتوں میں غسل سنت ہے

(1) جمعہ کے دن نماز فجر کے بعد سے جمعہ تک ان لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے جن پر نماز جمعہ واجب ہو (2) عیدین کے دن بعد فجر ان لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے جن پر عیدین کو نماز واجب ہے۔ (3) حج یا عمرے کے احرام کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔ (4) حج کرنے والے کو عرفہ کے دن بعد زوال کے غسل کرنا سنت ہے۔

جن صورتوں میں غسل کرنا مستحب ہے

(1) اسلام لانے کے لئے غسل کرنا متحب ہے۔ اگر حدث اکبر سے پاک ہو۔ (2) کوئی مرد یا عورت جب پندرہ برس کی عمر کو پہنچے اور اس وقت تک کوئی علامت جوانی کی اس میں نہ پائی جائے تو اس کو غسل کرنا مستحب ہے (3) پچھنے لگوانے کے بعد اور جنون اور مستی اور بیہوشی دفع ہو جانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے (4) مردے کو نہلانے کے بعد نہلانے والوں کو غسل کرنا مستحب ہے (5) شب برات یعنی شعبان کی پندرھویں رات کو غسل کرنا مستحب ہے (6) لیلۃ القدر کی راتوں میں اس شخص کو غسل کرنا مستحب ہے جس کو لیلۃ القدر معلوم ہوئی ہو (7) مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے (8) مزدلفہ میں ٹھہرنے کے لیے دسویں تاریخ

کی صبح کو طلوع فجر کے بعد غسل مستحب ہے (9) طواف زیارت کے لیے غسل مستحب ہے (10) کنکری پھینکنے کے وقت غسل مستحب ہے (11) کسوف اور خسوف اور استسقاء کی نمازوں کے لئے غسل مستحب ہے (12) خوف اور مصیبت کی نماز کے لیے غسل مستحب ہے (13) کسی گناہ سے توبہ کرنے کے لیے غسل مستحب ہے (14) سفر سے واپس آنے والے کو غسل مستحب ہے جب وہ اپنے وطن پہنچ جائے (15) مجلس عامہ میں جانے کے لیے اور نئے کپڑے پہننے کے لیے غسل مستحب ہے (16) جس کو قتل کیا جاتا ہے اس کو غسل کرنا مستحب ہے۔

حدث اکبر کے احکام

مسئلہ نمبر 1: جب کسی پر غسل فرض ہو اس کو مسجد میں داخل ہونا حرام ہے۔ ہاں اگر کوئی سخت ضرورت ہو تو جائز ہے۔ مثلاً کسی کے گھر کا دروازہ مسجد میں ہو اور دوسرا کوئی راستہ اس کے نکلنے کا سوا اس کے نہ ہو اور نہ وہاں کے سوا دوسری جگہ رہ سکتا ہو تو اس کو مسجد میں تیمم کر کے جانا جائز ہے یا کسی مسجد میں پانی کا چشمہ یا کنواں یا حوض ہو اور اس کے سوا کہیں پانی نہ ہو تو اس مسجد میں تیمم کر کے جانا جائز ہے مسئلہ نمبر 2: عید گاہ میں اور مدرسے اور خانقاہ وغیرہ میں جانا جائز ہے مسئلہ نمبر 3: حیض و نفاس کی حالت میں عورت کی ناف اور زانو کے درمیان کے جسم کو یا اس سے اپنے جسم کو ملانا جب کوئی کپڑا درمیان میں نہ ہو اور جماع کرنا حرام ہے۔ مسئلہ نمبر 4: حیض و نفاس کی حالت میں عورت کا بوسہ لینا اور جھوٹا پانی وغیرہ پینا اور اس سے لپٹ کر سونا اور اس کے ناف اور ناف کے اوپر اور زانو اور زانو کے نیچے کے جسم سے اپنے جسم کو ملانا اگرچہ کپڑا درمیان میں نہ ہو اور ناف اور زانو کے درمیان میں کپڑے کے ساتھ ملانا جائز ہے بلکہ حیض کی وجہ سے عورت سے علیحدہ ہو کر سونا یا اس کے اختلاط سے بچنا مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 5: اگر کوئی سو کر اٹھنے کے بعد اپنے خاص عضو پر تری دیکھے اور قبل سونے کے اس کے خاص حصے کو استادگی ہو تو اس پر

نمبر 4: جو شخص پانی اور مٹی دونوں کے استعمال پر قادر نہ ہو خواہ پانی اور مٹی نہ ہونے کی وجہ سے یا بیماری سے تو اس کو چاہیے کہ نماز بلا طہارت پڑھ لے پھر اس کو طہارت سے لوٹا لے۔ مثلاً کوئی شخص ریل میں ہو اور اتفاق سے نماز کا وقت آ جائے اور پانی اور وہ چیز جس سے تیمم درست ہے جیسے مٹی اور مٹی کے برتن یا گرد و غبار نہ ہو اور نماز کا وقت جاتا ہو تو ایسی حالت میں بلا طہارت نماز پڑھ لے اسی طرح جیل میں جو شخص ہو اور وہ پاک پانی اور مٹی پر قادر نہ ہو تو بے وضو اور تیمم کے نماز پڑھ لے اور دونوں صورتوں میں نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا۔ مسئلہ نمبر 5: جس شخص کو اخیر وقت پانی ملنے کا یقین یا گمان غالب ہو اس کو نماز کا اخیر وقت مستحب تک رسی ڈول مل جائے گا یا کوئی شخص ریل پر سوار ہو اور یقیناً یا ظناً معلوم ہو کہ اخیر وقت مستحب تک ریل ایسے اسٹیشن پر پہنچ جائے گی جہاں پانی مل سکتا ہے تو اخیر وقت مستحب تک انتظار مستحب ہے۔ مسئلہ نمبر 6: اگر کوئی شخص ریل پر سوار ہو اور اس نے پانی نہ ملنے سے تیمم کیا ہو اور اثناء راہ میں چلتی ہوئی ریل سے اسے پانی کے چشمے تالاب وغیرہ دکھلائی دیں تو اس کا تیمم نہ جائے گا۔ اس لیے کہ اس صورت میں وہ پانی کے استعمال پر قادر نہیں ریل نہیں ٹھہر سکتی اور چلتی ہوئی ریل سے اتر نہیں سکتا۔

تتمہ حصہ اول بہشتی زیور کا تمام ہوا آگے تتمہ حصہ دوم کا شروع ہوتا ہے۔

تتمّہ حصہ دوم

نماز کے وقتوں کا بیان

مدرک:

وہ شخص جس کو شروع سے اخیر تک کسی کے پیچھے جماعت سے نماز ملے اور اس کو مقتدی اور مؤتم بھی کہتے ہیں۔ مسبوق۔ وہ شخص جو ایک رکعت یا اس سے زیادہ ہو جانے کے بعد جماعت میں آ کر شریک ہوا ہو۔ لاحق۔ وہ شخص جو کسی امام کی پیچھے نماز میں شریک ہوا ہو اور بعد شریک ہونے کے اس کی سب رکعتیں یا کچھ رکعتیں

جاتی رہیں خواہ اس وجہ سے کہ وہ سو گیا ہو یا اس کو کوئی حدث ہو جائے اصغر یا اکبر۔
مسئلہ نمبر 1: مردوں کے لئے مستحب ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت شروع کریں کہ روشنی خوب پھیل جائے اور اس قدر وقت باقی ہو کہ اگر نماز پڑھی جائے اور اس میں چالیس پچاس آیتوں کی تلاوت اچھی طرح کی جائے اور بعد نماز کے اگر کسی وجہ سے نماز کا اعادہ کرنا چاہیں تو اسی طرح چالیس پچاس آیتیں اس میں پڑھ سکیں۔ عورتوں کو ہمیشہ اور مردوں کو حالت حج میں مزدلفہ میں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے۔ مسئلہ نمبر 2: جمعہ کی نماز کا وقت بھی وہی ہے جو ظہر کی نماز کا ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ ظہر کی نماز گرمیوں میں کچھ تاخیر کر کے پڑھنا بہتر ہے خواہ گرمی کی شدت ہو یا نہیں اور جاڑوں کے زمانہ میں جلد پڑھنا مستحب ہے اور جمعہ کی نماز ہمیشہ اول وقت پڑھنا سنت ہے جمہور کا یہی قول ہے۔ مسئلہ نمبر 3: عیدین کی نماز کا وقت آفتاب کے اچھی طرح نکل آنے کے بعد شروع ہوتا ہے دوپہر سے پہلے تک رہتا ہے آفتاب کے اچھی طرح نکل آنے سے یہ مقصود ہے کہ آفتاب کی زردی جاتی رہے اور روشنی ایسی تیز ہو جائے کہ نظر نہ ٹھہرے اس کی تعین کے لئے فقہاء نے لکھا ہے کہ بقدر ایک نیزے کے بلند ہو جائے۔ عیدین کی نماز جلد پڑھنا مستحب ہے۔ مگر عیدالفطر کی نماز اول وقت سے کچھ دیر میں پڑھنا چاہیئے۔ مسئلہ نمبر 4: جب امام خطبے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہو اور خطبہ جمعہ کا یا عیدین کا یا حج وغیرہ کا ہو تو ان وقتوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور خطبہ نکاح اور ختم قرآن میں بعد شروع خطبہ کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 5: جب فرض نماز کی تکبیر کہی جاتی ہو اس وقت بھی نماز مکروہ ہے۔ ہاں اگر فجر کی سنت نہ پڑھی ہوں اور کسی طرح یہ یقین یا ظن غالب ہو جائے کہ ایک رکعت جماعت سے مل جائے گی یا بقول بعض علماء تشہد ہی مل جانے کی امید ہو تو فجر کی سنتوں کا پڑھ لینا مکروہ نہیں یا جو سنت مئوکدہ شروع کر دی ہو اس کو پورا کر لے۔ مسئلہ نمبر 6:

نہ پھر نے پائے اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں طرف منہ پھرلیا کرے اس طرح کہ سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھر نے پائے اور فجر کی اذان میں بعد حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خیر من النوم. بھی دومرتبہ کہے پس کل الفاظ اذان کے پندرہ ہوئے اور فجر کی اذان کے سترہ اور اذان کے الفاظ کو گانے کے طور پر نہ ادا کرے اور نہ اس طرح کہ کچھ پست آواز سے اور کچھ بلند آواز سے اور دومرتبہ اللہ اکبر کہہ کر اس قدر سکوت کرے کہ سننے والا اس کا جواب دے سکے اور اللہ اکبر کے سوا دوسرے الفاظ میں بھی ہر لفظ کے بعد اسی قدر سکوت کر کے دوسرا لفظ کہے۔ مسئلہ نمبر 6: اقامت کا طریقہ بھی یہی ہے صرف فرق اس قدر ہے کہ اذان مسجد سے باہر کہی جاتی ہے یعنی یہ بہتر ہے اور اقامت مسجد کے اندر۔ اور اذان بلند آواز سے کہی جاتی ہے اور اقامت پست آواز سے۔ اور اقامت میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ نہیں بلکہ بجائے اس کے پانچوں وقت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ دومرتبہ۔ اور اقامت کہتے وقت کانوں کے سوراخوں کا بند کرنا بھی نہیں اس لئے کہ کان کے سوراخ آواز بلند ہونے کے لئے بند کئے جاتے اور وہ یہاں مقصود نہیں۔ اور اقامت میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حی علی الفلاح کہتے وقت داہنے بائیں جانب منہ پھیرنا بھی نہیں ہے یعنی ضرور نہیں ورنہ بعض فقہاء نے لکھا ہے۔

اذان و اقامت کے احکام

مسئلہ نمبر 1: سب فرض عین نمازوں کے لئے ایک بار اذان کہنا مردوں پر سنت مؤکدہ ہے۔ مسافر ہو یا مقیم جماعت کی نماز ہو یا تنہا اور نماز ہو یا قضا۔ اور نماز جمعہ کے لئے دوبار اذان کہنا۔ مسئلہ نمبر 2: اگر نماز کسی ایسے سبب سے قضا ہوئی جو جس میں عام لوگ مبتلا ہوں تو اس کی اذان اعلان کے ساتھ دی جائے اور اگر کسی خاص سبب سے قضا ہوئی ہو تو اذان پوشیدہ طور پر آہستہ کہی جائے تا کہ لوگوں کو اذان سن کر نماز قضا ہونے کا علم نہ ہو اس لئے کہ نماز کا قضا ہو جانا غفلت اور سستی پر

هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادِ۔ مسئلہ نمبر 10: جمعہ کی پہلی اذان سن کر تمام کاموں کو چھوڑ کر جمعہ کی نماز کے لئے جامع مسجد جانا واجب ہے خرید وفروخت یا کسی اور کام میں مشغول ہونا حرام ہے مسئلہ نمبر 11: اقامت کا جواب دینا بھی مستحب ہے واجب نہیں اور قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃِ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا کہے مسئلہ نمبر 12: آٹھ صورتوں میں اذان کا جواب نہ دینا چاہیئے ۔(1) نماز کی حالت میں (2) خطبہ سننے کی حالت میں خواہ خطبہ جمعہ کا ہو یا اور کسی چیز کا (3) حیض و نفاس میں یعنی ضرور نہیں (4) علم دین پڑھنے پڑھانے کی حالت میں (5) جماع کی حالت میں (6) پیشاب یا پاخانہ کی حالت میں (7) کھانا کھانے کی حالت میں یعنی ضرور نہیں ہاں بعد ان چیزوں کی فراغت کے اگر اذان ہوئے زیادہ دیر نہ ہوئی ہو تو جواب دینا چاہئے ورنہ نہیں ۔

اذان اور اقامت کے سنن اور مستحبات

اذان اور اقامت کے سنن دو قسم کے ہیں بعض موذن کے متعلق ہیں اور بعض اذان اور اقامت کے متعلق لہذا ہم پہلے نمبر پانچ تک موذن کی سنتوں کا ذکر کرتے ہیں اس کے بعد اذان کی سنتیں بیان کریں گے (1) موذن مرد ہونا چاہیئے عورت کی اذان و اقامت مکروہ تحریمی ہے اگر عورت اذان کہے تو اس کا اعادہ کر لینا چاہیئے اقامت کا اعادہ نہیں ۔ اس لئے کہ تکرار اقامت مشروع نہیں بخلاف تکرار اذان کے (2) موذن کا عاقل ہونا مجنون اور مست اور نا سمجھ بچے کی اذان اور اقامت مکروہ ہے اور ان کی اذانوں کا اعادہ کر لینا چاہیئے نہ اقامت کا (3) موذن کا مسائل ضروریہ اور نماز کے اوقات سے واقف ہونا اگر جاہل آدمی اذان دے تو اس کو موذنوں کے برابر ثواب نہ ملے گا (4) موذن کا پرہیزگار اور دیندار ہونا اور لوگوں

کے حال سے خبر دار رہنا۔ جو لوگ جماعت میں نہ آتے ہوں ان کو تنبیہ کرنا۔ یعنی اگر یہ خوف نہ ہو کہ مجھ کو کوئی ستا دے گا۔ (5) موذن کا بلند آواز ہونا (6) اذان کا کسی اونچے مقام پر مسجد سے علیحدہ کہنا اور اقامت کا مسجد کے اندر کہنا مسجد کے اندر اذان کہنا مکروہ تنزیہی ہے۔ ہاں جمعہ کی دوسری اذان کا مسجد کے اندر منبر کے سامنے کہنا مکروہ نہیں بلکہ تمام اسلامی شہروں میں معمول ہے۔ (7) اذان کا کھڑے ہو کر کہنا اگر کوئی شخص بیٹھے بیٹھے اذان کہے تو مکروہ ہے اور اس کا اعادہ کرنا چاہیئے ہاں اگر مسافر سوار ہو یا مقیم اذان صرف اپنی نماز کے لئے کہے تو پھر اعادہ کی ضرورت نہیں۔ (8) اذان کا بلند آواز سے کہنا۔ ہاں اگر صرف اپنی نماز کے لیے کہے تو اختیار ہے مگر پھر بھی زیادہ ثواب بلند آواز میں ہوگا۔ (9) اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخوں کو انگلیوں سے بند کرنا مستحب ہے (10) اذان کے الفاظ کا ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا اور اقامت کا جلد جلد سنت ہے یعنی اذان کی تکبیروں میں ہر دو تکبیر کے بعد اس قدر سکوت کرے کہ سننے والا اس کا جواب دے سکے اور تکبیر کے علاوہ اور الفاظ میں ہر ایک لفظ کے بعد اسی قدر سکوت کر کے دوسرا لفظ کہے اور اگر کسی وجہ سے اذان بغیر اس قدر ٹھہرے ہوئے کہہ دے تو اس کا اعادہ مستحب ہے اور اگر اقامت کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر کہے تو اس کا اعادہ مستحب نہیں (11) اذان میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہتے وقت داہنی طرف منہ پھیرنا اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں طرف کو منہ کو پھیرنا سنت ہے خواہ وہ اذان نماز کی ہو یا کسی اور چیز کی مگر سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائے (12) اذان اور اقامت کا قبلہ رو ہو کر کہنا بشرطیکہ سوار نہ ہو۔ بغیر قبلہ رو ہونے کے اذان و اقامت کہنا مکروہ تنزیہی ہے (13) اذان کہتے وقت حدث اکبر سے پاک ہونا ضروری ہے۔ اور دونوں حدثوں سے پاک ہونا مستحب ہے اور اقامت کہتے وقت دونوں حدثوں سے پاک ہونا ضروری ہے اگر حدث اکبر کی حالت میں کوئی شخص اذان کہے تو مکروہ تحریمی ہے اور اس اذان کا اعادہ مستحب ہے

اسی طرح اگر کوئی حدث اکبر یا اصغر کی حالت میں اقامت کہے تو مکروہ تحریمی ہے، مگر اقامت کا اعادہ مستحب نہیں (14) اذان اور اقامت کے الفاظ کا ترتیب وار کہنا سنت ہے اگر کوئی شخص موخر لفظ کو پہلے کہہ جائے مثلاً اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے پہلے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ جائے یا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ سے پہلے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہہ جائے تو اس صورت اسی موخر لفظ کا اعادہ ضروری ہے جس کو اس نے مقدم کہہ دیا ہے پہلی صورت میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ کر اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر کہے اور دوسری صورت میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ کہہ کر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پھر کہے پوری اذان کا اعادہ کرنا ضروری نہیں (15) اذان اور اقامت کی حالت میں کوئی دوسرا کلام نہ کرنا خواہ وہ سلام یا سلام کا جواب ہی کیوں نہ ہو۔ اگر کوئی شخص اثنائے اذان و اقامت میں کلام کرے تو اگر بہت کلام کیا ہو تو اذان کا اعادہ کرے اقامت کا نہیں۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1: اگر کوئی شخص اذان کا جواب دینا بھول جائے یا قصداً نہ دے اور بعد اذان ختم ہونے کے خیال آئے یا دینے کا ارادہ کرے تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو تو جواب دیدے ورنہ نہیں۔ مسئلہ نمبر 2: اقامت کہنے کے بعد اگر زیادہ زمانہ گذر جائے اور جماعت قائم نہ ہو تو اقامت کا اعادہ کرنا چاہیئے۔ ہاں اگر کچھ تھوڑی سی دیر ہو جائے تو کچھ ضرورت نہیں اگر اقامت ہو جائے اور امام نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں اور پڑھنے میں مشغول ہو جائے تو یہ زمانہ زیادہ فاصل نہ سمجھا جائے گا اور اقامت کا اعادہ نہ کیا جائے گا اور اگر اقامت کے بعد دوسرا کام شروع کر دیا جائے جو نماز کی قسم سے نہیں جیسے کھانا پینا وغیرہ تو اس صورت میں اقامت کا اعادہ کر لینا چاہیئے۔ مسئلہ نمبر 3: اگر موذن اذان دینے کی حالت میں مر جائے یا بیہوش ہو جائے یا اس کی آواز بند ہو جائے تو بھول جائے اور کوئی بتلانے والا نہ ہو یا اس کو حدث ہو جائے اور وہ اس کے دور کرنے کے لئے چلا جائے تو اس اذان کا نئے سرے سے اعادہ کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ مسئلہ نمبر 4: اگر کسی کو اذان یا اقامت کہنی کی حالت میں حدث اصغر ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ اذان یا اقامت پوری کر کے اس حدث کے دور کرنے کو جائے۔ مسئلہ نمبر 5: ایک موذن کا دو مسجدوں میں اذان دینا مکروہ ہے جس مسجد میں فرض پڑھے وہیں اذان دے۔ مسئلہ نمبر 6: جو شخص اذان دے اقامت بھی اسی کا حق ہے ہاں اگر وہ اذان دے کر کہیں چلا جائے یا کسی دوسرے کو اجازت دے تو دوسرا بھی کہہ سکتا ہے۔ مسئلہ نمبر 7: کئی موذنوں کا ایک ساتھ اذان کہنا جائز ہے۔ مسئلہ نمبر 8: موذن کو چاہیئے کہ اقامت جس جگہ کہنا شروع کرے وہیں ختم کر دے۔ مسئلہ نمبر 9: اذان اور اقامت کے لئے نیت شرط نہیں ہاں ثواب بغیر نیت کے نہیں ملتا اور نیت یہ ہے کہ دل میں یہ ارادہ کرے کہ میں یہ اذان محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب کے لیے کہتا

معافی ہو تو کچھ حرج نہیں نماز پڑھنے کی جگہ سے وہ مقام مراد ہی جہاں نماز پڑھنے والے کے پیر رہتے ہیں اور اسی طرح سجدہ کرنے کی حالت میں جہاں اس کے گھٹنے اور ہاتھ اور پیشانی اور ناک رہتی ہو۔ مسئلہ نمبر 3: اگر صرف ایک پیر کی جگہ پاک ہو اور دوسرے پیر کو اٹھائے رہے تب بھی کافی ہے۔ مسئلہ نمبر 4: اگر کسی کپڑے پر نماز پڑھی جائے تب بھی اس کا اسی قدر پاک ہونا ضروری ہے پورے کپڑے کا پاک ہونا ضروری نہیں خواہ کپڑا چھوٹا ہو یا بڑا۔ مسئلہ نمبر 5: اگر کسی نجس مقام پر کوئی پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی جائے تو اس میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ کپڑا اس قدر باریک نہ ہو کہ اس کے نیچے کی چیز صاف طور پر اس سے نظر آئے۔ مسئلہ نمبر 6: اگر نماز پڑھنے کی حالت میں نماز پڑھنے والے کا کپڑا کسی (سوکھے) نجس مقام پر پڑتا ہو تو کچھ حرج نہیں۔ مسئلہ نمبر 7: اگر کپڑے کے استعمال سے معذوری بوجہ آدمیوں کے فعل کے ہو تو جب معذوری جاتی رہے گی نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا مثلاً کوئی شخص جیل کے ملازموں نے اس کے کپڑے اتار لیے ہوں یا کسی دشمن نے اس کے کپڑے اتار لئے ہوں یا کوئی دشمن کہتا ہو کہ اگر تو کپڑے پہنے گا تو میں تجھے مار ڈالوں گا اور اگر آدمیوں کی طرف سے نہ ہو تو پھر نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں مثلاً کسی کے پاس کپڑے ہی نہ ہوں۔ مسئلہ نمبر 8: اگر کسی کے پاس ایک کپڑا ہو کہ چاہے اس سے اپنے جسم کو چھپالے چاہے اس کو بچھا کر نماز پڑھے تو اس کو چاہیئے کہ اپنے جسم کو چھپالے اور نماز اسی نجس مقام میں پڑھ لے اگر پاک جگہ میسر نہ ہو۔ (ق)۔

قبلے کے مسائل

مسئلہ نمبر 1: اگر قبلہ نہ معلوم ہونے کی صورت میں جماعت سے نماز پڑھی جائے تو امام اور مقتدی سب کو اپنے غالب گمان پر عمل کرنا چاہیئے لیکن اگر کسی مقتدی کا غالب گمان امام کے خلاف ہو گا تو اس کی نماز اس امام کے پیچھے نہ ہو گی اس لئے

کہ وہ امام اس کے نزدیک غلطی پر ہے۔ اور کسی کو غلطی پر سمجھ کر اس کی اقتداء جائز نہیں (لہذا ایسی صورت میں اس مقتدی کو تنہا نماز پڑھنا چاہیئے جس طرف اس کا گمان ہو 21 محشی ۔

نیت کے مسائل

مسئلہ نمبر 1: مقتدی کو اپنے امام کی اقتداء کی نیت کرنا بھی شرط ہے۔ مسئلہ نمبر 2: امام کو صرف اپنی نماز کی نیت کرنا شرط ہے امامت کرنا شرط نہیں ہاں اگر کوئی عورت اس کے پیچھے نماز پڑھنا چاہے اور مردوں کے برابر کھڑی ہو اور نماز جنازہ اور جمعہ اور عیدین کی نہ ہو تو اس کی اقتداء صحیح ہونے کے لئے اس کی امامت کی نیت کرنا شرط ہے اور اگر مردوں کے برابر نہ کھڑی ہو یا نماز جنازہ یا جمعہ یا عیدین کی ہو تو پھر شرط نہیں ۔ مسئلہ نمبر 3: مقتدی کو امام کی تعیین شرط نہیں کہ وہ زید ہے یا عمر بلکہ صرف اسی قدر نیت کافی ہے کہ میں اس امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں ہاں اگر نام لے کر تعیین کر لے گا اور پھر اس کے خلاف ظاہر ہو گا تو اس کی نماز نہ ہو گی مثلاً کسی شخص نے یہ نیت کی کہ میں زید کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں حالانکہ جس کے پیچھے نماز پڑھتا ہے وہ خالد ہے تو اس (مقتدی) کی نماز نہ ہوگی۔ مسئلہ نمبر 4: جنازے کی نماز میں یہ نیت کرنا چاہیئے کہ میں یہ نماز اللہ تعالی کی خوشنودی اور اس میت کی دعا کے لئے پڑھتا ہوں اور اگر مقتدی کو یہ نہ معلوم ہو کہ یہ میت مرد ہے یا عورت تو اس میت کو یہ نیت کر لینا کافی ہے کہ میرا امام جس کی نماز پڑھتا ہے اس کی میں بھی پڑھتا ہوں بعض علماء کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ فرض اور واجب نمازوں کے سوا اور نمازوں میں صرف نماز کی نیت کر لینا کافی ہے اس تخصیص کی کوئی ضرورت نہیں کہ یہ نماز سنت ہے یا مستحب اور سنت فجر کے وقت کی ہے یا ظہر کے وقت کی یا یہ سنت تہجد ہے یا تراویح یا کسوف ہے یا خسوف مگر راجح یہ ہے کہ تخصیص کے ساتھ نیت کرے ۔

تکبیر تحریمہ کا بیان

مسئلہ نمبر 1: بعض ناواقف جب مسجد میں آ کر امام کو رکوع میں پاتے ہیں تو جلدی کے خیال سے آتے ہی جھک جاتے ہیں اور اسی حالت میں تکبیر تحریمہ کہتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی اس لئے کہ تکبیر تحریمہ نماز کی صحت کی شرط ہے اور تکبیر تحریمہ کے لئے قیام شرط ہے جب قیام نہ کیا وہ صحیح نہ ہوئی اور جب وہ صحیح نہ ہوئی تو نماز کیسے صحیح ہو سکتی ہے۔

فرض نماز کے بعض مسائل

مسئلہ نمبر 1: آمین کے الف کو بڑھا کر پڑھنا چاہیئے اس کے بعد کوئی صورت قرآن مجید کی پڑھے۔ مسئلہ نمبر 2: اگر سفر کی حالت ہو یا کوئی ضرورت درپیش ہو تو اختیار ہے کہ سورہ فاتحہ کے بعد جو سورت چاہے پڑھے اگر سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو تو فجر اور ظہر کی نماز میں سورہ حجرات اور سورہ بروج اور ان کے درمیان کی سورتوں میں سے جس سورت کو چاہے پڑھے فجر کی پہلی رکعت میں بہ نسبت دوسری رکعت کے بڑی سورت ہونا چاہیئے۔ باقی اوقات میں دونوں رکعتوں کی سورتیں برابر ہونی چاہئیں ایک دو آیت کی کمی زیادتی کا اعتبار نہیں۔ عصر اور عشاء کی نماز میں وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ اور لَمْ يَكُنِ اور ان کی درمیان کی سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھنی چاہیئے۔ مغرب کی نماز میں اِذَا زُلْزِلَتِ سے آخر (قرآن) تک۔ مسئلہ نمبر 3: جب رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو تو امام صرف سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور مقتدی صرف رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور منفرد دونوں کہے۔ پھر تکبیر کہتا ہوا دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے ہوئے سجدے میں جائے تکبیر کی انتہاء اور سجدہ کی ابتداء ساتھ ہی ہو یعنی سجدے میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے۔ مسئلہ نمبر 4: سجدے میں پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھنا چاہیئے پھر ہاتھوں کو پھر ناک کو پھر پیشانی کو منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان ہونا چاہیئے اور انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رو ہونی چاہئیں اور

دونوں پیر انگلیوں کے بل کھڑے ہوئے اور انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف اور پیٹ زانو سے علیحدہ اور بازو بغل سے جدا ہوں ۔ پیٹ زمین سے اس قدر اونچا ہو کہ بکری کا بہت چھوٹا بچہ درمیان سے نکل سکے۔ مسئلہ نمبر 5: فجر مغرب عشاء کے وقت پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دوسری سورت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور سب تکبیریں امام بلند آواز سے کہے اور منفرد کو قرآت میں تو اختیار ہے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور تکبیریں آہستہ کہے اور ظہر عصر کے وقت امام صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور سب تکبیریں بلند آواز سے کہے اور منفرد آہستہ اور مقتدی ہر وقت تکبیریں وغیرہ آہستہ کہے۔ مسئلہ نمبر 6: بعد نماز ختم کر چکنے کے دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھا کر پھیلائے اور اللہ تعالی سے اپنے لئے دعا مانگے اور امام ہو تو تمام مقتدیوں کے لئے بھی اور بعد دعا مانگ چکنے کے دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لے۔ مقتدی خواہ اپنی اپنی دعا مانگیں یا امام کی دعا سنائی دے تو خواہ سب آمین آمین کہتے ہیں۔ مسئلہ نمبر 7: جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں جیسے ظہر' مغرب' عشاء ان کے بعد بہت دیر تک دعا نہ مانگے بلکہ مختصر دعا مانگ کر ان سنتوں کے پڑھنے میں مشغول ہو جائے اور جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر' عصر' ان کے بعد جتنی دیر تک چاہے دعا مانگے۔ اور امام ہو تو مقتدیوں کی طرف داہنی بائیں طرف کو منہ پھیر کر بیٹھ جائے۔ اس کے بعد سنتیں نہ ہوں اور نہ سنت کے بعد مستحب ہے) کہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم. تین مرتبہ۔ آیۃ الکرسی' قل ھو اللہ احد. قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک مرتبہ پڑھ کر تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور اسی قدر الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔ مسئلہ نمبر 8: عورتیں بھی اسی طرح نماز پڑھیں۔ صرف چند مقامات پر ان کو اس کے خلاف کرنا چاہیئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے (1) تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اٹھانا چاہیئے اگر کوئی ضرورت

مثل سردی وغیرہ کے اندر ہاتھ رکھنے کی نہ ہو۔ اور عورتوں کو ہر حال میں بغیر ہاتھ نکالے ہوئے کندھوں تک اٹھانا چاہیئے (2) بعد تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا چاہیئے اور عورتوں کو سینہ پر۔ (3) مردوں کو چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں کلائی کو پکڑنا چاہیئے اور داہنی تین انگلیوں بائیں کلائی پر بچھانا چاہئے اور عورتوں کو داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھ دینا چاہئے حلقہ بنانا اور بائیں کلائی کو پکڑنا نہ چاہیئے (4) مردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھک جانا چاہیئے کہ سر اور پشت برابر ہو جائیں اور عورتوں کو اس قدر نہ جھکنا چاہیئے بلکہ صرف اسی قدر جس میں ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں (5) مردوں کو رکوع میں انگلیوں کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو بغیر کشادہ کیے ہوئے بلکہ ملا کر (6) مردوں حالت رکوع میں کہنیوں پہلو سے علیحدہ رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو ملی ہوئی۔ (7) مردوں کو سجدے میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغل سے جدا رکھنا چاہئے اور عورتوں کو ملا ہوا (8) مردوں کو سجدے میں کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو زمین پر بچھی ہوئی (9) مردوں کو سجدے میں دونوں پیر انگلیوں کے بل کھڑے رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو نہیں۔ (10) مردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پیر پر بیٹھنا چاہیئے اور داہنے پیر کو انگلیوں کے بل کھڑے رکھنا چاہئے اور عورتوں کو بائیں سرین کے بل بیٹھنا چاہیئے اور دونوں پیر داہنی طرف نکال دینا چاہیئے۔ اس طرح کہ داہنی ران بائیں ران پر آجائے اور داہنی پنڈلی بائیں پنڈلی پر (11) عورتوں کو کسی وقت بلند آواز سے قرآت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ان کو ہر وقت آہستہ آواز سے قرآت کرنا چاہیئے۔

تحیتہ المسجد

مسئلہ نمبر 1: یہ نماز اس شخص کے لئے سنت ہے جو مسجد میں داخل ہو۔ مسئلہ نمبر 2: اس نماز سے مقصود مسجد کی تعظیم ہے جو در حقیقت خدا ہی کی تعظیم ہے اس لئے

کہ مکان کی تعظیم صاحب مکان کے خیال سے ہوتی ہے پس غیر خدا کی تعظیم کسی طرح اس سے مقصود نہیں۔ مسجد میں آنے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے بشرطیکہ کوئی مکروہ وقت نہ ہو۔ مسئلہ نمبر 3: اگر مکروہ وقت ہو تو صرف چار مرتبہ ان کلمات کو کہہ لے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اکبر ط اور اس کے بعد کوئی درود شریف پڑھ لے اس نماز کی نیت یہ ہے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیِ تَحِیَّةِ الْمَسْجِد یا اردو میں اس طرح کہہ لے خواہ دل ہی میں سمجھ لے کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ دو رکعت نماز تحتیہ المسجد پڑھوں۔ مسئلہ نمبر 4: دو رکعت کی کچھ تخصیص نہیں اگر چار رکعت پڑھی جائیں تب بھی کچھ مضائقہ نہیں اگر مسجد میں آتے ہی کوئی فرض نماز پڑھی جائے یا اور کوئی سنت ادا کی جائے تو وہی فرض یا سنت تحتیہ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گی اس کے پڑھنے سے تحیتہ المسجد کا ثواب بھی مل جائے گا اگر چہ اس میں تحیتہ المسجد کی نیت نہیں کی گئی۔ مسئلہ نمبر 5: اگر مسجد میں جا کر کوئی شخص بیٹھ جائے اور اس کے بعد تحیتہ المسجد پڑھے تب کچھ حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے پڑھ لے۔ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد جایا کرے تو جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے نہ بیٹھے۔ مسئلہ نمبر 6: اگر مسجد میں کئی مرتبہ جانے کا اتفاق ہو تو صرف ایک مرتبہ تحتیہ المسجد پڑھ لینا کافی ہے خواہ پہلی مرتبہ پڑھ لے یا اخیر میں۔

نوافل سفر

مسئلہ نمبر 1: جب کوئی شخص اپنے وطن سے سفر کرنے لگے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ دو رکعت نماز گھر میں پڑھ کر سفر کرے اور جب سفر سے آئے تو مستحب ہے کہ پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ لے اس کے بعد اپنے گھر جائے حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی اپنے گھر میں ان دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑ جاتا جو سفر کرتے وقت پڑھی جاتی ہیں حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر

سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ لیتے تھے۔ مسئلہ نمبر 2: مسافر کو یہ بھی مستحب ہے کہ اثنائے سفر میں جب کسی منزل پر پہنچے اور وہاں قیام کا ارادہ ہو تو قبل بیٹھنے کے دو رکعت نماز پڑھ لے۔

نماز قتل

مسئلہ نمبر 1: جب کوئی مسلمان قتل کیا جاتا ہو تو اس کو مستحب ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر اپنے گناہوں کی مغفرت کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تا کہ یہی نماز و استغفار دنیا میں اس کا آخر عمل رہے حدیث۔ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے چند قاریوں کو قرآن مجید کی تعلیم کے لیے کہیں بھیجا تھا اثنائے راہ میں کفار مکہ نے انہیں گرفتار کیا۔ سوا حضرت خبیبؓ کے اور سب کو وہیں قتل کر دیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو مکہ میں لے جا بڑی دھوم اور بڑے اہتمام سے شہید کیا جب یہ شہید ہونے لگے تو ان لوگوں سے اجازت لے کر دو رکعت نماز پڑھی اسی وقت سے یہ نماز مستحب ہوگئی۔

تراویح کا بیان

مسئلہ نمبر 1: وتر کا تراویح کے پڑھنا بہتر ہے اگر پہلے پڑھ لے تب بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 2: نماز تراویح میں چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی گئی ہیں مستحب ہے۔ ہاں اگر اتنی دیر تک بیٹھنے میں لوگوں کو تکلیف ہو اور جماعت کے کم ہو جانے کا خوف ہو تو اس سے کم بیٹھے اس بیٹھنے میں اختیار ہے چاہے تنہا نوافل پڑھے چاہے تسبیح وغیرہ پڑھے چاہے چپ بیٹھا رہے۔ مسئلہ نمبر 3: اگر کوئی شخص عشاء کی نماز کے بعد تراویح پڑھ چکا ہو اور بعد پڑھ چکنے کے معلوم ہو کہ عشاء کی نماز میں کوئی بات ایسی ہوگئی تھی جس کی وجہ سے عشاء کی نماز نہیں ہوئی تو اس کو عشاء کی نماز کے اعادہ کے بعد تراویح کا بھی اعادہ کرنا چاہیئے۔ مسئلہ نمبر 4: اگر عشاء کی نماز جماعت سے نہ پڑھی گئی ہو تو تراویح بھی

جماعت سے نہ پڑھی جائے اس لئے کہ تراویح عشاء کے تابع ہے۔ہاں جولوگ جماعت سے عشاء کی نماز پڑھ کر تراویح جماعت سے پڑھ رہے ہوں ان کے ساتھ شریک ہو کر اس شخص کو بھی تراویح کا جماعت سے پڑھنا درست ہو جائے گا جس نے عشاء کی نماز بغیر جماعت کے پڑھی ہے اس لئے کہ وہ ان لوگوں کا تابع سمجھا جائے گا جن کی جماعت درست ہے۔مسئلہ نمبر 5: اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پر پہنچے کہ عشاء کی نماز ہو چکی ہو تو اسے چاہیئے کہ پہلے عشاء کی نماز پڑھ لے پھر تراویح میں شریک ہو اور اگر اس درمیان میں تراویح کی کچھ رکعتیں ہو جائیں تو ان کو بعد وتر پڑھنے کے پڑھے اور یہ شخص وتر جماعت سے پڑھے۔مسئلہ نمبر 6: مہینے میں ایک مرتبہ قرآن مجید کا ترتیب وار تراویح میں پڑھنا سنت موکدہ ہے لوگوں کی کاہلی یا سستی سے اس کو ترک نہ کرنا چاہیئے ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ اگر پورا قرآن مجید پڑھا جائے گا تو لوگ نماز میں نہ آئیں گے اور جماعت ٹوٹ جائے گی ان کو بہت ناگوار ہو گا تو بہتر ہے کہ جس قدر لوگوں کو گراں نہ گزرے اسی قدر پڑھا جائے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ سے اخیر تک کی دس سورتیں پڑھ دی جائیں ہر رکعت میں ایک سورت پھر جب دس رکعتیں ہو جائیں تو انہیں سورتوں کو دوبارہ پڑھ دے یا اور جو سورتیں چاہے پڑھے۔مسئلہ نمبر 7: ایک قرآن مجید سے زیادہ نہ پڑھے تاوقتیکہ لوگوں کا شوق نہ معلوم ہو جائے۔مسئلہ نمبر 8: ایک رات میں پورے قرآن مجید کا پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ لوگ نہایت شوقین ہوں کہ ان کو گراں نہ گزرے اور ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔مسئلہ نمبر 9: تراویح میں کسی سورت کے شروع پر ایک مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بلند آواز پڑھ دینا چاہیئے اس لئے کہ بسم اللہ بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے اگرچہ کسی سورت کا جزو نہیں پس اگر بسم اللہ بالکل نہ پڑھی جائے گی تو قرآن مجید کے پورے ہونے میں ایک آیت کی کمی رہ جائے گی۔اور اگر آہستہ آواز سے پڑھی جائے گی تو مقتدیوں کا قرآن مجید پورا نہ ہو گا۔مسئلہ نمبر 10:

ان میں جماعت نہ کی جائے ہر شخص اپنے اپنے گھر میں تنہا پڑھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی مصیبت یا رنج ہوتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے۔ مسئلہ نمبر 8: جس قدر نمازیں یہاں بیان ہو چکیں ان کے علاوہ بھی جس قدر کثرت نوافل کی جائے باعث ثواب وترقی درجات ہے خصوصا ان اوقات میں جن کی فضیلت احادیث میں وارد ہوئی ہے اور ان میں عبادت کرنے کی ترغیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ مثل رمضان کے اخیر عشرہ کی راتوں اور شعبان کی پندرہویں تاریخ کے ان اوقات کی بہت فضیلتیں اور ان میں عبادت کا بہت ثواب احادیث میں وارد ہوا ہے ہم نے اختصار کے خیال سے ان کی تفصیل نہیں کی۔

استسقاء کی نماز کا بیان

جب پانی کی ضرورت ہو اور پانی نہ برستا ہو اس وقت اللہ تعالیٰ سے پانی برسے کی دعا کرنا مسنون ہے استسقاء کے لئے دعا کرنا اس طریقہ سے مستحب ہے کہ تمام مسلمان مل کر مع اپنے لڑکوں اور بوڑھوں اور جانوروں کے پاپیادہ خشوع دعاجزی کے ساتھ معمولی نماز میں جنگل کی طرف جائیں اور توبہ کی تجدید کریں اور اہل حقوق کے حقوق ادا کریں اور اپنے ہمراہ کسی کافر کو نہ لے جائیں پھر دو رکعت بلا اذان اور اقامت کے جماعت سے پڑھیں اور امام جہر سے قرآت سے پڑھے پھر دو خطبے پڑھے جس طرح عید کے روز کیا جاتا ہے پھر امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو جائے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے پانی برسنے کی دعا کرے اور سب حاضرین بھی دعا کریں تین روز متواتر ایسا ہی کریں تین روز کے بعد نہیں کیونکہ اس سے زیادہ ثابت نہیں۔ اور اگر نکلنے سے پہلے یا ایک دن نماز پڑھ کر بارش ہو جائے تو جب بھی تین دن پورے کر دیں اور تینوں دنوں میں روزہ بھی رکھیں تو مستحب ہے اور جانے سے پہلے صدقہ خیرات کرنا بھی مستحب ہے۔

فرائض وواجبات صلوٰۃ کے متعلق بعض مسائل

مسئلہ نمبر 1: مدرک پر قرات نہیں امام کی قرات سب مقتدیوں کی طرف سے کافی ہے اور حنفیہ کے نزدیک مقتدی کو مام کے پیچھے قرات کرنا مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 2: مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتوں سے ایک یا دو رکعت میں قرات کرنا فرض ہے۔ مسئلہ نمبر 3: حاصل یہ ہے کہ امام کے ہوتے ہوئے مقتدی کو قرات نہ چاہیئے ہاں مسبوق کے لئے چونکہ ان گئی ہوئی رکعتوں میں امام نہیں ہوتا اس لئے اس کو قرات چاہیئے۔ مسئلہ نمبر 4: سجدے کے مقام کو پیروں کی جگہ سے آدھ گز سے زیادہ اونچا نہ ہونا چاہیئے اگر آدھ گز سے زیادہ اونچے مقام پر سجدہ کیا جائے تو درست نہیں ہاں اگر کوئی ایسی ہی ضرورت پیش آجائے تو جائز ہے مثلاً جماعت زیادہ ہو اور لوگ اس قدر مل کر کھڑے ہوں کہ زمین پر سجدہ ممکن نہ ہو تو نماز پڑھنے والوں کو پیٹھ پر سجدہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ جس شخص کی پیٹھ پر سجدہ کیا جائے وہ بھی وہی نماز پڑھتا ہو جو سجدہ کرنے والا پڑھ رہا ہے۔ مسئلہ نمبر 5: عیدین کی نماز میں علاوہ معمولی تکبیروں کے چھ تکبیریں کہنا واجب ہیں۔ مسئلہ نمبر 6: امام کو فجر کی دونوں رکعتوں میں اور مغرب کی اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں خواہ قضا ہوں یا ادا اور جمعہ اور عیدین اور تراویح کی نماز میں رمضان کے وتر میں بلند آواز سے قرات کرنا واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 7: منفرد کو فجر کی دونوں رکعتوں میں اور مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اختیار ہے بلند آواز سے قرات کرے یا آہستہ آواز سے۔ بلند آواز ہونے کی فقہا نے یہ حد لکھی ہے کہ کوئی دوسرا شخص سن سکے اور آہستہ آواز کی یہ حد لکھی ہے کہ خود سن سکے۔ دوسرا نہ سن سکے۔ مسئلہ نمبر 8: امام اور منفرد کو ظہر عصر کی کل رکعتوں اور مغرب اور عشاء کی اخیر رکعتوں میں آہستہ آواز سے قرات کرنا واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 9: جو نفل نمازیں دن کو پڑھی جائیں ان میں آہستہ آواز سے قرات کرنا چاہیئے اور جو نفلیں رات کو پڑھی جائیں ان میں اختیار ہے۔ مسئلہ

مسئلہ نمبر 10: منفرد اگر فجر' مغرب' عشاء کی قضاء دن میں پڑھے تو ان میں بھی اس کو آہستہ آواز سے قرات کرنا واجب ہے اگر رات کو قضاء پڑھے تو اسے اختیار ہے۔

مسئلہ نمبر 11: اگر کوئی شخص مغرب کی یا عشاء کی پہلی دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورت ملانا بھول جائے تو اسے تیسری' چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنا چاہیئے اور ان رکعتوں میں بھی آواز سے قرات کرنا واجب ہے اور اخیر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

نماز کی بعض سنتیں

مسئلہ نمبر 1: تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھوں کا اٹھانا مردوں کو کانوں تک اور عورتوں کو شانوں تک سنت ہے عذر کی حالت میں مردوں کو بھی شانوں تک ہاتھ اٹھانے میں کچھ حرج نہیں۔ مسئلہ نمبر 2: تکبیر تحریمہ کے فوراً بعد ہاتھوں کو باندھ لینا مردوں کو ناف کے نیچے اور عورتوں کو سینہ پر سنت ہے۔ مسئلہ نمبر 3: مردوں کا اس طرح ہاتھ باندھنا کہ داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی پر رکھ لیں اور داہنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑ لینا اور تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھانا سنت ہے۔ مسئلہ نمبر 4: امام اور منفرد کو بعد سورہ فاتحہ کے ختم ہونے کے آہستہ آواز سے آمین کہنا اور قرات بلند آواز سے ہو تب بھی سب مقتدیوں کو بھی آہستہ آمین کہنا سنت ہے۔ مسئلہ نمبر 5: مردوں کو رکوع کی حالت میں اچھی طرح جھک جانا کہ پیٹھ اور سر اور سرین سب برابر ہو جائیں سنت ہے۔ مسئلہ نمبر 6: رکوع میں مردوں کو دونوں ہاتھوں کا پہلو سے جدا رکھنا سنت ہے قومے میں امام کو صرف سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا اور مقتدی کو صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔ مسئلہ نمبر 7: سجدے کی حالت میں مردوں کو اپنے پیٹ کا زانو سے اور کہنیوں کا پہلو سے علیحدہ رکھنا اور ہاتھوں کی باہوں کا زمین سے اٹھا رکھنا سنت ہے۔ مسئلہ نمبر 8: قعدہ اولی اور اخری دونوں میں مردوں کو

اس طرح بیٹھنا کہ داہنا پیر انگلیوں کے بل کھڑا ہو اور اس کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور بایاں پیر زمین پر بچھا ہو اور اسی پر بیٹھے ہوں اور دونوں ہاتھ زانو پر ہوں۔ انگلیوں کے سرے گھٹنوں کی طرف ہوں یہ سنت ہے۔ مسئلہ نمبر 9: امام کو سلام بلند آواز سے کہنا سنت ہے۔ مسئلہ نمبر 10: امام کو اپنے سلام میں اپنے تمام مقتدیوں کی نیت کرنا خواہ مرد ہوں یا عورت یا لڑکے اور ساتھ رہنے والے فرشتوں کی نیت کرنا سنت ہے۔ مسئلہ نمبر 11: تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کو اپنے ہاتھوں کا آستین یا چادر وغیرہ سے باہر نکال لینا بشرطیکہ کوئی عذر مثل سردی وغیرہ کے نہ ہو سنت ہے۔

جماعت کا بیان

چونکہ جماعت سے نماز پڑھنا واجب یا سنت موکدہ ہے اس لئے اس کا ذکر بھی نماز کے واجبات و سنن کے بعد اور مکروہات وغیرہ سے پہلے مناسب معلوم ہوا اور مسائل کے زیادہ اور قابل اہتمام ہونے کے سبب سے اس کے لئے علیحدہ عنوان قائم کیا گیا جماعت کم سے کم دو آدمیوں کے مل کر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں اس طرح کہ ایک شخص ان میں تابع ہو اور دوسرا متبوع۔ متبوع کو امام اور تابع کو مقتدی کہتے ہیں۔ مسئلہ نمبر 1: امام کے سوا ایک آدمی کے شریک نماز ہو جانے سے جماعت ہو جاتی ہے خواہ وہ آدمی مرد ہو یا عورت غلام ہو یا آزاد بالغ ہو یا سمجھدار نابالغ بچہ ہاں جمعہ و عیدین کی نماز میں کم سے کم امام کے سوا تین آدمیوں کے بغیر جماعت نہیں ہوتی۔ مسئل مسئلہ نمبر 2: جماعت کے ہونے میں یہ بھی ضروری نہیں کہ فرض نماز ہو بلکہ اگر نفل بھی دو آدمی اسی طرح ایک دوسرے کے تابع ہو کر پڑھیں تو جماعت ہو جائے گی خواہ امام اور مقتدی دونوں نفل پڑھتے ہوں یا مقتدی نفل پڑھتا ہو۔ البتہ جماعت کی نفل کا عادی ہونا یا تین مقتدیوں سے زیادہ ہونا مکروہ ہے۔

جماعت کی فضیلت اور تاکید

جماعت کی فضیلت اور تاکید میں صحیح احادیث اس کثرت سے وارد ہوئی ہیں کہ اگر سب ایک جگہ جمع کی جائیں تو ایک بہت کافی حجم کا رسالہ تیار ہوسکتا ہے ان کے دیکھنے سے قطعاً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جماعت نماز کی تکمیل میں ایک اعلیٰ درجہ کی شرط ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اس کو ترک نہیں فرمایا حتیٰ کہ حالت مرض میں جب آپ کو خود چلنے کی قوت نہ تھی دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد میں تشریف لے گئے اور جماعت سے نماز پڑھی۔ تارک جماعت پر آپ کو سخت غصہ آتا تھا اور ترک جماعت پر سخت سے سخت سزا دینے کو آپ ﷺ کا جی چاہتا تھا۔ بے شبہ شریعت محمدیہ میں جماعت کا بہت بڑا اہتمام کیا گیا ہے اور ہونا بھی چاہیئے تھا۔ نماز جیسی عبادت کی شان بھی اسی کو چاہتی تھی کہ جس چیز سے اس کی تکمیل ہو وہ بھی تاکید کے اعلیٰ درجہ پر پہنچا دی جائے ہم اس مقام پر پہلے اس آیت کو لکھ کر جس سے بعض مفسرین اور فقہاء نے جماعت کو ثابت کیا ہے چند حدیثیں بیان کرتے ہیں قولہٗ تعالیٰ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ نماز پڑھو نماز پڑھنے والوں کے ساتھ مل کر یعنی جماعت سے۔ اس آیت میں حکم صریح جماعت سے پڑھنے کا ہے مگر چونکہ رکوع کے معنی بعض مفسرین نے خضوع کے بھی لکھے ہیں لہٰذا فرضیت ثابت نہ ہوگی۔ حدیث نمبر 1: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت کی نماز میں تنہا نماز ستائیس درجہ زیادہ ثواب روایت کرتے ہیں۔ حدیث نمبر 2: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہا نماز پڑھنے سے ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا بہت بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ اور بھی بہتر ہے اور جس قدر زیادہ جماعت ہو اسی قدر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ حدیث نمبر 3: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ بنی سلمہ کے لوگوں نے ارادہ کیا کہ اپنے قدیمی مکانات سے (چونکہ وہ مسجد نبوی ﷺ سے دور تھے) اٹھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آکر قیام کریں تب ان سے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے قدموں میں جو زمین پر پڑتے ہیں۔ ثواب نہیں سمجھتے۔
ف۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص جتنی دور سے چل کر مسجد میں آئے گا اسی قدر زیادہ ثواب ملے گا۔ حدیث نمبر 4: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا وقت نماز کے انتظار میں گزرتا ہے وہ سب نماز میں شمار ہوتا ہے۔ حدیث نمبر 5: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز عشاء کے وقت اپنے ان اصحاب سے جو جماعت میں شریک تھے فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ پڑھ کر سو رہے اور تمہارا وہ وقت جو انتظار میں گزرا سب نماز میں محسوب ہوا حدیث نمبر 6: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بشارت دو ان لوگوں کو جو اندھیری راتوں میں جماعت کے لئے مسجد جاتے ہیں اس بات کی کہ قیامت میں ان کے لئے پوری روشنی ہوگی۔ حدیث نمبر 7: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص عشاء کی نماز جماعت سے پڑھے اس کی نصف شب کی عبادت کا ثواب ملے گا۔ اور جو عشاء اور فجر کی نماز جماعت پڑھے گا اسے پوری رات کی عبادت کا ثواب ملے گا۔ حدیث نمبر 8: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہیں کہ ایک روز آپ نے فرمایا کہ بیشک میرے دل میں یہ ارادہ ہوا کہ کسی کو حکم دوں کہ لکڑیاں جمع کرے پھر اذان کا حکم دوں اور کسی شخص سے کہوں کہ وہ امامت کرے اور میں ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو جماعت میں نہیں آتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ حدیث نمبر 9: ایک روایت میں ہے کہ اگر مجھے چھوٹے بچوں اور عورتوں کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز میں مشغول ہو جاتا اور خادموں کو حکم دیتا کہ ان کے مال واسباب کو مع ان کے جلا دیں (مسلم) عشاء کی تخصیص اس حدیث میں اس مصلحت سے معلوم ہوتی ہے کہ وہ سونے کا وقت ہوتا ہے اور غالبًا تمام لوگ اس وقت گھروں میں ہوتے ہیں۔ امام ترمذیؒ اس حدیث کو لکھ کر فرماتے ہیں کہ یہی

مضمون ابن مسعود اور ابو درداء اور ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے
یہ سب لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معزز اصحاب میں ہیں۔ حدیث نمبر 10:
ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آبادی یا
جنگل میں تین مسلمان ہوں اور جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو بیشک ان پر شیطان
غالب ہو جائے گا پس اے ابو درداء جماعت کو اپنے اوپر لازم سمجھ لو دیکھو بھیڑیا
(شیطان) اسی بکری (آدمی) کو کھاتا (بہکاتا) ہے جو اپنے گلے (جماعت) سے
الگ ہوگئی ہو۔ حدیث نمبر 11: ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے راوی ہیں کہ جو شخص اذان سن کر جماعت میں نہ آئے اور اسے کوئی عذر بھی نہ ہو
تو اس کی وہ نماز جو تنہا پڑھی ہو قبول نہ ہوگی۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ وہ عذر کیا ہے حضرت
نے فرمایا کہ خوف یا مرض۔ اس حدیث میں خوف اور مرض کی تفصیل نہیں کی گئی۔
بعض احادیث میں کچھ تفصیل بھی ہے۔ حدیث نمبر 12: حضرت مجحن رضی اللہ
تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ اتنے میں
اذان ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگے اور میں اپنی جگہ جا کر بیٹھ
گیا۔ حضرت نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ اے مجحن تم نے جماعت سے نماز
کیوں نہ پڑھی کیا تم مسلمان نہیں ہو۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میں مسلمان ہوں تو مگر میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جب مسجد میں آؤ اور دیکھو کہ جماعت ہو رہی ہو تو لوگوں کے ساتھ مل کر
نماز پڑھ لیا کرو اگرچہ پڑھ چکے ہو ذرا اس حدیث کو غور سے دیکھو کہ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اپنے برگزیدہ صحابی مجحن رضی اللہ تعالی عنہ کو جماعت سے نماز نہ
پڑھنے پر کیسی سخت اور عتاب آمیز بات کہی کہ کیا تم مسلمان نہیں ہو۔ چند حدیثیں
نمونے کے طور پر ذکر ہو چکیں اب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برگزیدہ اصحاب
رضی اللہ تعالی عنہم کے اقوال سنیے کہ انہیں جماعت کا کس قدر اہتمام مدنظر تھا اور

ترک جماعت کو وہ کیسا سمجھتے تھے اور کیوں نہ سمجھتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور ان کی مرضی کا ان سے زیادہ کس کو خیال ہوسکتا ہے اثر (1) اسود کہتے ہیں کہ ایک روز ہم حضرت ام لمومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے کہ نماز کی پابندی اور اس کی فضیلت اور تاکید کا ذکر نکلا اس پر حضرت عائشہؓ نے تائیداً نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض وفات کا قصہ بیان کیا کہ ایک دن نماز کا وقت آیا اور اذان ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں۔ عرض کیا گیا کہ ابوبکرؓ ایک نہایت رقیق القلب آدمی ہیں جب آپ ﷺ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو بے طاقت ہو جائیں گے اور نماز نہ پڑھا سکیں گے آپ ﷺ نے پھر وہی فرمایا پھر وہی جواب دیا گیا تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ایسی باتیں کرتی ہو جیسے یوسف علیہ السلام سے مصر کی عورتیں کرتی تھیں ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ خیر حضرت ابوبکرؓ نماز پڑھانے کو نکلے۔ اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرض میں کچھ تخفیف معلوم ہوئی تو آپ دو آدمیوں کے سہارے سے نکلے میری آنکھوں میں اب تک وہ حالت موجود ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک زمین پر گھسٹتے ہوئے جاتے تھے۔ یعنی اتنی قوت بھی نہ تھی کہ زمین سے پیر اٹھا سکیں۔ وہاں حضرت ابوبکرؓ نماز شروع کر چکے تھے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اور انہیں سے نماز پڑھوائی۔ اثر (2) ایک دن حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلیمان بن ابی حشمہ کو صبح کی نماز میں نہ پایا تو ان کے گھر گئے اور ان کی ماں سے پوچھا کہ آج میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا انہوں نے کہا کہ وہ رات بھر نماز پڑھتے رہے اس وجہ سے اس وقت ان کو نیند آ گئی تب حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے فجر کی نماز جماعت سے پڑھنا زیادہ محبوب ہے بہ نسبت اس کے کہ تمام شب عبادت کروں (مئوطا امام مالک) شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے صاف

ظاہر ہے کہ صبح کی نماز با جماعت پڑھنے میں تہجد سے بھی زیادہ ثواب ہے اس لئے علماء نے لکھا ہے کہ اگر شب بیداری نماز فجر میں مخل ہو تو ترک اس کا اولی ہے اشعتہ اللمعات اثر (3) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک ہم نے آزمالیا اپنے کو اور صحابہ کو کہ ترک جماعت نہیں کرتا مگر وہ منافق کہ جس کا نفاق کھلا ہوا ہو یا بیمار۔ مگر بیمار بھی تو دو آدمیوں کا سہارا دے کر جماعت کے لئے حاضر ہوتے تھے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی راہیں بتلائیں اور منجملہ ان کے نماز ہے ان مسجدوں میں جہاں اذان ہوتی ہو۔ یعنی جماعت ہوتی ہو۔ دوسری ہدایت میں ہے کہ فرمایا جسے خواہش ہو کل (قیامت) میں اللہ تعالی کے سامنے مسلمان جائے اسے چاہیئے کہ پنج وقتی نمازوں کی پابندی کرے ان مقامات میں جہاں اذان ہوتی ہو (یعنی جماعت سے نماز پڑھی جاتی ہو) بیشک اللہ تعالی نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت کے طریقے نکالے ہیں اور یہ نماز بھی ان ہی طریقوں میں سے ہے اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیا کرو گے۔ جیسے کہ منافق پڑھ لیتا ہے تو بیشک تم سے چھوٹ جائے گی تمہارے نبی کی سنت اور اگر تم چھوڑ دو گے اپنے پیغمبر کی سنت کو تو بے شبہ گمراہ ہو جاؤ گے اور کوئی شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لئے مسجد نہیں جاتا مگر اس کے ہر قدم پر ایک ثواب ملتا ہے اور ایک مرتبہ عنایت ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ہم نے دیکھ لیا کہ جماعت سے الگ نہیں رہتا مگر منافق۔ ہم لوگوں کی حالت تو یہ تھی کہ بیماری کی حالت میں دو آدمیوں پر تکیہ لگا کر جماعت کے لئے لائے جاتے تھے اور صف میں کھڑے کر دیئے جاتے تھے۔

اثر (4) ایک مرتبہ ایک شخص مسجد سے بعد اذان کے بے نماز پڑھے ہوئے چلا گیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور ان کے مقدس حکم کو نہ مانا۔ (مسلم شریف) دیکھو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے تارک جماعت کو کیا کہا۔ کیا کسی مسلمان کو بھی بے عذر

ترک جماعت کی جرات ہوسکتی ہے کیا کسی ایمان دار کو حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی گوارا ہوسکتی ہے۔ اثر (5) حضرت ام دوداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس اس حال میں آئے کہ نہایت غضبناک تھے میں نے پوچھا کہ اس وقت آپ کو کیوں غصہ آیا کہنے لگے اللہ کی قسم میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں اب کوئی بات نہیں دیکھتا مگر یہ کہ بہ جماعت سے نماز پڑھ لیتے ہیں یعنی اب اس کو بھی چھوڑنے لگے۔ اثر (6) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت اصحاب سے مروی ہیں کہ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ حکم تاکید کی ہے مقصود یہ ہے کہ بے عذر ترک جماعت جائز نہیں۔ اثر (7) مجاہد نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ جو شخص تمام دن روزے رکھتا ہو اور رات بھر نمازیں پڑھتا ہو مگر جمعہ اور جماعت میں نہ شریک ہوتا ہو اسے آپ کیا کہتے ہیں فرمایا کہ دوزخ میں جائیگا (ترمزی) امام ترمزی اس حدیث کا مطلب یہ بیان فرماتے ہیں کہ جمعہ و جماعت کا مرتبہ کم سمجھ کر ترک کرے تب یہ حکم کیا جائے گا لیکن اگر دوزخ میں جانے سے مراد تھوڑے دن کے لئے جانا لیا جائے تو اس تاویل کی کچھ ضرورت نہ ہوگی۔ اثر (8) سلف صالحین کا یہ دستور تھا کہ جس کی جماعت ترک ہوجاتی سات دن تک اس کی ماتم پرسی کرتے (حیاء العلوم) صحابہؓ کے اقوال بھی تھوڑے سے بیان ہو چکے جو درحقیقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال ہیں۔ اب ذراء علمائے امت اور مجتہدین ملت کو دیکھئے کہ ان کا جماعت کی طرف کیا خیال ہے اور ان احادیث کا مطلب انہوں نے کیا سمجھا ہے (1) ظاہریہ اور امام احمد رحمتہ اللہ علیہ کے بعض مقلدین کا مذہب ہے کہ جماعت نماز کے صحیح ہونے کی شرط ہے بغیر اس کے نماز نہیں ہوتی (2) امام احمد کا صحیح مذہب یہ ہے کہ جماعت فرض عین ہے اگرچہ نماز کے صحیح ہونے کی شرط نہیں۔ امام شافعیؒ کے بعض مقلدین کا بھی یہی مذہب ہے (3) امام شافعیؒ کے بعض مقلدین کا یہ مذہب ہے کہ جماعت فرض کفایہ ہے امام طحاوی جو

حنفیہ میں ایک بڑے درجے کے فقیہ اور محدث ہیں ان کا بھی یہی مذہب ہے(4) اکثر محققین حنفیہ کے نزدیک جماعت واجب ہے۔ محقق ابن ہمام اور حلبی اور صاحب بحر الرائق وغیرہ ہم اسی طرف ہیں (5) بعض حنفیہ کے نزدیک جماعت سنت مؤکدہ ہے مگر واجب کے حکم میں اور حقیقت حنفیہ کے ان دونوں قولوں میں کچھ مخالف نہیں (6) ہمارے فقہا لکھتے ہیں اگر کسی شہر میں لوگ جماعت چھوڑ دیں اور کہنے سے بھی نہ مانیں تو ان سے لڑنا حلال ہے(7) قنیہ وغیرہ میں ہے کہ بے عذر تارک جماعت کو سزا دینا امام وقت پر واجب ہے اور اس کے پڑوسی اگر اس کے اس فعل قبیح پر کچھ نہ بولیں تو گنہگار ہونگے۔ (8) اگر مسجد میں جانے کے لئے اقامت سننے کا انتظار کرے تو گنہگار ہوگا یہ اس لئے کہ اگر اقامت سن کر چلا کریں گے تو ایک دو رکعت یا پوری جماعت چلے جانے کا خوف ہے۔ امام محمد رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جمعہ اور جماعت کے لئے تیز قدم جانا درست ہے بشرطیکہ زیادہ تکلیف نہ ہو(9) تارک جماعت ضرور گنہگار ہے اور اس کی گواہی قبول نہ کی جائے بشرطیکہ اس نے بے عذر صرف سہل انگاری (سستی) سے جماعت چھوڑی ہو(10) اگر کوئی شخص دینی مسائل کے پڑھنے پڑھانے میں دن رات مشغول رہتا ہو اور جماعت میں حاضر نہ ہوتا ہو تو معذور نہ سمجھا جائے گا اور اس کی گواہی مقبول نہ ہوگی۔

جماعت کی حکمتیں اور فائدے

اس بارے میں حضرات علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ بیان کیا ہے مگر جہاں تک میری نظر قاصر پہنچی ہے حضرت شاہ مولانا ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ سے بہتر جامع اور لطیف تقریر کسی کی نہیں اگرچہ زیادہ لطف یہی تھا کہ انہیں کی پاکیزہ عبارت سے وہ مضامین سنے جائیں مگر بوجہ اختصار کے میں حضرت موصوفؒ کے کلام کا خلاصہ یہاں درج کرتا ہوں وہ فرماتے ہیں (1) کوئی چیز اس سے زیادہ سود مند نہیں کہ کوئی عبادت رسم عام کر دی جائے یہاں تک کہ وہ عبادت ایک ضروری

عبادت ہو جائے کہ اس کا چھوڑنا ترک عادت کی طرح ناممکن ہو جائے اور کوئی
عبادت نماز سے زیادہ شاندار نہیں کہ اس کے ساتھ یہ خاص اہتمام کیا جائے۔(2)
مذہب میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں جاہل بھی عالم بھی لہذا یہ بڑی مصلحت کی بات
ہے کہ سب لوگ جمع ہو کر ایک دوسرے کے سامنے اس عبادت کو ادا کریں اگر کسی
سے غلطی ہو جائے تو دوسرا اسے تعلیم کر دے گویا اللہ تعالیٰ کی عبادت ایک زیور ہوئی
کہ تمام پرکھنے والے اسے دیکھتے ہیں جو خرابی اس میں ہوتی ہے بتلا دیتے ہیں اور جو
عمدگی ہوتی ہے اسے پسند کرتے ہیں پس یہ ایک عمدہ نماز کی تکمیل کا ہوگا(3) جو لوگ
بے نمازی ہوں گے ان کا حال بھی اس سے کھل جائے گا اور ان کو نصیحت کرنے کا
موقع ملے گا(4) چند مسلمانوں کا مل کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس سے دعا مانگنا
ایک عجیب خاصیت رکھتا ہے نزول رحمت اور قبولیت کے لئے (5) اس امت سے
اللہ تعالیٰ کا یہ مقصود ہے کہ اس کا کلمہ بلند اور کلمہ کفر پست ہو اور زمین پر کوئی مذہب
اسلام سے غالب نہ رہے اور یہ بات جب ہی ہو سکتی ہے کہ یہ طریقہ مقرر کیا جائے
کہ تمام مسلمان عام اور خاص مسافر اور مقیم چھوٹے بڑے اپنی کسی اور مشہور عبادت
کے لئے جمع ہوا کریں اور شان وشوکت اسلام کی ظاہر کریں ان ہی سب مصالح سے
شریعت کی پوری توجہ جماعت کی طرف مصروف ہوگئی اور اس کی ترغیب دی گئی اور
اس کے چھوڑنے کی سخت ممانعت کی گئی۔(6) جماعت میں یہ فائدہ بھی ہے کہ تمام
مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حال پر اطلاع ہوتی رہے گی اور ایک دوسرے کے
درد و مصیبت میں شریک ہو سکیں گے جس سے دینی اخوت اور ایمانی محبت کا پورا
اظہار و استحکام ہوگا۔ جو اس شریعت کا ایک بڑا مقصود ہے اور جس کی تاکید اور
فضیلت جابجا قرآن عظیم اور احادیث نبی کریم (علیہ الصلوۃ والتسلیم) میں
بیان فرمائی گئی ہے افسوس ہمارے زمانے میں ترک جماعت ایک عام عادت ہوگئی
ہے جاہلوں کا کیا ذکر ہم بعض پڑھے لکھے لوگوں کو اس بلا میں مبتلا دیکھ رہے ہیں۔

افسوس یہ لوگ احادیث پڑھتے ہیں اور ان کے معنی سمجھتے ہیں مگر جماعت کی سخت تاکیدیں ان کے پتھر سے زیادہ سخت دلوں پر کچھ اثر نہیں کرتیں قیامت میں جب قاضی روز جزا کے سامنے سب سے پہلے نماز کے مقدمات پیش ہوں گے اور اس کے نہ ادا کرنے والے یا ادا میں کمی کرنے والوں سے باز پرس شروع ہوگی یہ لوگ کیا جواب دیں گے۔

جماعت کے واجب ہونے کی شرطیں

(1) مرد ہونا۔ عورتوں پر جماعت واجب نہیں (2) بالغ ہونا۔ نابالغ بچوں پر جماعت واجب نہیں۔ (3) آزاد ہونا غلام پر جماعت واجب نہیں (4) عاقل ہونا۔ مست بیہوش۔ دیوانے پر جماعت واجب نہیں (5) تمام عذروں سے خالی ہونا۔ ان عذروں کی حالت میں جماعت واجب نہیں مگر ادا کر لے تو بہتر ہے نہ ادا کرنے میں ثواب جماعت سے محروم رہے گا۔ ترک جماعت کے عذر چودہ ہیں

(1) لباس بقدر ستر عورت کے نہ پایا جانا (2) مسجد کے راستے میں سخت کیچڑ ہو کہ چلنا سخت دشوار ہو امام ابو یوسفؒ نے حضرت امام اعظمؒ سے پوچھا کہ کیچڑ وغیرہ کی حالت میں جماعت کے لئے آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا کہ جماعت کا چھوڑنا مجھے پسند نہیں (3) پانی بہت زور سے برستا ہو ایسی حالت میں امام محمدؒ نے موطا میں لکھا ہے کہ اگرچہ نہ جانا جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ جماعت سے جا کر نماز پڑھے۔ (4) سردی سخت ہونا کہ باہر نکلنے میں یا مسجد تک جانے میں کسی بیماری کے پیدا ہو جانے کا یا بڑھ جانے کا خوف ہو (5) مسجد جانے میں مال و اسباب کی چوری ہو جانے کا خوف ہو (6) مسجد جانے میں کسی دشمن کے مل جانے کا خوف ہو (7) مسجد جانے میں کسی قرض خواہ کے ملنے کا اور اس سے تکلیف پہنچنے کا خوف ہو بشرطیکہ اس کے قرض کے ادا کرنے پر قادر نہ ہو اور اگر قادر ہو تو وہ ظالم سمجھا جائے گا اور اس کو ترک جماعت کی اجازت نہ ہوگی (8) اندھیری رات ہو کہ راستہ نہ دکھائی دیتا ہو

لیکن اگر روشنی کا سامان خدا نے دیا تو جماعت نہ چھوڑنا چاہیئے (9) رات کا وقت ہو اور آندھی بہت سخت چلتی ہو (10) کسی بیمار کی تیمارداری کرتا ہو کہ اس کے جماعت میں چلے جانے سے اس مریض کو تکلیف یا وحشت کا خوف ہو (11) کھانا تیار ہو یا تیاری کے قریب اور بھوک ایسی لگی ہو کہ نماز میں جی نہ لگنے کا خوف ہو (12) پیاب یا پاخانہ زور کا معلوم ہوتا ہو (13) سفر کا ارادہ رکھتا ہو اور خوف ہو کہ جماعت سے نماز پڑھنے میں دیر ہو جائے گی قافلہ نکل جائے گا۔ ریل کا مسئلہ اسی پر قیاس کیا جا سکتا ہے اگر فرق اس قدر ہے کہ وہاں ایک قافلے کے بعد دوسرا قافلہ بہت دنوں میں ملتا ہے اور یہاں ریل ایک دن میں کئی بار جاتی ہے اگر ایک وقت کی ریل نہ ملے تو دوسرے وقت جا سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایسا ہی سخت حرج ہوتا ہو تو مضائقہ نہیں ہماری شریعت سے حرج اٹھا دیا گیا ہے۔ (14) کوئی ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے چل پھر نہ سکے یا نابینا ہو یا لنجا ہو یا کوئی پیر کٹا ہوا ہو لیکن جو نابینا بے تکلف مسجد تک پہنچ سکے اس کو ترک جماعت نہ چاہیئے۔

جماعت کے صحیح ہونے کی شرطیں

شرط (1) اسلام۔ کافر کی جماعت صحیح نہیں۔ شرط (2) عاقل ہونا۔ مست بیہوش' دیوانے کی جماعت صحیح نہیں۔ شرط (3) مقتدی کو نماز کی نیت کے ساتھ امام کے اقتداء کی بھی نیت کرنا یعنی یہ ارادہ دل میں کرنا کہ میں اس امام کے پیچھے فلاں نماز پڑھتا ہوں نیت کا بیان اوپر بہ تفصیل ہو چکا ہے شرط (4) امام اور مقتدی دونوں کے مکان کا متحد ہونا خواہ حقیقتاً متحد ہوں جیسے دونوں ایک ہی مسجد یا ایک ہی گھر میں کھڑے ہوں یا حکماً متحد ہوں جیسے کہ دریا کہ پل پر جماعت کی جائے اور امام پل کے اس پار ہو مگر درمیان میں برابر صفیں کھڑی ہوں تو اس صورت میں اگرچہ امام کے اور ان مقتدیوں کے درمیان میں جو پل کے اس پار ہیں دریا حائل ہے اور اس وجہ سے دونوں کا مکان حقیقتاً متحد نہیں مگر چونکہ درمیان میں برابر صفیں کھڑی ہوئی ہیں

اس لئے دونوں کا مکان حکماً متحد سمجھا جائے گا اور اقتداء صحیح ہو جائے گی۔ مسئلہ نمبر 1: اگر مقتدی مسجد کی چھت پر کھڑا ہو اور امام مسجد کے اندر تو درست ہے اس لئے کہ مسجد کی چھت مسجد کے حکم میں ہے اور یہ دونوں مقام حکماً سمجھے جائیں گے اسی طرح اگر کسی کی چھت مسجد سے متصل ہو اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو تو وہ بھی حکماً مسجد سے متحد سمجھی جائے گی اور اس کے اوپر کھڑے ہو کر اس امام کی اقتداء کرنا جو مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے درست ہے۔ مسئلہ نمبر 2: اگر مسجد بہت بڑی ہو اور اسی طرح اگر گھر بہت بڑا یا جنگل ہو اور امام اور مقتدی کے درمیان اتنا خالی میدان ہو کہ جس میں دو صفیں ہو سکیں تو یہ دونوں مقام یعنی جہاں مقتدی کھڑا ہے اور جہاں امام ہے مختلف سمجھے جائیں گے اور اقتداء درست نہ ہو گی۔ مسئلہ نمبر 3: اسی طرح اگر امام اور مقتدی کے درمیان کوئی نہر ہو جس میں ناؤ وغیرہ چل سکے یا کوئی اتنا بڑا حوض ہو جس کی طہارت کا حکم شریعت نے دیا ہو یا کوئی عام رہ گزر ہو جس سے بیل گاڑی وغیرہ نکل سکے اور درمیان میں صفیں نہ ہوں تو وہ دونوں متحد نہ سمجھے جائیں گے اور اقتداء درست نہ ہو گی البتہ چھوٹی گول اگر حائل ہو جس کی برابر تنگ راستہ نہیں ہوتا وہ مانع اقتداء نہیں۔ مسئلہ نمبر 4: اسی طرح اگر دو صفوں کے درمیان کوئی ایسی نہر یا ایسا رہ گزر واقع ہو جائے تو اس صف کی اقتداء درست نہ ہو گی جو ان چیزوں کے اس پار ہے۔ مسئلہ نمبر 5: پیادے کی اقتداء سوار کے پیچھے یا ایک سوار کی دوسرے سوار کے پیچھے صحیح نہیں اس لئے کہ دونوں کے مکان متحد نہیں ہاں اگر ایک ہی سواری پر دونوں سوار نہیں ہوں تو درست ہے۔ شرط (5) مقتدی اور امام دونوں کی نماز کا مغایر نہ ہونا۔ اگر مقتدی کی نماز امام کی نماز سے مغایر ہو گی تو اقتداء درست نہ ہو گی۔ مثلاً امام ظہر کی نماز پڑھتا ہو اور غیر مقتدی عصر کی نماز کی نیت کرے یا امام کل کی ظہر کی قضا پڑھتا ہو اور مقتدی آج کے ظہر کی۔ ہاں اگر دونوں کل کے ظہر کی قضا پڑھتے ہوں یا دونوں آج ہی کے ظہر کی قضا پڑھتے ہوں تو درست ہے۔

البتہ اگر امام فرض پڑھتا ہو اور مقتدی نفل تو اقتداء صحیح ہے اس لئے کہ امام کی نماز قوی ہے۔ مسئلہ نمبر 6: مقتدی اگر تراویح پڑھنا چاہے اور امام نفل پڑھتا ہو تب بھی اقتداء نہ ہوگی کیونکہ امام کی نماز ضعیف ہے۔ شرط (6) امام کی نماز کا صحیح ہونا اگر امام کی نماز فاسد ہوگی تو سب مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی خواہ یہ فاسد نماز ختم ہونے سے پہلے معلوم ہو جائے یا بعد ختم ہونے کی مثل اس کے کہ امام کے کپڑوں میں نجاست غلیظہ ایک درم سے زیادہ تھی اور بعد نماز ختم ہونے کے یا اثنائے نماز میں معلوم ہوئی یا امام کو وضو نہ تھا اور بعد نماز کے یا اثنائے نماز میں اس کو خیال آیا۔ مسئلہ نمبر 7: امام کی نماز اگر کسی وجہ سے فاسد ہوگئی ہو اور مقتدیوں کو نہ معلوم ہو تو امام پر ضروری ہے کہ اپنے مقتدیوں کو حتی الامکان اس کی اطلاع کر دے تا کہ وہ لوگ اپنی نماز کا اعادہ کر لیں خواہ آدمی کے ذریعہ سے کی جائے یا خط کے ذریعہ سے۔ شرط (7) مقتدی کا امام سے آگے نہ کھڑا ہونا خواہ برابر کھڑا ہو یا پیچھے۔ اگر مقتدی امام سے آگے کھڑا ہو تو اس کی اقتداء درست نہ ہوگی۔ امام سے آگے کھڑا ہونا اس وقت سمجھا جائے گا کہ جب مقتدی کی ایڑی امام کی ایڑی سے آگے ہو جائے اگر ایڑی آگے نہ ہو اور انگلیاں آگے بڑھ جائیں خواہ پیر کے بڑے ہونے کے سبب سے یا انگلیوں کے لمبے ہونے کی وجہ سے تو یہ آگے کھڑا ہونا نہ سمجھا جائے گا اور اقتداء درست ہو جائے گی۔ شرط (8) مقتدی کو امام کے انتقالات کا مثل رکوع قومے سجدوں اور قعدوں وغیرہ کا علم ہونا خواہ امام کو دیکھ کر یا اس کی یا کسی مکبر (تکبیر کہنے والے) کی آواز سن کر یا کسی مقتدی کو دیکھ کر۔ اگر مقتدی کو امام کے انتقالات کا علم نہ ہو خواہ کسی چیز کے حائل ہونے کے سبب سے یا اور کسی وجہ سے تو اقتداء صحیح نہ ہو گی اور اگر کوئی حائل مثل پردے یا دیوار وغیرہ کے ہو مگر امام کے انتقالات معلوم ہوتے ہوں تو اقتداء درست ہے۔ مسئلہ نمبر 8: اگر امام کا مسافر یا مقیم ہونا معلوم نہ ہو لیکن قرائن سے اس کے مقیم ہونے کا خیال ہو بشرطیکہ وہ شہر گاؤں کے

اندر رہو اور نماز پڑھائے مسافر کی سی یعنی چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیرے اور مقتدی کو اس سلام سے امام کے متعلق سہو کا شبہ ہو تو اس مقتدی کو اپنی چار رکعتیں پوری کر لینے کے بعد امام کی حالت کی تحقیق کرنا واجب ہے کہ امام کو سہو ہوا یا وہ مسافر تھا اگر تحقیق سے مسافر ہونا معلوم ہوا تو نماز صحیح ہوگئی اور اگر سہو کا ہونا محقق ہوا تو نماز کا اعادہ کرے گا اور اگر کچھ تحقیق نہیں کیا بلکہ مقتدی اسی شبہ کی حالت میں نماز پڑھ کر چلا گیا تو اس صورت میں بھی اس پر نماز کا اعادہ واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 9: اگر امام کے متعلق مقیم ہونے کا خیال ہے مگر وہ نماز شہر یا گاؤں میں نہیں پڑھا رہا بلکہ شہر یا گاؤں سے باہر پڑھا رہا ہے اور اس نے چار رکعت والی نماز میں مسافر کی سی نماز پڑھائی اور مقتدی کو امام کے سہو کا شبہ ہوا اس صورت میں بھی مقتدی اپنی چار رکعت پوری کر لے اور بعد نماز کے امام کا حال معلوم کر لے تو اچھا ہے۔ اگر نہ معلوم کرے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ شہر یا گاؤں سے باہر امام کا مسافر ہونا ہی ظاہر ہے اور اس کے متعلق مقتدی کا یہ خیال کہ شاید اس کو سہو ہوا ہے ظاہر کے خلاف ہے لہذا اس صورت میں تحقیق حال ضروری نہیں اسی طرح اگر امام چار رکعت والی نماز شہر یا گاؤں میں پڑھائے یا جنگل وغیرہ میں اور کسی مقتدی کو اس کے متعلق مسافر ہونے کا شبہ ہو لیکن امام نے پوری چار رکعت پڑھائیں تب بھی مقتدی کو بعد نماز کے تحقیق حال امام واجب نہیں اور فجر اور مغرب کی نماز میں کسی وقت بھی امام کے مسافر یا مقیم ہونے کی تحقیق ضروری نہیں کیونکہ ان نمازوں میں مقیم و مسافر سب برابر ہیں۔ خلاصہ یہ کہ اس تحقیق کی ضرورت صرف ایک صورت میں ہے جب کہ امام شہر یا گاؤں میں یا کسی جگہ چار رکعت کی نماز میں دو رکعت پڑھائے اور مقتدی کو امام پر سہو کا شبہ ہو۔ شرط (9) مقتدی کو تمام ارکان میں سوائے قرات کے امام کا شریک رہنا خواہ امام کے ساتھ ادا کرے یا اس کے بعد اس سے پہلے بشرطیکہ اسی رکن کے اخیر تک امام اس کا شریک ہو جائے۔ پہلی صورت کی مثال امام کے

ساتھ ہی رکوع سجدہ وغیرہ کرے۔ دوسری صورت کی مثال۔ امام رکوع کر کے کھڑا ہو جائے اس کے بعد مقتدی رکوع کرے۔ تیسری صورت کی مثال۔ امام سے پہلے رکوع کرے مگر رکوع میں اتنی دیر تک رہے کہ امام کا رکوع اس سے مل جائے۔

مسئلہ نمبر 10: اگر کسی رکن میں امام کی شرکت نہ کی جائے مثلا امام رکوع کرے اور مقتدی رکوع نہ کرے یا امام دو سجدے کرے اور مقتدی ایک ہی سجدہ کرے یا کسی رکن کی ابتداء امام سے پہلے کیا جائے اور اخیر تک امام اس میں شریک نہ ہو۔ مثلا مقتدی امام سے پہلے رکوع میں جائے اور قبل اس کے کہ امام رکوع کرے مقتدی کھڑا ہو جائے ان دونوں صورتوں میں اقتداء درست نہ ہوگی۔ شرط (10) مقتدی کی حالت کا امام سے کم یا برابر ہونا۔ مثال (1) قیام کرنے والے کی اقتداء قیام سے عاجز کے پیچھے درست ہے شرع میں معذور کا قعود بمنزلہ قیام کے ہے۔ (2) تیمم کرنے والے کے پیچھے خواہ وضو کا ہو یا غسل کا وضو اور غسل کرنے والے کی اقتداء درست ہے اس لئے کہ تیمم اور وضو اور غسل کا حکم طہارت میں یکساں ہے کوئی کسی سے کم زیادہ نہیں (3) مسح کرنے والے کے پیچھے خواہ موزوں پر کرتا ہو اور یا پٹی پر دھونے والے کی اقتداء درست ہے اس لئے کہ مسح کرنا اور دھونا دونوں ایک ہی درجے کی طہارت ہیں کسی کو کسی پر فوقیت نہیں (4) معذور کی اقتداء کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ دونوں ایک ہی عذر میں مبتلا ہوں۔ مثلا دونوں کو سلسل بول ہو یا دونوں کو خروج ریح کا مرض ہو۔ (5) امی کی اقتداء امی کے پیچھے درست ہے۔ بشرطیکہ مقتدیوں میں کوئی قاری نہ ہو۔ (6) عورت یا نابالغ ی اقتداء بالغ مرد کے پیچھے درست ہے (7) عورت کی اقتداء عورت کے پیچھے درست ہے (8) نابالغ عورت یا نابالغ مرد کی اقتداء نابالغ مرد کے پیچھے درست ہے (9) نفل پڑھنے والے کی اقتداء واجب پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے مثلا کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھ چکا ہو اور وہ کسی ظہر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھے یا عید کی نماز پڑھ چکا ہو اور وہ

دوبارہ پھر نماز میں شریک ہو جائے (10) نفل پڑھنے والے کی اقتداء پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے (11) قسم کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے اس لئے کہ قسم کی نماز بھی فی نفسہ نفل ہے یعنی ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں دو رکعت نماز پڑھوں گا اور پھر کسی متنفل کے پیچھے اس نے دو رکعت پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی اور قسم پوری ہو جائے گی (12) نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء نذر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ دونوں کی نذر ایک ہو مثلاً ایک شخص کی نذر کے بعد دوسرا شخص کہے کہ میں نے بھی اس چیز کی نذر کی جس کی فلاں شخص نے نذر کی ہے اور اگر یہ صورت نہ ہو بلکہ ایک نے دو رکعت کی مثلاً الگ نذر کی۔ اور دوسرے نے الگ تو ان میں سے کسی کو دوسرے کی اقتداء درست نہ ہوگی حاصل یہ کہ جب مقتدی امام سے کم یا زیادہ ہوگا تو اقتداء درست نہ ہوگی اب ہم وہ صورتیں لکھتے ہیں جن میں مقتدی امام سے زیادہ ہے خواہ یقیناً یا احتمالاً اور اقتداء درست نہیں (1) بالغ کی اقتداء خواہ مرد ہو یا عورت نابالغ کے پیچھے درست نہیں (2) مرد کی اقتداء خواہ بالغ عورت کے پیچھے درست نہیں (3) خنثیٰ کی خنثیٰ کے پیچھے درست نہیں۔ خنثیٰ اس کو کہتے ہیں جس میں مرد اور عورت ہونے کی علامات ایسی متعارض ہوں کہ اس کا مرد ہونا تحقیق ہو نہ عورت ہونا اور ایسی مخلوق شاذ و نادر ہوتی ہے (4) جس عورت کو اپنے حیض کا زمانہ یاد نہ ہو اس کی اقتداء اسی قسم کی عورت کے پیچھے درست نہیں ان دونوں صورتوں میں مقتدی کا امام سے زیادہ ہونا محتمل ہے اس لئے اقتداء جائز نہیں کیونکہ پہلی صورت میں جو خنثیٰ امام ہے شاید عورت ہو اور جو خنثیٰ مقتدی ہے شاید مرد ہو اسی طرح دوسری صورت میں جو عورت امام ہے شاید یہ زمانہ اس کے حیض کا ہو اور مقتدی ہے اس کی طہارت کا ہو۔ (5) خنثیٰ کی اقتداء عورت کے پیچھے درست نہیں اس خیال سے کہ وہ شاید خنثیٰ مرد ہو (6) ہوش و حواس والے کی اقتداء مجنون' مست بیہوش' بے عقل کے پیچھے درست نہیں

(7) طاہر کی اقتداء معذور کے پیچھے مثل اس شخص کے جس کو مسلسل بول وغیرہ کی شکایت ہو درست نہیں (8) ایک عذر والے کی اقتداء دو عذر والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً کسی کو صرف خروج ریح کا مرض ہو اور وہ ایسے شخص کی اقتداء کرے جس کو خروج ریح اور مسلسل بول دو بیماریاں ہوں (9) ایک طرح کے عذر والے کی اقتداء دوسری طرح کے عذر والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً مسلسل بول والا ایسے شخص کی اقتداء کرے جس کو نکسیر بہنے کا شکایت ہو (10) قاری کی اقتداء امی کے پیچھے درست نہیں ۔ اور قاری وہ کہلاتا ہے جس کو اتنا قرآن صحیح یاد ہو جس سے نماز ہو جاتی ہے اور امی وہ جس کو اتنا بھی یاد نہ ہو (11) امی کی اقتداء امی کے پیچھے جبکہ مقتدیوں میں کوئی قاری نہ موجود ہو درست نہیں کیونکہ اس صورت یں اس امام امی کی نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے کہ ممکن تھا کہ وہ اس قاری کو امام کر دیتا اور اس کی قرات سب مقتدیوں کی طرف سے کافی ہو جاتی ہے اور جب امام کی نماز فاسد ہو گئی تو سب مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی جن میں وہ امی مقتدی بھی ہے (12) امی کی اقتداء گونگے کے پیچھے درست نہیں اس لئے کہ امی اگر چہ بالفعل قرات نہیں کر سکتا مگر قادر تو ہے اس وجہ سے کہ وہ قرات سیکھ سکتا ہے گونگے میں تو یہ قدرت بھی نہیں (13) جس شخص کا جسم جس قدر ڈھانکنا فرض ہے چھپا ہوا ہو اس کی اقتداء برہنہ کے پیچھے درست نہیں (14) رکوع سجود کرنے والے کی اقتداء ان دونوں سے عاجز کے پیچھے درست نہیں اور اگر کوئی شخص صرف سجدے سے عاجز ہو اس کے پیچھے بھی اقتداء درست نہیں (15) فرض پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے کے پیچھے درست نہیں ۔ (16) نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں اس لئے کہ نذر کی نماز واجب ہے (17) نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء قسم کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں آج چار رکعت پڑھوں گا اور کسی نے چار رکعت نماز کی نذر کی تو وہ نذر کرنے والا

اگر اس کے پیچھے نماز پڑھے تو درست نہ ہوگی اس لئے کہ نذر کی نماز واجب ہے اور قسم کی نفل۔ کیونکہ قسم کا پورا کرنا ہی واجب نہیں ہوتا بلکہ اس میں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کفارہ دیدے اور وہ نماز نہ پڑھے۔ (18) جس شخص سے صاف حروف نہ ادا ہو سکتے ہوں مثلاً شین کو ثے یا رے کو غین پڑھتا ہو یا کسی اور حروف میں ایسا ہی تبدل تغیر ہوتا ہو تو اس کے پیچھے صاف اور صحیح پڑھنے والے کی نماز درست نہیں ہاں اگر پوری قرات میں ایک آدھ حرف ایسا واقع ہو جائے تو اقتداء صحیح ہو جائے گی۔ شرط (19) امام کا واجب الانفرادنہ ہونا یعنی ایسے شخص کے پیچھے اقتداء درست نہیں جس کا اس وقت منفرد رہنا ضروری ہے جیسے مسبوق کہ اس کو امام کی نماز ختم ہو جانے کے بعد اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کا تنہا پڑھنا ضروری ہے پس اگر کوئی شخص کسی مسبوق کی اقتداء کرے تو درست نہ ہوگی۔ شرط (20) امام کو کسی کا مقتدی نہ ہونا یعنی ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیئے جو خود کسی کا مقتدی ہو خواہ حقیقتاً جیسے مدرک یا حکماً جیسے لاحق' لاحق اپنی ان رکعتوں میں جو امام کے ساتھ اس کو نہیں ملیں مقتدی کا حکم رکھتا ہے لہذا اگر کوئی شخص کسی مدرک یا لاحق کی اقتداء کرے تو درست نہیں اسی طرح مسبوق اگر لاحق کی یا لاحق مسبوق کی اقتداء کرتے تب بھی درست نہیں یہ بارہ شرطیں جو ہم نے جماعت کے صحیح ہونے کی بیان کیں اگر ان میں سے کوئی شرط کسی مقتدی میں نہ پائی جائے گی تو اس کی اقتداء صحیح نہ ہوگی اور جب کسی مقتدی کی اقتداء صحیح نہ ہوگی تو اس کی وہ نماز بھی نہ ہوگی جس کو اس نے بحالت اقتداء ادا کیا ہے۔

جماعت کے احکام

جماعت جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں شرط ہے یعنی یہ نمازیں تنہا صحیح ہی نہیں ہوتیں پنج وقتی نمازوں میں واجب ہے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو اور تراویح میں سنت موکدہ ہے اگرچہ ایک قرآن مجید جماعت کے ساتھ ہو چکا ہو اور اسی طرح نماز کسوف کے لئے اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے اور سوائے رمضان کے اور کسی زمانے کے وتر میں

مکروہ تنزیہی ہے۔ یعنی جب کہ مواظبت کی جائے اور اگر مواظبت نہ کی جائے بلکہ کبھی کبھی دو تین آدمی جماعت سے پڑھ لیں تو مکروہ نہیں اور نماز خسوف میں اور تمام نوافل میں جب کہ نوافل اس اہتمام سے ادا کی جائیں جس اہتمام سے فرائض کی جماعت ہوتی ہے یعنی اذان و اقامت کے ساتھ یا اور کسی طریقہ سے لوگوں کو جمع کر کے تو جماعت مکروہ تحریمی ہے۔ ہاں اگر بے اذان و اقامت کے اور بے بلائے ہوئے دو تین آدمی جمع ہو کر کسی نفل کو جماعت سے پڑھ لیں تو کچھ مضائقہ نہیں اور پھر بھی دوام نہ کریں اور اسی طرح مکروہ تحریمی ہے ہر فرض کی دوسری جماعت مسجد میں ان چار شرطوں سے (1) مسجد محلے کی ہو اور عام رہ گزر پر نہ ہو اور مسجد محلے کی تعریف یہ لکھی ہے کہ وہاں کا امام اور نمازی معین ہوں (2) پہلی جماعت بلند آواز سے اذان و اقامت کہہ کر پڑھی گئی ہو (3) پہلی جماعت ان لوگوں نے پڑھی ہو۔ جو اس محلے میں رہتے ہوں اور جن کو اس مسجد کے انتظامات کا اختیار حاصل ہے۔ (4) دوسری جماعت اسی ہی ء اور اہتمام سے ادا کی جائے جس ہیئت اور اہتمام سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے اور یہ چوتھی شرط صرف امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ہے اور امام صاحبؒ کے نزدیک ہیئت بدل دینے پر بھی کراہت رہتی ہے پس اگر دوسری جماعت مسجد میں نہ ادا کی جائے بلکہ گھر میں ادا کی جائے تو مکروہ نہیں اسی طرح اگر کوئی شرط ان چاروں شرطوں میں سے نہ پائی جائے مثلاً مسجد عام رہ گزر پر ہو محلے کی نہ ہو جس کے معنی اوپر معلوم ہو چکے تو اس میں دوسری بلکہ تیسری چوتھی جماعت بھی مکروہ نہیں یا پہلی جماعت بلند آواز سے اذان اور اقامت کہہ کر نہ پڑھی گئی ہو تو دوسری جماعت مکروہ نہیں۔ یا پہلی جماعت ان لوگوں نے پڑھی ہو جو اس محلے میں نہیں رہتے نہ ان کو مسجد کے انتظامات کا اختیار حاصل ہے یا بقول امام ابو یوسفؒ کے دوسری جماعت اس ہیئت سے نہ ادا کی جائے جس ہیئت سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے جس جگہ پہلی جماعت کا امام کھڑا ہوا تھا دوسری جماعت کا امام

اور بعض کے نزدیک حدث اکبر سے تیمم کرنے والا مقدم ہے اور جس شخص میں دو وصف پائے جائیں وہ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اس کے جس میں ایک ہی وصف پایا جاتا ہو۔ مثلاً وہ شخص جو نماز کے مسائل بھی جانتا ہو اور قرآن مجید بھی اچھا پڑھتا ہو زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اس کے جو صرف نماز کے مسائل جانتا ہو اور قرآن مجید بھی اچھا نہ پڑھتا ہو۔ مسئلہ نمبر 3: اگر کسی کے گھر میں جماعت کی جائے تو صاحب خانہ امامت کے لئے زیادہ مستحق ہے اس کے بعد وہ شخص جس کو وہ امام بنائے ہاں اگر صاحب خانہ بالکل جاہل ہو اور دوسرے لوگ مسائل سے واقف ہوں تو پھر ان ہی کو استحقاق ہوگا۔ مسئلہ نمبر 4: جس مسجد میں کوئی امام مقرر ہو اس مسجد میں اس کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امامت کا استحقاق نہیں۔ ہاں اگر وہ کسی دوسرے کو امام بنا دے تو پھر مضائقہ نہیں۔ مسئلہ نمبر 5: قاضی یعنی حاکم شرع یا بادشاہ اسلام کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امامت کا استحقاق نہیں۔ مسئلہ نمبر 6: بے رضامندی قوم کے امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں گر وہ شخص سب سے زیادہ استحقاق و امامت رکھتا ہو یعنی امامت کے اوصاف اس کے برابر کسی میں نہ پائے جائیں تو پھر اس کے اوپر کچھ کراہت نہیں بلکہ جو اس کی امامت سے ناراض ہو وہی غلطی پر ہے۔ مسئلہ نمبر 7: فاسق اور بدعتی کا امام بنانا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر خدانخواستہ ایسے لوگوں کے سوا کوئی دوسرا شخص وہاں موجود نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں اسی طرح اگر بدعتی و فاسق زوردار ہوں کہ ان کے معزول کرنے پر قدرت نہ ہو یا فتنہ عظیم برپا ہوتا ہو تو بھی مقتدیوں پر کراہت نہیں۔ مسئلہ نمبر 8: غلام کا یعنی جو فقہ کے قاعدے سے غلام ہو وہ نہیں جو قحط وغیرہ میں خرید لیا جائے اس کا امام بنانا اگرچہ وہ آزاد شدہ ہو اور گنوار یعنی گاؤں کے رہنے والے کا اور نابینا کا جو پاکی ناپاکی کی احتیاط نہ رکھتا ہو یا ایسے شخص کا جسے رات کو کم نظر آتا ہو اور ولد الزنا یعنی حرامی کا امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے ہاں اگر یہ لوگ صاحب علم و فضل ہوں اور لوگوں کو ان کا

امام بنانا ناگوار نہ ہوتو پھر مکروہ نہیں۔ اسی طرح کسی ایسے حسین نوجوان کو امام بنانا جس کی ڈاڑھی نہ نکلی ہو اور بے عقل کو امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔ مسئلہ نمبر 9: نماز کے فرائض اور واجبات میں تمام مقتدیوں کو امام کی موافقت کرنا واجب ہے۔ ہاں سنن وغیرہ میں موافقت کرنا واجب نہیں۔ پس اگر امام شافعیؒ المذہب ہو اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو اٹھائے تو حنفی مقتدیوں کو ضروری نہیں ہاں وتر میں البتہ چونکہ قنوت پڑھنا واجب ہے لہذا اگر شافعی امام اپنے مذہب کے موافق بعد رکوع کے پڑھے تو حنفی مقتدیوں کو بھی بعد رکوع کے پڑھنا چاہیئے۔ مسئلہ نمبر 10: اما کو نماز میں زیادہ بڑی بڑی سورتیں پڑھنا جو مقدار مسنون سے بھی زیادہ ہوں یا رکوع سجدے وغیرہ میں بہت زیادہ دیر تک رہنا مکروہ تحریمی ہے بلکہ امام کو چاہیئے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت اور ضرورت اور ضعف وغیرہ کا خیال رکھے جو سب میں زیادہ صاحب ضرورت ہو اس کی رعایت کر کے قرات وغیرہ کرے بلکہ زیادہ ضرورت کے وقت مقدار مسنون سے بھی کم قرات کرنا بہتر ہے تاکہ لوگوں کا حرج نہ ہو جو قلت جماعت کا سبب ہو جائے۔ مسئلہ نمبر 11: اگر ایک ہی مقتدی ہو اور وہ مرد ہو نابالغ لڑکا تو اس کو امام کے داہنی جانب امام کے برابر یا کچھ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہونا چاہیئے اگر بائیں جانب امام کے پیچھے کھڑا ہو تو مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 12: اور اگر ایک سے زیادہ مقتدی ہوں تو ان کو امام کے پیچھے صف باندھ کر کھڑا ہونا چاہیئے۔ اگر امام کے داہنے بائیں جانب کھڑے ہوں اور دو ہوں تو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو مکروہ تحریمی ہے۔ اس لئے کہ جب دو سے زیادہ مقتدی ہوں تو امام کے داہنے جانب کھڑا ہونا واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 13: اگر نماز شروع کرتے وقت ایک ہی مرد مقتدی تھا اور وہ امام سب کے داہنے جانب کھڑا ہوا اس کے بعد اور مقتدی آ گئے تو پہلے مقتدی کو چاہیئے کہ پیچھے ہٹ آئے تاکہ سب مقتدی مل کر امام کے پیچھے کھڑے ہوں اگر وہ نہ

ہٹے تو ان مقتدیوں کو چاہیئے کہ اس کو کھینچ لیں اور اگر وانستگی سے وہ مقتدی امام کے داہنے یا بائیں جانب کھڑے ہو جائیں پہلے مقتدی کو پیچھے نہ ہٹائیں تو امام کو چاہیئے کہ وہ آگے بڑھ جائے تا کہ وہ مقتدی سب مل جائیں اور امام کے پیچھے ہو جائیں اسی طرح اگر پیچھے ہٹنے کی جگہ نہ ہو تب بھی امام ہی کو چاہیے کہ آگے بڑھ جائے لیکن اگر مقتدی مسائل سے ناواقف ہوں جیسا ہمارے زمانے میں غالب ہے تو اس کو ہٹانا مناسب نہیں کبھی کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھے جس سے نماز ہی غارت ہو۔ مسئلہ نمبر 14: اگر مقتدی عورت ہو یا نابالغ لڑکی تو اس کو چاہیئے کہ امام کے پیچھے کھڑی ہو خواہ ایک ہو یا ایک سے زائد۔ مسئلہ نمبر 15: اگر مقتدیوں میں مختلف قسم کے لوگ ہوں کچھ مرد کچھ عورت کچھ نابالغ تو امام کو چاہیئے کہ اس ترتیب سے ان کی صفیں قائم کرے پہلے مردوں کی صفیں پھر نابالغ لڑکوں کی پھر بالغ عورتوں کی پھر نابالغ لڑکیوں کی۔ مسئلہ نمبر 16: امام کو چاہیئے کہ صفیں سیدھی کرے یعنی صف میں لوگوں کو آگے پیچھے ہونے سے منع کرے سب کو برابر کھڑے ہونے کا حکم دے صف میں ایک دوسرے سے مل کر کھڑا ہونا چاہیے درمیان میں خالی جگہ نہ رہنا چاہیئے۔ مسئلہ نمبر 17: تنہا ایک شخص کا صف کے پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے بلکہ ایسی حالت میں چاہیئے کہ اگلی صف سے کسی آدمی کو کھینچ کر اپنے ہمراہ کھڑا کرے لیکن کھینچنے میں اگر احتمال ہو کہ وہ اپنی نماز خراب کرلے گا یا برا مانے گا۔ تو جانے دے پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ ہاں جب صف پوری ہو جائے تب دوسری صف میں کھڑا ہونا چاہیئے۔ مسئلہ نمبر 18: مرد کو صرف عورتوں کی امامت کرنا ایسی جگہ مکروہ تحریمی ہے جہاں کوئی مرد نہ ہو کوئی محرم عورت مثل اس کی زوجہ یا ماں بہن وغیرہ کے موجود ہو۔ ہاں اگر کوئی مرد یا محرم عورت موجود ہو تو پھر مکروہ نہیں۔ مسئلہ نمبر 19: اگر کوئی شخص تنہا فجر یا مغرب یا عشاء کا فرض آہستہ آواز سے پڑھ رہا ہو اسی اثناء میں کوئی شخص کی اقتداء

کرے تو اس میں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ یہ شخص دل میں قصد کر لے کہ میں اب امام بنتا ہوں تا کہ نماز جماعت سے ہو جائے دوسری صورت یہ کہ قصد نہ کرے بلکہ بدستور اپنے کو یہی سمجھے کہ گویا میرے پیچھے آ کھڑا ہوا لیکن میں امام نہیں بنتا بلکہ بدستور تنہا پڑھتا ہوں پس پہلی صورت میں تو اس پر اسی جگہ سے بلند آواز سے قرات کرنا واجب ہے پس اگر سورہ فاتحہ یا کسی قدر دوسری سورت بھی آہستہ آواز سے پڑھ چکا ہو تو اس کو چاہیئے کہ اسی جگہ سے بقیہ فاتحہ یا بقیہ سورت کو بلند آواز سے پڑھے اس لئے کہ امام کو فجر و مغرب و عشاء کے وقت بلند آواز سے قرات کرنا واجب ہے اور دوسری صورت میں بلند آواز سے پڑھنا واجب نہیں اور اس مقتدی کی نماز بھی درست رہے گی کیونکہ صحت صلوۃ مقتدی کے لئے امام کا نیت امامت کرنا ضروری نہیں۔ مسئلہ نمبر 20: امام کو اور ایسا ہی منفرد کو جب کہ وہ کھریا میدان میں نماز پڑھتا ہو مستحب ہے کہ اپنی ابرو کے سامنے خواہ داہنی جانب یا بائیں جانب کوئی ایسی چیز کھڑی کر لے جو ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ اونچی اور ایک انگلی کے برابر موٹی ہو ہاں اگر مسجد میں نماز پڑھتا ہو یا ایسے مقام میں جہاں لوگوں کا نماز کے سامنے سے گزر نہ ہوتا تو اس کی کچھ ضرورت نہیں اور امام کا سترہ تمام مقتدیوں کی طرف سے کافی ہے بعد سترہ قائم ہو جانے کے آگے سے نکل جانے میں کچھ گناہ نہیں لیکن اگر سترہ کے اندر کوئی شخص نکلے گا تو وہ گنہگار ہوگا۔ مسئلہ نمبر 21: لاحق وہ مقتدی ہے جس کی کچھ رکعتیں یا سب رکعتیں بعد شریک جماعت ہونے کے جاتی رہیں خواہ بعذر مثلاً نماز میں سو جائے اور اس درمیان میں کوئی رکعت وغیرہ جاتی رہی یا لوگوں کی کثرت سے رکوع سجدے وغیرہ نہ کر سکے یا وضو ٹوٹ جائے اور وضو کرنے کے لئے جائے اور اس درمیان میں اس کی رکعتیں جاتی رہیں (نماز خوف میں پہلا گروہ لاحق ہے اسی طرح جو مقیم مسافر کی اقتداء کرے اور مسافر قصر کرے تو وہ مقیم بعد امام کے نماز ختم کرنے کے لاحق ہے یا بے عذر جاتی رہیں مثلاً امام سے

قرآت کی نہ تھی اور اس میں قعدہ کرے کہ یہ قعدہ اخیر نہ ہے۔ مسئلہ نمبر 26:
اگر کوئی شخص لاحق بھی ہو اور مسبوق بھی مثلاً کچھ رکعتیں ہو جانے کے بعد شریک ہوا
ہو اور شرکت کے پھر کچھ رکعتیں اس کی چلی جائیں تو اس کو چاہئے کہ پہلے ان
رکعتوں کو ادا کرے جو بعد شرکت کے گئی ہیں جن میں وہ لاحق ہے مگر ان کے ادا
کرنے میں اپنے کو ایسا سمجھے جیسا وہ امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے یعنی قرات نہ
کرے اور امام کی ترتیب کا لحاظ رکھے اس کے بعد اگر جماعت باقی ہو تو اس میں
شریک ہو جائے ورنہ باقی نماز بھی پڑھ لے بعد اس کے اپنی ان رکعتوں کو ادا
کرے جن میں مسبوق ہے مثال عصر کی نماز میں ایک رکعت ہو جانے کے بعض کوئی
شخص شریک ہوا اور شریک ہونے کے بعد ہی اس کا وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے گیا
اس درمیان میں نماز ختم ہو گئی تو اس کو چاہیئے کہ پہلے ان تینوں رکعتوں کو ادا کرے جو
بعد شریک ہونے کے گئی ہیں پھر اس رکعت کو جو اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو
چکی تھی اور ان تینوں رکعتوں کو مقتدی کی طرح ادا کرے یعنی قرات نہ
کرے اور ان تین کی پہلی رکعت میں قعدہ کرے اس لئے کہ یہ امام کی دوسری رکعت
ہے۔ اور امام نے اس رکعت میں امام نے قعدہ کیا تھا پھر اس رکعت کو ادا کرے جو
اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھی اور اس میں قعدہ کرے اس لئے کہ یہ
امام کی چوتھی رکعت ہے۔ اور اس رکعت میں امام نے قعدہ کیا تھا پھر اس رکعت کو ادا
کرے جو اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھی اور اس میں بھی قعدہ کرے اس
لئے کہ یہ اس کی چوتھی رکعت ہے اور اس رکعت میں اس کو قرات بھی کرنا ہوگی اس
لئے کہ اس رکعت میں وہ مسبوق ہے۔ اور مسبوق اپنی گئی ہوئی رکعتوں کے ادا
کرنے میں منفرد کا حکم رکھتا ہے مسئلہ نمبر 27: مقتدیوں کو ہر رکن کا امام کیساتھ
ہی بلا تاخیر ادا کرنا سنت ہے تحریمہ بھی امام کے تحریمہ ے ساتھ کریں رکوع بھی امام
کے ساتھ قومہ بھی اس کے قومے کے ساتھ سجدہ بھی اس کے سجدے کے ساتھ غرض یہ

کہ ہر فعل اس کے ہر فعل کے ساتھ ہاں اگر قعدہ اولی میں امام قبل اس کے کھڑا ہو جائے کہ مقتدی التحیات تمام کریں تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ التحیات تمام کر کے کھڑے ہوں اسی طرح قعدہ اخیر میں اگر امام قبل اس کے کہ مقتدی التحیات تمام کریں سلام پھیر دے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ التحیات تمام کر کے سلام پھیریں ہاں رکوع سجدہ وغیرہ میں اگر مقتدیوں نے تسبیح نہ پڑھی ہو تو بھی امام کے ساتھ ہی کھڑا ہونا چاہیئے۔

جماعت میں شامل ہونے نہ ہونے کے مسائل

مسئلہ نمبر 1: اگر کوئی شخص اپنے محلے یا مکان کے قریب مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ وہاں جماعت ہو چکی ہو تو اس کو مستحب ہے کہ دوسری مسجد میں تلاش جماعت جائے اور یہ بھی اختیار ہے کہ اپنے گھر میں واپس آ کر گھر کے آدمیوں کو جمع کر کے جماعت کرے۔ مسئلہ نمبر 2: اگر کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز تنہا پڑھ چکا ہو اس کے بعد دیکھے کہ وہی فرض جماعت سے ہو رہا ہے تو اس کو چاہیئے کہ جماعت میں شریک ہو جائے بشرطیکہ ظہر' عشاء کا وقت ہو اور فجر' عصر مغرب کے وقت شریک جماعت نہ ہو اس لئے کہ فجر' عصر کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے اور مغرب کے وقت اس لئے کہ یہ دوسری نماز نفل میں تین رکعت منقول نہیں۔ مسئلہ نمبر 3: اگر کوئی شخص فرض نماز شروع کر چکا ہو اور اسی حالت میں فرض جماعت سے ہونے لگے تو اگر وہ فرض دو رکعت والا ہے جیسی فجر کی نماز تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو اس نماز کو قطع کر دے اور جماعت میں شامل ہو جائے اور اگر پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا ہو اور دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو بھی قطع کر دے اور جماعت میں شامل ہو جائے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو دونوں رکعت پوری کر لے اور اگر وہ فرض تین رکعت والا ہو جیسے مغرب تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کیا ہو تو اپنی نماز کو پوری کر

لے اور بعد میں جماعت کے اندر شریک نہ ہو کیونکہ نفل تین رکعت کے ساتھ جائز نہیں اور اگر وہ فرض چار رکعت والا ہو جیسے ظہر عصر و عشاء تو اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو دو رکعت پر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے اور جماعت میں مل جائے اور اگر تیسری رکعت شروع کر دے ہو اور اس کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دی اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو پوری کر لے اور جن صورتوں میں نماز پوری کر لی جائے تو ان میں سے مغرب اور فجر اور عصر میں تو دوبارہ شریک جماعت نہ ہو اور ظہر اور عشاء میں شریک ہو جائے اور جن صورتوں میں قطع کرنا ہو کھڑے کھڑے ایک سلام پھیر دے۔ مسئلہ نمبر 4: اگر کوئی شخص نفل نماز شروع کر چکا ہو اور فرض جماعت سے ہونے لگے تو نفل نماز کو نہ توڑے بلکہ اس کو چاہیئے کہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اگرچہ چار رکعت کی نیت کی ہو۔ مسئلہ نمبر 5: ظہر اور جمعہ کی سنت موکدہ اگر شروع کر چکا ہو اور فرض ہونے لگے تو بظاہر مذہب یہ ہے کہ دو رکعت پر سلام پھیر کر شریک جماعت ہو جائے اور بہت سے فقہا کے نزدیک راجح یہ ہے کہ چار رکعت پوری کر لے اور اگر تیسری رکعت شروع کر دی تو اب چار کا پورا کرنا ضروری ہے۔ مسئلہ نمبر 6: اگر فرض نماز ہو رہی ہو تو پھر سنت وغیرہ نہ شروع کی جائے بشرطیکہ کسی رکعت کے چلے جانے کا خوف ہو۔ ہاں اگر یقین یا گمان غالب ہو کہ کوئی رکعت نہ جانے پائے گی تو پڑھ لے۔ مثلاً ظہر کے وقت جب فرض شروع ہو جائے اور خوف ہو کہ سنت پڑھنے سے کوئی رکعت فرض کی جاتی رہے گی تو پھر سنتیں موکدہ جو فرض سے پہلے پڑھی جاتی ہیں چھوڑ دے۔ پھر ظہر اور جمعہ میں بعد فرض کے بہتر یہ ہے کہ بعد والی سنت موکدہ اول پڑھ کر ان سنتوں کو پڑھ لے مگر فجر کی سنتیں چونکہ زیادہ موکدہ ہیں لہذا ان کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر فرض شروع ہو چکا ہو تب بھی ادا کر لی جائیں بشرطیکہ ایک رکعت مل جانے کی امید ہو اور اگر ایک رکعت کے ملنے کی بھی امید نہ ہو تو پھر نہ پڑھے۔ اور پھر اگر چاہے بعد سورج نکلنے کے پڑھے۔

مسئلہ نمبر 7: اگر یہ خوف ہو کہ فجر کی سنت اگر نماز کے سنن اور مستحبات وغیرہ کی پابندی سے ادا کی جائے گی تو جماعت نہ ملنے کی تو ایسی حالت میں چاہیئے کہ صرف فرائض اور واجبات پر اقتصار کرے سنن وغیرہ کو چھوڑ دے۔ مسئلہ نمبر 8: فرض ہونے کی حالت میں جو سنتیں پڑھی جائیں خواہ فجر کی ہوں یا کسی اور وقت کی وہ ایسے مقام پر پڑھی جائیں تو مسجد سے علیحدہ ہو اس لئے کہ جہاں فرض نماز ہوتی ہو پھر کوئی دوسری نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر کوئی ایسی جگہ نہ ملے تو صف سے علیحدہ مسجد کے کسی گوشے میں پڑھ لے۔ مسئلہ نمبر 9: اگر جماعت کا قعدہ مل جائے اور رکعتیں نہ ملیں تب بھی جماعت کا ثواب مل جائے گا۔ مسئلہ نمبر 10: جس رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل جائے تو سمجھا جائے گا کہ وہ رکعت مل گئی ہاں اگر رکوع نہ ملے تو پھر اس رکعت کا شمار ملنے میں نہ ہوگا۔

نماز جن چیزوں سے فاسد ہوتی ہے

مسئلہ نمبر 1: حالت نماز میں اپنے امام کے سوا کسی کو لقمہ دینا یعنی قرآن مجید کے غلط پڑھنے پر آگاہ کرنا مفسد نماز ہے۔ تنبیہ چونکہ لقمہ دینے کا مسئلہ نمبر 2: فقہا کے درمیان میں اختلافی ہے بعض علماء نے اس مسئلہ میں مستقل رسالے تصنیف کئے ہیں اس لئے ہم چند جزئیات اس کی اس مقام پر ذکر کرتے ہیں۔ مسئلہ نمبر 3: صحیح یہ ہے کہ مقتدی اگر اپنے امام کو لقمہ دے تو نماز فاسد نہ ہوگی خواہ امام بقدر ضرورت قرات کر چکا ہو یا نہیں۔ قدر ضرورت سے وہ مقدار قرات کی مقصود ہے جو مسنون ہے البتہ ایسی صورت میں امام کے لئے بہتر یہ ہے کہ رکوع کر دی امام اگر بقدر ضرورت قرات کر چکا ہو اس کو چاہیئے کہ رکوع کر دے مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور نہ کرے (ایسا مجبور کرنا مکروہ ہے) اور مقتدیوں کو چاہیئے کہ جب تک ضرورت شدید نہ پیش آئے امام کو لقمہ نہ دیں (یہ بھی مکروہ ہے) ضرورت شدیدہ سے مراد یہ ہے کہ مثلاً اما غلط پڑھ کر آگے پڑھنا چاہتا ہو یا رکوع نہ کرتا ہو یا سکوت کر کے کھڑا ہو

جائے ۔اور اگر بلا ضرورت شدیدہ بھی بتلا دیا تب بھی نماز فاسد نہ ہوگی ۔جیسا اس سے اوپر مسئلے میں گزرا۔ مسئلہ نمبر 4: اگر کوئی شخص کسی نماز پڑھنے والے کولقمہ دے اور وہ لقمہ دینے والا اس کا مقتدی نہ ہو خواہ وہ بھی نماز میں ہو یا نہیں تو یہ شخص اگر لقمہ لے لے گا تو اس لقمہ لینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی ہاں اگر اس کو خود بخود یاد آ جائے خواہ اس کے لقمہ دینے کے ساتھ ہی یا پہلے یا پیچھے اس کے لقمہ دینے کو کچھ دخل نہ ہو اور اپنی یاد پر اعتماد کرکے پڑھے تو جس کو لقمہ دیا گیا ہے اس کی نماز میں فساد نہ آئے گا۔ مسئلہ نمبر 5: اگر کوئی نماز پڑھنے والا کسی ایسے شخص کو لقمہ دے جو اس کا امام نہیں خواہ وہ بھی نماز میں ہو یا نہیں ہر حال میں اس لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ مسئلہ نمبر 6: مقتدی اگر کسی دوسرے شخص کا پڑھنا سن کر یا قرآن مجید میں دیکھ کر امام کو لقمہ دے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور امام اگر لے لے گا تو اس کی نماز بھی۔ اور اگر مقتدی کو قرآن میں دیکھ کر یا دوسرے سے سن کر خود بھی یاد آ گیا اور پھر اپنی یاد پر لقمہ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ مسئلہ نمبر 7: اسی طرح اگر حالت نماز میں قرآن مجید دیکھ کر ایک آیت قرات کی جائے تب بھی نماز فاسد ہو جاء گی۔ اور اگر وہ آیت جو دیکھ کر پڑھی ہے اس کو پہلے سے یاد تھی تو نماز فاسد نہ ہوگی یا پہلے سے یاد تو نہ تھی مگر ایک آیت سے کم دیکھ کر پڑھا تو نماز فاسد نہ ہو گی ۔مسئلہ عورت کا مرد کے ساتھ اس طرح کھڑا ہو جانا کہ ایک کا کوئی عضو دوسرے کے کسی عضو کے مقابل ہو جائے ان شرطوں سے نماز کو فاسد کرتا ہے ۔یہاں تک کہ اگر سجدے میں جانے کے وقت عورت کا سر مرد کے پاؤں کے محاذی ہو جائے تب بھی نماز جاتی رہے گی (1) عورت بالغ ہو (خواہ جوان ہو یا بوڑھی) یا نابالغ ہو مگر قابل جماع ہو تو اگر کمسن نابالغ لڑکی نماز میں محاذی ہو جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (2) دونوں نماز میں ہوں پس اگر نماز میں ہو دوسرا نہ ہو تو اس محاذات سے نماز فاسد نہ ہوگی ۔(3) کوئی حائل درمیان میں نہ ہو پس اگر کوئی پردہ درمیان میں ہو یا

کوئی سترہ حائل ہو یا بیچ میں اتنی جگہ چھوٹی ہو جس میں ایک آدمی بے تکلف کھڑا ہو سکے تو بھی فاسد نہ ہوگی (4) عورت میں نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں پائی جاتی ہوں۔ پس اگر عورت مجنوں ہو یا حالت حیض ونفاس میں ہو تو اس کی محاذات سے نماز فاسد نہ ہوگی اس لئے کہ ان صورتوں میں وہ خود نماز میں نہ سمجھی جائے گی۔ (5) نماز جنازے کی نہ ہو پس جنازے کی نماز میں محاذات مفسد نہیں (6) محاذات بقدر ایک رکن کے باقی رہے اگر اس سے کم محاذات رہے تو مفسد نہیں مثلاً اتنی دیر تک محاذات رہے کہ جس میں رکوع وغیرہ نہیں ہو سکتا اس کے بعد جاتی رہے تو اس قلیل محاذات سے نماز میں فساد نہ آئے گا (7) تحریمہ دونوں کی ایک ہو یعنی یہ عورت اس مرد کی مقتدی ہو یا دونوں کسی تیسرے کے مقتدی ہوں (8) امام نے اس عورت کی امامت کی نیت نماز شروع کرتے وقت یا درمیان میں جب وہ آ کر ملی ؛ کی ہو اگر امام نے اس کی امامت کی نیت نہ کی ہو تو پھر اس محاذات سے فاسد نہ ہوگی بلکہ اسی عورت کی نماز صحیح نہ ہوگی۔ مسئلہ نمبر 8: اگر امام بعد حدث کے بے خلیفہ کئے ہوئے مسجد سے باہر نکل گیا تو مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ مسئلہ نمبر 9: امام نے کسی ایسے شخص کو خلیفہ کر دیا جس میں امامت کی صلاحیت نہیں مثلاً کسی مجنوں یا نابالغ بچے کو یا کسی عورت کو تو سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ مسئلہ نمبر 10: اگر مرد نماز میں ہو اور عورت اس مرد کا اسی حالت نماز میں بوسہ لے تو اس مرد کی نماز فاسد نہ ہوگی ہاں اگر اس کے بوسہ لیتے وقت مرد کو شہوت ہوگئی ہو تو البتہ نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر عورت نماز میں ہو اور کوئی مرد اس کا بوسہ لے لے تو عورت کی نماز جاتی رہے گی۔ خواہ مرد نے شہوت سے بوسہ لیا ہو یا بلا شہوت اور خواہ عورت کو شہوت ہو یا نہیں۔ مسئلہ نمبر 11: اگر کوئی شخص نمازی کے سامنے سے نکلنا چاہے تو حالت نماز میں اس سے مزاحمت کرنا اور اس کو اس فعل سے باز رکھنا جائز ہے بشرطیکہ اس کے روکنے میں عمل کثیر نہ ہو اور اگر عمل کثیر ہو گیا تو نماز فاسد ہوگی۔

نماز جن چیزوں سے مکروہ ہو جاتی ہے

مسئلہ نمبر 1: حالت نماز میں کپڑے کا خلاف دستور پہننا یعنی جو طریقہ اس کے پہننے کا ہو اور جس طریقے سے اس کو اہل تہذیب ہوں اس کے خلاف اس کا استعمال کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ مثال کوئی شخص چادر اوڑھے اور اس کا کنارہ شانے پر نہ ڈالے یا کرتہ پہنے اور آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے۔ اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے۔
مسئلہ نمبر 2: برہنہ سر نماز پڑھنا مکروہ ہے ہاں اگر تذلل اور خشوع کی نیت سے ایسا کرے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ مسئلہ نمبر 3: اگر کسی کی ٹوپی یا عمامہ نماز پڑھنے میں گر جائے تو افضل یہ ہے کہ اسی حالت میں اسے اٹھا کر پہن لے لیکن اگر اس کے پہننے میں عمل کثیر کی ضرورت پڑے پھر نہ پہنے۔ مسئلہ نمبر 4: مردوں کو اپنے دونوں ہاتھوں کی کہنیوں کا سجدہ کی حالت میں زمین پر بچھا دینا مکروہ تحریمی ہے۔ مسئلہ نمبر 5: امام کا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے ہاں اگر محراب سے باہر کھڑا ہو مگر سجدہ محراب میں ہوتا ہو تو مکروہ نہیں مسئلہ نمبر 6: صرف امام کا بغیر ضرورت کسی اونچے مقام پر کھڑا ہونا جس کی بلندی ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ ہو مکروہ تنزیہی ہے اگر امام کے ساتھ چند مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں اگر امام کے ساتھ صرف ایک مقتدی ہو تو مکروہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اگر ایک ہاتھ سے کم ہو اور سرسری نظر سے اس کی اونچائی ممتاز معلوم ہوتی ہو تب بھی مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 7: کل مقتدیوں کا امام سے بغیر ضرورت کسی اونچے مقام پر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے ہاں کوئی ضرورت ہو مثلا جماعت زیادہ ہو اور جگہ کفایت نہ کرتی ہو تو مکروہ نہیں ہاں بعض مقتدی امام کی برابر ہوں اور بعض اونی جگہ ہو تب بھی جائز ہے۔
مسئل مسئلہ نمبر 8: مقتدی کو اپنے امام سے پہلے کوئی فعل کرنا مکروہ تحریمی ہے۔
مسئلہ نمبر 9: مقتدی کو جب کہ امام قیام میں قرآت کر رہا ہو کوئی دعا وغیرہ یا قرآن مجید کی قرات کرنا خواہ وہ سورہ فاتحہ ہو یا اور کوئی سورت مکروہ تحریمی ہے۔

نماز میں حدث ہو جانے کا بیان

نماز میں اگر حدث ہو جائے تو اگر حدث اکبر ہو گا جس سے غسل واجب ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر حدث اصغر ہو گا تو دو حال سے خالی نہیں' اختیاری ہو گا یا بے اختیاری یعنی اس کے وجود میں یا اس کی سبب میں بندوں کے اختیار کو دخل ہو گا یا نہیں اگر اختیاری ہو گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ مثلاً کوئی شخص نماز میں قہقہے کے ساتھ ہنسے یا اپنے بدن میں کوئی ضرب لگا کر خون نکال لے یا عمداً اخراج ریح کرے یا کوئی شخص چھت کے اوپر چلے اور اس چلنے کے سبب سے کوئی پتھر وغیرہ چھت سے گر کر کسی نماز پڑھنے والے کے سر میں لگے اور خون نکل آئے ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے کہ یہ تمام افعال بندوں کے اختیار سے صادر ہوتے ہیں اور اگر بغیر اختیاری ہو گا تو اس میں دو صورتیں ہیں یا نادر الوقوع ہو گا جیسے جنون' بیہوشی یا امام کا مر جانا وغیرہ یا کثیر الوقوع جیسے خروج ریح' پیشاب' پاخانہ' مذی وغیرہ پس اگر نادر الوقوع ہو گا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر نادر الوقوع نہ ہو گا تو نماز فاسد نہ ہو گی بلکہ اس شخص کو شرعاً اختیار اور اجازت ہے کہ بعد اس حدث کے رفع کرنے کے اسی نماز کو قائم کرلے اور اس کو بناء کہتے ہیں' لیکن اگر نماز کا اعادہ کرے یعنی پھر شروع سے پڑھے تو بہتر ہے اور اس بناء کرنے کی صورت میں نماز فاسد نہ ہونے کی چند شرطیں ہیں۔ (1) کسی رکن کو حالت حدث میں ادا نہ کرے (2) کسی رکن کو چلنے کی حالت میں ادا نہ کرے مثلاً جب وضو کے لئے جائے یا وضو کر کے لوٹے تو قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے اس لئے کہ قرآن مجید کا پڑھنا نماز کا رکن ہے۔ (3) کوئی ایسا فعل جو نماز کے منافی ہو نہ کرے نہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے احتراز ممکن ہے (4) بعد حدث کے بغیر کسی عذر کے بقدر ادا کرنے کسی رکن کے توقف نہ کرے بلکہ فوراً وضو کرنے کے لئے جائے۔ ہاں اگر کسی عذر سے دیر ہو جائے تو مضائقہ نہیں مثلاً صفیں زیادہ ہوں اور خود پہلی صف میں ہو اور

صفوں کو پھاڑ کر آنا مشکل ہو۔ مسئلہ نمبر 1: منفرد کو اگر حدث ہو جائے تو اس کو جائز ہے کہ فوراً وضو کر لے اور جس قدر جلد ممکن ہو وضو سے فراغت کرے مگر وضو تمام سنن اور مستحبات کے ساتھ چاہیئے اور اس درمیان میں کوئی کلام وغیرہ نہ کرے پانی اگر قریب مل سکے تو دور نہ جائے۔ حاصل یہ کہ جس قدر حرکت سخت ضروری ہو اس سے زیادہ نہ کرے بعد وضو کے چاہے وہیں اپنی بقیہ نماز تمام کر لے اور یہی افضل ہے اور چاہے جہاں پہلے تھا وہاں جا کر پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ قصداً پہلی نماز کو سلام پھیر کر قطع کر دے اور بعد وضو کے از سر نو نماز پڑھے۔ مسئلہ نمبر 2: امام کو اگر حدث ہو جائے اگرچہ قعدہ اخیرہ میں ہو تو اس کو چاہیئے کہ فوراً وضو کرنے کے لئے چلا جائے اور بہتر یہ ہے کہ اپنے مقتدیوں میں جس کو امامت کے لائق سمجھتا وہ اس کو اپنی جگہ کھڑا کر دے مدرک کو خلیفہ کرنا بہتر ہے۔ اگر مسبوق کو کر دے تب بھی جائز ہے اور اس مسبوق کو اشارے سے بتلا دے کہ میرے اوپر اتنی رکعتیں وغیرہ باقی ہیں رکعتوں کے لئے انگلی سے اشارہ کرے مثلاً ایک رکعت باقی ہو تو ایک انگلی اٹھائے دو رکعت باقی ہوں تو دو انگلی رکوع باقی ہو تو گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دے سجدہ باقی ہو تو پیشانی پر۔ قرآت باقی ہو تو منہ پر سجدہ تلاوت باقی ہو تو پیشانی اور زبان پر سجدہ سہو کرنا وہ تو سینے پر جبکہ وہ سمجھتا ہو ورنہ اس کو خلیفہ نہ بنائے پھر جب خود وضو کر چکے تو اگر جماعت باقی ہو تو جماعت میں آ کر اپنے خلیفہ کا مقتدی بن جائے اور اگر وضو کر کے وضو کی جگہ کے پاس ہی کھڑا ہو گیا تو اگر درمیان میں کوئی ایسی چیز یا اتنا فصل حائل ہو جس سے اقتداء صحیح نہیں ہوتی تو دوست نہیں ورنہ درست ہے اور اگر جماعت ہو چکی ہو تو اپنی نماز تمام کر لے خواہ جہاں وضو کیا ہے وہیں یا جہاں پہلے تھا وہاں۔ مسئلہ نمبر 3: اگر پانی مسجد کے فرش کے اندر موجود ہو تو پھر خلیفہ کرنا ضروری نہیں چاہے کرے اور چاہے نہ کرے بلکہ جب خود وضو کر کے آئے پھر امام بن جائے اور اتنی دیر مقتدی اس کے انتظار میں رہیں۔ مسئلہ نمبر 4: خلیفہ کر دینے کے بعد امام

نہیں رہتا بلکہ اپنے خلیفہ کا مقتدی ہو جاتا ہے لہذا اگر جماعت ہو چکی ہو تو امام اپنی نماز لاحق کی طرح تمام کرلے اگر امام کسی کو خلیفہ نہ کرے بلکہ مقتدی لوگ کسی کو اپنے میں سے خلیفہ کر دیں یا خود کوئی مقتدی آگے بڑھ کر امام کی جگہ پر کھڑا جائے امام ہونے کی نیت کرلے تب بھی درست ہے بشرطیکہ اس وقت تک امام مسجد سے باہر نہ نکل چکا ہو اور اگر نماز مسجد میں نہ ہوتی ہو تو صفوں سے یا سترے سے آگے نہ بڑھا ہو اور اگر ان حدود سے آگے بڑھ چکا ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی اب کوئی دوسرا امام نہیں بن سکتا۔ مسئلہ نمبر 5: اگر مقتدی کو حدث ہو جائے اس کو بھی فوراً وضو کرنا چاہیئے بعد وضو کے اگر جماعت باقی ہو تو جماعت میں شریک ہو جائے ورنہ اپنی نماز تمام کرلے اور مقتدی کو اپنے مقام پر جا کر نماز پڑھنا چاہیئے اگر جماعت باقی ہو لیکن اگر امام کی اور اس کی وضو کی جگہ میں کوئی چیز مانع اقتداء نہ ہو تو یہاں بھی کھڑا ہونا جائز ہے اور اگر جماعت ہو چکی ہو تو مقتدی کو اختیار ہے چاہے محل اقتداء میں جا کر نماز پوری کرے یا وضو کی جگہ میں پوری کرلے اور یہی بہتر ہے۔ مسئلہ نمبر 6: اگر امام مسبوق کو اپنی جگہ پر کھڑا کر دے تو اس کو چاہیئے کہ جس قدر رکعتیں وغیرہ امام پر باقی تھیں ان کو ادا کر کے کسی مدرک کو اپنی جگہ کر دے تاکہ وہ مدرک سلام پھیر دے اور یہ مسبوق پھر اپنی گئی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں مصروف ہو۔ مسئلہ نمبر 7: اگر کسی کو قعدہ اخیرہ میں بعد اس کے کہ بقدر التحیات کے بیٹھ چکا ہو جنون ہو جائے یا حدث اکبر ہو جائے یا بلا قصد حدث اصغر ہو جائے یا بیہوش ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور پھر اس نماز کا اعادہ کرنا ہوگا۔ مسئلہ نمبر 8: چونکہ یہ مسائل باریک ہیں اور آج کل علم کی کمی ہے ضرور غلطی کا احتمال ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ بناء نہ کریں بلکہ وہ نماز سلام کے ساتھ قطع کر کے پھر از سر نو نماز پڑھیں۔

سہو کے بعض مسائل

مسئلہ نمبر 1: اگر آہستہ آواز کی نماز میں کوئی شخص خواہ امام ہو یا منفرد بلند آواز

سے قرات کر جائے یا بلند آواز کی نماز میں امام آہستہ آواز سے قرات کرے تو اس کو سجدہ سہو کرنا چاہیئے ہاں اگر آہستہ آواز کی نماز میں بہت تھوڑی قرات بلند آواز سے کی جائے جو نماز صحیح ہونے کے لئے کافی نہ ہو مثلاً دو تین لفظ بلند آواز سے نکل جائیں یا جہری نماز میں امام اسی قدر آہستہ پڑھ دے تو سجدہ سہو لازم نہیں یہی اصح ہے۔

نماز قضا ہو جانے کے مسائل

مسئلہ نمبر 1: اگر چند لوگوں کی نماز کسی وقت کی قضا ہو گئی ہو تو ان کو چاہیئے کہ اس نماز کو جماعت سے ادا کریں اگر بلند آواز کی نماز ہو تو بلند سے قرآت کی جائے اور آہستہ آواز کی ہو تو آہستہ آواز سے۔ مسئلہ نمبر 2: اگر کوئی نابالغ لڑکا عشاء کی نماز پڑھ کر سوئے اور بعد طلوع فجر کے بیدا ہو کر منی کا اثر دیکھے جس سے معلوم ہو کہ اس کو احتلام ہو گیا ہے تو بقول راجح اس کو چاہیئے کہ عشاء کی نماز کا پھر اعادہ کرے اور اگر قبل طلوع فجر بیدار ہو کر منی کا اثر دیکھے تو بالاتفاق عشاء کی نماز قضا پڑھے۔

مریض کے بعض مسائل

مسئلہ نمبر 1: اگر کوئی معذور اشارہ سے رکوع سجدہ ادا کر چکا ہو اس کے بعد نماز کے اندر ہی رکوع سجدے پر قدرت ہو گئی تو وہ نماز اس کی فاسد ہو جائے گی پھر نئے سرے سے اس پر نماز پڑھنا واجب ہے اور اگر ابھی اشارے سے رکوع سجدہ نہ کیا ہو کہ تندرست ہو گیا تو پہلی نماز صحیح ہے اس پر بناء جائز ہے۔ مسئلہ نمبر 2: اگر کوئی شخص قرات کے طویل ہونے کے سبب سے کھڑے کھڑے تھک جائے اور تکلیف ہونے لگے تو اس کو کسی دیوار یا درخت یا لکڑی وغیرہ سے تکیہ لگا لینا مکروہ نہیں۔ تراویح کی نماز میں ضعیف اور بوڑھے لوگوں کو اکثر اس کی ضرورت پیش آتی ہے۔

مسافر کی نماز کے مسائل

مسئلہ نمبر 1: کوئی شخص پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے مگر دو مقام میں؛ اور ان

دو مقاموں میں اس قدر فاصلہ ہو کہ ایک مقام کے اذان کی آواز دوسرے مقام پر نہ جا سکتی ہو مثلاً دس روز مکہ میں رہنے کا ارادہ کرے اور پانچ روز منی میں۔ مکہ سے منی تین میل کے فاصلے پر ہے تو اس صورت میں وہ مسافر ہی شمار ہو گا۔ مسئلہ نمبر 2: اور اگر مذکورہ میں رات کو ایک ہی مقام میں رہنے کی نیت کرے اور دن کو دوسرے مقام میں تو جس موضع میں رات کو ٹھہرنے کی نیت کی ہے وہ اس کا وطن اقامت ہو جائے گا وہاں اس کو قصر کی اجازت نہ ہوگی اب دوسرا موضع جس میں دن کو رہتا ہے اگر اس پہلے موضع سے سفر کی مسافت پر ہے تو وہاں جانے سے مسافر ہو جائے گا ورنہ مقیم رہے گا۔ مسئلہ نمبر 3: اور اگر مسئلہ مذکور میں ایک موضع سے اس قدر قریب ہو کہ ایک جگہ کی اذان کی آواز دوسری جگہ جا سکتی ہے تو وہ دونوں موضع ایک سمجھے جائیں گے اور ان دونوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کے ارادے سے مقیم ہو جائے گا۔ مسئلہ نمبر 4: مقیم کی اقتداء مسافر کے پیچھے ہر حال میں درست ہے خواہ ادا نماز ہو یا قضا اور مسافر امام جب دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے تو مقیم مقتدی کو چاہیئے کہ اپنی نماز اٹھ کر تمام کر لے اور اس میں قرات نہ کرے بلکہ چپ کھڑا رہے اس لئے کہ وہ لاحق ہے۔ اور قعدہ اولی اس مقتدی پر بھی متابعت امام کی وجہ سے فرض ہو گا مسافر امام کو مستحب ہے کہ اپنے مقتدیوں کو بعد دونوں طرف سلام پھیرنے کے فوراً اپنے مسافر ہونے کی اطلاع کر دے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ قبل نماز شروع کرنے کے بھی اپنے مسافر ہونے کی اطلاع کر دے۔ مسئلہ نمبر 5: مسافر بھی مقیم کی اقتداء کر سکتا ہے مگر وقت کے اندر اور وقت جاتا رہا تو فجر اور مغرب میں کر سکتا ہے اور ظہر، عصر، عشاء میں نہیں۔ اس لئے کہ جب مسافر مقیم کی اقتداء کرے گا تو بہ تبعیت امام کے پوری چار رکعت یہ بھی پڑھے گا اور امام کا قعدہ اولی فرض نہ ہو گا اور اس کا فرض ہو گا پس فرض پڑھنے والے کی اقتداء غیر فرض والے کے پیچھے ہوئی اور یہ درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 6: اگر کوئی مسافر حالت نماز میں اقامت کی نیت کر

یا چار رکعت کی نماز ہو جیسے ظہر٬ عصر٬ مغرب٬ عشاء جب کہ یہ لوگ مسافر نہ ہوں اور قصر نہ کریں پس جب امام دو رکعت کی نماز پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے لگے تب یہ حصہ چلا جائے اور اگر یہ لوگ قصر کرتے ہوں یا دو رکعت والی نماز ہو جیسے فجر٬ جمعہ٬ عیدین کی نماز یا مسافر کی ظہر٬ عصر٬ عشاء کی نماز تو ایک ہی رکعت کے بعد یہ حصہ چلا جائے اور دوسرا حصہ وہاں سے آ کر امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھے امام کو ان لوگوں کے آنے کا انتظار کرنا چاہیئے پھر جب بقیہ نماز امام تمام کر چکے تو سلام پھیر دے اور یہ لوگ بغیر سلام پھیرے ہوئے دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں اور پہلے لوگ پھر یہاں آ کر اپنی بقیہ نماز بے قرات کے تمام کر لیں اور سلام پھیر دیں اس لئے کہ وہ لوگ لاحق ہیں۔ پھر یہ لوگ دشمن کے مقابلہ میں چلے جائیں دوسرا حصہ یہاں آ کر اپنی نماز قرات کے ساتھ تمام کر لے اور سلام پھیر دے اسلئے کہ وہ لوگ مسبوق ہیں۔ مسئلہ نمبر 1: حالت نماز میں دشمن کے مقابلے میں جاتے وقت یا وہاں سے نماز قائم کرنے کے لئے آتے وقت پیادہ چلنا چاہیئے اگر سوار ہو کر چلیں گے تو نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے کہ یہ عمل کثیر ہے۔ مسئلہ نمبر 2: دوسرے حصہ کا امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھ کر چلا جانا اور پہلے حصے کا پھر یہاں آ کر اپنی نماز تمام کرنا اس کے بعد دوسرے حصہ کا یہیں آ کر نماز تمام کرنا مستحب اور افضل ہے٬ ورنہ یہ بھی جائز ہے کہ پہلا حصہ نماز پڑھ کر چلا جائے اور دوسرا حصہ امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھ کر اپنی نماز وہیں تمام کر لے تب دشمن کے مقابلہ میں جائے جب یہ لوگ وہاں پہنچ جائیں تو پہلا حصہ اپنی نماز٬ وہیں پڑھ لے یہاں نہ آئے۔ مسئلہ نمبر 3: یہ طریقہ نماز پڑھنے کا اس وقت کے لئے ہے کہ جب سب لوگ ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہتے ہوں مثلاً کوئی بزرگ شخص ہو اور سب چاہتے ہوں کہ اسی کے پیچھے نماز پڑھیں ورنہ بہتر یہ ہے کہ ایک حصہ ایک امام کے ساتھ پوری نماز پڑھ لے اور دشمن کے مقابلہ میں چلا جائے پھر دوسرا حصہ دوسرے

شخص کوامام بنا کر پوری نماز پڑھ لے۔ مسئلہ نمبر 4: اگر یہ خوف ہو کہ دشمن بہت ہی قریب ہے اور جلد یہاں پہنچ جائے گا اور اس خیال سے ان لوگوں نے پہلے قاعدے سے نماز پڑھی بعد اس کے یہ خیال غلط نکلا تو امام کی نماز تو صحیح ہوگئی مگر مقتدیوں کو اس نماز کا اعادہ کر لینا چاہیئے اس لئے کہ وہ نماز نہایت سخت ضرورت کے لئے خلاف قیاس عمل کثیر کے ساتھ مشروع کی گئی ہے بے ضرورت شدید اس قدر عمل کثیر مفسد نماز ہے۔ مسئلہ نمبر 5: اگر کوئی ناجائز لڑائی ہو تو اس وقت اس طریقے سے نماز پڑھنے کی اجازت نہیں مثلاً باغی لوگ بادشاہ اسلام پر چڑھائی کریں یا کسی دنیاوی ناجائز غرض سے کوئی کسی سے لڑے تو ایسے لوگوں کے لئے اس قدر عمل کثیر معاف نہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 6: نماز خلاف جہت قبلہ کی طرف شروع کر چکے ہوں کہ اتنے میں دشمن بھاگ جائے تو ان کو چاہیئے کہ فوراً قبلہ کی طرف پھر جائیں ورنہ نماز نہ ہوگی۔ مسئلہ نمبر 7: اگر اطمینان سے قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہے ہوں اور ایسی حالت میں دشمن آجائے تو فوراً ان کی دشمن کی طرف پھر جانا جائز ہے اور اس وقت استقبال قبلہ شرط نہ رہے گا۔ مسئلہ نمبر 8: اگر کوئی شخص دریا میں تیر رہا ہو اور نماز کا وقت اخیر ہو جائے تو اس کو چاہیئے کہ اگر ممکن ہو تو تھوڑی دیر تک اپنے ہاتھ پیر کو جنبش نہ دے اور اشاروں سے نماز پڑھ لے یہاں تک پنج وقتی نمازوں کا اور ان کے متعلقات کا ذکر تھا اب چونکہ بحمداللہ اس سے فراغت ملی لہٰذا نماز جمعہ کا بیان لکھا جاتا ہے اس لئے کہ نماز جمعہ بھی اعظم شعائر اسلام سے ہے اس لئے عیدین کی نماز سے اس کو مقدم کیا گیا ہے۔

جمعے کی نماز کا بیان

اللہ تعالٰی کو نماز سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں اور اسی واسطے کسی عبادت کی اس قدر سخت تاکید اور فضیلت شریعت صافیہ میں وارد نہیں ہوئی اور اسی وجہ سے پروردگار عالم نے اس عبادت کو اپنے ان غیر متناہی نعمتوں کے ادائے شکر کے لئے جن کا سلسلہ

ابتدائے پیدائش سے آخر وقت تک بلکہ موت کے بعد اور قبل پیدائش کے بھی منقطع نہیں ہوتا ہر دن میں پانچ وقت مقرر فرمایا ہے اور جمعے کے دن چونکہ تمام دنوں سے زیادہ نعمتیں فائز ہوتی ہیں حتی کہ حضرت آدم علیہ السلام جو انسانی نسل کے لئے اصل اول ہیں اسی دن پیدا کئے گئے ہیں لہذا اس دن ایک خاص نماز کا حکم ہوا اور ہم اوپر جماعت کی حکمتیں اور فائدے بھی بیان کر چکے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہو چکا ہے کہ جس قدر جماعت زیادہ ہو اسی قدر ان فوائد کا زیادہ ظہور ہوتا ہے۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب مختلف محلوں کے لوگ اور اس مقام کے اکثر باشندے ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھیں اور ہر روز پانچوں وقت کی یہ امر سخت تکلیف کا باعث ہوتا ان سب وجوہ سے شریعت نے ہفتے میں ایک دن ایسا مقرر فرمایا جس میں مختلف محلوں گاؤں کے مسلمان آپس میں جمع ہو کر اس عبادات کو ادا کریں اور چونکہ جمعہ کا دن تمام دنوں میں افضل و اشرف تھا لہذا یہ تخصیص اسی دن کے لئے کی گئی ہے۔ اگلی امتوں کو بھی خدائے تعالی نے اس دن عبادت کا حکم فرمایا تھا مگر انہوں نے اپنی بدنصیبی سے اس میں اختلاف کیا اور اس سرکشی کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اس سعادت عظمیٰ سے محروم رہے اور یہ فضیلت بھی اسی امت کے حصے میں پڑی۔ یہود نے سینچر کا دن مقرر کیا اس خیال سے کہ اس دن میں اللہ تعالی نے تمام مخلوقات کے پیدا کرنے سے فراغت کی تھی۔ نصاری نے اتوار کا دن مقرر کیا اس خیال سے کہ یہ دن ابتدائے آفرینش کا ہے چنانچہ اب تک یہ دونوں فرقے ان دونوں دنوں میں بہت اہتمام کرتے ہیں اور تمام دنیا کے کام کو چھوڑ کر عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ نصرانی سلطنتوں میں اتوار کے دن اسی سبب سے تمام دفاتر میں تعطیل ہو جاتی ہے۔

جمعے کے فضائل

(1) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام دنوں سے بہتر جمعے کا دن ہے اسی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی دن وہ جنت میں داخل کئے گئے اور

اسی دن جنت سے باہر لائے گئے (جو اس عالم میں انسان کے وجود کا سبب ہوا جو بہت بڑی نعمت ہے) اور قیامت کا وقوع بھی اسی دن ہوگا۔ (صحیح مسلم شریف)

(2) امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا شب جمعہ کا مرتبہ لیلتہ القدر سے بھی زیادہ ہے بعض وجود سے اس لئے کہ اسی شب میں سرور عالم میں صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے شکم طاہر میں جلوہ افروز ہوئے اور حضرت کا تشریف لانا اس قدر خیر و برکت دنیا و آخرت کا سبب ہوا جس کا شمار و حساب کوئی نہیں کرسکتا (اشعتہ اللمعات فارسی شرح مشکوۃ شریف) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعے میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو ضرور قبول ہو (صحیحین شریفین) علما مختلف ہیں کہ یہ ساعت جس کا ذکر حدیث میں گزرا کس وقت ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح سفر السعادت میں چالیس قول نقل کئے ہیں مگر ان سب میں دو قولوں کو ترجیح دی ہے ایک یہ کہ وہ ساعت خطبہ پڑھنے کے وقت سے نماز کے ختم ہونے تک ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ ساعت اخیر دن میں ہے اور اس دوسرے قول کو ایک جماعت کثیر نے اختیار کیا ہے اور بہت احادیث صحیحہ اس کی موید ہیں شیخ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جمعہ کے دن کسی خادمہ کو حکم دیتی تھیں کہ جب جمعہ کا دن ختم ہونے لگے تو ان کو خبر کردے تاکہ وہ اس وقت ذکر اور دعا میں مشغول ہو جائیں (اشعتہ اللمعات (4) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے سب دنوں میں جمعہ کا دن افضل ہے۔ اسی دن صور پھونکا جائے گا اس روز کثرت سے مجھ پر درود شریف پڑھا کرو کہ وہ اسی دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی علیہ وسلم آپ پر کیسے پیش کیا جاتا ہے حالانکہ بعد وفات آپ کی ہڈیاں بھی نہ ہوں گی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے زمین پر انبیاء علیہم السلام کا بدن حرام کردیا ہے (ابوداؤد شریف) (5) نبی صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاہد سے مراد جمعہ کا دن ہے کوئی دن جمعہ سے زیادہ بزرگ نہیں اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ کوئی مسلمان اس میں دعا نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور کسی چیز سے پناہ نہیں مانگتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو پناہ دیتا ہے (ترندی شریف) شاہد کا لفظ سورہ بروج میں واقع ہے اللہ تعالیٰ نے اس دن کی قسم کھائی ہے۔ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ وَشَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ قسم ہے اس آسمان کی جو برجوں والا ہے' (یعنی بڑے بڑے ستاروں والا) اور قسم ہے دن موعود (قیامت) کی۔ اور قسم ہے شاہد (جمعہ) کی اور مشہود (عرفہ) کی (6) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار اور اللہ پاک کے نزدیک سب سے بزرگ ہے اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی عظمت ہے (ابن ماجہ) (7) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان جمعہ کے دن یا شب جمعہ کو مرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے (ترندی شریف) (8) ابن عباسؓ نے ایک مرتبہ آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کی تلاوت فرمائی۔ ان کے پاس ایک یہودی بیٹھا تھا اس نے کہا کہ اگر ہم پر ایسی آیت اترتی تو ہم ان کو عید بنا لیتے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یہ آیت دو عیدوں کے دن اتری تھی جمعہ کا دن اور عرفہ کا دن۔ یعنی ہم کو بنانے کی کیا حاجت اس دن تو خود ہی دو عیدیں تھیں۔ (9) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے (مشکوٰۃ شریف) (10) قیامت کے بعد جب اللہ تعالیٰ مستحقین جنت کو جنت میں اور مستحقین دوزخ کو دوزخ میں بھیج دیں گے اور یہی دن وہاں بھی ہوں گے اگرچہ وہاں دن رات نہ ہونگے مگر اللہ تعالیٰ ان کو دن اور رات کی مقدار اور گھنٹوں کا شمار تعلیم فرمائے گا پس جب جمعہ کا دن آئے گا اور وہ وقت ہوگا جس وقت مسلمان دنیا میں جمعہ کی نماز کے لئے نکلتے تھے ایک منادی آواز دے گا کہ اے اہل جنت مزید کے جنگلوں میں چلو وہ

ایسا جنگل ہے جس کا طول وعرض سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا وہاں مشک کے ڈھیر ہوں گے آسمان کے برابر بلند' انبیاء علیہم اسلام نور کے منبروں پر بٹھلائے جائیں گے اور مومنین یاقوت کی کرسیوں پر۔ پس جب سب لوگ اپنے اپنے مقام پر بیٹھ جائیں گے حق تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس سے وہ مشک جو وہاں ڈھیر ہوگا اڑیگا وہ ہوا اس مشک کو ان کے کپڑوں میں لے جائے گی اور منہ میں اور بالوں میں لگائے گی وہ ہوا اس مشک کے لگانے کا طریقہ اس عورت سے بھی زیادہ جانتی ہے جس کو تمام دنیا کی خوشبوئیں دی جائیں پھر حق تعالیٰ حاملان عرش کو حکم دے گا کہ عرش کو ان لوگوں کے درمیان لے جا کر رکھو پھر ان لوگوں کو خطاب کر کے فرمائے گا کہ اے میرے بندو جو غیب پر ایمان لائے ہو حالانکہ مجھ کو دیکھا نہ تھا اور میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور میرے حکم کی اطاعت کی اب کچھ مجھ سے مانگو یہ دن مزید یعنی زیادہ انعام کرنے کا ہے سب لوگ ایک زبان ہو کر کہیں گے کہ اے پروردگار ہم تجھ سے خوش ہیں تو بھی ہم سے راضی ہو جا حق تعالیٰ فرمائے گا کہ اے اہل جنت اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو تم کو اپنی بہشت میں نہ رکھتا اور کچھ مانگو یہ دن مزید کا ہے تب سب لوگ متفق اللسان ہو کر عرض کریں گے کہ اے پروردگار ہم کو اپنا جمال دکھا دے کہ ہم تیری مقدس ذات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں پس حق سبحانہٗ پردہ اٹھا دے گا اور ان لوگوں پر ظاہر ہو جائے گا اور اپنے جمال جہاں آراء سے ان کو گھیر لے گا اگر اہل جنت کے لئے یہ حکم نہ ہو چکا ہوتا کہ یہ لوگ کبھی جلائے نہ جائیں تو بیشک وہ اس نور کی تاب نہ لاسکیں اور جل جائیں پھر ان سے فرمائے گا کہ اب اپنے اپنے مقامات پر واپس جاؤ اور ان لوگوں کو حسن و جمال اس جمال حقیقی کے اثر سے دونا ہو گیا ہو گا یہ لوگ اپنی بیبیوں کے پاس آئیں گے نہ بیبیاں ان کو دیکھیں گی نہ یہ بیبیوں کو تھوڑی دیر کے بعد جب وہ نور جوان کو چھپائے ہوئے تھا ہٹ جائے گا تب یہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے ان کی بیبیاں کہیں گی کہ جاتے وقت

جیسی صورت تمہاری تھی وہ اب نہیں یعنی ہزار ہا درجہ اس سے اچھی ہے یہ لوگ جواب دیں گے کہ ہاں اس سبب سے کہ حق تعالیٰ نے اپنی ذات مقدس کو ہم پر ظاہر کیا تھا اور ہم نے اس جمال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا (شرح سفر السعادت) دیکھئے جمعہ کے دن کتنی بڑی نعمت ملی (11) ہر روز دوپہر کے وقت دوزخ تیز کی جاتی ہے مگر جمعہ کی برکت سے جمعہ کے دن نہیں تیز کیجاتی (احیاء العلوم) (12) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ کو ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانو اس دن کو اللہ تعالیٰ نے عید مقرر فرمایا ہے پس اس دن غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک کو اس دن لازم کرو (ابن ماجہ)

جمعہ کے آداب

(1) ہر مسلمان کو چاہیئے کو جمعہ کا اہتمام پنجشنبہ سے کرے پنجشنبہ کے دن بعد عصر کے استغفار وغیرہ زیادہ کرے اور اپنے پہننے کے کپڑے صاف کر رکھے اور خوشبو گھر میں نہ ہو اور ممکن ہو تو اسی دن لا رکھے تا کہ پھر جمعہ کے دن ان کاموں میں اس کو مشغول ہونا نہ پڑے بزرگان سلف نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ جمعہ کا فائدہ اس کو ملے گا جو اس کا منتظر رہتا ہو اور اس کا اہتمام پنجشنبہ سے کرتا ہو اور سب سے زیادہ بدنصیب وہ ہے جس کو یہ بھی نہ معلوم ہو کہ جمعہ کب ہے حتیٰ کہ صبح کو لوگوں سے پوچھے کہ آج کونسا دن ہے اور بعض بزرگ شب جمعہ کو زیادہ اہتمام کی غرض سے جامع مسجد ہی میں جا کر رہتے تھے (صہ 161 ج 1۔ احیاء العلوم) (2) پھر جمعہ کے دن غسل کرے سر کے بالوں کو اور بدن کو خوب صاف کرے اور مسواک کرنا بھی اس دن بہت فضلیت رکھتا ہے (احیاء صہ 161 ج 1۔) (3) جمعہ کے دن بعد غسل کے عمدہ سے عمدہ کپڑے جو اس کے پاس ہوں پہنے اور ممکن ہو تو خوشبو لگائے اور ناخن وغیرہ بھی کتروائے (احیاء صہ 161 ج 1۔) (4) جامع مسجد میں بہت سویرے جائے جو شخص جتنے سویرے جائے گا اسی قدر اس کو ثواب زیادہ ملے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے دروازے پر اس مسجد کے جہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے کھڑے ہوتے ہیں اور سب سے پہلے جو آتا ہے اس کو پھر اس کے بعد دوسرے کو اسی طرح درجہ بدرجہ سب کا نام لکھتے ہیں اور سب سے پہلے جو آیا اس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اونٹ قربانی کرنیوالے کو اسکے بعد پھر جیسے گائے کی قربانی کرنے میں پھر جیسے اللہ کیواسطے مرغ کے ذبح کرنے میں پھر جیسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی کو انڈا صدقہ دیا جائے پھر جب خطبہ ہونے لگتا ہے تو فرشتے وہ دفتر بند کر لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں (صحیح مسلم شریف و صحیح بخاری شریف) اگلے زمانے میں صبح کے وقت اور بعد فجر کے راستے گلیاں بھری ہوئی نظر آتی تھیں تمام لوگ اتنے سویرے سے جامع مسجد جاتے تھے اور سخت اژدھام ہوتا تھا جیسے عید کے دنوں میں پھر جب یہ طریقہ جاتا رہا تو لوگوں نے کہا کہ یہ پہلی بدعت ہے جو اسلام میں پیدا ہوئی۔ یہ لکھ کر امام غزالی رحمت اللہ فرماتے ہیں کہ کیوں شرم نہیں آتی مسلمانوں کو یہود اور نصاریٰ سے کہ وہ لوگ اپنی عبادت کے دن یعنی یہود و سینچر کو اور نصاریٰ اتوار کو اپنے عبادت خانوں اور گرجا گھروں میں کیسے سویرے جاتے ہیں اور طالبان دنیا کتنے سویرے بازاروں میں خرید وفروخت کے لیے پہنچ جاتے ہیں پس طالبان دین کیوں نہیں پیش قدمی کرتے (احیاء العلوم) درحقیقت مسلمانوں نے اس زمانے میں اس مبارک دن کی بالکل قدر گھٹا دی ان کو یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ آج کونسا دن ہے اور اس کا کیا مرتبہ ہے افسوس وہ دن جو کسی زمانے میں مسلمانوں کے نزدیک عید سے بھی زیادہ تھا اور جس دن پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فخر تھا اور جو دن اگلی امتوں کو نصیب نہ ہوا تھا آج مسلمانوں کے ہاتھ سے اس کی ایسی ناقدری ہو رہی ہے خدائے تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کو اس طرح ضائع کرنا سخت ناشکری ہے جس کا وبال ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (5) جمعہ کی نماز کے لئے پاپیادہ جانے میں ہر قدم پر ایک سال روزہ

رکھنے کا ثواب ملتا ہے (ترمذی شریف) (6) نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۂ الم سجدہ اور ہل اتی علی الانسان پڑھتے تھے لہذا ان سورتوں کو جمعہ کے دن فجر کی نماز میں مستحب سمجھ کر کبھی کبھی پڑھا کرے کبھی کبھی ترک بھی کر دے تاکہ لوگوں کو وجوب کا خیال نہ ہو (7) جمعہ کی نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سورہ جمعہ اور سورۂ منافقون یا سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور ھَلْ اَتَاکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃ پڑھتے تھے (8) جمعہ کے دن خواہ نماز سے پہلے یا پیچھے سورۂ کہف پڑھنے میں بہت ثواب ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعے کے دن جو کوئی سورۂ کہف پڑھے اس کے لئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہو گا کہ قیامت کے اندھیرے میں اس کے کام آئے گا اور اس جمعے سے پہلے جمعے تک جتنے گناہ اس سے ہوئے تھے سب معاف ہو جائیں گے (شرح سفر السعادت) علماء نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں گناہ صغیرہ مراد ہیں اس لئے کہ کبیرہ بے توبہ کے نہیں معاف ہوتے واللہ اعلم و ہو ارحم الرحمین (9) جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے میں بھی اور دنوں سے زیادہ ثواب ملتا ہے اسی لئے احادیث میں وارد ہوا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کرو۔

جمعہ کی نماز کی فضلیت اور تاکید

نماز جمعہ فرض عین ہے قرآن مجید احدیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اور اعظم شعائرِ اسلام سے ہے منکر اس کا کافر اور بے عذر اس کا تارک فاسق ہے (1) قولہ تعالی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یعنی اے ایمان والو! جب نماز جمعہ کے لئے اذان کہی جائے تو تم لوگ اللہ تعالی کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ ذکر سے مراد اس آیت میں نماز جمعہ اور اس کا خطبہ ہے۔ دوڑنے سے مقصود نہایت

اہتمام کے ساتھ جانا ہے (2) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل اور طہارت بقدر امکان کرے بعد اس کے اپنے بالوں میں تیل لگائے اور خوشبو کا استعمال کرے اور اس کے بعد نماز کے لئے چلے اور جب مسجد میں آئے اور کسی آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر نہ بیٹھے پھر جس قدر نوافل اس کی قسمت میں ہوں پڑھے پھر جب امام خطبہ پڑھنے لگے تو سکوت کرے تو گذشتہ جمعہ سے اس وقت تک کے گناہ اس شخص کے معاف ہو جائیں گے (صحیح بخاری شریف) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے دن خوب غسل کرے اور سویرے مسجد میں پیادہ جائے سوار ہو کر نہ جائے پھر خطبہ سنے اور اس درمیان میں کوئی لغو فعل نہ کرے تو اس کو ہر قدم کے عوض ایک سال کامل کی عبادت کا ثواب ملے گا ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی نمازوں کا (ترمذی شریف) (4) ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ نماز جمعہ کے ترک سے باز رہیں ورنہ خدائے تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا پھر وہ سخت غفلت میں پڑ جائیں گے (صحیح مسلم شریف) (5) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تین جمعے سستی سے یعنی بے عذر ترک کر دیتا ہے اس کے دل پر اللہ تعالیٰ مہر کر دیتا ہے۔ (ترمذی شریف) اور ایک روایت میں ہے کہ خداوند عالم اس سے بیزار ہو جاتا ہے (6) طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جمعہ جماعت کے ساتھ ہر مسلمان پر حق واجب ہے مگر چار پر غلام یعنی جو قاعدہ شرع کے موافق مملوک ہو، عورت نابالغ لڑکا بیمار (ابوداؤد شریف) (7) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تارکین جمعہ کے حق میں فرمایا کہ میرا مصمم ارادہ ہوا کہ کسی کو اپنی جگہ امام کردوں اور خود ان لوگوں کے گھروں کو جلادوں جو نماز جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے (صحیح مسلم شریف) اسی مضمون کی حدیث ترک جماعت کے حق میں وارد

ہوئی ہے جس کو ہم اوپر لکھ چکے ہیں (8) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بغیر ضرورت جمعے کی نماز ترک کردیتا ہے وہ منافق لکھ دیا جاتا ہے ایسی کتاب میں کہ جو تغیر و تبدل سے بالکل محفوظ ہے (مشکوۃ شریف۔ یعنی اس کے نفاق کا حکم ہمیشہ رہے گا ہاں اگر توبہ کرے یا ارحم الراحمین اپنی محض عنایت سے معاف فرمائے تو وہ دوسری بات ہے (9) جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا جو شخص اللہ تعالی پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو جمعہ کے دن نماز جمعہ پڑھنا ضروری ہے مگر مریض اور مسافر اور عورت اور لڑکا اور غلام۔ پس اگر کوئی شخص لغو کام یا تجارت میں مشغول ہو جائے تو خداوند عالم بھی اس سے اعراض فرماتا ہے اور وہ بے نیاز اور محمود ہے (مشکوۃ شریف) یعنی اس کو کسی کی عبادت کی پرواہ نہیں نہ اس کا کچھ فائدہ ہے اس کی ذات بہمہ صفت موصوف ہے کوئی اس کی حمد و ثنا کرے یا نہ کرے (10) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا جس شخص نے پے در پے کئی جمعے ترک کردیئے پس اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا (اشعتہ اللمعات) (11) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص مر گیا اور وہ جمعہ اور جماعت میں شریک نہ ہوتا تھا اس کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ وہ دوزخ میں ہے پھر وہ شخص ایک مہینے تک برابر ان سے یہی سوال کرتا رہا اور وہ یہی جواب دیتے رہے احیاء العلوم) ان احادیث سے سرسری نظر کے بعد بھی یہ نتیجہ بخوبی نکل سکتا ہے کہ نماز جمعہ کی سخت تاکید شریعت میں ہے۔ اور اس کے تارک پر سخت سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں کیا اب بھی شخص بعد دعوی اسلام کے اس فرض کے ترک کرنے پر جرات کرسکتا ہے۔

نماز جمعہ پڑھنے کا طریقہ

جمعہ کی پہلی اذان کے بعد خطبہ کی اذان ہونے سے پہلے چار رکعت سنت پڑھے یہ

ہو جائے گی اگر چہ قعدہ اخیرہ بقدر تشہد کے ہو چکا ہو اور اسی وجہ سے نماز جمعہ کی قضا نہیں پڑھی جاتی (3) خطبہ یعنی لوگوں کے سامنے اللہ تعالٰی کا ذکر کرنا خواہ صرف سبحان اللہ یا الحمدللہ کہہ دیا جائے اگر چہ صرف اسی قدر پر اکتفا کرنا بوجہ مخالفت سنت کے مکروہ ہے (4) خطبہ کا نماز سے پہلے ہونا۔ اگر نماز کے بعد خطبہ پڑھا جائے تو نماز نہ ہوگی (5) خطبہ کا وقت ظہر کے اندر ہونا۔ پس وقت آنے سے پہلے اگر خطبہ پڑھ لیا جائے تو نماز نہ ہوگی (6) جماعت یعنی امام کے سوا کم سے کم تین آدمیوں کا شروع خطبے سے سجدہ رکعت اولٰی تک موجود رہنا گو وہ تین آدمی جو خطبے کے وقت تھے اور ہوں اور نماز کے وقت اور مگر یہ شرط ہے کہ یہ تین آدمی ایسے ہوں جو امامت کر سکیں پس اگر صرف عورت یا نابالغ لڑکے ہوں تو نماز نہ ہوگی (7) اگر سجدہ کرنے سے پہلے لوگ چلے جائیں اور تین آدمیوں سے کم باقی رہ جائیں یا کوئی نہ رہے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ ہاں اگر سجدہ کرنے کے بعد چلے جائیں تو پھر کچھ حرج نہیں (8) عام اجازت کے ساتھ علی الاشتہار نماز جمعے کا پڑھنا۔ پس کسی خاص مقام میں چھپ کر نماز جمعہ پڑھنا درست نہیں۔ اگر کسی ایسے مقام میں نماز جمعہ پڑھی جائے جہاں عام لوگوں کو آنے کی اجازت نہ ہو یا جمعہ کو مسجد کے دروازے بند کر لئے جائیں تو نماز نہ ہوگی یہ شرائط جو نماز جمعہ کے صحیح ہونے کی بیان ہوئیں اگر کوئی شخص باوجود نہ پائے جانے ان شرائط کے نماز جمعہ پڑھے تو اس کی نماز نہ ہوگی نماز ظہر پھر اس کو پڑھنا ہوگی۔ اور چونکہ یہ نماز نفل ہوگی اور نفل کا اس اہتمام سے پڑھنا مکروہ ہے لہذا ایسی حالت میں نماز جمعہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

جمعہ کے خطبے کے مسائل

مسئلہ نمبر 1: جب سب لوگ جماعت میں آجائیں تو امام کو چاہیئے کہ منبر پر بیٹھ جائے اور مؤذن اس کے سامنے کھڑے ہو کر اذان کہے۔ بعد اذان کے فوراً امام کھڑا ہو کر خطبہ شروع کر دے۔ مسئلہ نمبر 2: خطبے میں بارہ چیزیں مسنون ہیں

(1) خطبہ پڑھنے کی حالت میں خطبہ پڑھنے والے کو کھڑا رہنا (2) دو خطبے پڑھنا (3) دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی دیر تک بیٹھنا کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں (4) دونوں حدثوں سے پاک ہونا (5) خطبہ پڑھنے کی حالت میں منہ لوگوں کی طرف رکھنا (6) خطبہ شروع کرنے سے پہلے اپنے دل میں اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہنا۔ (7) خطبہ ایسی آواز سے پڑھنا کہ لوگ سن سکیں (8) خطبہ میں ان آٹھ قسم کے مضامین کا ہونا۔ اللہ تعالی کا شکر اور اس کی تعریف' خداوند عالم کی وحدت اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت' نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وعظ و نصیحت' قرآن مجید کی آیتوں کا یا کسی سورت کا پڑھنا دوسرے خطبے میں پھر ان سب چیزوں کا اعادہ کرنا۔ دوسرے خطبے میں بجائے وعظ و نصیحت کے مسلمانوں کے لئے دعا کرنا۔ یہ آٹھ قسم کے مضامین کی فہرست تھی آگے بقیہ فہرست ہے ان امور کی جو حالت خطبہ میں مسنون ہیں (9) خطبے کو زیادہ طول نہ دینا بلکہ نماز سے کم رکھنا (10) خطبہ منبر پر پڑھنا اگر منبر نہ ہو تو کسی لاٹھی وغیرہ پر سہارا دے کر کھڑا ہونا اور منبر کے ہوتے ہوئے کسی لاٹھی وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا اور ہاتھ کا ہاتھ پر رکھ لینا جیسا بعض لوگوں کی ہمارے زمانہ میں عادت ہے منقول نہیں (11) دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا اور کسی زبان میں خطبہ پڑھنا یا اس کے ساتھ کسی اور زبان کے اشعار وغیرہ ملا دینا جیسا کہ ہمارے زمانہ میں بعض عوام کا دستور ہے خلاف سنت مؤکدہ اور مکروہ تحریمی ہے (12) خطبہ سننے والوں کو قبلہ رو ہو کر بیٹھنا۔ دوسرے خطبے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آل و اصحاب و ازواج مطہرات خصوصاً خلفائے راشدین اور حضرت حمزہ و عباس رضی اللہ تعالی عنہم کے لئے دعا کرنا مستحب ہے بادشاہ اسلام کے لئے بھی دعا کرنا جائز ہے مگر اس کی ایسی تعریف کرنا جو غلط ہو مکروہ تحریمی ہے۔ مسئلہ نمبر 3: جب امام خطبہ کے لئے اٹھ کھڑا ہو اس وقت سے کوئی نماز پڑھنا یا آپس میں بات چیت کرنا مکروہ تحریمی ہے

ہاں قضا نماز کا پڑھنا صاحب ترتیب کے لئے اس وقت بھی جائز بلکہ واجب ہے پھر جب تک امام خطبہ ختم نہ کردے یہ سب چیزیں ممنوع ہیں۔ مسئلہ نمبر 4: جب خطبہ شروع ہو جائے تو تمام حاضرین کو اس کا سننا واجب ہے خواہ امام کے نزدیک بیٹھے ہوں یا دور اور کوئی ایسا فعل کرنا جو سننے میں مخل ہو مکروہ تحریمی ہے اور کھانا پینا بات چیت کرنا۔ چلنا پھرنا۔ سلام یا سلام کا جواب یا تسبیح پڑھنا یا کسی کو شرعی مسئلہ بتانا جیسا کہ حالت نماز میں ممنوع ہے ویسا ہی اس وقت بھی ممنوع ہے۔ ہاں خطیب کو جائز ہے کہ خطبہ پڑھنے کی حالت میں کسی کو شرعی مسئلہ بتادے۔ مسئلہ نمبر 5: اگر سنت نفل پڑھتے ہیں خطبہ شروع ہو جائے تو راجح یہ ہے کہ سنت متوکدہ تو پوری کر لے اور نفل میں دو رکعت پر سلام پھیر دے۔ مسئلہ نمبر 6: دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھنے کی حالت میں امام کو یا مقتدیوں کو ہاتھ اٹھا کر دعا انگنا مکروہ تحریمی ہی ہاں بغیر ہاتھ اٹھائے ہوئے اگر دل میں دعا مانگی جائے تو جائز ہے بشرطیکہ زبان سے کچھ نہ کہے۔ نہ آہستہ نہ زور سے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں رمضان کے اخیر جمعہ کے خطبہ میں وداع و فراق کے پڑھنا بوجہ اس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں نہ کتب فقہ میں کہیں اس کا پتہ ہے اور اس پر مداومت کرنے سے عوام کو اس کے ضروری ہونے کا خیال ہوتا ہے اس لئے بدعت ہے تنبیہ ہمارے زمانہ میں اس خطبہ پر ایسا التزام ہو رہا ہے کہ اگر کوئی نہ پڑھے تو وہ مورد طعن ہوتا ہے اس خطبے کے سننے میں اہتمام بھی زیادہ کیا جاتا ہے (روح الاخوان) مسئلہ نمبر 7: خطبہ کا کسی کتاب وغیرہ سے دیکھ کر پڑھنا جائز ہے۔ مسئلہ نمبر 8: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک اگر خطبے میں آئے تو مقتدیوں کو اپنے دل میں درود شریف پڑھ لینا جائز ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ جمعہ کے دن کا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ نقل کرنے سے یہ غرض نہیں کہ لوگ اسی خطبے پر التزام کر لیں بلکہ کبھی کبھی بغرض برک واتباع اس کو بھی پڑھ لیا جایا کرے۔ عادت شریف یہ تھی کہ جب سب لوگ جمع ہو جاتے اس وقت آپ تشریف لاتے اور حاضرین کو سلام کرتے اور حضرت بلالؓ اذان کہتے جب اذان ہو جاتی آپ کھڑے ہو جاتے اور معاً خطبہ شروع فرما دیتے۔ جب تک منبر نہ بنا تھا کسی لاٹھی یا کمان سے ہاتھ کو سہارا دے لیتے تھے اور کبھی کبھی اس لکڑی کے ستون سے جو محراب کے پاس تھا جہاں آپ خطبہ پڑھتے تھے تکیہ لگا لیتے تھے۔ بعد منبر بن جانے کے پھر کسی لاٹھی وغیرہ سے سہارا دینا منقول نہیں (۱۳۰ زاد المعاد) دو خطبے اور دونوں کے درمیان میں کچھ تھوڑی دیر بیٹھ جاتے اور اس وقت کچھ کلام نہ کرتے نہ دعا مانگتے جب دوسرے خطبے سے آپ کو فراغت ہوتی حضرت بلالؓ اقامت کہتے اور آپ نماز شروع فرماتے۔ خطبہ پڑھتے وقت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بلند ہو جاتی تھی اور مبارک آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں۔ مسلم شریف میں ہے کہ خطبہ پڑھتے وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حالت ہوتی تھی جیسے کوئی شخص کسی دشمن کے لشکر سے جو عنقریب آنا چاہتا ہو اپنے لوگوں کو خبر دیتا ہو۔ اکثر خطبے میں فرمایا کرتے تھے کہ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ کَھَاتَیْنِ میں اور قیامت اس طرح ساتھ بھیجے گئے ہیں جیسے یہ دو انگلیاں۔ اور بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی کو ملا دیتے تھے اور اس کے بعد فرماتے تھے۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَ خَیْرَ الْھُدٰی ھُدٰی مُحَمَّدٍ وَ شَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ اَنَا اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِہٖ مَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِاَھْلِہٖ وَمَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْضِیَاعًا فَعَلَیَّ کبھی یہ خطبہ پڑھتے تھے۔ یَاَیُّھَا النَّاسُ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْ اَوْبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَۃِ وَصِلُوْا الَّذِیْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ بِکَثْرَۃِ ذِکْرِکُمْ لَہٗ وَکَثْرَۃِ الصَّدَقٰتِ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ تُؤْجَرُوْا وَتُحْمَدُوْا وَتُرْزَقُوْا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ

کام کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر درمیان میں فصل زیادہ ہو جائے اس کے بعد خطبے کے اعادے کی ضرورت ہے۔ہاں کوئی دینی کام ہو۔مثلاً کسی کو کوئی شرعی مسئلہ بتائے دیا) وضو نہ رہے اور وضو کرنے جائے یا بعد خطبہ کے معلوم ہو کہ اس کو غسل کی ضرورت تھی اور غسل کرنے جائے تو کچھ کراہت نہیں نہ خطبے کے اعادے کی ضرورت ہے۔مسئلہ نمبر 3: نماز جمعہ اس نیت سے پڑھی جائے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیِ الْفَرْضَ صَلٰوۃ الْجُمُعَۃِ. یعنی میں نے یہ ارادہ کیا کہ دو رکعت فرض نماز جمعہ پڑھوں۔مسئلہ نمبر 4: بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی نماز ایک مقام میں ایک ہی مسجد میں سب لوگ جمع ہو کر پڑھیں اگرچہ ایک مقام کی متعدد مسجدوں میں بھی نماز جمعہ جائز ہے۔مسئلہ نمبر 5: اگر کوئی مسبوق قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھتے وقت یا سجدہ سہو کے بعد آ کر ملے تو اس کی شرکت صحیح ہو جائے گی اور اس کو جمعہ کی نماز تمام کرنا چاہیئے ظہر پڑھنے کی ضرورت نہیں۔مسئلہ نمبر 6: بعضے لوگ جمعہ کے بعد ظہر احتیاطی پڑھا کرتے ہیں چونکہ عوام کا اعتقاد اس سے بہت بگڑ گیا ہے ان کو مطلقاً منع کرنا چاہیئے البتہ اگر کوئی ذی علم موقع شبہ میں پڑھنا چاہے تو اپنے پڑھنے کی کسی کو اطلاع نہ کرے۔

عیدین کی نماز کا بیان

مسئلہ نمبر 1: شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کو عید الفطر کہتے ہیں اور ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید الضحیٰ یہ دونوں دن اسلام میں عید اور خوشی کے دن ہیں۔ان دونوں میں دو رکعت نماز بطور شکریہ کے پڑھنا واجب ہے جمعہ کی نماز کی صحت و وجوب کے لیے جو شرائط اوپر ذکر ہو چکے ہیں وہی سب عیدین کی نماز میں شرط یعنی فرض نہیں سنت ہے اور پیچھے پڑھا جاتا ہے مگر عیدین کے خطبے کا سننا بھی مثل جمعہ کے خطبے کے واجب ہے یعنی اس وقت بولنا چالنا نماز پڑھنا سب حرام ہے عید الفطر کے دن تیرہ چیزیں مسنون ہیں شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا۔غسل کرنا۔مسواک

کرنا۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں پہننا خوشبو لگانا۔ صبح کو بہت سویرے اٹھنا۔ عیدگاہ میں بہت سویرے جانا۔ قبل عیدگاہ جانے کے کوئی شیریں چیز مثل چھوہارے وغیرہ کھانا۔ قبل عیدگاہ جانے کے صدقہ فطر دے دینا۔ عید کی نماز عیدگاہ میں جا کر پڑھنا یعنی شہر کی مسجد میں بلا عذر نہ پڑھنا جس راستے سے جائے اس کے سوا دوسرے راستے سے واپس آنا۔ پیادہ پیادہ پا جانا اور راستے میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ آہستہ آواز سے پڑھتے ہوئے جانا چاہیئے۔ مسئلہ نمبر 2: عید الفطر کی نماز پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ یہ نیت کرے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیِ الْوَاجِبِ صَلٰوۃَ عِیْدِ الْفِطْرِ مَعَ سِتِّ تَکْبِیْرَاتٍ وَاجِبَۃٍ یعنی میں نے یہ نیت کی کہ دو رکعت واجب نماز عید کی چھ واجب تکبیروں کے ساتھ پڑھوں۔ یہ نیت کر کے ہاتھ باندھ لے اور سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور ہر مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے دونوں کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور بعد تکبیر کے ہاتھ لٹکائے اور ہر تکبیر کے بعد اتنی دیر تک توقف کرے کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں۔ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ لٹکائے بلکہ باندھ لے اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھ کر حسب دستور رکوع سجدہ کر کے کھڑا ہو اور دوسری رکعت میں پہلے سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھ لے اس کے بعد تین تکبیریں اسی طرح کہے لیکن یہاں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ باندھے بلکہ لٹکائے رکھے اور پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے مسئلہ نمبر 3: بعد نماز کے دو خطبے منبر پر کھڑے ہو کر پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی ہی دیر تک بیٹھے جتنی دیر جمعہ کے خطبے میں۔ مسئلہ نمبر 4: بعد نماز عیدین کے (یا بعد خطبہ کے) دعا مانگنا۔ گو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہؓ اور تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں مگر چونکہ ہر نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے اس لئے بعد نماز عیدین بھی دعا مانگنا مسنون ہوگا (ق)۔ مسئلہ نمبر 5:

عیدین کے خطبے میں پہلے تکبیر سے ابتداء کرے اول خطبے میں نومرتبہ اللہ اکبر کہے اور دوسرے میں سات مرتبہ۔ مسئلہ نمبر 6: عید الاضحیٰ کی نماز کا بھی یہی طریقہ ہے اور اس میں بھی وہ سب چیزیں مسنون ہیں جو عید الفطر میں۔ فرق اس قدر ہے کہ عید الاضحیٰ کی نیت میں بجائے عید الفطر کے عید الاضحیٰ کا لفظ داخل کرے۔ عید الفطر میں عید گاہ جانے سے پہلے کوئی چیز کھانا مسنون ہے یہاں نہیں اور عید الفطر میں راستے میں چلتے وقت آہستہ تکبیر کہنا مسنون ہے اور یہاں بلند آواز سے اور عید الفطر کی نماز دیر کر کے پڑھنا مسنون ہے اور عید الاضحیٰ کی سویرے اور یہاں صدقہ فطر نہیں بلکہ بعد میں قربانی ہے اہل وسعت پر۔ اور اذان و اقامت نہ یہاں ہے نہ وہاں۔ مسئلہ نمبر 7: جہاں عید کی نماز پڑھی جائے۔ وہاں اس دن اور کوئی نماز پڑھنا مکروہ ہے نماز سے پہلے بھی اور پیچھے بھی۔ ہاں بعد نماز کے گھر میں آکر نماز پڑھنا مکروہ نہیں اور قبل نماز کے یہ بھی مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 8: عورتیں اور وہ لوگ جو کسی وجہ سے نماز عید نہ پڑھیں ان کو قبل عید کے کوئی نفل وغیرہ پڑھنا مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 9: عید الفطر کے خطبہ میں صدقہ فطر کے احکام اور عید الاضحیٰ کے خطبہ میں قربانی کے مسائل اور تکبیر تشریق کے احکام بیان کرنا چاہیے۔ تکبیر تشریق یعنی ہر فرض عین نماز کے بعد ایک مرتبہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد کہنا واجب ہے بشرطیکہ وہ فرض جماعت سے پڑھا گیا ہو اور وہ مقام مصر ہو۔ یہ تکبیر عورت اور مسافر پر واجب نہیں اگر یہ لوگ کسی ایسے شخص کے مقتدی ہوں جس پر تکبیر واجب ہے تو ان پر بھی تکبیر واجب ہو جائے گی لیکن اگر منفرد اور عورت اور مسافر بھی کہہ لے تو بہتر ہے کہ صاحبین کے نزدیک ان سب پر واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 10: یہ تکبیر عرفے یعنی نویں تاریخ کی فجر سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک کہنا چاہیے سب تیئس نمازیں ہوئیں جن کے بعد تکبیر واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 11: اس تکبیر کا بلند آواز سے کہنا واجب ہے۔ ہاں عورتیں (اگر کہیں تو)

آہستہ آواز سے کہیں۔ مسئلہ نمبر 12: نماز کے بعد فوراً تکبیر کہنا چاہیئے۔
مسئلہ نمبر 13: اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ فوراً تکبیر کہہ
دیں یہ انتظار نہ کریں کہ جب امام کہے تب کہیں۔ مسئلہ نمبر 14: عیدالاضحیٰ کی
نماز کے بعد بھی تکبیر کہہ لینا بعض کے نزدیک واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 15:
عیدین کی نماز بالاتفاق متعدد مساجد میں جائز ہے۔ مسئلہ نمبر 16: اگر کسی کو عید
کی نماز نہ ملی ہو اور سب لوگ پڑھ چکے ہوں تو وہ شخص تنہا عید نہیں پڑھ سکتا اس لئے
کہ جماعت اس میں شرط ہے اسی طرح اگر کوئی شخص شریک نماز ہو اور کسی وجہ سے
نماز فاسد ہو گئی ہو وہ بھی اس کی قضا نہیں پڑھ سکتا نہ اس کی قضا واجب ہے۔ ہاں اگر
کچھ اور لوگ بھی اس کے ساتھ شریک ہو جائیں تو پڑھنا واجب ہے۔ مسئلہ
نمبر 17: اگر کسی عذر سے پہلے دن نماز پڑھی جا سکے تو عید الفطر کی نماز دوسرے
دن اور عیدالاضحیٰ کی بارہویں تاریخ تک پڑھی جا سکتی ہے۔ مسئلہ نمبر 18:
عیدالاضحیٰ کی نماز میں بے عذر بھی بارہویں تاریخ تک تاخیر کرنے سے نماز ہو جائے
گی مگر مکروہ ہے اور عید الفطر میں بے عذر تاخیر کرنے سے بالکل نماز نہیں ہو گی عذر کی
مثال (1) کسی وجہ سے امام نماز پڑھانے نہ آیا ہو (2) پانی برس رہا ہو (3) چاند کی
تاریخ محقق نہ ہو اور بعد زوال کے جب وقت جاتا رہے محقق ہو جائے (4) ابر کے
دن نماز پڑھی گئی ہو اور بعد ابر کھل جانے کے معلوم ہو کہ بے وقت نماز پڑھی گئی۔
مسئلہ نمبر 19: اگر کوئی شخص عید کی نماز میں ایسے وقت آ کر شریک ہوا ہو کہ امام
تکبیروں سے فراغت کر چکا ہو تو اگر قیام میں آ کر شریک ہوا ہو تو فوراً بعد نیت
باندھنے کے تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام قرآت شروع کر چکا ہو۔ اور اگر رکوع میں
آ کر شریک ہوا ہو تو اگر غالب گمان ہو کہ تکبیروں کی فراغت کے بعد امام کا رکوع مل
جائے تو نیت باندھ کر تکبیر کہہ لے بعد اس کے رکوع میں جائے رکوع نہ ملنے کا خوف
ہو تو رکوع میں شریک ہو جائے اور حالت رکوع میں بجائے تسبیح کے تکبیریں کہہ لے

مگر حالت رکوع میں تکبیریں کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر قبل اس کے کہ پوری تکبیریں کہہ چکے امام رکوع سے سر اٹھالے تو یہ بھی کھڑا ہو جائے اور جس قدر تکبیریں رہ گئی ہیں وہ اس سے معاف ہیں۔ مسئلہ نمبر 20: اگر کسی کی ایک رکعت عید کی نماز میں چلی جائے تو جب وہ اس کو ادا کرنے لگے تو پہلے قرات کرلے اس کے بعد تکبیر کہے اگرچہ قاعدہ کے موافق پہلے تکبیر کہنا چاہیئے تھا لیکن چونکہ اس طریقے سے دونوں رکعتوں میں تکبیریں پے در پے ہوئی جاتی ہیں اور یہ کسی صحابی کا مذہب نہیں ہے اس لئے اس کے خلاف حکم دیا گیا۔ اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے اور رکوع میں اس کو خیال آئے تو اس کو چاہیے کہ حالت رکوع میں تکبیر کہہ لے پھر قیام کی طرف نہ لوٹے اور اگر لوٹ جائے تب بھی جائز ہے یعنی نماز فاسد نہ ہوگی لیکن ہر حال میں بوجہ کثرت اژدہام کے سجدہ سہو نہ کرے۔

کعبہ مکرمہ کے اندر نماز پڑھنے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جیسا کہ کعبہ شریف کے باہر اس کے رخ پر نماز پڑھنا درست ہے ویسا ہی کعبہ مکرمہ کے اندر بھی نماز پڑھنا درست ہے استقبال قبلہ ہو جائے گا خواہ جس طرف پڑھے۔ اس وجہ سے کہ وہاں چاروں طرف قبلہ ہے جس طرف منہ کیا جائے کعبہ ہی کعبہ ہے اور جس طرح نفل نماز جائز ہے اسی طرح فرض نماز بھی۔ مسئلہ نمبر 2: کعبہ شریف کی چھت پر کھڑے ہو کر اگر نماز پڑھی جائے تو وہ بھی صحیح ہے اس لئے کہ جس مقام پر کعبہ ہے وہ زمین پر اس کے محاذی جو حصہ ہوا کا آسمان تک ہے سب قبلہ ہے۔ قبلہ کچھ کعبہ کی دیواروں میں منحصر نہیں ہے اسی لیے اگر کوئی شخص بلند پہاڑ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھے جہاں کعبہ کی دیواروں سے بالکل محاذات نہ ہو تو اس کی نماز بالاتفاق درست ہے لیکن چونکہ اس میں کعبہ کی بے تعظیمی ہے اور کعبہ کی چھت پر نماز پڑھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی منع فرمایا ہے اس لئے مکروہ تحریمی ہوگی۔ مسئلہ نمبر 3: کعبے کے اندر تنہا نماز پڑھنا بھی جائز

ہے اور جماعت سے بھی اور وہاں یہ بھی شرط نہیں کہ امام اور مقتدیوں کا منہ ایک ہی طرف ہو اس لئے کہ وہاں ہر طرف قبلہ ہے ہاں یہ شرط ضرور ہے کہ مقتدی امام سے آگے بڑھ کر نہ کھڑے ہوں۔ اگر مقتدی کا منہ امام کے منہ کے سامنے ہو تب بھی درست ہے اس لئے کہ اس صورت میں وہ مقتدی امام سے آگے نہ کہا جائے گا آگے جب ہوتا کہ جب دونوں کا منہ ایک ہی طرف ہوتا اور پھر مقتدی آگے بڑھا ہوا ہوتا۔ مگر ہاں اس صورت میں نماز مکروہ ہوگی۔ اس لئے کہ کسی آدمی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی چیز بیچ میں حائل کر دی جائے تو یہ کراہت نہ رہے گی۔ مسئلہ نمبر 4: اگر امام کعبہ کے اندر اور مقتدی کعبہ سے باہر حلقہ باندھے ہوئے کھڑے ہوں تب بھی نماز ہو جائے گی لیکن اگر صرف امام کعبہ کے اندر ہوگا اور کوئی مقتدی اس کے ساتھ نہ ہوگا تو نماز مکروہ ہوگی اس لیے کہ اس صورت میں بوجہ اس کے کہ کعبہ کے اندر کی زمین اونچی ہے اور امام کا مقام بقدر ایک قد کے مقتدیوں سے اونچا ہوگا۔ مسئلہ نمبر 5: اگر مقتدی اندر ہوں اور امام باہر تب بھی درست ہے بشرطیکہ مقتدی امام سے آگے نہ ہوں۔ مسئلہ۔ اور اگر سب باہر ہوں اور ایک طرف امام ہو اور چاروں طرف مقتدی حلقہ باندھے ہوئے ہوں جیسا کہ عام عادت وہاں اسی طرح نماز پڑھنے کی ہے تو بھی درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جس طرف امام کھڑا ہے اس طرف کوئی مقتدی بہ نسبت امام کے خانہ کعبہ کے زیادہ نزدیک نہ ہو کیونکہ اس صورت میں وہ امام سے آگے سمجھا جائے گا جو کہ مانع اقتداء ہے البتہ اگر دوسری طرف کے مقتدی خانہ کعبہ سے بہ نسبت امام کے نزدیک بھی ہوں تو کچھ مضر نہیں اور یہ اس کی صورت ہے۔

File\alf hy vow by jem zal ray.tif not found.

ا۔ب۔ج۔ءکعبہ ہے اورہ امام ہے جو
کعبہ سے دوگز کے فاصلے پر کھڑا ہے اور
واورزمقتدی ہیں جوکعبہ سے ایک گز کے
فاصلہ پر کھڑے ہیں۔مگروتو ہ کی طرف
کھڑا ہے اورزدوسری طرف کھڑا ہےوکی
نمازنہ ہوگی زکی ہوجائے گی۔

سجدہ تلاوت کابیان

مسئلہ نمبر 1:اگر کوئی شخص کسی امام سے آیت سجدہ سنےاس کے بعداس کی اقتداء کرےتواس کوامام کےساتھ سجدہ کرنا چاہیۓ۔اوراگرامام سجدہ کرچکاہوتواس میں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ جس رکعت میں آیت سجدہ کی تلاوت امام نے کی ہووہی رکعت اس کواگرمل جائےتواس کوسجدہ کی ضرورت نہیں اس رکعت کےمل جانے سے سمجھاجائے گا کہ وہ سجدہ بھی مل گیا۔دوسری یہ کہ وہ رکعت نہ ملےتو اس کوبعدنمازتمام کرنے کے خارج نمازمیں سجدہ کرناواجب ہے۔مسئلہ نمبر 2:مقتدی سے اگر آیت سجدہ سنی جائےتو سجدہ واجب نہ ہوگانہ اس پرنہ اس کےامام پرنہ ان لوگوں پر جواس نمازمیں شریک ہیں ہاں جولوگ اس نمازمیں شریک نہیں خواہ وہ لوگ نمازہی نہ پڑھتے ہوں یا کوئی دوسری نمازپڑھ رہے ہوں تو ان پرسجدہ واجب ہوگا۔مسئلہ نمبر 3: سجدہ تلاوت میں قہقہے سےوضونہیں جاتا لیکن سجدہ باطل ہوجاتا ہے۔ مسئلہ نمبر 4:عورت کی محاذات مفسدسجدہ تلاوت نہیں۔مسئلہ نمبر 5: سجدہ تلاوت اگرنمازمیں واجب ہواہوتو اس کا ادا کرنا فوراًواجب ہے تاخیر کی اجازت نہیں۔مسئلہ نمبر 6:خارج نمازکاسجدہ نمازمیں اورنمازکاخارج میں بلکہ دوسری نمازمیں بھی نہیں ادا کیا جاسکتا۔پس اگر کوئی شخص نمازمیں آیت سجدہ پڑھےاورسجدہ نہ کرےتو اس کا گناہ اس کے ذمہ ہوگااوراس کےسوا کوئی تدبیرنہیں کہ توبہ کرے اور

ارحم الراحمین اپنے فضل وکرم سے معاف فرمادے۔ مسئلہ نمبر 7: اگر دو شخص علیحدہ علیحدہ گھوڑوں پر سوار نماز پڑھتے ہوئے جارہے ہوں اور ایک شخص ہی آیت سجدہ کی تلاوت کرے اور ایک دوسرے کی تلاوت کو نماز ہی میں سنے تو ہر شخص پر ایک ہی سجدہ واجب ہوگا جو نماز میں ادا کرنا واجب ہے اور اگر ایک ہی آیت کو نماز میں پڑھا اور اسی کو نماز سے باہر سنا تو دو سجدے واجب ہوں گے ایک تلاوت کے سبب سے دوسرا سننے کے سبب سے۔ مگر تلاوت کے سبب سے جو ہوگا وہ نماز کا سمجھا جائے گا اور نماز ہی میں ادا کیا جائے گا اور سننے کے سبب سے جو ہوگا خارج نماز کے ادا کیا جائے گا۔ مسئلہ نمبر 8: اگر آیت سجدہ نماز میں پڑھی جائے اور فوراً رکوع کیا جائے یا بعد دو تین آیتوں کے اور اس رکوع میں جھکتے وقت سجدہ تلاوت کی بھی نیت کرلی جائے تو سجدہ ادا ہو جائے گا۔ اگر اسی طرح آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد نماز کا سجدہ کیا جائے یعنی بعد رکوع وقومہ کے تب بھی یہ سجدہ ادا ہو جائے گا اور اس میں نیت کی بھی ضرورت نہیں۔ مسئلہ نمبر 9: جمعہ اور عیدین اور آہستہ آواز کی نمازوں میں آیت سجدہ نہ پڑھنا چاہیئے اس لئے کہ سجدہ کرنے میں مقتدیوں کے اشتباہ کا خوف ہے۔

میت کے غسل کے مسائل

مسئلہ نمبر 1: اگر کوئی شخص دریا میں ڈوب کر مر گیا ہو تو وہ جس وقت نکالا جائے اس کا غسل دینا فرض ہے پانی میں ڈوبنا غسل کے لئے کافی نہ ہو گا اس لئے کہ میت کا غسل دینا زندوں پر فرض ہے اور ڈوبنے میں کوئی ان کا فعل نہیں ہوا۔ وہاں اگر نکالتے وقت غسل کی نسبت سے اس کو پانی میں حرکت دیدی جائے تو غسل ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر میت کے اوپر پانی برس جائے یا اور کسی طرح سے پانی پہنچ جائے تب بھی اس کا غسل دینا فرض رہے گا۔ مسئلہ نمبر 2: اگر کسی آدمی کا صرف سر کہیں دیکھا جائے تو اس کو غسل نہ دیا جائے گا بلکہ یوں ہی دفن کر دیا جائے گا۔ اور اگر کسی آدمی کا بدن نصف سے زیادہ کہیں ملے تو اس کا غسل دینا ضروری ہے خواہ سر کے ساتھ ملے یا بغیر سر کے۔ اور اگر نصف سے زیادہ نہ ہو بلکہ نصف ہو تو اگر سر کے ساتھ ملے تو غسل دیا جائے گا ورنہ نہیں۔ اور اگر نصف سے کم ہو تو غسل نہ دیا جائیگا خواہ سر کے ساتھ ہو یا بے سر کے۔ مسئلہ نمبر 3: اگر کوئی میت کہیں دیکھی جائے اور کسی قرینے سے یہ معلوم نہ ہو کہ یہ مسلمان تھا یا کافر۔ تو اگر دارالاسلام میں یہ واقعہ ہوا تو اس کو غسل دیا جائے گا اور نماز بھی پڑھی جائے گی۔ مسئلہ نمبر 4: اگر مسلمانوں کی نعشیں کافروں کی نعشوں میں مل جائیں اور کوئی تمیز نہ باقی رہے تو ان سب کو غسل دیا جائیگا۔ اور اگر تمیز باقی ہو تو مسلمانوں کی نعشیں علیحدہ کر لی جائیں اور صرف ان ہی کو غسل دیا جائے کافروں کی نعشوں کو غسل نہ دیا جائے۔ مسئلہ نمبر 5: اگر کسی مسلمان کا کوئی عزیز کافر ہو اور وہ مر جائے تو اس کی نعش اس کے ہم مذہب کو دے دی جائے۔ اگر اس کا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا مگر لینا قبول نہ کرے تو بدرجہ مجبوری وہ مسلمان اس کافر کو غسل دے مگر نہ مسنون طریقے سے یعنی اس کو وضو نہ کرائے اور سر اس کا نہ صاف کرایا جائے کافور وغیرہ اس کے بدن میں نہ ملایا جائے بلکہ جس طرح نجس چیز کو دھوتے ہیں اسی طرح اس کو دھوئیں اور کافر دھونے سے

پاک نہ ہوگا۔ حتی کہ کوئی شخص اس کو لئے ہوئے نماز پڑھے تو اس کی نماز درست نہ ہو گی۔ مسئلہ نمبر 6: باغی لوگ یا ڈاکہ زن اگر مارے جائیں تو ان کے مردوں کو غسل نہ دیا جائے بشرطیکہ عین لڑائی کے وقت مارے گئے ہوں۔ مسئلہ نمبر 7: مرتد اگر مر جائے تو اس کو بھی غسل نہ دیا جائے اور اگر اس کے اہل مذہب اس کی نعش مانگیں تو ان کو بھی نہ دی جائے۔ مسئلہ نمبر 8: اگر پانی نہ ہونے کے سبب سے کسی میت کو تیمم کرایا گیا ہو اور پھر پانی مل جائے تو اس کو غسل دے دینا چاہئے۔

میت کے کفن کے بعض مسائل

مسئلہ نمبر 1: اگر انسان کا کوئی عضو یا نصف جسم بغیر سر کے پایا جائے تو اس کو بھی کسی نہ کسی کپڑے میں لپیٹ دینا کافی ہے۔ ہاں اگر نصف جسم کے ساتھ سر بھی ہو یا نصف سے زیادہ حصہ جسم کا ہو تو پھر کفن مسنون دینا چاہیئے۔ مسئلہ نمبر 2: کسی انسان کی قبر کھل جائے یا اور کسی وجہ سے اس کی نعش باہر نکل آئے اور کفن نہ ہو تو اس کو بھی کفن مسنون دینا چاہیئے بشرطیکہ وہ نعش پھٹی نہ ہو اور اگر پھٹ گئی ہو تو کسی کپڑے میں لپیٹ دینا کافی ہے (مسنون کفن کی حاجت نہیں)۔

جنازے کی نماز کے مسائل

نماز جنازہ درحقیقت اس میت کے لئے دعا ہے ارحم الراحمین سے مسئلہ نمبر 1: نماز جنازے کے واجب ہونے کی وہی سب شرطیں ہیں جو اور نمازوں کے لئے ہم اوپر لکھ چکے ہیں ہاں اس میں ایک شرط اور زیادہ ہے وہ یہ کہ اس شخص کی موت کا علم بھی ہو پس جس کو یہ خبر نہ ہوگی وہ معذور ہے نماز جنازہ اس پر ضروری نہیں۔ مسئلہ نمبر 2: نماز جنازہ کے صحیح ہونے کے لئے دو قسم کی شرطیں ہیں ایک قسم کی وہ شرطیں ہیں جو نماز پڑھنے والوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ وہی ہیں جو اور نمازوں کے لئے اوپر بیان ہو چکیں یعنی طہارت' ستر عورت' استقبال قبلہ' نیت۔ ہاں وقت اس کے لئے شرط نہیں۔ اور اس کے لئے تیمم نماز نہ ملنے کے خیال سے جائز ہے مثلاً نماز جنازہ ہو رہی ہو اور وضو کرنے میں یہ خیال ہو کہ نماز ختم ہو جائے گی۔ تو تیمم کر لے بخلاف اور نمازوں کے کہ ان میں اگر وقت کے چلے جانے کا خوف ہو تو تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر 3: آج کل بعضے آدمی جنازے کی نماز جوتہ پہنے ہوئے پڑھتے ہیں ان کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ وہ جگہ جس پر کھڑے ہوئے ہوں اور جوتے دونوں پاک ہوں اور اگر جوتہ پیر سے نکال دیا جائے اور اس پر کھڑے ہوں تو صرف جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے اکثر لوگ اس کا خیال نہیں کرتے اور ان کی نماز نہیں ہوتی۔

دوسری قسم کی وہ شرطیں ہیں جن کو میت سے تعلق ہے وہ چھ ہیں۔ شرط 1: میت کا مسلمان ہونا پس کافر اور مرتد کی نماز صحیح نہیں۔ مسلمان اگر چہ فاسق یا بدعتی ہو اس کی نماز صحیح ہے سوا ان لوگوں کے جو بادشاہ برحق سے بغاوت کریں یا ڈاکہ زنی کرتے ہوں بشرطیکہ یہ لوگ بادشاہ وقت سے لڑائی کی حالت میں مقتول ہوں اور اگر بعد لڑائی کے یا اپنی موت سے مرجائیں تو پھر ان کی نماز پڑھی جائے گی اسی طرح جس شخص نے اپنے باپ یا ماں کو قتل کیا ہو اور اس کی سزا میں وہ مارا جائے تو اس کی نماز بھی نہ پڑھی جائے گی اور ان لوگوں کی نماز زجزاً نہیں پڑھی جاتی اور جس شخص نے اپنی جان خودکشی کر کے دی ہو اس پر نماز پڑھنا صحیح یہ ہے کہ درست ہے۔ مسئلہ نمبر 4: جس (نابالغ) لڑکے کا باپ یا ماں مسلمان ہو وہ لڑکا مسلمان سمجھا جائے گا اور اس کی نماز پڑھی جائے گی۔ مسئلہ نمبر 5: میت سے مراد وہ شخص ہے جو زندہ پیدا ہو کر مر گیا ہو۔ اور اگر مرا ہوا بچہ پیدا ہو تو اس کی نماز درست نہیں۔ شرط 2: میت کے بدن اور کفن کا نجاست حقیقیہ اور حکمیہ سے طاہر ہونا۔ ہاں اگر نجاست حقیقیہ اس کے بدن سے (بعد غسل) خارج ہوئی ہو اور اس سبب سے اس کا بدن بالکل نجس ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں نماز درست ہے۔ مسئلہ نمبر 6: اگر کوئی میت نجاست حکمیہ سے طاہر نہ ہو یعنی اس کو غسل نہ دیا گیا ہو یا درصورت ناممکن ہونے غسل کے تیمم نہ کرایا گیا ہو اس کی نماز درست نہیں ہاں اگر اس کا طاہر ہونا ممکن نہ ہو مثلاً بے غسل یا تیمم کرائے ہوئے دفن کر چکے ہوں اور قبر پر مٹی بھی پڑ چکی ہو تو پھر اس کی قبر پر اسی حالت میں پڑھنا جائز ہے اگر کسی میت پر بے غسل یا تیمم کے نماز پڑھی گئی ہو اور وہ دفن کر دیا گیا ہو اور دفن کے علم ہو کہ اس کو غسل نہ دیا گیا تھا تو اس کی نماز دوبارہ اس کی قبر پر پڑھی جائے اس لئے کہ نماز صحیح نہیں ہوئی ہاں اب چونکہ غسل ممکن نہیں ہے لہٰذا نماز ہو جائے گی۔ مسئلہ نمبر 7: اگر کوئی مسلمان بے نماز پڑھے ہوئے دفن کر دیا گیا ہو تو اس کی نماز اس کی قبر پر پڑھی جائے جب تک کہ

اس کو نعش کے پھٹ جانے کا اندیشہ نہ ہو جب خیال ہو کہ اب نعش پھٹ گئی ہوگی تو پھر نماز نہ پڑھی جائے اور نعش کے پھٹنے کی مدت ہر جگہ کے اعتبار سے مختلف ہے اس کو تعیین نہیں ہو سکتی یہی اصح ہے اور بعض نے تین دن اور بعض نے دس دن اور بعض نے ایک ماہ مدت بیان کی ہے۔ مسئلہ نمبر 8: میت جس جگہ رکھی ہو اس جگہ کا پاک شرط نہیں اگر میت پاک پلنگ یا تخت پر ہو اور اگر پلنگ یا تخت بھی ناپاک ہو یا میت کو بغیر پلنگ و تخت کے ناپاک زمین پر رکھ دیا جائے تو اس صورت میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک طہارت مکان میت شرط ہے اس لئے نماز نہ ہوگی اور بعض کے نزدیک شرط نہیں لہذا نماز صحیح ہو جائے گی۔ شرط 3: میت کے جسم واجب الستر کا پوشیدہ ہونا۔ اگر میت بالکل برہنہ ہو تو اس کی نماز درست نہیں۔ شرط 4: میت کا نماز پڑھنے والے کے آگے ہونا۔ اگر میت نماز پڑھنے والے کے پیچھے ہو تو نماز درست نہیں۔ شرط 5: میت کا یا جس چیز پر میت اس کا زمین پر رکھا ہوا ہونا۔ اگر میت کو لوگ اپنے ہاتھوں پر اٹھائے ہوئے ہوں یا کسی گاڑی یا جانور پر ہو اور اسی حالت میں اس کی نماز پڑھی جائے تو صحیح نہ ہوگی۔ شرط 6: میت کا وہاں موجود ہونا۔ اگر میت وہاں نہ موجود ہو تو صحیح نہ ہوگی۔ مسئلہ نمبر 9: نماز جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں (1) چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔ ہر تکبیر یہاں قائم مقام ایک رکعت کے سمجھی جاتی ہے (2) قیام یعنی کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا جس فرض واجب نمازوں میں قیام فرض ہے اور بغیر عذر کے اس کا ترک جائز نہیں۔ عذر کا بیان (نماز کے بیان میں) اوپر ہو چکا ہے۔ مسئلہ نمبر 10: رکوع، سجدہ، قعدہ وغیرہ اس نماز میں نہیں۔ مسئلہ نمبر 11: نماز جنازہ میں تین چیزیں مسنون ہیں (1) اللہ تعالی کی حمد کرنا۔ (2) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا (3) میت کے لیے دعا کرنا۔ جماعت اس میں شرط نہیں پس اگر ایک شخص بھی جنازے کی نماز پڑھ لے تو فرض ادا ہو جائے گا خواہ وہ (نماز پڑھنے والا) عوت ہو یا مرد بالغ ہو یا نابالغ۔ مسئلہ

نمبر 12: ہاں یہاں جماعت کی ضرورت زیادہ ہے اس لئے کہ یہ دعا ہے میت کے لیے اور چند مسلمانوں کا جمع ہو کر بارگاہ الہی میں کسی چیز کے لئے دعا کرنا ایک عجیب خاصیت رکھتا ہے نزول رحمت اور قبولیت کے لئے۔ مسئلہ نمبر 13: نماز جنازہ کا مسنون و مستحب طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام اس کے سینہ کے مقابل کھڑا ہو جائے اور سب لوگ یہ نیت کریں نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّی صَلٰوۃَ الْجَنَازَۃِ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَ دُعَاءً لِلْمَیِّتِ یعنی میں نے یہ ارادہ کیا کہ نماز جنازہ پڑھوں جو خدا کی نماز ہے اور میت کے لئے دعا ہے یہ نیت کر کے دونوں ہاتھ مثل تکبیر تحریمہ کے کانوں تک اٹھا کر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ مثل نماز کے باندھ لیں پھر سبحانک اللھم آخر تک پڑھیں اس کے بعد پھر ایک بار اللہ اکبر کہیں مگر اس مرتبہ ہاتھ نہ اٹھائیں بعد اس کے درود شریف پڑھیں اور بہتر یہ ہے کہ وہی درود پڑھا جائے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ پھر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہیں اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں اس تکبیر کے بعد میت کے لئے دعا کریں اگ وہ بالغ ہو خواہ مرد ہو یا عورت تو یہ دعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اور بعد احدیث میں یہ دعا بھی وارد ہوئی ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَ الْبَرْدِ وَ نَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَدْخِلْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ۔ اور اگر ان دونوں دعاؤں کو پڑھ لے تب بھی بہتر ہے بلکہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے رد المختار میں دونوں دعاؤں کو ایک ہی میں ملا کر لکھا ہے ان دونوں دعاؤں کے سوا اور دعائیں بھی احادیث میں آئی ہیں اور ان کو ہمارے

فقہا نے بھی نقل کیا ہے جس دعا کو چاہے اختیار کرلے اور اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا ذُخْرًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا اور اگر نابالغ لڑکی ہو تو بھی یہی دعا ہے صرف اتنا فرق ہے کہ تینوں اجْعَلْھَا لَنَا اور شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا کی جگہ شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً پڑھیں۔ جب یہ دعا پڑھ چکیں تو پھر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہیں اور اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں اور اس تکبیر کے بعد سلام پھیر دیں جس طرح نماز میں سلام پھیرتے ہیں اس نماز میں التحیات اور قرآن مجید کی قرأت وغیرہ نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 14: نماز جنازہ امام اور مقتدی دونوں کے حق میں یکساں ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ امام تکبیریں اور سلام بلند آواز سے کہے گا اور مقتدی آہستہ آواز سے باقی چیزیں یعنی ثنا اور درود اور دعا مقتدی بھی آہستہ آواز سے پڑھیں گے اور امام بھی آہستہ آواز سے پڑھے گا۔ مسئلہ نمبر 15: جنازے کی نماز میں مستحب ہے کہ حاضرین کی تین صفیں کردی جائیں یہاں تک کہ اگر صرف سات آدمی ہوں تو ایک آدمی ان میں سے امام بنا دیا جائے اور پہلی صف میں تین آدمی کھڑے ہوں اور دوسری میں دو اور تیسری میں ایک۔ مسئلہ نمبر 16: جنازہ کی نماز بھی ان چیزوں سے فاسد ہو جاتی ہے جن چیزوں سے دوسری نمازوں میں فساد آتا ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ جنازہ کی نماز میں قہقہہ سے وضو نہیں جاتا اور عورت کی محاذات سے بھی اس میں فساد نہیں آتا۔ مسئلہ نمبر 17: جنازے کی نماز اس مسجد میں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جو پنجوقتی نمازوں یا جمعے یا عیدین کی نماز کے لئے بنائی گئی ہو خواہ جنازہ مسجد کے اندر ہو یا مسجد سے باہر ہو اور نماز پڑھنے والے اندر ہوں۔ ہاں جو خاص جنازہ کی نماز کی لئے بنائی گئی ہو اس میں مکروہ نہیں مسئلہ نمبر 18: میت کی نماز میں اس غرض سے زیادہ تاخیر کرنا کہ جماعت زیادہ ہو جائے مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 19: جنازے کی نماز بیٹھ کر یا سواری کی حالت میں پڑھنا جائز نہیں جب کہ کوئی عذر نہ

ہو۔ مسئلہ نمبر 20: اگر ایک ہی وقت میں کئی جنازے جمع ہو جائیں تو بہتر یہ ہے کہ ہر جنازے کی نماز علیحدہ پڑھی جائے اور اگر سب جنازوں کی ایک ہی نماز پڑھی جائے تب بھی جائز ہے اور اس وقت چاہیئے کہ سب جنازوں کی صف قائم کر دی جائے جس کی بہتر صورت یہ ہے کہ ایک جنازے کے آگے دوسرا جنازہ رکھ دیا جائے کہ سب کے پیر ایک طرف ہوں اور سب کے سر ایک طرف اور یہ صورت اس لئے بہتر ہے کہ اس میں سب کا سینہ امام کے مقابل ہو جائے گا جو مسنون ہے۔ مسئلہ نمبر 21: اگر جنازے مختلف اضاف کے ہوں تو اس ترتیب سے ان کی صف قائم کی جائے کہ امام کے قریب مردوں کے جنازے ان کے بعد لڑکوں کے اور ان کے بعد بالغہ عورتوں کے ان کے بعد نابالغہ لڑکیوں کے۔ مسئلہ نمبر 22: اگر کوئی شخص جنازہ کی نماز میں ایسے وقت پہنچا کہ کچھ تکبیریں اس کے آنے سے پہلے ہو چکی ہوں تو جس قدر تکبیریں ہو چکی ہوں ان کے اعتبار سے وہ شخص مسبوق سمجھا جائے گا اور اس کو چاہیئے کہ فوراً آتے ہی مثل اور نمازوں کے تکبیر تحریمہ کہہ کر شریک نہ ہو جائے بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرے جب امام تکبیر کہے تو اس کے ساتھ یہ بھی تکبیر کہے اور یہ تکبیر اس کے حق میں تکبیر تحریمہ ہو گی پھر جب امام سلام پھیر دے تو یہ شخص اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کر لیا و راس میں کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں اگر کوئی شخص ایسے وقت پہنچے کہ امام چوتھی تکبیر بھی کہہ چکا ہو تو وہ شخص اس تکبیر کے حق میں مسبوق نہ سمجھا جائے گا اس کو چاہیئے کہ فوراً تکبیر کہہ کر امام کے سلام سے پہلے شریک ہو جائے اور ختم نماز کے بعد اپنی گئی ہوئی تکبیروں کا اعادہ کر لے۔ مسئلہ نمبر 23: اگر کوئی شخص تکبیر تحریمہ یعنی پہلی یا کسی اور تکبیر کے وقت موجود تھا اور نماز میں شرکت کے لیے (لوٹا لے) مستعد تھا مگر سستی یا اور کسی وجہ سے شریک نہ ہوا تو اس کو فوراً تکبیر کہہ کر شریک نماز ہو جانا چاہیئے امام کی دوسری تکبیر اس کو انتظار نہ کرنا چاہیئے اور جس تکبیر کے وقت حاضر تھا اس تکبیر کا اعادہ اس کے ذمے نہ ہو گا بشرطیکہ

قبل اس کے کہ امام دوسری تکبیر کہے یہ اس تکبیر کو ادا کرے گو امام کی معیت نہ ہو۔ مسئلہ نمبر 24: جنازے کی نماز کا مسبوق جب اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کرے اور خوف ہو کہ اگر دعا پڑھے گا تو دیر ہو گی اور جنازہ اس کے سامنے سے اٹھالیا جائے گا تو دعا نہ پڑھے۔ مسئلہ نمبر 25: جنازے کی نماز میں اگر کوئی شخص لاحق ہو جائے تو اس کا وہی حکم ہے جو اور نمازوں کے لاحق کا ہے۔ مسئلہ نمبر 26: جنازے کی نماز میں امامت کا استحقاق سب سے زیادہ بادشاہ وقت کو ہے گو تقویٰ اور ورع میں اس سے بہتر لوگ بھی وہاں موجود ہوں اگر بادشاہ وقت وہاں نہ ہو تو اس کا نائب یعنی جو شخص اس کی طرف سے حاکم شہر ہو وہ مستحق امامت ہے گو ورع اور تقویٰ میں اس سے افضل لوگ وہاں موجود ہوں اور وہ بھی نہ ہو تو قاضی شہر وہ بھی نہ ہو تو اس کا نائب ان لوگوں کے ہوتے ہوئے دوسرے کا امام بنانا بلا ان کی اجازت کے جائز نہیں ان ہی کا امام واجب ہے اگر یہ لوگ کوئی وہاں موجود نہ ہوں تو اس محلّہ کا امام مستحق ہے بشرطیکہ میت کے اعزہ میں کوئی شخص اس سے افضل نہ ہو ورنہ میت کے وہ اعزہ جن کے حق ولایت حاصل ہے امامت کے مستحق ہیں یا وہ شخص جس کو وہ اجازت دیں اگر بغیر اجازت ولی میت کے کسی ایسے شخص نے نماز پڑھا دی ہو جس کو امامت کا استحقاق نہیں تو ولی کو اختیار ہے کہ پھر دوبارہ نماز پڑھے حتیٰ کہ اگر میت دفن ہو چکی ہو تو اس کی قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے تاوقتیکہ نعش کے پھٹ جانے کا خیال نہ ہو۔ مسئلہ نمبر 27: اگر بغیر اجازت ولی میت کے کسی ایسے شخص نے نماز پڑھا دی ہو جس کو امامت کا استحقاق ہے تو پھر ولی میت نماز کا اعادہ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اگر ولی میت نے بحالت نہ موجود ہونے بادشاہ وقت وغیرہ کے نماز پڑھا دی ہو تو بادشاہ وقت وغیرہ کو اعادہ کا اختیار نہیں ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ اگر ولی میت نے بحالت موجود نہ ہونے بادشاہ وقت وغیرہ کے نماز پڑھا دی تب بھی بادشاہ وقت وغیرہ کو اعادہ کا اختیار نہ ہو گا گو ایسی حالت میں بادشاہ وقت کے امام نہ بنانے سے ترک

واجب کا گناہ اولیائے میت پر ہو گا۔ حاصل یہ کہ ایک جنازہ کی نماز کئی مرتبہ پڑھنا جائز نہیں مگر ولی میت کو جب کہ اس کی بغیر اجازت کسی غیر مستحق نے نماز پڑھا دی ہو دوبارہ پڑھنا درست ہے۔

دفن کے مسائل

مسئلہ نمبر 1: میت کا دفن کرنا فرض کفایہ ہے جس طرح اس کا غسل اور نماز۔
مسئلہ نمبر 2: جب میت کی نماز سے فراغت ہو جائے تو فوراً اس دفن کو کرنے کے لئے جہاں قبر کھدی ہو لے جانا چاہیئے۔ مسئلہ نمبر 3: اگر میت کوئی شیر خوار بچہ یا اس سے کچھ بڑا ہو تو لوگوں کو چاہیئے کہ اس کو دست بدست لے جائیں یعنی ایک آدمی اس کو اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھالے پھر اس سے دوسرا آدمی لے لے اسی طرح بدلتے ہوئے لے جائیں اور اگر میت کوئی بڑا آدمی ہو تو اس کو کسی چارپائی وغیرہ پر رکھ کر لے جائیں اور اس کے چاروں پایوں کو ایک ایک آدمی اٹھائے۔ میت کی چارپائی ہاتھوں سے اٹھا کر کندھوں پر رکھنا چاہیئے مثل مال و اسباب کے شانوں پر لادنا مکروہ ہے۔ اسی طرح بلا عذر اس کا کسی جانور یا گاڑی وغیرہ پر رکھ کر لے جانا بھی مکروہ ہے اور عذر ہو تو بلا کراہت جائز ہے مثلاً قبرستان بہت دور ہے۔
مسئلہ نمبر 4: میت کے اٹھانے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس کا اگلا داہنا پایا اپنے شانے پر رکھ کر کم سے کم دس قدم چلے بعد اس کے پچھلا داہنا پایا اپنے داہنے شانے پر رکھ کر کم سے کم دس قدم چلے بعد اس کے بایاں پایا اپنے بائیں شانے پر رکھ کر پھر پچھلا بایاں پایا بائیں شانے پر رکھ کر کم سے کم دس دس قدم چلے تاکہ چاروں پایوں کو ملا کر چالیس قدم ہو جائیں۔ مسئلہ نمبر 5: جنازے کا تیز قدم لے جانا مسنون ہے مگر نہ اس قدر کہ نعش کو حرکت و اضطراب ہونے لگے۔ مسئلہ نمبر 6: جو لوگ جنازے کے ہمراہ جائیں ان کو قبل اس کے جنازہ شانوں سے اتارا جائے بیٹھنا مکروہ ہے ہاں اگر کوئی ضرورت بیٹھنے کی پیش آئے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

لکڑی کے تختوں سے بند کرنا مکروہ ہے ہاں جہاں زمین بہت نرم ہو کر قبر کے بیٹھ جانے کا خوف ہو تو پختہ یا لکڑی کے تختے پر رکھ دینا یا صندوق میں رکھنا بھی جائز ہے۔ مسئلہ نمبر 18: عورت کو قبر میں رکھتے وقت پردہ کر کے رکھنا مستحب ہے اور اگر میت کے بدن کے ظاہر ہو جانے کا خوف ہو تو پھر پردہ کر لینا واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 19: مردوں کے دفن کے وقت قبر پر پردہ کرنا نہ چاہئے ہاں اگر عذر ہو مثلاً پانی برس رہا ہو یا برف گر رہی ہو یا دھوپ سخت ہو تو پھر جائز ہے۔ مسئلہ نمبر 20: جب میت کو قبر میں رکھ چکیں تو جس قدر مٹی اس کی قبر سے نکلی ہو وہ سب اس پر ڈال دیں اور اسے زیادہ مٹی ڈالنا مکروہ ہے جبکہ بہت زیادہ ہو کہ قبر ایک بالشت سے بہت زیادہ اونچی ہو جائے اور اگر تھوڑی سی ہو تو مکروہ نہیں۔ مسئلہ نمبر 21: قبر میں مٹی ڈالتے وقت مستحب ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتداء کی جائے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر میں ڈال دے اور پہلی مرتبہ پڑھے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ. اور دوسری مرتبہ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ . اور تیسری مرتبہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى. مسئلہ نمبر 22: بعد دفن کے تھوڑی دیر تک قبر پر ٹھہرنا اور میت کے لئے دعا مغفرت کرنا یا قرآن مجید پڑھ کر اس کا ثواب اس کو پہنچانا مستحب ہے۔ مسئلہ نمبر 23: بعد مٹی ڈال چکنے کے قبر پر پانی چھڑک دینا مستحب ہے۔ مسئلہ نمبر 24: کسی میت کو چھوٹا یا بڑا مکان کے اندر دفن نہ کرنا چاہیئے اس لئے کہ یہ بات انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے۔ مسئلہ نمبر 25: قبر کا مربع بنانا مکروہ ہے مستحب یہ ہے کہ اٹھی ہوئی مثل کوہان شتر کے بنائی جائے اس کی بلندی ایک بالشت یا اس سے زیادہ ہونا چاہیئے۔ مسئلہ نمبر 26: قبر کا ایک بالشت سے زیادہ بلند کرنا مکروہ تحریمی ہے قبر پر گچ کرنا یا اس پر مٹی لگانا مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 27: بعد دفن کر چکنے کے قبر پر کوئی عمارت مثل گنبد یا قبے وغیرہ کے بنانا بغرض زینت حرام ہے اور مضبوطی کی نیت سے مکروہ ہے میت کی قبر پر

کوئی چیز بطور یادداشت کے لکھنا جائز ہے بشرطیکہ کوئی ضرورت ہو ورنہ جائز نہیں لیکن اس زمانہ میں چونکہ عوام نے اپنے عقائد اور اعمال کو خراب کرلیا ہے اور ان مفاسد سے مباح بھی ناجائز ہو جاتا ہے اس لئے ایسے امور بالکل ناجائز ہوں گے اور جو جو ضرورتیں یہ لوگ بیان کرتے ہیں سب نفس کے بہانے ہیں جن کو وہ دل میں خود بھی سمجھتے ہیں۔

شہید کے احکام

اگرچہ شہید بھی بظاہر میت ہے مگر عام موتی کے سب احکام اس میں جاری نہیں ہو سکتے اور فضائل بھی اس کے بہت ہیں اس لئے اس کے احکام علیحدہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوا۔شہید کے اقسام احادیث میں بہت وارد ہوئے ہیں بعض علماء نے ان اقسام کے جمع کرنے کے لئے مستقل رسالے بھی تصنیف فرمائے ہیں مگر ہم کو شہید کے جو احکام یہاں بیان کرنا مقصود ہیں وہ اس شہید کے ساتھ خاص ہیں جس میں یہ چند شرطیں پائی جائیں۔شرط 1: مسلمان ہونا۔پس غیر اہل اسلام کے لئے کسی قسم کی شہادت ثابت نہیں ہوسکتی۔شرط 2: مکلّف یعنی عاقل بالغ ہونا پس جو شخص حالت جنون وغیرہ میں مارا جائے یا عدم بلوغ کی حالت میں تو اس کے لئے شہادت کے وہ احکام جن کا ہم ذکر آگے کریں گے ثابت نہ ہوں گے۔شرط 3: حدث اکبر سے پاک ہونا اگر کوئی شخص حالت جنابت میں یا کوئی عورت حیض ونفاس میں شہید ہوجائے تو اس کے لئے بھی شہید کے وہ احکام ثابت نہ ہوں گے۔ شرط 4: بے گناہ مقتول ہونا پس اگر کوئی شخص بے گناہ نہیں مقتول نہ ہوا بلکہ کسی جرم شرعی کی سزا میں مارا گیا ہو یا مقتول ہی نہ ہوا ہو بلکہ یونہی مرگیا ہو تو اسکے لئے بھی شہید کے وہ احکام ثابت نہ ہوں گے۔شرط 5: اگر کسی مسلمان یا ذمی کے ہاتھ سے مارا گیا ہو تو یہ بھی شرط ہے کہ کسی آلہ جارحہ سے مارا گیا ہو اگر کسی مسلمان یا ذمی کے ہاتھ سے بذریعہ آلہ غیر جارحہ کے مارا گیا ہو مثلاً کسی پتھر وغیرہ سے مارا جائے تو اس

پر شہید کے احکام جاری نہ ہوں گے لیکن لوہا مطلقاً آلہ جارحہ کے حکم میں ہے کہ اس میں دھار نہ ہو۔ اور اگر کوئی شخص حربی کافروں یا باغیوں یا ڈاکہ زنوں کے ہاتھ مارا گیا ہو یا ان کے معرکہ جنگ میں مقتول ملے تو اس میں آلہ جارحہ سے مقتول ہونے کی شرط نہیں حتی کہ اگر کسی پتھر وغیرہ سے بھی وہ لوگ ماریں اور مر جائے تو شہید کے احکام اس پر جاری ہو جائیں گے بلکہ یہ بھی شرط نہیں کہ وہ لوگ خود مرتکب قتل ہوئے ہوں بلکہ اگر وہ سبب قتل بھی ہوئے ہوں یعنی ان سے وہ امور وقوع میں آئیں جو باعث قتل ہو جائیں تب بھی شہید کے حکام جاری ہو جائیں گے۔ مثال (1) کسی حربی وغیرہ نے اپنے جانور سے کسی مسلمان کو روند ڈالا اور خود بھی اس پر سوار تھا (2) کوئی مسلمان کسی جانور پر سوار تھا اس جانور کو کسی حربی وغیرہ نے بھگایا جس کی وجہ سے مسلمان اس جانور سے گر کر مر گیا۔ (3) کسی حربی وغیرہ نے کسی مسلمان کے گھر یا جہاز میں آگ لگا دی جس سے کوئی جل کر مر گیا۔ شرط 6: اس قتل کی سزا میں ابتداء شریعت کی طرف سے کوئی مالی عوض نہ مقرر ہو بلکہ قصاص واجب ہوا ہو۔ پس اگر مالی عوض مقرر ہو گا تب بھی اس مقتول پر شہید کے احکام جاری نہ ہوں گے گو ظلماً مارا جائے۔ مثال (1) کوئی مسلمان کسی مسلمان کو غیر آلہ جارحہ سے قتل کر دے (2) کوئی مسلمان کسی مسلمان کو آلہ جارحہ سے قتل کر دے مگر خطاء۔ مثلاً کسی جانور پر کسی نشانے پر حملہ کر رہا ہو اور وہ کسی انسان کے لگ جائے (3) کوئی شخص کسی جگہ سوائے معرکہ جنگ کی مقتول پایا جائے اور کوئی قاتل اس کا معلوم نہ ہو ان سب صورتوں میں چونکہ اس قتل کے عوض میں مال واجب ہوتا ہے قصاص نہیں واجب ہوتا اس لئے یہاں شہید کے احکام جاری نہ ہونگے مالی عوض کے مقرر ہونے میں ابتداً کی قید اس وجہ سے لگائی گئی کہ اگر ابتداء قصاص مقرر کیا ہوا ہو مگر کسی مانع کے سبب سے قصاص معاف ہو کر اس کے بدلے میں مال واجب ہوا ہو تو وہاں شہید کے احکام جاری ہو جائیں گے۔ مثال (1) کوئی شخص آلہ جارحہ سے قصداً ظلماً مارا

گیا لیکن قاتل میں اور ورثہ مقتول میں کچھ مال کے عوض صلح ہوگئی ہو تو اس صورت میں چونکہ ابتدأ قصاص واجب ہوا تھا اور مال ابتداء میں واجب نہیں ہوا تھا بلکہ صلح کے سبب سے واجب ہوا اس لئے یہاں شہید کے احکام جاری ہو جائیں گے (2) کوئی باپ اپنے بیٹے کو آلہ جارحہ سے مار ڈالے تو اس صورت میں ابتداء قصاص ہی واجب ہوا تھا مال ابتداء واجب نہیں ہوا لیکن آپ کے احترام وعظمت کی وجہ سے قصاص معاف ہو کر اس کے بدلہ میں مال واجب ہوا ہے لہذا یہاں بھی شہید کے احکام جاری ہو جائیں گے۔ شرط 7: بعد زخم لگنے کے پھر کوئی امر راحت وتمتع زندگی کا مثل کھانے پینے سونے دوا کرنے خرید وفروخت وغیر کے اس سے وقوع میں نہ آئے اور نہ بمقدار وقت ایک نماز کے اس کی زندگی حالت ہوش وحواس میں گزرے اور نہ اس کو حالت ہوش میں معرکہ سے اٹھا کر لائیں۔ ہاں اگر جانوروں کے پامال کرنے کے خوف سے اٹھا کر لائیں تو کچھ حرج نہ ہوگا۔ پس اگر کوئی شخص بعد زخم کے زیادہ کلام کرے تو وہ بھی شہید کے احکام میں داخل نہ ہوگا اس لئے کہ زیادہ کلام کرنا زندوں کی شان سے ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص وصیت کرے تو وہ وصیت اگر کسی دنیاوی معاملہ میں ہو تو شہید کے حکم سے خارج ہو جائے گا اور اگر دینی معاملہ میں ہو تو خارج نہ ہوگا اگر کوئی شخص معرکہ جنگ میں شہید ہوا اور اس سے یہ باتیں صادر ہوں تو شہید کے احکام سے خارج ہو جائے گا ورنہ نہیں لیکن یہ شخص اگر محاربہ میں مقتول ہوا ہے اور ہنوز حرب ختم نہیں ہوئی تو باوجود تمتعات مذکورہ کے بھی وہ شہید ہے۔ جس شہید میں یہ سب شرائط پائی جائیں اس کا ایک حکم یہ ہے کہ اس کو غسل نہ دیا جائے اور اس خون اس کے جسم سے زائل نہ کیا جائے اسی طرح اس کو دفن کر دیں۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ کپڑے پہنے ہوئے ہو ان کپڑوں کو اس کے جسم سے نہ اتاریں۔ ہاں اگر اس کے کپڑے عدد مسنون سے کم ہوں تو عدد مسنون کے پورا کرنے کے لئے اور کپڑے زیادہ کر دیئے جائیں۔ اسی طرح اگر اس کے کپڑے

کفن مسنون سے زیادہ ہوں تو زائد کپڑے اتار لیے جائیں اور اگر اس کے جسم پر ایسی کپڑے ہوں جن میں کفن ہونے کی صلاحیت نہ ہو جیسے پوستین وغیرہ تو ان کو بھی اتار لینا چاہیئے۔ ہاں اگر ایسے کپڑوں کے سوا اس کے جسم پر کوئی کپڑا نہ ہو تو پھر پوستین وغیرہ کو نہ اتارنا چاہیئے۔ ٹوپی۔ جوتا' ہتھیار وغیرہ ہر حال میں اتار لیا جائے گا اور باقی سب احکام جو اور موتی کے لئے ہیں مثل نماز وغیرہ کے وہ سب ان کے حق میں بھی جاری ہوں گے۔ اگر کسی شہید میں ان شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو اس کو غسل بھی دیا جائے گا اور مثل دوسرے مردوں کے نیا کفن بھی پہنایا جائے گا۔

جنازے کے متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1: اگر میت کو قبر میں قبلہ رو کرنا یاد نہ رہے اور بعد دفن کرنے اور مٹی ڈال دینے کے خیال آئے تو پھر قبلہ رو کرنے کے لئے اس کی قبر کھولنا جائز نہیں۔ ہاں اگر صرف تختے رکھے گئے ہوں مٹی نہ ڈالی گئی ہو تو وہاں تختے ہٹا کر اس کو قبلہ رو کر دینا چاہیئے۔ مسئلہ نمبر 2: عورتوں کو جنازے کے ہمراہ جانا مکروہ تحریمی ہے۔ مسئلہ نمبر 3: رونے والی عورتوں کا یا بیان کرنے والیوں کا جنازے کے ساتھ جانا ممنوع ہے۔ مسئلہ نمبر 4: میت کو قبر میں رکھتے وقت اذان کہنا بدعت ہے۔ مسئلہ نمبر 5: اگر امام جنازے کی نماز میں چار تکبیر سے زیادہ کہے تو حنفی مقتدیوں کو چاہیئے کہ ان زائد تکبیروں میں اس کا اتباع نہ کریں بلکہ سکوت کئے ہوئے کھڑے رہیں جب امام سلام پھیرے تو خود بھی سلام پھیر دیں۔ ہاں اگر زائد تکبیریں امام سے نہ سنی جائیں بلکہ مکبر سے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ اتباع کریں اور ہر تکبیر کو تکبیر تحریمہ سمجھیں یہ خیال کر کے کہ شاید اس سے پہلے جو چار تکبیریں مکبر نقل کر چکا ہے وہ غلط ہوں امام نے اب تکبیر تحریمہ کہی ہو۔ مسئلہ نمبر 6: اگر کوئی شخص جہاز وغیرہ پر مر جائے اور زمین وہاں سے اس قدر دور ہو کہ نعش کے خراب ہو جانے کا خوف ہو تو اس وقت چاہیئے کہ غسل اور تکفین اور نماز سے فراغت کر کے اس کو دریا میں ڈال

دیں اور اگر کنارہ اس قدر دور نہ ہو اور وہاں جلدی اترنے کی امید ہو تو اس نعش کو رکھ چھوڑیں اور زمین میں دفن کر دیں۔ مسئلہ نمبر 7: اگر کسی شخص کو نماز جنازے کی وہ دعا جو منقول ہے یاد نہ ہو تو اس کو صرف اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کہہ دینا کافی ہے اگر یہ بھی نہ ہو سکے اور صرف چار تکبیروں پر اکتفا کی جائے تب بھی نماز ہو جائے گی اس لئے کہ دعا فرض نہیں بلکہ مسنون ہے اور اسی طرح درود شریف بھی فرض نہیں ہے۔ مسئلہ نمبر 8: جب قبر پر مٹی پڑ چکے تو اس کے بعد میت کا قبر سے نکالنا جائز نہیں۔ ہاں اگر کسی آدمی کی حق تلفی ہوتی ہو تو البتہ نکالنا جائز ہے۔ مثال (1) جس زمین میں اس کو دفن کیا ہے وہ کسی دوسرے کی ملک ہو اور وہ اس کے دفن پر راضی نہ ہو (2) کسی شخص کا مال قبر میں رہ گیا ہو۔ مسئلہ نمبر 9: اگر کوئی عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہو تو اس کا پیٹ چاک کر کے وہ بچہ نکال لیا جائے اسی طرح کوئی شخص کسی کا مال نگل کر مر جائے اور مال والا مانگے تو وہ مال اس کا پیٹ چاک کر کے نکال لیا جائے۔ لیکن اگر مردہ مال چھوڑ کر مرا ہے تو اس کے ترکہ میں سے وہ مال ادا کر دیا جائے اور پیٹ چاک نہ کیا جائے۔ مسئلہ نمبر 10: قبل دفن کے نعش کا ایک مقام سے دوسرے مقام میں دفن کرنے کے لئے خلاف اولی ہے جب کہ وہ دوسرا مقام ایک دو میل سے زیادہ نہ ہو اور اگر اس سے زیادہ ہو تو جائز نہیں اور بعد دفن کے نعش کھود کر لے جانا تو ہر حالت میں ناجائز ہے۔ مسئلہ نمبر 11: میت کی تعریف کرنا خواہ نظم میں ہو یا نثر میں جائز ہے بشرطیکہ تعریف میں کسی قسم کا مبالغہ نہ ہو وہ تعریفیں بیان نہ کی جائیں جو اس میں نہ ہوں۔ مسئلہ نمبر 12: میت کے اعزہ کو تسکین و تسلی دینا اور صبر کے فضائل اور اس کا ثواب ان کو سنا کر ان کو صبر پر رغبت دلانا اور ان کے اور نیز میت کے لئے دعا کرنا جائز ہے۔ اسی کو تعزیت کہتے ہیں۔ تین دن کے بعد تعزیت کرنا مکروہ تنزیہی ہے لیکن اگر تعزیت کرنے والا یا میت کے اعزہ سفر میں ہوں اور جان کے بعد آئیں تو

اس صورت میں تین دن کے بعد بھی تعزیت مکروہ نہیں جو شخص ایک مرتبہ تعزیت کر چکا ہو اس کو پھر دوبارہ تعزیت کرنا مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 13: اپنے لئے کفن تیار رکھنا مکروہ نہیں قبر کا تیار رکھنا، مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 14: میت کے کفن پر بغیر روشنائی کے ویسے ہی انگلی کی حرکت سے کوئی دعا مثل عہدنامہ وغیرہ کے لکھنا یا اس کے سینے پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور پیشانی پر کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علی وآلہ وسلم) لکھنا جائز ہے مگر کسی صحیح حدیث سے اس کا ثبوت نہیں اس لئے اس کے مسنون یا مستحب ہونے کا خیال نہ رکھنا چاہیئے۔ مسئلہ نمبر 15: قبر پر کوئی سبز شاخ رکھ دینا مستحب ہے اور اگر اس کے قریب کوئی درخت وغیرہ نکل آیا ہو تو اس کا کاٹ ڈالنا مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 16: ایک قبر میں ایک سے زیادہ نعش کا دفن کرنا نہ چاہیئے مگر بوقت ضرورت شدیدہ جائز ہے پھر اگر سب مردے مرد ہی ہوں تو جو ان سب میں افضل ہو اس کو آگے رکھیں باقی سب کو اس کے پیچھے درجہ بدرجہ رکھ دیں اور اگر کچھ مرد ہوں اور کچھ عورتیں تو مردوں کو آگے رکھیں اور ان کے پیچھے عورتوں کو۔ مسئلہ نمبر 17: قبروں کی زیارت کرنا یعنی ان کو جا کر دیکھنا مردوں کے لئے مستحب ہے بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتے میں کم سے کم ایک مرتبہ زیارت قبور کی جائے اور بہتر یہ ہے کہ وہ جمعہ کا دن ہو۔ بزرگوں کی قبر کی زیارت کے لئے سفر کر کے جانا بھی جائز ہے جبکہ کوئی عقیدہ اور عمل خلاف شرع نہ ہو جیسا آجکل عرسوں میں مفاسد ہوتے ہیں۔

مسجد کے احکام

یہاں ہم کو مسجد کے وہ احکام بیان کرنا مقصود نہیں جو وقف سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے کہ ان کا ذکر وقف کے بیان میں مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ہم یہاں ان احکام کو بیان کرتے ہیں جو نماز کی یا مسجد کی ذات سے تعلق رکھتے ہیں۔ مسئلہ نمبر 1: مسجد کے دروازہ کا بند کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر نماز کا وقت نہ ہو اور مال و اسباب

دنیا کے کام نہ ہونا چاہئیں حتی کہ جو شخص قرآن وغیرہ تنخواہ لے کر پڑھاتا ہو وہ بھی پیشہ والوں میں داخل ہے اس کو مسجد سے علیحدہ بیٹھ کر پڑھانا چاہیئے۔ ہاں اگر کوئی شخص مسجد کی حفاظت کے لئے مسجد میں بیٹھے اور ضمناً اپنا کام بھی کرتا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں مثلاً کوئی کاتب یا درزی مسجد کے اندر بغرض حفاظت بیٹھے اور ضمناً اپنی کتابت یا سلائی بھی کرتا جائے تو جائز ہے۔

تتمہ حصہ سوم بہشتی زیور

روزے کا بیان

مسئلہ نمبر 1: ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسرے شہر والوں پر بھی حجت ہے۔ ان دونوں شہروں میں کتنا ہی فرق کیوں نہ ہو حتی کہ اگر ابتدائے مغرب میں چاند دیکھا جائے اور اس کی خبر معتبر طریقے سے انتہائے مشرق کے رہنے والوں کو پہنچ جائے تو ان پر اس دن کا روزہ ضروری ہوگا۔ مسئلہ نمبر 2: اگر دو ثقہ آدمیوں کی شہادت سے رویت ہلال ثابت ہو جائے اور اسی حساب سے لوگ روزہ رکھیں بعد تیس روزے پورے ہو جانے کے عید الفطر کا چاند نظر سے نہ دیکھا جائے خواہ مطلع صاف ہو یا نہیں تو اکتیسویں دن افطار کر لیا جائے اور وہ دن شوال کی پہلی رات سمجھی جائے۔ مسئلہ نمبر 3: اگر تیس تاریخ کو دن کے وقت چاند دکھلائی دے تو وہ شب آئندہ کا سمجھا جائے گا۔ شب گزشتہ کا نہ سمجھا جائے گا اور وہ دن آئندہ ماہ کی تاریخ نہ قرار دیا جائے گا خواہ یہ روایت زوال سے پہلے ہو یا زوال کے بعد۔ مسئلہ نمبر 4: جو شخص رمضان یا عید کا چاند دیکھے اور کسی سبب سے اس کی شہادت شرعاً قابل اعتبار قرار نہ پائے اس پر ان دونوں دنوں کا روزہ رکھنا واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 5: کسی شخص نے بسبب اس کے کہ اس کو روزے کا خیال نہ رہا کچھ کھا پی لیا یا جماع کر لیا اور یہ سمجھا کر میرا روزہ جاتا رہا اس خیال سے قصداً کچھ کھا پی لیا تو اس کا روزہ اس صورت میں فاسد ہو جائیگا اور کفارہ لازم نہ ہوگا صرف قضا واجب ہے' اور

اگر جانتا ہو اور پھر بھول کر ایسا کرنے کے بعد عمداً افطار کر دے تو جماع کی صورت میں کفارہ بھی لازم ہوگا اور کھانے کی صورت میں اس وقت بھی صرف قضا ہی ہے۔ مسئلہ نمبر 6: کسی کو بے اختیار قے ہوگئی یا احتلام ہوگیا یا صرف کسی عورت وغیرہ کے دیکھنے سے انزال ہوگیا اور مسئلہ نہ معلوم ہونے کے سبب سے وہ یہ سمجھا کہ میرا روزہ جاتا رہا اور عمداً اس نے کھا پی لیا تو روزہ فاسد ہوگیا اور صرف قضا لازم ہوگی نہ کفارہ۔ اور اگر مسئلہ معلوم نہ ہو کہ اس سے روزہ نہیں جاتا اور پھر عمداً افطار کر دیا تو کفارہ بھی لازم ہوگا۔ مسئلہ نمبر 7: مرد اگر اپنے خاص حصہ کے سوراخ میں کوئی چیز ڈالے تو وہ چونکہ جوف تک نہیں پہنچی اس لئے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 8: کسی نے مردہ عورت سے یا ایسی کمسن نابالغہ لڑکی سے جس کے ساتھ جماع کی رغبت نہیں ہوتی یا کسی جانور سے اجماع کیا یا کسی کو لپٹایا یا بوسہ دیا یا جلق کا مرتکب ہوا۔ اور ان سب صورتوں میں منی کا خروج ہوگیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور کفارہ واجب نہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 9: کسی روزہ دار عورت سے زبردستی یا سونے کی حالت میں یا بحالت جنون جماع کیا تو عورت کا روزہ فاسد ہو جائے گا اور عورت پر صرف قضا لازم آئے گی اور مرد بھی اگر روزہ دار ہو تو اس پر قضا و کفارہ دونوں لازم ہیں۔ مسئلہ نمبر 10: وہ شخص جس میں روزے کے واجب ہونے کے تمام شرائط پائے جاتے ہیں رمضان کے اس ادائی روزہ میں جس کی نیت صبح صادق سے پہلے کر چکا ہو عمداً منہ کے ذریعہ سے جوف میں کوئی ایسی چیز پہنچائے جو انسان کی دوا یا غذا میں مستعمل ہوتی ہو یعنی اس کے استعمال سے کسی قسم کا نفع جسمانی یا لذت متصور ہو اور اس کے استعمال سے سلیم الطبع کی طبیعت نفرت نہ کرتی ہو گو وہ بہت ہی قلیل ہو حتی کہ ایک تل کی برابر جماع کرے یا کرائے لواطت بھی اسی حکم میں ہے۔ جماع میں خاص حصے کے سر کا داخل ہو جانا کافی ہے منی کا خارج ہونا بھی شرط نہیں ان سب صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے مگر یہ بات شرط ہے کہ جماع

ایسی عورت سے کیا جائے جو قابل جماع ہو بہت کمسن لڑکی نہ ہو جس میں جماع کی بالکل قابلیت نہ پائی جائے۔ مسئلہ نمبر 11: اگر کوئی شخص سر میں تیل ڈالے یا سرمہ لگائے یا مرد اپنے مشترک حصے کے سوراخ میں کوئی خشک چیز داخل کرے اور اس کا سر باہر رہے یا تر چیز داخل کرے اور وہ موضع حقنہ تک نہ پہنچے تو چونکہ یہ چیزیں جوف تک نہیں پہنچتیں اس لئے روزہ فاسد نہ ہوگا اور نہ کفارہ واجب ہوگا نہ قضاء اور اگر خشک چیز مثلاً روئی یا کپڑا وغیرہ مرد نے اپنی دبر میں داخل کی اور وہ ساری اندر غائب کر دی یا تر چیز داخل کی اور وہ موضع حقنہ تک پہنچ گئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور صرف قضاء واجب ہوگی۔ مسئلہ نمبر 12: جو لوگ حقہ پینے کے عادی ہوں یا کسی نفع کی غرض سے حقہ پئیں روزہ کی حالت میں تو ان پر بھی کفارہ اور قضاء دونوں واجب ہوں گے۔ مسئلہ نمبر 13: اگر کوئی عورت کسی نابالغ بچے یا مجنون سے جماع کرائے تب بھی اس کو قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ مسئلہ نمبر 14: جماع میں عورت اور مرد دونوں کا عاقل ہونا شرط نہیں حتی کہ اگر ایک مجنون ہو اور دوسرا عاقل تو عاقل پر کفارہ لازم ہوگا۔ مسئلہ نمبر 15: سونے کی حالت میں منی کے خارج ہونے سے جس کو احتلام کہتے ہیں اگرچہ بغیر غسل کیے ہوئے روزہ رکھے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ اس طرح اگر کسی عورت کے یا اس کا خاص حصہ دیکھنے سے یا صرف کسی بات کا خیال میں کرنے سے منی خارج ہو جائے جب بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ مسئلہ نمبر 16: مرد کا اپنے خاص حصہ کے سوراخ میں کوئی چیز مثل تیل یا پانی کے ڈالنا خواہ پچکاری کے ذریعہ سے یا ویسے ہی۔ یا سلائی وغیرہ کا داخل کرنا اگرچہ یہ چیزیں مثانے تک پہنچ جائیں روزے کو فاسد نہیں کرتا۔ مسئلہ نمبر 17: کسی شخص نے بسبب اس کے کہ روزہ کا خیال نہیں رہا یا ابھی کچھ رات باقی تھی اس لئے جماع شروع کر دیا یا کچھ کھانے پینے لگا اور بعد اس کے جیسے ہی روزہ کا خیال آ گیا یا جونہی صبح صادق ہوئی فوراً علیحدہ ہو گیا یا لقمے کو منہ سے پھینک دیا

اگر چہ بعد علیحدہ ہو جانے کے منی بھی خارج ہو جائے تب بھی روزہ فاسد نہ ہوگا اور انزال احتلام کے حکم میں ہوگا۔ مسئلہ نمبر 18: مسواک کرنے سے اگر چہ بعد زوال کے ہو تازی لکڑی سے ہو یا خشک سے روزے میں کچھ نقصان نہ آئے گا۔ مسئلہ نمبر 19: عورت کا بوسہ لینا اور اس سے بغل گیر ہونا مکروہ ہے جبکہ انزال کا خوف ہو یا اپنے نفس کے بے اختیار ہو جانے اور اس حالت میں جماع کر لینے کا اندیشہ ہو اور اگر یہ خوف واندیشہ نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں۔ مسئلہ نمبر 20: کسی عورت وغیرہ کے ہونٹ کا منہ میں لینا اور مباشرت فاحشہ یعنی بدن برہنہ ملانا بغیر دخول کے ہر حال میں مکروہ ہے خواہ انزال یا جماع کا خوف ہو یا نہیں۔ مسئلہ نمبر 21: اگر کوئی مقیم بعد نیت صوم کے مسافر بن جائے اور تھوڑی دور جا کر کسی بھولی ہوئی چیز کے لینے کو اپنے مکان واپس آئے اور وہاں پہنچ کر روزے کو فاسد کر دے تو اس کو کفارہ دینا ہوگا اس لئے کہ اس پر اس وقت مسافر کا اطلاق نہ تھا گو وہ ٹھہرنے کی نیت سے نہ گیا تھا۔ اور نہ وہاں ٹھہرا۔ مسئلہ نمبر 22: سوا جماع کے اور کسی سبب سے اگر کفارہ واجب ہوا ہو اور ایک کفارہ ادا نہ کرنے پایا ہو کہ دوسرا واجب ہو جائے تو ان دونوں کے لئے ایک ہی کفارہ کافی ہے اگر چہ دونوں کفارے دو رمضانوں کے ہوں۔ ہاں جماع کے سبب سے جتنے روزے فاسد ہوئے ہوں تو اگر وہ ایک ہی رمضان کے روزے ہیں تو ایک ہی کفارہ کافی ہے۔ اور دو رمضان کے ہیں تو ہر ایک رمضان کا کفارہ علیحدہ دینا ہوگا۔ اگر چہ پہلا کفارہ نہ ادا کیا ہو۔

اعتکاف کے مسائل

مسئلہ نمبر 1: اعتکاف کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں (1) مسجد جماعت میں ٹھہرنا (2) بہ نیت اعتکاف ٹھہرنا پس بے قصد وارادہ ٹھہر جانے کو اعتکاف نہیں کہتے چونکہ نیت کے صحیح ہونے کے لئے نیت کرنے والے کا مسلمان اور عاقل ہونا شرط ہے لہٰذا عقل اور اسلام کا شرط ہونا بھی نیت کے ضمن میں آ گیا۔ (3) حیض ونفاس

سے خالی اور پاک ہونا ور جنابت سے پاک ہونا۔ مسئلہ نمبر 2: سب سے افضل وہ اعتکاف ہے جو مسجد حرام یعنی کعبہ مکرمہ میں کیا جائے اس کے بعد مسجد نبوی کا۔ اس کے بعد مسجد بیت المقدس کا اس کے بعد اس جامع مسجد کا جس میں جماعت کا انتظام ہو۔ اگر جامع مسجد میں جماعت کا انتظام نہ ہو تو محلے کی مسجد اس کے بعد وہ مسجد جس میں زیادہ جماعت ہوتی ہو۔ مسئلہ نمبر 3: اعتکاف کی تین قسمیں ہیں واجب سنت مؤکدہ مستحب واجب وہ ہوتا ہے اگر نذر کی جائے نذر خواہ غیر معلق ہو جیسے کوئی شخص بغیر کسی شرط کے اعتکاف کی نذر کرے یا معلق جیسے کوئی شخص یہ شرط کرے کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے گا تو میں اعتکاف کروں گا اور سنت مؤکدہ ہے رمضان کے اخیر عشرے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بالالتزام اعتکاف کرنا اور احادیث صحیحہ میں منقول ہے مگر یہ سنت مؤکدہ بعض کے کر لینے سے سب کے ذمے سے اتر جائے گی۔ اور مستحب ہے اس عشرہ رمضان کے اخیر عشرے کے سوا اور کسی زمانے میں خواہ وہ رمضان کا پہلا دوسرا عشرہ ہو یا اور کوئی مہینہ۔ مسئلہ نمبر 4: اعتکاف واجب کے لئے صوم شرط ہے۔ جب کوئی شخص اعتکاف کرے گا تو اس کو روزہ رکھنا ضروری ہوگا بلکہ اگر یہ بھی نیت کرے کہ میں روزہ نہ رکھوں گا تب بھی اس کو روزہ رکھنا لازم ہوگا۔ اسی وجہ سے اگر کوئی شخص رات کے اعتکاف کی نیت کرے تو وہ لغو سمجھی جائے گی کیونکہ رات روزے کا محل نہیں۔ ہاں اگر رات دن دونوں کی نیت کرے یا صرف کئی دنوں کی تو پھر رات ضمناً داخل ہو جائے گی اور رات کو بھی اعتکاف کرنا ضروری ہوگا۔ اور اگر صرف ایک ہی دن کے اعتکاف کی نذر کرے تو پھر رات ضمناً بھی داخل نہ ہوگی روزے کا خاص اعتکاف کے لئے رکھنا ضروری نہیں خواہ کسی غرض سے روزہ رکھا جائے اعتکاف کے لیے کافی ہے مثلاً کوئی شخص رمضان میں اعتکاف کی نذر کرے تو رمضان کا روزہ اس اعتکاف کے لئے کافی ہے۔ ہاں اس روزہ کا واجب ہونا ضروری ہے نفل روزے اس کے لئے کافی نہیں۔ مثلاً کوئی

کسی مسجد میں جائے اور بعد نماز کے وہیں ٹھہر جائے اور وہیں اعتکاف کو پورا کرے تب بھی جائز ہے مگر مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 10: بھولے سے بھی اپنی اعتکاف کی مسجد کو ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم چھوڑ دینا جائز نہیں۔ مسئلہ نمبر 11: جو عذر کثیر الوقوع نہ ہوں ان کے لئے اپنے معتکف کو چھوڑ دینا منافی اعتکاف ہے مثلاً کسی مریض کی عیادت کے لئے یا کسی ڈوبتے ہوئے کو بچانے کے لئے یا آگ بجھانے کو یا مسجد کے گرنے کے خوف سے گو ان صورتوں میں معتکف سے نکل جانا گناہ نہیں بلکہ جان بچانے کی غرض سے ضروری ہے مگر اعتکاف قائم نہ رہے گا۔ اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت کے لئے نکلے اور اس درمیان میں خواہ ضرورت رفع ہونے کے پہلے یا اس کے بعد کسی مریض کی عیادت کرے یا نماز جنازے میں شریک ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ مسئلہ نمبر 12: جمعہ کی نماز کے لئے ایسے وقت جائے کہ تحیتہ المسجد اور سنت جمعہ وہاں پڑھ سکے اور بعد نماز کے بھی سنت پڑھنے کے لئے ٹھہرنا جائز ہے اس مقدار وقت کا اندازہ اس شخص کی رائے پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اگر اندازہ غلط ہو جائے یعنی کچھ پہلے سے پہنچ جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ مسئلہ نمبر 13: اگر کوئی شخص زبردستی معتکف سے باہر نکال دیا جائے تب بھی اس کا اعتکاف قائم نہ رہیگا۔ مثلاً کسی جرم میں حاکم وقت کی طرف سے وارنٹ جاری ہو اور سپاہی اس کو گرفتار کر کے لے جائیں یا کسی کا قرض چاہتا ہو اور وہ اس کو باہر نکالے۔ مسئلہ نمبر 14: اسی طرح اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت سے نکلے اور راستہ میں کوئی قرض خواہ روک لے یا بیمار ہو جائے اور پھر معتکف تک پہنچنے میں کچھ دیر بغیر ضرورت ہو جائے تب بھی اعتکاف قائم نہ رہے گا۔ دوسری قسم ان افعال کی اعتکاف میں ناجائز ہیں جماع وغیرہ کرنا خواہ عمداً کیا جائے یا سہواً اعتکاف کا خیال نہ رہنے کے سبب سے مسجد میں کیا جائے یا مسجد سے باہر۔ ہر حال میں اعتکاف باطل ہو جائے گا۔ جو افعال کہ تابع جماع کے ہیں جیسے بوسہ لینا یا معانقہ کرنا وہ بھی حالت

اعتکاف میں ناجائز ہیں مگران سے اعتکاف باطل نہیں ہوتا تاوقتیکہ منی نہ خارج ہو۔ ہاں اگران افعال سے منی کا خروج ہو جائے تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ مسئلہ نمبر 15: حالت اعتکاف میں بغیر ضرورت کسی دنیاوی کام میں مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہے مثلاً بغیر ضرورت خرید وفرخت یا تجارت کا کوئی کام کرنا ہاں جو کام نہایت ضروری ہو مثلاً گھر میں کھانے کو نہ ہو اوراس کے سوا کوئی دوسرا شخص قابل اطمینان خریدنے والا نہ ہو ایسی حالت میں خرید وفروخت کرنا جائز ہے مگر مبیع کا مسجد میں لانا کسی حال میں جائز نہیں بشرطیکہ اس کے مسجد میں لانے سے مسجد کے خراب ہو جانے یا جگہ رک جانے کا خوف ہو۔ ہاں اگر مسجد کے خراب ہونے یا جگہ رک جانے کا خوف نہ ہو تو بعض کے نزدیک جائز ہے۔ مسئلہ نمبر 16: حالت اعتکاف میں بالکل چپ بیٹھنا بھی مکروہ تحریمی ہے ہاں بری باتیں زبان سے نہ نکالے جھوٹ نہ بولے غیبت نہ کرے بلکہ قرآن مجید کی تلاوت یا کسی دینی علم کے پڑھنے پڑھانے یا کسی اور عبادت میں اپنے اوقات صرف کرے خلاصہ یہ کہ چپ بیٹھنا کوئی عبادت نہیں۔

زکوۃ کا بیان

مسئلہ نمبر 1: سال گزرنا سب میں شرط ہے مسئلہ نمبر 2: ایک قسم جانوروں کی جن میں زکوۃ فرض ہے سائمہ ہے اور سائمہ وہ جانور ہیں جن میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں (1) سال کے اکثر حصے میں اپنے منہ سے چر کے اکتفا کرتے ہوں اور گھر میں ان کو کھڑے کر کے نہ کھلایا جاتا ہو۔ اگر نصف سال اپنے منہ سے چر کے رہتے ہوں اور نصف سال ان کو گھر میں کھڑے کر کے کھلایا جاتا ہو تو پھر وہ سائمہ نہیں ہیں۔ اسی طرح اگر گھاس ان کے لئے گھر میں منگائی جاتی ہو تو خواہ وہ با قیمت یا بے قیمت تو پھر وہ سائمہ نہیں ہیں (2) دودھ کی غرض سے یا نسل کے زیادہ ہونے کے لئے یا فربہ کرنے کے لئے رکھے گئے ہوں اگر دودھ اور نسل اور فربہی کی غرض سے نہ

رکھے گئے ہوں بلکہ گوشت کھانے کے لئے یا سواری کے لئے تو سائمہ نہ کہلائیں گے۔

سائمہ جانوروں کی زکوۃ کا بیان

مسئلہ نمبر 1: سائمہ جانوروں کی زکوۃ میں یہ شرط ہے کہ وہ اونٹ، اونٹی، یا گائے بیل، بھینس، بھینسا، بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ ہو جنگلی جانوروں پر جیسے ہرن وغیرہ زکوۃ فرض نہیں۔ ہاں اگر تجارت کی نیت سے خرید کر رکھے جائیں تو ان پر تجارت کی زکوۃ فرض ہوگی۔ جو جانور کسی دیسی اور جنگلی جانور سے مل کر پیدا ہوں تو ان کی ماں دیسی ہے تو وہ دیسی سمجھے جائیں گے اور اگر جنگلی ہے تو جنگلی سمجھے جائیں گے مثال بکری اور ہرن سے کوئی جانور پیدا ہوا ہو تو وہ بکری کے حکم میں ہے اور نیل گاؤ اور گائے سے کوئی جانور پیدا ہو تو وہ گائے کے حکم میں ہے۔ مسئلہ نمبر 2: جو جانور سائمہ ہو اور سال کے درمیان میں اس کو تجارت کی نیت سے بیع کر دیا جائے تو اس کی زکوۃ نہ دینا پڑے گی اور جب سے اس نے تجارت کی نیت ہے اس وقت سے اس کا تجارتی سال شروع ہوگا۔ مسئلہ نمبر 3: جانوروں کے بچوں میں اگر وہ تنہا ہوں تو زکوۃ فرض نہیں ہاں اگر ان کے ساتھ بڑا جانور بھی ہو تو پھر ان پر زکوۃ ساقط ہو جائے گی اور زکوۃ میں وہی بڑا جانور دیا جائے گا اور سال پورا ہونے کے بعد اگر وہ جانور مر جائے تو زکوۃ ساقط ہو جائے گی۔ مسئلہ نمبر 4: وقف کے جانوروں پر زکوۃ فرض نہیں۔ مسئلہ نمبر 5: گھوڑوں پر جب وہ سائمہ ہوں اور نر و مادہ مخلوط ہوں زکوۃ ہے یا تو فی گھوڑا ایک دینار یعنی پونے تین تولہ چاندی دیدے اور یا سب کی قیمت لگا کر اسی قیمت کا چالیسواں حصہ دیدے۔ مسئلہ نمبر 6: گدھے اور خچر پر جبکہ تجارت کے لئے نہ ہوں زکوۃ فرض نہیں۔

اونٹ کا نصاب

یاد رکھو کہ پانچ اونٹ میں زکوۃ فرض ہے اس سے کم نہیں پانچ اونٹ میں ایک بکری

اور دس میں دو ۔ اور پندرہ میں تین اور بیس میں چار بکری دینا فرض ہے خواہ نر ہو یا مادہ مگر ایک سال سے کم نہ ہو اور درمیان میں کچھ نہیں پھر پچیس اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو دوسرا برس شروع ہو ۔ اور چھبیس سے پنتیس تک کچھ نہیں پھر چھتیس اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو تیسرا برس شروع ہو چکا ہو ۔ اور سینتیس سے پنتالیس تک کچھ نہیں ۔ پھر چھیالیس اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو چوتھا برس شروع ہو ۔ اور سنتالیس سے ساٹھ تک کچھ نہیں ۔ پھر اکسٹھ اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو چوتھا برس شروع ہو ۔ اور سینتالیس سے ساٹھ تک کچھ نہیں ۔ پھر چھہتر اونٹ میں دو ایسی اونٹنیاں جن کو برس شروع ہو ۔ اور ستتر سے نوے تک کچھ نہیں ۔ پھر اکیانوے اونٹ میں دو ایسی اونٹنیاں جن کو چوتھا برس شروع ہو ۔ اور بانوے سے ایکسوبیس تک کچھ نہیں ۔ پھر جب ایکسوبیس سے زیادہ ہو جائیں تو پھر نیا حساب کیا جائے گا یعنی اگر چار زیادہ ہیں تو کچھ نہیں جب زیادتی پانچ تک پہنچ جائے یعنی ایکسوپچیس ہو جائیں تو ایک بکری اور دو وہ انٹنیاں جن کو چوتھا سال شروع ہو جائے اسی طرح ہر پانچ میں ایک ایک بکری بڑھتی رہے گی ایکسوچوالیس تک اور ایکسو پینتالیس ہو جائیں تو ایک دوسرے برس والی اونٹنی ' اور دو تین برس والی ایک سو انچاس تک ۔ اور جب ایک سو پچاس ہو جائیں تو تین اونٹنیاں چوتھے برس والی واجب ہوں گی ۔ جب اس سے بھی بڑھ جائیں تو پھر نئے سرے سے حساب ہو گا یعنی پانچ اونٹوں میں چوبیس تک فی پانچ اونٹ ایک بکری تین چوتھے برس والی اونٹنی کے ساتھ ۔ اور پچیس میں ایک دوسرے برس والی انٹنی ۔ اور چھتیس میں ایک تیسرے برس والی اونٹنی پھر جب ایکسو چھیانوے ہو جائیں تو چار تین برس والی انٹنی دوسو تک ۔ پھر جب اس سے بھی بڑھ جائیں تو ہمیشہ اس طرح حساب چلے گا جیسا کہ ڈیڑھ سو کے بعد سے چلا ہے ۔ اونٹ کی زکوۃ میں اگر اونٹ دیا جائے تو مادہ ہونا چاہیئے البتہ نر اگر قیمت میں مادہ کے برابر ہو تو درست ہے ۔

گائے اور بھینس کا نصاب

گائے اور بھینس دونوں ایک قسم میں ہیں دونوں کا نصاب بھی ایک ہے اور اگر دونوں کے ملانے سے نصاب پورا ہوتا ہو تو دونوں کو ملالیں گے مثلاً بیس گائے ہوں اور دس بھینسیں تو دونوں کو ملا کر تیس کا نصاب پورا کرلیں گے مگر زکوۃ میں وہی جانور دیا جائے گا جس کی تعداد زیادہ ہو یعنی اگر گائے زیادہ ہیں تو زکوۃ میں گائے دی جائے گی اور بھینس زیادہ ہیں تو زکوۃ میں بھینس دی جائے گی اور جو دونوں برابر ہوں تو قسم اعلیٰ میں جو جانور کم قیمت کا ہو یا قسم اعلیٰ میں جو جانور قیمت کا ہو دیا جائے گا پس تیس گائے بھینس میں ایک گائے یا بھینس کا بچہ جو پورے ایک برس کا ہو نر ہو یا مادہ تیس سے کم میں کچھ نہیں اور تیس کے بعد انتالیس تک بھی کچھ نہیں۔ چالیس گائے بھینس میں پورے دو برس کا بچہ نر یا مادہ اکتالیس سے انسٹھ تک کچھ نہیں جب ساٹھ ہو جائیں تو ایک ایک برس کے دو بچے دیئے جائیں گے پھر جب ساٹھ سے زیادہ ہو جائیں تو ہر تیس میں ایک برس کا بچہ اور ہر چالیس میں دو برس کا بچہ۔ مثلاً ستر ہو جائیں تو ایک ایک برس کا بچہ اور ایک دو برس کا بچہ۔ کیونکہ ستر میں ایک تیس کا نصاب ہے اور ایک چالیس کا اور جب اسی ہو جائیں تو دو برس کے دو بچے کیونکہ اسی میں چالیس کے دو نصاب ہیں اور نوے میں ایک ایک برس کے تین بچے۔ کیونکہ نوے میں تیس کے تین نصاب ہیں اور سو میں دو بچے ایک ایک برس کے اور ایک بچہ دو برس کا کیونکہ سو میں دو نصاب تیس تیس کے اور ایک نصاب چالیس کا ہے ہاں جہاں کہیں دونوں نصابوں کا حساب مختلف نتیجہ پیدا کرتا ہو وہاں اختیار ہے چاہے جس کا اعتبار کریں مثلاً ایک سو بیس میں چار نصاب تو تیس کے ہیں اور تین نصاب چالیس کی پس اختیار ہے کہ تیس کے نصاب کا اعتبار کر کے ایک برس کے چار بچے دیں خواہ چالیس کے نصاب کا اعتبار کر کے دو دو برس کے تین بچے دیں۔

بکری بھیڑ کا نصاب

زکوۃ کے بارے میں بکری بھیڑ سب یکساں ہیں خواہ بھیڑ دمدار ہو جس کو دنبہ کہتے ہیں یا معمولی ہو اگر دونوں کا نصاب الگ الگ پورا ہو تو دونوں کی زکوۃ ساتھ دی جائے گی اور مجموعہ ایک نصاب ہو گا اور اگر ہر ایک نصاب پورا نہ ہو مگر دونوں کے ملا لینے سے نصاب پورا ہوتا ہے تب بھی دونوں کو ملا لیں گے اور جو زیادہ ہو گا تو زکوۃ میں وہی دیا جائے گا اور دونوں برابر ہوں تو اختیار ہے چالیس بکری یا بھیڑ سے کم میں کچھ نہیں چالیس بکری یا بھیڑ میں ایک بکری یا بھیڑ چالیس کے بعد ایک سو بیس تک زائد میں کچھ نہیں پھر ایک سو اکیس میں دو بھیڑ یا بکریاں اور ایک سو بائیس سے دو سو تک زائد میں کچھ نہیں پھر دو سو ایک میں تین بھیڑ یا بکریاں۔ پھر تین سو ننانوے تک زائد میں کچھ نہیں پھر چار سو میں چار بکریاں یا بھیڑیں پھر چار سو سے زیادہ میں ہر سو میں ایک بکری کے حساب سے زکوۃ دینا ہو گی سو سے کم میں کچھ نہیں۔ مسئلہ بھیڑ بکری کی زکوۃ میں نر مادہ کی قید نہیں ہاں ایک سال سے کم کا بچہ نہ ہونا چاہیے خواہ بھیڑ ہو یا بکری۔

زکوۃ کے متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1: اگر کوئی شخص حرام مال کو حلال کے ساتھ ملائے تو سب کی زکوۃ اس کو دینا ہوگی ۔مسئلہ نمبر 2: اگر کوئی شخص زکوۃ واجب ہونے کے بعد مر جائے تو اس کے مال کی زکوۃ نہ لی جائے گی ۔ہاں اگر وہ وصیت کر گیا ہو تو اس کے تہائی مال سے زکوۃ لی جائے گی ۔ گو یہ تہائی پوری زکوۃ کو کفایت نہ کرے ۔اور اگر اس کے وارث تہائی سے زیادہ دینے پر راضی ہوں تو جس قدر وہ اپنی خوشی سے دیدیں لے لیا جائے گا ۔مسئلہ نمبر 3: ایک سال کے بعد قرض خواہ اپنا قرض مقروض کو معاف کر دے تو قرض خواہ کو زکوۃ دینا پڑے گی ہاں اگر وہ مدیون مالدار ہے تو اس کو معاف کرنا مال کا ہلاک کرنا سمجھا جائے گا اور دائن کو زکوۃ دینا پڑے گی کیونکہ زکوتی مال کے ہلاک کر دینے سے زکوۃ ساقط نہیں ہوتی ۔ مسئلہ نمبر 4: فرض واجب صدقات کے علاوہ صدقہ دینا اسی وقت میں مستحب ہے جبکہ مال اپنی ضرورتوں اور اپنے اہل وعیال کی ضرورتوں سے زائد ہو ورنہ مکروہ ہے اسی طرح اپنے کل مال کا صدقہ دے دینا بھی مکروہ ہے ہاں اگر وہ اپنے نفس میں توکل اور صبر کی صفت بہ یقین جانتا ہو اور اہل وعیال کو بھی تکلیف کا احتمال نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں بلکہ بہتر ہے ۔مسئلہ نمبر 5: اگر کسی نابالغ لڑکی کا نکاح کر دیا جائے اور وہ شوہر کے گھر میں رخصت کر دی جائے تو (اگر وہ لڑکی) مالدار ہے تب تو اس کے مال میں صدقہ فطر واجب ہے اور اگر مالدار نہیں تو دیکھنا چاہیئے کہ قابل خدمت شوہر کے یا اس کے موانست کے ہے تو اس کا صدقہ فطر نہ باپ پر واجب ہے نہ شوہر پر نہ خود اس پر اور اگر وہ قابل خدمت کے اور قابل موانست کے نہیں ہے تو اس کا صدقہ فطر اسکے باپ کے ذمے واجب رہے گا ۔اور اگر شوہر کے گھر میں رخصت نہیں کی گئی تو گو وہ قابل خدمت کے اور قابل موانست ہو ہر حال میں اس کے باپ پر اس کا صدقہ فطر واجب ہوگا ۔

بالوں کے متعلق احکام

مسئلہ نمبر 1: پورے سر پر بال رکھنا نرمہ گوش تک یا کسی قدر اس سے نیچے سنت ہے اور اگر سر منڈائے تو پورا سر منڈوا دینا سنت ہے اور کتروانا بھی درست ہے مگر سب کتروانا اور آگے کی طرف کسی قدر بڑے رکھنا جو کہ آج کل کا فیشن ہے جائز نہیں اور اسی طرح کچھ حصہ منڈوانا کچھ حصہ رہنے دینا درست نہیں اسی سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ آج کل بابری رکھنی یا چندوا کھلوانے یا اگلے حصہ سر کے بال بغرض گلائی بنوانے کا جو دستور ہے درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 2: اگر بال بہت بڑھا لئے تو عورتوں کی طرح جوڑا باندھنا درست نہیں۔ مسئلہ نمبر 3: عورت کو سر منڈانا بال کتروانا حرام ہے حدیث میں لعنت آئی ہے۔ مسئلہ نمبر 4: لبوں کا کتروانا اس قدر کہ لب کے برابر ہو جائے سنت ہے اور منڈوانے میں اختلاف ہے بعضے بدعت کہتے ہیں بعضے اجازت دیتے ہیں لہذا نہ منڈانے میں ہی احتیاط ہے۔ مسئلہ نمبر 5: مونچھ دونوں طرف دراز رہنے دینا درست ہے بشرطیکہ لبیں دراز نہ ہوں۔ مسئلہ نمبر 6: ڈاڑھی منڈانا کتروانا حرام ہے البتہ ایک مشت سے جو زائد ہو اس کا کتروا دینا درست ہے۔ اسی طرح چاروں طرف سے تھوڑا لے لینا کہ سڈول اور برابر ہو جائے درست ہے۔ مسئلہ نمبر 7: رخسارے کی طرف جو بال بڑھ جائیں ان کو برابر کر دینا یعنی خط بنوانا درست ہے اسی طرح اگر دونوں ابرو کسی قدر لے لی جائیں اور درست کر دی جائیں یہ بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 8: حلق کے بال منڈوانا نہ چاہیے مگر ابو یوسف سے منقول ہے کہ اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ مسئلہ نمبر 9: ریش بچہ کے جانبین لب زیریں کے بال منڈوانے کو فقہا نے بدعت لکھا ہے اس لئے نہ چاہیے اسی طرح گدی کے بال بنوانے کو بھی فقہا نے مکروہ لکھا ہے۔ مسئلہ نمبر 10: بغرض زینت سفید بال کا چننا ممنوع ہے البتہ

مجاہد کو دشمن پر رعب وہیبت ہونے کے لئے دور کرنا بہتر ہے۔ مسئلہ نمبر 11: ناک کے بال اکھیڑنا نہ چاہیئے قینچی سے کتر ڈالنا چاہیئے ۔ مسئلہ نمبر 12: سینہ اور پشت کے بال بنا جائز ہے مگر خلاف ادب اور غیر اولی ہے۔ مسئلہ نمبر 13: موئے زیر ناف میں مرد کے لئے استرے سے دور کرنا بہتر ہے مونڈتے وقت ابتداء ناف کے نیچے سے کرے اور ہڑتال وغیرہ کوئی اور دوا لگا کر زائل کرنا بھی جائز ہے اور عورت کے لئے موافق سنت کے یہ ہے کہ چنگی یا چمٹی سے دور کرے استرہ نہ لگے۔ مسئلہ نمبر 14: موئے بغل میں اولی تو یہ ہے کہ موچنے وغیرہ سے دور کیئے جائیں اور استرے سے منڈوانا بھی جائز ہے۔ مسئلہ نمبر 15: اس کے علاوہ اور تمام بدن کے بالوں کا مونڈنا رکھنا دونوں درست ہے (ق) مسئلہ نمبر 16: پیر کے ناخن دور کرنا بھی سنت ہے البتہ مجاہد کے لئے دار الحرب میں ناخن اور مونچھ کا نہ کٹوانا مستحب ہے۔ مسئلہ نمبر 17: ہاتھ کے ناخن اس ترتیب سے کتروانا بہتر ہے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے شروع کرے اور چھنگلیا تک بہ ترتیب کتروا کر پھر بائیں چھنگلیا پھر بہ ترتیب کٹوادے اور دائیں انگوٹھے پر ختم کرے اور پیر کی انگلیوں میں دائیں چھنگلیا سے شروع کر کے بائیں چھنگلیا پر ختم کرے یہ ترتیب بہتر ہے اور اولی ہے اس کے خلاف بھی درست ہے۔ مسئلہ نمبر 18: کٹے ہوئے ناخن اور بال دفن کر دینا چاہیئے دفن نہ کرے تو کسی محفوظ جگہ ڈال دے یہ بھی جائز ہے مگر نجس گندی جگہ نہ ڈالے اس سے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ مسئلہ نمبر 19: ناخن کا دانت سے کاٹنا مکروہ ہے اس سے برص کی بیماری ہو جاتی ہے۔ مسئلہ نمبر 20: حالت جنابت میں بال بنانا ناخن کاٹنا موئے زیر ناف وغیرہ دور کرنا مکروہ ہے۔ مسئلہ نمبر 21: ہر ہفتے میں ایک مرتبہ موئے زیر ناف موئے بغل لبیں ناخن وغیرہ دور کر کے نہا دھو کر صاف ستھرا ہونا افضل ہے اور سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے کہ قبل نماز جمعہ فراغت کر کے نماز کو جائے ہر ہفتہ نہ ہو تو

پندرہویں دن آئی، انتہا درجہ چالیسویں دن اس کے بعد رخصت نہیں۔ اگر چالیس دن گزر گئے اور امور مذکورہ سے صفائی حاصل نہ کی تو گنہگار ہوگا۔

شفعہ کا بیان

مسئلہ نمبر 1: جس وقت شفیع کو خبر بیع کی پہنچی اگر فوراً منہ سے نہ کہا کہ میں شفعہ لوں گا تو شفعہ باطل ہو جائے گا پھر اس شخص کو دعوی کرنا جائز نہیں حتی کہ اگر شفیع کے پاس خط پہنچا اور اس کی شروع میں یہ خبر لکھی ہے کہ فلاں مکان فروخت ہوا اور اس وقت اس نے زبان سے نہ کہا کہ میں شفعہ لوں گا یہاں تک کہ تمام خط پڑھ گیا اور پھر کہا کہ میں شفعہ لوں گا تو اس کا شفعہ باطل ہوگیا۔ مسئلہ نمبر 2: اگر شفیع نے کہا کہ مجھ کو اتنا روپیہ دو تو اپنے حق شفعہ سے دستبردار ہو جاؤں تو اس صورت میں چونکہ اپنا حق ساقط کرنے پر رضامند ہوگیا اس لئے شفعہ تو ساقط ہوا لیکن چونکہ یہ رشوت ہے اس لئے یہ روپیہ لینا دینا حرام ہے۔ مسئلہ نمبر 3: اگر ہنوز حاکم نے شفعہ نہیں دلایا تھا تو شفیع مر گیا اس کے وارثوں کو شفعہ نہ پہنچے گا اور اگر خریدار مر گیا شفعہ باقی رہے گا۔ مسئلہ نمبر 4: شفیع کو خبر پہنچی کہ اس قدر قیمت کو مکان بکا ہے اس نے دستبرداری کی۔ پھر معلوم ہوا کہ کم قیمت کا بکا ہے اس وقت شفعہ لے سکتا ہے اسی طرح پہلے سنا تھا کہ فلاں شخص خریدار ہے پھر سنا کہ نہیں بلکہ دوسرا خریدار ہے یا پہلے سنا تھا کہ نصف بکا ہے۔ پھر معلوم ہوا کہ پورا بکا ہے ان صورتوں میں پہلی دست برداری سے شفعہ باطل نہ ہوگا۔

مزارعت یعنی کھیتی کی بٹائی اور مساقاۃ یعنی پھل کی بٹائی کا بیان

مسئلہ نمبر 1: ایک شخص نے خالی زمین کسی کو دے کر کہا کہ تم اس میں کھیتی کرو جو پیدا ہوگا اس کی فلاں نسبت سے تقسیم کر لیں گے یہ مزارعت ہے اور جائز ہے۔

مسئلہ نمبر 2: ایک شخص نے باغ لگایا اور دوسرے شخص سے کہا کہ تم اس باغ کو سینچو خدمت کرو جو پھل آئے گا خواہ ایک دو سال یا دس بارہ سال تک نصفا نصف یا

تین تہائی تقسیم کرلیا جائے گا یہ مساقاۃ ہے اور یہ بھی جائز ہے۔ مسئلہ نمبر 3: مزارعت کی درستی کے لیے اتنی شرطیں ہیں (1) زمین کا قابل زراعت ہونا۔ (2) زمیندار و کسان کا عاقل و بالغ ہونا (3) مدت زراعت کا بیان کرنا (4) بیج کا بیان کردینا کہ زمیندار کا ہوگا یا کسان کا (5) جنس کاشت کا بیان کردینا کہ گیہوں ہوں گے یا جو مثلا (6) کسان کے حصے کا ذکر ہوجانا کہ کل پیداوار میں کس قدر ہوگا۔ (7) زمین کو خالی کرکے کسان کے حوالہ کرنا (8) زمین کی پیداوار میں کسان اور مالک کا شریک رہنا۔ (9) زمین اور تخم ایک شخص کا ہونا اور بیل اور محنت وغیرہ امور دوسرے کے ہونے یا ایک کی فقط زمین اور باقی چیزیں دوسرے کے متعلق ہوں۔ مسئلہ نمبر 4: اگر ان شرائط میں سے کوئی شرط مفقود ہو تو مزارعت فاسد ہوجائے گی۔ مسئلہ نمبر 5: مزارعت فاسدہ میں سب پیداوار بیج والے کی ہوگی۔ اور دوسرے شخص کو اگر وہ زمین والا ہے تو زمین کا کرایہ موافق دستور کے ملے گا اور اگر وہ کاشتکار ہے تو مزدوری موافق دستور کے ملے گی۔ مگر یہ مزدوری اور کرایہ اس قدر سے زیادہ جائے گا جو آپس میں دونوں کے ٹھہر چکا تھا یعنی اگر مثلا آدھا آدھا حصہ ٹھہرا تھا تو کل پیداوار کی نصف سے زیادہ نہ دیا جائے گا۔ مسئلہ نمبر 6: بعد معاملہ مزارعت کے اگر دونوں میں سے کوئی شرط کے بموجب کام کرنے سے انکار کرے تو اس سے بزور کام لیا جائے گا لیکن اگر بیج والا انکار کرے تو اس پر زبردستی نہ کی جائے گی۔ مسئلہ نمبر 7: اگر دونوں عقد کرنے والوں میں سے کوئی مرجائے تو مزارعت باطل ہوجائے گی۔ مسئلہ نمبر 8: اگر مدت معینہ مزارعت کی گزر جائے اور کھیتی پکی نہ ہو تو کسان کو زمین کی اجرت ان زائد دنوں کے عوض میں اس جگہ کے دستور کے موافق دینی ہوگی۔ مسئلہ نمبر 9: بعض جگہ دستور ہے کہ بٹائی کی زمین میں جو غلہ پیدا ہوتا ہے اس کو تو حسب معاہدہ باہم تقسیم کرلیتے ہیں اور جو اجناس چری وغیرہ پیدا ہوتی ہے اس کو تقسیم نہیں کرتے بلکہ بگھوں کے حساب سے

کاشتکار سے نقد لگان وصول کرتے ہیں سو ظاہراً تو بوجہ اس کے کہ یہ شرط خلاف مزارعت ہے ناجائز معلوم ہوتی ہے مگر اس تاویل سے کہ اس قسم کی اجناس کو پہلے ہی سے خارج از مزارعت کہا جائے اور باعتبار عرف کے معاملہ سابقہ میں یوں تفصیل لی جائے کہ دونوں کی مراد یہ تھی کہ فلاں اجناس میں عقد مزارعت کرتے ہیں اور فلاں اجناس میں زمین بطور اجارہ کے دی جاتی ہے اس طرح جائز ہوسکتا ہے مگر اس میں جانبین کی رضامندی شرط ہے۔ مسئلہ نمبر 10: بعض زمینداروں کی عادت ہے کہ علاوہ اپنے حصہ بٹائی کے کاشتکار کے حصہ میں سے کچھ اور حقوق مثلاً زموں اور کمینوں کے بھی نکالتے ہیں سو اگر بالمقطع ٹھہرالیا کہ ہم دو من یا چار من ان حقوق کا لیں گے یہ تو ناجائز ہے اور اگر اس طرح ٹھہرالیا کہ ایک من میں ایک سیر مثلاً تو یہ درست ہے۔ مسئلہ نمبر 11: بعض لوگ اس کا تصفیہ نہیں کرتے کہ کیا بویا جائے گا پھر بعد میں تکرار قضیہ ہوتا ہے یہ جائز نہیں۔ یا تو اس تخم کا نام تصریحاً لے لے یا عام اجازت دیدے کہ جو چاہے بونا۔ مسئلہ نمبر 12: بعض جگہ رسم ہے کہ کاشتکار زمین میں تخم پاشی کرکے دوسرے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے اور یہ شرط ٹھہرتی ہے کہ تم اس میں محنت وخدمت کرو جو کچھ حاصل ہوگا ایک تہائی مثلاً ان محنتیوں کا ہو گا۔ سو یہ بھی مزارعت ہے جس جگہ زمیندار اصلی اس معاملہ کو نہ روکتا ہو وہاں جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔ مسئلہ نمبر 13: اس اوپر کی صورت میں بھی مثل صورت سابقہ عرفاً تفصیل ہے بعض اجناس تو ان عاملوں کو بانٹ دیتے ہیں اور بعض میں فی بیگہ کچھ نقد دیتے ہیں پس اس میں بھی ظاہراً وہی شبہ عدم جواز کا اور وہی تاویل جواز کی جاری ہے (ق)۔ مسئلہ نمبر 14: اجارہ یا مزارعت میں بارہ سال یا کم وبیش مدت تک زمین سے منتفع ہو کر موروثیت کا دعویٰ کرنا جیسا اس وقت رواج ہے محض باطل اور حرام اور ظلم وغضب ہے بغیر طیب خاطر مالک کے ہرگز اس سے نفع حاصل کرنا جائز نہیں۔ اگر ایسا کیا تو اس کی پیداوار بھی خبیث ہے۔ اور کھانا اس کا حرام

ہے۔مسئلہ نمبر 15:مساقاۃ کا حال سب باتوں میں مثل مزارعت کے ہے۔
مسئلہ نمبر 16:اگر پھل لگے ہوئے درخت پرورش کو دے اور پھل ایسے ہوں کہ پانی دینے اور محنت کرنے سے بڑھتے ہوں تو درست ہے اور اگر ان کا بڑھنا پورا ہو چکا ہو تو مساقات درست نہ ہو گی جیسے مزارعت کہ کھیتی تیار ہونے کے بعد درست نہیں۔مسئلہ نمبر 17:اور عقد مساقات جب فاسد ہو جائے تو پھل سب درخت والے کے ہوں گے اور کام کرنے والے کو معمولی مزدوری ملے گی جس طرح مزارعت میں بیان ہوا۔
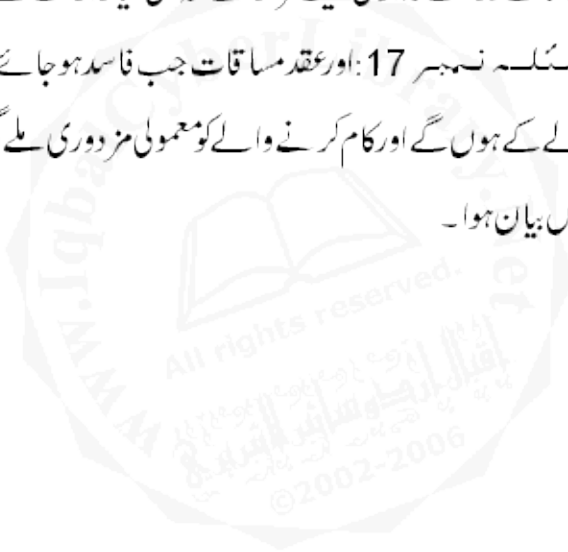
نمبر 2: شرکت عنان میں جائز ہے کہ ایک کا مال زیادہ ہو ایک کا کم اور نفع کی شرکت باہمی رضامندی پر ہے یعنی اگر یہ شرط ٹھہرے کہ مال تو کم یا زیادہ ہے مگر نفع برابر تقسیم ہوگا۔ یا مال برابر ہے مگر نفع تین تہائی ہوگا تو بھی جائز ہے مسئلہ نمبر 3: اس شرکت عنان میں ہر شریک کو مال شرکت میں ہر قسم کا تصرف متعلق تجارت کے جائز ہے بشرطیکہ خلاف معاہدہ نہ ہو لیکن ایک شریک کا قرض دوسرے سے نہ مانگا جائے گا۔ مسئلہ نمبر 4: اگر بعد قرار پانے اس شرکت کے کوئی چیز خریدی نہیں گئی اور مال شریک تمام یا ایک شخص کا مال تلف ہو گیا تو شرکت باطل نہ ہوگی مال خرید دونوں کا ہوگا اور جس قدر راس المال میں دوسرے شریک کا حصہ ہے اس حصے کے موافق زرِ ثمن اس دوسرے شریک سے وصول کر لیا جائے گا۔ مثلاً ایک شخص کے دس روپے تھے۔ اور دوسرے کے پانچ۔ دس روپے والے نے مال خرید لیا تھا اور پانچ روپے والے کے روپے ضائع ہو گئے سو پانچ روپے والا اس مال میں ثلث کا شریک ہے اور دس روپے والا اس سے دس روپے کا ثلث نقد وصول کرلے گا یعنی تین روپے پانچ آنے چار پائی۔ اور آئندہ یہ مال شرکت پر فرخت ہوگا۔ مسئلہ نمبر 5: اس شرکت میں دونوں شخصوں کو مال کا مخلوط کرنا ضرور نہیں۔ صرف زبانی ایجاب وقبول سے یہ شرکت منعقد ہو جاتی ہے۔ مسئلہ نمبر 6: نفع نسبت سے مقرر ہونا چاہیے یعنی آدھا آدھا یا تین تہائی مثلاً اگر یوں ٹھہرا کہ ایک شخص کو سو روپے ملیں گے باقی دوسرے کا یہ جائز نہیں۔ مسئلہ نمبر 7: ایک قسم شرکت عقود کی شرکت ضائع کہلاتی ہے اور شرکت تفصیل بھی کہتے ہیں جیسے دو درزی یا دو رنگریز باہم معاہدہ کرلیں جو کام جس کے پاس آئے اس کو قبول کرلے اور جو مزدوری ملے وہ آپس میں آدھوں آدھ یا تین تہائی یا چوتھائی وغیرہ کے حساب سے بانٹ لیں یہ جائز ہے۔ مسئلہ 8۔ جو کام ایک نے لے لیا دونوں پر لازم ہو گیا مثلاً ایک شریک نے ایک کپڑا سینے کے لئے لیا تو صاحب فرمائش جس طرح اس پر تقاضا کرسکتا ہے

دوسرے شریک سے بھی سلوا سکتا ہے۔ اسی طرح جیسے یہ کپڑا سینے والا مزدوری مانگ سکتا ہے دوسرا بھی مزدوری لے سکتا ہے اور جس طرح اصل کو مزدوری دینے سے مالک سبکدوش ہو جاتا ہے اسی طرح اگر دوسرے شریک کو دیدی تو بھی بری الذمہ ہو سکتا ہے۔ مسئلہ نمبر 9: ایک قسم شرکت کی شرکت وجوہ ہے یعنی نہ ان کے پاس مال ہے نہ کوئی ہنر و پیشہ ہے صرف باہمی یہ قرار دیا کہ دکانداروں سے ادھار مال لے کر بیچا کریں اس شرکت میں بھی ہر شریک دوسرے کا وکیل ہو گا اور اس شرکت میں جس نسبت سے شرکت ہوگی اسی نسبت سے نفع کا استحقاق ہو گا یعنی اگر خریدی ہوئی چیزوں کو بالنصف مشترک قرار دیا گیا تو نفع بھی نصفا نصف تقسیم ہو گا۔ اور اگر مال کو تین تہائی مشترک ٹھہرایا گیا تو نفع بھی تین تہائی تقسیم ہو گا۔ تتمہ حصہ پنجم بہشتی زیور کا تمام ہوا حصہ ششم ہفتم ہشتم دہم کا تتمہ نہیں ہے آگے حصہ نہم کا تتمہ آتا ہے۔

تتمہ حصہ نہم بہشتی زیور

سب تین تین ماشہ کوٹ چھان کی کچی کھانڈ پونے چار تولہ ملا کر نو نو ماشہ کی پڑیاں بنا لیں اور ایک پڑیا ہر روز گائے کی تازی چھاچھ پاؤ کے ساتھ پھانکیں۔ اگر گائے کی چھاچھ نہ ہو تو بھینس کی سہی۔ اگر یہ بھی نہ ملے تو مصری کے شربت کے ساتھ کھائیں یہ سفوف سوزاک کے لئے مفید ہے۔ پرہیز:۔ گائے کے گوشت اور جملہ گرم چیزوں سے جیسے میتھی، بینگن، مولی، گڑ، تیل وغیرہ جریان کی اس قسم میں کسی قدر ترشی کا استعمال چنداں مضر نہیں بلکہ بہت پرانا ہو گیا ہو۔

دوسرا سفوف:

نہایت مقوی اور سوزش پیشاب اور اس جریان کو مفید ہے جو گرمی سے ہو چھوٹی مائیں طباشر، زہر مہرہ خطائی، تالمکھانہ، بیج بند، سرخ گلاب، زیرہ دھنیا، پوست بیرون پستہ، دانہ الائچی خورد چھالیہ کے پھول سب چھ چھ ماشہ املی کے بیجوں کی گری دو تولہ کوٹ چھان کر برگد کے دودھ میں بھگوئیں اور سایہ میں خشک کر لیں پھر موصلی سفید، موصلی سیاہ، شقاقل مصری، ثعلب مصری سب چار چار ماشہ کوٹ چھان کر مصری چار تولہ پیس کر ملا کر چھ چھ ماشہ کی پڑیاں بنا لیں اور ایک پڑیا ہر روز دودھ کی لسی کے ساتھ پھانکیں۔

تیسرا سفوف:

گرم جریان کے لئے مفید ہے اور بھوک بڑھاتا ہے اور ممسک بھی ہے ثعلب مصری تخم خرفہ، کشتہ قلعی، بنسلو چن، کہربائے، شمعی، گلنار، مغز تخم کدوئے شیریں، بہمن سرخ، سب چھ چھ ماشہ مصطگی رومی دو ماشہ، مازو، تخم ریحان تین تین ماشہ کوٹ چھان کر مصری چار تولہ آٹھ ماشہ پیس کر ملا کر تین تین ماشہ کی پڑیاں بنا لیں پھر ایک پڑیا صبح اور ایک شام مصری کے شربت کے ساتھ پھانکیں۔ جریان کی دوسری قسم وہ ہے کہ مزاج میں سردی اور رطوبت بڑھ کر پٹھے کمزور ہو کر پیدا ہو علامت یہ ہے کہ مادہ منی نہایت رقیق ہو اور احتلام اگر ہو تو ہونے کی خبر بھی نہ ہو اور منی ذرا ارادہ سے یا

بالکل بے ارادہ خارج ہو جاتی ہے۔

علاج:

یہ دوا کھائیں۔ اندر جو شیریں' سمندر پھل' تخم کونچ' تخم پیاز' تخم اٹنگن' عاقر قرحا' ریوند چینی سب ساڑھے دس دس ماشہ کوٹ چھان کر بیس پڑیاں بنالیں پھر ایک انڈا لیں اور سفیدی اس کی نکال ڈالیں اور زردی اسی میں رہنے دیں پھر ایک پڑیہ دوائی مذکور کی لے کر اس انڈے میں ڈالیں اور سوراخ آٹے سے بند کر کے بھوبل میں انڈے کو نیم برشت کر کے کھالیں اسی طرح بیس دن تک کھائیں۔

سفوف مغلظ منی اور ممسک:

سنگھاڑا خشک' گوند ببول چھ چھ ماشہ'مازو' مصطگی رومی تین۔ تین ماشہ' نشاستہ' تالمکھانہ' لعاب مصری چار چار ماشہ کوٹ چھان کر مصری ڈھائی تولہ ملا کر سفوف بنالیں اور پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک تازے پانی کے ساتھ کھائیں اور اس قسم میں جوارش کمونی ایک تولہ ہر روز کھانا مفید ہے۔ایک قسم جریان کی وہ ہے کہ گردہ بہت ضعیف ہو جائے اور چربی اس کی پگھل کر بصورت منی نکلنے لگے یہ حقیقت میں جریان نہیں ہے صرف جریان کے مشابہ ہونے سے اس کو جریان کہہ دیتے ہیں اس کی علامت یہ ہے کہ بعد پیشاب یا قبل پیشاب ایک سفید چیز بلا ارادہ نکلے اور مقدار بہت زیادہ ہو اور اس کے نکلنے سے ضعف بہت محسوس ہو نیز امراض گردہ پہلے سے موجود ہوں جیسے درد گردہ' پتھری ریگ وغیرہ۔ علاج معجون لبوب کبیر بہت مفید ہے۔گردہ کو طاقت دیتی ہے اور ضعف باہ اور چربی پیشاب میں آنے کو دور کرتی ہے اور مقوی تمام بدن ہے نسخہ یہ ہے (قادری 12 منہ)مغز پستہ'مغز فندق مغز بادام شیریں' جتہ الخضراء' مغز اخروٹ مغز وچلغوزہ' مغز حب الزلم' ماہی رویاں' خولنجان' شقاقل مصری' بہمن سرخ' بہمن سفید'تودری زرد'تودری سرخ'سونٹھ'تل چھلے ہوئے' دارچینی قلمی سیب پونے نونو ماشہ' بالچھڑ' نا گرموتھ'لونگ' کبابہ'حب فلفل تخم گاجر' تخم

شلغم، تخم ترب، تخم پیاز، تخم اسپست، تخم بلیون اصیل، اندر جو شیریں، درونج عقربی، زرنبور، سوا پانچ پانچ ماشہ، جوزبوا، جوتری، چھڑیلہ پیپل ساڑھے تین ماشہ، ثعلب مصری، مغز نارجیل، چڑوں کا مغز یعنی بھیجا، تخم خشخاش سفید ساڑے سترہ سترہ ماشہ، سورنجان شیریں، بوزیدان، پودینہ خشک سب سات سات ماشہ، عود غرقی ساڑھے چار ماشہ، زعفران، مصطگی رومی، تودری سفید سات ماشہ، مایہ شتر اعرابی پونے سات ماشہ، سب سنیتالیس دوائیں ہیں کوٹ چھان کر شہد خالص ایک سو پانچ تولہ کا قوام کر کے ملالیں اور عنبر ساڑھے چار ماشہ اور مشک اصلی سوا دو ماشہ پیس کر ملالیں اور ورق نقرہ پچیس عدد اور ورق طلا پندرہ عدد تھوڑے شہد میں حل کر کے خوب ملالیں اور چھ ماشہ ہر روز کھائیں یہ معجون نہایت مقوی اور باہ کو بڑھانے والی ہے مگر کسی قدر گرم ہے جن کے مزاج میں گرمی زیادہ ہو وہ اس دوسری معجون کو کھائیں اس کا نام معجون لبوب بارد ہے (قادری 12 منہ)۔

معجون لبوب بارد:

مغز بادام شیریں، تخم خشخاش سفید، مغز تخم خیارین ایک ایک تولہ، مغز تخم کدوئے شیریں، سونٹھ خولنجان، شقاقل مصری دس دس ماشہ، مغز خربزہ، مغز تخم خرفہ چھ چھ ماشہ کتیرا چار ماشہ، مغز چلغوزہ تودری زرد، تودری سرخ تخم گندر، تخم ہلیون اصیل دو دو ماشہ کوٹ چھان کر ترنجبین خراسانی بائیس تولہ کا قوام کر کے ملالیں۔ خوراک سات ماشہ۔ معجون لبوب کا ایک اور نسخہ ہے اس کا نام معجون لبوب صغیر ہے قیمت میں کم اور نفع میں معجون لبوب کبر کے قریب ہے مقوی دماغ و گردہ و مثانہ اور روافع نسیان اور رنگ نکالنے والی اور منی پیدا کرنے والی ہے۔ مغز بادام شیریں۔ مغز اخروٹ، مغز پستہ، مغز حبۃ الخضراء، مغز چلغوزہ، حب الزلم، مغز فندق مغز نارجیل، مغز حب القلقل، تخم خشخاش، سفید، تودری سرخ، تودری سفید، تل دھوئے ہوئے، تخم جزجیر، شقاقل مصری، تخم ہلیون اصیل سب ایک ایک تولہ، (کل ستائیس دوائیں ہیں) خوب

کوٹ کر شہد اکیاسی تولہ میں پھر سات ماشہ سے ایک تولہ تک کھائیں۔

ضعف باہ اور سرعت کا بیان

ضعف باہ کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ خواہش نفسانی کم ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ خواہش بدستور ہے مگر عضو مخصوص میں فتور پڑ جائے جس سے مجامعت پر پوری قدرت نہ رہے۔ بعضوں کو ان دونوں صورتوں میں سے ایک صورت پیش آتی ہے اور بعضوں میں دونوں جمع ہو جاتی ہیں جس کو صرف پہلی صورت پیش آئے اس کو کھانے کی دوا کی ضرورت ہے اور جن کو صرف دوسری صورت پیش آئے ان کو لگانے کی دوا کی احتیاج ہے اور اگر دونوں صورتیں جمع ہوں تو کھانے اور لگانے دونوں قسموں کی ضرورت ہے ضعف باہ کا بالکل صحیح با قاعدہ علاج طبیب ہی بہت غور کے ساتھ کر سکتا ہے اس لئے اقسام اور اسباب چھوڑ کر یہاں کثیر الوقوع قسمیں اور سہل سہل علاج لکھے جاتے ہیں۔ ضعف باہ کی پہلی صورت یعنی خواہش نفسانی کا کم ہو جانا۔ اس کے کئی سبب ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ آدمی بوجہ غذا خاطر خواہ نہ ملنے یا عرصہ تک بیمار رہنے یا کسی صدمے کے دبلا اور کمزور ہو جائے جب تمام بدن میں ضعف ہوگا تو قوت باہ میں ضرور ضعف ہو جائے گا۔ علاج یہ ہے کہ غذا عمدہ کھائیں اور دل سے صدمہ اور رنج کو جس طرح ممکن ہو ہٹائیں اور سویا زیادہ کریں اور جب تک قوت بحال ہو عورت سے علیحدہ رہیں اور معجون لبوب کبیر اور معجون صغیر اور معجون لبوب بارد اس کے لئے نہایت مفید ہیں یہ تینوں نسخے جریان کے بیان میں گزر چکے ہیں ایک سبب خواہش نفسانی کے کم ہونے کا یہ ہے کہ دل کمزور ہو۔ اس کی علامت یہ ہے کہ ذرا سے خوف اور صدمے سے بدن میں لرزہ سا محسوس ہونے لگے اور مزاج میں شرم و حیا حد سے زیادہ ہو۔ علاج یہ ہے کہ دواء المسک اور مفرح دوائیں اور زیادہ شرم کو بتکلف کم کریں دواء المسک کا نسخہ بہشتی زیور حصہ نہم میں 75 پر گزر چکا ہے اور مفرح نسخے آگے آتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ۔ ایک سبب خواہش نفسانی کے کم

ہونے کا یہ ہے کہ دماغ زیادہ کمزور ہو جائے۔علامت یہ ہے کہ مجامعت سے درد سر یا ثقل سماعت یا پریشانی حواس پیدا ہو۔علاج قوت دماغ کے لئے حریرہ پئیں یا میوہ کھایا کریں۔حریرہ کا نسخہ جو مقوی دماغ اور مغلظ منی اور مقوی باہ ہے مغز تخم کدوئے شیریں، مغز تخم تربوز، مغز تخم پیٹھا، مغز بادام شیریں سب چھ چھ ماشہ پانی میں پیس کر سنگھاڑے کا آٹا۔لعاب مصری پسی ہوئی چھ چھ ماشہ ملا کر گھی چار تولہ سے بگھار کر مصری سے میٹھا کر کے پیا کریں۔میوے کی ترکیب یہ ہے کہ ناریل اور چھوہارہ اور مغز بادام شیریں اور کشمش اور مغز چلغوزہ پاؤ پاؤ بھر اور پستہ آدھ پاؤ ملا کر رکھ لیں اور تین چار تولہ ہر روز کھایا کریں اور اگر مرغوب ہو تو بھنے ہوئے چنے ملا کر کھائیں کہ نہایت مجرب ہے۔اور چند نسخے مقوی دماغ حلوے وغیرہ کے آگے آتے ہیں۔ایک سبب خواہش نفسانی کے کم ہونے کا یہ ہے کہ گردہ میں ضعف ہو۔ یہ قسم ان لوگوں کو ہوتی ہے جن کو کوئی مرض گردہ کا رہتا ہے جیسے پتھر ریگ وغیرہ۔علاج اگر پتھری یا ریگ کا مرض ہو تو اس کا علاج باقاعدہ طبیب سے کرائیں اور اگر پتھری یا ریگ کی شکایت نہ ہو تو گردے کی طاقت کے لئے معجون لبوب کبیر یا معجون لبوب صغیر یا معجون لبوب بارد کھائیں (طب اکبر 12) یہ تینوں نسخے جریان کے بیان میں گزر چکے۔کبھی خواہش نفسانی کم ہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ معدہ یا جگر میں کوئی مرض ہوتا ہے علامت اس کی بھوک نہ لگنا اور کھانا ہضم نہ ہونا ہے اس کا علاج بھی باقاعدہ طبیب سے کرائیں اور ان امراض سے صحت ہو جانے کے بعد معجون زرعونی کھائیں اس کا نسخہ آگے آتا ہے۔

ضعف باہ کے لئے چند دواؤں اور غذاؤں کا بیان

حلوا مقوی باہ اور مغلظ منی دافع سرعت مقوی دل و دماغ و گردہ

لعاب مصری دو تولہ، چھوارا آدھ پاؤ، موصلی سفید، موصلی سیاہ، شقاقل مصری، بہمن سفید، بہمن سرخ ایک ایک تولہ کوٹ چھان کر سیب ولایتی عمدہ کدوکش میں نکالے

ہوئے آدھ سیر' ان سب کو گائے کے پانچ سیر دودھ میں پکائیں۔ کہ کھویا سا ہو جائے پھر آدھ سیر گھی میں بھون لیں کہ پانی بالکل نہ رہے اور سرخ ہو جائے پھر بیس انڈوں کی زردی کو علیحدہ ہلکا سا جوش دے کر ملا لیں اور خوب ایک ذات کر لیں پھر کچی کھانڈ ڈیڑھ سیر ڈال کر ایک جوش دے لیں کہ حلوا بن جائے گا۔ پھر ناریل اور پستہ اور مغز بہدانہ چار تولہ' مغز بادام شیریں پانچ تولہ' مغز فندق دو تولہ خوب کوٹ کر ملا لیں۔ اور جوز بوا جوتری چھ چھ ماشہ' زعفران دو ماشہ' مشک خالص ڈیڑھ ماشہ عرق کیوڑا چار تولہ میں خوب کھرل کر کے خوب آمیز کر لیں۔ خوراک دو تولہ سے چھ تولہ تک جس کو انڈا موافق نہ ہو نہ ڈالے۔

حلوہ مقوی باہ مقوی معدہ بھوک لگانے والا' دافع خفقان مقوی دماغ چہرہ پر رنگ لانے والا

سوجی پاؤ بھر' گھی آدھ سیر میں بھونیں پھر مصری آدھ سیر ملا کر حلوا بنا لیں۔ پھر بسلوچن' دانہ الائچی خورد' دارچینی قلمی چھ چھ ماشہ' گاؤزبان' گل گاؤزبان ایک ایک تولہ' ثعلب مصری چار تولہ کوٹ چھان کر ملا لیں اور مغز بادام شیریں تین تولہ' مغز نارجیل' مغز تخم کدوئے شیریں چار تولہ خوب کوٹ کر ملا لیں اور مشک ڈیڑھ ماشہ زعفران ایک ماشہ' عرق کیوڑہ چار تولہ میں پیس کر ملا لیں اور چاندی کے ورق تین ماشہ تھوڑے شہد میں حل کر کے سارے حلوے میں خوب ملا لیں اور دو تولہ سے چار تولہ تک کھائیں۔ اگر کم قیمت کرنا ہو تو مشک نہ ڈالیں۔ یہ حلوا زچہ عورتوں کو بھی بہت موافق ہے۔ یہ حلوا ضعف باہ کی اس قسم میں بھی مفید ہے جو ضعف قلب سے ہو۔

گاجر کا حلوہ:

مقوی باہ مغلظ منی مقوی دل و دماغ فربہی لانے والا دافع سرعت و مقوی گردہ' گاجر دیسی سرخ رنگ تین سیر چھیل کر ہڈی دور کر کے کدوکش میں نکالیں۔ اور مغز ناریل اور چھوہارہ پاؤ بھر ان دونوں کو بھی کدوکش میں نکال لیں پھر ثعلب مصری' شقاقل

مصری، بہمن سرخ بہمن سفید، موصلی سفید، موصلی سیاہ، سب دو دو تولہ کوٹ چھان کر ان سب کو گائے کے دودھ چار سیر میں پکائیں کہ کھویا سا ہو جائے پھر ایک سیر گھی میں بھونیں اور شکر سفید دو سیر ڈال کر حلوا بنالیں۔ پھر گوندنا گوری چار تولہ۔ کشتہ قلعی، جوزبوا، جوتری چھ چھ ماشہ اندر جو شیریں۔ ستاور دو دو تولہ الائچی خورد چھ ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں اور مغز بادام شیریں، مغز پستہ مغز تخم کدوئے شیریں پانچ پانچ تولہ کو ٹکر ڈالیں اور زعفران تین ماشہ مشک خالص ڈیڑھ ماشہ عرق کیوڑہ میں حل کر کے خوب آمیز کر لیں۔ خوراک دو تولہ سے پانچ تولہ تک۔ اگر قیمت کم کرنا ہو تو مشک نہ ڈالیں۔ یہ حلوا بھی ضعف باہ کی اس قسم میں جو ضعف قلب سے ہو مفید ہے۔

گھیکوار کا حلوا:

مقوی باہ و مغلظ منی نافع درد کمر درد رتج۔ سنگھارے کا آٹا۔ مغز گھیکوار آدھ آدھ سیر گھی آدھ سیر میں بھونیں۔ اور شکر سفید آدھ سیر ملا کر حلوا کر لیں اور چار تولہ ہر روز چالیس دن تک کھائیں یہ حلوا ان لوگوں کے لئے ہے جن کے مزاج میں بہت سردی ہو یا جوڑوں میں درد رہتا ہو یا فالج یا لقوہ، کبھی ہو چکا ہو۔ سرد مزاج عورتوں کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔ بعض لوگوں کو سرعت انزال کی شکایت بہت زیادہ ہو جاتی ہے اس میں علاوہ اور خرابیوں کے ایک یہ بھی نقصان ہے کہ اولاد نہیں ہوتی وہ اس گولی کو استعمال کریں۔ طباشیر 7۔ مصطگی رومی۔ جدوار، جوتری، دارچینی قلمی، ثعلب مصری، شقاقل مصری، بہمن سرخ بہمن سفید، درونج عقربی، پوست بیرون پستہ، نشاستہ، کچلہ مدبر، کشتہ فولاد، مغز چلغوزہ، سونٹھ بزرالبنج سفید سب چار چار رتی، ماہی روبیاں تین ماشہ، مغز بادام شیریں ایک دانہ، زعفران دو رتی خوب باریک پیس کر افیون خالص ساڑھے چار ماشہ پانی میں گھول کر ادویہ مذکورہ کو ملالیں۔ پھر مشک خالص دو رتی، عنبر خالص دو رتی۔ ورق نقرہ سات عدد، ورق طلا ساڑھے تین عدد کھرل کر کے خوب ملالیں اور کالی مرچ کے برابر گولی بنائیں اور ایک گولی تین گھنٹہ قبل مجامعت سے

کھائیں۔ اگر دودھ موافق ہو دودھ کے ساتھ ورنہ ایک گھونٹ پانی کے ساتھ۔ جن کو نزلہ زکام اکثر رہتا ہو وہ زکام سے آرام ہونے کے بعد چند روز تک ایک گولی ہر روز بوقت صبح کھاتے رہیں اور آئندہ زکام نہ ہو اور اگر افیون کھانے والا افیون چھوڑ کر چند روز اسے کھائے تو افیون چھوٹ جاتی ہے پھر تبدریج اس کو بھی چھوڑ دے۔

دوسری کم قیمت گولی مانع سرعت:

عاقر قرحا۔ مازوئے سبز چھ چھ ماشہ دانہ الائچی کلاں دو تولہ۔ تخم ریحان تین تولہ' مصطگی رومی ایک تولہ کوٹ چھان کر پانی سے گوندھ کر دو دو ماشہ کی گولیاں بنالیں پھر تین گولی مجامعت سے دو تین گھنٹے پہلے گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ غذا مقوی باہ اور مغلظ منی (قانون جلد 2) اڑد کی دال پاؤ بھر لیں اور پیاز کا عرق اس میں ڈالیں کہ اچھی طرح تر ہو جائے۔ ایک رات بھیگا رہنے دیں پھر سایہ میں خشک کرلیں اسی طرح تین دفعہ تر و خشک کرکے چھلکے دور کرکے رکھ لیں پھر ہر روز پونے دو تولہ اس دال میں سے لے کر پیس کر کچی کھانڈ پونے دو تولہ ملا کر بلا پکائے ہوئے کھایا کریں چالیس دن کھائیں اور عورت سے علیحدہ رہیں پھر اثر دیکھیں جریان کے واسطے بھی ازبس مفید ہے۔

غذا مقوی باہ مولد منی دافع درد کمر مقوی گردہ وغیرہ:

گائے کا گھی اور گائے کا دودھ اور پستے کا تیل پاؤ بھر لیں اور ملا کر پکائیں یہاں تک کہ پاؤ بھر رہ جائے۔ پھر ایک صاف برتن میں رکھ لیں اور ہر روز صبح کو دو تولہ سے چار تولہ تک کھایا کریں۔

غذا مقوی باہ و گردہ مولد منی اور قریب باعتدال:

چنے عمدہ بڑے دانہ کے لیں اور پیاز کے پانی میں بھگوئیں اور سایہ میں خشک کریں اسی طرح سات دفعہ اور کم از کم تین دفعہ کرکے پیس کر مصری ہموزن ملا کر رکھ لیں اور

ایک تولہ صبح کو اور چھ ماشہ رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔

غذا مقوی باہ سرد مزاجوں کے لئے پیاز کا پانی نچوڑا ہوا پاؤ بھر:

شہد خالص پاؤ بھر ملا کر پکائیں کہ پاؤ بھر رہ جائے پھر ڈیڑھ تولہ سے تین تولہ تک گرم پانی یا چائے کے ساتھ سوتے وقت کھایا کریں۔ غذا مقوی باہ مقوی بدن مولد منی اور فربہی لانے والی۔ مغز حب القلقل' مغز بادام شیریں' مغز فندق' مغ اخروٹ پانچ پانچ تولہ' مغز نارجیل' مغز چلغوزہ' سات سات تولہ سب کو الگ الگ کوٹیں پھر اڑسٹھ تولہ قند سفید کا گاڑھا قوام کریں اور ایک ماشہ مشک خالص اور تین ماشہ زعفران عرق کیوڑہ میں حل کر کے اسی قوام میں ملا کر مغزیات مذکورہ بالا خوب ملالیں اور ڈیڑھ تولہ ہر روز کھایا کریں اگر کم قیمت کرنا ہو مشک نہ ڈالیں۔

حلوہ مقوی باہ ومعدہ:

چنے عمدہ پاؤ بھر لیں اور پیاز کے پانی میں یا خالص پانی میں بھگوئیں جب پھول جائیں۔ گائے کے گھی میں بھون لیں پھر برابر ان کے چلغوزہ لیں اور دونوں کو کوٹ کر اتنے شہد میں ملالیں کہ جس میں گندھ جائے پھر مصطگی رومی اور دارچینی قلمی ایک ایک تولہ باریک پیس کر ملالیں اور سینی میں ڈال کر جمائیں اور قتلیاں کاٹ کر رکھ لیں اور دو تولہ سے پانچ تولہ تک کھایا کریں۔

دوا کم خرچ مقوی باہ:

چنے عمدہ بڑے بڑے چھانٹ کر دو تولہ رات کو پانی میں بھگو کر رکھیں صبح کو چنے پانی سے نکال کر ایک ایک کر کے کھالیں بعد ازاں وہ پانی شہد میں ملا کر پی لیں بعض لوگوں کو اس سے بے حد نفع ہوا۔

بطور اختصار چند مقوی باہ غذاؤں کا ذکر

گوشت مرغ۔ گوشت گوسفند نر فربہ۔ پرندوں کا گوشت' نیمر شت انڈا۔ خاص کر دارچینی اور کالی مرچ اور خولنجان کیساتھ یا نمک سلیمانی کے ساتھ۔ مچھلی کے

انڈے چڑوں اور کبوتروں کے سر۔ گھی دودھ۔ دودھ چاول انڈوں کا خریز یعنی خاگینہ۔ معجون زرعونی کا نسخہ۔ کالی مرچ' پیپل' سونٹھ' خرفہ' دارچینی قلمی' لونگ ایک ایک ماشہ' تودری سرخ' تودری سفید' بہمن سفید' بہمن سرخ' بوزیدان' اندرجو شیریں قسط شیریں' ناگرموتھ' بالچھڑ تین تین ماشہ کوٹ چھان کر شہد خالص ساڑھے بارہ تولہ میں ملا کر رکھ لیں اور ایک تولہ روز کھایا کریں یہ معجون طبیعت میں جوش پیدا کریں ہے اور جس کو پیشاب زیادہ آتا ہو اس کو بیحد مفید ہے۔ معجون مقوی باہ مولد منی اعصاب و دماغ:۔ مغز پستہ' مغز چلغوزہ' مغز بادام شیریں' مغز اخروٹ مغز فندق' انجیر' مغز نارجیل' حب السمنہ' تخم خشخاش سفید ایک ایک تولہ' کشمش پانچ تولہ' خوبانی چھ ماشہ خوب کوٹ کر مرہم سا کر کے رکھ لیں۔ پھر بہدانہ دو تولہ حب القرطم تین تولہ' بنولہ تین تولہ' ان تینوں کو کچل کر آدھ سیر پانی میں پکائیں جب جوش خوب آ جائے مل کر چھان کر شہد چوبیس تولہ' قند سفید اڑتالیس تولہ اور وہ پسے ہوئے میوے ملا کر شربت سے گاڑھا قوام کر لیں پھر شقاقل مصری خولنجاں ستاور' تج قلمی ایک ایک تولہ' بسباسہ' لونگ جائفل' عاقرقرحا' مالکنگنی چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر ملا لیں پھر چاندی کے ورق ڈیڑھ ماشہ سونے کے ورق 6 رتی یا گنتی میں بیس عدد ذرا سے شہد میں خوب حل کر کے ملا لیں۔ خوراک ایک تولہ ہر روز دودھ کے ساتھ یا بلا دودھ کے۔ یہ معجون قریب باعتدال ہے ہر مزاج کے موافق ہے اگر اس میں ایک ماشہ فولاد اور ایک ماشہ کچلہ مدبر اور ملا لیں اور ایک تولہ ہر روز ایک مربہ آملہ کے ساتھ کھائیں اور اوپر سے کیوڑہ چار تولہ پئیں اور غذا صبح کو انڈے کا خاگینہ اور شام کو فیرینی جس میں چھوارے بھی پڑے ہوں کھایا کریں اسی طرح ایک چلہ پورا کر لیں اور عورت سے علیحدہ رہیں تو بیرون از قیاس نفع دیکھیں یہ معجون مقوی قلب بھی بہت ہے اس لئے ضعف باہ کو بھی مفید ہے جو ضعف قلب سے ہو۔

معجون مقوی باہ مولا منی اور کم قیمت:

بھونے اور چھلے ہوئے چنوں کا آٹا انڈے کی زردی پانچ عدد پانی میں پکائے جب حلوا سا ہو جائے گائے کا گھی یا جو گھی مل جائے پانچ تولہ' شہد خالص تولہ ملا کر معجون کا سا قوام کر لیں اور چار تولہ روز کھایا کریں مجرب ہے۔

ضعف باہ کی دوسری صورت کا بیان

وہ یہ ہے کہ خواہش نفسانی بحال خود ہو مگر عضو تناسل میں کوئی نقص پڑ جائے اس وجہ سے جماع پر قدرت نہ ہو اس کی کئی صورتیں ہیں۔ایک یہ صرف ضعف اور ڈھیلا پن ہو علاج یہ ہے کہ یہ طلا بنالیں اور حسب ترکیب مندرجہ لگائیں ہڑتال طبقی' سنکھیا سفید' میٹھا تلیا' نوشادر چاول دوائیں دو دو تولہ لیں اور خوب باریک پیس کر گائے کے خالص گھی پاؤ بھر میں ملائیں اور پارہ دو تولہ' اس میں خوب حل کر لیں پھر لوہے کے کڑچھے میں ڈال کر ہلکی آنچ پر پکائیں یہاں تک کہ دوائیں جل کر کوئلہ ہو جائیں پھر اوپر اوپر کا گھی نتھار کر چھان کر شیشی میں رکھ لیں پھر بوقت شب اس میں پھریری ڈبو کر ہلکا ہلکا عضو تناسل پر لگائیں اس طرح کہ حشفہ یعنی سپاری اور نیچے کی جانب جسے سیون کہتے ہیں بچی رہے اور اوپر سے بنگلہ پان اور اگر نہ ملے تو دیسی پان ذرا گرم کر کے لپیٹ دیں اور صبح کو کھول ڈالیں سات یا چودہ روز یا اکیس روز ایسا ہی کریں اور زمانہ استعمال تک ٹھنڈے پانی اور جماع سے پرہیز رکھیں اور اگر اس کے استعمال کے زمانہ میں روٹی اور پنیر غذا رکھیں تو بیحد مفید ہے۔اس طلاء سے تکلیف بہت کم ہوتی ہے اور آبلہ وغیرہ کچھ نہیں ہوتا بعضوں کا بالکل بھی تکلیف نہیں ہوتی اگر کسی کو اتفاقاً تکلیف ہو تو ایک دو دن کا ناغہ کریں یا کافور گائے کے مسکہ میں ملا کر مل دیں اور ایک صورت یہ ہے کہ عضو تناسل میں خم پڑ جائے اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے گرہ کے نرم کرنے کی تدبیر کر لی جائے بعد ازاں قوت کی۔نرم کرنے کی دوا یہ ہے۔

بیج سوسن چھ ماشہ آدھ پاؤ پانی میں پکائیں جب خوب جوش ہو جائے مل کر چھان ر

روغن بابونہ دوتولہ ملا کر پھر پکائیں کہ پانی میں جل کر تیل رہ جائے پھر مرغی کی چربی
بط کی چربی گائے کی نل کا گودا موم زرد دو دو تولہ ملا کر آگ پر رکھ کر ایک ذات کر لیں
اور شیشی میں حفاظت سے رکھ لیں پھر صبح کے وقت گرم کر کے تناسل پر ملیں اور ہاتھ
سے سیدھا کریں اور آدھ گھنٹے کے بعد گل بابونہ اکلیل الملک بنفشہ چھ چھ ماشہ سیر
پانی میں پکا کر چھان کر اس پانی سے دھاریں۔ تین چار دن یا ایک ہفتہ غرض جب
تک کجی دور ہو اس کو استعمال کریں تو پھر قوت کے واسطے وہ طلاء جو پہلی قسم میں گزر
چکا ہے بترکیب مذکور لگائیں نہایت مجرب ہے اور یہ طلاء بھی مفید ہے۔ مغز تخم کرنجوہ'
جائفل' لونگ' عاقرقرحا دو دو ماشہ باریک پیس کر سینڈھ کے دودھ سے گوندھ کر
گولیاں بنالیں پھر وقت ضرورت ذرا سی گولی تین چار بوند چمبیلی کے تیل میں گھس
کر لگائیں اوپر سے بنگلہ پان گرم کر کے باندھ دیں ایک ہفتہ یا چودہ دن ایسا ہی
کریں اور ایک صورت یہ ہے کہ عضو تناسل جڑ میں سے پتلا اور آگے سے موٹا ہو
جائے یہ مرض اکثر جلق یا لواطت سے پیدا ہوتا ہے۔

علاج:

مینڈک کی چربی سوا تولہ' عاقرقرحا ساڑھے دس ماشہ' گائے کا گھی ساڑھے تین تولہ'
اول گھی کو گرم کریں پھر چربی ملا کر تھوڑی دیر تک آنچ پر رکھ کر اتار لیں اور عاقرقرحا
باریک پیس کر ملا کر ایک گھنٹہ تک خوب حل کریں کہ مرہم سا ہو جائے۔ پھر نیم گرم
لیپ کر کے پان رکھ کر کچے سوت سے لپیٹ دیں رات کو لپیٹیں اور صبح کو کھول ڈالیں
ایک ہفتہ تک ایسا ہی کریں۔

تنبیہ:

مینڈک دریائی لینا چاہیے کیونکہ خشکی کے مینڈک کی چربی ناپاک ہے اس کا استعمال
جائز نہیں دیائی کی پہچان یہ ہے کہ اس کی انگلیوں کے بیچ میں پردہ ہوتا ہے جیسا بط کی
انگلیوں میں ہوتا ہے اگر دریائی ملنا دشوار ہو تو بجائے اس کی چربی کے روغن زیتون یا

روغن بلسان یا گائے کی چربی یا مرغی کی چربی یا بط کی چربی ڈالیں۔

اس مرض کے واسطے سینگ کا نسخہ

ہاتھی دانت کا برادہ دو تولہ۔ مالکنگنی کالے تل نو نو ماشہ' آنبہ ہلدی ایک تولہ میدہ لکڑی' مصطگی رومی' دارچینی قلمی' عاقرقرحا تین تین ماشہ' لونگ دو ماشہ' تج پانچ ماشہ کوٹ چھان کر پوٹلی میں باندھ کر تل کے تیل میں بھگو کر گرم کر کے سینگ کریں۔ ایک پوٹلی تین دن کام آسکتی ہے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ پہلے ایک ہفتہ وہ لیپ کریں جس میں مینڈک کی چربی ہے اس کے بعد ایک ہفتہ یا تین دن یہ سینگ کریں اگر کچھ کسر باقی رہے تو ایک ہفتہ یا چودہ دن وہ طلاء لگائیں جو پہلی قسم میں گزرا ہے جس میں نوشادر اور پارہ بھی ہے۔ تیسری قسم ضعف باہ کی یہ ہے کہ خواہش نفسانی بھی کم ہو اور عضو میں بھی فرق ہو اس کے لئے کھانے کی دوا کی بھی ضرورت ہے اور لگانے کی بھی۔ کھانے کی دوائیں قسم اول اور لگانے کی دوئم میں بیان ہوئیں۔ غور کر کے ان ہی میں سے نکال لیں۔

چند کام کی باتیں

باہ کی دوائیں بسا اوقات ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں کچلہ یا اور کوئی زہریلی دوا ہوتی ہے لہٰذا احتیاط رکھیں کہ مقدار سے زیادہ نہ کھائیں اور ایسی جگہ نہ رکھیں جہاں بچوں کا ہاتھ پہنچ جائے مبادا کوئی کھا لے خاص کر طلاء وغیرہ خارجی استعمال کی دواؤں میں ضرور اس کا خیال رکھیں کیونکہ طلے بہت کم زہر سے خالی ہوتے ہیں طلاء کی شیشی پر اس کا نام بلکہ لفظ (زہر) ضرور لکھ دیں۔ اگر کوئی غلطی سے کھانے کی زہریلی دوا یا طلا کھا لے تو سب سے بہتر یہ ہے کہ جس سے وہ دوا یا طلا منگایا ہو اس سے دریافت کریں کہ اس میں کونسا زہر تھا پھر طبیب یا ڈاکٹر سے علاج کرائیں۔

کثرت خواہش نفسانی کا بیان

بعض دفعہ اس خواہش کے کم کرنے کی ضرورت پیش آتی ہیں اس واسطے یہ علاج بھی

لکھا جاتا ہے اگر خواہش نفسانی کی زیادتی بوجہ جوش جوانی اور تجرد کے ہو تو سب سے عمدہ علاج شادی کرنا ہے اور اگر میسر نہ ہو تو یہ دوا کھائیں۔ تخم کاہو۔ تخم خرفہ پینتیس ماشہ دھنیا ساڑھے دس ماشہ، گلنار، گل نیلوفر گل سرخ سات سات ماشہ، کافور ایک ماشہ کوٹ چھان کر اسپغول مسلم ساڑھے دس ماشہ ملا کر سفوف بنالیں اور نو ماشہ ہر روز کھائیں اور شیشے کا ایک ٹکڑا کمر پر گردہ کی جگہ باندھیں اور ترش چیزیں زیادہ کھائیں اور ٹھنڈے پانی سے نہایا کریں بعض لوگوں کو یہ مرض ہوتا ہے کہ اگر جماع کا اتفاق ہو تو بے حد ضعف ہو جاتا ہے یا احتلام کی کثرت ہوتی ہے یا خفیف سا بخار آنے لگتا ہے، اور دماغ پریشان ہوتا ہے ان کا علاج یہ ہے کہ پہلے تولید منی کی کمی کی کوشش کریں بعد ازاں قوت اور غلظت کی اس طرح کہ پہلے وہ سفوف کھائیں جو گرم جریان کے علاج میں بیان ہوا جس میں پہلی دوا گوند ببول ہے اور گائے کی چھاچھ کیساتھ کھایا جاتا ہے اس میں تخم کاہو، گل نیلوفر، تخم خیارین تین تین ماشہ اور بڑھالیں اور کم از کم ایک ماہ تک جماع سے بالکل پرہیز رکھیں اگرچہ اس اثناء میں جریان کی یا کثرت احتلام کی شکایت پیدا ہو بعد ایک ماہ کے غلظت اور قوت کے لئے معجون لبوب بارد یا گاجر کا حلوا مقوی کھائیں ان کے نسخے ضعف باہ کے بیان میں گذر چکے ہیں۔

کثرت احتلام

یہ کبھی گرمی سے ہوتا ہے کبھی سردی سے۔ اس کا علاج وہی ہے جو جریان کا تھا جریان کے باب میں سے غور کر کے نکال لیں اور سوتے وقت سیسے کا ٹکڑا کمر میں گردوں کے برابر باندھنا مجرب ہے فائدہ جماع فعل طبعی ہے اور بقائے نسل کے لئے ضروری ہے مگر کثرت اس کے اتنے امراض پیدا کرتی ہے۔ ضعف بصر، ثقل سماعت چکر، رعشہ، درد کمر، درد گردہ، کثرت پیشاب، ضعف معدہ، ضعف قلب خصوصاً جس کو ضعف بصر یا ضعف معدہ یا سینے کا کوئی مرض ہو اس جماعت نہایت مضر ہے غذا سے

کم از کم تین گھنٹے کے بعد جماع کا عمدہ وقت ہے اور زیادہ پیٹ بھرے پر اور بالکل خلوہ اور تکان میں مضر ہے اور بعد فراغ فوراً پانی لینا سخت مضر ہے خصوصاً اگر ٹھنڈا ہو فائدہ جس کو کثرت جماع سے نقصان پہنچا ہو وہ سردی اور گرمی سے بچے اور سونے میں مشغول ہو اور خون بڑھانے اور خشکی دور کرنے کی تدبیر کرے مثلاً دودھ پئے یا حلوائے گاجر کھائے یا نیمبرشت انڈا یا گوشت کی یخنی استعمال کرے اگر ہاتھ پیروں میں رعشہ محسوس ہو تو دماغ اور کمر پر بلکہ تمام بدن پر چنبیلی کا تیل یا بابونہ تیل ملے اور رعشہ کے لئے دوا مفید ہے شہد دو تولہ لے کر چاندی کے ورق تین عدد اس میں خوب حل کر کے چاٹ لیا کریں جس کو جماع سے ضعف بصارت ہو گیا ہو وہ دماغ پر بکثرت روغن بادام یا روغن بنفشہ یا روغن چنبیلی ملے اور آنکھ پر بالائی باندھے اور گلاب ٹپکائے اگر ہمیشہ بعد جماع کوئی مقوی چیز جیسے دودھ یا حلوائے گاجر یا انڈا کھالیا کریں یا ماء اللحم پی لیا کریں اور ان تدابیر کے پابند ہیں جو ابھی ذکر ہوئیں تو ضعف کی نوبت بھی نہ آئے اور رعشہ وغیرہ کوئی مرض نہ ہو اس بارے میں سب سے عمدہ دودھ ہے جس میں سونٹھ کی ایک گرہ یا چھوارے اوٹا لئے گئے ہوں۔ فائدہ امساک کی زیادہ ہوس اخیر میں نقصان لاتی ہے خصوصاً اگر کچلا یا دھتورہ وغیرہ زہریلی دوائیں کھائی جائیں امساک کے لئے وہ کوئی کافی سمجھیں جو سرعت کے بیان میں مذکور ہوئیں جس میں سونے کے ورق بھی ہیں۔

چند متفرق نسخے

طلاء مقوی اعصاب اور عضو میں درازی اور فربہی لانے والا:

چیونٹے بڑے بڑے سات عدد قبرستان میں سے لائیں۔ ایک ایک کو مار کر فوراً دو تولہ روغن چنبیلی خالص میں ڈالتے جائیں پھر شیشی میں کر کے کاگ مضبوط لگا ایک دن رات بکرے کی مینگنیوں میں دفن کریں پھر نکال کر خوب رگڑیں کہ چیونٹے تیل میں حل ہو جائیں پھر نیم گرم ملیں۔ ترکیب ملنے کی یہ ہے کہ پہلے عضو کو ایک موٹے کپڑے سے خوب ملیں جب سرخی پیدا ہو جائے فوراً یہ تیل مل کر چھوڑ دیں پندرہ بیس روز ایسا ہی کریں۔

دوا مجفف رطوبت و مضیق:

مازو دو ماشہ، شگوفہ اذخر ایک ماشہ کوٹ چھان کر ایک کپڑا گلاب میں بھگو کر اس دوا سے آلودہ کر کے استعمال کریں۔ لڈو مقوی باہ چھوارے چنے بھنے ہوئے پاؤ پاؤ بھر کوٹ چھان کر پیاز کے پانی سے گوندھ کر اخروٹ کے برابر لڈو بنا لیں۔ اور ایک صبح اور ایک شام کو کھا لیا کریں چھوارے کو مع گٹھلی کے کوٹیں یا گٹھلی علیحدہ نکال کر آٹا کر کے ملا لیں۔

معجون نہایت مقوی باہ:

شہد پینتیس تولہ کا قوام کریں۔ بیضہ مرغ بیس عدد ابال کر ان کی زردی نکال لیں اور سفیدی پھینک دیں پھر زردی کو اس شہد میں ملا کر خوب حل کریں کہ معجون سی ہو جائے۔ پھر عاقر قرحا، لونگ، سونٹھ ہر ایک پونے جونتیس ماشہ کوٹ چھان کر ملا لیں اور ایک تولہ ہر روز کھا لیا کریں۔

آتشک

یہ نہایت خبیث مرض ہے اس میں پیشاب کے مقام پر اور اس کے آس پاس آبلے

یا زخم ہو جاتے ہیں اور بہت سوزش ہوتی ہے اس کے آبلے پھیلاؤ میں زیادہ اور ابھار میں کم ہوتے ہیں۔ اور زخموں کے آس پاس نیلا پن یا اودا پن ہوتا ہے۔ اکثر پہلے یہ زخم پیشاب کے مقام سے شروع ہوتے ہیں۔ پھر تمام بدن میں ہوتے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ گٹھیا بھی ہو جاتی ہے۔ یہ مرض کئی کئی پشت تک چلا جاتا ہے۔ اس کے لئے ایک ہفتہ تک دوا پئیں۔ افتیمون پوٹلی میں باندھا ہوا' مہدی خشک' منڈی' برادہ چوب چینی عشبہ برمڈنڈی' ہرن کھری سب پانچ پانچ ماشہ' برگ شاہترہ' بیخ حنظل' بسفائج فستقی چھ چھ ماشہ۔ پوست ہلیلہ زرد پوسٹ بلیلہ کابلی نو نو ماشہ سب کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں پکائیں جب آدھا رہ جائے چھان کر شربت عناب دو تولہ ملا کر پئیں اگر گٹھیا بھی ہو تو اسی میں سورنجان شیریں تین ماشہ اور بڑھا لیں اگر اس سے دست آئیں تو غذا کھچڑی کھائیں ورنہ شوربہ چپاتی۔ بعد سات دن کے یہ گولی کھائیں جمال گوٹہ دودھ میں پکایا ہوا اور بیج کا پردہ نکالا ہوا۔ پرانا ناریل پرانا چھوہارہ سب ایک ایک ماشہ پرانا گڑ ڈیڑھ ماشہ خوب باریک پیس کر جب مرہم سا ہو جائے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور دو گولی روز بوقت صبح تازے پانی کے ساتھ کھائیں اس سے دست ہوں گے ہر دست کے بعد بھی تازہ پانی پئیں اگلے دن گولی نہ کھائیں بلکہ یہ دوا پئیں۔ لعاب ریشہ خطمی پانچ ماشہ پانی میں نکال کر شربت عناب دو تولہ ملا کر پئیں۔ پھر تیسرے دن گولی حسب ترکیب مذکورہ کھائیں اور چوتھے دن ٹھنڈائی اور پانچویں دن گولی اور چھٹے دن ٹھنڈائی استعمال کریں اور احتیاط مناسب ہے کہ ساتویں اور آٹھویں دن بھی ٹھنڈائی پی لیں۔ غذا ان آٹھ دنوں میں سوائے کھچڑی یا ساگودانہ کے اور کچھ نہ ہو اس کے بعد مہینہ بیس روز یہ عرق پئیں۔ چوب چینی برادہ کی ہوئی عشبہ پانچ پانچ تولہ' برگ شاہترہ چرائتہ سرپھوکہ' دانہ الائچی' خورد' پوست ہلیہ زرد' پوست ہلیلہ کابلی' نیل کنٹھی' برمڈنڈی برادہ صندل لین دو دو تولہ سنا مکی تین تولہ رات کو پانچ سیر پانی میں بھگو رکھیں اور صبح کو دو سیر دودھ گائے کا ڈال کر عرق

تین تولہ، سنگجراحت، مغز تخم خیارین، تخم خرفہ تخم کاسنی، خارخسک، نشاستہ نونو ماشہ، گل ارمنی، صمغ عربی، ریوند چینی، حب کاکنج، ست بہروزہ مغز تخم تربوز، دم الاخوین چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر کچی کھانڈ گیارہ تولہ ملا کر نونو ماشہ کی پڑیاں بنالیں۔ پھر ایک پڑیا کھا کر اوپر سے تخم خیارین پانچ ماشہ پانی میں پیس کر چھان کر شربت بزوری بارد دو تولہ ملا کر پئیں پندرہ دن یا کم از کم ہفتہ بھر کھائیں غذا دودھ چاول یا ٹھنڈی ترکاریاں اور گوشت ہو۔ بعد ازاں یہ سفوف کھائیں اگر کچھ ضرورت باقی رہی ہو طباشیر، گندھک زرد سات سات ماشہ، مغز تخم خیارین چودہ ماشہ، تخم خرفہ، کتیرا، ہلدی چار چار رتی، مرکی دو رتی، گلنار چھ رتی زرشک، افیون خالص، زراوند مدحرج ایک ایک ماشہ، تل دھلے ہوئے ساڑھے تیرہ ماشہ کوٹ چھان کر سوتے وقت کھالیا کریں کم از کم پندرہ دن یہ سفوف کھائیں بعد صحت مہینہ بیس دن وہ عرق مصفی پئیں جو آتشک کے بیان میں گزرا جس میں پہلا جزو چوب چینی ہے سوزاک والے کو مرچ کم کھانی چاہیئے اور کنچال کی کلی بہت مفید ہے اور جو پرہیز آتشک کے بیان میں گزرا وہ یہاں بھی ہے۔ پچکاری نافع سوزاک، توتیا کھیل کیا ہوا تین ماشہ، سرمہ پسا ہوا دم الاخوین پھٹکری سفید بریاں، سنگ جراحت چھ چھ ماشہ خوب باریک پیس کر انگور کے پتوں کے پانی اور مہندی کے پتوں کے پانی چھٹانک چھٹانک بھر اور بکری کے دودھ آدھ پاؤ میں ملا کر دوتہ کپڑے میں چھان کر کانچ کی پچکاری سے صبح وشام پچکاری لیں یہ ایک نسخہ چار دن کو کافی ہے توتیا کی کھیل اس طرح ہوتی ہے کہ اس کو پیس کر کسی برتن میں ہلکی آگ پر رکھیں اور چلاتے رہیں جب رنگ ہلکا پڑ جائے کام میں لائیں۔

فائدہ:۔ کبھی سوزاک میں پیشاب کا مقام بند ہو جاتا ہے اس صورت میں گرم پانی سے دھاریں یا بابونہ پانی میں پکا کر دھاریں۔ اگر کسی طرح نہ کھلے ڈاکٹر سے سلائی ڈلوائیں۔

خصیہ کا اوپر کو چڑھ جانا

اس مرض میں چنک بھی ہو جاتی ہے اور پیشاب میں تکلیف ہوتی ہے۔علاج گل بابونہ، اکلیل الملک، تخم کتان۔سبوس گندم دو سیر پانی میں پکا کر دھاریں اور ہینگ مرزنجوش فرفیون، اکلیل الملک گل بابونہ تین تین ماشہ کوٹ چھان کر شہد میں ملا کر نیم گرم لیپ کریں اور معجون کمونی یا جوارش زرعونی کھائیں (طب اکبر) اس کا نسخہ ضعف باہ کے بیان میں گزرا غذا بھی مقوی کھائیں۔

آنت اترنا اور فوطے کا بڑھنا

پیٹ میں آنتوں پر چاروں طرف سے کئی جھلیاں لپٹی ہوئی ہیں ان میں سے بیچ کی ایک جھلی میں فوطوں کے قریب دو سوراخ ہیں۔ان سوراخوں کے بڑ جانے یا پھٹ جانے سے اندر کی جھلی مع آنتوں کے یا بلا آنتوں کے یا اندر کی جھلی بھی پھٹ کر آنتیں فوطوں میں لٹک پڑتی ہیں اس کو آنت اترنا کہتے ہیں عربی میں اس کا نام قیل دفتق ہے اور کبھی فوطوں میں پانی آ جاتا ہے اس کو عربی میں اورہ کہتے ہیں اور کبھی صرف ریاح آ جاتے ہیں اس کو قیلہ ریحی کہتے ہیں اس بحث کو تین قسم میں بیان کیا جاتا ہے۔

قسم اول:

آنت اترنے کے بیان میں یہ مرض بہت بوجھ اٹھانے یا کودنے یا بہت شکم سیری پر جماع کرنے وغیرہ سے ہو جاتا ہے۔

علاج:

چت لیٹ کر آہستہ آہستہ دبا کر اوپر کو چڑھائیں۔اگر دبانے سے نہ چڑھے تو گرم پانی سے دھاریں اور روغن بابونہ گرم کر کے ملیں اور خطمی پانی میں پکا کر باندھیں جب نرم ہو جائے دبا کر اوپر کو چڑھائیں جب چڑھ جائے یہ لیپ کریں تا کہ آئندہ نہ اترے۔گلنار افاقیہ۔مازوے سبز۔ایلوا۔کندر۔جوز السرو۔رال گوگل اجھل سب

چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر سریش ہری مکوہ کے پانی میں پکا کر ملا کر کپڑے پر لگا کر چپکائیں اور پٹی باندھ دیں اور تین روز تک چت لٹائے رکھیں۔ یہ لیپ فتق کی جملہ قسموں کو مفید ہے۔ خواہ آنت اتری ہو یا ریاح ہو یا پانی ہو اور غذا صرف شوربا دیں۔ بعد تین دن کے آہستہ اٹھائیں اور ٹہلنے دیں اور یہ لیپ دوبارہ کریں اور لنگوٹ باندھے رہا کریں۔ ایک تدبیر نہایت مفید یہ ہے کہ ایک پیٹی میں ایک ڈبل پیسہ یا اور کوئی سخت چیز اتنے وزن کی سی لے کر پیٹی کو لنگوٹ کی طرح ایسا باندھیں کہ پیسہ اس جگہ رہے جہاں آنت اترنے کے وقت پھولا پن معلوم ہوتا تھا کہ اس سے وہ جگہ ہر وقت دبی رہے اس سے چند روز میں وہ سوراخ بند ہو جاتا ہے اور آنت اترنے کا اندیشہ بالکل نہیں رہتا۔ اس ترکیب کو تالا لگانا کہتے ہیں۔ ایسی پٹیاں انگریزی بنی ہوئی بھی بکتی ہیں۔

آنت اترنے کے واسطے پینے کی دوا:

معجون فلاسفہ سات ماشہ یا معجون کمونی ایک تولہ کھا کر اوپر سے سونف پانچ ماشہ پانی میں پیس کر گلقند آفتابی دو تولہ ملا کر پئیں۔ معجون فلاسفہ متواتر چند روز تک کھانا جملہ اقسام فتق کو مفید ہے بادی چیزوں سے پرہیز رکھیں۔

قسم دوم:

قیلہ ریحی یعنی فوطے میں ریاح آجانے کے بیان ہیں۔ باجرہ اور نمک اور بھوسی دو دو تولہ لے کر دو پوٹلی بنا کر گلاب میں ڈال کر سینکیں اور دار چینی قلمی پیس کر بابونہ کے تیل میں ملا کر اکثر ملا کریں اور یہ گولی کھایا کریں۔ تخم کرفس۔ انیسون رومی' اسپند مصطگی' زعفران سب سات سات ماشہ' پوست ہلیلہ کابلی پوست ہلیلہ آملہ ساڑھے دس دس ماشہ' سکبینج' گوگل ساڑھے تین تین ماشہ' پودینہ خشک' قسط شیریں نرکچور درونج عقربی اساروں پونے دو دو ماشہ سکبینج اور گوگل کو پانی میں گھول کر باقی دوائیں کوٹ چھان کر ملا کر گولیاں چنے کے برابر بنا لیں اور ساڑھے چار ماشہ ہر روز

پھانک لیا کریں اور معجون فلاسفہ یا معجون ملکونی بھی کافی ہے چند روز کھائیں غذا میں بتھوا اور مولی زیادہ مفید ہے اور بادی چیزوں سے پرہیز ضرور ہے۔

قسم سوم:

فوطوں میں پانی آ جانے کے بیان میں۔پانی کم پیا کریں اور دوا وہی کھائیں جو قبلہ ریحی میں گزری اور یہ لیپ کریں عاقر قرحا دو تولہ۔زیرہ سیاہ ایک تولہ باریک پیس کر مویز منقے چھ تولہ ملا کر اتنا کوٹیں کہ یک ذات ہو کر مثل مرہم کے ہو جائے پھر گرم کر کے صبح و شام لیپ کریں۔جب پانی زیادہ آ جائے تو علاج ڈاکٹر سے نکلوا دینا ہے۔

فائدہ:

چونکہ ان تینوں قسموں کے علاج میں زیادہ فرق نہیں ہر قسم کی علامتیں تفصیل کے ساتھ نہیں بیان کیں۔مختصر سا فرق یہ ہے کہ اگر قسم اول ہو خواہ فقط جھلی لٹک آئی ہو یا مع آنت کے اتری ہو تو مشکل سے اوپر کو چڑھتی ہے اور اگر ریاح ہوں تو ذرا دبانے سے چڑھ جاتی ہے اور اگر پانی ہو تو کسی طرح نہیں چڑھ سکتا اور فوطہ چمکدار معلوم ہوتا ہے اور جلد جلد بڑھتا ہے لنگوٹ باندھے رہنا جملہ اقسام میں مناسب ہے اور حرکت قوی اور بوجھ اٹھانے اور زیادہ چلانے اور بادی چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔فتق کی اور بھی چند قسمیں ہیں جن کا علاج بلا رائے طبیب کے نہیں ہو سکتا۔آنت اترنے کے علاج میں کبھی مسہل کی ضرورت ہوتی ہے اس میں طبیب سے رائے لینا ضروری ہے۔

فائدہ:

کبھی فوطے بڑھ جاتے ہیں بغیر اس کے کہ آنت اترے یا ریاح آ جائیں یا پانی ہو علامت اس کی یہ ہے کہ تکلیف مطلق نہ ہو اور نہ فوطوں کی کھال چمکدار ہو نہ دبانے سے سخت معلوم ہوں۔

علاج:

معجون فلاسفہ کچھ عرصہ تک کھائیں اور پھٹکری سفید تیل میں گھس کر لیپ کرلیں۔دوسرا لیپ:۔پنڈول بیس ماشہ‘شوکران (ایک بوٹی کا نام ہے)دو ماشہ سرکہ میں خوب پیس کر لیپ کریں(اگر شوکران نہ ملے اجوائن خراسانی ڈالیں)یہ مرض بعض مقامات میں کثرت سے ہوتا ہے اور مشکل سے جاتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ شروع ہی میں علاج کریں اور کچھ عرصہ تک نہ چھوڑیں۔

علاج:

ارنڈی کا تیل ملیں کہ اکثر مقام میں مفید ہے اگر اس سے نہ جائے تو طبیب سے پوچھیں۔

فوطوں یا جنگاسوں میں خراش ہو جانا

یہ اکثر پسینے کی شوریت سے ہو جاتا ہے اسی واسطے گرمی کے موسم میں زیادہ ہوتا ہے۔ علاج۔گرم پانی اور صابن سے دھویا کریں تا کہ میل نہ جمے اور سفیدہ کاشغری روغن گل میں ملا کر لگائیں اور اگر خراش بڑھ گیا ہو اور زخم ہو گیا ہو یہ مرہم لگائیں ۔

کندروم الاخوین۔مرکی نو نو ماشہ۔ایلوا مردارسنگ‘ انزروت سات سات ماشہ باریک پیس کر روغن گل سات تو ہ میں ملا کر خوب گھونٹیں کہ مرہم ہو جائے جس کو فوطوں اور جنگاسوں میں پسینہ زیادہ آتا ہو مہندی کا پانی یا سرکہ پانی میں ملا کر لگایا کرے۔

عضو تناسل کا ورم:

اگر اس میں سوزش یا تکلیف زیادہ ہو تو سرکہ اور روغن گل ملا کر ملیں اور اگر زیادہ سوزش نہ ہو تو چھوارے کی گٹھلی اور خطمی سرکہ میں گھس کر لگائیں۔(طب اکبر12منہ)

بہشتی جوہر ضمیمہ اصلی بہشتی گوہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ

سیدنا محمد و الہ وسلم اجمعین

موت اور اس کے متعلقات اور زیارت قبور کا بیان

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کثرت سے موت کو یاد کرو اس لئے کہ وہ یعنی موت کا یاد کرنا گناہ کو دور کرتا ہے اور دنیائے مذموم اور غیر مطلوب اور فضول سے بیزار کرتا ہے یعنی جب انسان موت کو بکثرت یاد کریگا تو دنیا میں جی نہ لگے گا اور طبیعت دنیا کے سامان سے نفرت کرے گی اور زاہد ہو جائیگا اور آخرت کی طلب اور وہاں کی نعمتوں کی خواہش اور وہاں کے دردناک عذاب کا خوف ہو گا پس ضرور ہے کہ نیک اعمال میں ترقی کرے گا اور معاصی سے بچے گا اور تمام نیکیوں کی جڑ زہد ہے یعنی دنیا سے بیزار ہونا جب تک دنیا سے اور اس کی زینت سے علاقہ ترک نہ ہو گا پوری توجہ اللہ کی طرف نہیں ہو سکتی اور بار بار عرض کیا جا چکا ہے کہ امور ضروریہ دنیاویہ جو موقوف علیہا ہیں عبادت کے وہ مطلوب ہیں اور دین میں داخل ہیں لہذا اس مذمت سے وہ خارج ہیں بلکہ جس دنیا کی مذمت کی جاتی ہے اس سے وہ چیزیں مراد ہیں جو حق تعالی سے غافل کریں گو کسی درجے میں ہی جس درجہ کی غفلت ہو گی اسی درجے کی مذمت ہو گی پس معلوم ہوا کہ موت کی یاد اور اس کا دھیان رکھنا اور اس نازک اور عظیم الشان سفر کے لئے توشہ تیار کرنا ہر عاقل پر لازم ہے دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو چوبیس بار روزانہ موت کو یاد کرے تو وہ درجہ شہادت پائے گا سو اگر تم اس کو یاد کرو گے تونگری کی حالت میں تو وہ یاد کرنا اس غنا کو گرا دیگا یعنی جب غنی آدمی موت کا دھیان رکھے گا تو اس غنا کی اس کے نزدیک وقعت نہ رہے گی جو باعث غفلت ہے۔ کیونکہ یہ سمجھے گا کہ عنقریب یہ مال مجھ سے جدا ہونے والا ہے اس سے علاقہ پیدا کرنا کچھ نافع نہیں بلکہ مضر ہے۔ کیونکہ محبوب کا

فراق باعث اذیت ہوتا ہے ہاں وہ کام کرلیں جو وہاں کام آئے جہاں ہمیشہ رہنا ہے پس ان خیالات سے مال کا کچھ برا اثر نہ پڑے گا اور اگر تم اسے فقر اور تنگی کی حالت میں یاد کرو گے تو وہ یاد کرنا تم کو راضی کردے گا تمہاری بسر اوقات یعنی جو کچھ بھی تمہاری تھوڑی سی معاش ہے اسی سے راضی ہو جاؤ گے کہ چند روزہ قیام ہے پھر کیوں غم کریں۔اس کا عوض حق تعالیٰ عنقریب نہایت عمدہ مرحمت فرمائیں گے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک زمین پکارتی ہے ہر دن ستر بار اے بنی آدم کھالو جو چاہو اور جس چیز سے رغبت کرو پس خدا کی قسم البتہ میں ضرور تمہارے گوشت اور تمہارے پوست کھاؤں گی اگر شبہ ہو کہ آواز زمین کی ہم سنتے نہیں تو ہم کو کیا فائدہ جواب یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد عالی سے جب یہ معلوم ہو گیا کہ زمین اس طرح کہتی ہے تو جیسے زمین کی آواز سے دنیا دل پر سرد ہو جاتی ہے اسی طرح اب بھی اثر ہونا چاہئے کسی چیز کے علم کے واسطے یہ کیا ضرور ہے کہ اس کی آواز ہی سے علم ہو بلکہ مقصود تو اس کا علم ہونا ہے خواہ کسی طریق سے ہو مثلاً کوئی شخص دشمن کے لشکر کو آتا دیکھ کر جیسا گھبراتا ہے اور اس سے مدافعت کے سامان کرتا ہے اسی طرح کسی معتبر شخص کے خبر دینے سے بھی گھبراتا ہے۔کیونکہ دونوں صورتوں میں اس کو دشمن کے لشکر کے آنے کا علم ہو گیا جو گھبرانے اور مدافعت کے سامان کا باعث ہے اور کوئی مخبر جناب رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر بلکہ آپ کے برابر بھی نہیں ہو سکتا پس جب اور لوگوں کے کہنے کا اعتبار کیا جاتا ہے تو آپ کے فرمودہ کا بطریق اولیٰ اعتبار ہونا چاہئے کیونکہ آپ نہایت سچے ہیں حدیث میں ہے کفی بالموت واعظا وبالیقین غنا (ترجمہ) یہ ہے کہ کافی ہے موت باعتبار واعظ ہونے کے (یعنی موت کا وعظ کافی ہے کہ جو شخص اس کی یاد رکھے اس کو دنیا سے بے رغبت کرنے کے لئے اور کسی چیز کی حاجت نہیں اور کافی ہے یقین روزی ملنے کا باعتبار غنا کے یعنی جب انسان کو حق

تعالیٰ کے وعدہ پر یقین ہے کہ ہر ذی حیات کو اس انداہ سے جو اس کے حق میں بہتر ہے رزق ضرور دیا جاتا ہے تو یہ کافی غنی ہے ایسا شخص پریشان نہیں ہوسکتا بلکہ جو مال سے غنا حاصل ہے اس سے یہ اعلیٰ ہے کہ اس کو فنا نہیں اور مال کو فنا ہی کیا معلوم ہے کہ جو اس وقت موجود ہے وہ کل بھی باقی رہیگا یا نہیں اور خداوند کریم کے وعدے کو بقا ہے جس قدر کہ رزق موجود ہی ضرور ملے گا۔ خوب سمجھ لو حدیث میں ہے کہ جو شخص پسند کرتا ہے حق تعالیٰ سے ملنا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے وصال چاہتے ہیں اور جو حق تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اور دنیا کے مال وجاہ اور سازوسامان سے جدائی نہیں چاہتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند فرماتے ہیں اور ظاہر ہے کہ بغیر موت کے خدائے تعالیٰ سے ملاقات غیر ممکن ہے پس موت چونکہ ذریعہ ملاقات محبوب ہے لہذا مومن کو محبوب ہونی چاہئے اور ایسے سامان پیدا کرے جس سے موت ناگوار نہ ہو۔ یعنی نیک اعمال کرے تاکہ بہشت کی خوشی میں موت محبوب معلوم ہو اور معاصی سے اجتناب کرے تاکہ موت مبغوض نہ معلوم ہو کیونکہ گنہگار کو بوجہ خوف عذاب شدید موت سے نفرت ہوتی ہے اس لئے کہ موت کے بعد عذاب ہوتا ہے اور نیک بخت کو بھی گو عذاب کا خوف ہوتا ہے اور جنت کی بھی امید ہوتی ہے۔ مگر تجربہ ہے کہ نیک بخت کو باوجود اس دہشت کے موت سے نفرت نہیں ہوتی اور پریشانی نہیں ہوتی اور امید کا اثر بمقابلہ خوف کے غالب ہو جاتا ہے اور اسی طرح یہ بھی تجربہ ہے کہ کافر و فاسق پر اثر امید کا غالب نہیں ہوتا اس لئے وہ موت سے گھبراتا ہے حدیث میں ہے جو نہلائے مردے کو پس ڈھک لے اس کو یعنی کوئی بری بات مثلاً صورت کا بگڑ جانا وغیرہ ظاہر ہو۔ اور اس کے متعلق پورے احکام بہشتی زیور حصہ دوم میں گذر چکے ہیں وہاں ضرور دیکھ لینا چاہئے۔ چھپائیگا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ یعنی آخرت میں گناہوں کی وجہ سے اس کی رسوائی نہ ہوگی۔ اور جو کفن دے مردے کو تو اللہ تعالیٰ اس کو سندس جو ایک باریک ریشمی کپڑے کا نام ہے پہنادیگا۔ آخرت میں بعض جاہل

مردے کے کام سے ڈرتے ہیں اور اس کو منحوس سمجھتے ہیں یہ سخت بیہودہ بات ہے کیا
ان کو مرنا نہیں چاہئے کہ خوب مردے کی خدمت کو انجام دے اور ثواب جزیل
حاصل کرے اور اپنا مرنا یاد کرے کہ اگر ہم سے بھی لوگ ایسے بچیں جیسے کہ ہم بچتے
ہیں تو ہمارے جنازے کی کیا کیفیت ہوگی اور عجب نہیں کہ حق تعالی بدلہ دینے کو اس
کو ایسے ہی لوگوں کے حوالے کر دیں۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو غسل دے مردے کو اور اسے کفن دے اور اس کے
حنوط لگائے حنوط ایک قسم کی مرکب خوشبو کا نام ہے۔ اس کے بجائے کافی ہو اور
اٹھائے اس کے جنازہ کو اور اس پر نماز پڑھے اور نہ افشا کرے اس کی وہ بری بت جو
دیکھے اس سے دور ہو جائے گا اپنے گناہوں سے اس طرح جیسے کہ اس دن جبکہ اس
کی ماں نے اس کو جنا تھا گناہوں سے دور تھا یعنی معاف ہو جائیں گے۔ علی ما قالوا
حدیث میں ہے جو نہلا دے مردے کو پس چھپا لے اسکے عیب کو تو اس کے چالیس
کبیرہ (یعنی صغائر میں جو بڑے صغائر ہیں) معاف کر دیئے جائیں گے اور جو
اسے کفن دے اللہ تعالی اس کو جنت کا سندس اور استبرق پہنا دے گا اور جو میت کے
لئے قبر کھودے پس اس کو اس میں دفن کرے جاری فرمائے گا اللہ تعالی اس شخص کے
لئے اس قدر اجر جو مثل اس مکان کے ثواب کے ہوگا جس میں قیام تک اس شخص کو
رکھتا یعنی اس کو اس قدر اجر ملے گا جتنا کہ اس مردے کو رہنے کے لئے مکان عاریت
دینے کا اجر ملتا واضح ہو کہ جس قدر فضیلت اور ثواب مردے کی خدمت کا اس وقت
تک بیان کیا گیا سب اس صورت میں ہے جبکہ محض اللہ تعالی کے واسطے خدمت کی
جائے۔ ریا ء اجرت وغیرہ مقصود نہ ہو اور اگر اجرت لی تو ثواب نہ ہوگا اگرچہ اجرت
لینا جائز ہے گناہ نہیں مگر جواز اجرت امر دیگر ہے اور ثواب امر دیگر اور تمام دینی کام
جو اجرت لیکر کیے جاتے ہیں۔ بعضے تو ایسے ہیں جن پر اجرت لینا حرام ہے اور ان کا
ثواب بھی نہیں ہوتا اور بعضے ایسے ہیں جن پر اجرت لینا جائز ہے اور مال حلال ہے

مگر ثواب نہیں ہوتا خوب تحقیق کر کے اس پر عمل درآمد کرنا چاہئے یہ موقعہ تفصیل کا نہیں ہے مگر ان امور کے متعلق ایک مفید ضروری بات عرض کرتا ہوں تا کہ اہل بصیرت کو تنبیہ ہو۔ وہ یہ ہے کہ جن اعمال دینیہ پر اجرت لینا جائز ہے ان کے کرنے سے بالکل ثواب نہیں ملتا مگر بچند شرائط ثواب بھی ملے گا خوب غور سے سنو کوئی غریب آدمی جس کی بسر اوقات اور نفقات واجبہ کا سوائے اس اجرت کے اور کوئی ذریعہ نہیں رہ بقدر حاجت ضروریہ دینی کام کر کے اجرت لے اور یہ خیال کرے سچی نیت سے کہ اگر ذریعہ معیشت اور کوئی ہوتا تو میں ہرگز اجرت نہ لیتا اور حسبۃً اللہ کام کرتا یا اب حق تعالیٰ کوئی ذریعہ ایسا پیدا کریں تو میں اجرت چھوڑ دوں اور مفت کام کروں تو ایسے شخص کو دینی خدمت کا ثواب ملے گا کیونکہ اس کی نیت اشاعت دین ہے مگر معاش کی ضرورت مجبور کرتی ہے۔ اور چونکہ طلب معاش بھی ضروری ہے اور اس کا حاصل کرنا بھی ادائے حکم الٰہی ہے اس لئے اس نیت یعنی تحصیل معاش بھی ضروری ہے اور اس کا حاصل کرنا بھی ادائے حکم الٰہی ہے اسلئے اس نیت یعنی تحصیل معاش کا بھی ثواب ملے گا اور نیت بخیر ہونے سے یہ دونوں ثواب ملیں گے مگر ان قیود پر نظر غائر کر کے عمل کرنا چاہئے خواہ مخواہ کے خرچ بڑھا لینا اور غیر ضروری اخراجات کو ضروری سمجھ لینا اور اس پر حیلہ کرنا اس عالم غیب کے ہاں نہیں چلے گا وہ دل کے ارادوں سے خوب واقف ہے یہ تدقیق نہایت تحقیق کے ساتھ قلم بند کی گئی ہے اور ماخوذ اس کا شامی وغیرہ ہے اور ظاہر ہے کہ جس میں توکل کے شرائط جمع ہوں اور پھر وہ نیک کام پر اجرت لے تو اگر وہ ان تینوں کو جمع کر لے جن کے اجتماع سے ثواب تحریر ہوا ہے تب بھی اس کو ثواب ملے گا مگر توکل کی فضیلت فوت ہو جائے گی تـامل فانہ دقیق مسلمانوں کو خصوصاً ان میں سے اہل علم کو اس بات میں خاص توجہ و احتیاط کی ضرورت ہے کہ خالق اکبر کے دین کی خدمت کر کے اس کی رضا حاصل نہ کرنا اور بغیر کسی سخت مجبوری کے ایک منفعت قلیلہ عاجلہ پر نظر کرنا کیا حق تعالیٰ کے ساتھ کسی

جنازہ زمین پر رکھ دیا جائے اور زیادہ پورا کرنے والا پیانہ ثواب کا وہ ہے جو تین بار اس پر مٹھی بھر کر خاک ڈالے یعنی ایسے شخص کو خوب ثواب ملے گا حدیث میں ہے کہ اپنے مردوں کو نیک قوم کے درمیان میں دفن کرو اس لئے کہ بیشک مردہ اذیت پاتا ہے بوجہ برے پڑوسی کے یعنی فاسقوں یا کافروں کی قبروں کے درمیان ہونے سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے اور صورت اذیت کی یہ ہے کہ فساق و کنار پر عذاب ہوتا ہے اور وہ اس کی وجہ سے روتے اور چلاتے ہیں اس واویلا کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے جیسا کہ اذیت پاتا ہے زندہ بوجہ برے پڑوسی کے حدیث میں ہے کہ جنازہ کے ہمراہ کثرت سے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ پڑھو جنازے کے ہمراہ اگر ذکر کرے تو آہستہ کرے اس لئے کہ زور سے ذکر کرنا جنازے کے ساتھ شامی میں مکروہ لکھا ہے صحیح حدیث میں ہے جس کو حاکم نے روایت کیا ہے ہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے ایک خاص وجہ سے جواب باقی نہیں رہی آگاہ ہو جاؤ پس اب زیارت کرو ان کی یعنی قبروں کی اس لئے کہ وہ زیارت قبور نرم کرتی ہے دل کو اور دل کی نرمی سے نیکیاں عمل میں آتی ہیں اور رلاتی ہے ہر آنکھ کو اور یاد دلاتی ہے آخرت کو اور تم نہ کہو غیر مشروع بات قبر پر حدیث میں ہے میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے پس اب ان کی زیارت کرو اس لئے کہ وہ زیارت بے رغبت کرتی ہے دنیا سے اور یاد دلاتی ہے آخرت کو زیارت قبور سنت ہے اور خاص کر جمعہ کے روز اور حدیث میں ہے کہ جو ہر جمعہ کو والدین کی یا والد یا والدہ کی قبر کی زیارت کرے تو اس کی مغفرت کی جائے گی اور وہ خدمت گزار والدین کا لکھ دیا جائے گا۔ نامہ اعمال میں رواہ البیہقی مرسلاً اگر قبر کا طواف کرنا بوسہ لینا منع ہے خواہ کسی نبی کی قبر ہو یا ولی کی یا کسی کی ہو اور قبروں پر جا کر اول اس طرح سلام کرے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ جیسا کہ ترمذی

اور طبرانی میں یہ الفاظ سلام موتی کے لئے آئے ہیں اور قبلہ کی طرف پشت کر کے اور میت کی جانب منہ کر کے قرآن مجید پڑھے جس قدر ہو سکے حدیث میں ہے کہ جو قبروں پر گزرے اور سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھ کر مردے کو بخشے تو موافق شمار مردوں کے اس کو بھی ثواب دیا جائے گا۔ نیز حدیث میں ہے کہ جو قبرستان میں داخل ہو پھر سورہ الحمد شریف اور سورہ اخلاص سورہ تکاثر پڑھ کر اس ثواب اہل قبرستان کو بخشے مردے اس کی شفاعت کریں گے اور نیز حدیث میں ہے کہ جو کوئی سورہ یٰسین قبرستان میں پڑھے تو مردوں کے عذاب میں اللہ تعالیٰ تخفیف فرمائے گا۔ اور پڑھنے والے کو بے شمار ان مردوں کے ثواب ملے گا یہ تینوں حدیثیں مع سند ذیل میں عربی میں لکھدی ہیں حدیث میں ہے کہ نہیں ہے کوئی مرد کہ گزرے کسی ایسے شخص کو قبر پر جسے وہ دنیا میں پہچانتا تھا پھر اس پر سلام کرے مگر یہ بات ہے کہ وہ میت اس کو پہچان کسی ایسے شخص کی قبر پر جسے وہ دنیا میں پہچانتا تھا پھر اس پر سلام کرے مگر یہ بات ہے کہ وہ میت اس کو پہچان لیتا ہے اور اس کو سلام کا جواب دیتا ہے گو اس جواب کو سلام کرنے والا نہیں سنتا۔ اکرج ابو محمد لسموقندی فی فضائل قل هو الله احد عن علی مرفوعا من صرعلی المقابر وقراقل هو الله احد احد عشر مرة ثم وهب اجره للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات اخرج ابوالقاسم سعد بن علی الزنجانی فی فوائده عن ابوهریره مرفوعا من ذحل المقابر ثم قراء فاتحته الکتاب وقل هو الله احد والهلم التکاثر ثم قال اللهم انی جعلت ثواب ماقرات من کلامک لاهل المقابرهن المومنین والمومنات کانو اشفعاء له الی الله تعالیٰ اکرج عبدالعزیز صاحب الخلال بسنده عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال من دخل المقابر فقلا سوره یسین خقف الله عنهم وکان له بعد دمن فیها حسنات هذا

احادیث اور دھا الامام السیرطی فی شرح الصدو بشرح احوال الموتی والقبور مطبوعہ مصر قال المعلق علی رسالتہ بھشتی گوھر الحدیث الاول الثالث یہ لاف ظاھرا علی ان الثواب الحاصل من الاحیاء للاموات یصل الیھم علی لسواء ولا یتجزی تاصل بیان کیا ابو محمد سمرقندی نے فضائل میں قل ھو اللہ احد کے روایت کر کے حضرت علی سے مرفوعا کہ جو شخص گزرے قبرستان میں اور پڑھے گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ اور پھر اس کا ثواب بخش دے مردوں کو تو اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنے اس قبرستان میں مردے دفن ہوئے ہیں ابو القاسم سعد بن علی زنجانی حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ جو شخص داخل ہو قبرستان میں اور پڑھے الحمد شریف اور قل ھو اللہ احد اور الھکم التکاثر پھر کہے اے اللہ میں نے تیرے کلام کی قرات کی ثواب اسی قبرستان کے ایماندار مرد اور عورتوں کو بخشا تو وہ سب اللہ تعالیٰ کے ہاں اسکی شفاعت کرنیوالے ہونگے۔ بیان کیا عبدالعزیز صاحب خلال نے اپنی سند سے بوساطتہ حضرت انس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو آتے قبرستان میں پھر پڑھے سورۃ یٰسین تو خدا اس کی برکت سے اہل قبور کے عذاب میں تخفیف کر دیتا ہے اور اس کے پڑھنے والے کو اتنا ثواب ملتا ہے جتنے اس قبرستان میں مردے ہیں ان حدیثوں کو بیان کیا جلال الدین سیوطی نے کتاب شرح الصدور میں مطبوعہ مصر کہا تعلیق کرنے والے رسالہ بہشتی گوہر پر کہ پہلی اور تیسری حدیث بظاہر دلالت کرتی ہے۔ زندوں کی طرف سے ثواب پہنچے پر مردوں کو برابر بغیر تقسیم کے۔ مسائل **سوال** جماعت میں امام کے قرات شروع کرنے کے بعد کوئی شخص آ کر شریک ہو تو اب اس کو ثناء یعنی سبحانک اللھم پڑھنا چاہئے یا نہیں اگر چاہئے تو نیت باندھنے کے ساتھ ہی یا کس وقت جواب نہیں پڑھنا چاہئے۔ **سوال**: کوئی شخص رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہو اب رکعت تو اس کو مل گئی مگر ثنا فوت ہو گئی اب اس کو دوسری رکعت میں ثناء

پڑھنی چاہئے یا کسی اور رکعت میں یا ذمہ سے ساقط ہوگئی جواب کہیں نہ پڑھے۔
سوال: رکوع کی تسبیح سہو سے سجدے میں کہی یعنی بجائے سبحان ربی الاعلی کے سبحان ربی العظیم کہتا رہا یا برعکس اس کے تو سجدہ سہو تو نہ ہوگا یا نماز میں کوئی خرابی تو نہ ہوگی۔
جواب: اس سے ترک سنت ہوا اس سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔ **سوال**: رکوع کی تسبیح سجدہ سہو میں کہہ چکا تھا اور پھر سجدہ ہی میں خیال آیا کہ یہ رکوع کی تسبیح ہے تو اب سجدہ کی تسبیح یاد آنے پر کہنا چاہئے یا رکوع کی تسبیح کافی ہوگی۔ جواب: اگر امام یا منفرد ہے تو تسبیح سجدہ کی کہہ لے اور اگر مقتدی ہے تو امام کے ساتھ اٹھ کھڑا ہو۔
سوال: نماز میں جمائی جب نہ رکے تو منہ میں ہاتھ دے لینا چاہئے یا نہیں۔ جواب: جب ویسے نہ رکے تو ہاتھ سے روک لینا جائز ہے۔ **سوال**: ٹوپی اگر سجدے میں گر پڑے تو اسے پھر ہاتھ سے اٹھا کر سر پر رکھ لینا چاہئے یا ننگے سر نماز پڑھے۔ جواب: سر پر رکھ لینا بہتر ہے اگر عمل کثیرہ کی ضرورت نہ پڑے۔ **سوال**: نماز میں سورح فاتحہ کے بعد جب کوئی سورت شروع کرے تو بسم اللہ کہہ کر شروع کرے اگر دور رکوع والی سورت پڑھے تو شروع سورت پر بسم اللہ کہے اور دوسری رکعت میں جب اسی سورت کا دوسرا رکوع کرے تو بسم اللہ کہے یا نہیں جواب سورت کے شروع میں مندوب ہے اور رکوع پر نہیں۔ واللہ اعلم۔

(کتبہ اشرف علی تھانوی)

مسئلہ نمبر س: امام کو بغیر کسی ضرورت کے محراب کے سوا اور کسی جگہ مسجد میں کھڑا ہونا مکروہ ہے مگر محراب میں کھڑے ہونے کے وقت پیر باہر ہونے چاہئیں' مسئلہ نمبر س جو دعوت نامہ آوری کے لئے کی جائے تو اس کا قبول نہ کرنا بہتر ہے۔ مسئلہ نمبر ش: گواہی پر اجرت لینا حرام ہے لیکن گواہ کو بقدر ضرورت اپنے اور اپنے اہل وعیال کے خرچ لے لینا جائز ہے بقدر اس وقت کے جو صرف ہوا ہے جبکہ اس کے پاس کوئی ذریعہ معاش نہ ہو۔ مسئلہ نمبر ص: اگر مجلس دعوت میں کوئی امر خلاف

شرع ہو سو اگر وہاں جانے کے قبل معلوم ہو جائے تو دعوت قبول نہ کرے البتہ اگر قوی
امید ہو کہ میرے جانے سے بوجہ میری شرم اور لحاظ کے وہ امر موقوف ہو جائے گا تو
جانا بہتر ہے اور اگر معلوم نہ تھا اور چلا گیا اور وہاں جا کر دیکھا سو اگر یہ شخص مقتدائے
دین ہے تب تو لوٹ آئے اور اگر مقتدا نہیں عوام الناس سے ہے سو اگر عین کھانے
کے موقع پر وہ امر خلاف شرع ہے تو وہاں نہ بیٹھے اور اگر دوسرے موقع پر ہے تو خیر
مجبوری بیٹھ جائے اور بہتر ہے کہ صاحب مکان کو فہمائش کرے اور اگر اس قدر ہمت
نہ ہو تو صبر کرے اور دل سے اسے برا سمجھے اور اگر کوئی شخص مقتدائے دین نہ ہو لیکن
ذی اثر و صاحب وجاہت ہو کہ لوگ اس کے افعال کا اتباع کرتے ہوں تو وہ بھی
اس مسئلہ میں مقتدائے دین کے حکم میں ہے۔ مسئلہ نمبر ض: بعض سودی بنکوں
میں روپیہ امانۃً جمع کر دیتے ہیں اور اس کا نفع نہیں لیتے سو چونکہ بالیقین بنک میں
روپیہ بعینہٖ محفوظ نہیں رہتا کاروبار میں لگا رہتا ہے اس لئے وہ امانت نہیں رہتا بلکہ
قرض ہو جاتا ہے اور اگر اس شخص نے سود نہیں لیا۔ مگر سود لینے والوں کی اعانت قرض
سے کی اور اعانت گناہ کی گناہ ہے اس لئے روپیہ داخل کرنا بھی درست نہیں یعنی یہ
جمع کرنا بھی ایسا ہی ہے جیسے سود لینے کے لئے جمع کرنا رق۔ مسئلہ نمبر ط: جو
شخص پاخانہ پھر رہا جو پیشاب کر رہا ہو اس کو سلام کرنا حرام ہے اور اس کا جواب دینا
بھی جائز نہیں۔ مسئلہ نمبر ظ: اگر کوئی شخص چند لوگوں میں کسی کا نام لیکر سلام
کرے مثلاً یوں کہے اسلام علیک یا زید تو جس کو سلام کیا ہے اس کے سوا کوئی اور
جواب دیوے تو وہ جواب نہ سمجھا جائے گا اور جس کو سلام کیا ہے اس کے ذمہ جواب
فرض باقی رہے گا اگر جواب نہ دیگا تو گنہگار ہو گا مگر اس طرح سلام کرنا خلاف سنت
ہے سنت کا طریق یہ ہے کہ جماعت میں کسی کو خاص کرنہ کرے اور السلام علیکم کہے
(مولف) اور اگر کسی ایک ہی شخص کو سلام کرنا ہو جب بھی یہی لفظ استعمال کرے اور
اسی طرح جواب میں بھی خواہ جواب جس کو دیا ہے ایک ہی شخص ہو یا زیادہ ہوں و

علیکم السلام کہنا چاہئے مسئلہ نمبر ع :سوار کو پیدل چلنے والے کو سلام کرنا چاہئے اور جو کھڑا ہو وہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے سے لوگ بہت سے لوگوں کو سلام کریں اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور ان سب صورتوں میں اگر بالعکس کرے مثلاً بہت سے لوگ تھوڑوں کو اور بڑا چھوٹے کو سلام کرے تو یہ بھی جائز ہے مگر بہتر وہی ہے جو پہلے بیان ہوا۔ مسئلہ نمبر غ: غیر محرم مرد کے لئے کسی جوان یا درمیانی عمر کی عورت کو سلام کرنا ممنوع ہے اسی طرح خطوں میں لکھ کر بھیجنا یا کسی کے ذریعہ سے کہلا کر بھیجنا اور اسی طرح نامحرم عورتوں کے لئے مردوں کو سلام کرنا بھی ممنوع ہے اس لئے کہ ان صورتوں میں سخت فتنہ کا اندیشہ ہے اور فتنہ کا سبب بھی فتنہ ہوتا ہے ہاں اگر کسی بڈھی عورت کو یا بڈھے مرد کو سلام کیا جائے تو مضائقہ نہیں مگر غیر محارم سے ایسے تعلقات رکھنا ایسی حالت میں بھی بہتر نہیں ہاں جہاں کوئی خصوصیت اس کی مقتضی ہو اور احتمال فتنہ کا نہ ہو تو وہ اور بات ہے۔ مسئلہ نمبر ز ژ: جب تک کوئی خاص ضرورت نہ ہو کافروں کو سلام نہ کرے اور اسی طرح فاسقوں کو بھی اور جب کوئی حاجت ضروری ہو تو مضائقہ نہیں اور اگر اس کے سلام اور کلام کرنے سے ان کے ہدایت پر آنے کی امید ہو تو بھی سلام کرے۔ مسئلہ نمبر ژ ژ: جو لوگ علمی مذاکرہ کر رہے یعنی مسائل کی گفتگو کرتے ہوں پڑھتے پڑھاتے ہوں یا ان میں سے ایک علمی گفتگو کر رہا ہو اور باقی سن رہے تو ان کو سلام نہ کرے اگر کریگا تو گنہگار ہو گا اور اسی طرح تکبیر اور اذان کے وقت بھی موذن یا غیر موذن کو سلام کرنا مکروہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ ان تینوں صورتوں میں جواب نہ دے۔

ضمیمہ ثانیہ بہشتی گوہر مسماۃ بہ تعدیل حقوق الوالدین

از جانب محشی بہشتی گوہر التماس ہے کہ یہ مضمون جو بعنوان ضمیمہ ثانیہ درج کیا جاتا ہے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کا تحریر فرمودہ ہے جس میں والدین کے حقوق کی تحقیق و تفصیل کی گئی ہے ہر چند کہ بہشتی زیور حصہ پنجم میں بضمن حقوق، حقوق

والدین کا بھی اجمال تذکرہ آچکا ہے لیکن چونکہ وہ مشترک تھا عورتوں اور مردوں کے درمیان اور اس موجودہ مضمون کا تعلق زیادہ تر مردوں سے ہے اس لئے بہشتی گوہر میں اس کا ملحق کرنا مناسب معلوم ہو پس اس کو حصہ پنجم بہشتی زیور کا تتمہ سمجھنا چاہئے اور مضمون مذکور یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ قال اللّٰہ تعالٰی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ الآیۃ (ترجمہ) اللہ تعالٰی تم کو حکم دیتے ہیں کہ امانتیں امانت والوں کو ادا کرا دو اور جب تم لوگوں میں حکم کرو انصاف سے حکم کرو۔ اس آیت کے عموم سے دو حکم مفہوم ہوئے ایک یہ ہے کہ اہل حقوق کو ان کے حقوق واجبہ ادا کرنا واجب ہے دوسرے ایک حق کے لئے دوسرے شخص کا حق ضائع کرنا ناجائز ہے۔ ان دونوں حکم کلی کے متعلقات میں سے وہ خاص دو جزئی مواقع بھی ہیں جن کے متعلق اس وقت تحقیق کرنے کا قصد ہے۔ ایک ان میں والدین کے حقوق واجبہ وغیرہ واجبہ کی تعیین ہے دوسرے والدین کے حقوق اور زوجہ یا اولاد کے حقوق میں تعارض اور تزاحم کے وقت ان حقوق کی تعدیل ہے اور ضرورت اس تحقیق کی یہ ہوئی کہ واقعات غیر محصورہ سے معلوم ہوا کہ جس طرح بعض بے قید لوگ والدین کے حق میں تفریط کرتے ہیں اور ان کے وجوب اطاعت کی نصوص نظر انداز کرتے ہیں اور ان کے حقوق کا وبال اپنے سر پر لیتے ہیں اسی طرح بعضے دیندار والدین کے حق میں افراط کرتے ہیں جس سے دوسرے صاحب حق کے حقوق مثلاً زوجہ کے یا اولاد کے تلف ہوتے ہیں اور ان کے وجوب ورعایت کی نصوص کو نظر انداز کرتے ہیں اور ان کے اتلاف حقوق کا وبال اپنے سر پر لیتے ہیں اور بعضے کسی صاحب کا حق تو ضائع نہیں کرتے لیکن حقوق غیر واجب کو واجب سمجھ کر ان کے ادا کا قصد کرتے ہیں اور چونکہ بعض اوقات ان کا تحمل نہیں ہوتا اس لئے تنگ ہوتے ہیں اور اس سے وسوسہ ہونے لگتا ہے کہ بعض احکام شرعیہ میں

نا قابل برداشت سختی اور تنگی ہے اس طرح سے ان بیچاروں کے دین کو ضرور پہنچتا ہے اور اس حیثیت سے اس کو بھی صاحب حق کے حقوق واجبہ ضائع کرنے میں داخل کر سکتے ہیں اور وہ صاحب حق اس شخص کا نفس ہے کہ اس کے بھی بعض حقوق واجب ہیں کما قال صلی اللہ علیه وسلم ان لنفسک علیک حقًا اور ان حقوق واجبہ میں سے سب سے بڑھ کر حفاظت اپنے دین کی ہے۔ پس جب والدین کے حق غیر واجب کو واجب سمجھنا مفضی ہوا اس معصیت مذکورہ کی طرف اس لئے حقوق واجبہ کا امتیاز واجب ہوا۔ اس امتیاز کے بعد پھر اگر عملاً ان حقوق کا التزام کرے گا مگر اعتقاد واجب نہ سمجھے گا تو وہ محذور تو لازم نہ آئے گا اس تنگی کو اپنے ہاتھوں کی خریدی ہوئی سمجھے گا۔ اور جب تک برداشت کریگا اس کی عالی ہمتی ہے اور اس تصور میں بھی ایک گونہ حظ ہوگا کہ میں باوجود میرے ذمہ نہ ہونے کے اس کا تحمل کرتا ہوں اور جب چاہے گا سبکدوش ہو جائے گا۔ غرض علم احکام میں ہر طرح کی مصلحت ہی مصلحت ہے اور جہل میں ہر طرح کی مضرت ہی مضرت ہے پس اسی تمیز کی غرض سے یہ چند سطور لکھتا ہوں اب اس تمہید کے بعد اول اس کے متعلق ضروری روایات حدیثیہ وفقہیہ جمع کر کے پھر ان سے جو احکام ماخوذ ہوتے ہیں ان کی تقریر کر دوں گا اور اگر اس کی تعدیل حقوق والدین کے لقب سے تو نامزد کیا جائے تو نازیبا نہیں۔ واللہ المستعان وعلیه التکلان.

فی المشکوة عن ابن ابی عمر قال کانت تحتی امراۃ اجها وکان عمر یکر مها فقال طلقها فابیت فاتی عمر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فذکر ذلک له فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم طلقها رواہ الترمذی فی المرقاۃ طلقها امرتدب اووجوب ان کان هناک باعث اخروقال امام الغزالی فی الاحیاء ج کشوری فی هذ الحدیث فهذ ایدل علی ان حق الوالحد مقدم وتکن والدیکر مها

الابغرض فاسد مثل عمر فای لمشکوۃ عن معاذ قال اوصافی رسول
الله صلی لله علیه وآله وسلم وساق الحدیث وفیه لاتعقن والدیک
وان امراک ان تخرج من اهلک ومالک الحدیث فی المرقاۃ
شرط للمبانعه باعتبار الاکمل ایضا اماباعتبار اصل الجواز فلایلزمه
طلاق زوجه امراۃ بقرانها وان تاذیابقاء هایذاء شدید الانه قدیحصل
ره ضوربها فلاتکلف لاجهما اذمن شان شفقتها انهالوتحققاذلک
لم یامراه به فالزامهاله بدمع ذلک حمق منهما ولایلتفت الیه
وکذلک اخراج ماله انتهی مختصرا قلت وقرینة علی کونه
للمبالغة اترانه بقوله علیه السلام فی ذلک الحدیث لاتشرک بالله
وان قتلت اوحرقت فهذ اللمبالغة قطعا والافنفس الجواز یتلفظ
کلمة الکفروان یفعل ما یقتضی الکفرثابت بقوله تعالیٰ من کفر
بالله من بعد ایمانه الامن اکره الایة فافهم فی المشکوۃ عن ابن
عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم من اصبح
مطیعا الله فی والدیه الحدیث وفیه قال رجل وان ظلماه قال وان
ظلماء رواه البیقی فی شعب الایمان فی المرقاۃ فی والدیه ای فی
حقهما وفیه ان طاعة الوالدین لم تکن طاعة مستقلة بل هی طاعة
الله التی بلغت توصیتها من الله تعالیٰ بحسب طاعتهما الطاعة الی
ان قال ویویده انه وردلاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق وفیها وان
ظلماء قال الطیبی یراد بالظلم مایتعلق بالامور الدینویة لا الاخرویة
قلت وقوله صلی الله علیه وسلم هذاوان ظلماء کقوله علیه السلام
فی الضاء المصدق ارصوا مصدقیکم وان ظلمستم رواه ابودائود
لقوله علیه السلام فیهم وان ظلموا فعلیهم الحدیث رواه ابودائود

ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال لیس للاب من مال ابنه شی
الاان یحتاج الیه من طعام اوشراب اوکسوة قال محمد وبه ناخذ
وهو قول ابی حنیفة فی کنزالعمال عن الحاکم وغیره ان اولادکم
هبة اللہ تعالیٰ لکم یهب لمن یشاء اناثا ویهب لمن یشاء الذکور فهم
واموالهم لکم اذااحتجتم الیها اه قلب دل قوله علیه السلام فی
الحدیث اذااحتجتم علی تقلید امام محمد قول عائشة ان اولادکم
من کسبکم بما اذا کان محتاجا ویلزم التقلید کونه دینا علیه اذا
اخذ من غیر حاجة کما هو ظاهر قلت وایضافسر ابوبکر الصدیق
بهذا قوله علیه السلام انت ومالک لابیک قال ابوبکر و انما یعنی
بذالک النفقة رواه البیهق کذافی تاریخ الخلفا وفی الدرالمختار
لایفرض القتال علی صبی و بالغ له الوان اواحدهما لان طاعتهما
فرض عین الی ان قال الایحل سفرفیه خطرالاباذ نهما وبالا خطرفیه
یحل بلا اذن ومنه السفر فی طلب العلم فی ردالمختار انهمافی سعة
من منعه ادکان یدخلهما من ذلک مشقة شدیدة وشمل الکافرین
ایصا اواحدهما اذاکره خروجه مخافة ومشقة ولابدلکراهة قتال
اهل دینه فلایطیعه مالم یخف علیه الضیتا ذلوکان معسرا محتاجا
الی خدمته فرضت علیه ولو کافراولیس من الصواب ترک فرض
عین لیتوصل الی فرض کفایة قوله فیه خطر کالجها دو سرخسی
قوله ومنه للسفرفی طلب العلم لانه اولی من التجارة اذاکان الطریق
امنا ولم یخف علیهما الضیعة سرخسی علت ومثله فی
البحرالرائق والفتاوی الهندیة وفیها فی مسئلة فلابدمن الاستیذان
فیه اذاکان مندبد فی درالمختار باب النفقة وکذاتجب لها السکنی

فی بیت قال عن اهله ومن اهلها الخ وفی ردالمختار باب النفقة وکذاتجب لها السکنی فی بیت قال عن اهله ومن اهلها الخ وفی ردالمختار بعد مانقل الاقوال المختلفة مانصه نفی الشریفة ذات الیسار لابدمن افراد هافی دار ومتوسطة الحال یکفیهابیت واحدمن دار واطال الی ان قال واهل بلادناالشامیة لایسکنون فی بیت من دار مشتملة علی اجانب وهذا فی اوساطهم فضلا عن شرافهم الاان تکون دارامورروثة بین اخوة مثلا فیسکن کل منهم جهة مثلها مع الاشتراک فی مرافقها ثم قال لاشک ان المعروف یختلف باختلاف الزمان والمکان فعلی المفتی ان ینظر الی حال اهل زمانه وبلده اذابغیر ذلک لاتحصل المعاشرة بالمعروف.

ان روایات سے چند مسائل ظاہر ہوئے۔ اول جو امر شرعاً واجب ہو اور ماں باپ اس سے منع کریں اس میں ان کی اطاعت جائز نہیں واجب ہونے کا تو کیا احتمال ہے اس قاعدے میں یہ فروغ بھی آ گئے۔ مثلاً اس شخص کے پاس مالی وسعت اس قدر کم ہے کہ اگر ماں باپ کی خدمت کرے تو بیوی بچوں کو تکلیف ہونے لگے تو اس شخص کو جائز نہیں کہ بیوی بچوں کو تکلیف دے اور ماں باپ پر خرچ کرے اور مثلاً بیوی کا حق ہے کہ وہ شوہر کے ماں باپ سے جدا رہنے کا مطالبہ کرے پس وہ اگر اس کی خواہش کرے اور ماں باپ اس کو شامل رکھنا چاہیں تو شوہر کو جائز نہیں کہ اس حالت میں بیوی کو ان کے شامل رکھے بلکہ واجب ہوگا کہ اس کو جدا رکھے یا مثلاً حج و عمرہ کو یا طلب العلم بقدر الفریضۃ کو نہ جانے دیں تو اس میں ان کی اطاعت نا جائز ہو گی دوم جو امر شرعاً نا جائز ہو اور ماں باپ اس کا حکم کریں اس میں بھی ان کی اطاعت جائز نہیں مثلاً وہ کسی نا جائز نوکری کا حکم کریں یا رسول جہالت اختیار کرا دیں وعلی ہذا سوم جو امر شرعاً نہ واجب ہو اور نہ ممنوع ہو بلکہ مباح ہو بلکہ خواہ مستحب

ہی ہو اور ماں باپ اس کے کرنے کو یا نہ کرنے کو کہیں تو اس میں تفصیل ہے دیکھنا چاہئے وہ اس امر کی اس شخص کو ایسی ضروری ہے کہ بغیر اس کے اس کو تکلیف ہو گی مثلاً غریب آدمی ہے پاس پیسہ نہیں بستی میں کوئی صورت کمائی کی نہیں مگر ماں باپ نہیں جانے دیتے یا یہ کہ اس شخص کو ایسی ضرورت نہیں اگر اس درجہ کی ضرورت ہے تب تو اس میں باپ ماں کی اطاعت ضروری نہیں اور اگر اس درجہ ضرورت نہیں تو پھر دیکھنا چاہئے کہ اس کام کے کرنے میں کوئی خطرہ اندیشہ ہلاک یا مرض کا ہے یا نہیں اور یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ اس شخص کے اس کام میں مشغول ہو جانے سے بوجہ کوئی خادم و سامان نہ ہونے کے خود ان کے تکلیف اٹھانے کا احتمال قومی ہے یا نہیں پس اگر اس کام میں خطرہ ہے یا اس کے غائب ہو جانے سے ان کو بوجہ بے سروسامانی تکلیف ہو گی تب تو ان کی مخالفت جائز نہیں مثلاً غیر واجب لڑائی میں جاتا ہے یا سمندر کا سفر کرتا ہے یا پھر ان کا کوئی خبر گیراں نہ رہے گا اور اس کے پاس اتنا مال نہیں جس سے انتظام کادم ونفقہ کافیہ کا کر جائے اور وہ کام اور سفر بھی ضروری نہیں تو اس حالت میں ان کی اطاعت واجب ہو گی اور اگر دونوں باتوں میں سے کوئی بات یعنی نہ اس کام یا سفر میں اس کو کوئی خطرہ ہے اور نہ ان کی مشقت و تکلیف ظاہری کا کوئی احتمال ہے تو بلاضروری بھی وہ کام یا سفر باوجود ان کی ممانعت کے جائز ہے گو مستحب یہی ہے کہ اس وقت بھی اطاعت کرے اور اسی کلیہ سے ان فروغ کا بھی حکم معلوم ہو گیا کہ مثلاً وہ کہیں کہ اپنی بی بی کو بلاوجہ معتد بہ طلاق دے تو اطاعت واجب نہیں و حدیث ابن عمر یحمل علی الاستحاب او علی ان امر عمر کان عن سبب صحیح اور مثلاً وہ کہیں کہ تمام کمائی اپنی ہم کو دیا کرو تو اس میں بھی اطاعت واجب نہیں اور وہ اگر اس چیز پر جبر کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔ وحدیث انت و مالک لابیک محمول علی الاحتیاج کیف و قدقال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لایحل مال امر الالطیب نفس منہ اور اگر وہ حاجت

ضروریہ سے زائد بلا اذن لیں گے تو ان کے ذمہ دین ہوگا جس کا مطالبہ دنیا میں بھی ہو سکتا ہے۔ اگر یہاں نہ دیں گے قیامت میں دینا پڑیگا فقہا کی تصریح اس کے لئے کافی ہے وہ احادیث کے معنی خوب سمجھتے ہیں خصوصاً جبکہ حدیث حاکم میں بھی اذا احتجتم کی قید مصرح ہے۔ واللہ اعلم۔

نوٹ: مسائل چونکہ یہ صورتیں نماز میں اکثر پیش آتی ہیں اس لئے حضرت مولانا قدس سرہ سے استفسار کیا گی مولانا نے جواب میں تحریر فرما کر حکم فرمایا کہ ان مسائل کو اسی طرح بطور سوال و جواب بہشتی گوہر کے اخیر میں داخل کر دو۔ لہذا حسب الحکم حضرت مولانا قدس سرہ اس مقام پر مسائل داخل کیے گئے اس سے پہلے جن لوگوں نے اس کتاب کو طبع کرایا ہے اس میں یہ مسائل نہ ملیں گے لہذا خریداروں کو دیکھ کر خریدنا چاہئے ورنہ کتاب ناقص رہے گی۔

☆☆☆ تمت ☆☆☆

--------اختتام-------------